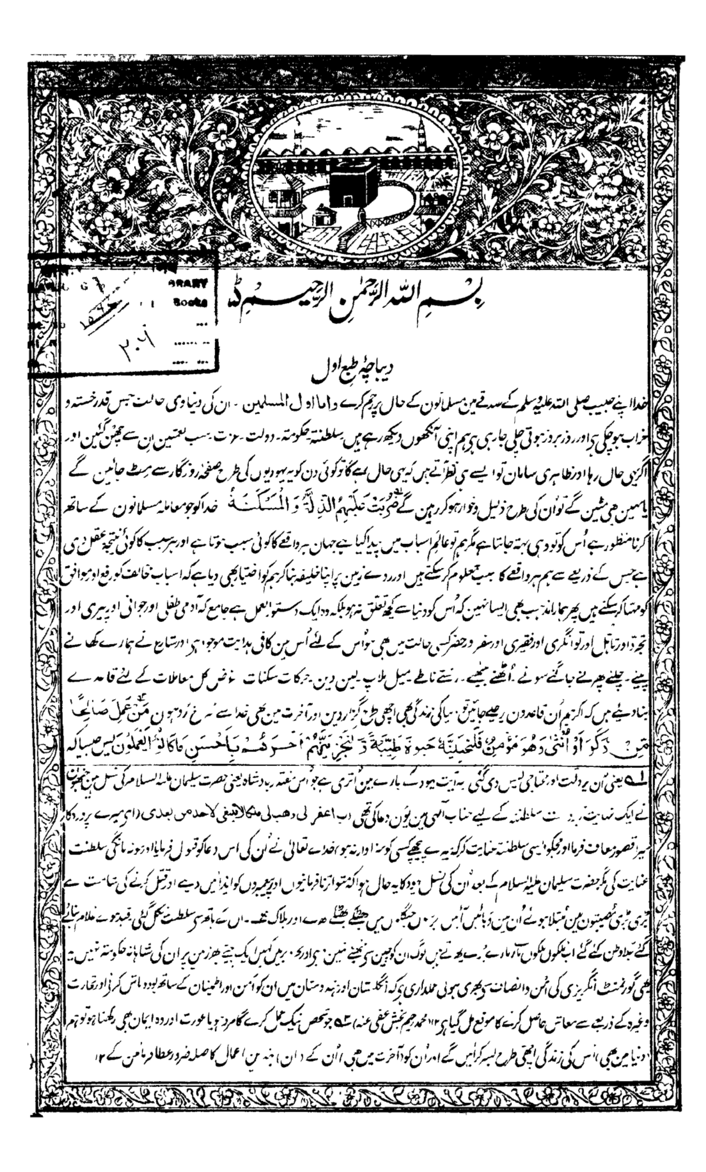


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچۂ طبع اول

خدا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مین مسلمانون کے حال پر رحم کرے وامااول المسلمین ۔ ان کی دنیاوی حالت جس قدر خستہ و خراب ہو چکی ہے اور روز بروز ہوتی چلی جا رہی ہے ہم اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں سلطنت۔ حکومت۔ دولت۔ عزت۔ سب نعمتین ان سے چھن گئین اور اگر یہی حال رہا اور ظاہری سامان تو ایسے ہی نظر آتے ہیں کہ یہی حال ہے گا تو کوئی دن کو یہ یہودیوں کی طرح صفحۂ روزگار سے مٹ جائین گے یا مین ھی مثین گے تو ان کی طرح ذلیل و خوار ہو کر رہین گے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ[1] خدا کو جو معاملہ مسلمانون کے ساتھ کرنا منظور ہے اُس کو تو وہی بہتر جانتا ہے مگر ہم تو عالم اسباب مین پیدا کیا ہے جہان ہر واقعے کا کوئی سبب ہوتا ہے اور ہر سبب کا کوئی نتیجہ عقل دی ہے جس کے ذریعے سے ہم ہر واقعے کا سبب معلوم کر سکتے ہیں اور روے زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر ہم کو اختیار بھی دیا ہے کہ اسباب خالف کو رفع اور موافق کو مہیا کر سکتے ہیں پھر ہمارا مذہب بھی ایسا نہین کہ اُس کو دنیا سے کچھ تعلق نہ ہو بلکہ وہ ایک دستور العمل ہے جامع کہ آدمی طفلی اور جوانی اور پیری اور تجرد اور تاہل اور توانگری اور فقیری اور سفر و حضر کسی حالت میں بھی ہو اُس کے لئے اُس مین کافی ہدایت موجود ہے اور شارع نے ہمارے کھانے پینے۔ چلنے پھرنے جاگنے سونے۔ اُٹھنے بیٹھنے۔ رشتے ناطے۔ میل ملاپ۔ لین دین۔ حرکات سکنات غرض کل معاملات کے لئے قاعدے بنا دیئے ہیں کہ اگر ہم اُن قاعدون پر چلے جائین تو دنیا کی زندگی بھی اچھی طرح گزاردین اور آخرت مین بھی خدا سے سرخرو ہون مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ[2] لیس صبالہ

---

[1] یعنی اُن پر ذلت اور محتاجی لیس دی گئی یہ آیت یہود کے بارے مین اُتری ہے جو اس قدر بادشاہ یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل مین تھے جنہون نے ایک نہایت زبردست سلطنت کے لیے جناب الٰہی مین یون دعا کی تھی رب اغفر لی وھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی (ای میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما اور مجکو ایسی سلطنت عنایت کر کہ میرے پیچھے کسی کو میسر نہ ہو) خداے تعالیٰ نے اُن کی اس دعا کو قبول فرمایا اور ویسی ہی سلطنت عنایت کی مگر حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد اُن کی نسل یہود کا یہ حال ہوا کہ متواتر نافرمانیوں اور پیغمبروں کو ایذائیں دیے اور قتل کرنے کی شامت سے بڑی بڑی مصیبتون مین مبتلا ہوئے اُن مین وبائیں آئیں بڑے بڑے جنگ ہوے جن میں بھٹکے بھٹکے پھرے اور ہلاک ہوئے۔ ان کے ہاتھ سے سلطنت نکل گئی قید ہوئے غلام بنائے گئے جلاوطن کئے گئے اب ملکوں ملکوں مارے مارے پھرتے ہیں لوگ ان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے اور کہیں بھی ایک چپہ بھر زمین پر ان کی شاہانہ حکومت نہیں یہ بھی گورنمنٹ انگریزی کی امن و انصاف سے بھری ہوئی عملداری ہے کہ انگلستان اور ہندوستان میں ان کو امن اور اطمینان کے ساتھ بود و باش کرنے اور تجارت وغیرہ کے ذریعے سے معاش حاصل کرنے کا موقع مل گیا ہے ۱۲ محمد رحیم بخش عفی عنہ

[2] جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم دنیا مین بھی اُس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور اُن کو آخرت میں بھی اُن کے ان بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرمائین گے ۱۲

مین اپنی کسی کتاب مین لکھ چکا ہون ہم مسلمانون کے لئے دین کو دنیا سے جُدا کرنا ایسا ہی جیسا کوئی شخص چاہے کہ عرض کو جوہر سے لازم کو ملزوم سے۔ روح کو جاندار سے۔ بُو کو گل سے۔ نور کو آفتاب سے اور ناخن کو گوشت سے جُدا کرے۔ اگر ہم مسلمانون کی دنیاوی حالت خراب ہے تو ممکن نہیں کہ دنیا کی لپیٹ مین ہمارا دین درست رہا ہو۔ ہم مسلمان بمنزلہ ایک عمارت کے ہیں جو ستوں دین پر قایم کی گئی۔ اب اگر وہ عمارت اگرنے کو ہو رہی ہے تو ضرور ہے کہ ستون بودا پڑ گیا ہے۔ محالِ عقل ہے کہ سبب واحد سے دو متضاد نتیجے پیدا ہوں۔ ہو نہیں سکتا کہ مذہب ہی ایک وقت ہماری قوت اور توانائی کا باعث ہو جیسا کہ قرونِ اُولیٰ کے مسلمان اور پھر وہی مذہب دوسرے وقت ہم کو ایسا کمزور اور ناتوان کر دے جیسے کہ ہم اب ہیں۔ پس ہو نہ ہو ضرور دہن او ضعف اور فتور اور خلل ہمارے دین و مذہب میں بھی آگیا ہے۔ دوسرے ملکوں کے مسلمانوں سے تو بحث نہین مگر ہند کے مسلمانون کی تو ہم کہتے ہین کہ ان کو دیکھ کر بے اختیار یہ بات مُونہ سے نکل جاتی ہے "کہ مُسلمانان درگور مسلمانی در کتاب"۔ وہ اسلام جس نے اُونٹوں کے چرانے والوں کے ہاتھ مین نکیل کے عوض زمام سلطنت پکڑا دی تھی اب وہی اسلام ہے کہ شترِ بے مُہار کی طرح آوارۂ دشتِ غربت ہے۔ وہ اسلام جس نے اہلِ عرب کو تہذیب و شایستگی کا اُستاد منوا دیا تھا اب وہی اسلام ہے کہ جو قومیں بر سرِ عروج ہیں اُس کو وحشی اور بے تمیز کہتی ہیں۔ وہ اسلام جس نے خدا کی رحمت بن کر دُنیا مین امن و صلح کاری اور سازگاری اور اُلفت و اتحاد قائم کرنے کے لیے رواج پایا تھا اب وہی اسلام ہے کہ اُس کے پیرو آپس ہی میں لڑے مرتے ہیں۔ ہندوستان میں ضعفِ اسلام کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کی آسمانی کتاب یعنی قرآن جو اصلِ دین ہے۔ زبان عربی میں ہے جو اس ملک کی بولی نہیں اوّل تو کوئی سی بھی اجنبی زبان ہو اُس کا سیکھنا دقّت سے خالی نہیں ہوتا اور پھر عربی کہ بُعدِ مسافت کی وجہ سے اہلِ عرب کے ساتھ اختلاط نہیں اور خود عربی دوسری زبانوں کے مقابلے میں بڑی مشکل اور اس کے اشکال کی ایک اُدنیٰ سی شناخت یہ ہے کہ مثلاً فارسی میں مذکر اور مؤنث کے فرق سے فعل کا صیغہ نہیں بدلتا۔ ایک مرد کو بھی کہتے ہیں **آمد** اور ایک عورت کو بھی کہتے ہین **آمد** مگر عربی میں مرد کو جَآءَ اور عورت کو جَآءَت اسی طرح فارسی میں تثنیہ نہیں دو کو کہتے ہیں **آمدند** اور دو سے زیادہ کو بھی کہتے ہیں **آمدند** مگر عربی میں دو کو اگر مرد ہوں تو کہیں گے جَآءَا اور عورتیں ہوں تو جَآءَتَا دو سے زیادہ مرد ہوں تو جَآءُوا عورتیں ہوں تو جِئْنَ دیکھو اسی ذرا سے تفاوت سے عربی میں فعل کی ہر گردان کے تیرہ۱۳ صیغے ہین اور فارسی میں صرف چھے۶ ہم زبانوں میں تو کوئی محاکمہ کر نہیں رہے کہ اس بات کو زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرین اور بیان کرین بھی تو بہتوں کی سمجھ میں نہ آئے مگر اسی ایک مثال سے اِتنا تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ عربی اور فارسی میں فعلوں کی گردان کے اعتبار سے تیرہ۱۳ اور چھے۶ کی نسبت ہے عربی کچھ تو اپنی ذاتی مُوشگافیوں کی وجہ سے مشکل تھی اور رہا سہا اُس کو مشکل کیا لوگوں کی بے تدبیریوں نے کہ اُنھوں نے صرف و نحو کے قواعد ایسے پیچیدہ اور کثرت سے بنائے کہ اُنھیں کے سیکھنے اور سمجھنے میں عمرِ تحصیل تمام اور پھر بھی خامی باقی۔ نتیجہ یہ ہوا اور اس کے سوا ہونا بھی کیا تھا کہ صرف و نحو پڑھنی تو اِس غرض سے شروع کی کہ اُس کے ذریعے سے عربی عبارت پڑھنے سمجھنے کا ملکہ ہو جائے گا مگر صرف و نحو کی بھول بھلیاں سے نکلنا نصیب نہ ہوا۔ غرض صرف و نحو آلہ اور ذریعہ ہونے کی جگہ خود مقصود بالذات ہو گئی اور اصلِ مطلب فوت۔ میں نے کسی موقع پر اس کی مثال بھی بیان کی ہے کہ آج کل کے صرفیوں نحویوں کی مثال اُس شخص کی سی ہے جس کو اجرامِ فلکی میں عجائبات قدرت الٰہی کا دیکھنا منظور تھا اور اُس نے اُس کے لئے دُوربین لگائی مگر وہ دوربین کے کیل پرزوں کی بناوٹ اور ترکیب میں ایسا محو ہوا کہ آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھنے بھی نہ پایا۔ عربی زبان اجنبی سہی فی نفسہٖ مشکل سہی اُس کی صرف و نحو کا ایک انبار سہی اور اہلِ عرب کے ساتھ بُعدِ مسافت کی وجہ سے مغایرت بھی سہی مگر یہ سب باتیں اور اتنی ہی اور ایک طرف۔ اور معاش کی ضرورت ایک طرف۔ یعنی کہیں اگر معاش کا انحصار عربی پر ہوتا تو دیکھتے کہ بنئے بقال تک حلق

میں بول رہے ہیں۔ عربی زبان اجنبی تو ہے مگر از بسکہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور جیسی فی نفسہ مشکل ہے ویسی ہی فی نفسہ عمدہ اور مزے کی بھی ہے اور سیکڑوں برس مسلمان ہندوستان پر حکمراں رہے ہیں۔ عربی کے ہزارہا الفاظ اُردو کے روزمرہ میں ایسے داخل ہوگئے ہیں جس طرح کھانے میں نمک کہ وہ نہ ہوں تو اُردو پھیکی پھیکی بدمزہ لگے۔ اُردو کی تو خبر نہیں مگر ہماری دلّی ہی کے بڑے نامی گرامی شاعر **اسد اللہ خاں غالب** ایسی فارسی لکھا کرتے تھے کہ اُس میں عربی کا لفظ نہیں آنے پاتا تھا مگر وہ فارسی اُنھیں کی ایجاد تھی اور اُس کو وُہی سمجھتے بھی ہوں گے اگر کوئی غالب کی فارسی کی طرح کی اُردو لکھنا چاہے اور اِس کا التزام کرے کہ عربی کا کوئی لفظ نہ آنے پائے تو وہ اُردو بھی ایسی ہی اُردو ہوگی کہ پشاور سے کلکتے تک اور کشمیر سے بمبئی تک تو اس کو کوئی سمجھنے کا نہیں۔ اور دلّی لکھنو کے لوگ اُس کی داد بھی دیں گے ٹھیٹھ اُردو سے ہماری مراد ہے۔ صفحے دو صفحے جس میں تصنّع اور تکلف نہ معلوم ہو ورنہ سطر دو سطر تو ہر کوئی لکھ سکتا ہے **پانی پلادو** ٹھیٹھ اُردو ہے جس میں عربی فارسی کا کوئی لفظ نہیں اور بامحاورہ اور فصیح بھی ہے مگر اس میں کمال ہی کیا ہے۔ اُردو کے کسی ادیب کے کلام میں سے کیف ما اتفق ایک لمبا سا مضمون لو اور اُس کو ٹھیٹھ اُردو میں ادا کردو اور فصاحت کے ساتھ ادا کردو تو جانیں۔ تو مطلب یہ ہے کہ ہم کو عربی کے سیکھنے میں ایک طرف چند مشکلیں ہیں تو دوسری طرف یہ بہت بڑی آسانی بھی ہے کہ اُس کے ہزارہا الفاظ ہمارے روزمرہ میں داخل ہیں۔ مگر اس مشکل کا کوئی بھی علاج نہیں کہ عربی پر ہماری معاش کا انحصار نہیں۔ ہم انگریزی سے عربی کا مقابلہ کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ وہ اَشکال میں عربی سے کہیں بڑھی ہوئی ہے اب چند روز انگریزی کے چند الفاظ پوسٹ کارڈ۔ منی آرڈر۔ ریلوے اسٹیشن۔ سکول۔ کالج وغیرہ اُردو میں داخل ہوگئے ہیں یہ تو کسی گنتی میں نہیں۔ یوں اُردو کا سارا کتاب خانہ چھان مارو کہیں انگریزی کا نام و نشان نہ پاؤ گے اس سے بڑھ کر اجنبیت کیا ہوگی۔ اس کے علاوہ انگریزی ہمارے مخارج پر ثقیل ہے اس میں کثرت سے ٹے اور **ڈال** اور ابتدا بالسکون ہے۔ بایں ہمہ چونکہ انگریزی عملداری کی وجہ سے انگریزی پر معاش کا انحصار ہوگیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اس وقت پڑھے لکھوں کی مردم شماری کی جائے تو مثلاً سو انگریزی داں نکلیں گے تو اُن کے مقابلے میں بہت سی بہت ایک یا دو عربی داں۔ اور ایک یا دو بھی ہم نے ڈرتے ڈرتے لیے ورنہ ایک بھی نہیں آدھا بھی نہیں تہائی بھی نہیں۔ چوتھائی بھی نہیں۔ اچھا تو مسلمانوں نے چھ سو برس اس ملک میں حکمرانی کی اور گو اُنھوں نے عربی پر زور نہ بھی دیا ہو تاہم عربی کا مسلمانوں کی مذہبی زبان ہونا ہی کیا کم تھا۔ اور انگریزی کو تو حکومت کی طرف سے جو کچھ مدد پہنچی ہے ۱۸۵۷ء کے ادھر ہی ادھر پہنچی ہے تو کہاں چھ سو برس اور کہاں پوری پچاس بھی نہیں اس پر بھی انگریزی اس قدر جلد ترقی کر گئی اور عربی یُوں دیکھتے دیکھتے ہندوستان سے ناپید ہوگئی۔ یہ کیوں؟ یہ وہی انحصار معاش۔ بیچاری عربی کے پاس سوائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اور رکھا ہی کیا تھا۔ لوگ مذہب کو دیکھیں یا روٹیوں کی فکر کریں **شعر** شب چو عقد نماز بر بندم ۔ چہ خورد بامداد فرزندم ۔ زبانی دعووں اور لن ترانیوں کے تو ہم قائل نہیں۔ یُوں تو ایک ایک مسلمان مُونہ سے ایسا مذہبی جوش ظاہر کرتا ہے کہ گویا وہ اس چودھویں صدی کا عمر بن خطابؓ یا خالدؓ بن ولید ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان میں عربی کی روک تھام کرنے والے کون ہے۔ چار و ناچار ماننا پڑے گا کہ مسلمان۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ مسلمانوں نے عربی کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ چار و ناچار ماننا پڑے گا کہ اس کو مٹنے دیا۔ ناپید ہونے دیا۔ دین کا اور معاش کا اگر بڑا مقابلہ مسلمانوں نے معاش کا پاس کیا اور دین کا نہ کیا۔ سچ فرمایا ہے۔ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ[۵] پس عربی کو تو ہندوستان سے رخصت ہو سمجھو لیکن مصیبت یہ ہے کہ عربی کے ساتھ ساتھ دین بھی رخصت ہوتا نظر آتا ہے۔ **کچھ شک نہیں** کہ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم تمام افرادِ بنی آدم کی طرف بھیجے گئے۔

[۵] اے پیغمبر تم کو جلدی کرنی نہیں چاہئیے مگر تم بنی آدم کچھ ہو ہی جلد باز اسی لئے دنیا کو (جو سردست موجود ہے) دوست رکھتے اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو ۱۲ منہ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ[1] اور دین اسلام تمام افرادِ بنی آدم کا دین ہونا چاہیئے عرب کے ہوں یا عجم کے اور ایسا دین عام جو کسی قوم اور کسی ملک کا پابند نہیں وہ کسی زبان کا پابند کیوں ہو۔ لیکن خدا کی حکمت اسی کی مقتضی ہوئی اور اُس کا وعدہ بھی تھا کہ اہل عرب جن کی حالت بعثت کے وقت تمام اقوام روئے زمین میں ردی تھی انھیں کو سب سے پہلے ٹھیک کیا جائے اور وہ دوسروں کے لیے نیکی اور تہذیب اور شائستگی کا نمونہ بنیں آفتاب ہدایت عرب سے نکلے اور سارا جہان اُس کے نور سے مستفیض ہو اس مصلحت سے قرآن عربی زبان میں نازل ہوا یعنی جو کچھ سکھانا سمجھانا تھا خدا نے اپنے پیغمبر کو اور پیغمبر نے اپنے ملک کے لوگوں کو عربی میں سکھایا سمجھایا۔ دین کی بعض باتوں کی بنیاد ایسے ہی عقائد پر ہے جو عقل انسانی کی پوری پوری گرفت سے باہر ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہی ہے کہ خدا ہے۔ سو دنیا کے کارخانے پر نظر کرنے سے اتنا تو سمجھ میں آتا ہے کہ اس انتظام کے ساتھ اس عظیم الشان کارخانے کا کوئی بنانے والا ضرور ہے۔ اور وہ قادر مطلق ہے حکیم ہے علیم ہے۔ غرض تمام صفاتِ کمال کا جامع ہے۔ بس اس کے سوا نہ کسی فرد بشر نے جانا اور نہ جان سکتا ہے۔ کہ وہ کیا ہے۔ اور کیسا ہے۔ پھر ہم ہی جیسا ایک آدمی دعویٰ کرتا ہے۔ کہ مجھکو خدا سے ایک خاص طرح کی خصوصیت ہے اور میں اُس سے باتیں کرتا ہوں۔ مجکو اُس نے یہ حکم دے کر تم لوگوں کی طرف بھیجا ہے۔ ناچار لوگ اُس سے دلیل مانگتے ہیں۔ اور وہ اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا کے حکم سے معجزے یعنی ان ہونی باتیں کر دکھاتا ہے۔ کچھ تو مان کر ایمان لاتے اور کچھ جادو یا نظربندی بتا کر یا ناحق کی ضد سے انکار پر جمے رہتے ہیں۔ لیکن معجزہ کیسا ہی عجیب کیوں نہ ہو انھیں پر اثر ڈال سکتا ہے جنھوں نے اُس کو واقع ہوتے دیکھا اور واقع ہوئے پیچھے یا پیغمبر کے انتقال فرمائے پیچھے ایک تاریخی واقعہ ہو جاتا ہے اور کچھ عرصے کے بعد افسانہ سا معلوم ہونے لگتا ہے۔ کتنی ہی چھان بین کرو جس کو عین الیقین کہتے ہیں وہ تو شکی طبیعتوں کو ہوتا ہوا تا نہیں۔ یہ فضیلت ہمارے پیغمبر صاحب ہی کے حصے کی تھی کہ اُن کو خدا نے قرآن ایسا زبردست معجزہ دیا جو ابد الآباد تک پرانا اور مضمحل نہیں ہو سکتا۔ وہ جیسا نزول قرآن کے وقت مؤثر تھا ویسا ہی اب ہے۔ اور ویسا ہی ہمیشہ رہے گا۔ ہم جو مسلمانوں میں سے عربی کے اُٹھ جانے کا اتنا افسوس کرتے ہیں تو اسی معجزے کے لحاظ سے۔ عربی جانو تو اس معجزے کی قدر پہچانو۔ کوئی شخص جو اسلام کے بارے میں منصفانہ رائے قائم کرنی چاہتا ہے۔ اُس کو چاہیئے کہ کسی رائے کے قائم کرنے سے پہلے اُن وقتوں کی تاریخ پڑھے۔ خاص کر عرب کی۔ جب اُس کی نظر تاریخ پر احاطہ کرے تب اسلام کی تعلیم کو دیکھے۔ اگر وہ تحقیقات کا یہ طریق اختیار کریگا تو میں تو نہیں سمجھتا کہ وہ بے اختیار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ[2] نہ بول اُٹھے اور مسلمان نہ ہو جائے بلکہ تاریخ بھی کیوں پڑھے نرا قرآن پڑھے کہ جہاں تک دین و مذہب کو تعلق ہے اسی میں سب کچھ ہے وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ[3]۔ مگر ہاں شرط ضروری یہ ہے کہ قرآن پڑھتے وقت خالی الذہن ہو۔ جو کچھ اُس نے اسلام کی نسبت سُن رکھا ہے دل سے نکال دے اور اُس اسلام کو دیکھے جو قرآن میں ہے نہ اُس اسلام کو جو بعض مسلمانوں میں پھیلا رکھا ہے (بدنام کنندۂ نکونامے چند) مگر لوگوں کا تو حال یہ ہے کہ کسی کو دل سے حق کی جستجو نہیں الا ماشاء اللہ اور شاذ و نادر ہے جی تو شغلے کے طور پر شور و شغب اور طبع آزمائی کے لیے۔ غیر تو ہیں کیا قرآن پڑھیں گے جب کہ ہم مسلمان ہی جیسا پڑھنا چاہیئے نہیں پڑھتے

بہر کیف بعثت کے وقت اہل عرب میں جہاں ہزاروں عیب تھے اُن میں چند صفتیں بھی تھیں از انجملہ یہ کہ وہ بڑے فصیح تھے لوگوں میں ہر جگہ ایک وقت خاص میں کسی خاص بات کا چرچا ہوا کرتا ہے۔ کبھی وہ ایک خاص وضع کی عمارتوں کے بنانے پر متوجہ ہوتے کبھی ایک خاص وضع کا لباس اُن میں رواج پاتا کبھی اُن کو ورزش کا شوق ہوتا۔ کبھی اُن میں شعر و سخن کی پھڑک ابھرتی۔ اسی طرح بعثت کے وقت اہل عرب میں زبان آوری کو کمال سمجھا جاتا تھا۔ اور شجاعت۔ سخاوت۔ سیرچشمی۔ مہمان نوازی۔ حسب و نسب حسن و جمال سب کمالات

---

[1] ... [2] خدا کے سوائے کوئی معبود نہیں محمد پیغمبر خدا ہیں۔ [3] دنیا کی ہر تر و خشک (چیز) سب ہی تو کتاب مبین (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی موجود ہیں ۱۲

اُس کے آگے گرد تھے۔ گھر کی لونڈی غلام دیہاتی گنوار برمحل ایسے برجستہ شعر کہتے کہ آج اچھے سے اچھا ادیب اُن کو لگا نہیں کھا سکتا۔ زبان نے دلوں پر اپنا ایسا تسلط بٹھایا تھا کہ شاعر قبیلوں کو قبیلوں سے لڑا مارتے اور ہزاروں کے خون کرا دیتے میلے ٹھیلے مشاعرے کے اکھاڑے ہوا کرتے تھے جن میں بڑے بڑے نامور شاعر اپنے اپنے قصیدے سناتے۔ اور اُن میں سے جو چوٹی کے ہوتے بڑے فخر کے ساتھ خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکائے جاتے چنانچہ سبعۂ معلّقہ جو ادب عربی کی اعلیٰ درجے کی کتاب ہے وہ بھی سات شاعروں کے سات قصیدے ہیں اور اسی واسطے معلّقہ کہلاتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکائے گئے تھے۔ ہم لوگوں کو تو سپہ گری سے کچھ مناسبت ہی نہیں اور یوں ہی ذری ظہور کچھ تھی بھی تو حکامِ وقت نے ہتھیارے کر اُس کو بھی سلب کر لیا تو اب کس کی مثال دیں کہ اہل عرب کا نقشہ تمھاری نظروں میں پھر جائے۔ ہاں تم نے دیکھے ہوں تو کابل کی طرف کے پٹھان البتہ سپاہی ہیں۔ بس ایسے ہی سپاہی اہل عرب بھی تھے۔ کابلیوں سے تن و توش میں کم۔ مگر دلیری و جرات میں وہ زیادہ سپاہیانہ شیخی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اُن کو نہ صرف اپنی بہادری پر ناز تھا کہ کبھی کسی بادشاہ کی رعیّت ہو کر رہے ہی نہیں بلکہ کسی بات میں کسی کو اپنا ہمسر اور مدِّ مقابل نہیں گنتے تھے وہ شریف تھے اُن کی نظر میں اَور لوگ کمینے۔ وہ عزّت دار تھے اور اُن کی نظر میں اَور لوگ ذلیل۔ وہ زبان آور تھے اور دوسرے لوگ اُنکی نظروں میں گونگے بے زبان جن کو بولنے اور بات کرنے تک کا سلیقہ نہیں اور اسی لئے وہ دوسروں کو عجم کہتے تھے جس کے معنے ہی گونگے کے ہیں۔ تو فرماؤ ایسے لوگوں کے روبرو کوئی شخص پیغمبر ہونے کا دعوے کرے اور وہ مانگیں معجزہ تو وہ اُن لوگوں کو کس قسم کا معجزہ دکھائے کہ یہ چون نہ کر سکیں۔ وہ معجزہ نہیں تھا مگر بہادری کا جواب بہادری اور فصاحت کا جواب فصاحت۔ سو بہادری کے متعلق تو پیغمبر صاحب صلعم نے کھلے خزانے پکار کر کہہ دیا تھا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا[1] اور اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ[2] اور اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ[3] رہی فصاحت اس کا جواب دندان شکن تھا قرآن کہ اُن سے بار بار کہا جاتا تھا کہ قرآن جیسی فصیح و بلیغ دس سورتیں لاؤ۔ دس نہیں ایک۔ اور تمھاری تو کیا حقیقت ہے اگر دنیا بھر کے جن و انس بھی اس پر کمربستہ ہوں تو قیامت تک نہ لا سکیں گے۔ اللہ اللہ یا وہ دم دعویٰ کہ کسی اَور کو بولنا ہی نہیں آتا یا قرآن کو سن کر ایسی چپ سادھی کہ گویا کسی کے مونہ میں زبان ہی نہ تھی مسلمانوں سے لڑتے اور مسلمانوں کی بیخ کنی کرتے رہے اور آخر کار ذلیل ہوئے خوار ہوئے جلاوطن ہوئے اور بہتیرے جان سے گئے مگر اتنا نہ ہو سکا کہ ایک چھوٹی سی سورت بنا کر میدان میں آتے قرآن جیسے کلام کا بنانا مقدورِ بشر ہوتا تو قرآن کو اشتہار پائے تیرہ سو برس ہوئے تو کیا بات ہے اس عرصے میں کہیں نہ کہیں سے تو مخالف آواز آتی پر آتی۔ اور خیر اب تک نہیں ہوا تو یار باقی صحبت باقی آگے کو سہی۔ جو لوگ بڑی بڑی موٹی کتابیں اسلام کی تردید میں لکھتے ہیں وہ اپنی ساری قوت ساری فرصت اسی میں کیوں نہیں صرف کرتے۔ پس ہند کے مسلمانوں نے اپنے تئیں زبان عربی سے محروم کر کے اپنے ایمان

---

[1] (مسلمانو!) تم میں سے جو لوگ ایمان لائے (اور) نیک عمل (بھی) کرتے ہیں اُن سے خدا کا وعدہ ہے کہ (ایک نہ ایک دن) اُن کو ملک کی خلافت (یعنی سلطنت) ضرور عنایت کرے گا جیسے اُن لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی جو اُن سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جس دین کو اُس نے ان کے لئے پسند کیا ہے (یعنی اسلام) اُس کو اُن کے لئے جما کر رہے گا اور خوف (و خطر) جو اُن کو (لاحق) ہے اس کے بعد (عنقریب ہی) اُن کو اس کے بدلے میں امن دے گا ۱۲ [2] تو کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ملک کو چاروں طرف سے دباتے (اور فتح کرتے) چلے آتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ لوگ غالب ہیں (یا مسلمان) ۱۲ [3] یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بڑی قوی جماعت ہے سو کوئی دن جاتا ہے کہ (ان کا) گروہ شکست کھائے گا اور (مسلمانوں کے مقابلے میں) پیٹھ پھیر پھیر کر بھاگیں گے ۱۲

کو ضعیف کرلیا۔ اِن کے پاس بھی معجزے ہیں مگر وہی از قبیلِ واقعات تاریخی جو شکّی طبیعتوں کو کسی طرح مطمئن نہیں کرسکتے اور نہ اپنے ہی گروہ کو تقلید کی پستی سے نکال کر اجتہاد کے عرش پر چڑھا سکتے ہیں۔ اور ممالک دور دراز کی غیر قوموں سے تو اس کی توقّع ہی رکھنا فضول ہے۔ ملک چین کے واقعات کی نسبت **لِی ہنگ چنگ**ؑ کی شہادت ہماری نظر میں کیا وقعت رکھ سکتی ہے جب کہ ہم اُس شخص کے نام تک سے واقف نہیں۔ کیا یہی حال چینی بودھ مذہب کے معتقد کا نہ ہوگا۔ اگر اُس کے رُوبرو مثلاً عمرؓ کا نام لیا جائے۔ اِس کے علاوہ شنیدہ کے بُود مانند دیدہ ایک ایسا سچا کلیہ ہے کہ انسانی فطرت اُس کی مصدق ہے۔ اسلام میں دیدہ تو یہی ایک قرآنی معجزہ تھا کہ عربی نہ جاننے کی وجہ سے وہ بھی شنیدہ ہوگیا۔ پس معجزوں کے اعتبار سے دوسرے مذاہب پر اسلام کی فضیلت ہی کیا باقی رہ گئی اور افسوس ہے کہ اسلام کی یہ توہین (اور میں توہین کے سوا اس کو کسی اور لفظ سے تعبیر کر نہیں سکتا) ہم مسلمانوں کی غفلت اور بے پروائی سے ہوئی۔ مگر ہوئی اور اب اس کی تلافی عقلاً محال نہیں تو عادۃً ضرور محال ہے لیکن عربی کے نہ جاننے سے دین کو جو نقصان پہنچا سو پہنچا۔ یہ کیسی خرابی کی بات ہے کہ مسلمانوں کی دنیاوی حالت بھی اسی کی وجہ سے بگڑ گئی اور بگڑتی چلی جاتی ہے۔ اور بڑا خوف ہے کہ کہیں ان کے دین کو بھی اپنے ساتھ نہ لے ڈوبے۔ اب مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان کو اصل دین کی تو خبر نہیں اور خبر ہو تو کہاں سے ہو۔ دین ٹھیرا قرآن اور وہ عربی اور یہ عربی سے نابلد جو دین دار ہیں اُن کے دین کی بھی بس یہ حقیقت ہے کہ کہیں کسی مولوی سے کچھ سُن سنا لیا اُس کو پلّے باندھا اور اُس چوہے کی طرح جو ہلدی کی ایک گرہ پاکر اپنے تئیں پنساری سمجھنے لگا تھا دین دار بن بیٹھے۔ یا بھیڑوں کے ریوڑ کی طرح اگلی بھیڑ کے پیچھے ہو لیے۔ وہ اگلی بھیڑ کنوئیں میں گرے تو اور کسی کے کھیت میں جا پڑے تو۔ وہ دنیا ں کہو کہ خدا کو اپنے کرم سے ظلمت کدۂ ہند کا نُور اسلام سے منور کرنا منظور تھا کہ اُس کے ایک خاص الخاص بندے اُس کے مقبول بندے مولانا **شاہ ولی اللہ** صاحب قدس سرہ العزیز دلی میں پیدا ہوئے اور اُنھوں نے اور اُن کے خاندان نے ہند میں اسلام کی قریب قریب ویسی ہی خدمتیں کیں جیسی عرب میں قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے یعنی صحابؓ نے تابعین نے تبع تابعین نے آئمہ مجتہدین نے کی تھیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ ہندوستان میں اسلام جتنا کچھ بھی ہے اور جیسا کچھ بھی ہے اسی خاندان عالی شان کا طفیل ہے۔ اِن بزرگوں نے اسلام کی اشاعت میں وہ کیا جو دین حق کا دل دادہ قوم کا مصلح ہمدرد خیر خواہ کر سکتا ہے۔ دین کی کتابوں کے درس دیئے ترجمے کئے وعظ کہے تصنیفیں کیں جَزَاھُمُ اللّٰہُ عَنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ جَزَآءً حَسَنًا۔ ہو نہیں سکتا تھا کہ ان کو ترجمۂ قرآن کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ زبان عربی کا اشکال مسلمانوں کا داور ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ اب سے سوا سو ڈیڑھ سو برس پہلے کے مسلمانوں کا قصور بہت۔ ان کا عربی سے حرمان اُن کو اچھی طرح سے معلوم تھا۔ چنانچہ قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ وہ ہے جو ۱۱۵۱ہجری میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے کیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بزرگ زمانے کے حالات پر کیسی وسیع نظر رکھتے تھے کہ ۱۱۵۱ھ میں باپ نے فارسی ترجمہ کی ضرورت معلوم کی پھر سو نہیں دو سو نہیں صرف چھپّن برس بعد اُن کے بیٹے **شاہ عبد القادر** صاحبؒ کو معلوم ہوا کہ عام مسلمان فارسی بھی کم سمجھتے ہیں کہ ۱۲۰۵ھ میں اُنھوں نے اُردو ترجمہ کیا جو موضح القرآن کے نام سے مشہور ہے اور اُردو کا بہتر سے بہتر ترجمہ سمجھا جاتا ہے اور وہ فی الواقع اپنے وقت میں بہتر سے بہتر تھا بھی۔ اِس سے کہ ۱۱۵۱ھ میں مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے فارسی ترجمہ کیا اور ۱۲۰۵ھ میں مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ نے اُردو صاف ظاہر ہے کہ ۱۲۰۵ھ ہی میں فارسی کا رواج اتنا کم ہو چلا تھا کہ مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کو قرآن کا اُردو ترجمہ کرنا پڑا تو اب ۱۳۱۴ھ میں فارسی کا کیا حال ہوا ہوگا بے شک عربی کی طرح فارسی معدوم نہیں

ع یہ شخص چین میں فغفور چین کے بعد اول درجے کا آدمی ہے۔ اللہ خدائے تعالیٰ ان کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر اور اچھا بدلہ عنایت کرے ۱۲

ہوئی مگر یہ بچاری بھی مہمانِ چند روزہ ہے۔ اگر ماند شبے ماند شبِ دیگر نمے ماند۔ الحاصل جس غرض سے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے فارسی ترجمہ کیا تھا کہ مسلمان فارسی کثرت سے سمجھتے ہیں اِسی ذریعے سے اِن کو قرآن کے مطالب سمجھائے جائیں وہ غرض تو فوت ہوگئی یا عنقریب فوت ہونے والی ہے کہ نہ فارسی دان مسلمان رہیں گے اور نہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ترجمے کو کوئی سمجھے گا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لیکن گو زمانے کے انقلاب نے مولانا شاہ ولی صاحبؒ کے ترجمے کو بیکار سا کر دیا۔ مگر ترجمہ تو حقیقت میں ایسا مُستند ہے کہ جو شخص قرآن کے لفظ لفظ میں تدبر کرے وہی اُس کی قدر جان سکتا ہے۔ فی الحقیقت قرآن کے مترجم ہونے کے لئے جتنی باتیں درکار ہیں ترجمے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ میں علیٰ وجہ الکمال پائی جاتی تھیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مولانا صاحب کی نظر تفاسیر و احادیث اور دین کی کتابوں پر ایسی وسیع ہے کہ بس اُنھیں کا حصہ تھا۔ اب کوئی ایک عمر صرف کرے تو اُس کو یہ بات نصیب ہو اور وہ بھی شاید۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک آیت بلکہ ہر ایک لفظ کی نسبت مفسرین کے جتنے اقوال ہیں وہ سب اُن کے پیش نظر ہیں اور وہ اُن میں جس کو راجح پاتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ جب ایک خاندان کے ایک جھوڑ تین ترجمے لوگوں کو مل گئے۔ ایک فارسی مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا اکٹھے دو دو اُردو ایک شاہ عبد القادر صاحبؒ کا اور ایک شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا تو اب ہر ایک کو ترجمے کا حوصلہ ہوگیا مگر خاندانِ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے سوا کوئی شخص مترجم ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا وہ ہرگز قرآن کا مترجم نہیں بلکہ مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور ان کے بیٹوں کے ترجموں کا مترجم ہے کہ اُنھیں ترجموں میں اُس نے کچھ ردّ و بدل تقدیم و تاخیر کر کے جدید ترجمہ کا نام کر دیا ہے یہی ترجمے در ترجمے ہی کی غلطی اور بے احتیاطی تو تھی جس نے پہلی آسمانی کتابوں کا اعتبار اُٹھا دیا اور دین میں ایسا رخنہ ڈالا کہ قیامت تک بند ہونے والا نہیں ایک شخص نے مجھ سے تذکرۃً بیان کیا کہ فلاں مترجم نے اُردو قرآن کا ترجمہ کیا تھا اُس کی انگریزی بھی ہوگئی ہے۔ میں تو یہ سُن کر کانپ اُٹھا کہ کہیں میرے اس ترجمے کے ساتھ کوئی صاحب یہ سلوک نہ کر بیٹھیں۔ اور میں اس تقریب سے سب کو آگاہ کئے دیتا ہوں کہ میں نے اِسی ڈر سے اِس ترجمے کی رجسٹری کرائی ہے کہ کوئی صاحب کسی زبان میں اس ترجمہ کا ترجمہ نہ فرمائیں ورنہ دنیا کے علاوہ خدا کے رُوبرو اُن کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔ ایک زبان کے مطلب کو دوسری زبان میں ادا کرنے کا نام ہے ترجمہ۔ ترجمے کے معنے بتانے آسان ہیں مگر ترجمہ کرنا مشکل۔ میں بہت پہلے سے ترجمے کی اشکال سے واقف ہوں اور مجھکو ایک زبان سے دوسری زبان میں مختلف طور کی کتابوں اور تحریروں کے ترجمہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے اور ہوتا رہتا ہے۔ کوئی میرے دل سے پُوچھے کہ میں ترجمے کو کیسا خیال کرتا ہوں میں نے کتابیں تصنیف بھی کی ہیں مگر ترجمے سے آدھی زحمت بھی تصنیف میں نہیں اُٹھانی پڑی مُصنّف کو صرف مضمون کی پابندی ہے اور مترجم کو مضمون کی الگ اور ایک جھوڑ دو دو زبانوں کی الگ۔ بیڑی دونوں کے پانوں میں ہے مگر بیڑی کے علاوہ مترجم کی دونوں مشکیں بھی کسی ہوئی ہیں اور اُس کے گلے میں طوق بھی ہے۔ قرآن کی وہ آیت وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ[1] کوئی ہزاروں دفعہ پڑھی ہوگی مگر جب تک میں نے قرآن کا یہ ترجمہ نہیں کیا مجھکو تو اختلافِ السنہ کی قدر کما ینبغی معلوم ہوئی نہیں۔ اختلافِ السنہ یہی نہیں ہے کہ مثلاً اہلِ عرب آسمان کو سما کہتے ہیں۔ زمین کو ارض۔ پانی کو ما۔ آگ کو نار اگر اسی میں اختلافِ اَلسِنہ کا انحصار ہو تو یہ کچھ ایسی بڑی بات نہیں لغت کی ایک کتاب یاد کر لینے سے آدمی دوسری زبان سیکھ سکتا ہے۔ نہیں اختلافِ لغت کے علاوہ صیغوں کا اختلاف ہے۔ تذکیر و تانیث کا اختلاف ہے۔ تثنیہ و جمع کا اختلاف ہے۔ روابط کا اختلاف ہے۔ محاورات

[1] اور آسمان و زمین کا پیدا کرنا اور تمھاری بولیوں اور تمھاری رنگتوں کا مختلف ہونا۔ (یہ بھی) اُس کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے ۱۲۔

ع ہم تو اللہ ہی کے ہیں (ہم کو جس حال میں چاہے رکھے) اور ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (تو وہ ہمارے صبر کا ہم کو اجر دے گا) ۱۲

کا اختلاف ہے۔ اشتراک کا اختلاف ہے۔ ترتیب الفاظ کا اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض اختلافات ایسے ہیں جن کا رفع کرنا مترجم کے اختیار سے خارج ہے۔ مثلاً محاورات کا اختلاف کہ مترجم زبان کا محکوم ہے نہ حاکم کہ اپنی طرف سے محاورات تصنیف کرے۔ اشتراک کا اختلاف تھوڑی سی تشریح کا محتاج ہے اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ ہر ایک زبان میں کوئی کوئی لفظ کئی کئی معنوں میں مشترک ہوتا ہے۔ اگرچہ کلام میں ایک خاص معنی مراد ہوتے ہیں مگر اشتراک کی وجہ سے دوسرے معنی بھی سننے والے کے خیال میں آجاتے ہیں اور یہ انتقال ذہن ایک خاص لطف پیدا کرتا ہے۔ اور اسی پر شاعری کے بڑے حصے کا مدار ہے۔ تم نے ان ملیاں سنی ہوں گی۔ ان سے اشتراک کا مطلب بہت آسانی سے سمجھ میں آجائے گا مثلاً پوچھتے ہیں کہ روٹی کیوں جلی۔ گھوڑا کیوں بگڑا۔ اور پان کیوں گلا۔ اب دیکھو کہ روٹی اور گھوڑا اور پان تین بے جوڑ باتیں ہیں اور اسی لیے ان باتوں کو ان ملی کہتے ہیں کہ ان میں میل نہیں۔ پوچھنے والے کا مطلب یہ ہے کہ اس سوال کے جواب میں صرف ایک لفظ ایسا کہو جو روٹی کے جلنے اور گھوڑے کے بگڑنے اور پان کے گلنے کی وجہ بتلا سکے۔ اس ان ملی کا جواب ہے نہ پھیرنے سے اردو میں پھیرنا تین قسم کا پھیرنا ہے۔ ایک روٹی کا پھیرنا کہ روٹی توے پر ڈالی جب وہ دونوں طرف سے کسی قدر پک گئی تو اس کو توے سے اتار چولھے کے ایک بازو سے لگا کر کھڑا کر دیا۔ اور اس کو پھیرتے یعنی گھماتے رہے کہ جلنے نہ پائے دوسرا گھوڑے کا پھیرنا کہ اس کو کاوا دیا جائے یا یہ کہ چابک سوار یا اور کوئی اس کو چکر دے لائے۔ تیسرا پھیرنا پان کا پھیرنا کہ تنبولی اس کو روز الٹ پلٹ کرتا رہتا ہے کہ پان پان سے لگ کر گلنے نہ پائے تو یہ تین قسم کا پھیرنا ہوا جس کے واسطے اردو میں ایک لفظ ہے کہ وہ ان ملی کا جواب ہو سکتا ہے مگر اردو کے سوا کسی دوسری زبان میں پھیرنے کے مقابل کوئی ایک لفظ جامع نہیں۔ غرض یہ ایک مشکل ہے جو مترجم کے کئے کسی طرح رفع نہیں ہو سکتی۔ ہمکو محاورات کے اختلاف کی بھی کچھ تصریح کرنی چاہئے مگر دیباچہ ہے کہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تاہم ترتیب الفاظ سے ہم درگزر نہیں کر سکتے یہی تو بڑی وجہ ہے جس نے ہم کو ترجمہ کرنے پر مجبور کیا ہے۔ لیکن تم اس کو دو ہی باتوں میں سمجھ لو گے مثلاً عربی میں فارسی کی طرح پہلے مضاف لاتے ہیں اور پھر مضاف الیہ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا غلام زید مگر اردو میں بالکل اس کا الٹا ہے زید کا غلام مطلب تو غلام زید کا سے بھی سمجھا جاتا ہے مگر زید کا غلام فصیح اردو ہے اور غلام زید کا غیر فصیح اسی طرح عربی میں فعل۔ فاعل اور مفعول دونوں پر مقدم ہوتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا اور اردو میں فعل کو موخر لانا پڑتا ہے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا کا لفظی ترجمہ ہے مارا زید نے عمرو کو مگر غیر فصیح اور فصیح اردو ترجمہ زید نے عمرو کو مارا جب تین لفظوں کے جملے میں ترتیب الفاظ کا یہ اختلاف ہے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ بڑے جملے میں جس کے ساتھ متعلقات کا دم چھلا بھی لگا ہوتا ہے اگر اصل عبارت عربی کی ترتیب کا لحاظ کیا جائے تو اردو کی عبارت کا کیا حال ہوگا۔ یہ ہے وہ بڑی کمی جو مولانا شاہ **رفیع الدین** صاحب کے ترجمے میں تو سراپا اور مولانا شاہ **عبد القادر** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمے میں بکثرت پائی جاتی ہے اور یوں زبان کے ردو بدل کو نو سو برس کی مدت بھی کم نہیں۔ لوگوں کا عام خیال تو یہ ہے کہ انگریزی عملداری میں زبان اردو تنزل کر رہی ہے مگر یہ خیال غلط اور ایک دھوکا ہے۔ عربی فارسی کی نسبت ایسا خیال کیا جائے تو بجا ہے مگر اردو تو تنزل کی جگہ پہلے سے بہت ترقی کر گئی ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے اور اس کی موٹی سی دلیل یہ ہے کہ لوگ عموماً اردو میں خط و کتابت کرنے لگے ہیں۔ اسد اللہ خان غالب جو فارسی کے مسلم الثبوت استاد تھے وہ تک تو اردو پر اتر پڑے تھے۔ ان کی اردوئے معلّیٰ اس بات کی گواہ ہے جس میں ان کے وہ خطوط جمع ہیں جو انھوں نے اپنے عزیزوں اور دوستوں اور آشناؤں کو از خود یا کسی کی فرمائش سے لکھے تھے صدہا اخبار جاری ہیں اور سب اردو۔ ہر علم اور ہر فن کی ہزارہا کتابیں اردو میں ترجمہ اور تصنیف ہو گئیں اور ہو رہی ہیں۔ سرکاری کچہریوں

میں اُردو ہی۔ قانون اصل میں انگریزی ہو مگر لوگوں کی آگاہی کے لیئے اُردو میں مشتہر کیا جاتا ہی۔ کیا یہ سب باتیں اُردو کی ترقی کی دلیل نہیں
ہاں اُردو کی شاعری کی شان البتہ بدل گئی ہی اس کو کچھ اُردو کا کوئی تنزل سمجھے تو یہ اُس کے اپنے مُونہ کی کہن ہی ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ[1]
بہرکیف اُردو نے بہت ترقی کی ہی اور ترقی کے معنی کیا ہیں کہ وہ وسیع ہوتی جاتی ہی ہر ایک طرح کے خیالات اُس کے ذریعے سے ادا ہوسکتے
ہیں وہ پہلے سے بہت زیادہ آراستہ اور شستہ ہوگئی ہی۔ مولانا شاہ عبد القادرؒ اور مولانا شاہ رفیع الدینؒ کے ترجمے زبان کے پرانے ہونے
کی وجہ سے ایسے اُکھڑے اُکھڑے نہیں معلوم ہوتے جیسے بے ترتیبیِ الفاظ کی وجہ سے۔ یہ نہیں کہ ان بزرگوں کو بے ترتیبیِ الفاظ کا علم نہیں ہوا
یا ان کے وقت میں ایسی بے ترتیب اُردو فصیح سمجھی جاتی تھی۔ نہیں یہ لوگ بجاے خود اُردو کے لیئے سَنَد تھے مگر بات یہ ہی کہ ایک طرف ترتیبِ
الفاظِ قرآن کا پاس اور دوسری طرف اُردو کی فصاحت۔ ان کی دین داری نے اجازت نہ دی کہ ترتیب الفاظِ قرآن کے مقابلے میں اُردو
کی فصاحت کا پاس کریں۔ ترتیبِ الفاظِ قرآن کا پاس اپنے اُوپر لازم تو کیا یہاں تک کہ وہ عَلَى السَّمَاءِ کا ترجمہ آسمان پر کی جگہ اوپر آسمان کے
اور فِي الْأَرْضِ کا ترجمہ زمین میں کی جگہ بیچ زمین کے کرتے ہیں مگر مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ کا ترجمہ سے آسمان تک زمین تو نہیں کرسکتے
ترجمہ تو ترجمہ کثرت سے عربی کے پڑھنے نے اُن کے مذاق اُردو پر یہ اثر کیا تھا کہ باوجودیکہ ترجمہ نہیں مگر الفاظ کی بے ترتیبی اُن کی اپنی اُردو میں
بھی ہی اس وقت ہمارے سامنے مطبعِ فاروقی کا چھپا ہوا ایک قرآنِ مترجم موجود ہی جو ۱۲۹۴ھ میں چھپا تھا اور اُس میں مولانا شاہ ولی اللہ
صاحبؒ اور مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کے تینوں ترجمے بین السطور ہیں۔ شروع میں مولانا شاہ ولی اللہ
صاحبؒ کے ترجمۂ موسومہ فتح الرحمٰن کا دیباچہ ہی اُس کے حاشیہ پر مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کے ترجمۂ موسومہ موضح القرآن کا دیباچہ ہی ہم
مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کے دیباچے کی عبارت اس جگہ نقل کرتے ہیں کیونکہ اُنھیں کا ترجمہ بامحاورہ سمجھا جاتا ہی۔ اور مولانا شاہ رفیع الدینؒ
کے ترجمے کے مقابلے میں وہ ایسا ہی ہی وہ فرماتے ہیں " الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان کو گویائی اپنے نام کر
اور دل کو روشنی دی اپنے کلام کر اور اُمّت میں کیا اپنے رسولِ مقبول کی جو اشرف الانبیاء اور نبی الرحمۃ جس کی شفاعت سے اُمیدوار ہیں
ہم کہ یاویں دوجہاں کی نعمت الٰہی اس نبی اُمّت پرور کو اپنی رحمتِ کامل سے درجات اعلیٰ نصیب کر جو حد نہ ہو کسی مخلوق کی اور اپنی عنایت اُن
پر ہمیشہ افزوں رکھ دُنیا اور آخرت میں" ہم نے یہ عبارت بہت احتیاط سے نقل کی ہی اگر اس میں کوئی لفظ بدل گیا یا آگے پیچھے ہو گیا ہی یا رہ
گیا ہی تو ہم پر اس کا الزام نہیں یہ نمونہ ہی مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ کی آزاد طبع زاد اُردو کا اسی پر قیاس کرنا چاہیئے ان کے ترجمے کو جس
میں چار و ناچار پابندی کرنی پڑتی ہی۔ اگرچہ ہم دیباچہ کی "زبان کو گویائی" اور "اپنے نام کر" اور "اپنے کلام کر" کی خوبیوں کو نہ سمجھیں مگر بااین ہمہ ترجمہ
اپنے وقت میں اور اپنی شان میں بے نظیر تھا۔ لیکن اُس کی بے ترتیبی اور اُس کے انقباض نے عوام کو وہ فائدہ نہ ہونے دیا جس کی مترجم
نے توقع کی تھی۔ لوگ اِس کو بمجبوری پڑھتے ہیں۔ اِس لیئے کہ اِس سے بہتر اَور کوئی ترجمہ نہیں مگر جیسا کہ چاہیئے خوش نہیں ہوتے اور اکثر جگہ
سے تو سمجھتے بھی نہیں شوق سے پڑھنا شروع کرتے اور اُکتا کر چھوڑ دیتے ہیں مُسلمان ایسے کہاں کے کلامِ الٰہی کے دل دادہ تھے وہ جو لیتے
ہیں اُونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ ترجمہ ہونا چاہیئے تھا سلیس شگفتہ مطلب خیز۔ بامحاورہ کہ ایک بار نظر ڈالو تو چھوڑنے کو جی نہ چاہے۔ صفحے کے صفحے
اور ورق کے ورق پڑھتے چلے جاؤ اور طبیعت نہ گھبرائے۔ اصلِ قرآن کی سی فصاحت کا تو آنا محال ہی مگر مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ[2]۔
جہاں تک ہوسکے اور جتنا ہوسکے۔ اب قرآن کی اور موجودہ ترجموں کی مثال یہ ہی کہ جیسے ایک حد درجے کا حسین آدمی ہی۔ مگر اُس کا لباس

---

[1] یہ اُن کے مُونہ کی کہن ہی ۱۲ [2] جو چیز تمام و کمال حاصل نہ ہوسکے اُس کو بالکل ہی چھوڑ دینا بھی نہیں چاہیئے ۱۲۔

اُس کے حُسن کے شایاں نہیں - لوگ تو مدّتوں سے اچھے ترجمے کی تلاش میں ہیں مگر کام فی نفسہ ایسا مہتم بالشان ہو کہ اُس پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ہر ایک کا حوصلہ نہیں پڑتا -

یہ کام حقیقت میں اُن مولویوں کے کرنے کا تھا جنھوں نے اپنا وقتِ عزیز وقفِ خدمتِ دین کر رکھا ہو - دینیات کا درس دیتے وعظ فرماتے اور فتوے لکھتے ہیں - مگر اُن میں سے بعض تو اِس کام کے سرانجام کرنے کی لیاقت ہی نہیں رکھتے - بعض جن کو لیاقت ہو وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ اپنے مشاغل کے آگے اِس کو ضروری نہیں سمجھتے لیکن تیس تیس پینتیس پینتیس برس سے تو ترجمے کے لیے لوگوں نے میری جان کھا رکھی ہو اور یہ انھیں سے پُوچھنا چاہیئے کہ کیوں میرے دَرپے ہیں - میرا حال یہ ہو کہ دہلی کالج میں اعلیٰ درجے تک عربی کی تعلیم پائی اور جن چیزوں کی کالج میں کمی تھی اُن کو کالج کے باہر اپنے طور پر تمام کیا - پڑھا سب کچھ مگر طبیعت میں زبان کا خلقی مذاق تھا - امتحان ہوتا تو سنسکرت ریاضی - تاریخ وغیرہ کی کمی کو ادبِ عربی تلافی کرتا رہتا - باوجودیکہ اُن دنوں شہر کے علما، کالج کے طَلَبہ کو لیاقت کے اعتبار سے وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے اور لوگوں کو کالج کی طرف سے مذہبی بدگمانی بھی تھی اور والدِ مرحوم کو جو بڑے پکّے دین دار تھے مجھے اُن وقتوں کا سا مولوی بنانا منظور تھا تاہم مجھے اَب معلوم ہوا کہ کیوں میری طبیعت میں زبان کا مذاق رکھا گیا تھا اور باوجود چند در چند مزاحمتوں کے کیوں مَیں کالج میں داخل ہوا تھا - بات یہ ہو اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ شَيْـًٔا هَيَّاَ اَسْبَابَهٗ[1] - خدا کو مجھ سے اپنے کلامِ پاک کی خدمت کرانی منظور تھی اور مجھکو اُس وقت سے اِس کے لیے تیار کیا جاتا تھا - جب کہ میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا - کہ مَیں ایسی خدمت کر سکوں گا - یہ خدا ہی کا کام تھا کہ اُس نے زبان کا مذاق میری طبیعت میں رکھا - میرے ہم جماعت جن میں بعض مجھ سے ذہن میں کم تھے - ریاضی کے مسائل کو مجھ سے بہت بہتر سمجھتے تھے اور میرا یہ حال تھا کہ ریاضی کا نام آیا اور مجھکو لرزہ چڑھا - اِس کے برخلاف میرے ہم جماعت جن میں سے بعض کا حافظہ مجھ سے قوی تھا اور وہ محنت بھی مجھ سے زیادہ کرتے تھے اُن کو عربی کی عبارت یاد نہیں ہوتی تھی اور مجھکو سیکڑوں شعر اور نثر کے ورق کے ورق ازبر یہ خدا ہی کا کام تھا کہ مَیں کالج میں داخل ہوا - نہ کالج میں داخل ہوتا - نہ عربی کا مذاق ترقّی پکڑتا - کیونکہ سلسلۂ نظامی میں ادب کا نام ہی نہ تھا کالج سے نکل کر پیٹ کے دھندے میں لگ گیا - لیکن اس حالت میں بھی مطالعے سے بے تعلّقِ محض نہیں رہا - مگر کتاب بھی دیکھتا تو ادب کی یا حدیث کی کہ وہ بھی ادب کی جان ہی یا شاذ و نادر تاریخ - اِسی ادبی مذاق کا نتیجہ تھا - کہ مَیں طالب العلمی کے زمانے سے قرآن کا گرویدہ ہوں اُس وقت بھی دین داری ہی کے تقاضے سے نہیں بلکہ زبانِ عربی کی لذّت کی وجہ سے مجھکو قرآن کے رکوع کے رکوع اور سورتیں کی سُورتیں زبانی یاد تھیں اور امتحان میں جب کبھی کسی لغت یا محاورے کے لیے استشہاد کی ضرورت پڑتی مجھے اچھی طرح خیال ہو کہ اکثر مجھکو قرآن کی سَنَد برمحل یاد آجاتی تھی - خیر وہ بھی ایک وقت تھا جس کو گزرے ہوئے مدّتیں ہو گئیں - یہ اب کوئی پندرہ برس کا مذکور ہو کہ میں حیدرآباد میں تھا کام کی یہ کثرت کہ سر کھجانے کی فرصت نہیں اتّفاق سے ایک دوست بیمار پڑے اور مَیں برابر کئی مہینے حیدرآباد میں ٹھیر کر اُن کی بیمارداری کرتا رہا - ایسے اوقات میں طبیعتوں کو رجوع الی اللہ تو ہوتا ہی ہی مَیں بھی اکثر قرآن کی تلاوت کیا کرتا - تلاوت کرتے کرتے بھُولی بسری سُورتیں بھی پھر ذہن پر چڑھ گئیں اور کچھ نئی سُورتیں یاد کر لیں اِن سب کا مجموعہ قرآن کا ایک اچھا خاصہ حصّہ ہو گیا - تب خیال آیا کہ لاؤ قرآن کو پُورا کر لوں خدا کے فضل سے چھ مہینے سے کم ہی کم میں سارا قرآن حفظ ہو گیا لوگ چھ مہینے کا نام سُن کر تعجب کرتے تھے مگر میں تو اپنے مذاقِ عربی سے واقف تھا مَیں نے نہ تو کبھی اِس مُدّت پر تعجب کیا اور نہ کبھی اپنے حافظے کو معمولی سے زیادہ اچھا سمجھا پھر ترکِ خدمت کر کے خانہ

---

[1] اور وہ بہت ہی تھوڑے ہیں ۱۲ [2] خدا جب کچھ کرنا چاہتا ہی تو اُس کے اسباب مہیا کر دیتا ہی ۱۲ -

نشین ہوا تو کتاب بینی کا شغل بڑھ گیا۔ مگر کتابیں وہی اَدب کی یا حدیث یا شاذ و نادر تاریخ۔ یہاں تک حدیث کی وہ عمدہ کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول فی احادیث الرسول دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ صاحب کتاب نے صحاح ستہ کے دریا کو اِس کتاب کے کوزے میں بند کیا ہی یہ خیال تو دل میں جما ہوا تھا ہی کہ مسلمانوں کو دینیات کے ترجموں کی سخت ضرورت ہی۔ اور لوگوں نے حدیث کی بعض کتابوں کے متفرق ترجمے کیئے بھی ہیں مگر اچھے نہیں سب اختیار جی میں آیا کہ لاؤ تیسیر کا ترجمہ کریں کہ اِس کا ترجمہ ہوئے پیچھے صحاح کے ترجمے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ چنانچہ ایک ربع کا ترجمہ پورا ہو بھی گیا۔ اگرچہ ہنوز اُس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی۔ تیسیر کے پہلے ربع میں واقع ہوئی کتاب التفسیر اور اُس میں تھیں قرآن کی آیتیں چار و ناچار اُن کا بھی اپنے طور پر ترجمہ کرنا پڑا میں قرآن کے ترجمے کی ضرورت کو مدتوں سے سمجھا بیٹھا تھا مگر ایسی جرأت کرتے ہوئے جی ڈرتا تھا کہ خدا کا کلام ہی اور دینِ اسلام کا دار مدار اسی پر ہی اس کے ترجمے کو بڑی لیاقت اور بڑی معلومات چاہیئے۔ لیکن سوچا کہ لیاقت اور معلومات والے تو اِس طرف متوجہ نہیں اور زمانے کا رنگ ایسا اگر پڑا ہی کہ اِس قسم کے لوگ روز بروز دنیا سے بر دے سے اُٹھتے چلے جاتے ہیں۔ نئی پود ھ تیار نہیں ہوتی اور پرانی کہاں تک وفا کرے جو مرتا ہی کوئی اُس کا جانشین نہیں ہوتا اور وہ دن کھائی دے رہا ہی کہ جیسی تھوڑی بہت بُری بھلی لیاقت اپنے میں ہو اُس کا بھی خاتمہ ہی ہی۔ تو جب میں نے تیسیر میں سے کتاب التفسیر کا ترجمہ کیا اور اُس کے ضمن میں آیاتِ قرآنی کا۔ تو ایک دم سے میری رائے بدل گئی اور میں نے کہا آیاتِ قرآنی جیسی حدیث میں ویسے قرآن میں حدیث میں آیاتِ قرآنی کا ترجمہ کروں اور قرآن کا نہ کروں تو میری وہی مثل ہو گی کہ گڑ کھاؤں اور گلگلوں سے پرہیز۔ اِس خیال نے ایسا اگر دبایا کہ میں نے تیسیر کا ترجمہ تو کیا موقوف اور بسم اللہ کرکے **قرآن** کا ترجمہ شروع کر دیا۔ اپنی چھاچھ کو کون کھٹا کہا کرتا ہی۔ ہر کس را عقلِ خود بکمال مَیں تو اپنے ترجمے کی تعریف کروں ہی گا۔ مگر اپنے مُونہ میاں مٹھو کا طعنہ کون سُنے میں تو بس اتنا ہی کہتا ہوں کہ میں نے ترجمے کے عیب و صواب ترجمے کی مشکلات۔ کلامِ الٰہی کی عظمت ان سب باتوں کو اچھی طرح سے سوچ سمجھ کر خالصًا لوجہ اللہ ترجمے کے لیئے قلم اُٹھایا۔ اور وقت اور محنت اور زر کے صرف کرنے میں کسی طرح کا دریغ نہیں کیا۔ اب جس کا کلام ہی اُس کے کرم کی اُمید وار ہی کہ اِس خدمت کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے اور اِس کو مجھ نالائق کا عملِ صالح سمجھ کر میرے گناہوں کا جن کی کوئی حد و انتہا نہیں کفارہ کرے **آمین** ترجمے کے حق میں یہ ایک فال نیک تھی کہ حُسنِ اتفاق سے مولوی **ابو عبد الرحمٰن محمد** صاحب ہاتھ آ گئے اور وہ شروع سے آخر تک میرے شریک بلکہ ایک اعتبار سے شریکِ غالب اور مددگار رہے ہم دونوں آمنے سامنے بیٹھتے۔ بیچ میں میز حائل ہوتی۔ میرے ہاتھ میں قرآن مجید اور کبھی میں نے حفظ پر اعتماد کیا تو قرآن بھی نہ سہی۔ مولوی محمد صاحب کے گرداگرد تراجم اور تفاسیر اور کتب لغت میں ایک جملے یا ایک آیت کا ترجمہ جیسا الفاظ قرآن سے سمجھتا تھا بولتا اور مولوی محمد صاحب اُس کو قلمبند کرتے اور پھر مجھ میں اور مولوی محمد صاحب میں بحث ہوتی اور اختلاف کی صورت میں تراجم اور تفاسیر اور لغت کی طرف رجوع کیا جاتا۔ اسی طرح پر سارے قرآن کا ترجمہ کیا گیا۔ پس یہ ترجمہ براہِ راست قرآن کا ترجمہ ہی نہ دوسرے ترجموں کی طرح کسی ترجمے کا ترجمہ۔ اِس کا ماخذ قرآن کے الفاظ ہیں نہ کسی مفسر یا مترجم کے۔ پھر ہم دونوں نے ترجمے پر نظرِ ثانی کی مولوی محمد صاحب ترجمہ پڑھتے اور میں عبارت کی سلاست اور الفاظ کی نشست کا دھیان رکھتا اور ترجمے کو الفاظِ قرآن سے ملاتا اور پھر ہم دونوں میں پہلے کی طرح بحث ہوتی۔ اکثر ایسا ہوا ہی کہ بحث میں رنجش بھی ہو جاتی تھی مگر چونکہ دونوں کی نیت بخیر تھی ہم دونوں نے کبھی مناظرے

ف ۱ مرحوم مولوی ابو عبد الرحمٰن صاحب متوطن پنجاب بڑے لائق اور سمجھ دار عالم تھے حدیث و تفسیر میں بہت اچھی مہارت رکھتے تھے ان کو ادب عربی میں جناب شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی مترجم القرآن کی شاگردی کا فخر حاصل تھا ۱۲ (محمد رحیم بخش)

کی حد سے تجاوز نہیں کیا۔ ابھی اختلاف کر رہے تھے۔ ابھی متّفق ہوگئے۔ ابھی لڑے ابھی ملے۔ ایسی کاوش کے ساتھ ترجمہ اور نظرِ ثانی کرنے پر بھی ہم نے بہتیرا چاہا کہ لوگ ترجمے کو دیکھیں اور نکتہ چینی کریں مگر کسی نے حامی نہ بھری اور یوں کوئی اُڑتی ہوئی سُن بھاگا اور چلتی ہوئی سی ایک بات کہہ دی تو گو ہم نے اُس کو بھی ردّ نہیں کیا مگر دل کی ہوس پوری نہ ہوئی۔ ترجمے کی کاپیاں عام جگہ میں پڑھی اور مقابلہ کی جاتی تھیں اور بہت لوگوں کو معلوم ہوا کہ نیا ترجمہ چھپ رہا ہے مگر کوئی رُخ ہی نہ دے تو کیا کیا جائے اَنُلْزِمُکُمُوْهَا وَ اَنْتُمْ لَهَا کَارِهُوْنَ صرف سورۂ بقرہ اور کچھ سورۂ آلِ عمران کے لیے مولوی حافظ **عبدالوہاب**[۵۱] صاحب کی شمولیت سے جلسے ہوئے اور بڑی تفتیش کے ساتھ ترجمہ دیکھا گیا۔ مگر مشکل یہ آکر پڑی کہ مولوی عبدالوہاب صاحب آنکھوں سے معذور اور وہ ایک ایک لفظ کے لیے تمام تفاسیر اور تراجم لفظ لفظ پڑھوا کر سنتے تھے اور آدھے دن کی پوری محنت میں ایک رکوع بھی تمام نہیں ہوتا تھا اگر اسی طرح پر نظرِ ثانی کو چلنے دیا جاتا تو مجکو اپنی زندگی میں ترجمے کے تمام ہونے کی توقع نہ تھی بمجبوری اس طرز کو موقوف کیا پھر بھی جو ڈھنگ سورۂ بقرہ کے ترجمہ کا پڑ گیا تھا اُس کو آخر تک نباہا۔ ایک مولوی **فتح محمد خاں**[۵۳] صاحب جالندھری نے نئے ترجمے کا نام سنا اور پھڑک اُٹھے اور باصرار مسوّدہ منگوایا۔ میں نے اُن کو

---

۵۱ لیا ہم اُس کو زبردستی گلے مڑھ رہے ہیں اور تم ہو کہ اُس کو ناپسند کیے چلے جاتے ہو ١٢ ۵۲ حافظ صاحب بھی جناب مترجم کے مستفیدوں کے زمرے میں شامل ہیں ١٢ محمد رحیم بخش۔ ۵۳ مولوی فتح محمد خاں صاحب جالندھری ایک زمانہ دراز تک ہمارے مولانا شمس العلماء کی لیاقت علمی کے غائبانہ معتقد رہے اور اُن کے علوم و زبان سے برسوں مستفید ہوا کیے کبھی کبھی یہاں بھی تشریف لائے اور ایک دفعہ دہلی میں بھی بہت دنوں تک جناب مولانا کا فیضِ استفادہ ظاہر کرتے اور عقیدتمندانہ تحریریں اِس کا ثبوت دیتے رہے حتےٰ کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب کے ہاں صاحبزادی پیدا ہوئی تو انھوں نے اپنی اُس قدیم عقیدتمندی کی وجہ سے ولیدہ کا نام مولانا سے تجویز کرایا اور مولانا کے تجویز کیے ہوئے نام سے مسماۃ کو فخرِ اشتہار بھی دی۔ ہمارے مولانا کی طبیعت چونکہ سپاس پسند اور فطرتہً رحم دل واقع ہوئی ہے آپ بھی مولوی فتح محمد خاں صاحب کی اِس شکرگزاری پر طرح طرح سے اُن کے ساتھ سلوک کرتے رہے یہاں تک کہ ایک موقع پر جب کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب کی ہونہار صاحبزادی نے لکھنا سیکھا اور اُس نے ہاتھ کے لکھے ہوئے کچھ حرف مولوی فتح محمد خاں صاحب نے مولانا کے پاس بھیجے تو آپ نے خوش ہو کر تبرّعاً و انعاماً سونے کی ایک خوبصورت انگوٹھی بھیجی اور پھر مولوی فتح محمد خاں صاحب کی طلب و استبداد پر چار سو یا شاید تین سو روپے قرضِ حسن دیے۔ وہ جو کہتے ہیں کہ اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمُحَبَّۃِ - روپیہ کا قرض دینا تھا کہ دونوں صاحبوں میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہوگیا ایک مدت کے بعد مولانا نے روپے کا مطالبہ کیا۔ مولوی فتح محمد خاں صاحب کانوں میں تیل ڈال کر چلے بیٹھ گئے۔ اُدھر سے روپے کے ادا کرنے پر پہلو تہی دیکھی گئی تو مولانا نے تقاضے میں سختی کی۔ آخر کار بہزار دقت کچھ روپیہ وصول ہوا اور کچھ باقی ہوگیا جو اب تک باقی ہے۔ اِس پر مولوی فتح محمد خاں صاحب بالکل ہتے سے اُکھڑ گئے اور مولانا کے مقابلے میں شاید اِس خیال سے کہ مولانا کے ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں ضعف پیدا ہو اور اِس سے اُن کو کچھ نقصان پہنچے قرآن کا ایک نیا ترجمہ کر کے چھپوا دیا۔ ترجمے کے عیب و صواب پر تو ہم اِس وقت ریمارک کرنے بیٹھے نہیں اور نہ اُس کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں اہلِ انصاف دونوں ترجموں کو سامنے رکھ کر خود موازنہ کرلیں مگر اتنا کہے بدون تو رہ نہیں سکتے اور یہ بالکل واقعی اور نفس الامری بات ہے کہ ترجمہ جیسا کچھ بھی ہے اور جتنا کچھ بھی ہے یہ ہمارے مولانا ہی کے اُس خرمنِ علوم کا ایک ذرّے کا کرشمہ ہے جسے مدّتوں مولوی فتح محمد خاں صاحب ارادتمندانہ حاصل کرتے رہے اور ہمیں توقع ہے کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب کو بھی اِس سے انکار نہ ہوگا ہمیں اس مقام پر اِس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت نہ تھی مگر جب ہم نے بعض لوگوں کو کہتے سُنا کہ مولوی فتح محمد خاں صاحب مولانا کے دیباچے کی اِس عبارت سے استشہاد کرتے ہیں کہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی کے ترجمۃ القرآن میں ایک خاص طرح کا نقص تھا جس کو میں نے دور کیا اور میرا ترجمہ نقائص سے پاک ہے تو ہم کو لوگوں کے اس وہم کا رفع اور مولانا کی دیانۃ کا ظاہر کرنا منظور رہا کہ باوجودیکہ ترجمہ ہوتے وقت جس قدر لوگ شریکِ ترجمہ تھے سب مولانا کے تلامذہ اور مستفیدین میں تھے اگر مولانا نے حق دیانۃ ظاہر کرنے کے لیے ہر ایک کی خدمت کا الگ الگ ذکر فرمایا اور شکار فرمایا اس سے مولوی فتح محمد خاں صاحب اپنے دعوے کو مدلّل کر نہیں سکتے اور کریں گے تو نہ مانا جاوےگا ١٢
محمد رحیم بخش

لکھا کہ ارادتمندانہ نہیں بلکہ مخاصمانہ اور معترضانہ نظر سے دیکھیں اور انھوں نے ایسی نظر سے دیکھا اور تمام تر دیکھا اور خوب دیکھا اُس وقت تک ہم نے ترجمے
کی عبارت کی خوبی کے پیچھے اصل مطلب کا تو نہیں مگر ترتیبِ الفاظ کا اور خود الفاظ کا بھی جس قدر خیال کرنا ممکن تھا نہیں کیا تھا مولوی فتح محمد خاں
نے ہم کو روکا اور بجا روکا اور ہم نے سارے ترجمے کو پھر تیسری بار دیکھا اِس وقت تک ہمارا ترجمہ بطور ایک کتاب کے علیحدہ لکھا ہوا تھا۔ اب کاپی
لکھنے کی نوبت آئی تو جہاں جہاں حک و اصلاح کی وجہ سے زیادہ مشکوک ہو گیا تھا مولوی محمد صاحب نے کاتب کے لیے اُس کو نقل کیا۔ نقل کرتے
وقت جو اشتباہات واقع ہوتے وہ اُن کو میرے روبرو پیش کرتے اور یہ چوتھی نظر ہوئی مگر بالاستیعاب نہیں اب یہ تجویز درپیش ہوئی کہ ترجمہ کس پیرایے میں چھپے
کبھی خیال آیا کہ مقابلِ متن۔ کسی نے کہا کہ صفحے کے اعلیٰ حصے میں متن اور اسفل میں ترجمہ لیکن معلوم تھا کہ جو مسلمان پرانی لکیر کے فقیر ہیں۔ ذرا سی تبدیل و تجدید
سے بھی بھاگتے ہیں اور صرف ایسا ترجمہ لینا چاہتے ہیں جو بین السطور ہو چنانچہ نقشِ اول کے لئے یہی طرز اختیار کیا گیا۔ اور اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اوپر متن
اور نیچے ترجمہ ہونے سے اصل و ترجمہ کے الفاظ کی کمی و بیشی کھُل پڑی۔ اِس نوبت میں حکیم مولوی عبد اللہ صاحب[1] سے بڑی مدد ملی کہ اُن کی طالب العلمی جدید العہد
ہے اور الفاظ کی جامعیت و مانعیت پر اُن کی نظر خوب پڑتی ہے۔ ترجمے پر ہماری یہ پانچویں نظر ہوئی اور پچھلی سب نظروں سے اس میں زیادہ کاوش کرنی
پڑی پھر ایک چھٹی نظر مختتم پروف کی تھی۔ اِس طریقِ عمل سے ظاہر ہے کہ یوں کہنے کو تو ہم نے ڈھائی برس ترجمہ پر صرف کئے مگر ایک حساب سے رات دن اسی کے
پیچھے پڑے رہے۔ تو وہ ڈھائی برس نہیں ہیں بلکہ پانچ یا شاید اس سے بھی زیادہ اور لوگ تو صرف نظرِ ثانی کو کافی سمجھا کرتے ہیں ہم نے چھ بار ترجمے کو دیکھا اور پڑتالا ہے
اِس پر بھی ترجمے میں اگر کوئی کسر باقی رہ گئی ہو اور ضرور رہ گئی ہو گی تو میں بھی بندہ بشر ہوں لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ[3] شعر لا يقل من شاء ما شاء[4]
اِنَّمَا يُلَامُ الْفَتٰى فِيْ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الْاُمُوْرِ ۔ اگرچہ یہ ترجمہ میرے نام سے شائع کیا جاتا ہے۔ مگر میں نے تو سارا حال پوست کندہ ظاہر کر دیا ہے حقیقت میں یہ
ترجمہ مولویوں کی ایک جماعت کا ترجمہ ہے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ جتنے آدمی اس ترجمے میں شریک تھے زبانِ اُردو کے اعتبار سے میں سب میں پیش
پیش تھا اور کچھ یوں ہی سا ادبِ عربی میں۔ سو ویسی ہی اور لوگوں کی دینی معلومات مجھ سے بڑھی ہوئی تھی۔ یہ لوگ مشاہیر علما میں سے تو
نہیں ہیں اور مشاہیر میں ہوتے تو ہمارے ہتّے ہی کیسے چڑھتے مگر اس میں شک نہیں کہ سب کے سب بجائے خود عالم ہیں۔ عالموں سے
بہتر کام دیں اور عالموں کے سے نازِ بے جا نہ کریں مانا کہ ہم میں سے کوئی بھی جیّد عالم نہیں۔ مگر اس میں نہ مبالغہ ہے نہ خودستائی کہ ہم سب
مل کر ایک ایسے جیّد عالم کے قائم مقام ہیں کہ سارے ہندوستان میں اِس جامعیت کا کوئی ایک آدھ ہی ہو گا۔ ترجمے کے لئے جتنی
معلومات درکار ہے ہم سب کی مجموعی معلومات جو پہلے سے تھی اور بہت کچھ مطالعۂ تفاسیر و احادیث و کتبِ لغت سے فی الوقت بڑھائی
گئی کافی ہے۔ اِس ترجمے میں بعض خصوصیتیں بھی ہیں جن سے ترجمے کے پڑھنے والوں کو آگاہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے اول تو ہم نے
اپنے نزدیک بڑی بات یہ کی کہ پیغمبروں کی نسبت تُو تڑاق یا اُن کی نسبت مفرد ضمیروں کا استعمال گو وہ خدا ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو
زبان کے اعتبار سے سامع پر گراں گزرتا تھا ہم نے اِس طریقے کو بدل دیا اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ کا ترجمہ اور لوگ کرتے ہیں "ہم نے تجکو بھیجا" اور ہم نے
کیا "ہم نے تم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا"۔ اِسی طرح لفظِ قَالَ خدا کی طرف بھی منسوب ہے اور بندوں کی طرف بھی اور فرشتوں کی طرف بھی۔ اور
شیطان کی طرف بھی غرض جو قائل ہے اُس کی نسبت عربی میں قَالَ ہی کہا جائے گا ہم نے مناسبِ مقام کہیں فرمایا کہیں عرض کیا کہیں دعا
کی ترجمہ کیا دوسرے ہم نے اپنی طرف سے جا بجا عبارتیں زیادہ کی ہیں اور امتیاز کے لئے اُن کو خطوطِ ہلالی میں محصور کر دیا ہے مگر ہم نے جو عبارت

[1] یہ صاحب بھی حضرتِ مترجم کے تلامذہ میں ہیں ۱۲ [2] خصوصاً زیادہ اصلاح کی وجہ سے چھاپے کی کتابت میں ۱۲ [3] نہ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ۱۲
[4] سنو! جس کی جی میں آئے کہے آدمی تو اسی کام میں ملامت کیا جا سکتا ہے جو اُس کے کرنے کا ہو ۱۲

اپنی طرف سے زیادہ کی ہی اُس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ ہم نے ترجمے کو تفسیر بنا دیا ہی۔ نہیں ترجمہ ترجمہ ہی ہی۔ اور ایسی ہی ضرورت دیکھی ہی تو کہیں توضیحِ مطلب کے لیے۔ کہیں محذوف یا مقدّر کے اظہار کے لیئے۔ کہیں تسلسلِ کلام کے لیئے۔ کہیں کلامِ سابق ولاحق کا تعلّق دکھانے کے لیئے اور کہیں تحسینِ ترجمے کے لیئے بھی عبارت بڑھائی ہی۔ اصل غرض یہ رہی ہی کہ ترجمے کا پڑھنے والا قرآن کا نفسِ مطلب بخوبی سمجھ لے اور جہاں خطوطِ ہلالی سے بھی کام نہیں نکلا تو ہم نے حاشیے پر فائدے لکھے ہیں۔ سمجھنے والا سمجھ گیا ہوگا کہ خطوطِ ہلالی کا التزام کرنے سے ہم نے اپنے اوپر ایک قید اور بڑھالی اور ہم کو یہ دیکھنا پڑا کہ نِرا ترجمہ پڑھیں یا خطوطِ ہلالی کی عبارت کو ملا کر پڑھیں دونوں صورتوں میں حتے المقدور عبارت پایۂ سلاست سے ساقط نہ ہو اور اِس کا نباہ کچھ آسان کام نہ تھا۔ سب کچھ تو ہوا مگر اس کا کیا علاج ہی کہ عموماً مُسلمان قرآن کے مطلب سمجھنے کا قصد ہی نہیں کرتے۔ ان میں سے جو قرآن پڑھتے بھی ہیں وہ مُونہہ سے الفاظِ قرآن کے ادا کر لینے کو کافی سمجھتے ہیں اور اُن کا خیال یہ ہی کہ قرآن اسی غرض سے نازل ہوا کہ اُس کے الفاظ جس سے جتنی دفعہ ہوسکے طوطے کی طرح کہہ لیئے جائیں اُن کو مفہوم سے کچھ غرض و مطلب ہی نہیں پھر اِس خیال کو ترقی کرتے دیکھا کہ ایک بُوڑھا آدمی موٹے حرفوں کا ضخیم قرآن لیے ہوئے نمازِ صبح سے فارغ ہوکر مسجد میں روشنی کا منتظر بیٹھا ہی آخر جب آفتاب نکلنے کو ہوا یا نکل آیا اُس نے احتیاط سے قرآن کو رحل پر پھیلایا عینک لگائی۔ کچھ آپ تنا کچھ رحل کو سرکایا اور جب منظر ٹھیک ہوگیا تو اُس نے قرآن پڑھا جتنا خدا کو اُس سے پڑھوانا منظور تھا پھر اٹک اٹک کر اور لفظوں کو دوہرا دوہرا کر مولوی شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمے کے چند رکوع پڑھے مگر سمجھنے کے قصد سے نہیں بلکہ جس ارادت اور عقیدت سے اُس نے قرآن پڑھا تھا اُسی ارادت اور عقیدت سے اُس نے ترجمہ پڑھا اور دعا مانگ قرآن کو تہ کر بغل میں داب لکڑی ٹیکتا ہوا گھر کا رستہ لیا ایسے لوگوں کو اور افسوس کہ اکثر ایسے ہی ہیں نہ کسی جدید ترجمے کی ضرورت ہی اور نہ وہ مولنا شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمے میں اور اِس میں فرق کریں گے۔ اِس ترجمے کی خصوصیّتوں میں سے ایک خصوصیّت یہ ہی کہ یہ ترجمہ عربی اور اُردو کے اختلاف کو پُورا پُورا ظاہر کرتا ہی اور اگر کوئی شخص اُردو کی عربی کرنے کی مہارت کرنی چاہے تو اُس کو چاہیئے کہ ہمارے ترجمے سے مثلاً ایک جملہ لے اور اُس کی عربی کرے اور پھر قرآن کی عربی سے ملائے ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ قرآن کی سی عربی لکھنے پر قادر ہو جائے گا کہ یہ تو محالِ عقل ہی مگر ہاں اُس کو اِتنا سلیقہ آجائے گا کہ الفاظ اُردو میں کس جگہ رکھّے جاتے ہیں اور عربی میں اُن کو کہاں لے جانا پڑتا ہی۔ اور یہی ترجمے کا گُر ہی۔ اِس ترجمے کی آخری خصوصیّت یہ ہی کہ ہم نے مضامینِ قرآن کی ایک فہرست بنائی ہی یہ کام مقدار میں تو کم تھا مگر اشکال میں بہت۔ قرآن ایسا منتظم کلام ہی کہ اُس کا کوئی لفظ بے کار نہیں۔ فہرست نہیں ہی مگر ایک طرح کا خلاصہ اور خلاصہ بے حذف وزوائد ہو نہیں سکتا۔ اور قرآن میں زوائد کا نام نہیں تاہم زمانے کی ضرورتوں پر نظر کرکے ہم نے ایک فہرست بنائی۔ مجکو تو اِس فہرست میں صرف اِتنا ہی دخل ہی کہ مَیں نے اِس کا ڈھانچ کھڑا کر دیا۔ اور باقی جو کچھ ہی حافظ مولوی محمد صاحب[۱] شاہجہانپوری کے فکر کا نتیجہ ہی۔ جس ربط و ضبط کے ساتھ اُنھوں نے اِس فہرست کو بنایا ہی وہ اُنھیں کا حصہ تھا اور اُنھیں سے ہوسکتا تھا۔ مترجم کو اور خاص کر عربی کے مترجم کو اور عربی میں سے بھی کلامِ الٰہی کے مترجم کو قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں اور سب کو جمع کیا جائے تو بجائے خود ایک کتابِ ضخیم ہی مگر ہم نے اتّفاقی طور پر اِس کا خیال کرنے سے چند مشکلات کی ایک فہرست بنالی ہی۔ جس کو نمونے کے طور پر اِس دیباچے کے ساتھ پیش کیا جاتا ہی۔ لوگوں سے داد پانے کے خیال کو تو مَیں نے دل میں آنے ہی نہیں دیا۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ مگر جو صاحب مترجم کو ملامت کریں کتاب کی ضخامت اور اِن مشکلات کے انبار پر نظر کریں آیت دو آیت نہیں بلکہ صفحے دو صفحے ورق دو ورق کا ترجمہ کرکے دیکھیں پھر بعد کو بات سو بات۔ ترجمے پر ہماری کوششوں کا خاتمہ نہیں ہوگیا اگر خدا کو منظور ہی اور حیاتِ مستعار باقی ہی تو ہم نے کلامِ الٰہی کی خدمت کے اَور مفید پیرائے بھی سوچ رکھّے ہیں اور میرے

[۱] یہ بھی مولانا کے شاگرد ہیں ۱۲۔

ایما سے مولوی حافظ محمد شاہجہانپوری نے محنتِ شاقہ اُٹھا کر اُس کا مواد بھی جمع کیا ہے صرف تکمیل اور ترتیب باقی ہے۔ واللہ الموفق والمستعان وعلیہ الثقۃ والتکلان

نمونے کے طور پر بعض مشکلات کی فہرست جو مترجم کو پیش آئیں

پارہ	سورت	آیت	ترجمہ	کیفیت اشکال
۱۶	طٰہٰ	حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ	اُن کی رسّیاں اور لاٹھیاں	ضمیروں کے لحاظ سے اس کا ترجمہ اُن کی رسّیاں اور اُن کی لاٹھیاں چاہیے تھا مگر محاورے کے لحاظ سے ایک ضمیر کا ترجمہ نہیں کیا گیا
〃	〃	لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا	تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے	اس میں لنا کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا۔
〃	〃	فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ	پھر دریا کا جیسا کچھ ریلا اُن پر آیا سو آیا	محاورے کے لحاظ سے ایک ہُم کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔
〃	〃	لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي	میری ڈاڑھی اور سر کے بال تو پکڑو نہیں۔	اس میں ی لابراسی کی یائے متکلم اور لا کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا
۱۷	انبیاء	وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنْذَرُونَ	اور بہروں کو ڈرایا جائے تو وہ سرے سے کسی کی پکار ہی نہیں سنتے	محاورے کے لحاظ سے اذا کا ترجمہ نہیں کیا گیا
〃	〃	لَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ	ابراہیم کو ہم نے شروع ہی سے فہمِ سلیم عطا کی تھی	اس میں رشدہ کی ضمیر کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا۔
〃	〃	أَجِئْتَنَا	کیا تو ہمارے پاس	محاورے کے لحاظ سے

پارہ	سورت	آیت	ترجمہ	کیفیت اشکال
۱۷	انبیاء	بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ	سچی بات لے کر آیا ہے یا دل لگی کرتا ہے	انت کا ترجمہ نہیں کیا گیا اور نہ من اللّٰعبین کا ترجمہ دل لگی کرنے والوں میں سے کیا گیا
〃	〃	عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ	آدمیوں کے سامنے	محاورے کے لحاظ سے اعین کا لفظی ترجمہ نہیں کیا گیا
۲۰	نمل	تُكِنُّ صُدُورُهُمْ	لوگوں کے دلوں میں مخفی ہیں	نسبتِ فاعلیت کو محاورے کے لحاظ سے بدلا ہے
〃	〃	وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ	اور جیسے جیسے کام تم (بُرے بھلے) سب لوگ کر رہے ہو اے پیغمبر تمہارا پروردگار اُن سے غافل نہیں۔	اس میں کاف کے مخاطب پیغمبر صاحب ہیں اور تعملون کے مخاطب سب لوگ اور ضمیر واحد اور جمع کا بھی فرق ہے۔ ہم نے سب باتوں کو نباہا ہے اگرچہ رعایتِ الفاظ کی وجہ سے عبارت کی عمدگی نہیں رہی اگر ربک کا ترجمہ فقط خدا کیا جاتا تو نہایت صاف رہتا یعنی لوگو! خدا تمہارے کردار سے بے خبر نہیں۔
〃	عنکبوت	مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ	جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے کارساز بنا رکھے ہیں	اس میں دوسری مثل کا ترجمہ اچھی طرح نہیں آ سکتا بعض جگہ ہم نے یا بھی ہے

پاره	سورت	آیت	ترجمه	کیفیت اشکال
۲۰	عنکبوت	کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ	اُن کی مثال کڑی کی سی ہی	
۲۱	عنکبوت	وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ	اور ہم یہ چند مثالیں لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے بیان فرماتے ہیں	اس میں نضربہا کی ضمیرہا کا ترجمہ اچھی طرح نہیں آسکتا۔
"	روم	وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ	مگر وہ لوگ (کفر وشرک کرکے) آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے	محاورے کے لحاظ سے ترجمے میں اوپر کا لفظ بڑھانا پڑا۔
"	"	فَاَقِمْ وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا	تو (اے پیغمبر) تم ایک (خدا) کے ہو کر (اس) کے (دین کی طرف اپنا رُخ کیے رہو	محاورے کے لحاظ سے لام کا ترجمہ طرف کیا گیا
"	سجدہ	اٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ هُدٰهَا	تو دنیا ہی میں ہر شخص کو (ایسی) سوجھ عنایت کرتے (کہ وہ سیدھے رستے آجاتا)	ہا کا ترجمہ محاورے کے لحاظ سے نہیں کیا گیا۔
"	احزاب	وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَکُمُ الّٰیِٔ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِکُمْ	اور نہ تم لوگوں کی بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر بیٹھتے ہو تمھاری ماں بنایا	اُمہات جمع ہی تو ماؤں ترجمہ کرنا چاہیئے تھا مگر مائیں بنایا اُردو کے محاورے میں اچھا نہیں اس لیے ماں بنایا ترجمہ کیا گیا
"	"	وَکَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ	اور خدا نے (اپنی مدد) سے مسلمانوں کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی	اس آیت میں لازم معنوں کے سوا لفظی معنے اچھے نہیں بنتے
۲۱	احزاب	لَاٰتَوْهَا	تو (یہ بے تامل) فساد برپا کرتے	اس کا لفظی ترجمہ کسی طرح اچھا نہیں ہوسکتا۔
"	"	وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا	اور اگر بھاگ کر بچ بھی گئے تو بس یہی نہ کہ دنیا میں چند روز (اور) رس بس لوگے	اس میں محاورے کے لحاظ سے تُمَتَّعُوْنَ کا ترجمہ صیغۂ مجہول کے ساتھ اچھا نہیں ہوسکتا اس لیے بصیغۂ معروف کیا گیا
"	"	قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُکُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِکُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِکُمْ رَحْمَةً	(اے پیغمبر (ان لوگوں سے) کہو کہ اگر خدا تمھارے ساتھ برائی (کرنی) چاہے تو کون ایسا (سورما) ہی جو تم کو اس کی پکڑ) سے بچا سکے یا تم پر (اپنا) فضل کرنا چاہے (تو کون اس کو روک سکتا ہی)	آخیر جملے کو ماقبل سے بے تعلق کرکے اس کی جزاء محذوف نکالنے کی ضرورت پڑی کیونکہ یعصمکم کے متعلق نہیں ہوسکتا اس لیے کہ واللہ یعصمک من الناس یعصمنی من الماء وغیرہ محاورے غالبًا کسی چیز کے ضرر سے بچانے کے موقع پر بولے گئے ہیں اور اس قسم کے محذوفات قرآن میں بکثرت ہیں
۲۲	فاطر	اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ	وہ چاہے تو تم (سب) کو زمین کے پردے سے اُٹھا) لے جائے۔	ایسے موقع پر حرفِ شرط اِنْ وغیرہ کا ترجمہ جائے محاورے میں اچھا نہیں رہتا۔
۲۸	تحریم	اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا	اپنی عصمت کو محفوظ رکھا	فرج کا ترجمہ تادُّباً عصمت کیا گیا۔

یہ چند مشکلیں جو واقع میں مشتے نمونہ از خروارے ہیں دوسرے مترجموں کو بھی پیش آئی ہیں اُنھوں نے کہیں ہمارے مطابق کہیں اپنے طور پر اُن کو رفع کیا ہی غرض مترجم اپنی زبان کی پابندی کی وجہ سے کچھ نہ کچھ تصرف کیے بدون اچھا ترجمہ کر نہیں سکتا +

ترجمہ مرتب ہو چکا اور چھپنے کی نوبت آئی تو میرا ارادہ ہوا کہ ترجمہ کسی صاحبِ مطبع کو دیدوں کہ وہ آپ ہی چھپوا لے اور آپ ہی نکاسی بھی کرلے کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ میرے یہاں نہ تو نکاسی ہی کا کوئی ذریعہ ہے اور نہ میں چھاپے خانے ہی کے دردِ سر کی برداشت کرسکتا ہوں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کسی صاحبِ مطبع نے اِس کی ہامی نہیں بھری آخر کار مجھ ہی کو چھپوانا اور مجھ ہی کو روپیہ لگانا پڑا۔ شروع شروع میں مجھے تردّد ہوا کہ ترجمۃ القرآن چھپواؤں تو کس قدر کاپیاں چھپواؤں کوئی رائے دیتا تھا آٹھ ہزار جلدیں چھپواؤ کوئی کہتا تھا چار ہزار مگر میں زیادہ تعداد کا گمان چھپواتے ہوئے ہچکچاتا اور خیال کرتا تھا کہ آٹھ ہزار جلدیں لے گا کون۔ لوگ پہلے ہی سے بدکے ہوئے ہیں نئے ترجمے سے بھنّائیں تو عجب نہیں چنانچہ میں نے خدا پر بھروسا کر کے پہلے ایڈیشن کی صرف چار ہزار جلدیں چھپوالیں لیکن میں خدا کے شکر سے کسی طرح عُہدہ برآ ہو نہیں سکتا کہ اُس نے میرے ترجمہ میں نہیں بلکہ اپنے کلامِ پاک کے ترجمے میں اِس قدر خیر و برکۃ اور توسیع دی اور اُس کو مقبولیۃ عام کا ایسا گراں بہا خلعت عنایت فرمایا کہ چھپتے کے ساتھ جس نے سُنا ہاتھوں ہاتھ منگایا اور جس نے دیکھا فوراً آنکھوں سے لگایا میرے ترجمۃ القرآن کے پہلے گھان کو چھپے ہوئے مُشکل سے بارہ برس ہوئے ہوں گے۔ حساب لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس قلیل عرصے میں اڑتالیس ہزار سے اوپر اوپر جلدیں چھپیں اور پینتیس ہزار سے اونچے اونچے اشاعۃ پاچکیں اور نہ معلوم میری آنکھوں کے سامنے اور کتنی چھپیں گی اور کتنی اشاعۃ پائیں گی کیونکہ لوگوں کی خواہش ابھی تک ویسی ہی تازہ بلکہ روز افزوں ہے۔ ہر طرف سے مانگ برابر چلی آرہی ہے اور فرمائشوں کا تار بندھا ہوا ہے نکاسی کی یہ کیفیت ہے کہ نہ تو اِس کے لیئے کوئی دوکان ہے نہ اخبار ہے۔ نہ اشتہاروں کی کثرۃ ہے نہ تبادلے کا دستور ہے نہ قیمت میں کبھی کچھ رعایۃ و تخفیف کی جاتی ہے۔ تاجروں کو کچھ کمیشن دی جاتی ہے مگر بڑے مضایقے کے ساتھ باوجود اِن تمام باتوں کے جو نکاسی کی سدِّ راہ ہیں ہر برس کی نکاسی کا اندازہ تین ہزار کے قریب تک پُونہچتا ہے اور یہ کچھ کم نکاسی نہیں ہے اور میں اِسی کو مقبولیۃ عام کی بڑی دلیل سمجھتا ہوں ۱۳۲۵ سنہ ہجری میں جو میرا ترجمۃ القرآن نظامی پریس دہلی میں چھپا تھا میں نے اُس کے دیباچے میں ایک نقشہ بھی لگادیا تھا جس سے میرے ترجمۃ القرآن کی تعدادِ طبع و تعدادِ نکاسی دونوں باتیں نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُس نقشے کو یہاں بھی نقل کردوں تاکہ لوگوں کو یقین ہوجائے کہ طبع اور نکاسی کی تعداد میں مبالغے کو ذرہ بھر بھی دخل نہیں دیا گیا۔

دفعہ	قرآن یا حمائل	نام مطبع	تعداد	تقطیع	نکاسی
۱	قرآن ترجمہ بین السطور	انصاری	للعہ ہزار	۲۲-۲۹ دوصفحہ	کل ہدیہ ہوگئے
۲	حمائل ترجمہ بین السطور	انصاری	للعہ ہزار	۱۰-۲۱ آٹھ صفحہ	کل ہدیہ ہوگئیں
۳	ایضاً	انصاری و فاروقی	سمہ ہزار	۱۸-۲۱ آٹھ صفحہ	سمہ ہدیہ ہوگئیں
۴	قرآن ترجمہ بین السطور	انصاری و فاروقی	للعہ ہزار	۲۲-۲۹ دوصفحہ	سمہ ہدیہ ہوئے
۵	قرآن ترجمہ بین السطور	لکھنؤ	للعہ ہزار	۲۲-۲۹ چوصفحہ	سب ہدیہ ہوگئے
۶	حمائل ترجمہ بالمقابل	نظامی دہلی	للعہ ہزار	۱۷-۲۷ آٹھ صفحہ	سب ہدیہ ہوگئیں
۷	قرآن ترجمہ بالمقابل	قاسمی دہلی	للعہ ہزار	۲۲-۲۹ چوصفحہ	اعہ ہدیہ ہوئے
۸	قرآن ترجمہ بین السطور	نظامی دہلی	اعہ ہزار	۲۲-۲۹ دوصفحہ	اعہ ہدیہ ہوگئے
۹	حمائل ترجمہ بین السطور	؍؍	للعہ ہزار	۱۸-۲۱ آٹھ صفحہ	سب ہدیہ ہوگئیں
۱۰	قرآن ترجمہ بین السطور	شمسی پریس دہلی	سمہ ہزار	۲۲-۲۹ چوصفحہ	شروع

اس نقشے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس گھان کے متعلق ہم یہ دیباچہ لکھ رہے ہیں سب سے پچھلا دسواں گھان ہے جو اپنی بعض خصوصیتوں کی وجہ سے سابق کے تمام گھانوں میں ممتاز ہے۔ یوں تو ہر مابعد کا گھان کسی نہ کسی نوعیتِ خاص کے لحاظ سے اپنے ماقبل کے گھان پر کھلا تفوق رکھتا ہے مگر یہ گھان اُن تمام خصائص کو جامع اور حاوی ہے جو سابق کے گھانوں میں فرداً فرداً پائے جاتے ہیں اسی وجہ سے ہم نے اس گھان کا نام **جامع المصاحف** رکھا اور اسی اعتبار سے ہم نے اس کو سابق کے تمام گھانوں سے ممتاز کیا۔ سب سے بڑی خصوصیت جس نے اس گھان کو سابق کے تمام گھانوں سے ممتاز کر دیا ہے یہ ہے کہ اس کے اوّل میں ترجمۃ القرآن کی ایک مبسوط اور مفصّل فرہنگ لگائی گئی ہے۔ یہ فرہنگ نہایت مفید اور ترجمہ پڑھنے والے کے لئے انتہا سے زیادہ کارآمد ہے۔ اس میں بلحاظِ حروفِ تہجی ترتیب وار اُردو کے اُن روزمرّہ اور محاورات خاص کی عام فہم تشریح کی گئی ہے جو زبانِ دہلی کے ساتھ مخصوص ہیں اور جن کو باہر کے باشندے آسانی کے ساتھ نہیں سمجھ سکتے۔ سچ یہ ہے کہ ترجمۃ القرآن میں ایک بڑی فروگذاشت تھی جس کو خدا نے اس وقت پورا کرنے کی توفیق عنایت فرمائی۔

اس گھان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر صفحہ کے متعلق جس قدر تفسیر یا فوائد قرآن کے حواشی پر درج ہیں خواہ وہ کتنے ہی طول طویل تھے اُسی صفحے میں بے کم و کاست ختم کر دیئے گئے ہیں۔ یعنی سابق کے تمام گھانوں میں سب جگہ نہیں بلکہ اول و آخر کے چند پاروں میں کہ مسائل و احکام کے مواقع یہی ہیں فوائد کی کثرت اور حاشیے میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ایک ایک صفحے کے فوائد کی طوالت تین تین چار چار صفحوں تک برابر چلی گئی ہے جس سے پڑھنے والے کی طبیعت ضرور ملول ہوتی ہے اس اڈیشن میں اس طرز کو قطعاً اڑا دیا گیا اور ہر صفحے کے فوائد بے اس کے کہ مسطر میں کچھ تغیر و تبدل کیا گیا ہو یا حواشی کو گھٹا بڑھا کر صفحے کو ناموزوں چھوڑا گیا ہو نہایت خوبی اور عمدگی سے اُسی صفحے میں ختم کر دیئے گئے ہیں اس گھان کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین قرآن کی مفصّل و مطوّل فہرست کے علاوہ ایک اور فہرست بھی لگائی گئی ہے جو قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں اور ترجمہ پڑھنے والوں دونوں کو یکساں مفید ہے اور جس سے پاروں سورتوں رکوعوں آیتوں کی تعداد فرداً فرداً اور جمعاً جمعاً نمایاں طور پر معلوم ہوتی ہے یعنی اس فہرست کا مطالعہ کرنے والا بے دھڑک بتا سکتا ہے کہ فلاں پارے یا سورۃ کی اتنے رکوع ہیں اتنی آیتیں ہیں اور فلاں پارہ فلاں صفحے سے اور فلاں سورۃ فلاں صفحے سے شروع ہوتی ہے۔ آخر میں میزان لگا کر یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ سارے قرآن میں اتنے پارے ہیں اتنی سورتیں ہیں اتنے رکوع ہیں اتنی آیتیں ہیں ان تمام امور کے علاوہ اس فہرست میں ایک نقشہ بھی دیا گیا ہے جس سے قرآن مجید کی سورتوں کی موجودہ ترتیب کے علاوہ ترتیبِ نزول کا سلسلہ بھی معلوم ہوتا ہے یعنی اس نقشے کا دیکھنے والا بتا سکتا ہے کہ قرآن کی کون سورۃ کس کے بعد نازل ہوئی مثلاً قرآن کی موجودہ ترتیب میں سب سے پہلے سورۃ فاتحہ پھر بقر پھر آلِ عمران پھر نسا، وغیرہ وغیرہ ہے اس نقشے کا دیکھنے والا بتا سکتا ہے کہ نزول کے اعتبار سے پہلا نمبر سورۂ علق کا ہے دوسرا نون کا تیسرا المزمّل کا چوتھا المدثّر کا وعلیٰ ہذا القیاس۔ الغرض یہ گھان اپنی نوعیتِ خاص میں انتہا درجہ کا دلچسپ انتہا درجہ کا مفید انتہا درجہ کا خوشنما اور اُن تمام گھانوں کا جامع ہے جو اس سے پہلے شائع ہو چکے ہیں فللہ الحمد۔

العبد المذنب المفتقر الی اللہ الصمد محمد نذیر احمد۔ وفقہ اللہ التزوّد لغد

مضامینِ قرآن مجید کی مفصّل فہرست

حصّۂ اوّل عقائد

باب (۱) اللہ جلّ شانہ کی ذات وصفات

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحہ ۱لہ	الحمد للہ تا یوم الدین
البقرہ ۳۱	الم تعلم ان اللہ علی " ولا نصیر
" ۱۴	ذالله " فیکون
" ۱۶	قل اتحاجوننا فی اللہ وھو ربنا وربکم
" ۱۹	الٰھکم الرحیم
" ۳۴	اللہ لا الٰہ " العظیم
ال عمران ۱	اللہ لا الٰہ " الحکیم
" ۳	قل اللھم مالک " حساب
النساء ۱۱	اللہ لا الٰہ حدیثا
الانعام ۲	قل لمن ما الحکیم الخبیر
" ۸	ثم ردوا " الحاسبین
" ۱۲ و ۱۳	ان اللہ فالق الخبیر
الاعراف ۲۰	قل یا ایھا الناس " یمیت
التوبہ ۱۶	فقل حسبی اللہ العظیم
یونس ۶	الا ان یتبعون
ہود ۱۰	وللہ غیب " تعملون
" علاوہ ۲	وان ربک ما

* اس باب میں اللہ تعالیٰ کی صفات او توحید کی آیتیں داخل کی گئی ہیں مگر بعض صفات جو مزید اہتمام کے لائق تھیں گو ضمناً یہاں بھی آچکی تھیں اُن کو پھر علیحدہ ذکر کیا تو اُن صفات کی آیتیں بالاصالہ تو وہیں مذکور رہوں گی اگرچہ بعض ضمناً یہاں بھی آگئیں پس کل صفات کی آیتیں جو اس فہرست میں درج ہیں ان سب بابوں کے ملانے سے پوری ہوں گی ۱۲

لہ ان ہندسوں سے سورت کے رکوع مراد ہیں ۲

سورت مع رکوع	آیت
الرعد ۲	واللہ یحکم تا الحساب
الحجر ۲	ولقد جعلنا " الوارثون
" ۴	نبئ " الالیم
النحل ۱۱	وللہ قدیر
بنی اسرائیل	قل الحمد للہ " تکبیرا
مریم ۴	وما نتنزل وما بینھما
طٰہٰ ۱	تنزیلا ممن خلق " الحسنیٰ
" ۲	ربنا الذی " شتی
" ۶	یعلم القیوم
" ۶	فتعالی اللہ الملک الحق
الحج ۸ و ۹	والذین ہاجروا لکفور
" ۱۰	ہو مولٰکم " النصیر
المؤمنون ۱	وما کنا عن الخلق غافلین
" ۵	وھو الذی والنہار
" ۵	قل لمن تذکرون
" ۶	افحسبتم الکریم
النور ۵	اللہ نور ابتدا رکوع تک
" ۶	الم تر " المصیر
الفرقان	تبارک " تقدیرا
" ۵	ذلکم " خبیرا
الشعراء ۵	رب العالمین یوم یبعثون
النمل ۲	الا یسجدوا العظیم
القصص	وربک تشکرون
" ۹	لا الٰہ ترجعون
العنکبوت	وما انتم " نصیر
الروم	لا یخلف اللہ وعدہ
" ۲	اللہ یبدؤا ترجعون
" ۳	ومن آیاتہ الحکیم
" ۴	اللہ الذی " یحییکم
لقمان ۳	للہ " خبیر
السجدۃ ۱	ذٰلک عالم " الافئدۃ
السبا ۱	الحمد للہ غفور
" ۲	وربک علی کل شیء حفیظ
" ۳	ولا ینفع العلیم

سورت مع رکوع	آیت
فاطر ۱	الحمد للہ تا الامور
یٰس ۵	فسبحان الذی " ترجعون
الصافات ۱	ان الٰھکم " المشارق
" ۵	سبحان ربک " یصفون
صٓ ۵	وما من " الغفار
الزمر ۱	ان اللہ الا ہو
" ۶	اللہ خالق الارض
" ۷	وما قدروا " یشرکون
المؤمن ۱	تنزیل الکتاب " المصیر
" ۲	ربہ العلی " العرش
" ۳	یعلم البصیر
" ۷	ھو الحی " العالمین
" ۷	ھو الذی " فیکون
حٰم السجدۃ ۵	لذو مغفرۃ الیم
" ۶	وما ربک بظلام للعبید
" ۶	اولم یکف بربک محیط
الشوریٰ ۱	تکاد السمٰوٰت " الرحیم
" ۱	فاللہ قدیر
" ۲	فاطر علیم
" ۲	وھو القوی العزیز
" ۳ و ۴	وللہ " نصیر
" ۵	للہ ملک حکیم
" ۵	الا الی اللہ تصیر الامور
زخرف ۷	قل ان کان یصفون
" ۷	ھو الذی " ترجعون
الدخان ۱	رحمۃ من ربک الاولین
الجاثیہ ۴	فللہ الحمد الحکیم
الفتح ۲	وللہ ملک رحیما
الذاریات ۳	وما خلقت المتین
النجم ۳	وانہ ھو اضحک " اقنیٰ
القمر ۳	ملیک مقتدر
الرحمٰن ۲	کل من علیہا شان
"	تبارک والاکرام
الحدید ۱	سبح الصدور

سورت مع رکوع	آیت
الحشر ۳	ھو اللہ الذی تا الحکیم
الجمعۃ ۱	یسبح " الحکیم
التغابن ۱	یسبح " الصدور
الطلاق ۲	اللہ الذی علما
الجن ۱	انہ تعالیٰ ولد
" ۲	عالم الغیب عددا
المزمل ۱	رب المشرق [illegible]
البروج ۱	ان بطش یرید
الاعلیٰ ۱	سبح اسم ربک الاعلیٰ " احوی
التین ۱	الیس اللہ باحکم الحاکمین
الاخلاص	قل ھو اللہ کفوا احد
الناس ۱	قل اعوذ برب " الٰہ الناس

باب (۲) علم

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وھو بکل شیء علیم
" ۴	انی اعلم تکتمون
" ۵	وما اللہ بغافل عما تعملون
" ۹	ان اللہ " یعلمون
" ۱۱	واللہ بصیر بما یعملون
" ۳۰	ان اللہ انفسکم
ال عمران ۱	ان اللہ السماء
" ۳	قل ان تخفوا " الارض
الانعام ۱	یعلم " تکسبون
" ۷	وعندہ مبین
" ۹	وسع ربی کل شیء علما
یونس ۷	وما تکون " مبین
ہود ۱	الا حین " مبین
" ۱۰	وللہ غیب " تعملون
رعد ۲	اللہ یعلم بالنہار
" ۶	یعلم ما تکسب کل نفس
الحجر ۲	ولقد " المستاخرین
النحل ۳	واللہ " تعلنون
الکہف ۴	لہ غیب " اسمع
طٰہٰ ۱	وان تجہر اخفی

سورت مع رکوع	آیت
طٰہٰ ٦	یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم
الحج ۹	الم تعلم تا لیسیر
النحل ٦	وان ربک 〃 مبین
لقمان ٣	ان اللہ علیم بذات الصدور
〃 ٤	ان اللہ عندہ 〃 خبیر
السبا ١	یعلم ما 〃 یعرج فیہا
〃 ١	قل بلیٰ 〃 مبین
فاطر ٢	وما تحمل 〃 لیسیر
〃 ۵	ان اللہ اعلم 〃 الصدور
المومن ١	ربنا 〃 علما
〃 ٢	یعلم 〃 البصیر
حٰم السجدة ٦	الیہ یرد 〃 بعلمہ
محمد ٢	واللہ یعلم متقلبکم ومثوٰکم
ق ١	قد علمنا 〃 منہم
〃 ٢	ولقد 〃 الورید
الحدید ١	یعلم 〃 بصیر
المجادلة ٢	الم تعلم 〃 علیم
التغابن ١	یعلم ما فی 〃 الصدور
الطلاق ٢	وان اللہ 〃 علما
الملک ١	واسروا 〃 الخبیر
الجن ٢	عالم الغیب 〃 عدوا

باب (١٣) حلم

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٣٠	وعلموا 〃 حلیم
یونس ٢	ولو یعجل 〃 احلیم فنذر
النحل ٨	ولو یؤاخذ 〃 مسمّٰی
الکہف ٨	وربک الغفور 〃 العذاب
الفاطر ۵	ولو یؤاخذ 〃 بصیرا

باب (١٤) عفو و مغفرت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٤	فتلقّٰی 〃 الرحیم
〃 ۹	وانا التواب الرحیم
〃 ٢٢	ان اللہ غفور رحیم
〃 ٢٣	علم اللہ 〃 عفا عنکم
آل عمران ٤	قل ان کنتم 〃 رحیم
النساء ٠	ان اللہ 〃 غفورا
〃 ٧	ولیقو 〃 لیشاء
〃 ١٦	ومن یعمل 〃 رحیما

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ٦	کتب تا رحیم
الرعد ١	وان ربک 〃 ظلمہم
الحجر ٤	نبئ 〃 الرحیم
طٰہٰ ٤	وانی لغفار لمن تاب
الاحزاب ۹	انا عرضنا 〃 رحیما
الزمر ٤	من جاء بالصدق 〃 عملوا
〃 ٦	قل یٰعبادی 〃 الرحیم
المومن ١	تنزیل الکتاب 〃 التوب
الشوریٰ ٣	وہو الذی 〃 السیاٰت
〃 ٤	ما اصابکم 〃 عن کثیر
النجم ٢	ان ربک واسع المغفرة

باب (۵) رافت و رحمت

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحة ١	الحمد 〃 الرحیم
البقرة ٤	فتلقّٰی 〃 الرحیم
〃 ١٣	واللہ یختص 〃 العظیم
〃 ١٧	وما کان 〃 رحیم
〃 ٢٣	واذا سالک 〃 دعان
〃 ٢۵	واللہ رءوف بالعباد
〃 ٣٣	ولولا 〃 العالمین
〃 ٤٠	لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
النساء ۵	ان اللہ کان بکم رحیما
〃 ٢١	بالفعل 〃 امنتم
الانعام ٢	کتب ربکم علی نفسہ الرحمة
〃 ١٨	فقل ربکم 〃 واسعة
الاعراف ١٩	ورحمتی وسعت کل شیٔ
ہود ٦	ان ربی قریب مجیب
〃 ۵	ان ربی رحیم ودود
یوسف ٧	نصیب 〃 المحسنین
〃 ١٠	ولا تایٔسوا 〃 الکافرون
〃 ١٠	ہو ارحم الراحمین
الرعد ٢	لہ معقبات 〃 بانفسہم
الحجر ٤	نبئ عبادی 〃 الرحیم
〃 ٤	ومن یقنط 〃 الضالون
النحل ٢	وان تعدوا 〃 رحیم
الکہف ١	واما الجدار 〃 من ربک
المومنون ٦	فاغفر لنا 〃 خیر الراحمین
الاحزاب ٦	ہو الذی 〃 رحیما

سورت مع رکوع	آیت
الصافات ٣	ولقد تا العظیم
ص ٤	ووہبنا 〃 رحمة منا
الزمر ٦	قل یٰعبادی 〃 الرحیم
المومن ١	ربنا وسعت 〃 سبیلک
〃 ٦	وقال ربکم ادعونی استجب لکم
الشوریٰ ٢	اللہ لطیف بعبادہ
〃 ٣	ویستجیب 〃 الحمید
الزخرف ٣	ولولا 〃 زخرفا
الحدید ١	ہو الذی 〃 رحیم

باب (٦) قدرت اور مِلک اور مُلک

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٢	ولو شاء اللہ 〃 قدیر
〃 ١٣	الم تعلم 〃 الارض
〃 ١٤	وللہ المشرق 〃 فیکون
〃 ١٨	اینما تکونوا 〃 قدیر
〃 ٢٠	ان القوة للہ جمیعا
〃 ٣٢	واللہ یؤتی 〃 علیم
〃 ٣٣	ولکن اللہ یفعل ما یرید
آل عمران ٣	اللہم مالک الملک 〃 حساب
المائدة ١٦	للہ ملک 〃 قدیر
الانعام ١	وہو اللہ 〃 العرض
〃 ٢	ولہ ما سکن 〃 النہار
ہود ۵	ما من دابة 〃 بناصیتہا
〃 ۹	ان ربک فعال لما یرید
یوسف ٣	واللہ غالب علی امرہ
〃 ۵	ان الحکم الا للہ
الرعد ٢	وہو شدید المحال
النحل ۵	انما قولنا 〃 فیکون
مریم ٤	لہ ما بین 〃 ذلک
طٰہٰ ١	لہ ما فی 〃 الثریٰ
〃 ٦	فتعالی اللہ الملک الحق
الحج ٨	ذلک بان 〃 بصیر
الروم ٣	ومن ایٰتہ ان تقوم 〃 العزیز الحکیم
السجدة ٣	اولم یہد لہم 〃 یبصرون
فاطر ٣	ان یشا 〃 بعزیز
〃 ۵	ان اللہ یمسک 〃 من بعدہ
یٰس ۵	الذی جعل لکم 〃 ترجعون
الصافات ١	رب 〃 المشارق

سورت مع رکوع	آیت
ص ۵	اللہ الواحد تا العزیز الغفار
الزخرف ٧	وہو الذی فی السماء 〃 ترجعون
الفتح ١	وللہ جنود 〃 حکیما
ق ٣	ولقد خلقنا 〃 لغوب
القمر ٣	وما امرنا 〃 بالبصر
〃 ٣	ان المتقین 〃 مقتدر
التغابن ١	لہ الملک 〃 قدیر
الطلاق ٢	اللہ الذی 〃 قدیر
الملک ١	تبارک 〃 للشیاطین
المدثر ١	وما یعلم جنود ربک الا ہو
الناس ١	ملک الناس

باب (٧) خالقیت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٣	کیف تکفرون 〃 سمٰوات
〃 ١٤	بدیع السمٰوات 〃 فیکون
آل عمران ١	ہو الذی 〃 یشاء
〃 ۵	قال کذلک اللہ 〃 فیکون
النساء ١	یٰایہا الناس 〃 ونساء
الانعام ١	ہو الذی خلقکم من طین
〃 ١٢ و ١٣	ان اللہ فالق، خالق کل شیٔ
یونس ١	ان ربکم 〃 ایام
〃 ١	انہ یبدؤا الخلق ثم یعیدہ
الحجر ٢	ولقد جعلنا 〃 الوارثون
〃 ۹	ان ربک ہو الخلاق العلیم
النحل ١	خلق السمٰوات 〃 لا تعلمون
المومنون ١	ولقد خلقنا 〃 بطونہا
النور ٦	واللہ خلق 〃 قدیر
الفرقان	وخلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا
العنکبوت ٢	اولم یروا 〃 قدیر
الروم ٦	اللہ الذی 〃 القدیر
السجدة ١	الذی احسن 〃 الافئدة
یٰس ۵	قل یحییہا 〃 ترجعون
الصافات ١	انا زینا 〃 مارد
〃 ٣	واللہ خلقکم وما تعملون
الزمر ١	خلق السمٰوات 〃 ثلاث
الشوریٰ ٢	جعل لکم 〃 یذرؤکم فیہ
〃 ۵	یخلق ما 〃 قدیر
ق ٣	ولقد خلقنا 〃 لغوب

سورت مع رکوع	آیت
الذاریات ۲	والسماء تا زوجین
التغابن ۱	خلق 〃 صورکم
الملک ۱	الذی خلق 〃 للشیاطین

باب (۸) ربوبیت و رزاقیت

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحہ ۱	الحمد للہ رب العالمین
الانعام ۲	وہو یطعم ولا یطعم
ہود ۱	ومامن دابۃ 〃 رزقہا
الرعد ۲	قل من رب 〃 اللہ
الحجر ۲	وانبتنا 〃 بخازنین
بنی اسرائیل ۲	کلا نمد 〃 محظورا
مریم ۴	رب السموات والارض ومابینہما
النور ۵	واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب
الشعراء ۵	الذی 〃 یشفین
العنکبوت ۶	وکاین من 〃 العلیم
〃 ۶	اللہ یبسط 〃 علیم
الروم ۴	اللہ الذی 〃 رزقکم
السبا ۳	قل من یرزقکم 〃 اللہ
المؤمن ۲	وینزل لکم من السماء رزقا
الشوری ۲	اللہ لطیف 〃 العزیز
الذاریات ۱	وفی السماء رزقکم وما توعدون
〃 ۳	ان اللہ 〃 المتین
الجمعہ ۲	واللہ خیر الرازقین
القریش ۱	لایلاف 〃 جوع

باب (۹) غنا

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۱۴	وقالوا اتخذ اللہ 〃 قانتون
〃 ۲۶	واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب
〃 ۳۲	واللہ یؤتی 〃 علیم
〃 ۳۷	واعلموا 〃 حمید
آل عمران ۱۰	ومن کفر 〃 العالمین
النساء ۱۹	وان تکفروا 〃 حمیدا
الانعام ۱۶	وربک 〃 قوما آخرین
التوبہ ۶	ویستبدل 〃 قدیر
ابراہیم ۲	ان تکفروا 〃 حمید
الحجر ۲	وان من 〃 معلوم
العنکبوت ۱	ومن جاہد 〃 العالمین
الفاطر ۳	یا ایہا الناس انتم 〃 جدید

سورت مع رکوع	آیت
الزمر ۱	ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم
المؤمن ۱	ذی الطول
الشوری ۲	لہ مقالید تا یقدر
النجم ۱	وانہ ہو اغنی واقنی
الحدید ۳	ومن یتول 〃 الحمید

باب (۱۰) قدردانی اور عدل

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۱۷	وماکان 〃 رحیم
〃 ۱۸	فاذکرونی اذکرکم
〃 ۱۹	ولا تقولوا 〃 تشعرون
〃 ۱۹	ان الصفا 〃 شاکر علیم
〃 ۳۲	من ذا الذی 〃 کثیرة
〃 ۳۶	مثل الذین 〃 علیم
النساء ۶	ان اللہ لا 〃 عظیما
〃 ۲۱	مایفعل 〃 علیما
〃 ۲۴	فاما الذین 〃 فضلہ
الانعام ۲۰	من جاء بالحسنۃ 〃 لایظلمون
یونس ۳	للذین احسنوا 〃 بمثلہا
النحل ۱۳	من عمل صالحا 〃 یعملون
الکہف ۴	انا لا نضیع اجر من احسن عملا
الانبیاء ۷	فمن یعمل 〃 کاتبون
النور ۵	لیجزیہم 〃 فضلہ
القصص ۹	من جاء بالحسنۃ 〃 یعملون
العنکبوت ۷	والذین آمنوا 〃 یعملون
السبا ۵	من آمن 〃 عملوا
الفاطر ۴	ان الذین 〃 شکور
الصافات ۲	وما تجزون 〃 الا ما کنتم تعملون
الزمر ۴	ذلک جزاء 〃 یعملون
حم السجدة ۶	وما ربک بظلام للعبید
الشوری ۳	ومن یقترف 〃 شکور
〃 ۳	ویستجیب 〃 فضلہ
الحدید ۲	من ذا الذی 〃 کریم
التغابن ۲	ان تقرضوا 〃 الحکیم

باب (۱۱) مسئلہ تقدیر

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۱	ان الذین کفروا 〃 غشاوة
〃 ۳	ان اللہ 〃 خاسرون
〃 ۱۲	وما ہم بضارین 〃 باذن اللہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۱۷	یہدی تا مستقیم
〃 ۳۳	ولو شاء 〃 یرید
آل عمران ۳	تؤتی الملک 〃 حساب
〃 ۱۵	وماکان 〃 مؤجلا
〃 ۱۶	قل ان الامر 〃 مضاجعہم
النساء ۱۱	ان تصبہم 〃 فمن اللہ
الانعام ۱	ہو الذی 〃 عندہ
〃 ۲	وان یمسسک 〃 قدیر
〃 ۳	ومنہم 〃 لایؤمنوا بہا
〃 ۴	ولو شاء اللہ 〃 مستقیم
〃 ۷	ہو الذی 〃 اجل مسمی
〃 ۱۵	فمن یرد 〃 لایؤمنون
الانعام ۱۸	سیقول الذین 〃 اجمعین
الاعراف ۴	فمن اظلم 〃 کافرین
〃 ۲۲	من یہد اللہ 〃 لایسمعون
〃 ۲۳	من یضلل 〃 یعمہون
الانفال ۲	فلم تقتلوہم 〃 حسنا
〃 ۳	ولو علم 〃 معرضون
〃 ۳	واعلموا 〃 قلبہ
〃 ۵	اذ انتم بالعدوة الدنیا 〃 مفعولا
〃 ۸	ہو الذی ایدک 〃 حکیم
التوبہ ۱۲	وطبع 〃 لایعلمون
یونس ۱	ان ربکم 〃 یدبر الامر
〃 ۵	ومنہم من یستمع 〃 یظلمون
〃 ۵	قل لا املک 〃 یستقدمون
〃 ۱۰	ان الذین حقت 〃 لایعقلون
ہود ۱	کل فی کتاب مبین
〃 ۳	ولا ینفعکم 〃 یغویکم
〃 ۱۰	ولو شاء 〃 واحدة
یوسف ۹	نرفع درجات من نشاء
الرعد ۲	وکل شئی عندہ بمقدار
〃 ۳	اللہ یبسط 〃 یقدر
〃 ۴	ولو ان قرآنا 〃 الناس جمیعا
〃 ۶	لکل اجل 〃 لامعقب لحکمہ
ابراہیم ۴	یثبت 〃 مایشاء
الحجر ۱	ما اہلکنا 〃 یستاخرون
النحل ۱	ولو شاء لہداکم اجمعین
〃 ۱۰	واللہ فضل 〃 الرزق

سورت مع رکوع	آیت
النحل ۱۳	ویشاء تا یشاء
〃 ۱۴	من کفر باللہ 〃 الغافلون
بنی اسرائیل ۲	وکل انسان 〃 عنقہ
〃 ۲	واذا اردنا 〃 تدمیرا
〃 ۵	واذا قرات 〃 وقرا
الکہف ۲	من یہد اللہ 〃 مرشدا
〃 ۴	مالہم من دونہ 〃 احدا
〃 ۴	ولا تطع من 〃 ذکرنا
〃 ۸	ومن اظلم 〃 ابدا
مریم ۴	وما نتنزل 〃 مابینہما
〃 ۶	الم تر انا 〃 ازا
الحج ۲	وکذلک انزلناہ 〃 یرید
〃 ۲	ومن یہن 〃 یشاء
المؤمنون ۳	ماتسبق 〃 یستاخرون
النور ۵	یہدی اللہ 〃 من نور
〃 ۶	الم تر 〃 النہار
الشعراء ۵	الذی خلقنی 〃 یحیین
〃 ۱۱	ولو نزلناہ 〃 منظرون
النمل ۱	ان الذین 〃 یعمہون
〃 ۶	ومامن غائبۃ 〃 مبین
القصص ۷	وربک یخلق 〃 عما یشرکون
الروم ۴	فمن یہدی من اضل اللہ
〃 ۴	واذا اذقنا 〃 یقدر
السجدة ۱	یدبر الامر من السماء الی الارض
〃 ۲	ولو تری اذ المجرمون 〃 تعملون
السبا ۱	ولا اصغر 〃 مبین
الفاطر ۱	مایفتح 〃 الا ہو
〃 ۲	ومایعمر 〃 کتاب
یٰس ۱	لقد حق 〃 تنذرہم لایؤمنون
〃 ۱	وکل شئی 〃 مبین
الزمر ۳	ذلک ہدی 〃 ہاد
〃 ۴	من یضلل 〃 مضل
المؤمن ۷	ہو الذی خلقکم 〃 فیکون
حم السجدة ۳	وقیضنا 〃 وما خلفہم
〃 ۶	وما تخرج 〃 بعلمہ
الشوری ۱	ولو شاء 〃 رحمتہ
〃 ۲	اللہ یجتبی 〃 ینیب
〃 ۵	وللہ ملک 〃 قدیر

سورت مع رکوع	آیت
الزخرف ۳	نحن قسمنا تا سخریا
الجاثیة ۳	افرأیت 〃 بعدالله
الحجرات ۱	یاایها الذین آمنوا ان جاءکم 〃 العصیان
النجم ۳	افرأیت الذی 〃 غشٰی
القمر ۳	اناکل 〃 بالبصر
〃 ۳	وکل صغیر وکبیر مستطر
الحدید ۳	مااصاب 〃 یسیر
التغابن ۲	مااصاب 〃 باذن الله
المدثر ۲	انه تذکرة 〃 الله
الدهر ۲	ان هذه 〃 رحمة
النبأ ۱	وکل شیء احصینه کتاباً
القریش ۱	لایلاف 〃 خوف

باب (۱۲) احسانات الٰہی

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۳	یاایها الناس 〃 رزقا لکم
〃 〃	کیف 〃 اموات
〃 ۶	یابنی اسرائیل 〃 العالمین
〃 ۶ و ۷	واذ نجینٰکم 〃 ماسالتم
〃 ۳۴	الله ولی الذین 〃 النور
آل عمران ۱۱	واذکروا 〃 تهتدون
〃 ۱۷	لقد من 〃 مبین
المائدة ۱	حرمت 〃 دینا
〃 ۲	یاایها الذین آمنوا 〃 تشکرون
〃 ۲	یاایها الذین آمنوا اذکروا 〃 عنکم
الانعام ۱۷	وهوالذی 〃 فرشا
الاعراف ۱	ولقد مکنٰکم 〃 الصاغرین
〃 ۳	یابنی آدم 〃 ریشا
〃 ۴	قل من 〃 الرزق
الانفال ۲	اذ تستغیثون 〃 بنان
〃 ۳	واذکروا 〃 تشکرون
〃 ۸	هوالذی 〃 مبینهم
یونس ۱	هوالذی 〃 والحساب
〃 ۳	هوالذی 〃 والبحر
〃 〃	یاایها الناس 〃 یشکرون
هود ۶	هوانشأکم 〃 مجیب
ابراهیم ۵	الله الذی خلق 〃 کفار
النحل ۱	والانعام خلقها 〃 تعلمون

سورت مع رکوع	آیت
النحل ۲	هوالذی تا لغفور رحیم
〃 ۷	ومابکم 〃 یشرکون
〃 ۸	والله انزل 〃 للناس
〃 ۱۰	والله جعل لکم 〃 من الطیبٰت
〃 ۱۱	والله اخرجکم 〃 تشکرون
〃 ۱۱	والله جعل لکم 〃 تسلمون
〃 ۱۲	ونزلنا 〃 للمسلمین
بنی اسرائیل ۷	ربکم الذی 〃 رحیما
〃 〃	ولقد کرمنا 〃 تفضیلاً
الحج ۸ و ۹	الم تر ان الله 〃 لکفور
〃 ۱۰	هواجتبٰکم 〃 قبل
المؤمنون ۱	ولقد خلقنا فوقکم 〃 تحملون
الفرقان ۵	وهوالذی 〃 کفورا
〃 ۵	وهوالذی خلق 〃 صهرا
النحل ۹	وان ربک 〃 یشکرون
القصص ۷	ومن رحمته 〃 تشکرون
العنکبوت ۷	اولم یروا انا 〃 من حولهم
لقمان ۳	الم تروا ان 〃 باطنة
〃 ۴	الم تر ان الفلک 〃 بنعمة الله
السجدة ۱	وجعل لکم 〃 تشکرون
〃 ۳	اولم یروا انا نسوق 〃 انفسهم
الفاطر ۱	یاایها الناس اذکروا 〃 والارض
〃 ۲	ومن کل تاکلون 〃 تشکرون
〃 ۵	هوالذی 〃 الارض
〃 ۵	ان الله 〃 غفورا
یٰس ۳	احیینٰها 〃 لایعلمون
〃 ۳	وآیة لهم انا 〃 حین
〃 ۵	اولم یروا 〃 یشکرون
الزمر ۱	خلق 〃 یرضه لکم
المؤمن ۷	الله الذی 〃 رب العالمین
〃 ۹	الله الذی جعل 〃 آیاته
الشوریٰ ۴	وما اصابکم 〃 بما کسبوا
الزخرف ۱	الله الذی جعل لکم 〃 مقرنین
الجاثیة ۲	الله الذی
الفتح ۱	هوالذی 〃 ایمانهم
〃 ۳	وعدکم الله 〃 بها
الرحمٰن ۱	الرحمٰن علم 〃 کالاعلام 〃 تکذبان
الواقعة ۲	افرأیتم ماتمنون 〃 للمقوین
الحدید ۳	وانزلنا 〃 للناس
الجمعة ۱	هوالذی 〃 مبین

سورت مع رکوع	آیت
الملک ۱	ولقد زینا تا للشیاطین
〃 ۲	هوالذی جعل 〃 رزقه
〃 ۲	هوالذی انشأ 〃 فی الارض
الحاقة ۱	انا لما 〃 الجاریة
الدهر ۱	هل اتٰی 〃 بصیرا
المرسلات ۱	الم نخلقکم 〃 فراتا
النبأ ۱	الم نجعل الارض 〃 الفافا
النازعات ۱	رفع سمکها 〃 لانعامکم
عبس ۱	فلینظر 〃 لانعامکم
الانفطار ۱	یاایها الانسان 〃 رکبک
البلد ۱	الم نجعل 〃 المیمنة
التین ۱	لقد 〃 تقویم
العلق ۱	الذی خلق 〃 لم یعلم
القریش ۱	لایلاف 〃 خوف

باب (۱۳) بندوں کی جانچ اور اُن کو نصیحت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۱۷	وماجعلنا القبلة 〃 عقبیه
〃 ۱۹	ولنبلونکم 〃 الصابرین
آل عمران ۱۴	ولیعلم الله 〃 الصابرین
〃 ۱۶	ثم 〃 لیبتلیکم
〃 ۱۸	ولایحسبن 〃 الطیب
〃 ۱۹	لتبلون 〃 الامور
المائدة ۷	ولوشاء الله 〃 الحکم
الانعام ۵	ولقد ارسلنا 〃 مبلسون
〃 ۶	وکذلک 〃 من بیننا
〃 ۲۰	هوالذی 〃 فیما اٰتٰکم
الاعراف ۱۲	ومآ ارسلنا 〃 لایشعرون
〃 ۱۲	ولقد اخذنا 〃 والدم
〃 ۲۱	اذ تأتیهم 〃 نبلوهم
〃 ۲۱	وبلونٰهم 〃 یرجعون
〃 ۲۳	والذین کذبوا 〃 متین
التوبة ۲	ام حسبتم 〃 ولیجة
یونس ۲	فنذر 〃 یعمهون
الرعد ۵	ولقد استهزئ 〃 اخذتهم
بنی اسرائیل ۶	وماجعلنا 〃 القرآن
طٰه ۸	ولاتمدن 〃 فیه
الانبیاء ۳	ونبلوکم بالشر والخیر فتنة

سورت مع رکوع	آیت
الانبیاء ۷	وان ادری لعله فتنة لکم
الحج ۶	وکاین تا اخذتها
المؤمنون ۴	فذرهم 〃 لایشعرون
〃 ۴	ولقد 〃 فمااستکانوا
الفرقان ۲	وجعلنا بعضکم 〃 اتصبرون
النمل ۳	فلما 〃 ام اکفر
العنکبوت ۱	احسب الناس 〃 الکاذبین
الروم ۵	ظهر الفساد 〃 یرجعون
السجدة ۲	ولنذیقنهم 〃 لعلهم یرجعون
الصافات ۳	قال یابنی انی اریٰ 〃 المبین
الزخرف ۷	فذرهم 〃 یوعدون
محمد ۱	ولویشاء الله 〃 ببعض
〃 ۴	ولنبلونکم 〃 اخبارکم
الجن ۱	وان لواستقاموا 〃 فیه
الطارق ۱	انهم 〃 رویدا
الفجر ۱	فاماالانسان 〃 اهانن

باب (۱۴) خدا کی ہستی اور اُس کی وحدانیت کے دلائل

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲۰	ان فی خلق 〃 یعقلون
〃 ۳۵	الم تر 〃 کفر
آل عمران ۲	شهدالله 〃 واولوا العلم
الانعام ۱	الحمدلله 〃 یعدلون
〃 ۲	قل اغیرالله 〃 الخبیر
〃 ۴	قل ارءیتکم 〃 تشرکون
〃 ۸	قل من ینجیکم 〃 تشرکون
الانعام ۹	انی وجهت 〃 الارض
〃 ۱۲	ان الله فالق 〃 یؤمنون
الاعراف ۷	ان ربکم 〃 بامره
〃 ۷	وهوالذی 〃 یشکرون
〃 ۲۳	اولم ینظروا 〃 یؤمنون
یونس ۱	ان ربکم 〃 یتقون
〃 ۳	هوالذی یسیرکم 〃 بغیر الحق
〃 ۴	قل من یرزقکم 〃 تصرفون
〃 ۷	هوالذی 〃 یسمعون
〃 ۱۰	قل انظروا 〃 یؤمنون
یوسف ۱۲	وکاین 〃 معرضون
الرعد ۱	الله الذی 〃 یعقلون

سورت مع رکوع	آیت
الرعد ۲	ھوالذی تا المحال
ابراہیم ۵	اللہ الذی ، کفار
النحل ۲	ھوالذی انزل ، تذکرون
، ۷	ولہ مافی السموات ، یشرکون
، ۸ و ۹	واللہ نزل ، قدیر
، ۱۰	واللہ فضل ، یجحدون
، ۱۰	واللہ جعل ، لاتعلمون
، ۱۱	واللہ اخرجکم ، الکافرون
بنی اسرائیل ۲	وجعلنا اللیل ، تفصیلا
، ۵	قل لوکان معہ ، سبیلا
، ۷	ربکم الذی یزجی ، کفورا
الکہف ۱	ام حسبت ، عجبا
طٰہٰ ۲	الذی جعل لکم ، النہی
الانبیاء ۲	لوکان فیہما ، فاعبدون
، ۳	اولم یر الذین کفروا ، یسبحون
المؤمنون ۵	وھوالذی انشأکم ، افلا تعقلون
، ۵	قل لمن الارض ، تسحرون
، ۵	مااتخذ اللہ ، یشرکون
النور ۶	الم تر ان اللہ ، مستقیم
الفرقان	الم تر الی ربک ، ربک قدیرا
، ۶	تبارک الذی ، شکورا
الشعراء ۱	اولم یروا ، مؤمنین
، ۲	قال فرعون وما ، تعقلون
النمل ۵	ءالہ خیر ، ایان یبعثون
، ۷	الم یروا انا جعلنا ، یؤمنون
العنکبوت ۴	خلق اللہ ، لآیۃ للمؤمنین
، ۶	ولئن سالتہم من خلق ، لایعقلون
الروم ۳	ومن آیاتہ ان خلقکم ، بامرہ
، ۴	واذامس الناس ، بہ یشرکون
، ۴	اولم ، یؤمنون
، ۵	ومن آیاتہ ، فضلہ
، ۵	اللہ الذی یرسل ، لمبلسین
، ۶	اللہ الذی خلقکم ، یشاء
لقمان ۱	خلق السموات ، من دونہ
، ۳	ولئن سالتہم ، الحمد للہ
، ۳	الم تر ان اللہ ، العلی الکبیر
، ۴	الم تر ، کفور
السجدۃ ۳	اولم ، یبصرون
الفاطر ۲	واللہ خلقکم ، قطمیر

سورت مع رکوع	آیت
الفاطر ۴	الم تر ان اللہ تا کذلک
یٰس ۳	وآیۃ لہم الارض ، الاحین
الزمر ۱	لواراد اللہ ، تعرفون
، ۲	الم تر ان اللہ ، لاولی الالباب
، ۵	اللہ یتوفی الانفس ، یتفکرون
المؤمن ۷	اللہ الذی جعل لکم اللیل ، رب العالمین
، ۷	ھوالذی خلقکم ، فیکون
، ۹	اللہ الذی ، تنکرون
حٰم السجدہ ۵	ومن آیاتہ ، القمر
الشوریٰ ۳	ومن آیتہ ، دابۃ
، ۴	ومن آیتہ ، الشکور
الزخرف ۱	ولئن سالتہم ، مقرنین
، ۷	ولئن سالتہم ، یؤفکون
الجاثیۃ ۱	ان فی السموات ، یعقلون
، ۲	اللہ الذی ، یتفکرون
قٓ ۱	افلم ینظروا ، میتا
الذاریات ۱	وفی الارض ، تبصرون
الواقعۃ ۲	نحن خلقنا ، الخالقون
، ۲	افرأیتم ما ، الزارعون
، ۲	افرأیتم الماء ، المنزلون
، ۲	افرأیتم النار ، المنشئون
الملک ۱	تبارک الذی ، للشیاطین
، ۲	اولم یروا ، بصیر
، ۲	ھوالذی انشأ ، فی الارض
المرسلات ۱	الم نخلقکم ، فراتا
الغاشیۃ ۱	افلا ینظرون ، سطحت

باب (۱۵) اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں

سورت مع رکوع	آیت
المائدۃ ۱۰	ما المسیح ، السمیع العلیم
الانعام ۴	قل ارأیتکم ، تشرکون
، ۵	قل ارأیتم ان اخذ ، یصدفون
، ۹	قل اندعو ، ولایضرنا
، ۹	اذ قال لابیہ ، والارض
، ۱۲	وجعلوا ، وخلقہم
الاعراف ۲۳	ایشرکون ، فلا تنظرون
، ۲۴	والذین تدعون ، لایبصرون

سورت مع رکوع	آیت
یونس ۴	قل من یرزقکم تا یفعلون
، ۷	الا ان للہ ، یخرصون
ہود ۹	فما اغنت ، تتبیب
یوسف ۵	یاصاحبی ، للہ
الرعد ۲	والذین یدعون ، القہار
، ۵	افمن ہو ، القول
النحل ۲	افمن یخلق ، افلا تذکرون
، ۲	والذین یدعون ، یبعثون
، ۱۰	ضرب اللہ مثلا عبدا ، مستقیم
بنی اسرائیل	قل ادعوا ، عذابہ
الکہف ۲	ہؤلاء ، کذبا
، ۷	مااشہدتہم ، عضدا
مریم ۳	اذ قال لابیہ ، شیئا
الانبیاء ۲	ام اتخذوا ، ینشرون
، ۴	ام لہم ، یصحبون
، ۵	افتعبدون من دون اللہ ، تعقلون
الحج ۲	ومن الناس ، العشیر
، ۱۰	یاایہا الناس ضرب مثل ، المطلوب
الفرقان ۱	واتخذوا من دونہ ، نشورا
النمل ۵	قل لایعلم ، یبعثون
القصص ۷	قل ارأیتم ان جعل اللہ علیکم اللیل ، افلا تبصرون
الروم ۴	اللہ الذی خلقکم ، یشرکون
لقمان ۱	ہذا خلق اللہ ، مبین
السبا ۳	قل ادعوا الذین ، ظہیر
الفاطر ۲	والذین تدعون ، استجابوا لکم
، ۵	قل ارأیتم شرکاءکم ، غرورا
یٰس ۲	ءاتخذ ، لاینقذون
، ۵	لایستطیعون ، محضرون
الزمر ۴	ولئن سالتہم ، قل حسبی اللہ
الاحقاف ۱	قل ارأیتم ، غافلون
الملک ۲	قل ارأیتم ان اصبح ، معین

حصۂ دوم آنحضرت اور آپ کے معاصرین

باب ۱ آپ کا خلق حیا توکل

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۷	فبما رحمۃ تا وشاورہم فی الامر
المائدۃ ۳	یااہل الکتاب ، کثیر
التوبۃ ۶	الا تنصروہ ، معنا
، ۸	ومنہم الذین ، منکم
، ۱۶	لقد جاءکم ، علیہ توکلت
الانبیاء ۷	وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین
الشعراء ۱	لعلک باخع ، خاضعین
الاحزاب ۷	لاتدخلوا ، منکم
الفاطر ۲	فلا تذہب ، حسرات
القلم ۱	وانک لعلی خلق عظیم

باب (۲) آپ کا انکسار اور تدین

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۵	وما محمد ، علی اعقابکم
، ۱۶	وما کان لنبی ان یغل
الانعام ۴	وان کان کبر ، الجاہلین
، ۵	قل لا اقول ، الیّ
، ۷	قل انی نہیت ، الاہو
الاعراف ۲۳	یسئلونک ، یؤمنون
یونس ۵	قل لا املک ، اللہ
الحجر ۶	لاتمدن ، للمؤمنین
الانبیاء ۷	وان ادری اقریب ، الی حین
الاحزاب ۸	یسئلک الناس ، قریبا
الاحقاف ۱	وما ادری ، مبین
الجن ۲	قل انی ، ورسالاتہ
، ۲	قل ان ادری ، من رسول

باب (۳) آپ کا لوگوں سے بے غرض رہنا

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	قل لااسئلکم ، للعالمین
یوسف ۱۱	وما اکثر الناس ، للعالمین
المؤمنون ۴	ام تسئلہم خرجا
الفرقان ۵	قل مااسئلکم ، سبیلا
السبا ۶	فماسالتکم ، علی اللہ
صٓ ۵	قل مااسئلکم ، المتکلفین

سورت مع رکوع	آیت
الشوریٰ ۳	قل لااسئلکم تا القربیٰ
الطور ۲	ام تسئلھم ،، مثقلون

باب (۴) آپ کا اور آپ کے اقارب کا مکلف بہ شرع ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۷	ولئن اتبعت ،، الظالمین
النساء ۱۱	فقاتل ،، نفسک
المائدۃ ۱۰	یاایہا الرسول ،، من الناس
الانعام ۲	قل انی امرت ،، عظیم
الاعراف ۲۴	واذکر ،، الغافلین
التوبۃ ۱۴	ماکان للنبی ،، الجحیم
یونس ۱۰	فان کنت ،، الخاسرین
،، ،،	وامرت ،، یحکم اللہ
ہود ۱۰	فاستقم ،، المحسنین
،، ۱۰	فاعبدہ ،، تعملون
بنی اسرائیل	ولا ،، نصیر
،، ۵	اقم الصلوٰۃ ،، نافلۃ لک
مریم ۴	رب السمٰوات ،، للعبادۃ
طٰہٰ ۸	فاصبر ،، علیہا
الشعراء ۱۱	فلاتدع ،، من المومنین
العنکبوت ۵	اتل ما ،، الصلوٰۃ
الروم ۵	فاقم وجہک للدین القیم
الاحزاب ۴	یاایہا النبی ،، خیرا
الاحزاب ۶	لایحل لک ،، یمینک
الزمر ۷	ولقد اوحی ،، الشاکرین
الشوریٰ ۲	فاستقم ،، بینکم
الطور ۲	واصبر لحکم ،، النجوم
المزمل ۱	یاایہا المزمل ،، جمیلا
المدثر ۱	یاایہا المدثر ،، فاصبر
الدہر ۲	انا نحن ،، طویلا
الانشراح ۱	الم نشرح لک ،، فارغب
الکوثر ۱	انا اعطینٰک ،، وانحر
النصر ۱	اذا جاء ،، استغفرہ

باب (۵) آپ کے زلات اور اس پر فرمان الٰہی ※

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۳	لیس لک ،، اویعذبہم
النساء ۱۶	انا انزلنا ،، اثیما

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ۹	ماکان للنبی تا وتقوا اللہ
التوبۃ ۷	عفا اللہ ،، الکاذبین
،، ۱۱	ولاتصل ،، قبرہ
النحل ۱۶	وان عاقبتم ،، الصابرین
الاحزاب ۵	واذ تقول للذی ،، ان تخشاہ
التحریم ۱	یاایہا النبی ،، ابکارا
عبس ۱	عبس ،، تلہّٰی

باب (۶) خدای تعالےٰ نے جب پیغمبر صاحب کو مخاطب قرار دے کر جو ارشاد فرمایا[1]

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۴	انا ارسلناک ،، نصیرا
،، ۱۷	قد نریٰ ،، الحرام
،، ۱۷	ولئن اتیت ،، الممترین
آل عمران ۱	نزل علیک الکتاب بالحق
،، ۲	فان حاجوک ،، بالعباد
،، ۵	ذلک من ،، یختصمون
،، ۶	الحق من ،، الکاذبین
،، ۱۷	فبما رحمۃ ،، المتوکلین
،، ۲۰	لایغرنک ،، المہاد
النساء ۱۱	فقاتل ،، المومنین
،، ۱۶	انا انزلنا الیک ،، خوانا اثیما
،، ۱۷	ولولا فضل اللہ ،، عظیما
المائدۃ ۳	ولاتزال ،، المحسنین
،، ۶	یاایہا الرسول ،، بالمومنین
،، ۷	وانزلنا ،، ذنوبہم
،، ۱۰	یاایہا الرسول ،، الکافرین
الانعام ۶	وانذر بہ ،، الظالمین
،، ۶	واذا جاءک ،، رحیم
،، ۷	قل انی نہیت ،، بالظالمین

[1] اس عنوان کی تفصیل جامع نہیں طوالت کے خوف سے کچھ خطابات چھوڑ بھی دیئے ہیں اس حصے کے تمام عنوانوں کو چھو گے تو چھوٹے ہوئے خطابات پر بھی تمہاری نظر پڑ جائے گی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۸	وکذب بہ تا کسبت
،، ۱۰	فبھدٰہم ،، للعالمین
،، ۱۳	اتبع ما ،، بغیر علم
،، ۱۴	فلاتکونن ،، بالمہتدین
الاعراف ۱	کتاب ،، للمومنین
،، ۲۴	خذ العفو ،، سمیع علیم
الانفال ۸	یاایہا النبی ،، القتال
التوبۃ ۱۳	خذ من ،، علیم
،، ۱۶	فان تولوا ،، العظیم
یونس ۵	وان کذبوک ،، تعملون
،، ۱۰	فان کنت ،، الممترین
،، ۱۱	واتبع ،، الحاکمین
ہود ۴	تلک من ،، للمتقین
،، ۱۰	وکلا ،، تعملون
یوسف ۱۱	ذلک من ،، للعالمین
الرعد ۶و۹	الذین اٰتینٰہم ،، باذن اللہ
الحجر ۶	فاصدع ،، الیقین
النحل ۱۶	ثم اوحینا ،، حنیفا
بنی اسرائیل ۹	واذ قلنا ،، القراٰن
،، ۹	اقم ،، محمودا
،، ۱۰	ولئن شئنا ،، کبیرا
،، ۱۲	ولاتجہر ،، سبیلا
الکہف ۱	فلعلک ،، اسفا
،، ۴	ولاتقولن ،، رشدا
،، ۴	واتل ،، فرطا
طٰہٰ ۱	ماانزلنا ،، یخشیٰ
،، ۵	کذلک ،، ذکرا
،، ۶	ولاتعجل ،، علما
المومنون ۶	وقل رب اما ،، یحضرون
النور ۹	فاذا استاذنوک ،، رحیم
الفرقان ۵	ولو شئنا ،، جہادا کبیرا
،، ۵	وما ارسلناک ،، بحمدہ
الشعراء ۱۱	فلاتدع ،، الساجدین
النحل ۶	ان ربک یقضی ،، مسلمون
القصص ۶	انک لاتہدی ،، بالمہتدین
،، ۹	ان الذی فرض ،، اخر
الروم ۴	فاٰت ذا القربیٰ ،، المفلحون
،، ۶	فاصبر ان ،، لایوقنون

سورت مع رکوع	آیت
السجدۃ ۳	فاعرض عنہم تا منتظرون
الاحزاب ۱	یاایہا النبی ،، وکیلا
،، ۶	یاایہا النبی انا ،، وکیلا
،، ۶	یاایہا النبی انا احللنا ،، رقیبا
الفاطر ۳	وما انت بمسمع ،، نکیر
صٓ ۲	اصبر ،، واذکر
الزمر ۱	انزلنا الیک ،، الدین
،، ۲	افانت تنقذ من فی النار
،، ۴	انا انزلنا ،، بوکیل
المومن ۶	فاصبر ،، البصیر
حٰم السجدۃ ۵	ادفع بالتی ،، العلیم
الشوریٰ ۵	وکذلک ،، الامور
الزخرف ۴	افانت ،، یعبدون
،، ۷	فاصفح ،، فسوف تعلمون
الدخان ۳	فانما یسرناہ ،، مرتقبون
الجاثیۃ ۲	ثم جعلناک ،، المتقین
الاحقاف ۴	فاصبر ،، لہم
محمد ۲	فاعلم ،، المومنات
الفتح ۱	انا فتحنا ،، عزیزا
،، ۱	انا ارسلناک ،، نذیرا
قٓ ۳	فاصبر ،، واستمع
،، ۳	نحن اعلم ،، وعید
الذاریات ۳	فتول ،، المومنین
القمر ۱	فتول عنہم
القلم ۱	ماانت بنعمۃ ،، مبین
،، ۲	فذرنی ،، المجنون
المزمل ۱	یاایہا المزمل ،، معہم قلیلا
المدثر ۱	یاایہا المدثر ،، فاصبر
القیامۃ ۱	لاتحرک ،، بیانہ
الدہر ۲	انا نحن ،، طویلا
التکویر ۱	وما صاحبکم ،، بضنین
الاعلیٰ ۱	سبح ،، للیسریٰ
البلد ۱	وانت حل بہذا البلد
الضحیٰ ۱	ماودعک ،، فحدث
الانشراح ۱	الم نشرح ،، فارغب
العلق ۱	اقرأ ،، لم یعلم
،، ۱	کلا لاتطعہ واسجد واقترب
الکوثر ۱	انا ،، الابتر

※ دو باتیں جس میں اپنی خطا اور غلطی ثابت ہوتی ہو اور ان سے اپنی کسرِ شان ہوتی ہو یا ان سے اپنا قصوروار قابل عتاب ہونا ثابت ہوتا ہو لوگوں کے سامنے بے تکلف بیان کرنا اور سب کے اوپر علی الاعلان ظاہر کرنا سچائی اور حقانیت کے دلائل سے ہیں چنانچہ اس باب میں اسی قسم کی باتیں مذکور ہیں۔

سورت مع رکوع	آیت
النصر ۱	اذا تا توابا

باب (۷) کفار کی ایذا رسانی اور آپ کو تسکین دی جانی

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۱۴	ومن اظلم 〃 عظیم
آل عمران ۱۸	ولایحزنک 〃 الیم
〃 ۱۹	فان کذبوک 〃 المنیر
الانعام ۱	ولقد استہزیٔ 〃 یستہزؤن
〃 ۴	ولقد نعلم 〃 المرسلین
الانفال ۴	واذ یمکر 〃 الماکرین
التوبة ۲	الا تقاتلون 〃 مؤمنین
〃 ۶	اذاخرجہ 〃 معنا
〃 ۸	ومنہم الذین 〃 الیم
یونس ۷	ولایحزنک 〃 العلیم
ہود ۲	فلعلک 〃 وکیل
〃 ۱۰	وکلا 〃 منتظرون
النحل ۱۶	واصبر وہم محسنون
طٰہٰ ۸	ولولا کلمة 〃 ترضیٰ
الانبیاء ۳	وماجعلنا 〃 فہم خالدون
الحج ۶	وان یکذبوک 〃 نکیر
الفرقان ۳	وکذلک جعلنا 〃 نصیرا
الشعراء ۱	لعلک 〃 خاضعین
النمل ۶	ولاتحزن 〃 یمکرون
الاحزاب ۶	ودع اذٰہم 〃 وکیلا
الفاطر ۱	وان یکذبوک 〃 الامور
یٰس ۵	واتخذوا 〃 یعلنون
ص ۲	اصبر 〃 اواب
المؤمن ۱	مایجادل 〃 النار
〃 ۸	فبئس مثوی 〃 یرجعون
الذاریات ۳	کذلک ما 〃 المومبین
الممتحنة ۱	یخرجون 〃 ربکم
القلم ۱	نٓ والقلم 〃 مبین
〃 ۲	وان یکاد 〃 للعالمین
الضحیٰ ۱	والضحیٰ 〃 فاغنیٰ
العلق ۱	ارایت الذی ینہیٰ 〃 واقترب
الکوثر ۱	ان شانئک ہوالابتر
اللہب ۱	تبت 〃 مسد

باب (۸) معاندین اسلام کی سرکشی اور ہٹ دھرمی

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲	ومن الناس تا یعمہون
〃 ۹	واذا لقوا 〃 تعقلون
〃 ۱۱	بئسما اشتروا 〃 عبادہ
〃 ۱۳	یاایہا الذین امنوا لاتقولوا 〃 العظیم
〃 ۱۳	ودّ کثیر 〃 الحق
〃 ۱۴	ومن اظلم 〃 خرابہا
〃 ۱۷	ولئن 〃 قبلتک
〃 ۲۵	ومن الناس 〃 جہنم
〃 ۲۶	ویسخرون 〃 بینہم
آل عمران ۲	وما اختلف 〃 بینہم
〃 ۸	وقالت طائفة 〃 ربکم
〃 ۱۰	قل یااہل 〃 شہداء
النساء ۷	الم تر 〃 قلیلا
〃 ۸	الم تر 〃 سعیرا
المائدة ۲	اذہمّ 〃 عنکم
〃 ۱۱	لتجدن 〃 اشرکو
الانعام ۳	وان یروا 〃 ینئون عنہ
〃 ۱۳ و ۱۴	ولاتسبوا 〃 یفترون
〃 ۱۴	وان الشیاطین 〃 لیجادلوکم
〃 ۱۵	وکذلک 〃 یشعرون
الانفال ۴	واذ یمکر 〃 یخرجوک
〃 ۷	الذین عاہدت 〃 یتقون
التوبة ۲	کیف وان 〃 المعتدون
〃 ۷ و ۲۷	لوکان 〃 یسخطون
بنی اسرائیل ۸	وان کادوا 〃 خلیلا
〃 ۸	وان کادوا 〃 منہا
الکہف ۸	ویجادل الذین 〃 ہزوا
الانبیاء ۳	واذا راٰک 〃 الہتکم
الحج ۹	واذا تتلی 〃 اٰیاتنا
النور ۲	ان الذین یحبون 〃 لاتعلمون
الفرقان ۴	واذا راوک 〃 علیہا
لقمان ۱	ومن الناس 〃 وقرا
الصافات ۱	بل عجبت 〃 مبین
الصافات ۲	ویقولون 〃 مجنون
صٓ ۱	صٓ والقرآن 〃 شقاق
〃 ۱	ءَ انزل علیہ الذکر من بیننا
المؤمن ۶	ان الذین یجادلون 〃 باللّٰہ
حٰم السجدة ۴	وقال الذین 〃 تغلبون
الشوریٰ ۲	وماتفرقوا 〃 بینہم
الزخرف ۳	وقالوا لولا 〃 ربک
المجادلة ۲	الم تر الی 〃 بہ اللّٰہ
الممتحنة ۱	یخرجون 〃 ربکم
〃 ۱	ان یثقفوکم 〃 تکفرون
المنافقون ۱	ہم العدو 〃
القلم ۲	وان یکاد 〃 لمجنون
البینة ۱	وماتفرق 〃 البینة

باب (۹) اہل کتاب اور مشرکین کا آپ کو صادق جاننا

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۵	ولاتشتروا 〃 تعلمون
〃 ۹	واذا خلا 〃 تعقلون
〃 ۱۱	ولما جاءہم 〃 کفروا بہ
〃 ۱۳	من بعدما 〃 الحق
〃 ۱۷	وان الذین 〃 ربہم
〃 ۱۷	ان الذین اٰتیناہم 〃 یعلمون
آل عمران ۹	کیف یہدی 〃 الظالمین
〃 ۱۰	قل یااہل الکتاب لم تصدون 〃 شہداء
الانعام ۱۴	والذین اٰتیناہم 〃 بالحق
الرعد ۵	الذین اٰتیناہم 〃 الیک
〃 ۶	ویقول الذین 〃 الکتاب
القصص ۶	وقالوا ان 〃 ارضنا

باب (۱۰) اہل کتاب وغیرہ کا طمع دنیا سے دین کو چھوڑنا

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۵	ولاتشتروا 〃 تعلمون
〃 ۹	افتطمعون 〃 یکسبون
البقرة ۲۱	ان الذین تا بعید
آل عمران ۱۹	واذ اخذ اللّٰہ 〃 قلیلا
الاعراف ۲۱	وقطعناہم 〃 یاخذوہ
التوبة ۵	یاٰ ان کثیرا 〃 سبیل اللّٰہ
القصص ۶	وقالوا 〃 ارضنا

باب (۱۱) مخالفین کے عقائد باطلہ و خصائل رذیلہ کا ذکر

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۲	ومن الناس 〃 یعمہون
〃 ۳	ومایضل بہ 〃 الارض
〃 ۹	افتطمعون 〃 خالدون
〃 ۱۱ و ۱۲	ولقد اٰتینا 〃 کانوا یعلمون
〃 ۱۳ و ۱۴	وقالوا لن یدخل 〃 ہوالہدیٰ
〃 ۱۶	وقالوا کونوا 〃 مسلمون
〃 ۱۶	ام تقولون 〃 تعملون
〃 ۲۰	ومن الناس 〃 کحب اللّٰہ
〃 ۲۱	واذا قیل 〃 یہتدون
〃 ۲۱	ان الذین یکتمون 〃 بعید
〃 ۲۵	ومن الناس 〃 جہنم
〃 ۲۶	زین للذین 〃 باذنہ
آل عمران ۳	الم تر 〃 لاریب فیہ
〃 ۷	یااہل الکتاب لم 〃 اٰمنوا
〃 ۸	ومن اہل الکتاب من 〃 وہم یعلمون
〃 ۱۰	کل الطعام 〃 الظالمون
〃 ۱۷	یاایہا الذین امنوا 〃 وبمبست
آل عمران ۱۷	وقیل لہم 〃 صادقین
〃 ۱۹	لقد سمع 〃 صادقین
النساء ۹	الم تر الی 〃 بلیغا
〃 ۱۰	یاٰ منکم 〃 فوزا عظیما
〃 ۱۲	فمالکم فی المنافقین 〃 سواء
〃 ۱۸	ان یدعون من 〃 یمنیہم
〃 ۲۰ و ۲۱	ان الذین اٰمنوا 〃 لہُواء
النساء ۲۲	فیما نقضہم 〃 عظیما
〃 ۲۳ و ۲۴	یااہل الکتاب لاتغلوا 〃 المقربون
المائدة ۶	الذین یسارعون 〃 بالمومنین
〃 ۹	یاایہا الذین اٰمنوا 〃 سیاتہم
〃 ۱۰	قل یااہل الکتاب 〃 السبیل
الانعام ۱	وماتاتیہم 〃 یستہزؤن
〃 ۳	ومنہم من 〃 یشعرون

ف اس فہرست میں یا سے اشارہ طرف یاایہاالذین امنوا یا کفروا وغیرہ کے ہے۲

سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۳	وقالوا ان تا مبعوثین	الحج ۹	ولیعبدون تا کفروا	الصف ۱	واذ قال عیسیٰ تا الکافرون	ہود ۱	ام یقولون تا مسلمون
〃 ۸	وکذب بہ قومک 〃 کسبت	النور ۶	ویقولون آمنا 〃 ہم الظالمون	الجمعۃ ۱	قل یا 〃 تعلمون	الرعد ۱	وان تعجب 〃 ہاد
〃 ۱۱	وما قدروا 〃 یلعبون	〃 ۷	واقسموا باللہ 〃 تعملون	المنافقون ۱	اذا جاءک 〃 لا یعلمون	〃 ۴	ویقول الذین 〃 اناب
〃 ۱۲ و ۱۳	وجعلوا للہ 〃 علیم	الفرقان ۴	ارأیت من اتخذ 〃 اضل	التغابن ۱	زعم 〃 یسیر	〃 ۶	ولقد ارسلنا 〃 علم الکتاب
〃 ۱۳ و ۱۴	ولا تسبوا الذین 〃 مفصلا	〃 ۵	ولیعبدون 〃 ظہیرا	القلم ۱	فلا تطع المکذبین 〃 الخرطوم	الحجر ۱	وقالوا یا ایہا الذی 〃 مسحورون
〃 ۱۶	وجعلوا 〃 مہتدین	النمل ۵	قل لا یعلم 〃 عمون	〃 ۲	افنجعل 〃 صادقین	النحل ۱	اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ
〃 ۱۸	سیقول 〃 حرم ہذا	العنکبوت ۱	ومن الناس من یقول 〃 الکاذبون	المعارج ۲	فمال الذین 〃 یوعدون	〃 ۳	واذا قیل لہم 〃 یزرون
الاعراف ۳	واذا فعلوا 〃 من الرزق	〃 ۷	فاذا رکبوا 〃 مثوی للکافرین	المدثر ۱	ذرنی ومن 〃 عنیدا	〃 ۵	وقال الذین 〃 المبین
الانفال ۴ و ۵	واذا تتلی 〃 سنۃ الاولین	الروم ۴	ضرب اللہ 〃 بغیر علم	التطفیف ۱	وما یکذب 〃 یکسبون	〃 ۱۴	واذا بدلنا آیۃ 〃 مبین
التوبۃ ۵	وقالت الیہود 〃 سبیل اللہ	الاحزاب ۲	واذ یقول المنافقون 〃 الا قلیلا	باب (۱۲) مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جواب		بنی اسرائیل ۵	نحن اعلم بما 〃 قریبا
〃 ۶ و ۷	لو کان عرضا 〃 لیسخطون	السبا ۳	قل ادعوا 〃 تستقدمون			〃 ۶	وما منعنا 〃 کبیرا
〃 ۸ و ۹	یحلفون باللہ 〃 الفاسقون	〃 ۴	وقال الذین 〃 یدیہ			〃 ۱۰	ولیسئلونک عن 〃 قلیلا
〃 ۱۰ و ۱۱	یحلفون 〃 لا یفقہون	الفاطر ۵	واقسموا 〃 تحویلا	البقرۃ ۳	ان اللہ 〃 الخاسرون	〃 ۱۰ و ۱۱	وقالوا لن نؤمن 〃 بصیرا
〃 ۱۲	یعتذرون الیکم 〃 الدوائر	یٰس ۳	واذا قیل لہم اتقوا 〃 یخصمون	〃 ۱۳	ما ننسخ 〃 والارض	〃 ۱۱	ذلک جزاؤہم 〃 قتورا
〃 ۱۳	وممن حولکم 〃 عظیم	الصافات ۵	وقفوہم 〃 سبحان اللہ عما یصفون	〃 ۱۴	وقال الذین لا 〃 یوقنون	الکہف ۹	ویجادل 〃 ہزوا
〃 ۱۳	والذین اتخذوا 〃 لکاذبون	〃 ۵	وان کانوا لیقولون 〃 یعلمون	〃 ۱۶	قل اتحاجوننا 〃 یعملون	مریم ۵	ویقول الانسان 〃 شیئا
〃 ۱۷	واذا ما انزلت 〃 انصرفوا	الزمر ۱	والذین اتخذوا 〃 القہار	〃 ۱۷	سیقول 〃 مستقیم	طٰہٰ ۸	وقالوا لولا 〃 الاولیٰ
یونس ۲	ویعبدون 〃 یشرکون	〃 ۵	اتخذوا 〃 یستبشرون	〃 ۱۸	لئلا یکون 〃 منہم	الانبیاء ۱	اقترب للناس 〃 مسرفین
〃 ۳	حتی اذا کنتم 〃 تعملون	حم السجدۃ ۱ و ۲	کتاب فصلت 〃 العالمین	آل عمران ۶	ان مثل 〃 بانا مسلمون	〃 ۳	واذا راٰک 〃 ینظرون
〃 ۵	ومنہم من یستمع 〃 لا یبصرون	الشوری ۱	ام اتخذوا 〃 قدیر	〃 ۷	قل یا اہل الکتاب 〃 المشرکین	الحج ۶	ویستعجلونک بالعذاب 〃 المصیر
〃 ۶	قل ارأیتم 〃 تفترون	〃 ۳	ام لہم شرکاء 〃 الیم	〃 ۱۰	کل الطعام 〃 آمنا	المؤمنون ۴	افلم یدبروا القول 〃 خیر
ہود ۱	الا انہم 〃 یعلنون	الزخرف ۱	وجعلوا لہ 〃 مبین	〃 ۱۰	قل یا اہل الکتاب 〃 عما تعملون	〃 ۵	بل قالوا مثل ما قال 〃 علی بعض
یوسف ۲	وما یؤمن 〃 مشرکون	〃 ۲	ام اتخذ 〃 المکذبین	〃 ۱۹	الذین قالوا 〃 صادقین	الفرقان ۱ و ۲	وقال الذین کفروا ان ہذا 〃 فتنۃ
الرعد ۵	وجعلوا 〃 من القول	الدخان ۱	لا الہ الا ہو 〃 منتقمون	النساء ۲۲	یسئلک 〃 بغیر حق	〃 ۳	وقال الذین لا یرجون 〃 عتوا کبیرا
ابراہیم ۵	الم تر الی الذین 〃 سبیلہ	〃 ۲	ان ہی 〃 صادقین	المائدۃ ۱۴	واذا قیل 〃 لا یہتدون	〃 ۳	وقال الذین کفروا 〃 تفسیرا
النحل ۵	واقسموا باللہ 〃 کاذبین	الجاثیۃ ۳	افرأیت 〃 لا یعلمون	الانعام ۱	ولو نزلنا علیک 〃 یلبسون	〃 ۵	واذا قیل لہم اسجدوا 〃 نفورا
〃 ۷	وقال اللہ لا تتخذوا 〃 مفرطون	الاحقاف ۲	وقال الذین 〃 مصدق	〃 ۴	وقالوا لولا 〃 لا یعلمون	الشعراء ۱۱	ولو نزلناہ 〃 مؤمنین
بنی اسرائیل ۴	افاصفٰکم ربکم 〃 عظیما	〃 ۲	والذی قال 〃 خاسرین	〃 ۴	قل ارأیتکم 〃 تشرکون	〃 ۱۱	وما تنزلت بہ الشیاطین 〃 لمعزولون
〃 ۵	واذا قرأت 〃 قریبا	محمد ۲	ومنہم من 〃 فاحبط اعمالہم	〃 ۷	قل انی علی 〃 تعجلون	〃 ۱۱	ہل انبئکم 〃 ما لا یفعلون
〃	ربکم الذی 〃 تبیعا	الفتح ۲	سیقول المخلفون 〃 قلیلا	〃 ۱۱	وما قدروا 〃 یلعبون	النمل ۶	وقال الذین کفروا ءاذا کنا 〃 یشکرون
الکہف ۱	الحمد للہ 〃 کذبا	الحجرات ۲	قالت الاعراب 〃 صادقین	〃 ۱۵	واذا جاءتہم 〃 رسالتہ		
مریم ۵	افرأیت الذی 〃 یاتینا فردا	الذاریات ۱	انکم لفی 〃 الدین	〃 ۱۸	سیقول الذین 〃 حرم ہذا	القصص ۵	فلما جاءہم الحق 〃 الظالمین
〃 ۵	واتخذوا 〃 ضدا	النجم ۱ و ۲	افرأیتم 〃 اہتدیٰ	الاعراف ۲۴	واذا لم 〃 ترحمون	〃 ۶	وقالوا ان نتبع 〃 لا یعلمون
〃 ۶	وقالوا اتخذ 〃 ہدا	〃 ۳	افرأیت 〃 رب الشعریٰ	یونس ۱	اکان للناس 〃 مبین	العنکبوت ۵ و ۶	وقالوا لولا 〃 بالکافرین
الانبیاء ۱	ما یاتیہم 〃 یبصرون	القمر ۱	وان یروا 〃 عنہم	〃 ۲	واذا تتلی 〃 المجرمون	الروم ۶	ولقد ضربنا 〃 حق
〃 ۲	ام اتخذوا 〃 جہنم	الواقعۃ ۳	تنزیل من رب العالمین 〃 صادقین	〃 ۳	ویقولون 〃 المنتظرین	لقمان ۳	ومن الناس من یجادل 〃 السعیر
الحج ۱	ومن الناس من یجادل 〃 مرید	الحشر ۲	الم تر 〃 امرہم	〃 ۵	ویقولون 〃 تستعجلون		
〃 ۲	ومن الناس 〃 العشیر	الممتحنۃ ۲	یا ایہا الذین آمنوا 〃 القبور	ہود ۱	ولئن قلت 〃 یستہزءون	السجدۃ ۱	وقالوا ءاذا ضللنا 〃 ترجعون

سورت مع رکوع	آیت
السجدة ۳	ولیقولون متی ہذا الفتح تا ینظرون
السبا ۱	وقال الذین ؍ عبد منیب
؍ ۳	قل ادعوا ؍ تستقدمون
۵ و ۶	واذا تتلیٰ علیہم اٰیاتنا ؍ الیٰ
یٰس ۳	ویقولون متی ؍ یخصمون
؍ ۵	وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہٗ
الصافات ۱	ان الٰہکم لواحد ؍ اخرون
؍ ۲	ویقولون ائنا ؍ الالیم
؍ ۵	افبعذابنا ؍ فسوف یبصرون
صٓ ۱	وعجبوا ؍ الاسباب
؍ ۲	وقالوا ربنا ؍ الحساب
الشوریٰ ۲	وما اختلفتم ؍ انیب
؍ ۳	ام یقولون ؍ بکلماتہ
الزخرف ۳	ولما جاءہم ؍ یجمعون
؍ ۶	ولما ضرب ؍ یخلفون
الدخان ۲	ان ہؤلاء ؍ اجمعین
الجاثیۃ ۳	واذا تتلیٰ ؍ لایعلمون
الاحقاف ۱	واذا تتلیٰ ؍ الظالمین
؍ ۲	والذی ؍ والانس
قٓ ۱	بل عجبوا ؍ خلق جدید
الطور ۲	فذکر ؍ ینصرون
الواقعہ ۲	وکانوا یقولون ؍ یوم معلوم
المجادلۃ ۲	ویقولون فی ؍ بئس المصیر
الملک ۲	ویقولون ؍ مبین
؍ ۲	قل ؍ معین
المدثر ۲	فما لہم ؍ تذکرۃ
القیامۃ ۱	ایحسب ؍ بالقیامۃ
النباء ۱	عم ؍ الفافا
النازعات ۱	یقولون ؍ بالساہرۃ
؍ ۲	یسئلونک ؍ یخشاہا
التکویر ۱	انہ لقول ؍ للعالمین
التطفیف ۱	وما یکذب ؍ یکسبون
الکافرون ۱	قل ؍ دین

باب (۱۳) صحابہ کی دین داری اور اُن کی مدح

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۷	وکذلک جعلناکم ؍ الناس
؍ ۳۷	للفقراء ؍ الحافا

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۱۲	کنتم تا باللہ
؍ ۱۸	الذین استجابوا ؍ عظیم
التوبۃ ۱۰	المطوعین ؍ جہنم
؍ ۱۱	واذا انزلت ؍ العظیم
؍ ۱۲	الذین اذا ما ؍ ینفقون
۱۲ و ۱۳	ومن الاعراب / من یومن ؍ العظیم
؍ ۱۴	لقد تاب اللہ ؍ علیہم
النحل ۱۴	ثم ان ربک ؍ رحیم
الحج ۶	اذن للذین ؍ المنکر
؍ ۸	والذین ہاجروا ؍ حسنا
النور ۳	ولا یاتل ؍ لکم
الشعراء ۱۱	فی الساجدین
الاحزاب ۳	ولما رای ؍ تبدیلا
الفتح ۱	ان الذین ؍ عظیما
؍ ۳	لقد رضی اللہ ؍ یاخذونہا
؍ ۳	فانزل اللہ ؍ علیما
؍ ۴	محمد رسول اللہ ؍ عظیما
الحشر ۱	للفقراء ؍ رحیم

باب (۱۴) اسلام کی حقیقت اور آپ کی نبوۃ کے دلائل اور کتب سابقہ کی پیشین گوئیاں

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۷	وان الذین اوتوا ؍ ربہم
؍ ۱۷	الذین اٰتینا ؍ یعلمون
آل عمران ۲	قد کان لکم ؍ الابصار
؍ ۶	فمن حاجک ؍ الکاذبین
؍ ۱۴	قد خلت ؍ المکذبین
النساء ۲۳	انا اوحینا ؍ شہیدا
الانعام ۱ و ۲	ولقد استہزیٔ ؍ المکذبین
؍ ۳	الذین اٰتینا ؍ لایؤمنون
؍ ۱۳	وکذلک نصرف ؍ یعلمون
الاعراف ۱۹	الرسول النبی ؍ الخبائث
؍ ۲۳	اولم یتفکروا ؍ مبین
یونس ۲	قل لو شاء ؍ تعقلون
ہود ۲	افمن کان ؍ یؤمنون
یوسف ۱۲	وما ارسلنا ؍ یؤمنون

سورت مع رکوع	آیت
الرعد ۶	ویقول الذین تا علم الکتاب
طٰہٰ ۸	وقالوا ؍ الاولیٰ
المؤمنون ۴	افلم یدبروا القول ؍ تنکرون
القصص ۵	وما کنت بجانب الغربی ؍ یتذکرون
السبا ۶	قل انما اعظکم ؍ شہید
صٓ ۵	قل ہو نبؤا ؍ یختصمون
حٰمٓ السجدۃ ۵	ما یقال ؍ للرسول
الزخرف ۴	وسئل ؍ یعبدون
الفتح ۴	محمد رسول اللہ ؍ الانجیل
الطور ۲	فذکر ؍ المکیدون
الصف ۱	واذ قال ؍ احمد

باب (۱۵) قرآن مجید کے بعض حالات واوصاف

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱	ذلک الکتاب ؍ المفلحون
؍ ۱۲	فانہ نزلہ ؍ للمؤمنین
؍ ۲۳	شہر رمضان ؍ الفرقان
آل عمران ۱	نزل علیک ؍ الفرقان
؍ ۱	ہو الذی انزل ؍ ربنا
؍ ۱۴	ہذا بیان ؍ للمتقین
المائدۃ ۳	قد جاءکم ؍ مستقیم
؍ ۷	وانزلنا الیک ؍ علیہ
الانعام ۲	واوحی ؍ بلغ
؍ ۱۰	ان ہو الا ذکری ؍ للعالمین
؍ ۱۱	وہذا کتاب ؍ یؤمنون
؍ ۲۰	وہذا کتاب ؍ رحمۃ
الاعراف ۱	کتاب ؍ للمؤمنین
یونس ۶	یا ایہا الناس ؍ یجمعون
ہود ۱۰	وکلا نقص ؍ للمؤمنین
یوسف ۱	انا انزلناہ ؍ تعقلون
؍ ۱۲	لقد کان ؍ یؤمنون
الرعد ۴	ولو ان ؍ الموتیٰ
ابراہیم ۱	کتاب ؍ الحمید
؍ ۷	ہذا بلاغ ؍ الالباب
النحل ۸	وما انزلنا ؍ یؤمنون
؍ ۱۲	ونزلنا علیک ؍ للمسلمین
بنی اسرائیل ۱	ان ہذا القرآن ؍ الیما
؍ ۵	وننزل من ؍ خسارا
الکہف ۸	ولقد صرفنا ؍ مثل

سورت مع رکوع	آیت
مریم ۶	فانما یسرناہ تا لدا
طٰہٰ ۱	ما انزلنا ؍ العلیٰ
؍ ۶	وکذلک انزلناہ ؍ للمتقین
الفرقان ۱	تبارک الذی ؍ نذیرا
الشعراء ۱۱	وانہ لتنزیل ؍ مؤمنین
النمل ۱	تلک اٰیات الکتاب ؍ للمؤمنین
القصص ۶	ولقد وصلنا ؍ یتذکرون
العنکبوت ۴	وتلک الامثال ؍ العالمون
السجدۃ ۱	تنزیل الکتاب ؍ یہتدون
یٰس ۱	تنزیل العزیز ؍ غافلون
؍ ۵	ان ہو الا ذکر ؍ الکافرین
صٓ ۱	والقرآن ذی الذکر
؍ ۳	کتاب انزلناہ ؍ الالباب
الزمر ۳	اللہ نزل احسن ؍ ہاد
؍ ۳	ولقد ضربنا للناس ؍ یتقون
حٰمٓ السجدۃ ۱	تنزیل ؍ نذیرا
؍ ۵	ان الذین ؍ حمید
؍ ۵	ولو جعلناہ ؍ مکان بعید
الشوریٰ ۱	وکذلک ؍ یوم الجمع
الزخرف ۱	انا جعلناہ ؍ مسرفین
؍ ۴	وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون
الدخان ۱	والکتاب المبین ؍ رحمۃ من ربک
؍ ۳	فانما یسرناہ ؍ یتذکرون
الجاثیہ ۲	ہذا بصائر ؍ للمحسنین
القمر ۱	ولقد جاء ؍ النذر
؍ ۱	ولقد یسرنا ؍ مدکر
الواقعۃ ۳	انہ لقرآن ؍ العالمین
الحشر ۳	لو انزلنا ؍ یتفکرون
الطلاق ۲	قد انزل ؍ النور
الحاقۃ ۲	انہ لقول ؍ الیقین
القیامۃ ۱	لا تحرک ؍ بیانہ
الدہر ۲	انا نحن نزلنا ؍ سبیلا
عبس ۱	کلا انہا ؍ بررۃ
التکویر ۱	انہ لقول ؍ یستقیم
البروج ۱	بل ہو ؍ محفوظ
الطارق ۱	انہ لقول ؍ بالہزل
القدر ۱	انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
البینۃ ۱	لم یکن ؍ قیمۃ

باب (۱۶) قرآن مجید کے منزل من اللہ ہونے کے دلائل

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	ان کنتم تا صادقین
آل عمران ۵	ذلک من ″ یختصمون
النساء ۱۱	افلا یتدبرون ″ کثیرا
الانعام ۱۴	والذین آتیناہم ″ بالحق
یونس ۴	وما کان ہذا ″ من دون اللہ
ہود ۲	ام یقولون ″ لعلم اللہ
″ ۴	تلک من ″ قبل ہذا
یوسف ۱۱	ذلک من ″ یمکرون
بنی اسرائیل ۱۰	قل لئن اجتمعت ″ ظہیرا
الشعراء ۱۱	وانہ لفی زبر ″ علماء بنی اسرائیل
القصص ۵	قل فاتوا بکتاب ″ اتبعہ
العنکبوت ۵	وکذلک انزلنا ″ الا الظالمون
السبا ۱	ویری ″ الحق
الاحقاف ۱	قل ″ فامن واستکبرتم
الطور ۲	ام یقولون ″ صادقین
الحاقۃ ۲	فلا اقسم ″ لحق الیقین

باب[۱] (۱۷) قرآن مجید کی پیشین گوئیاں

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وان کنتم ″ للکفرین
″ ۱۴	ومن اظلم ″ خزی
آل عمران ۲	قل للذین کفروا ستغلبون
″ ۱۲	لن یضروکم ″ المسکنۃ
″ ۱۴	ولا تہنوا ″ مؤمنین
″ ۱۶	سنلقی ″ الرعب
النساء ۱۱	عسی اللہ ″ کفروا
المائدۃ ۸	فعسی اللہ ″ نادمین
″ ۸	یا من یرتد ″ لائم
″ ۱۰	واللہ ″ الناس

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ۴	ان الذین تا یغلبون
″ ۵	قل للذین ″ النصیر
″ ۸	ولا یحسبن ″ لا یعجزون
″ ۸	وان یریدوا ″ اللہ
التوبۃ ۲	قاتلوہم ″ قلوبہم
″ ۴	یا ایہا الذین آمنوا ″ ان شاء
″ ۵	یریدون ″ المشرکون
″ ۶	الا تنفروا ″ شیئا
″ ۷	یحلفون ″ یجمحون
″ ۱۳	ومن حولکم ″ عظیم
الرعد ۴	ولا یزال ″ المیعاد
الحجر ۱	انا نحن نزلنا ″ لحافظون
النحل ۶	والذین ہاجروا ″ حسنۃ
بنی اسرائیل ۱	عسی ربکم ″ عدنا
″ ۶	واذ قلنا ″ للناس
النور ۷	وعد اللہ الذین ″ الفاسقون
النمل ۷	وقل الحمد ″ فتعرفونہا
القصص ۹	ان الذین فرض ″ معاد
الروم ۱	غلبت الروم ″ لا یعلمون
السجدۃ ۲	ولنذیقنہم من ″ الاکبر
الصافات ۵	ولقد سبقت ″ فسوف یبصرون
حم السجدۃ ۶	سنریہم ″ الحق
محمد ۱	یا ایہا الذین ″ امثالہا
″ ۴	فلا تہنوا ″ الاعلون
الفتح ۲	قل للمخلفین ″ یسلمون
″ ۳	واخری ″ قدیرا
″ ۴	لقد صدق ″ لا تخافون
الطور ۲	فانک باعیننا ″
القمر ۳	سیہزم ″ الدبر
المجادلۃ ۳	ان الذین ″ عزیز
الصف ۱	یریدون ″ المشرکون
القلم ۱	سنسمہ علی الخرطوم
العلق ۱	کلا لئن ″ الزبانیۃ

باب (۱۸) آپ کے زمانے کے غزوات

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۲	قد کان لکم تا الابصار
″ ۱۳	واذ غدوت ″ خائبین
″ ۱۴	اذ یمسسکم ″ تنظرون
″ ۱۶	ولقد صدقکم ″ غفور حلیم
″ ۱۷	اولما ″ اجر المؤمنین
″ ۱۸	الذین استجابوا ″ مؤمنین
الانفال ۱ و ۲	کما اخرجک ″ کید الکافرین
″ ۵	وما انزلنا ″ الامور
″ ۶	واذ زین ″ عزیز حکیم
التوبہ ۴	لقد نصرکم ″ الکافرین
″ ۶ و ۷	لو کان عرضا ″ راغبون
″ ۱۱	فرح ″ الخالفین
″ ۱۲	وجاء المعذرون ″ الفاسقین
الاحزاب ۲و۳	یا۔ اذکروا ″ قدیرا
الفتح ۱و۲	انا فتحنا ″ بورا
الحشر ۱	ہو الذی ″ قدیر

باب (۱۹) ازواج مطہرات اور اُن کے خاص آداب

سورت مع رکوع	آیت
النور ۳	والطیبات ″ کریم
الاحزاب ۱	وازواجہ امہاتہم
″ ۴	یا ایہا النبی قل ″ خبیرا
″ ۵	واذ تقول الذی ″ علیما
″ ۶	یا ایہا النبی انا احللنا ″ رقیبا
″ ۷	واذا سالتموہن ″ عظیما
التحریم ۱	واذ اسر ″ ابکارا

حصۂ سوم

بابت احکام قرآن مجید ومعتقدات وعبادات واخلاق وغیرہ

باب (۱) اوامر[۲]

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	یا ایہا الناس اعبدوا ربکم تا تعلمون
″ ۵	اذکروا نعمتی ″ راجعون
″ ۶	واتقوا یوما ″ ینصرون
″ ۱۳	ود کثیر ″ قدیر
″ ۱۳	واقیموا ″ بصیر
″ ۱۴	الذین آتیناہم ″ بہ
″ ۱۵	واذ جعلنا ″ السجود
″ ۱۶	قولوا آمنا ″ مسلمون
″ ۱۸	ولکل وجہۃ ″ فاستبقوا الخیرات
″ ۱۸	وحیث ما کنتم ″ فاذکرونی
″ ۱۹	یا۔ استعینوا ″ لا تشعرون
″ ۱۹	ولنبلونکم ″ المہتدون
″ ۱۹	ان الصفا ″ علیم
″ ۲۱	یا۔ کلوا ″ تعبدون
″ ۲۲	لیس البر ″ المتقون
″ ۲۲	کتب علیکم القصاص ″ الیم
″ ۲۲	کتب علیکم ″ المتقین
″ ۲۳	یا۔ کتب علیکم ″ والفرقان
″ ۲۳	واذا سالک ″ یرشدون
″ ۲۳	احل لکم ″ اللیل
″ ۲۴	ولیس البر ″ تفلحون
″ ۲۴	وقاتلوا فی ″ المحسنین
″ ۲۴	واتموا الحج ″ شدید العقاب
″ ۲۵	یا۔ ادخلوا ″ کافۃ
″ ۲۶	کتب علیکم ″ تعلمون
″ ۲۸	ویسئلونک ″ المؤمنین
″ ۳۰	واعلموا ″ حلیم
″ ۳۱	وان طلقتموہن ″ للتقوی
″ ۳۱	حافظوا ″ تعلمون
″ ۳۲	من ذا الذی ″ کثیرۃ
″ ۳۴	یا۔ انفقوا ″ شفاعۃ

[۱] اس باب میں وہی پیشین گوئیاں لی گئی ہیں جن کا وقوع ہو چکا ہے۔ وہ پیغمبر صاحب کے وقت میں پیشین گوئیاں تھیں اور بعد الوقوع تاریخی واقعات ہو گئیں۔ قرآن میں ایسی بہت پیشین گوئیاں ہیں خصوصاً وہ جو قیامت سے متعلق ہیں یا جن کے وقوع کا انتظار کیا جاتا ہے ایسی پیشین گوئیوں کو ہم نے چھوڑ دیا ہے اس لئے کہ اُن سے استدلال ہو نہیں سکتا۔ ۱۲

[۲] اوامر ونواہی کے بابوں میں وہ باتیں مذکور ہیں جن کے ساتھ کاربند ہونا یا اُن سے بچنا باری تعالیٰ کا مقصود ہے قرآن میں اکثر اوامر ونواہی ملے جلے ہیں جن کا ایک دوسرے سے جدا کرنا آیات کا دشوار کر دینا ہے پس بعض آیات قرآنی جیسی ہیں اوامر ونواہی دونوں میں نقل کر دی گئی ہیں ۱۲

سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳۶	مثل الذین تا حلیم	الانعام ۸	واذا رایت تا غیرہ	مریم ۴	واذا تتلی تا بکیا	الزمر ۱	انا انزلنا تا لہ الدین
〃 ۳۶	ومثل الذین 〃 بصیر	〃 ۸	وما علی 〃 یتقون	طٰہٰ ۱	انی 〃 لذکری	〃 〃	وان تشکروا یرضہ لکم
〃 ۳۷ و ۳۸	یا۔ انفقوا 〃 یحزنون	〃 ۹	قل اندعو 〃 تحشرون	〃 ۸	ولولا کلمۃ 〃 للتقویٰ	〃 〃	ام من 〃 الباب
〃 ۳۹	یاایہا الذین اٰمنوا 〃 علیم	〃 ۱۴	وذروا ظاہر الاثم وباطنہ	الانبیاء ۷	وتقطعوا 〃 کاتبون	〃 ۲	قل یعبادی 〃 بغیر حساب
اٰل عمران ۴	قل ان کنتم 〃 ویغفر لکم ذنوبکم	〃 ۱۹	واوفوا 〃 یتقون	الحج ۴	واحلت لکم 〃 مشرکین بہ	〃 〃	لہم من 〃 فاتقون
〃 ۴	قل اطیعوا 〃 الکافرین	الاعراف ۱	اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم	〃 ۵	وبشر المخبتین 〃 ینفقون	〃 〃	والذین اجتنبوا 〃 الالباب
〃 ۱۰	لن تنالوا 〃 علیم	〃 ۳	قل امر ربی 〃 الدین	〃 ۱۰	یا۔ ارکعوا 〃 جہادہ	〃 ۴	قل حسبی 〃 المتوکلون
〃 ۱۰	قل 〃 المشرکین	〃 ۷	ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ	〃 〃	وجاہدوا 〃 باللہ	〃 ۶	قل یعبادی 〃 من ربکم
〃 ۱۰	وللہ 〃 سبیلا	〃 ۷	ولا تفسدوا 〃 المحسنین	المؤمنون ۱	قد افلح 〃 وارثون	المؤمنون ۳	ہو الذی 〃 ولو کرہ الکافرون
〃 ۱۱	یا۔ اتقوا اللہ 〃 فانقذکم منہا	〃 ۲۳	اولم ینظروا 〃 یؤمنون	النور ۲	لولا اذ 〃 مبین	〃 ۶	وقال ربکم 〃 داخرین
〃 ۱۱	ولتکن منکم 〃 المفلحون	〃 ۲۴	خذ العفو 〃 علیم	〃 ۲	لولا اذ سمعتموہ قلتم 〃 عظیم	حٰمٓ السجدۃ ۱	قل انما 〃 استغفروہ
〃 ۱۴	واتقوا اللہ 〃 المکذبین	〃 ۲۴	واذا قرئ 〃 یسجدون	〃 ۳	ولیعفوا 〃 رحیم	〃 ۵	ومن احسن 〃 عظیم
〃 ۱۶	ولئن قتلتم 〃 مما یجمعون	الانفال ۳	یا۔ استجیبوا 〃 تشکرون	〃 ۴	وقل 〃 جیوبہن	〃 ۵	من اٰیاتہ 〃 تعبدون
〃 ۱۷	وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون	〃 ۸	واعدوا 〃 لا تظلمون	〃 ۴	وتوبوا 〃 تفلحون	الشوریٰ ۲	اللہ یجتبی 〃 ینیب
〃 ۱۹	وان تصبروا 〃 الامور	التوبۃ ۶	انفروا 〃 تعلمون	〃 〃	وانکحوا 〃 اتاکم	〃 ۵	استجیبوا 〃 من اللہ
〃 ۲۰	ان فی خلق السموات 〃 الثواب	〃 ۱۳	والذین 〃 یحب المطہرین	〃 ۷	واقیموا 〃 ترحمون	الزخرف ۱	وجعل لکم 〃 لمنقلبون
〃 ۲۰	یا۔ اصبروا 〃 تفلحون	〃 ۱۵	یا۔ اتقوا 〃 الصادقین	الفرقان ۲	اتصبرون 〃 بصیرا	الاحقاف ۲	ووصینا 〃 المسلمین
النساء ۱	یاایہا الناس 〃 رقیبا	〃 ۱۵	ماکان 〃 یحذرون	〃 ۵	ولو شئنا 〃 کبیرا	محمدؐ ۱	والذین قتلوا 〃 لہم
〃 ۵	ولا تتمنوا 〃 علیما	〃 ۱۶	یا۔ قاتلوا 〃 المتقین	〃 〃	وتوکل 〃 بحمدہ	〃 ۳	طاعۃ 〃 خیرا لہم
〃 ۶	واعبدوا اللہ 〃 ایمانکم	یونس ۱	ان ربکم 〃 افلا تذکرون	〃 〃	وعباد الرحمٰن 〃 بما صبروا	〃 〃	افلا 〃 اقفالہا
〃 ۸	ان اللہ یأمرکم 〃 یعظکم بہ	ہود ۱	وان استغفروا 〃 فضلہ	النمل ۳	ومن شکر فانما یشکر لنفسہ	〃 ۴	یا۔ اطیعوا 〃 اعمالکم
〃 ۸	یا۔ اطیعوا 〃 تاویلا	〃 ۱۰	وان کلا 〃 معک	القصص ۸	وابتغ 〃 الیک	الفتح ۱	لتؤمنوا 〃 اصیلا
〃 ۹	وما ارسلنا 〃 تسلیما	〃 ۱۰	واقم الصلوٰۃ 〃 المحسنین	الروم ۴	ضرب لکم 〃 فرحون	الحجرات ۱	وان طائفتان 〃 ترحمون
〃 ۱۰	یاایہا الذین اٰمنوا 〃 عظیما	〃 ۱۰	فلولا کان 〃 منہم	لقمان ۲	ولقد اٰتینا 〃 غنی حمید	الذاریات ۳	من کل شیٔ 〃 نذیر مبین
〃 ۱۱	من یشفع 〃 نصیب منہا	یوسف ۵	ان الحکم 〃 لا یعلمون	〃 ۲	واتبع 〃 الیّ	〃 ۳	وما خلقت 〃 لیعبدون
〃 ۱۱	واذا حییتم 〃 ردوہا	〃 ۸	علیہ فلیتوکل المتوکلون	〃 〃	یابنی 〃 الامور	النجم ۳	افمن 〃 واعبدوا
〃 ۱۳	لا یستوی 〃 عظیما	〃 ۸	انہ من یتق 〃 المحسنین	〃 〃	ولقد اٰتینا 〃 من صوتک	الرحمٰن ۱	واقیموا 〃 المیزان
〃 ۱۷	من امر 〃 عظیما	الرعد ۳	الذین یوفون 〃 عقبی الدار	〃 ۴	یاایہا الناس 〃 شیئا	الواقعۃ ۲	فسبح 〃 العظیم
〃 ۱۹	ولقد وصینا 〃 اللہ	ابراہیم ۲	واذ تاذن 〃 لشدید	الاحزاب ۳	لقد کان 〃 کثیرا	الحدید ۱	اٰمنوا 〃 مؤمنین
〃 ۲۰	یا۔ کونوا 〃 خبیرا	〃 ۵	قل 〃 خلال	〃 ۶	یا۔ اذکروا 〃 اصیلا	〃 ۲	الم یان 〃 نورہم
المائدۃ ۱	یاایہا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود	النحل ۱۳	ان اللہ یامر 〃 القربیٰ	〃 ۹	یا۔ اتقوا 〃 عظیما	〃 ۳	سابقوا 〃 جنۃ
〃 ۱	وتعاونوا علی البر والتقویٰ	〃 ۱۳	واوفوا 〃 عاہدتم	السبا ۲	اعملوا 〃 الشکور	〃 ۳	لقد ارسلنا 〃 بالغیب
〃 ۲	یا۔ کونوا قوامین 〃 واتقوا اللہ	〃 〃	ولنجزین 〃 یعملون	〃 ۵	قل 〃 الرازقین	〃 ۴	یا۔ اتقوا 〃 رحیم
〃 ۲	وعد اللہ 〃 عظیم	〃 〃	فاذا قرأت 〃 الرحیم	الفاطر ۲	من کان 〃 یرفعہ	المجادلۃ ۱	یا۔ اذا قیل 〃 خبیر
〃 ۲	یا۔ اذکروا 〃 مؤمنون	بنی اسرائیل ۳	وقضیٰ ربک 〃 میسورا	〃 ۳	انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء	الحشر ۱	وما اٰتٰکم 〃 العقاب
〃 ۶	یا۔ اتقوا اللہ 〃 تفلحون	〃 ۱۲	وقل الحمد للہ 〃 وکبرہ تکبیرا	〃 ۲	ان الذین یتلون 〃 تبور	〃 〃	ومن یوق 〃 المفلحون
〃 ۱۲	لا یؤاخذکم 〃 تشکرون	الکہف ۱۲	قل انما 〃 احدا	یٰسٓ ۱	ونکتب ما قدموا واٰثارہم	〃 ۴	والذین 〃 رحیم
〃 ۱۴	یا۔ علیکم انفسکم 〃 اہتدیتم	مریم ۴	واذکر فی الکتاب اسمٰعیل 〃 مرضیا	الصافات ۲	لمثل ہذا فلیعمل العاملون	〃 ۳	یا۔ اتقوا اللہ 〃 تعملون

سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آیت	سورت مع رکوع	آبت
الممتحنہ ۱	لقد کان تا والیوم الآخر	البقرہ ۱۸	ولا تکفرون	اٰل عمران ۱۱	ولا تفرقوا	الانفال ۳	یا۔ لا تخونوا تا تعلمون
الصف ۱	ان اللہ یحب ״ مرصوص	״ ۱۹	ولا تقولوا ״ لا تشعرون	״ ״	ولا تکونوا تا عظیم	״ ۶	واطیعوا اللہ ״ الصابرین
״ ۲	یا۔ ہل ادلکم ״ خیر لکم	״ ״	ان الذین یکتمون ״ اللاعنون	״ ۱۴	یا۔ لا تاکلوا ״ مضاعفۃ	״ ״	ولا تکونوا ״ سبیل اللہ
״ ״	یاایہا الذین اٰمنوا کونوا انصار اللہ	״ ״	ولا تتبعوا ״ لا تعلمون	״ ۱۶	یا۔ ان تطیعوا ״ خاسرین	التوبۃ ۵	والذین یکنزون ״ الیم
الجمعۃ ۲	واذکروا ״ تفلحون	״ ״	واذا قیل ״ ولا یہتدون	״ ۱۷	یا۔ لا تکونوا ״ یمیت	یونس ۲	واذا مس ״ مسہ
المنافقون ۲	وانفقوا ״ الصالحین	״ ״	ان الذین ״ بعید	״ ۱۸	ولا یحسبن الذین یبخلون ״ خبیر	״ ״	قل ارایتم ما ״ القیامۃ
التغابن ۱	ومن یؤمن ״ العظیم	״ ۲۲	ذالک تخفیف ״ الیم	النساء ۱	ان الذین یاکلون ״ سعیر	ہود ۱	الر کتب ״ الا اللہ
״ ۲	ما اصاب ״ الحکیم	״ ״	کتب علیکم ״ غفور رحیم	״ ۵	یا۔ لا تاکلوا ״ رحیما	״ ۲	ولئن ״ فخور
الطلاق ۱	واشہدوا ״ حسبہ	״ ۲۳	ولا تباشروہن ״ یتقون	״ ״	ولا تتمنوا ״ اکتسبن	״ ״	من کان ״ یضعف
״ ۲	وعد اللہ لہم ״ اٰمنوا	״ ״	ولا تاکلوا ״ تعلمون	״ ۶	ان اللہ لا یحب ״ قرینا	״ ״	لعنۃ اللہ ״ کافرون
التحریم ۱	یا قوا انفسکم واہلیکم نارا	״ ۲۴	ولا تعتدوا ״ ولا معتدین	״ ۷ و ۸	ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ	״ ״	ولا تنقصوا ״ مفسدین
״ ۲	یا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا	״ ״	ولا تقاتلوہم ״ فیہ	״ ۷	الم تر الی ״ مبینا	״ ۱۰	ولا تطغوا ״ لا تنصرون
״ ״	یاایہا النبی ״ علیہم	״ ״	ولا تلقوا ״ التہلکۃ	״ ۹	یریدون ان ״ صدودا	یوسف ۱۰	ولا تیئسوا ״ الکافرون
المزمل ۲	ان ربک ״ رحیم	״ ۲۶	ومن یبدل ״ العقاب	״ ۱۱	ومن یشفع ״ کفل منہا	الرعد ۳	والذین ینقضون ״ الدار
الدہر ۱	ان الابرار ״ قمطریرا	״ ״	زین ״ اٰمنوا	״ ۱۳	وما کان ״ مؤمنا	ابراہیم ۱	یستحبون ״ بعید
النازعات ۲	فاذا جاءت ״ الماوی	״ ۲۷	ومن یرتدد ״ خالدون	״ ״	ومن یقتل ״ عظیما	״ ۲	واذ تاذن ״ لشدید
التطفیف ۱	ان الابرار ״ المتنافسون	״ ״	یسئلونک ״ نفعہما	״ ۱۵	ولا تہنوا فی ابتغاء القوم	النحل ۳	الہکم ״ المستکبرین
الاعلیٰ ۱	سبح اسم ربک الاعلیٰ	״ ״	ولا تنکحوا ״ اعجبکم	״ ۱۶	ومن یکسب خطیئۃ ״ مبینا	״ ۷	وقال اللہ لا ״ تتقون
الفجر ۱	فاما الانسان ״ المسکین	״ ۲۸	ویسئلونک ״ المتطہرین	״ ۲۰	فلا تتبعوا ״ خبیرا	״ ۱۳	ونہی ״ تذکرون
البلد ۱	لقد ״ بالمرحمۃ	״ ״	ولا تجعلوا ״ الناس	״ ״	وقد نزل ״ مثلہم	״ ״	ولا تنقضوا ״ تفعلون
اللیل ۱	ان سعیکم ״ للیسریٰ	״ ״	ولا یحل لہن ״ الآخر	״ ۲۱	لا یحب اللہ الجہر ״ ظلم	״ ״	ولا تتخذوا ״ عظیم
الضحیٰ ۱	الم یجدک ״ فحدث	״ ۲۹	ولا یحل لکم ״ حدود اللہ	المائدۃ ۱	یا۔ لا تحلوا ״ البیت الحرام	״ ۱۴	من کفر ״ الکافرین
البینۃ ۱	وما تفرق الذین ״ القیمۃ	״ ״	ولا تمسکوہن ״ نفسہ	״ ״	ولا یجرمنکم ״ تعتدوا	״ ۱۵	ولا تقولوا ״ لا یفلحون
״ ״	جزاؤہم ״ ربہ	״ ״	ولا تتخذوا ״ ہزوا	״ ״	ولا تعاونوا ״ العقاب	بنی اسرائیل ۲	لا تجعل ״ مخذولا
العصر ۱	والعصر ״ بالصبر	״ ۳۱	ولا تنسوا الفضل بینکم	״ ۲	ولا یجرمنکم ״ ان لا تعدلوا	״ ۳	وات ذا القربیٰ ״ بصیرا
القریش ۱	تمام سورۂ قریش	״ ۳۶	الذین ״ یحزنون	״ ۷	فلا تخشوا ״ الکافرون	״ ۴	ولا تقتلوا ״ اشدہ
باب (۳) نواہی		״ ״	یاایہا الذین ״ الناس	״ ״	ومن لم یحکم ״ الفاسقون	״ ״	ولا تقف ״ مدحورا
		״ ۳۷	ولا تیمموا ״ فیہ	״ ۱۲	یا۔ لا تحرموا ״ المعتدین	الکہف ۴	ولا تقولن ״ فرطا
البقرہ ۳	فلا تجعلوا للہ اندادا	״ ۳۸	الذین یاکلون ״ حرم الربوا	״ ״	یا۔ انما الخمر ״ منتہون	״ ۸	ومن اظلم ״ یداہ
״ ۵	ولا تکونوا ״ تعلمون	״ ۳۹	ولا یاب ״ اللہ	״ ۱۳	قل لا یستوی ״ تفلحون	مریم ۱	ولم یکن ״ عصیا
״ ״	اتامرون ״ تعقلون	״ ״	ولا یبخس منہ شیئا	الانعام ۳	ومن اظلم ״ الظالمون	״ ۴	اضاعوا ״ غیا
״ ۱۲	من کان ״ للکافرین	״ ״	ولا یاب الشہداء اذا ما دعوا	״ ۸	واذا رایت ״ الظالمین	طٰہٰ ۶	وقد خاب ״ ظلما
״ ״	اوکلما ״ لایؤمنون	״ ״	ولا تسئموا ان تکتبوہ	״ ۱۱	ومن اظلم ״ انزل اللہ	״ ۸	ولا تمدن ״ الدنیا
״ ״	نبذ فریق ״ لایعلمون	״ ״	ولا یضار کاتب ولا شہید	״ ۱۷	کلوا واشربوا ״ المسرفین	الحج ۲	ومن الناس ״ البعید
״ ״	ولما جاءہم ״ لوکانوا یعلمون	״ ״	ولا تکتموا ״ قلبہ	״ ۱۹	قل تعالوا ״ تتقون	״ ״	من کان یظن ״ یغیظ
״ ۱۴	ومن اظلم ״ خرابہا	اٰل عمران ۳	لا یتخذ ״ تقٰۃ	الاعراف ۴	قل من حرم ״ لا تعلمون	״ ۳	ان الذین کفروا ״ الیم
״ ۱۷	ومن اظلم ״ من اللہ	״ ۷	ولا تتخذ ״ اللہ	״ ۷	ولا تفسدوا ״ اصلاحہا	״ ۵	ان اللہ ״ کفور
״	ومن حیث ״ واخشونی	״ ״	یا اہل الکتاب ״ تعلمون	״ ۲۲	وللہ الاسماء ״ یعملون	المؤمنون ۲	قد افلح ״ خالدون

سورت مع رکوع	آیت
المؤمنون ۶	ومن یدع تا الکافرون
النور ۲	لکل امرئ ؍ مبین
؍ ۲	اذ تلقونہ ؍ مؤمنین
؍ ؍	ان الذین یحبون ؍ الآخرۃ
؍ ۳	ولاتتبعوا ؍ المنکر
؍ ؍	ان الذین یرمون ؍ عظیم
؍ ۴	یا- لاتدخلوا ؍ یؤذن لکم
؍ ۴	ولاتکرہوا فتیاتکم علی البغاء
؍ ۷	ومن کفر ؍ الفاسقون
؍ ۹	لاتجعلوا ؍ الیم
الفرقان ۲	ومن یظلم ؍ کبیرا
؍ ۶	والذین لایدعون ؍ اثاما
؍ ؍	والذین لایشہدون ؍ کراما
الشعراء ۱۱	والشعراء ؍ یہیمون
؍ ؍	وانہم یقولون ؍ مالایفعلون
؍ ؍	وسیعلم ؍ ینقلبون
النمل ۴	اتاتون الفاحشۃ ؍ تجہلون
القصص ۸	ومن اضل ؍ الظالمین
؍ ۸	ان اللہ لایحب الفرحین
؍ ؍	ولاتبغ ؍ المفسدین
العنکبوت ۱	وان جاہداک ؍ تطعہما
؍ ؍	ومن الناس من ؍ کعذاب اللہ
الروم ؍	ولاتکونوا من ؍ شیعا
؍ ؍	واذا اذقنا ؍ یؤمنون
؍ ؍	من اتیتم من ربا ؍ عند اللہ
لقمان ۲	لاتشرک عظیم
؍ ۳	ومن الناس من یجادل ؍ السعیر
؍ ۴	فلاتغرنکم ؍ الغرور
السجدۃ ۲	ومن اظلم ؍ منتقمون
الاحزاب ۱	ماجعل اللہ رحیما
؍ ۵	وما کان لمؤمن ؍ مبینا
؍ ۷	ان الذین یؤذون ؍ مبینا
الفاطر ۲	والذین یمکرون ؍ یبور
ص ۲	ولاتتبع الہوی ؍ یوم الحساب
الزمر ۱	والذین اتخذوا ؍ کفار
؍ ؍	ولایرضی لعبادہ الکفر
؍ ؍	واذا مس الانسان ؍ النار

سورت مع رکوع	آیت
الزمر ۱	ہل یستوی تا لایعلمون
؍ ۳	افمن شرح اللہ ؍ مبین
؍ ۵	فاذا مس ؍ یعلمون
؍ ۶	قل یعبادی ؍ رحمۃ اللہ
؍ ؍	ویوم القیامۃ ؍ للمتکبرین
؍ ۷	لئن اشرکت ؍ الخاسرین
المؤمن ۲	یعلم ؍ الصدور
؍ ۴	ان الذین یجادلون ؍ جبار
حم السجدۃ ۱	وویل للمشرکین ؍ کافرون
؍ ۵	لاتسجدوا للشمس ولا للقمر
الشوری ۵	وانا اذا ؍ کفور
الزخرف ۴	ومن یعش ؍ قرین
الجاثیہ ۱	ویل ؍ مبین
؍ ۳	افرایت من اتخذ الہہ ہواہ
الاحقاف ۱	ومن اضل ؍ غافلون
محمد ۱	الذین کفروا ؍ اعمالہم
؍ ۳	ان تفسدوا ؍ ارحامکم
؍ ؍	ذلک بانہم ؍ اعمالہم
؍ ۴	ان الذین ؍ السلم
؍ ؍	ہا انتم ؍ امثالکم
الحجرات ۲	یا- لایسخر ؍ تواب رحیم
ق ۲	کل کفار ؍ الشدید
الذاریات ۳	ولاتجعلوا ؍ مبین
النجم ۲	من تولی ؍ الدنیا
؍ ؍	فلاتزکوا انفسکم
الرحمن ۱	ولاتخسروا المیزان
الواقعۃ ۱	کانوا قبل ؍ العظیم
؍ ۳	انہ لقران ؍ تکذبون
الحدید ۳	لکیلا ؍ الحمید
المجادلۃ ۲	یا- اذا تناجیتم ؍ تحشرون
؍ ۳	تولوا ؍ علیہم
؍ ؍	ویحلفون ؍ یعلمون
الممتحنۃ ۲	لایشرکن ؍ معروف
؍ ؍	یا- لاتتولوا ؍ القبور
الصف ۱	یا- لم تقولون ؍ تقولوا مالاتفعلون
الجمعۃ ۱	مثل الذین ؍ الظالمین
القلم ۱	ان ربک ؍ الاولین
؍ ؍	انا بلوناہم ؍ لوکانوا یعلمون

سورت مع رکوع	آیت
الحاقۃ ۱	انہ کان لا تا المسکین
المعارج ۱	من ادبر ؍ منوعا
الجن ۱	وان المساجد ؍ احدا
القیامۃ ۲	فلاصدق ؍ یتمطی
المرسلات ۲	واذا قیل ؍ یؤمنون
النازعات ۲	من طغی ؍ الجحیم ہی الماوی
التطفیف ۱	ویل ؍ یخسرون
؍ ؍	ومایکذب بہ ؍ یکسبون
؍ ؍	ان الذین اجرموا ؍ یضحکون
البروج ۱	ان الذین فتنوا ؍ الحریق
الفجر ۱	فاما الانسان ؍ جما
اللیل ۱	واما من ؍ تردی
؍ ؍	الاشقی ؍ تولی
الضحی ۱	فاما ؍ تنہر
العلق ۱	لیطغی ؍ صلی
الہمزۃ ۱	ویل ؍ عدود
الماعون ۱	یکذب ؍ الماعون
باب (۳) اخلاق وحسن معاملات	
البقرۃ ۲۲	فمن عفی ؍ الیم
؍ ۲۳	ولاتاکلوا ؍ تعلمون
؍ ۲۴	ولاتعتدوا ؍ المعتدین
؍ ؍	فمن اعتدی ؍ المتقین
؍ ۲۷	قل اصلاح ؍ المصلح
؍ ۳۰	والوالدات ؍ بصیر
؍ ۳۱	وان تعفوا ؍ بینکم
؍ ۳۹	یا- اذا تداینتم ؍ تعملون علیم
النساء ۱	وآتوا الیتامی ؍ [illegible]
؍ ۵	یا- تاکلوا ؍ منکم
؍ ؍	والذین عقدت ؍ نصیبہم
؍ ؍	وان خفتم ؍ خبیرا
؍ ؍	وبالوالدین ؍ فخورا
؍ ۸	ان اللہ یامرکم ؍ اہلہا
؍ ۱۱	من یشفع ؍ کفل منہا
؍ ؍	واذا حییتم ؍ ردوہا
؍ ۱۹	والصلح خیر
؍ ۲۰	یا- کونوا ؍ خبیرا
؍ ۲۱	لایحب اللہ ؍ قدیرا
المائدۃ ۱	یا ایہا الذین آمنوا اوفوا بالعقود
؍ ۱	ولایجرمنکم ؍ ان تعتدوا

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۹	وبالوالدین تا ذا قربی
الاعراف ۲۴	خذ العفو ؍ علیم
الانفال ۱	واصلحوا ذات بینکم
؍ ۳	وتخونوا ؍ تعلمون
؍ ۶	ولاتنازعوا ؍ ریحکم
النحل ۱۳	ان اللہ یامر ؍ تفعلون
؍ ۱۶	وان عاقبتم ؍ الصابرین
بنی اسرائیل ۳	وماتعرضن ؍ میسورا
؍ ۴	واوفوا ؍ تاویلا
؍ ؍	ولاتمش فی ؍ مکروہا
مریم ۳	انہ کان صدیقا
؍ ۴	انہ کان صادق الوعد
الحج ۸	ومن عاقب ؍ لعفو غفور
المؤمنون ۱	والذین ؍ معرضون
؍ ؍	والذین ہم لاماناتہم ؍ راعون
؍ ۶	ادفع ؍ السیئۃ
النور ۲	لولا اذ ؍ مبین
؍ ؍	ولولا ؍ مؤمنین
؍ ۳	ولایاتل ؍ غفور رحیم
؍ ؍	ان الذین ؍ عظیم
؍ ۴	یا- لاتدخلوا ؍ تکتمون
؍ ۸	یا- لیستاذنکم ؍ تعقلون
الفرقان ۶	یمشون ؍ سلاما
؍ ؍	والذین لایشہدون ؍ کراما
الشعراء ۱۱	وانہم یقولون مالایفعلون
القصص ۹	لایریدون علوا فی الارض ولا فسادا
لقمان ۲	ولاتصعر ؍ الحمیر
الاحزاب ۱	ادعوہم ؍ موالیکم
؍ ۷	والذین یؤذون ؍ مبینا
حم السجدۃ ۵	ولاتستوی ؍ حمیم
الشوری ۴	واذا ما غضبوا ہم یغفرون
؍ ۴	وامرہم شوری بینہم
؍ ؍	وجزاء ؍ الامور
الحجرات	انما المؤمنون ؍ ترحمون
؍ ۲	یا- لایسخر ؍ خبیر
النجم ۲	ہو اعلم بمن اتقی
الرحمن ۱	الاتطغوا ؍ ولاتخسروا المیزان
التغابن ۲	وان تعفوا ؍ رحیم

سورت مع رکوع	آیت
اطلاق ۱	وأتمروا بینکم بمعروف
المدثر ۱	ولا تمنن تستکثر
التطفیف ۱	ویل تا یخسرون
الضحیٰ ۱	فاما 〃 تنہر
الہمزۃ ۱	ویل لکل ہمزۃ لمزۃ
الماعون ۱	ویمنعون الماعون

باب (۴) حقوق العباد

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۲	واتی 〃 القربیٰ
〃	کتب علیکم 〃 المتقین
〃 ۳	والوالدات 〃 مثل ذلک
النساء ۵	والذین عقدت 〃 نصیبہم
〃 ۶	وبالوالدین 〃 ایمانکم
〃 ۸	یا- اطیعوا 〃 منکم
النحل ۱۳	وایتاء ذی القربیٰ
بنی اسرائیل ۳	وبالوالدین 〃 غفورا
〃 〃	وآت 〃 ابن السبیل
〃 〃	واما تعرضن 〃 میسورا
مریم ۱	وبرا بوالدیہ
〃 ۴	وکان یأمر 〃 الزکوٰۃ
طٰہٰ ۸	وأمر 〃 بالصلوٰۃ
النور ۳	ولا یأتل 〃 القربیٰ
العنکبوت ۱	ووصینا 〃 حسنا
الروم ۴	فآت 〃 المفلحون
لقمان ۲	ووصینا 〃 معروفا
الاحزاب ۱	واولوا 〃 مسطورا
الاحقاف ۲	ووصینا 〃 شہرا
محمد ۳	فہل عسیتم 〃 ارحامکم
الحجرات ۱	انما المؤمنون اخوۃ
التحریم ۱	یا- قوا انفسکم واہلیکم نارا
البلد ۱	یتیما ذا مقربۃ

باب (۵) حقوق زوجین و حسن معاشرت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۳	ہن لباس لکم وانتم لباس لہن
〃 ۲۸	نساؤکم 〃 لانفسکم
〃 ۲۹	فامساک 〃 شیئا
〃 〃	ولا تمسکوہن 〃 لنفسہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳۰	وعلی المولود لہ تا علیہا
النساء ۱	فان خفتم 〃 مریئا
〃 ۳	ولا تعضلوہن 〃 غلیظا
〃 ۶	الرجال 〃 خبیرا
〃 ۱۹	وان امرأۃ 〃 خبیر
〃 〃	ولن تستطیعوا 〃 حکیما
التغابن ۲	وان تعفوا 〃 رحیم
الطلاق ۱	اسکنوہن 〃 اتاہا

باب (۶) عورتوں اور غلاموں اور ضعیفوں اور یتیموں اور مسکینوں وغیرہ کی رعایت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۲	واتی 〃 الرقاب
〃 ۲۹	الطلاق 〃 شیئا
〃 〃	ولا تمسکوہن 〃 نفسہ
〃 ۳۰	واذا طلقتم 〃 بالمعروف
〃 ۳۱	وللمطلقات 〃 للمتقین
〃 ۳۶	قول معروف 〃 الاذیٰ
〃 ۳۸	وان کان ذو عسرۃ 〃 تعلمون
〃 ۳۹	فان کان الذی 〃 بالعدل
النساء ۱	وآتوا الیتامیٰ 〃 فی الیتامیٰ
〃 〃	فان خفتم 〃 نحلۃ
〃 ۲	ولا تؤتوا 〃 بالمعروف
〃 〃	واذا حضر 〃 معروفا
〃 〃	ولیخش 〃 سعیرا
〃 ۳	یا- لا یحل 〃 غلیظا
〃 ۴	فمن ماملکت 〃 بالمعروف
〃 〃	فعلیہن نصف 〃 العذاب
〃 ۶	والیتامیٰ 〃 ایمانکم
〃 ۱۹	ومایتلیٰ 〃 بہ علیما
〃 〃	فلا تمیلوا 〃 کالمعلقۃ
بنی اسرائیل ۴	ولا تقربوا مال الیتیم 〃 اشدہ
النور ۳	ولا یأتل 〃 المساکین
〃 ۴	وانکحوا 〃 اماءکم
〃 〃	والذین یبتغون 〃 الدنیا
الروم ۴	فآت ذا 〃 المفلحون
الاحزاب ۶	فمتعوہن 〃 جمیلا

سورت مع رکوع	آیت
الحشر ۱	والیتامیٰ تا منکم
الطلاق ۱	لا تخرجوہن 〃 مبینۃ
〃 〃	اسکنوہن 〃 اجورہن
الفجر ۱	کلا بل لا تکرمون 〃 المسکین
البلد ۱	فک 〃 متربۃ
الضحیٰ ۱	فاما 〃 تنہر
الماعون ۱	یدع 〃 المسکین

باب (۷) آداب مجلس وملاقات

سورت مع رکوع	آیت
النساء ۱۱	واذا حییتم 〃 ردوہا
النور ۴	یا- لا تدخلوا 〃 علیہم
〃 ۸	فاذا دخلتم 〃 طیبۃ
〃 ۹	واذا کانوا 〃 یستاذنوہ
العنکبوت ۳	وتاتون فی نادیکم المنکر
الاحزاب ۷	ولکن اذا 〃 لحدیث
الحجرات ۱	یا- لا ترفعوا 〃 بالقول
〃	ان الذین ینادونک 〃 خیرالہم
المجادلۃ ۲	یا- اذا قیل لہم 〃 فانشزوا

باب (۸) رسول کا ادب

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ۳	ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون
〃 〃	یا- استجیبوا 〃 دعاکم
التوبۃ ۱۵	ماکان لاہل المدینۃ 〃 نفسہ
النور ۹	انما المؤمنون 〃 عذاب الیم
الاحزاب ۱	النبی اولیٰ 〃 انفسہم
〃 ۷	یا- لا تدخلوا 〃 عظیما
〃 〃	ان اللہ وملئکتہ 〃 مہینا
〃 ۹	یا- لا تکونوا کالذین آذوا موسیٰ
الحجرات ۱	یا- لا تقدموا 〃 غفور رحیم

باب (۹) انتظام ملکی وسیاست[1]

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۲	یا- کتب علیکم 〃 تتقون

[1] اس حصے میں جو جو بیسواں باب ہے اس کو بھی اسی کا ایک جزو سمجھنا چاہیے ۱۲

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۴	وقاتلوا تا اعتدیٰ علیکم
〃 ۲۹	یا- اذا تداینتم 〃 بالعدل
〃 〃	واستشہدوا شہیدین 〃 الشہداء
آل عمران ۱۲	یا- لا تتخذوا 〃 خبالا
〃 ۱۷	وشاورہم فی الامر
النساء ۸	واذا حکمتم 〃 بالعدل
〃 〃	واولی الامر منکم 〃 والیوم الآخر
〃 ۱۱	واذا جاءہم 〃 منہم
النساء ۱۳	ومن قتل 〃 حکیما
المائدۃ ۲	ولا یجرمنکم 〃 تعملون
〃 ۵	انما جزاء 〃 رحیم
〃 ۶	والسارق 〃 حکیم
〃 ۷	ان النفس 〃 قصاص
〃 ۱۴	یا- شہادۃ بینکم 〃 واسمعوا
الانعام ۱۹	واذا قلتم 〃 قربیٰ
التوبۃ ۴	قاتلوا 〃 صاغرون
النحل ۱۳	والبغی 〃 عذاب عظیم
النور ۱	الزانیۃ 〃 المؤمنین
〃 〃	والذین یرمون 〃 ان کان من الصادقین
〃 ۹	واذا کانوا 〃 شئت منہم
الاحزاب ۸	لئن لم ینتہ 〃 تبدیلا
ص ۲	یا داؤد 〃 سبیل اللہ
الشوریٰ ۲	وامرت 〃 بینکم
〃 ۴	وامرہم شوریٰ بینہم
محمد ۳	فہل عسیتم 〃 ارحامکم
الحجرات ۱	یا ان جاءکم 〃 نادمین
〃 〃	وان طائفتان 〃 المقسطین

باب (۱۰) اہل کتاب کی مدح اور خاص عاتبین

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۸	ومن اہل الکتاب 〃 یؤدہ الیک
〃 ۲۰	وان من اہل 〃 ربہم
النساء ۲۲	لکن الراسخون 〃 عظیما
المائدۃ ۱	وطعام الذین 〃 قبلکم
〃 ۹	ولو ان اہل 〃 مقتصدۃ
〃 ۱۱	ولتجدن 〃 المحسنین
الاعراف ۲۰	ومن قوم 〃 یعدلون

سورت مع رکوع	آیت
القصص ۶	الذین آتینا تا الجاہلین
العنکبوت ۵	ولاتجادلوا 〃 مسلمون
الحدید ۴	وجعلنا فی 〃 رحمۃ

باب (۱۱) کفار کو نرمی اور حکمت کے ساتھ نصیحت کرنا

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۱۳	ودکثیر 〃 قدیر
النساء ۹	اولٰئک 〃 بلیغا
المائدہ ۳	ولاتزال 〃 المحسنین
الاعراف ۲۴	خذالعفو 〃 الرحیم
یونس ۱۱	قل یاایہاالناس 〃 الحاکمین
الحجر ۶	فاصفح الصفح الجمیل
〃	فاصدع 〃 المشرکین
النحل ۱۶	ادع الی 〃 احسن
بنی اسرائیل ۹	قل کل 〃 سبیلا
الکہف ۳	فلاتمار 〃 احدا
طٰہٰ ۸	قل کل 〃 اہتدٰی
الانبیاء ۷	قل انما 〃 حین
الحج ۹	ولکل امۃ 〃 تختلفون
المومنون ۶	ادفع 〃 یحضرون
الفرقان ۶	وعبادالرحمٰن 〃 سلاما
النمل ۷	انما امرت 〃 المنذرین
القصص ۶	ویدرؤن 〃 الجاہلین
العنکبوت ۵	ولاتجادلوا 〃 مسلمون
〃 ۶	قل کفٰی 〃 الخاسرون
السبا ۳	قل من یرزقکم 〃 الحکیم
یٰس ۲	ومالی لااعبد 〃 فاسمعون
الزمر ۲	قل اللہ اعبد 〃 من دونہ
المومن ۵	ویاقوم مالی 〃 بالعباد
〃 ۷	قل انی نہیت 〃 العالمین
حٰم السجدۃ ۶	قل ارئیتم 〃 بعید
الشوریٰ ۲	فلذلک 〃 المصیر
الزخرف ۷	فاصفح 〃 سلام
الجاثیہ ۲	قل للذین 〃 ایام اللہ
الاحقاف ۱	قل ارئیتم 〃 واستکبرتم
المزمل ۱	واصبر 〃 جمیلا
الاعلیٰ ۱	فذکر ان نفعت الذکریٰ
الغاشیہ ۱	فذکر 〃 بمصیطر

باب (۱۲) کلمات رقاق و مواعظ

اور دنیا سے بے رغبتی اور گزشتگان کے حال سے عبرت

سورت مع رکوع	آیت
البقرہ ۱۱	وتجدنہم 〃 یعملون
〃 ۲۶	زین 〃 الدنیا
〃 〃	ام حسبتم 〃 متی نصراللہ
〃 ۲۸	وقدموا 〃 المؤمنین
〃 ۳۰	واعلموا 〃 حلیم
آل عمران ۲	ان الذین 〃 شیئا
〃 〃	زین 〃 بالعباد
〃 ۳	یوم تجد 〃 نفسہ
〃 ۱۴	یا۔آمنوا 〃 المکذبین
〃 ۱۷	ولئن قتلتم 〃 تحشرون
〃 ۱۹	کل نفس 〃 الغرور
النساء ۱۱	قل متاع 〃 مشیدہ
الانعام ۴	ومالحیوٰۃ 〃 تعقلون
〃 ۷	وہوالذی 〃 تعملون
〃 ۲۰	ولاتکسب 〃 تختلفون
الاعراف ۴	ولکل امۃ 〃 یستقدمون
〃 ۱۲	افامن 〃 الخاسرون
〃 ۱۳	اولم یہد 〃 بذنوبہم
〃 ۲۳	اولم ینظروا 〃 یؤمنون
الانفال ۳	واعلموا 〃 عظیم
التوبہ ۶	ارضیتم 〃 قلیل
یونس ۲	ولقداہلکنا 〃 تعملون
〃 ۳	یاایہاالناس 〃 تتفکرون
〃 ۶	قل بفضل اللہ 〃 یجمعون
ہود ۱	لیبلوکم 〃 عملا
〃 ۲	من کان 〃 یعملون
〃 ۹	ذلک من 〃 ففی الجنۃ
یوسف ۱۲	لقدکان فی 〃 لاولی الالباب
الرعد ۳	وفرحوا 〃 متاع
〃 ۵	افمن ہو 〃 وجعلوا اللہ شرکا
ابراہیم ۱	وذکرہم بایام اللہ 〃 صبار شکور
النحل ۱۳	ولاتشتروا 〃 باق
〃 ۱۵	ان الذین 〃 عذاب الیم

سورت مع رکوع	آیت
بنی اسرائیل	ان احسنتم تا فلما
〃 ۲	من اہتدٰی 〃 اخرٰی
〃 〃	وکم اہلکنا 〃 بصیرا
〃 〃	من کان یرید 〃 تفضیلا
〃 ۶	ان عذاب 〃 محذورا
الکہف ۱	اناجعلنا 〃 جرزا
مریم ۵	اذاتتلٰی 〃 رئیا
〃 〃	والباقیات 〃 مردا
〃 ۶	وکم اہلکنا 〃 رکزا
طٰہٰ ۳	منہاخلقناکم 〃 اخرٰی
〃 ۷	ومن اعرض 〃 النہٰی
الانبیاء ۱	اقترب 〃 معرضون
〃 ۲	وکم قصمنا 〃 خامدین
〃 ۲	وماخلقنا 〃 لاعبین
〃 ۳	کل نفس 〃 ترجعون
〃 ۴	ولئن مستہم 〃 ظالمین
الحج ۶	فکاین من 〃 الصدور
المومنون ۲	ان فی ذلک 〃 مبتلین
〃 ۶	قال کم 〃 ترجعون
الفرقان	ولقد اتوا علی 〃 نشورا
〃 ۶	والذین اذاذکروا 〃 عمیانا
الشعراء ۴	ان فی ذلک لاٰیۃ وما 〃 الرحیم
القصص ۶	وکم اہلکنا 〃 الوارثین
〃 ۶ و ۷	وما اوتیتم 〃 المحضرین
〃 ۸	وابتغ 〃 الیک
〃 〃	وقال الذین 〃 الصابرون
العنکبوت ۱	احسب 〃 العالمین
〃 ۶	یعبادی الذین 〃 علیم
〃 ۷	وماہٰذہ 〃 کانوایعلمون
الروم ۱	یعلمون ظاہرا 〃 یستہزءون
لقمان ۴	یاایہاالناس 〃 الغرور
السجدۃ ۳	اولم یہد 〃 یسمعون
الاحزاب ۲	قل لن ینفعکم 〃 نصیرا
السبا ۴ و ۵	وقالوانحن 〃 محضرون
الفاطر ۱	یاایہاالناس ان 〃 اصحٰب السعیر وعداللہ
〃 ۳	یاایہاالناس 〃 المصیر
یٰس ۲	ومالی 〃 ترجعون

سورت مع رکوع	آیت
یٰس ۲	یاحسرۃ تا محضرون
صٓ ۱	کم اہلکنا 〃 مناص
الزمر ۲	الم تران 〃 الالباب
المومن ۳	افلم یسیروا 〃 العقاب
〃 ۵	یاقوم 〃 حساب
〃 ۹	افلم یسیروا 〃 الکافرون
حٰم السجدۃ ۶	من عمل 〃 للعبید
الشوریٰ ۲	من کان یرید 〃 نصیب
〃 ۴	وما اتیتم 〃 نصیر
〃 〃	فما اوتیتم 〃 ابقٰی
الزخرف ۳	ولولاان یکون الناس 〃 للمتقین
الجاثیہ ۱	ویل لکل 〃 عظیم
〃 ۲	من عمل 〃 ترجعون
〃 ۲ و ۳	ام حسب 〃 یظلمون
الجاثیہ ۴	وقیل 〃 یستعتبون
الاحقاف ۲	ولکل درجات 〃 مماعملوا
〃 〃	ویوم 〃 تفسقون
〃 ۳ و ۴	ولقد مکناہم 〃 یرجعون
〃 ۴	کانہم یوم 〃 نہار
محمد ۲	والذین کفروا 〃 ناصرلہم
〃 ۴	انما الحیوٰۃ 〃 امثالکم
الفتح ۲	ومن یتول 〃 الیما
ق ۲	ولقد خلقنا 〃 تحید
〃 ۳	وکم اہلکنا 〃 شہید
الذاریات ۲	وترکنا 〃 فاسقین
〃 〃	ومن کل 〃 نذیرمبین
〃 ۳	وماخلقت 〃 المتین
النجم ۲	وللہ ما 〃 اتقٰی
〃 ۳	ان لاتزر 〃 المنتہٰی
القمر ۱	ولقد ترکنہا 〃 مدکر
〃 ۳	ولقداہلکنا 〃 مدکر
الرحمٰن ۲	کل من 〃 والاکرام
〃 〃	سنفرغ 〃 بسلطان
〃 ۳	ہل جزاء 〃 الاحسان
الواقعہ ۲	نحن قدرنا 〃 تعلمون
〃 〃	نحن جعلنا 〃 تذکرۃ
〃 ۳	فلولااذا 〃 العظیم
الحدید ۱	ومالکم 〃 الارض

سورت مع رکوع	آیت
الحدید ۲	ربنا: دنہم تا النار
" ۴	الم یان " تعقلون
" ۳	اعلموا " الغرور
الحشر ۳	یاالقواللہ " یتفکرون
الجمعۃ ۲	واذاراوا " الرازقین
المنافقون ۲	یاالاتلہکم " تعلمون
التغابن ۲	انمااموالکم " اجرعظیم
الطلاق ۱	ومن یتق اللہ " قدرا
الملک ۱	خلق الموت " عملا
" ۲	ءامنتم " تحشرون
" "	قل ارایتم ان اہلکنی " معین
المعارج ۱	ان عذاب " مامون
" ۲	ایطمع " مسبوقین
المزمل ۱	فکیف " سبیلا
" ۲	وماتقدموا " اجر
المدثر ۲	انہالاحدی " بینۃ
القیامۃ ۱	یقول الانسان " معاذیرہ
" "	کلابل تحبون " المساق
" ۲	الحسب " الموتی
الدہر ۱	ہل اتی " کفورا
" ۲	ان ہؤلا " سبیلا
النباء ۲	ذلک الیوم " ترابا
النازعات ۱	ان فی " یخشی
" ۳	کانہم یوم " ضحہا
عبس ۱	قتل الانسان " الفجرۃ
الانفطار ۱	یاایہاالناس " للہ
الانشقاق ۱	یاایہاالناس " فملاقیہ
" ۱	انہ کان " طبق
البروج ۱	ان بطش " لشدید
الطارق ۱	ان کل " ناصر
الاعلیٰ ۱	قدافلح " ابقی
الفجر ۱	تاکلون " جما
" ۱	یومئذ " لحیاتی
البلد ۱	لقدخلقنا " یرہ احد
الشمس ۱	قدافلح " دسّٰہا
العادیات ۱	ان الانسان لربہ " لخبیر
التکاثر ۱	الہٰکم " عن النعیم
الہمزۃ ۱	جمع " الحطمہ

باب (۳) ادعیہ

سورت مع رکوع	آیت
الفاتحۃ ۱	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
" "	الحمدللہ تا الضالین
البقرۃ ۵	رب اجعل " الآخر
" "	ربناتقبل " الحکیم
" ۲۵	ربناآتنا " النار
" ۴۰	غفرانک " المصیر
" "	ربنالاتؤاخذنا " الکافرین
آل عمران ۱	ربنالا " فیہ
" ۲	ربنااننا " النار
" ۳	اللہم مالک " حساب
" ۵	ربناآمنا " الشاہدین
" "	ربنااغفر " الکافرین
" ۲۰	ربناماخلقت " المیعاد
المائدۃ ۱۵	اللہم ربنا " الرازقین
الاعراف ۱۱	ربناافتح " الفاتحین
" ۱۴	ربناافرغ " مسلمین
" ۱۸	رب اغفر " الراحمین
" ۱۹	انت ولینا " الیک
التوبۃ ۱۶	حسبی اللہ " العظیم
یونس ۹	ربنالا " الکافرین
" "	ربنااطمس " الالیم
ہود ۴	بسم اللہ " رحیم
" "	رب انی " الخاسرین
یوسف ۱۱	فاطر " الصالحین
ابراہیم ۶	رب اجعل " یقوم الحساب
بنی اسرائیل ۳	رب ارحمہماکماربیانی صغیرا
" ۹	رب ادخلنی " نصیرا
الکہف ۱	ربناآتنا " رشدا
مریم ۱	رب انی " رضیا
طٰہٰ ۲	رب اشرح " امری
" ۶	رب زدنی علماً
الانبیاء ۶	انی مسنی " الراحمین
" "	لاالہ " الظالمین
" ۶	رب لاتذرنی " الوارثین
" ۷	رب احکم بالحق۔
المؤمنون ۲	رب " کذبون
المؤمنون ۴	رب انزلنی تا المنزلین
" ۶	رب اما " الظالمین
" "	رب اعوذبک " یحضرون
" "	ربناآمنا " الراحمین
" "	رب اغفر " الراحمین
الفرقان ۶	ربنااصرف " جہنم
" "	ربناہب " اماما
الشعراء ۵	رب ہب لی " یبعثون
" ۶	فافتح " المؤمنین
" ۹	رب نجنی " یعملون
النمل ۲	رب اوزعنی " الصالحین
" ۳	رب انی " العالمین
" ۵	الحمدللہ " اصطفیٰ
القصص ۲	رب انی " للمجرمین
" "	رب " الظالمین
" ۳	رب انی " فقیر
العنکبوت ۳	رب " المفسدین
الصافات ۳	رب " الصالحین
ص ۳	رب اغفر " الوہاب
الزمر ۵	اللہم " یختلفون
المؤمن ۱	ربناوسعت " العظیم
الاحقاف ۲	رب اوزعنی " المسلمین
القمر ۱	رب انی مغلوب فانتصر
الحشر ۲	ربنااغفر " رحیم
الممتحنۃ ۱	ربناعلیک " الحکیم
التحریم ۲	ربنااتمم " قدیر
" "	رب ابن " الظالمین
القلم ۱	سبحان " الظالمین
نوح ۲	ولاتزد " ضلالا
" "	رب لا " تبارا
الفلق ۱	اعوذ " حسد
الناس ۱	اعوذ " الجنۃ والناس

باب (۴) مومنون کی مدح اور خصلتیں اور اُن کا فلاح یافتہ ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱	للمتقین " المفلحون
البقرۃ ۵	الخاشعین تا راجعون
" ۱۴	الذین آتیناہم " بہ
" ۱۵	للطائفین " السجود
" ۱۶	ونحن لہ مخلصون "
" ۱۹	الصابرین " المہتدون
" ۲۰	والذین آمنوا " للہ
" ۲۲	ولکن البر " المتقون
" ۲۴	ولکن البر " اتقیٰ
" ۲۵	ومن الناس من یشری " اللہ
" ۴۰	آمن الرسول " الکافرین
آل عمران ۲	للذین اتقوا " بالاسحار
" ۱۱	ولتکن " المفلحون
" ۱۲	کنتم خیر " باللہ
" ۱۴	للمتقین " العالمین
" ۲۰	اولی الالباب " حسن الثواب
الانعام ۶	الذین یدعون " وجہہ
" ۹	الذین آمنوا " المہتدون
" ۱۱	والذین یؤمنون " یحافظون
الاعراف ۲۴	ان الذین " مبصرون
الانفال ۱	انماالمؤمنون " کریم
التوبۃ ۳	انمایعمر " اجرعظیم
" ۹	والمؤمنون " سیرحمہم اللہ
" ۱۳	فیہ رجال " المطہرین
" ۱۴	ان اللہ " المؤمنون
ہود ۲	ان الذین آمنوا " خالدون
الرعد ۳	انمایتذکر " عقبی الدار
" ۴	من اناب " حسن مآب
النحل ۴	للذین احسنوا " الحسنۃ
" ۶	الذین صبروا " یتوکلون
" ۱۶	ان اللہ مع " محسنون
بنی اسرائیل ۱۲	ان الذین اوتوا " خشوعا
طٰہٰ ۳	وذلک جزاء من تزکیٰ
الانبیاء ۲	لایسبقونہ " مشفقون
" ۴	المتقین الذین " مشفقون
" ۶	کانوایسارعون " خاشعین
الحج ۳	ان اللہ یدخل " الحمید
" ۵	وبشرالمخبتین " ینفقون
" ۶	الذین ان " المنکر

سورت مع رکوع	آیت
المؤمنون ۱	قد افلح تا خالدون
〃 ۴	ان الذین ہم 〃 سابقون
النور ۵	یسبح لہ 〃 فضلہ
〃 ۷	انما کان قول 〃 الفائزون
〃 ۹	انما المؤمنون 〃 یؤمنون باللہ ورسولہ
الفرقان ۶	وعباد الرحمٰن 〃 حسنت مستقرا ومقاما
النمل ۱	الذین یقیمون 〃 یوقنون
القصص ۶	صبروا 〃 الجاہلین
〃 ۹	تلک الدار 〃 للمتقین
العنکبوت ۶	والذین اٰمنوا 〃 یتوکلون
〃 ۷	والذین جاہدوا 〃 المحسنین
لقمان ۱	للمحسنین 〃 المفلحون
〃 ۳	ومن یسلم 〃 الوثقٰی
السجدۃ ۲	انما یؤمن 〃 یعملون
〃 ۳	وجعلنا منہم 〃 یوقنون
الاحزاب ۵	ان المسلمین والمسلمات 〃 اجرا عظیما
السبا ۱	عبد منیب
الفاطر ۳	الذین یخشون 〃 الصلوٰۃ
〃 ۴	ان الذین یتلون 〃 بتور
〃 〃	ثم اورثنا 〃 الکبیر
یٰس ۱	من اتبع 〃 کریم
الزمر ۱	امن ہو 〃 الالباب
〃 ۲	والذین اجتنبوا 〃 الالباب
〃 ۳	افمن شرح 〃 ربہ
〃 〃	الذین یخشون 〃 یشاء
حٰم السجدۃ ۴	ان الذین قالوا 〃 استقاموا
〃 ۵	ومن احسن 〃 المسلمین
الشوریٰ ۳	والذین اٰمنوا 〃 الحق
〃 ۳	من عبادہ 〃 الصالحات
〃 ۴	صبار شکور
〃 〃	للذین اٰمنوا 〃 ینتصرون
محمد ۱	والذین 〃 بالہم
الحجرات ۱	حبب الیکم 〃 الراشدون
قٓ ۳	لکل اواب 〃 منیب
〃 ۳	من یخاف وعید
الذاریات ۱	انہم کانوا 〃 المحروم
النجم ۲	الذین یجتنبون 〃 اللمم
الرحمٰن ۳	ولمن خاف 〃 جنتان
المجادلۃ ۳	لاتجد تا المفلحون
الحشر ۱	یبتغون 〃 الصادقون
〃 〃	یحبون 〃 رحیم
الملک ۱	ان الذین 〃 کبیر
المعارج ۱	المصلین 〃 مکرمون
القیامۃ ۱	النفس اللوامۃ 〃
الدہر ۱	یوفون 〃 حریرا
النازعات ۲	من خاف 〃 الماوٰی
الاعلیٰ ۱	قد افلح 〃 فصلّٰی
اللیل ۱	الاتقٰی 〃 یرضٰی
البینۃ ۱	من خشی ربہ 〃
العصر ۱	الذین 〃 بالصبر

مسائل

باب (۵) مسائل صلوٰۃ و طہارت و مسجد وغیرہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۵	وارکعوا 〃 مع الراکعین
〃 ۱۴	ومن اظلم 〃 خرابہا
〃 ۱۵	واتخذوا 〃 السجود
〃 ۱۸	ومن حیث 〃 شطرہ
〃 ۳۱	حافظوا 〃 تعلمون
النساء ۷	یا۔ لاتقربوا 〃 غفورا
〃 ۱۵	واذا ضربتم 〃 موقوتا
المائدۃ ۲	یا۔ اذا قمتم 〃 تشکرون
الاعراف ۳	یا بنی اٰدم خذوا 〃 مسجد
ہود ۱۰	واقم 〃 اللیل
بنی اسرائیل ۹	اقم الصلوٰۃ 〃 نافلۃ لک
〃 ۱۲	ولاتجہر 〃 سبیلا
طٰہٰ ۱	واقم الصلوٰۃ لذکری
〃 ۸	وسبح 〃 النہار
الحج ۱۱	ومساجد 〃 کثیرا
المؤمنون ۱	الذین ہم 〃 خاشعون
〃 ۱	والذین ہم علٰی 〃 یحافظون
النور ۵	فی بیوت 〃 الصلوٰۃ
〃 ۷	واقیموا 〃 ترحمون
العنکبوت ۵	واقم 〃 تصنعون
الروم ۲	فسبحان 〃 تظہرون
قٓ ۳	وسبح تا السجود
الذاریات ۱	کانوا 〃 یہجعون
الطور ۲	وسبح 〃 النجوم
الجمعۃ ۲	یا۔ اذا نودی 〃 فی الارض
المزمل ۱	قم اللیل 〃 علیہ
المدثر ۱	وثیابک فطہر
الدہر ۲	واذکر 〃 طویلا
الاعلیٰ ۱	وذکر 〃 فصلّٰی
الماعون ۱	فویل 〃 یراءون

باب (۱۶) مسائل زکوٰۃ و صدقات و بیان مصارف

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۶	قل ما انفقتم 〃 ابن السبیل
〃 ۳۷	یا۔ انفقوا 〃 فیہ
〃 〃	ان تبدوا 〃 خیر لکم
〃 ۳۷ و ۳۸	وما تنفقوا 〃 یحزنون
الانعام ۱۷	واٰتوا حقہ یوم حصادہ
التوبۃ ۸	انما الصدقات 〃 حکیم
النور ۷	واٰتوا الزکوٰۃ 〃 ترحمون
الفرقان	والذین اذا 〃 قواما
الروم ۴	وما اٰتیتم 〃 المضعفون
الدہر ۱	ویطعمون 〃 شکورا

باب (۱۷) مسائل صیام و اعتکاف و بیانِ لیلۃ القدر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵	ان طہرا 〃 العاکفین
〃 ۲۳	یا۔ کتب 〃 تشکرون
〃 〃	احل لکم 〃 اللیل
〃 〃	ولاتباشروہن 〃 المساجد
الدخان ۱	انا انزلناہ 〃 عندنا
القدر ۱	انا انزلناہ 〃 الفجر

باب (۱۸) مسائل حج و بیان خانۂ کعبہ و شہرِ مکہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵	واذ جعلنا 〃 العلیم
البقرۃ ۱۹	ان الصفا تا بہما
〃 ۲۴	ولاتقاتلوہم 〃 فیہ
〃 ۲۴ و ۲۵	واتموا 〃 تحشرون
اٰل عمران ۱۰	ان اول 〃 سبیلا
المائدۃ ۱	غیر محلی الصید وانتم حرم
〃 ۱۳	یا۔ لاتقتلوا 〃 القلائد
الحج ۳ و ۴	والمسجد الحرام 〃 المحسنین
النمل ۷	ہذہ البلدۃ 〃 حرمہا
القصص ۶	اولم نمکن 〃 لدنا
التین ۱	ہذا البلد الامین

باب (۱۹) نذر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳۷	او نذرتم 〃 یعلمہ
النحل ۷	ویجعلون 〃 تفترون
الحج ۴	ولیوفوا نذورہم
الدہر ۱	یوفون بالنذر

باب (۲۰) مسائل جہاد و احکام اموال غنیمت[1] و فیٔ و اسیر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۴	وقاتلوا فی 〃 المتقین
〃 ۲۷	یسئلونک عن الشہر الحرام 〃 القتل
النساء ۱۰	یا۔ خذوا 〃 جمیعا
〃 ۱۰	ومالکم 〃 ضعیفا
〃 ۱۰	فان تولوا 〃 سلطانا مبینا
〃 ۱۳	یا۔ اذا ضربتم 〃 خبیرا
الانفال ۱	یسئلونک عن 〃 الرسول
〃 ۲	فاضربوا 〃 رسولہ
〃 ۲	یا۔ اذا لقیتم 〃 المصیر
〃 ۵	وقاتلوہم 〃 للہ
〃 〃	واعلموا 〃 السبیل
〃 ۶	یا۔ اذا لقیتم 〃 محیط

[1] لوٹ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو کافروں سے لڑ کر ہاتھ آئے اس کو غنیمت کہتے ہیں اور ایک وہ جو بے لڑے ہاتھ لگے جیسا کہ بنی نضیر یہودیوں سے ملا تھا اس کو اصطلاح شرع میں فیٔ کہتے ہیں جس کا ترجمہ ہم نے مفت کیا ہے ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الانفال ٨	فاماتثقفنهم تا الی اٰیتین
〃 ٨	واعدوا 〃 السمیع العلیم
〃 ٩	ماکان للنبی 〃 رحیم
〃 ١٠	ان الذین اٰمنوا 〃 کبیر
التوبۃ ١	براءة من 〃 المتقین
〃 ٢	فان تابوا 〃 ینتهون
〃 ٤	یا۔انما المشرکون 〃 صاغرون
〃 ٥	ان عدة 〃 الکافرین
〃 ٦	انفروا 〃 تعلمون
〃 ١٠	یاایها النبی 〃 ینالوا
النحل ١٦	وان عاقبتم 〃 الصابرین
الحج ٦	اذن للذین 〃 ربنا اللہ
الاحزاب ٨	لئن لم 〃 تبدیلا
محمد ١	فاذا لقیتموهم 〃 اوزارها
الحشر ١	ماقطعتم 〃 رحیم
الممتحنۃ ٢	یا۔اذاجاءکم 〃 مؤمنون

باب (٢١) کافروں کے ساتھ ربط واتحاد

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ٣	لایتخذ 〃 تقاة
النساء ١٢	فلاتتخذوا 〃 قومهم
〃 ٢١	یا۔لاتتخذوا 〃 مبینا
المائدة ٨	یا۔لاتتخذوا 〃 دائرة
〃 ٩	یالاتتخذوا 〃 یعقلون
〃 ١١	تری کثیرا 〃 فاسقون
التوبۃ ٣	یا۔لاتتخذوا 〃 الفاسقین
المجادلۃ ٣	الم تر الی 〃 یعلمون
〃	لاتجد قوما 〃 عشیرتهم
الممتحنۃ ١	یا۔لاتتخذوا 〃 الحق
〃	لاینهاکم 〃 الظالمون
〃 ٢	یا۔لاتتولوا 〃 القبور

باب (٢٢) بیع وتجارت وکسب

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٢٥	لیس علیکم جناح 〃 من ربکم
〃 ٣٨	واحل اللہ البیع وحرم الربوا
〃 ٣٩	یا۔اذاتداینتم 〃 تعملون علیم
النساء ٥	یا۔لاتاکلوا تا تراض منکم
النور ٥	تجارة ولابیع
الجمعۃ ٢	فاذا قضیت 〃 فضل اللہ
المزمل ٢	واٰخرون 〃 فضل اللہ

باب (٢٣) حلال وحرام از قسم ماکول ومشروب

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٢١	یاایها الناس 〃 مبین
〃 ٢١	یا۔کلوا 〃 رحیم
المائدة ١	احلت لکم 〃 حرم
〃	حرمت علیکم 〃 حل لکم
〃 ١٢	یا۔انما الخمر 〃 تفلحون
الانعام ١٤	فکلوا 〃 لفسق
١٧و١٨	ومن الانعام 〃 غفور رحیم
الاعراف ١٩	یحل لهم 〃 الخبائث
النحل ١٥	فکلوا مما 〃 یفعلون
الحج ٤	واحلت لکم 〃 علیکم

باب (٢٤) نکاح وطلاق وعدت ومہر

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٢٧	ولاتنکحوا 〃 الحکیم
٢٨و٢٩و٣٠	والمطلقات 〃 لاتعلمون
〃 ٣٠	والذین یتوفون 〃 اجله
〃 ٣١	لاجناح 〃 بصیر
النساء ١	وان خفتم 〃 مریئا
〃 ٣	ولاتعضلوهن 〃 غلیظا
〃 ٣و٤	ولاتنکحوا ما نکح 〃 اخدان
〃 ١٩	ویستفتونک 〃 بالقسط
النور ١	الزانی لاینکح 〃 المؤمنین
〃 ٣	الخبیثات 〃 للطیبات
القصص ٣	قال انی ارید 〃 حجج
〃 ٥	لکیلا 〃 وطرا
〃 ٦	یا۔اذانکحتم 〃 جمیلا
الممتحنۃ ٢	لاهن 〃 لهن
〃	ولاتمسکوا بعصم الکوافر
الطلاق ١	یاایها النبی 〃 عدل منکم
〃 ١	واللائی 〃 انتها

باب (٢٥) لعان

سورت مع رکوع	آیت
النور ١	والذین یرمون — غضب اللہ علیها ان کان من الصادقین

باب (٢٦) ایلاء وظہار

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٢٨	للذین یؤلون 〃 رحیم
الاحزاب ١	وما جعل ازواجکم 〃 امهاتکم
المجادلۃ ١	الذین یظاهرون 〃 الیم

باب (٢٧) قسم اور اُس کا کفارہ

سورت مع رکوع	آیت
المائدة ١٢	لایؤاخذکم 〃 واحفظوا ایمانکم
التحریم ١	قدفرض 〃 الحکیم

باب (٢٨) پردہ

سورت مع رکوع	آیت
النور ٤	یالاتدخلوا 〃 تعملون
〃 ٨	یا۔لیستأذنکم 〃 سمیع علیم
الاحزاب ٦	واذا سألتموهن 〃 شهیدا
〃 ٨	یاایها النبی 〃 جلابیبهن

باب (٢٩) میراث ووصیت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٢٢	کتب علیکم اذا 〃 رحیم
〃 ٣١	والذین یتوفون 〃 اخراج
النساء ١	للرجال 〃 معروفا
〃 ٢	یوصیکم 〃 علیم حلیم
〃 ٥	ولکل جعلنا 〃 نصیبهم
〃 ٤	قل اللہ یفتیکم 〃 علیما
المائدة ١٤	یا۔شهادة 〃 اسمعوا
الانفال ١٠	واولوا 〃 علیم

حصہ چہارم قصص

باب (١) ابلیس کا ذکر آدمؑ اور بی بی حوا کا قصہ اور اُن کے ساتھ ابلیس کا ماجرا

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ٤	واذ قال ربک للملئکۃ تا خالدون
〃 ١٢	ماتتلوا 〃 السحر
〃 ٢١	خطوات الشیطان 〃 تعلمون
〃 ٣٧	الشیطان 〃 الفحشاء
آل عمران ٤	ان اللہ 〃 اٰدم
النساء ١٨	شیطانا 〃 غرورا
الاعراف ٢	ثم قلنا 〃 تخرجون
〃	فوسوس 〃 مبین
〃 ٣	لایفتننکم 〃 یؤمنون
〃 ٢٤	خلقکم 〃 الیها
الانفال ٦	واذ زین 〃 العقاب
یوسف ١	ان الشیطان 〃 مبین
〃 ٥	فانساه 〃 سنین
الحجر ٢	وحفظناها 〃 مبین
〃 ٣	الا ابلیس 〃 مقسوم
〃 ٣	واذ قال ربک 〃 ابلیس
النحل ٨	فزین 〃 اعمالهم
〃 ١٤	انه لیس 〃 مشرکون
بنی اسرائیل ٦	ان الشیطان 〃 مبینا
〃 ٧	قال اسجد 〃 وکیلا
〃	واذ قلنا 〃 قلیلا
الکهف ٧	کان من 〃 عضدا
طٰه ٦و٧	ولقد عهدنا 〃 اخری
الحج ١	کل شیطان 〃 السعیر
〃 ٧	اذا تمنی 〃 امنیته
النور ٣	ومن یتبع 〃 المنکر
الفرقان ٣	وکان الشیطان 〃 خذولا
الشعراء ١١	وماتنزلت 〃 لمعزولون
〃	بل انبئکم 〃 کاذبون
السبا ٢	ولقد صدق 〃 حفیظ
الفاطر ١	ان الشیطان 〃 السعیر
الصافات ١	وحفظا 〃 ثاقب
صٓ ٥	اذ قال 〃 ابلیس
حٰم السجدة ٣	وقیضنا 〃 خلفهم
〃 ٥	واما ینزغنک 〃 العلیم
الزخرف ٤	شیطانا 〃 مهتدون
محمد ٣	ان الذین 〃 املی لهم
المجادلۃ ٣	استحوذ 〃 الخاسرون

سورت مع رکوع	آیت
الحشر ۲	کمثل الشیطان تا ظالمین
الناس ۱	شر الوسواس ۔ الجنۃ

باب (۲) ہابیل وقابیل

سورت مع رکوع	آیت
المائدۃ ۵	واتل علیہم ۔ النادمین

باب (۳) حضرت نوح کا قصہ اور اُن کی اپنی قوم کے ساتھ گفتگو

سورت مع رکوع	آیت
آل عمران ۴	ان اللہ ۔ ونوحاً
الانعام ۱۰	ونوحاً ۔ ہدی اللہ
الاعراف ۸	لقد ارسلنا ۔ عمین
یونس ۸	واتل علیہم ۔ المنذرین
ہود ۳ و ۴	ولقد ارسلنا ۔ الیم
ابراہیم ۲ و ۳	الم یاتکم ۔ عذاب غلیظ
بنی اسرائیل	انہ کان ۔ شکورا
الانبیاء ۶	ونوحا ۔ اجمعین
المؤمنون ۲	ولقد ارسلنا نوحا ۔ المنزلین
الفرقان ۴	وقوم نوح ۔ الیما
الشعراء ۶	کذبت قوم نوح ۔ الباقین
العنکبوت ۲	ولقد ارسلنا نوحا ۔ للعالمین
الصافات ۳	ولقد نادنا ۔ لابراہیم
الذاریات	وقوم نوح ۔ فاسقین
النجم ۳	وقوم ۔ اطغی
القمر ۱	کذبت قبلہم ۔ کفر
الحدید ۴	ولقد ارسلنا ۔ فاسقون
التحریم ۲	امرأۃ نوح ۔ الداخلین
الحاقۃ ۱	انا لما ۔ الجاریۃ
نوح ۱ و ۲	انا ارسلنا ۔ تبارا

باب (۴) حضرت ابراہیم ع

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵ و ۱۶	واذ ابتلی ۔ انتم مسلمون
۔ ۱۶	ملۃ ابراہیم ۔ الی ابراہیم
۔ ۳۵	الم تر ۔ کفر
۔	واذ قال ابراہیم ۔ حکیم
آل عمران ۷	فی ابراہیم ۔ المشرکین
النساء ۱۸	واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا
الانعام ۹ و ۱۰	واذ قال ابراہیم ۔ ہدی اللہ
التوبۃ ۱۴	وما کان استغفار ۔ حلیم
ہود ۷	ولقد جاءت ۔ مردود
یوسف ۱	کما اتمہا ۔ ابراہیم
ابراہیم ۶	واذ قال ابراہیم ۔ الحساب
الحجر ۴	عن ضیف ۔ الغابرین
النحل ۱۶	ان ابراہیم ۔ المشرکین
مریم ۳	واذکر فی الکتاب ابراہیم ۔ جعلنا نبیا
الانبیاء ۵	ولقد اتینا ۔ لنا عابدین
الحج ۴	واذ بوانا ۔ عمیق
الشعراء ۵	نبأ ابراہیم ۔ یبعثون
العنکبوت ۲ و ۳	وابراہیم اذ ۔ لمن الصالحین
۔ ۴	ولما جاءت ۔ الغابرین
الصافات ۳	لابراہیم ۔ مبین
ص ۴	عبادنا ۔ لمن المصطفین الاخیار
الزخرف ۳	اذ قال ۔ یرجعون
الذاریات ۲	ہل اتاک ۔ مجرمین
الحدید ۴	ولقد ارسلنا ۔ فاسقون
الممتحنۃ ۱	ابراہیم ۔ شئی

باب (۵) حضرت اسمٰعیل ع

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵	وعہدنا ۔ الحکیم
۔ ۱۶	نعبد ۔ اسمٰعیل
الانعام ۱۰	اسمٰعیل ۔ ہدی اللہ
مریم ۴	واذکر فی الکتاب اسمٰعیل ۔ مرضیا
الانبیاء ۶	واسمٰعیل ۔ الصابرین
الصافات ۳	بغلام حلیم ۔ ذبح عظیم
ص ۴	واذکر اسمٰعیل ۔ الاخیار

باب (۶) حضرت لوط ع

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	ولوطا ۔ ہدی اللہ
الاعراف ۱۰	ولوطا ۔ المجرمین
ہود ۷	فی قوم لوط ۔ عند ربک
الحجر ۴	قالوا انا ارسلنا ۔ للمؤمنین
الانبیاء ۵	ولوطا ۔ الصالحین
الشعراء ۹	کذبت قوم تا المنذرین
النمل ۴	ولوطا ۔ المنذرین
العنکبوت ۳	ولوطا ۔ المفسدین
۔ ۴	ولما جاءت ۔ یعقلون
الصافات ۴	وان لوطاً ۔ تعقلون
الذاریات	قوم مجرمین ۔ الالیم
النجم ۳	والمؤتفکۃ ۔ غشی
القمر ۲	کذبت قوم لوط ۔ مستقر نذر
التحریم ۲	وامرأت لوط ۔ الداخلین

باب (۷) حضرت اسحٰق ع

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۶	نعبد ۔ اسحٰق
الانعام ۱۰	اسحٰق ۔ ہدی اللہ
یوسف ۱	کما اتمہا ۔ اسحٰق
الانبیاء ۵	ووہبنا لہ ۔ عابدین
الصافات ۳	وبشرناہ ۔ مبین
ص ۴	واسحٰق ۔ المصطفین الاخیار

باب (۸) حضرت یعقوب ع اور حضرت یوسف ع اور اُن کے بھائی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۶	ووصّٰی بہا ۔ مسلمون
آل عمران ۱۰	کل الطعام ۔ التوراۃ
الانعام ۱۰	ویعقوب ۔ ہدی اللہ
یوسف ۱ تا ۱۲	اذ قال یوسف ۔ الصالحین
الانبیاء ۵	ویعقوب ۔ عابدین
ص ۴	ویعقوب ۔ المصطفین الاخیار
المؤمن ۴	ولقد جاءکم ۔ رسولا

باب (۹) حضرت ہود اور قوم عاد

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۹	والی عاد ۔ مؤمنین
ہود ۵	والی ۔ ہود
ابراہیم ۲ و ۳	الم یاتکم ۔ عذاب غلیظ
الفرقان ۴	وعاداً ۔ تتبیرا
الشعراء ۷	کذبت عاد ۔ فاہلکناہم
العنکبوت ۴	وعادا تا مستبصرین
حم السجدۃ ۲	صاعقۃ ۔ یبصرون
الاحقاف ۳	واذکر ۔ یستہزءون
الذاریات ۲	وفی عاد ۔ کالرمیم
النجم ۳	وانہ اہلک عادا ۔ الاولٰی
القمر ۱	کذبت عاد ۔ منقعر
الحاقۃ ۱	کذبت ۔ باقیۃ
الفجر ۱	الم تر ۔ سوط عذاب

باب (۱۰) حضرت صالح ع اور قوم ثمود

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۱۰	والی ثمود ۔ الناصحین
ہود ۶	والی ثمود ۔ لثمود
ابراہیم ۲ و ۳	الم یاتکم ۔ عذاب غلیظ
الحجر ۶	ولقد کذب ۔ یکسبون
الفرقان ۴	وثمود ۔ تتبیرا
الشعراء ۸	کذبت ثمود ۔ العذاب
النمل ۴	ولقد ارسلنا ۔ مطر المنذرین
العنکبوت ۴	وثمود ۔ مستبصرین
حم السجدۃ ۲	وثمود ۔ کافرون
۔ ۲	واما ثمود ۔ یتقون
الذاریات ۲	وفی ثمود ۔ منتصرین
النجم ۳	وثمود فما ابقٰی
القمر ۲	کذبت ثمود ۔ المحتضر
الحاقۃ ۱	کذبت ۔ بالطاغیۃ
الفجر ۱	وثمود ۔ سوط عذاب
الشمس ۱	کذبت ۔ عقبٰہا

باب (۱۱) حضرت شعیب ع اور اہل مدین اور اصحاب ایکہ

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۱۱	والی مدین ۔ کافرین
ہود ۸	والی مدین ۔ بعداً لمدین
الحجر ۵	وان کان اصحاب ۔ مبین
الشعراء ۱۰	کذب اصحاب ۔ یوم عظیم
العنکبوت ۴	والی مدین ۔ جاثمین

باب (۱۲) حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۲	ما تتلوا تا ماکفر سلیمان
” ۳۳	وقتل ” یشاء
النساء ۲۳	وسلیمان ” زبورا
المائدۃ ۱۱	لعن ” داؤد
انعام ۱۰	وداؤد ” ہدی اللہ
الانبیاء ۶	وداؤد ” حافظین
النمل ۲و۳	ولقد اٰتینا داؤد ” رب العالمین
السبا ۲	ولقد اٰتینا داؤد ” المہین
صٓ ۲	واذکر عبدنا ایوب ” الحساب
” ۳	ووہبنا لداؤد ” حسن ماٰب

باب (۱۳) حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ اور فرعون اور ہامان اور بنی اسرائیل

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۶و۷	یا بنی اسرائیل ” لعتدون
” ۸و۹	واذ اتخذنا ” وہم یعلمون
” ۱۰و۱۱	واذ اخذنا ” بالرسل
” ۱۱	ولقد جاءکم ” بکفرہم
” ۱۳	سئل ” قبل
” ۱۶	وما اوتی موسیٰ
” ۳۲و۳۳	الم تر الی ” مما یشاء
النساء ۲۲	وقد سالوا ” غلیظا
” ۲۳	وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
المائدۃ ۳	ولقد اخذ اللہ ” قلیلا منہم
” ۴	واذ قال موسیٰ ” الفاسقین
” ۵	کتبنا علی بنی اسرائیل ” یسرفون
” ۷	وکتبنا ” قصاص
” ۱۰	لقد اخذنا ” یعملون
” ۱۱	لعن ” یفعلون
الانعام ۱۰	وموسیٰ ” ہدی اللہ
” ۱۸	وعلی الذین ہادوا ” ببغیہم
” ۱۹	ثم اٰتینا ” یؤمنون
” ۲۰	ان الذین ” یفعلون
الاعراف ۱۳ و ۱۴	ثم بعثنا تا المفلحون
” ۲۰ و ۲۱	ومن قوم ” تتقون
الانفال ۷	کداب ” ظالمین
یونس ۸و۱۰	ثم بعثنا ” یختلفون
ہود ۹	ولقد ارسلنا ” المرفود
” ۱۰	ولقد اٰتینا ” مریب
ابراہیم ۱	ولقد ارسلنا ” عظیم
” ۲	وقال موسیٰ ” حمید
النحل ۱۶	انما جعل ” فیہ
بنی اسرائیل	واٰتینا موسیٰ ” تتبیرا
” ۱۲	ولقد اٰتینا ” لفیفا
الکہف ۹و۱۰	واذ قال موسیٰ } ذلک تاویل ما لم تسطع علیہ صبرا
مریم ۴	واذکر ” ہارون نبیا
طٰہٰ ۱ و ۵	وہل اتٰک ” شیٔ علما
الانبیاء ۴	ولقد اٰتینا ” مشفقون
المؤمنون ۳	ثم ارسلنا ” یہتدون
الفرقان ۴	ولقد اٰتینا ” تدمیرا
الشعراء ۲ و ۴	واذ نادیٰ ” اغرقنا الاٰخرین
النمل ۱	واذ قال موسیٰ ” المفسدین
القصص ۱و۵	نتلو علیک ” کافرون
العنکبوت ۴	وقارون ” اغرقنا
السجدۃ ۳	ولقد اٰتینا ” یوقنون
الاحزاب ۹	یا ” لا تکونوا ” وجیہا
الصافات ۴	ولقد مننا علی موسیٰ ” المؤمنین
المؤمن ۴و۵	ولقد ارسلنا ” سوء العذاب
الزخرف ۵	ولقد ارسلنا ” مثلا للاٰخرین
الدخان ۱و۲	ولقد فتنا ” بلاء مبین
الجاثیۃ	ولقد اٰتینا ” یختلفون
الذاریات ۲	وفی موسیٰ ” ملیم
القمر ۳	ولقد جاء ” مقتدر
الصف ۱	واذ قال موسیٰ ” الفاسقین
الجمعۃ ۱	مثل الذین ” صادقین
التحریم ۲	امراۃ فرعون ” الظالمین
الحاقۃ ۱	وجاء فرعون ” رابیۃ
المزمل ۱	کما ارسلنا ” وبیلا
النازعات	ہل اتٰک ” الاعلیٰ
الفجر ۱	وفرعون ” سوط عذاب

باب (۱۴) قارون

سورت مع رکوع	آیت
القصص	ان قارون تا یفلح الکافرون
العنکبوت ۴	وقارون ” فخسفنا بہ الارض
المؤمن ۳	ولقد ارسلنا ” ساحر کذاب

باب (۱۵) حضرت یونسؑ

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	یونس ” ہدی اللہ
یونس ۱۰	فلولا ” حین
الانبیاء ۶	وذا النون ” المؤمنین
الصافات ۵	وان یونس ” الی حین
القلم ۲	کصاحب الحوت ” الصالحین

باب (۱۶) حضرت ادریسؑ[51]

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	والیاس ” ہدی اللہ
مریم ۴	واذکر فی الکتاب ادریس } علیا
الانبیاء ۶	وادریس ” الصابرین
الصافات ۴	وان الیاس ” المؤمنین

باب (۱۷) حضرت ایوبؑ

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	وایوب ” ہدی اللہ
الانبیاء ۶	وایوب ” للعابدین
صٓ ۴	واذکر عبدنا ” اواب

باب (۱۸) حضرت زکریاؑ اور حضرت یحییٰؑ

سورت مع رکوع	آیت
اٰل عمران ۴	ہنالک ” الابکار
الانعام ۱۰	وزکریا ” ہدی اللہ
مریم ۱	ذکر رحمت ” حیا
الانبیاء ۶	وزکریا ” خاشعین

باب (۱۹) حضرت الیسعؑ

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۱۰	والیسع ” ہدی اللہ
ص ۴	والیسع تا الاخیار

[51] بعض کہتے ہیں الیاس بھی ان ہی کا نام ہے اور بعض کہتے ہیں وہ دوسرے ہیں ۱۲

باب (۲۰) حضرت ذوالکفلؑ[52]

سورت مع رکوع	آیت
الانبیاء ۶	وذا الکفل ” الصابرین
صٓ ۴	وذا الکفل ” الاخیار

باب (۲۱) حضرت عزیرؑ[53]

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳۵	اوکالذی ” قدیر
التوبۃ ۵	وقالت الیہود ” ابن اللہ

باب (۲۲) حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۱	واٰتینا عیسیٰ ” القدس
” ۱۶	وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ
اٰل عمران ۴	اذ قالت امراۃ ” حساب
۵ و ۶	واذ قالت الملٰئکۃ ” فیکون
النساء ۲۲	وقولہم علی ” شہیدا
” ۲۳	انما المسیح ” روح منہ
المائدۃ ۷	وقفینا علی ” للمتقین
” ۱۰	وقال المسیح ” من انصار
” ”	ما المسیح ” الطعام
” ۱۱	لعن ” ابن مریم
۱۵ و ۱۶	اذ قال اللہ ” الحکیم
الانعام ۱۰	وعیسیٰ ” ہدی اللہ
التوبۃ ۵	وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ
مریم ۲	واذکر فی الکتاب مریم ” حیا
الانبیاء ۶	والتی احصنت ” للعالمین
المؤمنون ۳	وجعلنا ” معین
الزخرف ۶	ان ہو ” مستقیم
الحدید ۴	وقفینا بعیسیٰ ” فاسقون
الصف ۱	واذ قال عیسیٰ ” احمد

[52] بعض کہتے ہیں یہ حضرت زکریا ہی کا دوسرا نام ہے اور بعض کہتے ہیں حضرت الیاس کا اور بعض کہتے ہیں یہ حضرت یوشع ہیں ۱۲

[53] ان صاحب کے بارے میں بہت اختلاف ہے کہ یہ کون بزرگ تھے مگر زیادہ تر مشہور یہی ہے کہ حضرت عزیر تھے ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الصف ۲	کماقال عیسیٰ تا ظاہرین
التحریم ۲	و مریم " القانتین

باب (۲۳) حضرت لقمان ؑ

سورت مع رکوع	آیت
لقمان ۲	ولقداتینا " الحمیر

باب (۲۴) حضرت ذو القرنین

سورت مع رکوع	آیت
الکہف ۱۱	ویسئلونک " وعدربی حقا

باب (۲۵) قومِ سبا

سورت مع رکوع	آیت
النمل ۲ و ۳	فقال انی " العالمین
السبا ۲	لقدکان لسباء حفیظ

باب (۲۶) اصحاب اخدود

سورت مع رکوع	آیت
البروج ۱	قتل " الکبیر

باب (۲۷) اصحاب کہف اور رقیم

سورت مع رکوع	آیت
الکہف ۱ و ۲	ام حسبت " فیہم منہم احدا
" ۳	ولبثوا " تسعا

باب (۲۸) حبیب نجار اور اہل انطاکیہ

سورت مع رکوع	آیت
یٰس ۲	وضرب لہم " خامدون

باب (۲۹) ہاروت وماروت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۲	وماانزل " ولاینفعہم

باب (۳۰) باغ والوں کے دو قصے

سورت مع رکوع	آیت
الکہف ۵	واضرب لہم " منتصرا
القلم ۱	اصحاب الجنۃ " راغبون

باب (۳۱) اصحاب رس

سورت مع رکوع	آیت
الفرقان ۴	واصحاب الرس " تتبیرا
قٓ ۱	کذبت " وعید

باب (۳۲) اصحاب فیل

سورت مع رکوع	آیت
الفیل ۱	الم تر " ماکول

حصۂ پنجم عالمِ معاد

باب (۱) قیامت کی ضرورت اور مر کر جینے کا ثبوت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۹	واذ قتلتم " تعقلون
" ۳۵	اوکالذی " عزیز حکیم
الاعراف ۳	کما بداکم تعودون
" ۷	حتیٰ اذا اقلت " تذکرون
النحل ۵	واقسموا " فیکون
" ۱۱	وما امر " قدیر
بنی اسرائیل ۱۱	ذٰلک جزاءہم " فیہ
الکہف ۳	وکذٰلک اعثرنا " فیہا
مریم ۵	ویقول الانسان " شیئا
طٰہٰ ۱	ان الساعۃ اٰتیۃ " تسعیٰ
الانبیاء ۷	کما بدانا فاعلین
الحج ۱	یاایہا الناس " فی القبور
النمل ۷	الم یروا انا " یؤمنون
العنکبوت ۲	اولم یروا کیف " شیء قدیر
الروم ۲	یخرج الحی " تخرجون
" ۳	وہو الذی یبدا " حکیم
" ۵	فانظر الیٰ اٰثار رحمۃ اللہ " قدیر
السبا ۱	وقال الذین کفروا لا تاتینا " مبین
الفاطر ۲	واللہ الذی " النشور
یٰس ۳	واٰیۃ لہم الارض " یاکلون
" ۵	ومن نعمرہ " افلا یعقلون
" ۵	اولم یر الانسان " فیکون
الصافات ۱	فاستفتہم اہم " لازب
صٓ ۳	وما خلقنا " کالفجار
الزمر ۵	اللہ یتوفی الانفس " یتفکرون
المؤمن ۶	لخلق " لا یعلمون
حٰم السجدۃ ۵	ومن اٰیاتہ " قدیر
الدخان ۲	وما خلقنا " اجمعین
الجاثیۃ ۲	ام حسب " بما کسبت
الاحقاف ۱	ماخلقنا تا معرضون
" ۴	اولم یروا " قدیر
قٓ ۱	افلم ینظروا " جدید
	افعیینا " اول
الذاریات ۱	والذاریات " لواقع
الطور ۱	والطور " یلعبون
الواقعۃ ۲	نحن خلقنٰکم " تذکرون
القیامۃ ۱	ایحسب " بنانہ
" ۲	ایحسب " الموتیٰ
المرسلات ۲	والمرسلات " لواقع
النباء ۱	الم نجعل الارض " الفافا
النازعات ۱	ءانتم " ارسٰہا
الطارق ۱	فلینظر " لقادر
التین ۱	لقد خلقنا " الحاکمین

باب (۲) آدمی کی موت

سورت مع رکوع	آیت
اٰل عمران ۱۹	کل نفس ذائقۃ الموت
النساء ۱	اینما تکونوا " مشیدۃ
" ۱۴	ان الذین " فیہا
الانعام ۹	وہو القاہر " لا یفرطون
" ۱۱	ولو تریٰ " تستکبرون
الاعراف ۴	اذا " کافرین
الانفال ۷	ولو تریٰ اذ الحریق
النحل ۴	تتوفٰہم " الجنۃ بما کنتم تعملون
المؤمنون ۶	حتیٰ اذا جاء " قائلہا
السجدۃ ۱	قل یتوفٰکم " ترجعون
الزمر ۳	انک میت وانہم میتون
حٰم السجدۃ ۴	ان الذین قالوا " رحیم
الدخان ۱	فما " الارض
محمد ۳	فکیف " ادبارہم
قٓ	وجاءت سکرۃ " تحید
الواقعۃ ۳	فلولا اذا " صادقین
المنافقون	وانفقوا " اجلہا
القیامۃ ۱	کلا اذا بلغت " المساق
الفجر ۱	یاایتہا " جنتی
التکاثر ۱	حتیٰ " المقابر

باب (۳) موت کے بعد عالمِ برزخ کا جو معاملہ پیش آتا ہے

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۹	ولا تقولوا " لا تشعرون
اٰل عمران ۱۷	لا تحسبن الذین " المؤمنین
النساء ۱۴	ان الذین " فیہا
الانعام ۸	ثم ردوا " الحق
الاعراف ۵	ان الذین " الجنۃ
المؤمنون ۶	ومن ورائہم " یبعثون
السجدۃ ۱	ثم الیٰ " ترجعون
المؤمن ۵	النار یعرضون " عشیا
قٓ ۱	قد علمنا " منہم

باب ۴ بیان قرب قیامت اور اُس کے آثار جیسے خروج یاجوج وماجوج ودابۃ الارض و نزول عیسیٰ علیہ السلام

سورت مع رکوع	آیت
النحل ۱۱	وما امر " اقرب
الکہف ۱۱	فاذا جاء " بعض
الانبیاء ۷	وحرام " ینسلون
النمل ۶	واذا وقع القول " لا یوقنون
الزخرف ۶	وانہ لعلم للساعۃ
الدخان ۱	فارتقب " یغشی الناس
محمد ۲	فہل ینظرون " اشراطہا
النجم ۳	ازفت الاٰزفۃ " کاشفۃ
القمر ۱	اقتربت " القمر
المعارج ۱	انہم " قریبا

باب ۵ نفخ صور وحیات موتیٰ وحشر وغیرہ حالات جو قیامت مین واقع ہون گے

سورت	رکوع	آیت
البقرۃ	۱۴	فاللہ یحکم تا یختلفون
〃	۱۸	انما تکونوا 〃 جمیعا
〃	۲۱	ان الذین 〃 لایزکیہم
〃	۲۵	بل ینظرون 〃 الامر
آل عمران	۱۱	یوم تبیض 〃 رحمۃ اللہ
النساء	۶	فکیف 〃 حدیثا
الانعام	۴	قد خسر الذین 〃 یزرون
〃		والموتی 〃 یرجعون
〃		ومامن دابۃ 〃 یحشرون
〃	۹	ویوم 〃 والشہادۃ
الاعراف	۳	کما بدأکم تعودون
〃	۶	یوم یاتی 〃 یفترون
التوبۃ	۵	والذین 〃 تکنزون
یونس	۱	الیہ مرجعکم 〃 یکفرون
〃	۳	للذین احسنوا 〃 یفترون
〃	۵	ویوم یحشرہم 〃 بینہم
ہود	۰	من اظلم 〃 ربہم
〃	۹	یقدم 〃 النار
〃		ذلک یوم 〃 ففی الجنۃ
ابراہیم	۷	یوم تبدل الارض 〃 [illegible]
الحجر	۳	ولقد علمنا 〃 یحشرہم
〃	۱۲	ویوم نبعث من 〃 ہولاء
بنی اسرائیل	۵	یوم یدعوکم 〃 قلیلا
〃	۸	یوم ندعو 〃 سبیلا
〃	۱۱	ونحشرہم یوم 〃 صما
〃	۱۲	فاذا جاء 〃 لفیفا
الکہف	۶	ویوم نسیر 〃 احدا
〃	۷	ویوم یقول نادوا 〃 مصرفا
〃	۱۱	فاذا جاء 〃 سمعا
مریم	۲	فویل للذین 〃 قضی الامر
〃	۵	فوربک 〃 جثیا
〃	۶	ویوم نحشر 〃 وردا
〃		ان کل 〃 فردا
طہ	۵ و ۶	من اعرض 〃 ظلما ولا ہضما
〃	۷	من اعرض 〃 تمنٰی
الانبیاء	۳	بل تاتیہم 〃 ہم ینظرون
〃	۷	لایحزنہم 〃 فاعلین
الحج	۱۰	ہو سماکم 〃 الناس
المؤمنون	۶	ومن ورائہم 〃 لایتساءلون

سورت	رکوع	آیت
الفرقان	۳	یوم یرون تا مہجورا
〃	〃	الذین یحشرون 〃 سبیلا
الشعراء	۵	وازلفت الجنۃ 〃 ابلیس اجمعون
النمل	۷	ویوم نحشر 〃 لاینطقون
〃		ویوم ینفخ 〃 السحاب
القصص	۷	ویوم ینادیہم 〃 ونزعنا 〃 یفترون
الروم	۲	ویوم تقوم الساعۃ 〃 محضرون
〃	۳	ومن آیتہ 〃 تخرجون
〃	۶	ویوم تقوم الساعۃ 〃 یستعتبون
السجدۃ	۱	یدبر الامر 〃 تعدون
یٰس	۳ و ۴	ویقولون 〃 المجرمون
الصافات	۱ و ۲	قالوا 〃 مستسلمون
ص	۲	وماینظر ہؤلاء 〃 فواق
الزمر	۷	وما قدروا اللہ 〃 ووضع الکتاب
〃	۸	وتری الملائکۃ 〃 ربہم
المؤمن	۲	یوم التلاق 〃 الحساب
الشوریٰ	۵	یوم لامرد 〃 نکیر
الزخرف	۶	بل ینظرون 〃 المتقین
الدخان	۲	ان یوم 〃 اجمعین
ق	۱	احیینا بہ 〃 الخروج
〃	۲	ونفخ 〃 بعید
〃	۳	ویوم ینادی 〃 [illegible]
الطور	۱	ان عذاب 〃 یلعبون
〃	۲	یومہم 〃 یصعقون
القمر	۱	یوم یدع 〃 الی الداع
الرحمٰن	۲	فاذا انشقت 〃 المجرمون
الواقعۃ	۱	اذا وقعت 〃 منبثا
〃	۲	قل ان الاولین 〃 معلوم
الحدید	۲	یوم تری 〃 المصیر
التغابن		یوم 〃 التغابن
القلم	۲	یوم یکشف 〃 ذلۃ
الحاقۃ		الحاقۃ 〃 ماالحاقۃ
〃		فاذا نفخ 〃 ثمانیۃ
المعارج	۱	بعذاب واقع 〃 حمیما
〃	۲	یوم یخرجون 〃 ذلۃ

سورت	رکوع	آیت
المزمل	۱	ان لدینا تا مہیلا
〃	〃	فکیف 〃 بہ
المدثر	۱	فاذا 〃 یسیر
القیامۃ		فاذا برق 〃 المستقر
المرسلات	۱	فاذا النجوم 〃 للمکذبین
النبا	۱	ان یوم 〃 سرابا
〃	۲	یوم ینظر 〃 یداہ
النازعات	۱	یوم ترجف 〃 خاشعۃ
〃	〃	فانما ہی 〃 بالساہرۃ
〃	۲	فاذا 〃 ہی الماوی
عبس	۱	فاذا جاءت 〃 الفجرۃ
التکویر	۱	اذا الشمس 〃 احضرت
الانفطار	۱	اذا السماء 〃 اخرجت
〃	〃	یصلونہا 〃 للہ
التطفیف	۱	کلا انہم 〃 یکذبون
الانشقاق	۱	اذا السماء 〃 حقت
الفجر	۱	کلا اذا دکت 〃 جنتی
الزلزال		اذا 〃 شرا یرہ
العادیات	۱	ان الانسان 〃 لخبیر
القارعۃ	۱	القارعۃ 〃 المنفوش

باب ۶ بیان کرب اہل محشر وسختی روز قیامت اور پل صراط

سورت	رکوع	آیت
البقرۃ	۲۰	ولو یری 〃 من النار
المائدۃ	۶	ان الذین کفروا 〃 الیم
الانعام	۴	حتی اذا 〃 تزرون
ابراہیم	۷	ولا تحسبن اللہ 〃 الامثال
مریم	۲	وانذرہم 〃 الحسرۃ
〃	۵	وان منکم 〃 مقضیا
طہ	۶	وخشعت 〃 ہمسا
الانبیاء	۳	بل تاتیہم 〃 ہم ینظرون
〃	۷	فاذا ہی شاخصۃ 〃 ظالمین
الحج	۱	ان زلزلۃ 〃 شدید
النور	۵	یخافون یوما 〃 الابصار
الفرقان	۳	ویوم یعض 〃 جاءنی
الروم	۲	ویوم 〃 کافرین

سورت	رکوع	آیت
السجدۃ	۲	ولو تری اذ المجرمون تا موقنون
السبا	۴	واسروا الندامۃ 〃 کفروا
الصافات	۱	وقالوا 〃 تکذبون
〃	۲	احشروا 〃 الجحیم
الزمر	۵	ولو ان للذین 〃 یستہزءون
〃	۶	واتبعوا 〃 مسودۃ
المؤمن	۲	وانذرہم یوم 〃 کاظمین
حم السجدۃ	۴	وقال الذین 〃 الاسفلین
الشوریٰ	۴	تری الظالمین 〃 بہم
〃	۵	وتری الظالمین 〃 خفی
الزخرف	۴	انہم لیصدونہم 〃 المسرفین
الجاثیۃ	۴	ویوم تقوم 〃 جاثیۃ
الذاریات	۱	یوم ہم 〃 تستعجلون
الطور	۲	فذرہم 〃 ولا ہم ینصرون
القمر	۱	یقول 〃 عسر
〃	۳	والساعۃ ادہی وامر
الحدید	۲	یوم یقول 〃 بئس المصیر
الملک	۲	فلما راوہ 〃 تدعون
القلم	۲	خاشعۃ 〃 ذلۃ
الحاقۃ	۱	واما من 〃 سلطانیہ
المعارج	۱	یود 〃 ینجیہ
المزمل	۱	فکیف 〃 شیبا
المدثر	۱	فذلک یومئذ 〃 یسیر
القیامۃ	۱	فاذا برق 〃 المستقر
الدہر	۱	یوما 〃 الیوم
المرسلات	۱	ویل یومئذ 〃 فکیدون
النبا	۲	ویقول 〃 ترابا
النازعات	۱	قلوب 〃 خاشعۃ
عبس	۱	یوم یفر 〃 یغنیہ
الطارق	۱	فما لہ من قوۃ ولا ناصر
الغاشیۃ	۱	ہل اتاک 〃 ناصبۃ
الفجر	۱	یومئذ 〃 احد
اللیل	۱	ومایغنی عنہ مالہ اذا تردی
الزلزال		وقال الانسان مالہا
القارعۃ	۱	یوم 〃 المنفوش

باب ۷ مومنین کا قیامت کے دن امن میں ہونا

سورت مع رکوع	آیت
الانبیاء ۷	ان الذین تا توعدون
الفرقان ۳	اصحاب ″ مقیلا
النمل ۷	من جاء بالحسنۃ ″ آمنون
الروم ۲	فاما ″ یحبرون
الاحزاب ۶	تحیتھم یوم یلقونہ سلام
یٰسٓ ۴	ان اصحاب ″ رب رحیم
حٰمٓ السجدۃ ۴	تتنزل ″ فی الآخرۃ
″ ۵	من یاتی ″ القیامۃ
الزخرف ۷	یا عباد ″ تحبرون
قٓ	وازلفت الجنۃ للمتقین غیر بعید
الحدید ۲	یوم تری ″ خالدین
التحریم ۲	یا ایھا الذین آمنوا ″ نورھم
المدثر ۲	کل نفس ″ الیمین
الدھر ۱	ویطعمون ″ سرورا
عبس ۱	وجوہ ″ مستبشرۃ
الغاشیۃ ۱	وجوہ ″ عالیۃ
الفجر ۱	یا ایتھا النفس ″ جنتی

باب (۸) قیامت مین کسی کا کسی کے کام نہ آنا۔ اور معبودانِ باطل اور شیطانون کا اپنے تابعدارون سے علیحدہ ہوجانا اور اُن کی باہمی گفتگو اور شفاعت کا ذکر

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۶	واتقوا یوما ″ ینصرون
″ ۲۰	ولو یری ″ النار
″ ۳۴	یوم لا ″ وشفاعۃ
″	من ذا الذی ″ باذنہ
الانعام ۸	وذکر بہ ″ الا یوخذ منھا
″ ۱۱	ولقد جئتمونا ″ تزعمون
″ ۲۰	ولا تکسب تختلفون

سورت مع رکوع	آیت
یونس	ما من تا اذنہ
″ ۳	مالھم من ″ یفترون
ابراہیم ۳و۴	وبرزوا ″ عذاب الیم
النحل ۱۲	واذا را الذین ″ یفترون
بنی اسرائیل ۹	عسیٰ ″ محمودا
الکھف ۷	ویوم یقول نادوا ″ موبقا
مریم ۵	واتخذوا ″ ضدا
″ ۶	لا یملکون ″ عھدا
طٰہٰ ۶	یومئذ لا تنفع ″ قولا
المؤمنون ۶	فاذا نفخ ″ یتساءلون
الفرقان ۲	ویوم یحشر ″ ولا نصرا
الشعراء ۵	یوم لا ینفع مال ولا بنون
القصص ۶	قال الذین حق ″ یھتدون
العنکبوت ۳	وقال انما ″ ناصرین
الروم ۲	ولم یکن لھم من ″ کافرین
لقمان ۴	واخشوا یوما ″ شیئا
السبا ۴	ولو تری اذ الظالمون } اندادا
″ ۵	فالیوم لا ″ ضرا
الفاطر ۲	ویوم القیامۃ ″ بشرککم
″ ۳	ولا تزر وازرۃ ″ ذا قربیٰ
الصافات ۲	مالکم لا تناصرون ″ مشترکون
المؤمن ۲	ما للظالمین ″ یطاع
حٰمٓ السجدۃ ۶	وضل ″ محیص
الشوریٰ ۵	وما کان لھم ″ سبیل
الزخرف ۶	الاخلاء ″ المتقین
″ ۷	ولا یملک ″ یعلمون
الدخان ۲	یوم لا ″ رحم اللہ
الاحقاف ۱	واذا حشر ″ کافرین
قٓ ۲	قال قرینہ ″ لعبید
النجم ۲	وکم من ″ یرضیٰ
الممتحنۃ ۱	لن تنفعکم ارحامکم واولادکم
الحاقۃ ۱	واما من اوتی ″ حمیم
المعارج ۱	ولا یسئل ″ ینجیہ
عبس ۱	یوم یفر ″ یغنیہ
الانفطار ۱	یوم لا تملک ″ للہ

باب (۹) قیامت مین مسلمانون اور کافرون اور جھوٹے معبودون وغیرہ کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی گفتگو

سورت مع رکوع	آیت
المائدۃ ۱۵و۱۶	یوم یجمع ″ العظیم
الانعام ۳	ویوم نحشرھم ″ مشرکین
″	ولو تری اذ وقفوا علی ربھم ″ تکفرون
″ ۱۱	ولقد جئتمونا ″ تزعمون
″ ۱۵و۱۶	ویوم یحشرھم ″ شھدنا علی انفسنا
الاعراف ۱	فلنسئلن ″ غائبین
ابراہیم ۷	فیقول الذین ظلموا } الامثال
النحل ۴	ثم یوم القیامۃ یخزیھم } خالدین
الکھف ۶	وعرضوا ″ موعدا
طٰہٰ ۷	قال لم حشرتنی ″ تنسیٰ
المؤمنون ۶	الم تکن آیاتی ″ لو انکم کنتم تعلمون
الفرقان ۲	ویوم یحشرھم ″ ولا نصرا
النمل ۷	حتی اذا جاءوا ″ تعملون
القصص ۷	ویوم ینادیھم ″ فھم لا یتساءلون
السجدۃ ۲	ولو تری اذ المجرمون } تعلمون
السبا ۵	ویوم یحشرھم جمیعا ″ تکذبون
یٰسٓ ۴	الم اعھد الیکم ″ تکفرون
الصافات ۲	وقفوھم ″ تناصرون
الزمر ۶	بلیٰ قد ″ الکافرون
حٰمٓ السجدۃ ۶	ویوم ینادیھم
الجاثیۃ ۴	الیوم ″ تعملون
قٓ ۲	لقد کنت ″ للعبید
المرسلات ۱	ھذا یوم الفصل ″ فکیدون
النبا ۲	لا یملکون ″ صوابا

باب (۱۰) حساب وکتاب و وزنِ اعمال وبیان نامۂ اعمال وجزاءِ اعمال

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۰	وما اللہ بغافل عما تعملون
″ ۳۰	ان تخفوا ″ قدیر
آل عمران ۳	یوم تجد ″ بعید
″ ۹	وانما ″ یوم القیامۃ
الاعراف ۱	فلنسئلن ″ یظلمون
یونس ۱	ثم یعیدہ ″ یکفرون
ہود ۹	یوم یات ″ مجذوذ
″ ۱۰	وان کلا ″ خبیر
ابراہیم ۷	لیجزی اللہ ″ الحساب
النحل ۱۳	ولتسئلن عما کنتم ″ تعملون
″ ۱۵	یوم تاتی ″ لا یظلمون
بنی اسرائیل ۲	ونخرج لہ ″ حسیبا
″ ۸	فمن اوتی ″ کتابھم
الکھف ۶	ووضع الکتاب ″ احدا
″ ۱۲	فلا نقیم ″ وزنا
مریم ۲	وانذرھم ″ الامر
الانبیاء ۴	ونضع الموازین ″ حاسبین
الحج ۲	ان الذین ″ شھید
″ ۷	الملک یومئذ ″ مھین
المؤمنون ۶	فمن ثقلت ″ خالدون
النور ۳	ان الذین ″ الحق المبین
″ ۹	ویوم یرجعون ″ علیم
النمل ۷	ویوم ″ ینطقون
″	من جاء ″ تعملون
القصص ۷	ویوم ینادیھم ″ یفترون
العنکبوت ۱	الی مرجعکم ″ تعملون
″ ۱	ولیحملن اثقالھم ″ یفترون
الروم ۵	یومئذ ″ فضلہ
لقمان ۲	یا بنی انھا ″ لطیف خبیر
السبا ۳	قل لا تسئلون ″ العلیم
یٰسٓ ۴	فاذا ھم جمیع ″ تعملون
″	الیوم نختم ″ ارجلھم
الصافات ۵	ولقد علمت الجنۃ انھم لمحضرون } المخلصین

سورت مع رکوع	آیت
الزمر ۱	ولاترر تا الصدور
ر ۲	للذین امنوار حساب
ر ۳	انک میت ر تختصمون
ر ۷ و ۸	واشرقت الارض ر زمرا
ر ۸	وقضی ر العالمین
المؤمن ۲	یوم التلاق ر الحساب
ر ۲	انا لننصر ر سوء الدار
ر ۱	فاذا ر المبطلون
حم السجدة	ویوم یحشر ر المعتبین
الشوریٰ ۵	مالکم من ر نکیر
الزخرف ۲	ستکتب شہادتہم ویسئلون
ر ۴	فاستمسک ر تسئلون
الجاثیة ۴	کل امة یستعتبون
قٓ ۲ و ۳	وقال قرینہ ر غیر بعید
الطور ۱	فویل یومئذ ر تعملون
الرحمٰن ۲	سنفرغ لکم ایہا الثقلان
الواقعة ۱	وکنتم ازواجا ر کریم
ر ۳	فاما ان کان ر جحیم
المجادلة	یوم یبعثہم ر تسہید
ر ۳	یوم القیامة ر اجمعہ
التغابن ۱	یوم یجمعکم ر اصحاب النار
التحریم ۱	یاایہا الذین کفروا ر تعملون
الحاقة ۱	یومئذ تعرضون ر فاسلکوہ
القیامة ۱	ینبؤا الانسان ر وآخر
ر	وجوہ ر فاقرة
المرسلات ۱	واذا الرسل ر للمکذبین
ر ۱	ہذا یوم لاینطقون ر فکیدون
النبا ۲	لایملکون ر صوابا
النازعات ۲	فاذا جاءت ر الجنة ہی المأویٰ
التکویر ۱	واذا الموؤدة ر نشرت
التطفیف ۱	یوم یقوم ر العالمین
الانشقاق	فامامن ر سعیرا
الطارق ۱	یوم تبلی ر ناصر
الغاشیة ۱	ان الینا ر حسابہم
الزلزال ۱	یومئذ تحدث ر شرا یرہ
العادیات ۱	وحصل ر لخبیر
القارعة ۱	فامامن ر ہاویة
التکاثر ۱	ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم

باب (۱۱) دوزخ اور اہلِ دوزخ کی حالت

سورت مع رکوع	آیت
البقرة ۳	فاتقوا النار تا للکافرین
ر ۱۹	ان الذین ر ینظرون
النساء ۸	ان الذین العذاب
ر ۲۱	ان المنافقین فی ر نصیرا
الاعراف ۴	قال ادخلوا ر تکسبون
ر ۵	لہم من ر الظالمین
ر ۶	ونادیٰ اصحاب النار } الکافرین
یونس ۱	لہم شراب ر یکفرون
ہود ۹	فاما الذین ر یرید
الرعد ۱	واولٰئک الاغلال خالدون
ابراہیم ۱	ویسقیٰ ر غلیظ
الحجر ۳	لہا سبعة ر مقسوم
بنی اسرائیل	کلما خبت زدناہم سعیرا
الکہف ۴	انا اعتدنا ر ساءت مرتفقا
مریم ۵	ونذر الظالمین فیہا جثیا
طٰہٰ ۳	انہ من یات ربہ ر یحییٰ
الانبیاء ۳	لو یعلم الذی ر ینصرون
ر ۷	انکم وما تعبدون ر لایسمعون
الحج ۲	فالذین ر عذاب الحریق
المؤمنون ۶	تلفح ر کالحون
الفرقان ۲	اذا رأتہم ر کثیرا
ر ۶	ان عذابہا ر مقاما
العنکبوت ۶	وان جہنم ر تعملون
السجدة ۲	کلما ارادوا ر تکذبون
الاحزاب	ان اللہ ر فی النار
السبا ۴	وحیل ر کانوا یعملون
الفاطر ۴	والذین کفروا ر من عذابہا
الصافات ۲	اذٰلک خیر ر لالی الجحیم
صٓ ۴	وان للطاغین ر ازواج
الزمر ۲	لہم من ر تحتہم ظلل
ر ۳	افمن یتقی ر یوم القیامة
ر ۸	وسیق الذین ر المتکبرین
المؤمن ۸	فسوف ر یسجرون

سورت مع رکوع	آیت
حم السجدة ۴	فلنذیقن الذین تا النار
الزخرف ۷	ان المجرمین ر مبلسون
الدخان ۳	ان شجرة ر تمترون
الجاثیة ۱	عذاب مہین ر جہنم
محمد ۲	کمن ہو ر امعاءہم
قٓ ۳	یوم نقول ر ہل من مزید
القمر ۳	ان المجرمین ر سقر
الرحمٰن ۲	یرسل ر تنتصران
ر	یطوفون ر آن
الواقعة ۲	فی سموم ر کریم
ر	ثم انکم ر الہیم
التحریم ۱	یاتوا ر یؤمرون
الملک ۱	وللذین ر الغیظ
الحاقة ۱	ثم الجحیم ر فاسلکوہ
ر	ولاطعام الامن غسلین
المعارج ۱	انہا ر فادعی
المزمل ۱	ان لدینا ر الیما
المدثر ۱	وما ادراٰک ر سقر
الدہر ۱	انا اعتدنا ر سعیرا
المرسلات ۱	انطلقوا ر صفر
النبا ۱	ان جہنم ر غساقا
ر	فذوقوا ر عذابا
الغاشیة ۱	نارا حامیة ر جوع
البلد ۱	والذین کفروا ر مؤصدة
اللیل ۱	فانذرتکم ر الاشقیٰ
القارعة ۱	وما ادراٰک ماہیہ نار حامیة
الہمزة ۱	وما ادراک ر ممددة

باب (۱۲) اہلِ دوزخ کے ساتھ گفتگو اور اُن کو ملامت اور اُن کا باہمی جھگڑا

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۴	کلما دخلت ر تکسبون
ر ۶	ونادیٰ ر تحرمون
المؤمنون ۶	الم تکن ر تعلمون
الشعراء ۵	قالوا وہم ر حمیم
صٓ ۴	ہذا فوج ر تخاصم اہل النار
المؤمن ۵	واذ یتحاجون ر العباد
ر ۸	ثم قیل لہم ر تمرحون
الزمر ۸	وقال لہم ر الکافرین
الاحقاف ۲	ویوم یعرض ر تفسقون
ر ۴	ویوم ر تکفرون
الملک ۱	کلما القی ر لاصحاب السعیر
المدثر ۲	قالوا لم ر الیقین

باب (۱۳) اہلِ دوزخ کا واویلا و تمنائے موت اور دنیا کی طرف لوٹ آنے وغیرہ کی درخواست اور اُس کا جواب

سورت مع رکوع	آیت
الانعام ۳	ولوتری اذ ر المؤمنین
المؤمنون ۶	ربنا غلبت ر لاتکلمون
الفرقان ۲	اذا القوا منہا ر کثیرا
الشعراء ۵	قالوا وہم فیہا فنکون من المؤمنین
السجدة ۲	ولوتری اذ ر موقنون
الاحزاب ۸	یوم تقلب ر کبیرا
الفاطر ۴	وہم یصطرخون ر نصیرا
المؤمنون ۲	ان الذین کفروا ر العلی الکبیر
ر ۵	وقال الذین فی النار } ضلال
الزخرف ۷	ونادوا ر ماکثون
الملک ۱	وقالوا لوکنا ر لاصحاب السعیر

باب (۱۴) اعراف اور اہلِ اعراف

سورت مع رکوع	آیت
الاعراف ۵ و ۶	وبینہما حجاب ر تحزنون

باب (۱۵) جنت اور اُس کے نعیم ولذّات وغیرہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وبشر تا خالدون
آل عمران ۱۴	وسارعوا ″ للمتقین
الاعراف ۵	ونزعنا ″ حجاب
التوبۃ ۳	الذین اٰمنوا ″ عظیم
یونس ۱	ان الذین اٰمنوا ″ العالمین
ہود ۹	واما الذین سعدوا ″ مجذوذ
الرعد ۳	والذین صبروا ″ عقبی الدار
″ ۵	مثل الجنۃ ″ وظلها
الحجر ۴	ان المتقین ″ بمخرجین
النحل ۴	للذین احسنوا ″ یشاؤن
الکہف ۴	ان الذین اٰمنوا ″ حسنت مرتفقا
″ ۱۲	ان الذین اٰمنوا ″ حولا
مریم ۴	اولٰئک ″ عشیا
طٰہٰ ۳	ومن یاتہ ″ فیها
الحج ۳	ان اللّٰہ ″ حریر
″ ۸	والذین ہاجروا ″ یرضونه
الفرقان ۲	قل ″ خالدین
″ ۶	والذین ″ ومقاما
العنکبوت ۶	والذین اٰمنوا ″ العاملین
الروم ۲	فی روضۃ یحبرون
السجدۃ ۲	فلا تعلم نفس ″ یعملون
″	جنات المأوی ″ یعملون
الاحزاب	اعدلهم ″ کریما
السبا ۵	من اٰمن ″ اٰمنون
الفاطر ۴	ثم اورثنا ″ لغوب
یٰسٓ ۴	ان اصحاب الجنۃ ″ رب رحیم
الصافات ۲	اولٰئک لهم ″ بمعذبین
صٓ ۴	وان للمتقین ″ نفاد
الزمر ۲	الذین اتقوا ″ الانهار
″ ۴	لهم ما یشاؤن ″ المحسنین
″ ۶	وینجی اللّٰہ ″ یحزنون
″ ۸	وسیق الذین ″ نشاء
المؤمن ۵	یرزقون ″ حساب

سورت مع رکوع	آیت
حٰمٓ السجدۃ ۱	لهم اجر غیر ممنون
″ ۴	ولکم فیها تا رحیم
الشوریٰ ۳	والذین اٰمنوا ″ ربهم
الزخرف ۷	یٰعباد ″ تاکلون
الدخان ۳	ان المتقین ″ الاولی
محمد ۲	مثل الجنۃ ″ ربهم
قٓ ۳	ادخلوها ″ مزید
الذاریات ۱	ان المتقین ″ ربهم
الطور ۱	ان المتقین ″ البر الرحیم
القمر ۳	ان المتقین ″ مقتدر
الرحمٰن ۳	ولمن خاف ″ عبقری حسان
الواقعۃ ۱	علی سرر ″ موضونۃ
″ ۳	واما ان کان ″ نعیم
الحدید ۳	وجنۃ ″ والارض
الصف ۲	یغفر لکم ″ العظیم
الطلاق ۲	ومن یؤمن ″ رزقا
الحاقۃ ۱	فاما من اوتی ″ الخالیۃ
المدثر ۲	من المجرمین ″ یوم الدین
الدہر ۱	ان المتقین ″ تفجیرا
″	وجزاهم بما صبروا ″ مشکورا
المرسلات ۲	ان المتقین ″ تعملون
النبا ۲	ان المتقین ″ حسابا
التطفیف	ان الابرار ″ المقربون
″	فالیوم ″ ینظرون
الغاشیۃ ۱	فی جنۃ ″ مبثوثۃ
البینۃ ۱	جزاؤهم عند ربهم ″ رضی اللّٰہ

باب (۱۶) انہارِ جنّت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	تجری من تحتها الانهار
الحجر ۴	فی جنات وعیون
الزمر ۲	غرف ″ الانهار
محمد ۲	مثل الجنۃ ″ مصفی
الرحمٰن ۳	فیهما عینان تجریان
″	فیهما عینان نضاختان
الدہر ۱	عینا یشرب ″ تفجیرا
″	عینا فیها ″ سلسبیلا

سورت مع رکوع	آیت
التطفیف	عینا تا المقربون
الغاشیۃ ۱	فیها عین جاریۃ

باب (۱۷) حور وخدّامِ جنّت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	ولهم فیها ازواج مطهرۃ
یٰسٓ ۴	ان اصحاب الجنۃ ″ تشتهون
الصافات ۲	یطاف علیهم ″ بیض مکنون
صٓ ۴	وعندهم ″ اتراب
الدخان ۳	وزوجناهم بحور عین
الطور ۱	ویطوف ″ مکنون
الرحمٰن ۳	فیهن قاصرات ″ والمرجان
″	فیهن خیرات ″ جان
الواقعۃ ۱	یطوف ″ کاس من معین
″	وحور ″ مکنون
″	انا انشأنا ″ لاصحاب الیمین
الدہر	ویطوف ″ منثورا
النبا ۲	وکواعب اترابا

باب (۱۸) ہمیشگی دوزخ وجنّت

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وهم فیها خالدون
″ ۹	بلی من کسب ″ خالدون
″ ۱۹	خالدین ″ ینظرون
″ ۲۰	وما هم ″ النار
المائدۃ ۶	یریدون ان ″ مقیم
التوبۃ ۹	لهم فیها ″ ابدا
ہود ۵	خالدین ″ مجذوذ
الحجر ۴	وما هم منها بمخرجین
الکہف ۱	ماکثین فیه ابدا
الصافات ۲	افما نحن بمیتین ″ بمعذبین
المؤمن ۸	ادخلوا ″ المتکبرین
حٰمٓ السجدۃ ۱	ان الذین ″ ممنون
″ ۴	لهم فیها دار الخلد
الشوریٰ ۵	الا ان ″ مقیم

سورت مع رکوع	آیت
الزخرف ۷	وانتم فیها خالدون
″ ۷	ان المجرمین ″ ماکثون
الدخان ۳	لا یذوقون ″ الاولی
الجاثیۃ ۴	فالیوم ″ لا یستعتبون
قٓ ۳	من خشی ″ ذلک یوم الخلود
النبا ۲	لابثین فیها احقابا
البینۃ ۱	جنات عدن ″ ابدا

حصۂ ششم متفرقات

باب (۱) مصیبت اور ہلاکت گناہ کے سبب سے آتی ہے

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وما یضل ″ الارض
″ ۶	واذ قلتم ″ تنظرون
″ ″	فبدل ″ یکسبون
″ ۷	وضربت ″ یعتدون
″ ۸	ولقد علمتم ″ خاسئین
آل عمران ۲	کداب اٰل ″ بذنوبهم
″ ۱۲	مثل ما ینفقون ″ یظلمون
″ ۱۴	قد خلت ″ المکذبین
″ ۱۶	ان الذین تولوا ″ کسبوا
النساء ۹	فکیف ″ ایدیهم
″ ۱۱	وما اصابک ″ نفسک
″ ۲۱	ما یفعل اللّٰہ ″ اٰمنتم
الانعام ۱	الم یروا ″ بذنوبهم
″ ۱۶	ذلک ان ″ غافلون
الاعراف ۸	فکذبوه ″ عمین
″ ۹	فانجیناه ″ مؤمنین
″ ۱۰	فعقروا ″ المجرمین
″ ۱۱	فاخذتهم ″ الخاسرین
″ ۱۲ و ۱۳	ولو ان ″ بذنوبهم
″ ۱۶	ولقد اخذنا ″ غافلین
″ ۲۱	واسئلهم ″ خاسئین
الانفال ۷	ذلک بما قدمت ″ للعبید
″ ۷	ذلک بان اللّٰہ ″ ما بانفسهم
التوبۃ ۱۰	فاعقبهم ″ یکذبون
″	وما کان اللّٰہ ″ یتقون

سورت مع رکوع	آیت
یونس ۲	ولقد تا المجرمین
〃 ۵	ان اللہ لا 〃 یظلمون
〃 ۹	کذلک 〃 المعتدین
ہود ۹	ذلک من 〃 ظالمۃ
〃 ۱۰	وما کان 〃 مصلحون
الرعد ۳	ان اللہ 〃 بانفسہم
النحل ۴	وما ظلمہم اللہ 〃 یستہزؤن
〃 ۱۳	ولا تتخذوا الایمان 〃 عظیم
〃 ۱۵	ضرب اللہ 〃 یصنعون
بنی اسرائیل	وقضینا 〃 تتبیرا
〃 ۲	وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا
الحج ۱	ذلک بما قدمت 〃 العبید
المؤمنون ۳	ثم ارسلنا 〃 لا یؤمنون
الفرقان ۳	وکلا ضربنا 〃 تتبیرا
〃 ۶	قل ما یعبؤا بکم 〃 لزاما
الشعراء ۸	قالوا انما انت 〃 العذاب
〃 ۱۱	وما اہلکنا من قریۃ 〃 ظالمین
القصص ۵	تصیبہم 〃 ایدیہم
〃 ۶	وکم اہلکنا 〃 اہلہا ظالمون
العنکبوت ۴	فکلا اخذنا 〃 یظلمون
الروم ۵	ظہر الفساد 〃 مشرکین
السبا ۲	لقد کان لسباء 〃 الکفور
ص ۱	کذبت 〃 عقاب
الزمر ۳	کذب الذین 〃 الدنیا
المؤمن ۳	اولم یسیروا 〃 فاخذہم اللہ
الشوریٰ ۴	وما اصابکم 〃 کثیرا
〃	ان یشا 〃 ظہرہ
الحشر ۱	ذلک بانہم 〃 ورسولہ
الصف ۱	واذ قال 〃 الفاسقین
التغابن ۱	الم یاتکم 〃 واستغنی اللہ
الحاقۃ ۱	کذبت ثمود 〃 رابیۃ
نوح ۲	مما خطیاتہم 〃 نارا
الجن ۱	وان لو استقاموا 〃 غدقا
الفجر ۱	الم تر کیف 〃 بالمرصاد

باب (۲) حسنات کا کفارۂ گناہ ہونا ۔ اسباب مغفرت توبہ ۔ و شرائط قبولیت توبہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۹	الا الذین تا الرحیم
〃 ۳۷	ان تبدوا 〃 سیئاتکم
اٰل عمران ۴	قل 〃 رحیم
〃 ۲۰	فالذین ہاجروا 〃 سیئاتہم
النساء ۳	انما التوبۃ 〃 کفار
〃 ۵	ان تجتنبوا 〃 سیاتکم
〃 ۹	ولو انہم 〃 رحیما
〃 ۱۳	فمن لم یجد 〃 من اللہ
〃 ۱۶	ومن یعمل 〃 رحیما
المائدۃ ۶	فمن تاب 〃 یشاء
الانعام ۶	فقل سلام 〃 رحیم
الانفال ۳	یا ان تتقوا 〃 یغفر لکم
التوبۃ ۱۳	واٰخرون 〃 التواب الرحیم
〃 ۱۴	لقد تاب 〃 الرحیم
ہود ۱۰	واقم 〃 السیئات
النحل ۱۴	ثم ان ربک للذین 〃 رحیم
〃 ۱۵	ثم ان ربک للذین 〃 رحیم
مریم ۴	فخلف من بعدہم 〃 الجنۃ
طٰہٰ ۴	وانی لغفار 〃 اہتدیٰ
الانبیاء ۱	وکم قصمنا 〃 خامدین
النور ۴	توبوا الی اللہ 〃 تفلحون
الفرقان ۶	الا من تاب 〃 متابا
النمل ۱	الا من ظلم ثم بدل 〃 غفور رحیم
القصص ۷	فاما من تاب 〃 المفلحین
العنکبوت ۱	والذین اٰمنوا 〃 یعملون
الاحزاب ۹	یا ۔ اتقوا اللہ وقولوا 〃 ذنوبکم
محمد ۱	والذین اٰمنوا 〃 سیاٰتہم
الحدید ۴	یا ۔ اتقوا اللہ 〃 رحیم
الصف ۲	تؤمنون 〃 ذنوبکم
التغابن ۱	ومن یؤمن 〃 سیئاتہ
〃 ۲	ان تقرضوا 〃 لکم
الطلاق	ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیئاتہ
التحریم ۲	یا ۔ توبوا 〃 سیاتکم
الملک ۱	ان الذین یخشون 〃 کبیر
نوح ۱	ان اعبدوا تا ذنوبکم

باب (۳) بندوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں

سورت مع رکوع	آیت
اٰل عمران ۱۹	لقد سمع اللہ 〃 بغیر حق
مریم ۵	افرأیت 〃 ما یقول
الانبیاء ۷	فمن یعمل 〃 کاتبون
المؤمنون ۴	ولدینا 〃 بالحق
یٰسٓ ۱	ونکتب ما قدموا واٰثارہم
الزخرف ۷	ام یحسبون 〃 یکتبون
الجاثیۃ ۴	ہذا کتابنا 〃 تعملون
قٓ ۲	ولقد خلقنا 〃 عتید
القمر ۳	وکل شیٔ فعلوہ فی الزبر
النباء ۱	وکل شیٔ احصیناہ کتابا
الانفطار ۱	وان علیکم 〃 تفعلون
التطفیف ۱	کلا ان کتاب الفجار 〃 مرقوم
〃	کلا ان کتاب الابرار 〃 المقربون
الطارق ۱	ان کل نفس لما علیہا حافظ

باب (۴) عموم دعوۃ اسلام اور بحیثیت اسلام سب کا یکساں ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۸	ان الذین اٰمنوا 〃 یحزنون
النساء ۱۸	لیس بامانیکم 〃 نقیرا
الانعام ۲	واوحی 〃 بلغ
〃	ولا تطردوا 〃 بالشاکرین
الاعراف ۲	قل یا ایہا الناس 〃 یمیت
النحل ۱۳	من عمل صالحا 〃 یعملون
الکہف ۴	واصبر نفسک 〃 فلیکفر
الفرقان ۱	تبارک 〃 نذیرا
السبا ۳	وما ارسلنک 〃 ونذیرا
الحجرات ۲	یا ۔ لا یسخر 〃 الالقاب
〃	یا ایہا الناس 〃 اتقاکم
عبس ۱	عبس 〃 ذکرہ

باب (۵) دین کی آسانی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۱	یا ۔ کلوا 〃 طیبا
〃 ۲۳	انما حرم 〃 رحیم
〃 〃	یا ۔ کتب 〃 العسر
〃 〃	احل لکم 〃 الفجر
〃 ۲۴	فمن کان 〃 رجعتم
〃 ۲۷	ویسئلونک ماذا 〃 العفو
〃 ۲۸	لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم
〃 ۴۰	لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا
اٰل عمران ۳	لا یتخذ المؤمنون 〃 تقاۃ
النساء ۵	یرید اللہ ان یخفف عنکم 〃 ضعیفا
〃 ۱۴	ان الذین 〃 غفورا
المائدۃ ۲	یا ۔ اذا قمتم 〃 حرج
الاعراف ۳	یا بنی اٰدم 〃 الرزق
التوبۃ ۱۲	لیس علی 〃 رحیم
النحل ۱۴	الا من اکرہ 〃 بالایمان
الحج ۱۰	وما جعل علیکم فی الدین من حرج
المؤمن ۴	ولا نکلف نفسا الا وسعہا
الاحزاب ۱	ادعوہم 〃 قلوبکم
ص ۴	وخذ 〃 ولا تحنث
الفتح ۲	لیس علی 〃 المریض حرج
الطلاق	وان کن 〃 اٰتاہا
المزمل ۲	ان ربک 〃 ما تیسر منہ

باب (۶) اصول دین میں کل انبیاء کا متفق ہونا

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۶	ووصی بہا 〃 لہ مسلمون
〃 ۲۳	یا ۔ کتب 〃 قبلکم
اٰل عمران ۷	قل یا ایہا الکتاب 〃 دون اللہ
〃 ۹	واذ اخذ 〃 الشاہدین
المائدۃ ۷	وقفینا علی 〃 التوراۃ
〃	وانزلنا الیک 〃 علیہ
الانعام ۱۰	اولئک الذین 〃 اقتدہ
ہود ۸	قالوا یا شعیب 〃 اٰباؤنا
یوسف ۵	واتبعت 〃 ویعقوب
النحل ۵	ولقد بعثنا فی 〃 الطاغوت

سورت مع رکوع	آیت
الانبیاء ۲	ہذا ذکر من معی تا فاعبدون
″ ۶	ان ہذہ امتکم ″ فاعبدون
الحج ۱۰	ملۃ ابیکم ابراہیم
المؤمنون ۴	یاایہا الرسل ″ فاتقون
الصافات ۲	وصدق المرسلین
″ ۳	وان من شیعتہ ابراہیم
الشوریٰ ۲	شرع لکم ″ لاتتفرقوا فیہ
الزخرف ۴	وسئل من ″ یعبدون
النجم ۳	افرایت ″ غشی
	ہذا نذیر من النذر الاولیٰ
الاعلیٰ ۱	قد افلح ″ موسیٰ

باب (۷) بعض رسوم[۱] جاہلیت

سورت مع رکوع	آیت
النساء ۳	یا۔ لایحل ″ سلف
″ ۱۸	فلیبتکن ″ خلق اللہ
المائدۃ ۱	حرمت ″ بالازلام
″ ۱۲	یا۔ انما الخمر ″ الشیطان
″ ۱۴	ماجعل ″ لایعقلون
الانعام ۱۶	وجعلوا للہ ″ مھتدین
التوبۃ ۵	انما النسئ ″ الکافرین
بنی اسرائیل ۴	ولاتقتلوا اولادکم خشیۃ ا ق
العنکبوت ۷	اولم یروا ″ حولہم
الاحزاب ۱	ماجعل اللہ ″ بافواہکم
″ ۴	ولاتبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ
التکویر ۱	واذا الموؤدۃ سئلت بای ذنب قتلت

باب (۸) ابتدائے عالم

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۳	وہوالذی خلق ″ سمٰوات
یونس ۱	خلق السمٰوات ″ العرش
ہود ۱	وہوالذی ″ الماء
الحجر ۳	ولقد خلقنا ″ السموم
النور ۶	واللہ خلق کل دابۃ ماء

[۱] اس باب کے متعلق بعض آیتیں حصۂ دوم کے چھٹے باب میں اور حصۂ سوم کے اس باب میں بھی مذکور ہیں جس میں کفار کے عادات وحالات کا ذکر ہے ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
حم السجدۃ ۲	خلق الارض تا العزیز العلیم
قٓ ۳	ولقد خلقنا ″ لغوب
النازعات	بناہا ″ ارساہا

باب (۹) بیان فطرت انسانی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۴	فاذ قال ″ تکتمون
النساء ۵	وخلق الانسان ضعیفا
″ ۱۹	واحضرت الانفس الشح
″	ولن تستطیعوا ″ کالمعلقۃ
الاعراف ۲۳	واذا اخذ ″ یرجعون
″ ۲۴	خلقکم من ″ لیشرکون
یونس ۲	واذا مس ″ مسہ
ہود ۲	ولئن اذقنا ″ کبیر
ابراہیم ۵	ان الانسان لظلوم کفار
النحل ۱	خلق الانسان ″ مبین
بنی اسرائیل ۲	ویدع الانسان ″ عجولا
″ ۹	واذا انعمنا ″ یؤسا
الکہف ۷	ولقد عہدنا ″ عزما
″ ۸	ولقد صرفنا ″ جدلا
الانبیاء ۳	خلق الانسان من عجل
الحج ۲	ومن الناس ″ العشیر
″ ۹	ان الانسان لکفور
الروم ۴	کل حزب ″ یقنطون
″ ۵	ولئن ارسلنا ″ لمبلسین
لقمان ۴	واذ غشیہم ″ کفور
الاحزاب ۹	انا عرضنا ″ رحیما
الزمر ۱	واذا مس ″ عن سبیلہ
″ ۵	واذا مس ″ علم
حم السجدۃ ۶	لایسئم ″ عریض
الشوریٰ ۵	وانا اذا ″ کفور
المعارج ۱	ان الانسان ″ المصلین
القیامۃ ۱	بل الانسان ″ معاذیرہ
″	کلا بل ″ الآخرۃ
عبس ۱	قتل الانسان مااکفرہ
الفجر ۱	فاما الانسان ″ جما
البلد ۱	لقد خلقنا الانسان فی کبد

سورت مع رکوع	آیت
الشمس ۱	ونفس تا تقوٰہا
اقرأ ۱	کلا ان ″ استغنیٰ
العادیات	ان الانسان ″ لشدید

باب (۱۰) ملائکہ اور اُن کی خدمات

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۴	واذ قال ربک للملئکۃ الکافرین
″ ۱۲	قل من کان ″ للکافرین
″	ومآانزل ″ زوجہ
الانعام ۱۱	ولوتریٰ ″ تستکبرون
الاعراف ۲۴	ان الذین عند ″ یسجدون
الرعد ۲	لہ معقبات ″ امراللہ
النحل ۶	وللہ ″ یؤمرون
مریم ۴	ومانتنزل ″ نسیا
الانبیاء ۲	ولہ ″ لایفترون
″	وقالوا ″ الظلمین
الفرقان ۳	ویوم ″ عسیرا
الشعراء ۱۱	وانہ ″ من المنذرین
السبا ۳	قل ″ الکبیر
الفاطر ۱	الحمد ″ قدیر
الصافات ۵	ومامنا ″ المسبحون
المؤمن ۱	الذین یحملون ″ العظیم
حم السجدۃ ۵	فالذین عند ″ لایسئمون
الشوریٰ ۱	والملئکۃ ″ الارض
الزخرف ۷	ونادوا ″ ماکثون
″	ام یحسبون ″ یکتبون
قٓ ۲	ولقد ″ عتید
″	وجاءت ″ الشدید
النجم ۲	وکم من ″ یرضیٰ
التحریم ۱	یا۔ اٰمنوا ″ یؤمرون
الحاقۃ ۱	والشقت ″ ثمانیۃ
المدثر ۱	علیہا ″ ملئکۃ
التکویر ۱	انہ لقول ″ امین
الانفطار ۱	ان علیکم ″ تفعلون
القدر ۱	تنزل ″ امر

باب (۱۱) انبیاء اور اُن کے مدارج اور خدمات وغیرہ

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۵	یتلو ″ یزکیہم
″ ۱۸	رسولا منکم ″ تعلمون
″ ۲۶	کان الناس ″ اختلفوا فیہ
″ ۳۳	تلک الرسل ″ درجات
″ ۴۰	لانفرق بین احد من رسلہ
آل عمران ۵	بکلمۃ منہ ″ مستقیم
″ ۸	ماکان لبشر ″ انتم مسلمون
″ ۱۳	لیس لک ″ من شیئ
″ ۱۵	ومامحمد ″ المحسنین
النساء ۲۳	انااوحینا ″ عزیزا حکیما
المائدۃ ۳	قد جاءکم ″ قدیر
″ ۱۳	ماعلی الرسول الاالبلاغ
الانعام ۴	ولقد کذبت ″ الجاہلین
″ ۵	ومانرسل ″ یفسقون
″ ۱۳	وماانا علیکم بحفیظ
ہود ۲	ولولا انزل ″ وکیل
″ ۸	یاقوم ارأیتم ″ انیب
″ ۴	کذلک ″ متاب
الرعد ۴	ولقد ارسلنا ″ باذن اللہ
ابراہیم ۱	ومآارسلنا ″ یشاء
″ ۲	قالت لہم رسلہم ″ المتوکلون
النحل	ینزل الملئکۃ ″ فاتقون
″ ۶	ومآارسلنا ″ یتفکرون
الکہف ۱	انزل علیٰ ″ ولدا
″ ۱۲	قل انما انا ″ احدا
طٰہٰ ۸	ولوانا ″ نخزیٰ
الانبیاء ۱	ومآارسلنا ″ المسرفین
″ ۷	ومآارسلناک ″ للعالمین
الحج ۷	ومآارسلنا ″ حکیم
النور ۷	اطیعوا الرسول ″ المبین
الفرقان ۲	ومآارسلنا ″ الاسواق
القصص ۵	ولکن رحمۃ ″ یتذکرون
″	ولولاان ″ المؤمنین
الروم ۵	فانک لا ″ مسلمون
الاحزاب ۶	یاایہا النبی ″ منیرا
الفاطر ۳	ومآانت ″ فیہا نذیر

سورت مع رکوع	آیت
ص ۵	ان یوحیٰ تا مبین
الزمر ۲	افمن حق 〃 النار
〃 ۴	انا انزلنا 〃 بوکیل
المؤمن ۲	یلقی الروح 〃 التلاق
〃 ۵	وما کان 〃 باذن اللہ
الشوریٰ ۵	فان اعرضوا 〃 البلاغ
الزخرف ۶	ان ہو 〃 لبنی اسرائیل
الفتح ۱	انا ارسلنا 〃 اصیلا
الحدید ۳	لقد ارسلنا 〃 بالقسط
الجمعۃ ۱	بعث 〃 یلحقوا بہم
التغابن ۲	فانما علی رسولنا البلاغ المبین
الطلاق ۲	قد انزل 〃 النور
الجن ۲	قل انما 〃 رسالاتہ
〃	قل ان ادری 〃 لدیہم
الغاشیۃ ۱	فذکر 〃 کفر
البینۃ ۱	لم یکن 〃 قیمۃ

باب (۱۲) قرآن مجید و دیگر کتب سماوی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱	ذلک الکتاب لاریب فیہ
〃 〃	والذین یؤمنون بما قبلک
〃 ۳	فیعلمون انہ الحق من ربہم
〃 ۱۴	اولئک یؤمنون بہ
〃 ۱۶	آمنا 〃 النبیون من ربہم
〃 ۴۰	وکتبہ
النساء ۲۰	آمنوا 〃 بعیدا
طٰہٰ ۱	تنزیلا ممن خلق 〃 العلیٰ

باب (۱۳) مسلمانوں کو جو تسکین دی جاتی تھی

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲۶	زین 〃 حساب
آل عمران ۱۴	ولا تہنوا 〃 غفور حلیم
الحج ۶	ان اللہ یدافع 〃 ربنا اللہ
المؤمن ۶	انا لننصر 〃 الحیٰوۃ الدنیا
المجادلۃ ۲	انما النجویٰ 〃 المؤمن

باب (۱۴) جنوں کا ایمان لانا اور اُن کے مقولے

سورت مع رکوع	آیت
الاحقاف ۴	واذ صرفنا تا مبین
الرحمٰن ۲	سنفرغ 〃 تنتصران
الجن ۱	قل اوحی 〃 حطبا
〃	وانہ لما قام 〃 لبدا

باب (۱۵) معجزات و خوارق عادات[1]

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۶	واذ قلتم 〃 مشربہم
〃 ۸	واذ اخذنا 〃 الطور
〃 〃	ولقد علمتم 〃 خاسئین
〃 ۹	واذ قتلتم 〃 تعقلون
〃 ۳۲	الم تر الی 〃 احیاہم
〃 〃	قال لہم 〃 الملائکۃ
〃 ۳۵	او کالذی 〃 لحما
〃 〃	واذ قال 〃 سعیا
آل عمران ۲	قد کان لکم 〃 العین
〃 ۴	کلما دخل 〃 عند اللہ
〃 〃	فنادتہ 〃 رمزا
〃 ۵	اذ قالت 〃 کہلا
〃 〃	انی اخلق 〃 بیوتکم
〃 ۱۳	ولقد نصرکم اللہ 〃 مسومین
النساء ۲۲	وقولہم انا قتلنا 〃 شبہ لہم
〃 〃	وما قتلوہ 〃 الیہ
〃 〃	وان من 〃 موتہ
المائدۃ ۹	من لعنہ اللہ 〃 الخنازیر
الاعراف ۱۳	وقال موسیٰ 〃 للناظرین
〃 ۱۴	قالوا یا موسیٰ 〃 وہارون
〃 ۱۶	ولقد اخذنا 〃 مفصلات
〃 ۲۱	واذ نتقنا 〃 بقوۃ
الانفال ۱	اذ تستغیثون 〃 مردفین
التوبۃ ۴	لقد نصرکم اللہ 〃 الکافرین
〃 ۶	الا تنصروہ 〃 السفلیٰ
ہود ۴	واوحی الی نوح 〃 الظالمین
〃 ۶	ہذہ ناقۃ 〃 لم یغنوا فیہا
〃 ۷	ولقد جاءت 〃 حمید مجید
〃 〃	ولما جاءت 〃 عند ربک
〃 ۸	ولقوم اعملوا 〃 یغنوا فیہا
یوسف ۲	وراودتہ التی تا الصادقین
〃 ۱۰	عسیٰ 〃 جمیعا
〃 〃	اذہبوا 〃 بصیرا
〃 ۱۱	انی لاجد 〃 تعلمون
بنی اسرائیل ۱	سبحان الذی 〃 من آیاتنا
الکہف ۱	اذ اوی الفتیۃ 〃 امدا
〃 ۲، ۳	وتری الشمس 〃 رعبا
〃 ۴	ولبثوا 〃 تسعا
〃 ۹	واذ قال موسیٰ لفتٰہ 〃 عجبا
مریم ۲	واذکر فی الکتاب مریم 〃 سویا
〃 〃	فناداہا 〃 جنیا
〃 〃	قالوا کیف 〃 حیا
طٰہٰ ۱	قال القہا 〃 اخریٰ
〃 ۲	قال رب 〃 یا موسیٰ
〃 ۳	فاذا حبالہم 〃 رب ہارون و موسیٰ
〃 ۵	قال فاذہب 〃 لا مساس
الانبیاء ۵	قلنا یا نار 〃 الاخسرین
〃 ۶	وسخرنا مع داؤد 〃 والطیر
〃 〃	ولسلیمان الریح 〃 حافظین
الشعراء ۴	فاتبعوہم 〃 الآخرین
النمل ۱	واذ قال موسیٰ 〃 وقومہ
〃 ۲	وورث سلیمان 〃 قولہا
〃 〃	وتفقد الطیر 〃 یرجعون
〃 ۳	ارجع الیہم 〃 فضل ربی
〃 ۴	وکان فی المدینۃ 〃 اجمعین
القصص ۱	واوحینا 〃 ان وعد اللہ حق
〃 ۴	قال رب 〃 الغالبون
العنکبوت ۵	اولم یکفہم 〃 یتلیٰ علیہم
الاحزاب ۲	یا ایہا الذین آمنوا 〃 لم تروہا
السبا ۲	ولقد آتینا 〃 المبین
الصافات ۵	اذ ابق الی 〃 یقطین
ص ۲	واذکر عبدنا 〃 اواب
〃 ۳	فسخرنا لہ 〃 الاصفاد
〃 ۴	ارکض 〃 مثلہم معہم
المؤمن ۳	وقال فرعون 〃 الحساب
الدخان ۱	واترک 〃 مغرقون
الذاریات ۲	وبشروہ 〃 العلیم
النجم ۱	والنجم 〃 الکبریٰ
القمر ۱	اقتربت الساعۃ وانشق القمر
〃 ۲	ولقد راودوہ تا ونذر
الفیل ۱	الم تر 〃 ماکول

باب (۱۶) کفار و فجار کو ایمان نہ لانے اور نافرمانی پر تہدید

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۱۹	ان الذین کفروا 〃 ینظرون
〃 ۲۵	ہل ینظرون 〃 الامر
آل عمران ۹	ومن یبتغ 〃 ناصرین
النساء ۷	یا ایہا الذین اوتوا 〃 مفعولا
〃 ۱۹	وان تکفروا 〃 قدیرا
الانعام ۷	قل ہو القادر 〃 تعلمون
〃 ۱۶	وربک الغنی 〃 الظالمون
〃 ۲۰	ہل ینظرون 〃 منتظرون
الاعراف ۱	وکم من 〃 ظالمین
〃 ۶	ہل ینظرون 〃 یفترون
الانفال ۲	ان تستفتحوا 〃 المؤمنین
〃 ۵	قل للذین 〃 الاولین
التوبۃ ۱	واعلموا 〃 الکافرین
〃 ۳	قل ان کان 〃 الفاسقین
〃 ۹	وعد اللہ المنافقین 〃 یظلمون
یونس ۱	ان الذین لا یرجون 〃 یکسبون
〃 ۷	قل ان الذین 〃 یکفرون
〃 ۱۰	فہل ینتظرون 〃 المؤمنین
ہود ۱	وان تولوا 〃 الصدور
〃 ۲	ومن اظلم 〃 الاخسرون
〃 ۷	وما ہی من الظالمین ببعید
〃 ۱۰	وقل للذین 〃 منتظرون
یوسف ۱۲	افامنوا 〃 لا یشعرون
الرعد ۲	والذین لہم 〃 المہاد
〃 ۴	ولا یزال 〃 المیعاد
〃 ۵	لہم عذاب 〃 واق
〃 ۶	واما نرینک 〃 الدار
ابراہیم ۳	مثل الذین کفروا 〃 بعزیز
〃 ۵	تمتعوا فان مصیرکم الی النار
〃 ۷	ولا تحسبن 〃 الحساب
الحجر ۱	ربما یود 〃 یستاخرون
〃 ۴	وان عذابی ہو العذاب الالیم

[1] اِس میں خرق عادت طول عمر بھی ۱۲

سورت مع رکوع	آیت
الحجر ۶	اناکفیناک تا یعلمون
النحل ۴	قد مکر الذین ؍ تشاقون فیہم
؍	ہل ینظرون ؍ یستہزءون
؍ ۶	افامن الذین ؍ رحیم
؍ ۷	ثم اذا کشف ؍ فسوف تعلمون
بنی اسرائیل ۲	وکم اہلکنا ؍ خبیرا بصیرا
؍ ۷	افامنتم ؍ تبیعا
؍ ۸	وان کادوا لیستفزونک ؍ تحویلا
الکہف ۸	وما منع الناس ؍ قبلا
؍	بل لہم موعد ؍ موعدا
؍ ۱۲	افحسب الذین کفروا ؍ ہزوا
مریم ۶	فلا تعجل علیہم انما نعد لہم عدا
طٰہٰ ۵	من اعرض عنہ ؍ حملا
؍ ۷	ومن اعرض ؍ اعمیٰ
الانبیاء ۲	وکم قصمنا ؍ خامدین
؍ ۳ و ۴	ولقد استہزیٔ ؍ الظالمین
الحج ۱	ومن الناس من یجادل ؍ الحریق
؍ ۶	وان یکذبوک ؍ فی الصدور
؍ ۷	ولا یزال الذین ؍ عقیم
المؤمنون ۶	وانا علیٰ ان ؍ لقادرون
النور ۷	لاتحسبن الذین ؍ لبئس المصیر
؍ ۹	فلیحذر الذین ؍ الیم
الشعراء ۱	فقد کذبوا ؍ یستہزءون
؍ ۱۱	لا یؤمنون بہ حتی ؍ یمتعون
النمل ۱	ان الذین لا یؤمنون ؍ الاخسرون
؍ ۶	قل سیروا ؍ المجرمین
العنکبوت ۳	وما انتم بمعجزین ؍ الیم
؍ ۷	ولیتمتعوا فسوف یعلمون
الروم ۵	ولقد ارسلنا من قبلک ؍ المؤمنین
؍ ۶	فاصبر ان وعد اللہ حق
لقمان ۳	ومن کفر فلا یحزنک ؍ غلیظ
السجدۃ ۳	ومن اظلم ممن ؍ منتقمون
السبا ۵	وکذب الذین ؍ نکیر
؍ ۶	ولو تریٰ اذ فزعوا ؍ مریب
الفاطر ۳	وان یکذبوک ؍ نکیر
؍ ۵	فمن کفر ؍ خسارا
؍	فلما جاءہم نذیر ؍ تدبیرا

سورت مع رکوع	آیت
یٰسٓ ۴	ولو نشاء لطمسنا تا یرجعون
الصافات ۵	فکفروا بہ فسوف یعلمون
صٓ ۱ و ۲	جند ما ہنالک ؍ من فواق
؍ ۵	ولتعلمن نبأہ بعد حین
الزمر ۳	کذب الذین ؍ لو کانوا یعلمون
؍ ۴	قل یا قوم اعملوا ؍ مقیم
؍ ۵	قد قالہا ؍ بمعجزین
المؤمن ۸	الم تر ؍ یرجعون
؍ ۹	افلم یسیروا ؍ الکافرون
حمٓ السجدۃ ۲	فان اعرضوا ؍ ثمود
؍ ۵	ان الذین ؍ بصیر
؍ ۶	ولولا کلمۃ ؍ مریب
الشوریٰ ۲	والذین ؍ شدید
الزخرف ۱	افنضرب عنکم ؍ الاولین
؍ ۷	ام ابرموا ؍ یکتبون
الدخان ۱	فارتقب ؍ منتقمون
؍ ۲	اہم خیر ؍ مجرمین
الاحقاف ۳ و ۴	ولقد مکناہم ؍ یفترون
محمد ۱	والذین کفروا ؍ امثالہا
؍ ۲	فہل ینظرون ؍ ذکریٰہم
الفتح ۱	ویعذب ؍ مصیرا
؍ ۳	ولو قاتلکم ؍ تبدیلا
الطور ۱	ان عذاب ؍ تعملون
القمر ۳	اکفارکم ؍ امر
الواقعۃ ۲	نحن قدرنا ؍ لا تعلمون
المجادلۃ ۳	ان الذین یحادون ؍ شہید
؍ ۳	الم تر الیٰ ؍ خالدون
التغابن ۱	الم یاتکم ؍ حمید
الطلاق ۲	وکاین ؍ شدید
الملک ۲	ءامنتم ؍ نفور
؍	قل ارءیتم ان اصبح ؍ معین
القلم ۱	سنسمہ علی الخرطوم
؍ ۲	افنجعل ؍ مبین
المعارج ۲	فذرہم ؍ کانوا یوعدون
الجن ۲	ومن یعص اللہ ؍ اقل عددا
المزمل ۱	وذرنی ؍ الیما
؍	انا ارسلنا ؍ مفعولا
المدثر ۱	ذرنی ؍ سقر

سورت مع رکوع	آیت
المدثر ۲	فما لہم تا الاٰخرۃ
المرسلات ۱	الم نہلک ؍ للمکذبین
؍ ۲	کلوا ؍ للمکذبین
الانشقاق ۱	فما لہم ؍ الیم
البروج ۱	بل الذین ؍ محیط
الطارق ۱	انہم یکیدون ؍ رویدا
الغاشیۃ ۱	من تولیٰ ؍ حسابہم
الفجر ۱	الم تر ؍ بالمرصاد
العلق ۱	کلا لئن ؍ الزبانیۃ

باب (۱۷) امثال و تشبیہات

سورت مع رکوع	آیت
البقرۃ ۲	اولٰئک الذین اشتروا ؍ قاموا
؍ ۹	فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ
؍ ۱۰	اولٰئک الذین ؍ بالاٰخرۃ
؍ ۱۱	بئسما ؍ انفسہم
؍ ۲۱	مثل الذین ؍ یعقلون
؍ ۳۶	مثل الذین ؍ حبۃ
؍	فمثلہ ؍ تتفکرون
ال عمران ۶	ان مثل ؍ فیکون
؍ ۱۲	مثل ما ؍ فاہلکتہ
الانعام ۴	والذین کذبوا ؍ الظلمات
؍ ۵	ہل یستوی ؍ تتفکرون
؍ ۹	کالذی استہوتہ ؍ ہدی ائتنا
؍ ۱۵	اومن کان ؍ یعملون
الاعراف ۷	والبلد ؍ نکدا
؍ ۲۲	فمثلہ ؍ بایاتنا
؍	اولٰئک کالانعام بل ہم اضل
الانفال ۳	ان شر الدواب ؍ یعقلون
؍	لما یحییکم
یونس ۳	انما مثل ؍ یتفکرون
؍ ۵	افانت ؍ یعقلون
ہود ۲	مثل ؍ تذکرون
الرعد ۲	الا کباسط ؍ ببالغہ
؍	قل ہل ؍ النور
؍	انزل من ؍ الامثال
؍ ۳	افمن یعلم ؍ اعمیٰ
ابراہیم ۳	مثل الذین کفروا ؍ البعید
؍ ۴	الم تر کیف ضرب اللہ ؍ قرار

سورت مع رکوع	آیت
النحل ۱۰	ضرب اللہ مثلا عبدا ؍ مستقیم
؍ ۱۳	کالتی نقضت ؍ انکاثا
؍ ۱۵	ضرب اللہ ؍ یصنعون
الکہف ۵	واضرب لہم ؍ منتصرا
؍ ۶	واضرب لہم ؍ الریاح
انبیاء ۴	ولا یسمع الصم الدعاء اذا ما ینذرون
الحج ۴	ومن یشرک باللہ ؍ سحیق
النور ۵	مثل نورہ ؍ الامثال للناس
؍	والذین کفروا ؍ من نور
الفرقان ۴	ان ہم الا کالانعام
النمل ۶	انک لا تسمع ؍ ضلالتہم
العنکبوت ۴	مثل الذین ؍ یعلمون
الروم ۴	ضرب لکم ؍ یعقلون
؍ ۵	فانک لا تسمع الموتیٰ ؍ مسلمون
لقمان ۲	ان انکر الاصوات لصوت الحمیر
الاحزاب ۹	انا عرضنا الامانۃ ؍ جہولا
الفاطر ۲	وما یستوی البحران ؍ اجاج
؍ ۳	وما یستوی الاعمیٰ ؍ القبور
یٰسٓ ۱	انا جعلنا فی ؍ لا یبصرون
الصافات ۲	کانہن بیض مکنون ؍
الزمر ۳	ضرب اللہ ؍ مثلا
المؤمن ۶	وما یستوی ؍ تتذکرون
حمٓ السجدۃ ۶	اولٰئک ینادون ؍ بعید
الزخرف ۴	افانت ؍ ضلال مبین
محمد ۲	والذین کفروا ؍ الانعام
الفتح ۴	کزرع اخرج ؍ الزراع
الحدید ۳	کمثل ؍ حطاما
الجمعۃ ۱	مثل الذین ؍ الظالمین
المنافقون ۱	کانہم خشب مسندۃ
التغابن ۱	والنور الذی انزلنا
الطلاق ۲	من الظلمات الی النور
التحریم ۲	ضرب اللہ ؍ القانتین
الملک ۲	افمن یمشی ؍ مستقیم
الحاقۃ ۱	کانہم ؍ خاویۃ
المدثر ۲	کانہم ؍ قسورۃ
الدہر ۱	اذا رایتہم ؍ منثورا

تمت

فہرست رکوعات و آیات قرآنی

نمبر شمار پارہ	نام پارہ	صفحہ آغاز (پارہ)	تعداد رکوع (پارہ)	تعداد آیات (پارہ)	نمبر شمار سورۃ	نام سورۃ	صفحہ آغاز (سورۃ)	تعداد رکوع (سورۃ)	تعداد آیات (سورۃ)	منزل	ترتیب سور باعتبار نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۱	الف لام میم	۵	۱۷	۱۴۸	۱	الفاتحۃ	۴	۱	۷	۱	۱- العلق
″	″	٠	٠	٠	۲	البقرۃ	۵	۴۰	۲۸۶	″	۲- نون
۲	سیقول	۲۵	۱۶	۱۱۱	″	″	٠	٠	٠	″	۳- المزمل
۳	تلک الرسل	۴۵	۱۷	۱۲۵	″	″	٠	٠	٠	″	۴- المدثر
″	″	٠	٠	٠	۳	آل عمران	۵۵	۲۰	۲۰۰	″	۵- الفاتحۃ
۴	لن تنالوا	۶۶	۱۴	۱۳۲	۴	النساء	۸۱	۲۴	۱۷۶	″	۶- تبت
۵	والمحصنٰت	۸۶	۱۷	۱۳۴	″	″	٠	٠	٠	″	۷- کورت
۶	لا یحب اللہ	۱۰۷	۱۴	۱۱۴	″	″	٠	٠	٠	″	۸- سبح اسم
″	″	٠	٠	٠	۵	المائدۃ	۱۱۲	۱۶	۱۲۰	۲	۹- اللیل
۷	واذا سمعوا	۱۲۸	۱۹	۱۴۰	″	″		٠	٠	″	۱۰- الفجر
″	″	٠	٠	٠	۶	الانعام	۱۳۵	۲۰	۱۶۶		۱۱- الضحیٰ
۸	ولو اننا	۱۵۰	۱۷	۱۴۲	″	″	٠	٠	″	″	۱۲- الم نشرح
″	″	٠	٠	٠	۷	الاعراف	۱۶۰	۲۴	۲۰۶	″	۱۳- والعصر
۹	قال الملاء الذین	۱۷۲	۱۸	۱۵۹	″	″	٠	٠	٠	″	۱۴- والعادیات
″	″	٠	٠	٠	۸	الانفال	۱۸۸	۱۰	۷۵	″	۱۵- کوثر
۱۰	واعلموا	۱۹۳	۱۶	۱۲۸	″	″	٠	٠	٠	″	۱۶- تکاثر
″	″	٠	٠	٠	۹	التوبۃ	۱۹۸	۱۶	۱۲۹	″	۱۷- ماعون
۱۱	یعتذرون	۲۱۴	۱۶	۱۵۰	″	″		٠	٠	″	۱۸- کافرون

نمبر شمار پارہ	نام پارہ	صفحہ آغاز (پارہ)	تعداد رکوع (پارہ)	تعداد آیات (پارہ)	نمبر شمار سورۃ	نام سورۃ	صفحہ آغاز (سورۃ)	تعداد رکوع (سورۃ)	تعداد آیات (سورۃ)	منزل	ترتیب سور باعتبار نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۱۱	یعتذرون	۲۱۴	٠	٠	۱۰	یونس	۲۲۰	۱۱	۱۰۹	۳	۱۹- الفیل
″	″	٠	٠	٠	۱۱	ہود	۲۲۴	۱۰	۱۲۳	۳	۲۰- الفلق
۱۲	ومامن دابۃ	۲۳۵	۱۶	۱۷۰	″	″		٠	٠	″	۲۱- الناس
″	″	٠	٠	٠	۱۲	یوسف	۲۵۰	۱۲	۱۱۱	″	۲۲- الاخلاص
۱۳	وما ابرئ نفسی	۲۵۷	۱۹	۱۵۵	″	″	٠	٠	٠	″	۲۳- النجم
″	″	٠	٠	٠	۱۳	الرعد	۲۶۴	۶	۴۳	″	۲۴- عبس
″	″	٠	٠	٠	۱۴	ابراہیم	۲۷۱	۷	۵۲	″	۲۵- القدر
″	″	٠	٠	٠	۵	الحجر	۲۷۸	۶	۹۹	″	۲۶- والشمس
۱۴	ربما	۲۷۸	۲۲	۲۲۶	″	″		٠	٠	″	۲۷- البروج
″	″	٠	٠	٠	۱۶	النحل	۲۸۴	۱۶	۱۲۸	″	۲۸- التین
۱۵	سبحان الذی	۳۰۰	۲۱	۱۸۵	۱۷	بنی اسرائیل	۳۰۰	۱۲	۱۱۱	۴	۲۹- القریش
″	″	٠	٠	٠	۱۸	الکہف	۳۰۳	۱۲	۱۱۰	″	۳۰- القارعۃ
۱۶	قال الم اقل لک	۳۲۳	۱۷	۲۶۹	″	″	٠	٠	٠	″	۳۱- القیٰمۃ
″	″	٠	٠	٠	۱۹	مریم	۳۲۶	۶	۹۸	″	۳۲- ویل لکل
″	″	٠	٠	٠	۲۰	طٰہٰ	۳۳۴	۸	۱۳۵	″	۳۳- والمرسلٰت
۱۷	اقترب للناس	۳۴۵	۱۵	۱۹۰	۲۱	الانبیاء	۳۴۵	۷	۱۱۲	″	۳۴- ق
″	″	٠	٠	٠	۲۲	الحج	۳۵۴	۱۰	۷۸	″	۳۵- البلد
۱۸	قد افلح المؤمنون	۳۶۴	۱۷	۲۰۲	۲۳	المؤمنون	۳۶۴	۶	۱۱۸	″	۳۶- الطارق

پاره: نمبر شمار پاره	نام پاره	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	سورة: نمبر شمار سورة	نام سورة	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	منزل	سورة بلحاظ ترتیب نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
											۳۷- القمر
۱۸	قد افلح المؤمنون	۳۶۴	.	.	۲۴	النور	۳۷۳	۹	۶۴	۴	۳۸- ص
〃	〃		.	.	۲۵	الفرقان	۳۸۴	۶	۷۷	〃	۳۹- الاعراف
۱۹	وقال الذين لا يرجون	۳۸۶	۱۹	۳۴۳	〃	〃		.	.	〃	۴۰- الجن
〃	〃		.	.	۲۶	الشعراء	۳۹۱	۱۱	۲۲۷	۵	۴۱- يس
〃	〃		.	.	۲۷	النمل	۴۰۲	۷	۹۳	〃	۴۲- الفرقان
۲۰	امن خلق السموات	۴۰۸	۱۶	۱۶۶	〃	〃		.	.	〃	۴۳- الفاطر
〃	〃		.	.	۲۸	القصص	۴۱۱	۹	۸۸	〃	۴۴- مريم
〃	〃		.	.	۲۹	العنكبوت	۴۲۲	۷	۶۹	〃	۴۵- طٰه
۲۱	اتل ما اوحي	۴۲۸	۱۹	۱۷۹	〃	〃		.	.	〃	۴۶- الواقعة
〃	〃		.	.	۳۰	الروم	۴۳۱	۶	۶۰	〃	۴۷- الشعراء
〃	〃		.	.	۳۱	لقمان	۴۳۷	۴	۳۴	〃	۴۸- النمل
〃	〃		.	.	۳۲	السجدة	۴۴۱	۳	۳۰	〃	۴۹- القصص
〃	〃		.	.	۳۳	الاحزاب	۴۴۴	۹	۷۳	〃	۵۰- بنی اسرائیل
۲۲	ومن يقنت	۴۴۸	۱۰	۱۶۳	〃	〃		.	.	〃	۵۱- یونس
〃	〃		.	.	۳۴	السبا	۴۵۴	۶	۵۴	〃	۵۲- ہود
〃	〃		.	.	۳۵	الفاطر	۴۶۱	۵	۴۵	〃	۵۳- یوسف
〃	〃		.	.	۳۶	يس	۴۶۷	۵	۸۳	〃	۵۴- الحجر
۲۳	ومالی	۴۶۸	۱۴	۳۶۳	〃	〃		.	.	〃	۵۵- الانعام
〃	〃		.	.	۳۷	والصّٰفّٰت	۴۷۳	۵	۱۸۲	۶	۵۶- الصافات
〃	〃	۴۷۳	.	.	۳۸	ص	۴۸۰	۵	۸۸	〃	۵۷- لقمان
〃	〃		.	.	۳۹	الزمر	۴۸۶	۸	۷۵	〃	۵۸- سبا
۲۴	فمن اظلم	۴۹۰	۱۹	۱۷۵	〃	〃		.	.	〃	۵۹- الزمر
〃	〃		.	.	۴۰	المؤمن	۴۹۶	۹	۸۵	〃	۶۰- المؤمن
〃	〃		.	.	۴۱	حم السجدة	۵۰۵	۶	۵۴	〃	۶۱- حم السجدة
۲۵	اليه يرد	۵۱۱	۲۰	۲۴۴	〃			.	.	〃	۶۲- شوریٰ

پاره: نمبر شمار پاره	نام پاره	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	سورة: نمبر شمار سورة	نام سورة	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	منزل	سورة بلحاظ ترتیب نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۲۵	اليه يرد	۵۱۱	۲۰	۲۴۴	۴۲	الشوریٰ	۵۱۲	۵	۵۳	۵	۶۳- الزخرف
〃	〃		.	.	۴۳	الزخرف	۵۱۶	۷	۸۹	〃	۶۴- الدخان
〃	〃		.	.	۴۴	الدخان	۵۲۶	۳	۵۹	〃	۶۵- الجاثية
〃	〃		.	.	۴۵	الجاثية	۵۲۹	۴	۳۷	〃	۶۶- الاحقاف
۲۶	حٰم	۵۳۳	۱۸	۱۹۵	۴۶	الاحقاف	۵۳۳	۴	۳۵	۶	۶۷- الذاريات
〃	〃		.	.	۴۷	محمد	۵۳۸	۴	۳۸		۶۸- الغاشية
〃	〃		.	.	۴۸	الفتح	۵۴۳	۴	۳۹		۶۹- الكهف
〃	〃		.	.	۴۹	الحجرات	۵۴۸	۲	۱۸		۷۰- النحل
〃	〃		.	.	۵۰	ق	۵۵۱	۳	۴۵	۷	۷۱- نوح
〃	〃		.	.	۵۱	الذاريات	۵۵۴	۳	۶۰	〃	۷۲- ابراهيم
۲۷	قال فما خطبكم	۵۵۵	۲۰	۳۹۹	〃	〃		.	.	〃	۷۳- الانبياء
〃	〃		.	.	۵۲	الطور	۵۵۷	۲	۴۹	〃	۷۴- المؤمنين
〃	〃		.	.	۵۳	النجم	۵۶۰	۳	۶۲	〃	۷۵- الم السجدة
〃	〃		.	.	۵۴	قمر	۵۶۳	۳	۵۵	〃	۷۶- الطور
〃	〃		.	.	۵۵	الرحمٰن	۵۶۶	۳	۷۸	〃	۷۷- الملك
〃	〃		.	.	۵۶	الواقعة	۵۶۹	۳	۹۶	〃	۷۸- الحاقة
〃	〃		.	.	۵۷	الحديد	۵۷۳	۴	۲۹	〃	۷۹- المعارج
۲۸	قد سمع الله	۵۷۷	۲۰	۱۳۷	۵۸	المجادلة	۵۷۷	۳	۲۲	〃	۸۰- النبا
〃	〃		.	.	۵۹	الحشر	۵۸۱	۳	۲۴	〃	۸۱- النازعات
〃	〃		.	.	۶۰	الممتحنة	۵۸۵	۲	۱۳	〃	۸۲- الانفطار
〃	〃		.	.	۶۱	الصف	۵۸۸	۲	۱۴	〃	۸۳- الانشقاق
〃	〃		.	.	۶۲	الجمعة	۵۸۹	۲	۱۱	〃	۸۴- الروم
〃	〃		.	.	۶۳	المنافقون	۵۹۱	۲	۱۱	〃	۸۵- العنكبوت
〃	〃		.	.	۶۴	التغابن	۵۹۳	۲	۱۸	〃	۸۶- التطفيف
〃	〃		.	.	۶۵	الطلاق	۵۹۵	۲	۱۲	〃	۸۷- البقرة

نمبر پارہ	نام پارہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	نمبر سورۃ	نام سورۃ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	مکی مدنی	ترتیب نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۲۸	قد سمع اللہ	۵۷۷	۲۰	۱۳۷	۶۶	التحریم	۵۹۷	۲	۱۲	″	۸۸۔ الانفال
۲۹	تبارک الذی	۵۹۹	۲۲	۴۳۱	۶۷	الملک	۵۹۹	۲	۳۰	″	۸۹۔ آل عمران
″	″		.	.	۶۸	ن	۶۰۲	۲	۵۲	م	۹۰۔ الاحزاب
″	″		.	.	۶۹	الحاقۃ	۶۰۴	۲	۵۲	″	۹۱۔ الممتحنۃ
″	″		.	.	۷۰	المعارج	۶۰۶	۲	۴۴	″	۹۲۔ النساء
″	″		.	.	۷۱	نوح	۶۰۹	۲	۲۸	″	۹۳۔ الزلزال
″	″		.	.	۷۲	الجن	۶۱۰	۲	۲۸	″	۹۴۔ الحدید
″	″		.	.	۷۳	المزمل	۶۱۳	۲	۲۰	م	۹۵۔ محمد
″	″		.	.	۷۴	المدثر	۶۱۴	۲	۵۶	″	۹۶۔ الرعد
″	″		.	.	۷۵	القیامۃ	۶۱۷	۲	۴۰	″	۹۷۔ الرحمٰن
″	″		.	.	۷۶	الدہر	۶۱۸	۲	۳۱	″	۹۸۔ الدہر
″	″		.	.	۷۷	المرسلات	۶۲۰	۲	۵۰	″	۹۹۔ الطلاق
۳۰	عم یتساءلون	۶۲۲	۳۹	۵۶۴	۷۸	النبا	۶۲۲	۲	۴۰	″	۱۰۰۔ البینۃ
″	″		.	.	۷۹	النزعت	۶۲۳	۲	۴۶	″	۱۰۱۔ الحشر
″	″		.	.	۸۰	عبس	۶۲۵	۱	۴۲	″	۱۰۲۔ اذا جاء
″	″		.	.	۸۱	التکویر	۶۲۶	۱	۲۹	″	۱۰۳۔ النور
″	″		.	.	۸۲	الانفطار	۶۲۷	۱	۱۹	″	۱۰۴۔ الحج
″	″		.	.	۸۳	التطفیف	۶۲۸	۱	۳۶	″	۱۰۵۔ المنافقون
″	″		.	.	۸۴	الانشقاق	۶۲۹	۱	۲۵	″	۱۰۶۔ المجادلۃ
″	″		.	.	۸۵	البروج	۶۳۰	۱	۲۲	″	۱۰۷۔ الحجرات
″	″		.	.	۸۶	الطارق	۶۳۱	۱	۱۷	″	۱۰۸۔ التحریم
″	″		.	.	۸۷	الاعلیٰ	۶۳۲	۱	۱۹	″	۱۰۹۔ الجمعۃ
″	″		.	.	۸۸	الغاشیۃ	″	۱	۲۶	″	۱۱۰۔ التغابن
″	″		.	.	۸۹	الفجر	۶۳۳	۱	۳۰	″	۱۱۱۔ الصف
″	″		.	.	۹۰	البلد	۶۳۴	۱	۲۰	″	۱۱۲۔ الفتح

نمبر پارہ	نام پارہ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	نمبر سورۃ	نام سورۃ	صفحہ آغاز	تعداد رکوع	تعداد آیات	مکی مدنی	ترتیب نزول
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۳۰	عم یتساءلون	۶۲۲	۳۹	۵۶۴	۹۱	الشمس	۶۳۵	۱	۱۵	م	۱۱۳۔ المائدۃ
″	″		.	.	۹۲	اللیل	۶۳۶	۱	۲۱	″	۱۱۴۔ التوبۃ
″	″		.	.	۹۳	الضحیٰ	″	۱	۱۱	″	سورۂ تطفیف تک ۸۶ سورتیں مکے میں اُتری ہیں باقی مدینے میں اور جن سورتوں کے مکی مدنی ہونے میں اختلاف ہے اُن پر یہ + نشان کر دیا ہے
″	″		.	.	۹۴	الانشراح	۶۳۷	۱	۸	″	
″	″		.	.	۹۵	التین	″	۱	۸	″	
″	″		.	.	۹۶	العلق	″	۱	۹	″	
″	″		.	.	۹۷	القدر	۶۳۸	۱	۵	″	
″	″		.	.	۹۸	البینۃ	″	۱	۸	″	
″	″		.	.	۹۹	الزلزال	۶۳۹	۱	۸	″	
″	″		.	.	۱۰۰	العادیات	″	۱	۱۱	″	
″	″		.	.	۱۰۱	القارعۃ	۶۴۰	۱	۱۱	″	
″	″		.	.	۱۰۲	التکاثر	″	۱	۸	″	
″	″		.	.	۱۰۳	العصر	″	۱	۳	″	
″	″		.	.	۱۰۴	الہمزۃ	۶۴۱	۱	۹	″	
″	″		.	.	۱۰۵	الفیل	″	۱	۵	″	
″	″		.	.	۱۰۶	القریش	″	۱	۴	″	
″	″		.	.	۱۰۷	الماعون	۶۴۲	۱	۷	″	
″	″		.	.	۱۰۸	الکوثر	″	۱	۳	″	
″	″		.	.	۱۰۹	الکافرون	″	۱	۶	″	
″	″		.	.	۱۱۰	النصر	″	۱	۳	″	
″	″		.	.	۱۱۱	اللہب	۶۴۲	۱	۵	″	
″	″		.	.	۱۱۲	الاخلاص	۶۴۳	۱	۴	″	
″	″		.	.	۱۱۳	الفلق	″	۱	۵	″	
″	″		.	.	۱۱۴	الناس	″	۱	۶	″	
میزان پارہ	۳۰	میزان صفحات	میزان رکوع ۵۵۸	میزان آیات ۶۲۳۶	میزان سورۃ ۱۱۴		۶۴	۵۵۸	۶۲۳۶	م	

فرہنگِ جدید

باب الالف

اَٹکی پڑی — اٹک ہندی لفظ ہے جس کے معنے ہیں روک۔ مزاحمت اور اسی سے ہے اَٹکاؤ یعنے رُکاؤ جھجک۔ جب ہم بولتے ہیں کہ ہماری کونسی غرض اٹکی پڑی ہے یا ہمارا کوئی کام اٹکا پڑا رہے گا تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے کہ ہماری کون سی غرض رُکی رہیگی یا ہمارا کونسا کام رُکا رہے گا۔

اَن پڑھ — ناخواندہ۔ گنوار۔ اُمّی۔ (از فرہنگ آصفیہ)

اُچک لیجانا — فعل متعدی اُڑا لے جانا۔ بھگا لے جانا جھپٹ لینا۔ اُٹھا کر چل دینا۔ ترجمہ القرآن سے پہلے اور تیسرے معنے متعلق ہیں۔

ایر پھیر — تغیر۔ انقلاب اُلٹ۔ پلٹ۔ تفاوت۔ فرق۔

ادبدا کر — اکثر۔ ضرور یالضرور۔ از روئے تجربہ۔

آدھا تیتر آدھا بٹیر — یہ ایک مثل ہے جو ادھر نہ اُدھر کے موقع پر بولی جاتی ہے اور دو زبان دو رُد کے معنے میں بھی مستعمل ہوتی ہے اور کبھی بے جوڑ۔ ناقص بے مصرف کے معنے میں بھی (از فرہنگ آصفیہ)

ادلے کا بدلہ — عوض معاوضہ۔ الٹا پلٹا۔

اَرکھنا — ترش رو۔ بدمزاج۔ بداخلاق۔ ناشائستہ۔

اریبوال — آڑا۔ ترچھا

آنکھوں میں کھٹکنا — ناگوار ہونا۔ گراں گزرنا۔ بُرا لگنا

اُبھارنا اُکسانا — اُٹھانا اونچا کرنا۔ بہکانا ورغلانا۔ اغوا کرنا۔

اَچھوتی — بغیر چھوئی ہوئی۔ بے ہاتھ لگائی ہوئی۔ نذر و نیاز کی چیز۔

اندھا دھند — بے سوچے سمجھے۔ بیدھڑک بے دیکھے بھالے۔ بے ٹھکانے۔ بے اندازے

اترانا — پھولنا۔ مغرور ہونا۔ اترانا۔ گھمنڈ کرنا۔ علم و دولت پر نازاں ہونا۔

اُکتانا — سُست ہونا۔ تھک جانا۔ ماند گی معلوم ہونا۔

اٹکل — قیاس تخمینہ۔ آنک جانچ کوت۔ پرکھ۔ شناخت۔

اُجڑا پُجڑا — لٹا لٹا۔ برباد شدہ۔ بے رونق۔ غیر آباد۔ خراب شدہ۔

اونے پونے نکالدینا — کم قیمت پر فروخت کرنا۔ کم نفع پر بیچ ڈالنا۔ قیمت کی کمی بیشی کا لحاظ نکرنا

اَلابلا — خراب اور نکمی چیزیں بولا جاتا ہے۔

اَپاہج — لنگڑا لولا۔ لوتھ۔ بوتھ۔ نکما۔ سُست۔ مجھول۔ جو چل پھر نہ سکے (فرہنگ آصفیہ)

اٹل — مضبوط۔ لازوال۔ اپنی جگہ سے نہ ہٹنے والا۔

اپنے ہاتھوں اپنے پیر پر کلہاڑی مارنا — خود اپنا نقصان کرنا۔ آپ اپنا بُرا چاہنا۔

آنکھیں کھولنا — ہوشیار ہونا۔ خواب خرگوش سے بیدار ہونا۔ چونچال ہونا۔ چونکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

آس توڑ بیٹھنا — ناامید ہونا۔ مایوس ہونا۔

اُلاہنا دینا — الزام دینا۔ قائل کرنا۔

اکڑ پھوں — شیخی۔ غرور۔ بڑائی۔ تکبر۔

آؤ بھگت — عزت۔ توقیر۔ خاطر۔ مدارات۔

باب الباء العربی

بنانا — احمق بنانا۔ بے وقوف ٹھہرانا۔

بول بالا ہونا — بات اونچی ہونا۔ کلام کا مقبولِ عام ہونا

بونگی — ٹیڑھی۔ ناموزون۔ بیموقع۔ خلاف عقل۔ (فرہنگ آصفیہ)

بھتنا — ناپاک روح۔ خبیث۔ پلید۔ پریت

بھدا پن — بھونڈا اور بدحیثیت ہونا

بھڑ کا چھتّا — بھڑوں کے رہنے کا گھر۔ لڑاکو جھگڑالو۔ فسادی۔ وہ شخص جسے چھیڑ کر پیچھا چھڑانا مشکل ہو (فرہنگ آصفیہ)

بھڑوا — دیّوث۔ کٹولیا۔ وہ شخص جو عورتوں کو مردوں سے اور مردوں کو عورتوں سے ملائے۔ (فرہنگ آصفیہ)

بھلمنساہت — شرافت۔ انسانیت۔ آدمگری۔

ڈھنڈا — خشک ڈلا۔ باہم مجتمع شدہ۔

بھنک — دھیمی آواز۔ اُڑتی ہوئی بات۔

بے تکی — بے موقع۔ بے محل۔

بھگتنا — جھیلنا۔ برداشت کرنا۔ سہارنا۔ سہنا۔

بھول بھلیّاں — ایک خاص طرح کی عمارت جس میں بہت سے پیچ در پیچ رستے اور ایک دوسرے کے مشابہ دروازے اس طور پر بنائے جاتے ہیں کہ انجان کو جو دفعہ دھوکا ہوتا اور رستے کا پتہ نہیں ملتا۔

بھائیں بھائیں کرنا — ویرانہ برسنا۔ کسی مکان یا جگہ کا غیر آبادی کے باعث خوفناک معلوم ہونا۔

بھٹکے بھٹکے پھرنا — بے راہ چلنا۔ سرگشتہ ہونا۔ جا بجا مارے مارے پھرنا۔

بیچ کی رس — متوسط درجے کا۔ بُرا نہ بھلا۔

بڑبڑانا — منہ ہی منہ میں بولنا۔

بات کا بتنگڑ بنانا — چھوٹی سی بات کو بہت بڑھا کر بیان کرنا۔ مبالغہ کرنا۔

بیڑا پار ہونا — مشکل کا آسان ہونا۔ بلا سے خلاصی پانا۔ مراد بر کامیاب ہونا۔

بوچھاڑ پڑنا — چاروں طرف سے اعتراضات کا پُل بندھنا۔ باتوں کا تار بندھنا۔

بھونچال — لرزۂ زمین۔ زلزلہ۔ امن چین۔

بڑھ بل — زور بازو۔ مددگار۔ رفیق۔

بُتے دینا — دھوکے دینا۔ جھانسے دینا۔ دھونس دینا۔

بادہوائی — لغو۔ بیہودہ۔ بیمعنے

بھیڑ چال — اوروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے لگنا۔

بے ڈول — بدقطع۔ بدوضع۔ بے ڈھنگا۔

بڑھ چڑھ — غرور۔ تکبر۔ شیخی

بل بوتا — طاقت۔ قوۃ۔ زور۔

بے لاگ لپیٹ — بے غرض۔ صاف۔ کھرا

بھرّے دینا — دم دینا۔ جھانسے دینا۔ تعریف کرکے کسی بات پر اُبھارنا۔

باب الفاء فارسی

پھٹکنا — جانا۔ جا نکلنا۔ مانوس ہونا۔ یہ لفظ اس معنے میں ہمیشہ نہیں کے ساتھ آتا ہے جیسے پاس پھٹکنا۔ گرد نہ پھٹکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

پتھر پڑیں — بددعا ہے جس کے معنے ہیں خدا کا غضب نازل ہو۔ غارت ہو۔ ستّ جائے۔

پھٹکار — لعنت ملامت

پھسلانا — بچوں کو بہلانا۔ ٹالو کا دینا۔ دم دینا۔ بہکانا۔

پھل پھلاری — مختلف میوے طرح طرح کے کھانے کی ترکاریاں۔

پلے باندھنا — اپنے سر لینا۔ اپنے ذمے لینا۔ جزو جان بنانا۔

پھیر میں آنا — چکر میں آنا۔ الجھیڑے میں پھنسنا۔ گردش میں آنا۔ مصیبت میں پڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

پھٹکے بھٹکے میں حساب لینا — جلد سے جلد حساب لینا۔ بہت تھوڑے وقت میں حساب چکتا کر دینا

پھٹکل — متفرق۔ پھٹکان۔ ریزگاری۔

پلے پر ہونا — حامی و مددگار ہونا۔ حمایت و مدد کرنا۔

پوچھ گچھ — پرسش۔ دریافت تلاش چھان بین۔

پوچھ گچھ	تفتیش۔ پوچھا پاچھی
پاکھنڈ پھیلانا	مکر کا جال بچھانا۔ دھوکا دینا۔ فریب دینا۔
پھسپھسا	بودا۔ نا استوار۔ کمزور۔ پھوس جیسا۔
پڑاؤ	اوتاری۔ وہ جگہ جہاں ایلچیں ٹکتی ہیں۔
بھاجی	حصّہ۔ بخرہ۔ کھانے پینے کی چیز کا حصّہ
ریل پیل کر آنا	زور باندھ کر آنا۔ دباؤ ڈالنا

باب التاء العربی

توتھمو	روک تھام۔ دم دلاسا۔ بیچ بچاؤ۔
تکّے چلانا	تکّا اصل میں اُس تیر کو کہتے ہیں جس میں بھال یعنی نوک کی جگہ گھنڈی ہوتی ہے محاورے میں تکّے چلانے سے مراد ہوتی ہے بے ٹھکانے بات جس طرح بولا کرتے ہیں خوب بے پر کی اُڑاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
تکیۂ کلام	بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ کسی ایسے لفظ کو جو اُن کی زبان پر چڑھا ہوتا ہے جا و بے جا ہر ایک بات کے بعد بولا کرتے ہیں اسی کو تکیہ کلام کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
تھان	مزار درگاہ۔ روضہ۔ قبر۔
تتر بتر	متفرق۔ پریشان۔ الگ الگ۔ جُدا جُدا
تاڑ لینا	بے کسی علامت کے پہچان لینا۔ بھانپنا۔ سمجھ لینا۔
ٹھیک ٹھیا	پتا۔ نشان۔ سُراغ۔ ٹھکانا
تپانا	گرم کرنا۔ تاؤ دینا۔ سونے روپے وغیرہ کو آگ میں رکھ کر کھرا کھوٹا دیکھنا۔
تارکول	ایک طرح کا روغن ہے سیاہ جو خارشی اونٹوں کے ملنے کے کام میں آتا ہے اور جس میں آگ بہت جلد لگ جاتی ہے۔
تُف	کلمۂ نفرین ہے۔ نفرین۔ لعنت۔ ملامت۔
ترکی بہ ترکی جواب دینا	سوال کے مطابق جواب دینا۔ سختی کے ساتھ سختی نرمی کے ساتھ نرمی برتنا۔

باب التاء الفارسی

ٹامک ٹوئیے مارنا	پریشان و سرگرداں پھرنا۔ متحیر ہونا۔ ابراہیم ذوق فرماتے ہیں ؎ تیرا اِدھر اُدھر مارتا پھرتا ہے ٹامک ٹوئیے۔
ٹونے ٹوٹکے	افسون جادو۔ منتر۔ ٹٹکا۔ (ماخوذ فرہنگ آصفیہ)۔
ٹھان لینا	پکا ارادہ کر لینا۔ نیت کرنا۔
ٹھوک بجا کر دیکھنا	اچھی طرح دیکھنا۔ کھوٹا کھرا پرکھنا۔
ٹھکانے لگنا	کامیاب ہونا۔ حسب دلخواہ حاصل ہونا۔ مُراد کو پہنچنا۔
ٹینٹ	میل کی گولی جو سخت ہو کر کان کے سوراخ میں اڑ جاتی ہے۔
ٹالے بالے دینا	حیلہ حوالہ کرنا۔ بہانہ بتانا۔ ٹال دینا۔ (از فرہنگ آصفیہ)
ٹکٹکی	نظر جمائے برابر دیکھے جانا۔
ٹیڑھ میڑھ	کجی۔ سیدھے کی ضد۔ خمیدگی۔

باب الجیم العربی

جھپاکا	جلدی سے کوئی کام کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)
جھینپنا	شرمانا۔ حیا کرنا۔ آنکھ چرانا۔ لجانا۔
جھرنا	ٹپکنا۔ بہنا۔ جاری ہونا۔
جھڑ جھڑانا	جھنجھوڑنا۔ جنبش دینا۔ دھمکانا۔
جھٹ پٹے کا وقت	سورج کے غروب ہونے کا وقت صبح کی تاریکی۔
جھپیٹ	مٹھ۔ ڈبھیڑ

جان کا لاگو ہو جانا	پیچھے پڑنا گلے کا ہار ہونا۔ جان کا خواہاں ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ) دشمن جانی۔ جان لیوا۔
جتھا	گروہ بھیڑ۔
جائے سہ	بجا درست۔ ٹھیک۔ مناسب۔
جائے ناس	ناس جانا۔ کھوج اکھڑنا۔ ستیاناس ہونا۔ تباہ و برباد ہونا۔
جھٹکے پر جھٹکے اُٹھانا	صدمے جھیلنا۔ مصیبتیں اُٹھانا۔
جھوٹا لپاٹیا	حد سے زیادہ جھوٹا۔ لباڑیا۔ مکّار۔ دغا باز۔ (فرہنگ آصفیہ)
جنم	پیدائش۔ آفرینش۔
جھجک	وحشت۔ اندیشہ۔ خوف۔

باب الجیم الفارسی

چپّہ بھر	تھوڑی سی جگہ۔
چلہ باندھنا	مُراد و منت ماننا۔ کسی مقدس مقام پر یا بزرگ کے مزار پر کلاوہ باندھنا اس نیت سے کہ میری مراد پوری ہوگی تو اس قدر چڑھاوا چڑھاؤں گا۔
چیلے چانٹے	مرید۔ معتقد۔ شاگرد۔ خدمتگار۔
چھُوت	ناپاک آدمی کا پرچھاواں۔ پلید کا سایہ۔ ناپاکی۔ (فرہنگ آصفیہ)
چلو	ہاتھ کی مٹھی جس میں پانی یا کوئی پتلی چیز رکھ لیں۔ (فرہنگ آصفیہ)
چٹّان	بڑا سا پتھر۔ چوڑی چکلی سل۔
چٹ کر جانا	کھا جانا۔ اُڑا جانا۔
چھدا رکھنا	الزام دینا۔ بہتان لینا
چھد اُتارنا	گلا اُتارنا۔ بار احسان اُتارنا۔
چکنا چور	ریزہ ریزہ۔ ٹکڑے ٹکڑے۔
چھکے چھوٹنا	گھبرا جانا۔ بے اوسان ہونا۔ حواس باختہ ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)
[illegible]	دل لگی۔ ٹھٹھا۔ مخول۔ نوک جھوک۔
چلتر	چال چلن۔ طور طریقہ۔ عادت۔ مزاج۔ چالاکی۔ فطرہ۔ چھل چھبیلا۔ (فرہنگ آصفیہ)
[illegible]	فراق۔ جدائی۔ الگ ہونا۔
چکوتا	فیصلہ۔
چھچھورا	اوچھا۔ چبلا۔ سفلہ۔ سُبک وضع۔ (فرہنگ آصفیہ)
چڑھاوا	نذر۔ بھینٹ۔ نیاز۔
چکما دینا	جل دینا۔ امتحان لینا۔ آزمائش کرنا۔
چیتنا	بھولی بسری ہوئی بات کو یاد کرنا۔

باب الخاء

خیالی تکّے چلانا	ایسی باتوں کی طرف خیال دوڑانا جو وقوع میں نہ آ سکیں۔
خیالی پلاؤ پکانا	وہ باتیں ذہن نشین کرنا جو ناممکن الوقوع ہوں۔
خمیازہ	بدلہ تاوان۔
خمیر	گندھے ہوئے آٹے کو سڑا کر پھیلانا۔
خرچ پات	اُٹھاؤ۔ صرف۔

باب الدال

دوٹوک	صاف۔ الغط۔
دھاک	ڈر خوف۔ دہشت۔ رعب۔
دھاری	سیدھا خط۔ لکیر۔
دھاوا مارنا	حملہ کرنا۔
دھتکارنا	لعنت ملامت کرنا۔

دھرّا	رستہ۔ رہگزر۔ شارع عام۔ شاہراہ۔ (فرہنگ آصفیہ)
دہا	دس دن۔
دھر پکڑنا	جلدی سے پکڑنا۔ ناگہاں ماخوذ کرلینا۔
دبیل	عاجز۔ زیردست۔ ماتحت۔
دِرّہ	تسمہ۔ چمڑے کا چابک جس سے محتسب مارتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)
دہاڑنا	چلّانا۔ شور کرنا۔ غل مچانا۔
دن دہاڑے	علانیہ۔ کھلم کھلا۔ سب کے سامنے۔
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	یہ مثل اس شخص کے بارے میں کہی جاتی ہے جو بالکل نکمّا اور بیکار اور آوارہ گرد ہو۔
داؤ گھات	موقع۔ قابو۔ کمین۔
دھکڑ پکڑ	اضطراب۔ بےچینی۔ گھبراہٹ۔ تردُّد۔ پس وپیش۔ (فرہنگ آصفیہ)
دبن جانا	گر پڑنا۔ دھنس جانا۔
دوڑ دھوپ	سعی و کوشش۔ تگ و دو۔
دُہاجن	بیاہی ہوئی عورت۔ زن شوہر دیدہ۔
دم کا ناکوں میں آ جانا	زندگی سے بیزار ہونا۔ نہایت تکلیف میں ہونا۔

باب الدال الفارسی

ڈھانچ	خاکہ۔ ڈول۔ ڈھچر۔ (فرہنگ آصفیہ)
ڈھارس	تسلی دلجوئی۔ تسکین۔ خاطر۔ ہمت۔
ڈھلتی پھرتی چھاؤں	ایک مثل ہے جو دنیا کی بےثباتی پر بولی جاتی ہے یعنی دنیا ایک حالت پر نہیں رہتی کبھی ایک کے پاس ہے کبھی دوسرے کے پاس (فرہنگ آصفیہ)
ڈھکوسلا	دھوکا۔ فریب۔ مہمل وبیہودہ بات۔
ڈانواں ڈول	آوارہ۔ سرگرداں۔ سرگشتہ۔ پریشان۔ (فرہنگ آصفیہ)
ڈکوسنا	نگلنا۔ پینا۔ (حقارت کے موقع پر بولتے ہیں۔)
ڈگڈگا کر پینا	ایک دم بہت سا پانی یا کوئی پتلی چیز پی جانا۔
ڈباؤ	قدِ آدم سے اونچا پانی۔
[illegible]	اُڑ گیا۔
دھڑکنا	پھڑکن

باب الرای

رَیجھنا	فریفتہ ہونا۔ مائل ہونا۔
رچنا پچنا	خوشگوار۔ گوارا۔ (فرہنگ آصفیہ)
رس بس لو	رہو سہو پھولو پھلو۔ (فرہنگ آصفیہ)
راہ مارنا	رستہ لوٹنا۔ رہزنی کرنا۔
راتب	روزمرہ کی معمولی خوراک۔ روزانہ خوراک۔ روزینہ (فرہنگ آصفیہ)

باب الزای

زمین کا پیوند کرنا	فنا کر دینا۔ زمین میں دفن کرنا۔ گاڑنا۔ خاک میں ملا دینا۔
زائچہ	رمل کی شکلیں جو رمال قرعہ ڈال کر لکھتے ہیں۔
زک	ذلت۔ شرمندگی

باب السین

سینت سینت کر رکھنا	حفاظت سے رکھنا۔ جوڑ جوڑ کر رکھنا۔ سنگوا کر رکھنا۔
سپاٹ	صاف۔ سلیٹ۔ چورس۔ برابر۔ ہموار (فرہنگ آصفیہ)
سج دھج	بناؤ سنگار۔ زیب وزینت۔ رنگ و روپ۔
سجے سجائے	بنی بنائی آراستہ و پیراستہ۔ موزوں و مرتب۔

سالونٹا ہونا	ہوش وحواس سے درست ہونا چوکس اور چوکنّا ہونا تیار اور آمادہ ہونا
سر دھرا	سرپرست۔ مربی۔ ولی وارث۔ (فرہنگ آصفیہ)
سدا بہار	ہمیشہ سرسبز رہنے والا۔
سرخ رو بننا	اپنے تئیں باوقار ثابت کرنا۔ عزت میں فرق نہ آنے دینا۔
سڈول	متناسب الاعضا۔ خوبصورت۔ خوش قطع۔ خوش وضع۔
سٹک جانا	کھسک جانا۔ لوگوں کو غافل پا کر نکل جانا۔
سیوا کرنا	پوجا کرنا۔ پرستش کرنا۔
سینہ سپر ہونا	سوجھ سامنے کر کے کھڑا ہونا۔ مقابل ہونا۔
سوجھ بوجھ	عقل و فہم۔ دوراندیشی۔
سر پڑنا	ذمے ہونا۔ مصیبت کا سر پر آنا۔

باب الشین

شگوفہ ہاتھ آنا	کسی نئی عجیب وغریب بات کا ہاتھ آنا کسی فتنہ انگیز یا وحشت خیز بات پر قابو پانا۔
شیخی بگھارنا	بزرگی ظاہر کرنا۔ دون کی لینا۔ اپنی آپ تعریف کرنا۔
شکنجے میں کسنا	سخت تکلیف دینا۔ دق کرنا۔ نہایت تنگ کرنا۔
شدنی	ہونے والی بات۔ ہونہار۔ ممکن۔
شہاب	چمکدار ستارہ جو آسمان سے گرتا نظر آتا ہے۔

باب الصاد

صف بستہ	قطار باندھے ہوئے۔ پرا جمائے ہوئے۔
صلبی بیٹا	سگا اور حقیقی بیٹا جو اپنے نطفے سے پیدا ہوا ہو۔
صوابدید	صلاح۔ مشورہ۔

باب الضاد

ضابطہ	ہر بات کی مدنگاہ رکھنے والا۔ ہر کام کو ہوشیاری اور انتظام سے کرنے والا۔

باب الطای

طاق جفت	ایک طرح کا جوا ہے کہ مٹھی میں کوئی چیز چھپا کر پوچھتے ہیں کہ طاق ہے یا جفت یعنی جوڑا ہے یا تنہا۔ یہاں جفت سے جوڑا اور طاق سے منفرد مراد ہے۔
طعنے مہنے	لعنت ملامت۔ بولی ٹھٹولی چھیڑ چھاڑ طعن تشنیع۔ آوازے توازے
طوفان کھڑا کرنا	بہتان لگانا۔ تہمت تھوپنا جھوٹا الزام دینا۔

باب الظای

ظاہر ظہور	کھلم کھلا۔ صاف صاف۔ (فرہنگ آصفیہ)
ظنِ غالب	گمان قوی۔ احتمال کامل۔

باب العین

عالمِ بالا	دوسرا جہان۔ یعنی آسمان جہاں فرشتے رہتے ہیں۔
عالمِ برزخ	اِس جہان اور اُس جہان کا درمیانی مقام جہاں مُردوں کی روحیں رہتی ہیں۔
عقل پر پتھر پڑنا	عقل ماری جانا۔ عقل پر کوئی آفت پڑنا۔ مختل الحواس ہونا عقل کا زائل ہو جانا۔ حواس میں خلل آنا۔
عہدہ برآ ہونا	فرض منصبی ادا کرنا۔ قول و قرار کو پورا کرنا۔

عَینُ مَین	مِن و عن۔ ہُو بہُو۔ ویسا ہی۔ ٹھیک ٹھیک۔ اسے چھپاؤ اُسے نکالو (فرہنگ آصفیہ)

باب الغین

غالب آنا	دُور رہنا۔ جیت جانا۔
غائب غلہ ہوجانا	آنکھوں سے پوشیدہ ہونا۔ چھُپ جانا۔ تلپٹ ہوجانا۔
غٹ غٹ پی جانا	کسی پتلی چیز کو جلد جلد پینا۔

باب الفاء

فارغ البال ہونا	بے فکر۔ آسودہ حال ہونا۔
فراخ حوصلگی	عالی ظرفی۔ عالی ہمتی۔
فیرینی	ایک قسم کی پتلی کھیر جو چانولوں کو پیسکر دودھ میں پکائی جاتی ہے۔

باب القاف

قابو چڑھنا	کسی کے بس میں آنا۔ ہتھے چڑھنا۔
قادر مطلق	پوری قدرت رکھنے والا۔
قائل معقول کرنا	بند اور لاجواب کرنا۔
قدرے قلیل	بہت تھوڑا سا۔ ذرا سا۔
قدغن	تاکید۔
قرارداد	تجویز
قریب الفہم	جلد سمجھ میں آنے والی بات
قریب الوقوع	عنقریب واقع ہونے والا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قریب قریب	لگ بھگ۔ ملتا جلتا۔ (فرہنگ آصفیہ)
قسما قسمی	دونوں طرف سے عہد و پیمان۔
قصہ پاک ہونا	جھگڑا فیصل ہوجانا۔ دُنیا سے اُٹھ جانا۔
قضائے حاجت کرنا	بول و براز سے فارغ ہونا۔
قلعی کھلنا	اصل حالت ظاہر ہونا۔ بھید فاش ہونا۔
قلع قمع کرنا	توڑ پھوڑ کر دھر دینا۔ جڑ بنیاد سے اُکھاڑ پھینکنا۔

باب الکاف العربی

کالا مُنہ	بد دعا کا کلمہ ہے یعنی دور دفان ہو پرے ہو۔ ہٹ جا۔ یہاں تیرا کوئی روادار نہیں۔
کانٹ چھانٹ	جوڑ توڑ۔ کتر بیونت۔
کٹ حجتی کرنا	بات بات میں خواہ مخواہ کھڑ پیچ نکالنا۔ ناحق دلیل کرنا۔
کرتوت	عمل۔ فعل۔ کام۔
کرجگ	عمل کا زمانہ۔
کل جگ	گناہ اور پاپ کا زمانہ۔
کٹّے کافر	پورے اور کامل کافر۔
[illegible]	کام کرنے والی۔
کل کلاں کو	آگے کو۔ آیندہ کو۔
کلیجہ منہ کو آنا	دم گھٹنا۔ طبیعت بولانا۔
کمر باندھنا	کسی کام کے لئے آمادہ اور تیار ہونا۔ پکّا اور مستحکم ارادہ کرنا۔
کگارا	دریا کا کنارہ جسے پانی اندر سے خالی کردے۔
کوبہ کاری	مار پیٹ۔ زد و کوب۔
کنونڈا ہونا	شرمندہ ہونا۔ ممنون احسان ہونا۔
کنی کاٹنا	کترا کر جانا۔ ایک طرف ہوکر نکل جانا۔
کہاوت	وہ بات جو مثال دینے کو بار بار زبان پر آئے۔

کھٹ پٹ	ناراضگی۔ شکر رنجی۔ نزاع لڑائی۔
کھچا کھچ	اندر سے باہر تک بھرا ہوا۔
کھدیڑنا	دھتکارنا۔ رگیدنا۔ جلد جلد بھگانا۔
کھڑ پیچ نکالنا	چھیڑ چھاڑ کرنا۔ مخفی عیب کو کھود کھود کر نکالنا۔ ناحق اور بیجا تکرار کرنا
کھلبلی	اضطراب۔ پریشانی۔ بے چینی۔
کھوج مارنا	چھان ڈالنا۔ چپہ چپہ دیکھ لینا۔
کھدیڑ دینا	نکال باہر کرنا۔ جلد جلد بھگانا۔ دھتکارنا۔
کھڑ کھڑانا	چوکنا اور ہوشیار کرنا۔ جھڑکنا۔ زجر و توبیخ کرنا۔
کھن کھن	وہ آواز جو مٹی کے سوکھے برتن سے نکلتی ہے۔
کھوج جڑ کھونا	خانہ خراب کرنا۔ کسی مصرف کا نہ رکھنا۔ تباہ و برباد کرنا۔
کھٹکا	فکر و اندیشہ۔ دُبکا۔ ڈر۔ دغدغہ۔
کھسکنا	ٹل جانا۔ ایک طرف ہوجانا۔ ٹالے بالے دیکر نکل جانا
کھسکو	دور ہو۔ دفع ہو۔ پرے ہٹ جاؤ۔ ٹل جاؤ۔
کیا پدی کیا پدی کا شوربا	اُردو کے روزمرہ میں ادنیٰ اور بے وقعت چیز کی نسبت بولا جاتا ہے۔
کیا دھرا اکارت ہونا	ساری کوشش کو ضائع اور رائگاں جانا۔
کوتک	کام فعل۔ بولا کرتے ہیں یہ تمھارے ہی کئے کوتک ہیں یعنے یہ تمھارے ہی کام ہیں۔ محاورے میں ایسے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے جب کہ کسی کام یا فعل میں ناشائستگی اور بدچلنی بھی ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

باب الکاف الفارسی

گھنانا	نفرت کرنا۔ کراہیت کرنا۔
گڈمڈ	غلط۔ ملط۔
گرو	اُستاد۔ بابا۔ پیشوا۔ پیر
گت	حالت۔ کیفیت۔
گتھ جانا	بھڑ جانا۔
گئی کرنا	درگزر کرنا۔ چشم پوشی کرنا۔
من گھڑت	دل سے بنائی ہوئی بات۔

باب اللام

لتاڑ	بوچھاڑ۔
لیپ دینا	لیپ دینا۔
لندے پھندے	بھرے پڑے۔
لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے	یہ ایک مشہور مثل ہے۔ یعنی جن کو مار کھانے کی عادت ہوتی ہے اُن پر باتوں کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔
لکیر کے فقیر	پیچ کے پابند۔
لگ بھگ	پاس پاس۔ ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔
لچی بات	فحش اور گندی بات۔
من مانی مراد	پسند خاطر۔ خاطر خواہ۔ دل کے موافق۔
مین میکھ	چھان بین۔
مگن	خوش حال۔ خوش وقت۔
مٹھ بھیڑ	آمنے سامنے۔ باہمی ملاقات۔
[illegible]	اوپری بات۔ بے سند قول۔
مت	عقل۔ رائے۔

باب النون

نہانے کی حاجت	محاورے میں احتلام کو کہتے ہیں۔
نیوتہ	یہ ادھار ہی ہیں تقریب کے موقع پر باہم امید کوئی رقم دی جاتی ہے۔

	کہ اتنی ہی یا اس سے زیادہ اپنے موقع پر لیں گے اسی کو محاورے میں نیوتہ کہتے ہیں۔

باب الہاء

ہم پلہ	ہم وزن - ایک دوسرے کی برابر جب ایک شخص یا ایک چیز کسی بات میں دوسرے کی برابر ہوتی ہے - تو بولا کرتے ہیں یہ اُس کے ہم پلہ ہے۔
ہر جیسے کو تیسا	جیسا اور تیسا دونوں کنایہ میں صفات مذمومہ سے فارسی کے محاورے میں جس موقع پر ہر فرعونے را موسیٰ بولتے ہیں اُردو کے محاورے میں اُس موقع پر ہر جیسے کو تیسا بولتے ہیں۔
ہٹ دھرمی	بیجا اصرار - خواہ مخواہ کی ضد۔
ہرن چلی	بھاگ دوڑ۔
ہکا بکا رہ جانا	متحیر اور پریشان ہونا۔
ہوا کا اُکھڑ جانا	شیخی کا کرکرا ہونا - بات کا بگڑ جانا۔
بات کو ہیٹا کرنا	بات کو پلید اور نیچا کرنا۔
ہوس	حد سے زیادہ خواہش آرزو - تمنا۔
ہرکارے	نقیب - قاصد۔
ہیچ میچ	حیلہ حوالہ - کاہلی - سستی۔
ہنسی ٹھٹھا کرنا	مذاق اڑانا - مضحکہ کرنا۔

پیغمبر صاحب اور قرآن مجید کے متعلق چند مفید باتیں

پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ اور وہ متفق علیہ کہاں تک ہے اور غیر متفق علیہ کہاں تک

محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بن ناحور بن شاروغ بن راعو بن فالغ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (ادریس) بن یارد بن مہلیل بن قینان بن یانش بن شیث بن آدم علیہ السلام وعلی الانبیاء منہم

نسب نامہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عدنان تک تو متفق علیہ ہے پھر مختلف فیہ قیدار حضرت ابراہیم علیہ السلام تک پھر اتفاق - اس کے بعد پھر مختلف فیہ پھر نوح علیہ السلام سے آدم تک متفق علیہ - جناب سرور کائنات اپنے آپ کو عدنان ہی تک منسوب فرماتے تھے۔

آپ کی والدہ کی طرف سے نسب نامہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ بنت وہب بن ہاشم بن عبد مناف ہے آپ کا نسب نامہ تیسری پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ سے ملجاتا ہے نانی کا نام اُم حبیبہ بنت اسد ہے۔

آپ اپنے والد کے کس قدر انتقال کے بعد پیدا ہوئے

اس میں علماء کا بہت اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آپ دو ماہ کے بطن مادر میں تھے بعض کم و بیش بعض کہتے ہیں آپ ڈیڑھ سال کے تھے جب انتقال ہوا بعض کہتے ہیں اکیس مہینے کے بعض کہتے ہیں چھے سال کے۔ مگر مذہب راجح یہ ہے کہ آپ ابھی بطن مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد ماجد دنیائے فانی سے رحلت گزین ہوئے۔

تاریخ و ماہ و یوم و سن ولادت باسعادت

آپ عام الفیل میں دوشنبہ کے دن بارہویں ربیع الاول ۴۲ سنہ کسریٰ کو دنیا میں ظہور فرما ہوئے ہبوط آدم علیہ السلام سے آپ تک ۶۱۱۳ برس کا فاصلہ ہے۔

مرضعہ کا نام

آپ کو آپکی والدہ سمیت آٹھ عورتوں نے دودھ پلایا - والدہ ماجدہ - ثویبہ مولاۃ ابی لہب خولہ بنت المنذر پھر ایک عورت سعدیہ غیر حلیمہ نے پھر تین اور عورتوں نے جنکا نام عاتکہ تھا پھر حلیمہ سعدیہ نے

کتنے دن مرضعہ کی تحویل میں رہے

والدہ ماجدہ کے سات روز ثویبہ کے آٹھ روز بیچ کی عورتوں کا حال معلوم نہیں جب حلیمہ آپ کو لے گئی ہیں تو آپ کم و بیش ایک ماہ کے تھے جب عمر شریف دو برس کی ہوئی حلیمہ آپ کو مکے میں لائیں اور آمنہ سے کہا اگر آپ ان کو چند دن اور میرے پاس چھوڑ دیں تو ان کے قویٰ خوب مضبوط ہو جائیں گے دیگر یہ کہ آجکل مکے میں وبا بھی ہے اگر میرے پاس رہیں گے تو مکے کی وبا سے بھی محفوظ رہیں گے غالب ہے اور یہاں رہنے میں مبتلائے وبا ہو جانے کا اندیشہ - آمنہ خاتون نے یہ بات منظور کرلی اور حلیمہ آپکو واپس لے آئیں جب سن شریف چار سال کا ہوا تو فرشتوں نے سینہ مبارک چاک کیا اور اُس میں نور اور رحمت بھر دی اس واقعے کو حلیمہ نے بچشم خود دیکھ کر اپنی ماں سے جا کہا جس سے وہ ڈر گئیں اور آپکو آپ کی والدہ کے پاس پہنچا دیا غرض یہ کہ آپ چار سال سے کچھ کم حلیمہ کی تحویل میں رہے۔

آپ کی والدہ کا کب انتقال ہوا

جب آپ کی عمر شریف چھے برس کی ہوئی تو ایک روز آمنہ خاتون آپ کو لے کر اپنے میکے قبیلہ بنی نجار میں چلی گئیں ایک ماہ وہاں قیام کیا - لوٹتیوں کو حضرت آمنہ نے ابوا مقام میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئیں تو گویا آپ دو برس اپنی والدہ کی تحویل میں رہے۔

آپ کی طفلی کیونکر گزری

آپ کی طفلی کے مفصل حالات بہت مبسوط ہیں مختصر یہ کہ آپ بچپن ہی سے نہایت خدا ترس حلیم شجاع متین - صادق القول - باحیا - امین اور بہمہ صفات محمودہ متصف تھے اور جمیع خصائل رذیلہ اور افعال مذمومہ سے متنفر - آپ کبھی برہنہ نہیں ہوتے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ قریش مرمت کعبۂ مکرمہ کر رہے تھے اور آپ بھی پتھر ڈھو رہے تھے جس سے آپ کا کندھا چھل گیا عباس آپکے چچا نے کہا ازار کندھے پر رکھ لو آپ نہ مانتے تھے پر انہوں نے بزبردستی رکھوا دی اور آپ برہنہ رہ گئے برہنگی کی وجہ سے آپ اُسی وقت بیہوش ہو گئے۔

آپ کا متکفل کون کون اور کتنی کتنی مدت رہا۔

حلیمہ سعدیہ چار سال والدہ ماجدہ دو سال عبد المطلب دو سال دو ماہ دس یوم اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے والد ابو طالب آپ کے چچا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور آپ کا سفر شام

آپ نے تین مرتبہ سفر شام کیا پہلے جب آپ تیرہویں برس میں تھے تو ابو طالب نے سفر کا ارادہ کیا آنحضرت نے اُن کے اونٹ کی نکیل تھام لی - اور فرمایا کہ چچا مجھے اکیلا کیوں چھوڑ چلے نہ میری ماں ہے نہ باپ ابو طالب کا دل بھر آیا اور سفر میں ساتھ لے گئے راہ میں بحیرا راہب سے ملاقات ہوئی وہ اپنے گرجا میں بیٹھا ہوا تھا آپ کو دیکھ کر علامت نبوت سے تاڑ گیا کہ ابر آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا اور درختوں کی ٹہنیاں آپ پر جھکی پڑتی تھیں یہ دیکھکر بحیرا نے ابو طالب اور اُن کے ساتھیوں کے لیے کھانا پکوایا اور اُن کی دعوت کی اور حضرت کو اپنی گود میں بٹھایا اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح دیکھا اور ابو طالب سے آپ کے کل حالات دریافت کئے ابو طالب نے جو جو آپ کے احوال بیان کئے وہ بالکل اُس کے موافق تھے جو اُن کی کتابوں میں لکھا تھا - بحیرا نے آپ کی مہر نبوت کو بھی دیکھا جو آپ کی پشت پر تھی ابو طالب سے کہا کہ ان کو مکے لیجاؤ کیونکہ یہ لڑکا نبی ہونیوالا ہے - یہود اس کو دیکھیں گے تو مجھے ایسا خوف ہے کہ کہیں اس کو مار نہ ڈالیں - ابو طالب اپنا مال جھٹ پٹ بیچ کھوچ مکے چلے آئے جب آپ کی عمر بیس برس کی ہوئی تو پھر دوسری مرتبہ سفر کیا اور اس سفر میں ابوبکر صدیق بھی آپکے ہم سفر تھے اس سفر میں پھر بحیرا سے ملاقات ہوئی اس مرتبہ آپ کی نبوت کا خیال اُس کے دل میں اچھی طرح متمکن ہوگیا مگر اس دوسرے سفر میں علماء کا اختلاف ہے جب سن شریف ۲۵ برس

کو پہنچا ابوطالب نے آپ سے کہا میں ایک مفلس آدمی ہوں خدیجہ ہر ایک شخص کو اپنا مالِ تجارت دیکر بھیجتی ہے گر تم اس سے اپنے واسطے کہوگے تو مجھے یقین ہے کہ وہ بہت جلد تم کو منظور کرلیگی آپ تشریف لے گئے اور حضرتِ خدیجہ سے ذکر کیا حضرت خدیجہ رضؓ نے جھٹ منظور کرلیا۔ اور کہا اگر تم یہ کام کروگے تو تم کو اوروں سے دوگنا دونگی پس آپ اُن کے میسرہ غلام کے ساتھ مالِ تجارت لے کر شام گئے راہ میں آپ کے عجیب غریب خوارق میسرہ نے دیکھے اور نسطورا راہب سے بھی ملاقات ہوئی اس سے بھی آپ کے نبی ہونے کی خبر سنی اور مال میں بھی معمولی نفع سے دوگنا نفع ہوا اونٹیوں کو دیکھ لے وقت آپ مکے میں داخل ہوئے اُس وقت خدیجہ اپنے بالاخانے پر بیٹھی تھیں آپ کی نورانی صورت دیکھی اور میسرہ سے بھی آپ کا ماجرائے سفر سُنا تو انہوں نے کوشش کی کہ میرا اُن سے نکاح ہوجائے غرضکہ چارسو دینار مہر پر آپ کا نکاح حضرت خدیجہ سے ہوگیا آپ کی عمر اُس وقت ۲۵ برس کی تھی اور حضرت خدیجہ کی ۴۰ سال کی۔

آپ کی پیغمبری کے وقت کیا عمر تھی

جب عمر شریف چالیس سال سات ماہ کی ہوئی۔ آپ غار حرا میں تھے کہ جبرئیل آپ پر وحی لائے اور وضو کرایا نماز سکھائی۔

آپ نے مکہ معظمہ سے کب ہجرۃ کی اور کتنے دن مکے میں رہے

جب آپ نے ہجرۃ کی ہے عمر شریف ۵۳ سال کی تھی اور نبی ہوئے ۱۳ سال ہوئے تھے۔ ۸ ربیع الاول ۱۴ سنہ نبوی یوم دوشنبہ تھا۔

تاریخ ویوم وسن وفات

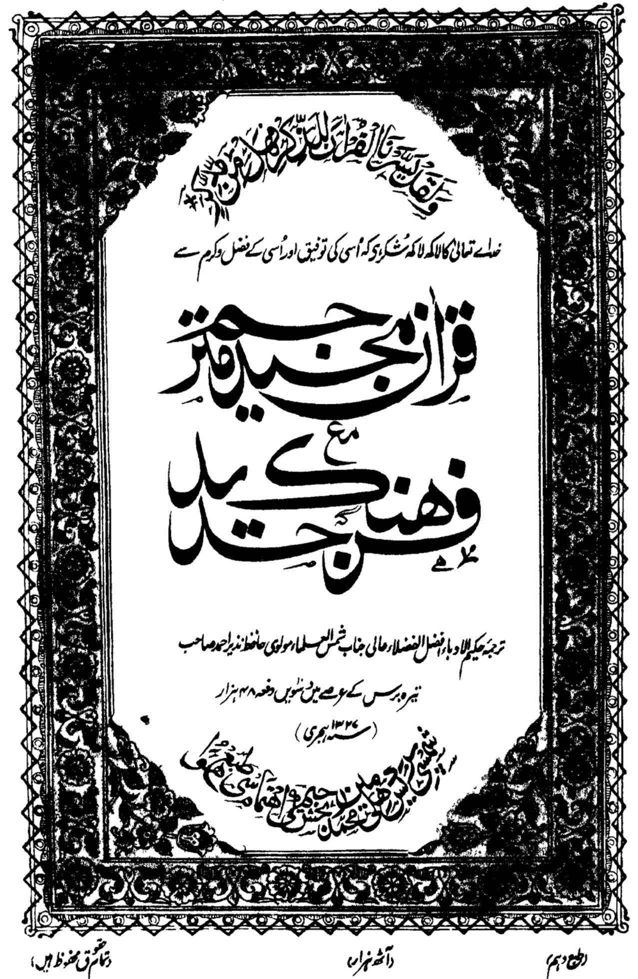
آپنے بعمر ۶۳ سال ۱۲ ربیع الاول ۱۱ سنہ ہجری یوم دوشنبہ کو انتقال فرمایا۔

وحی کے محفوظ رہنے کی کیا دلیل ہے

وحی کی حقیقت واضح طور پر معلوم نہیں مگر نزول وحی پیغمبر صاحب پر بہت سخت گزرتا تھا رنگت فق پڑجاتی تھی۔ اور جسم میں گرانی آجاتی تھی۔ یہاں تک کہ کبھی آپ اونٹنی پر سوار ہیں اور وحی نازل ہوئی تو اونٹنی سے آپ کے بوجھ کا تحمل نہیں ہوسکتا تھا۔ اور کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ کسی صحابی کی ران پر سر مبارک رکھے ہوئے لیٹے ہیں اور وحی نازل ہوئی تو اُس صحابی کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُس کی ران مارے بوجھ کے ٹوٹ جائے گی جسم کی گرانی اور رنگت کے فق ہونے کے علاوہ ایک کیفیت یہ بھی تھی کہ کیسی ہی سخت سردی ہو نزولِ وحی کے وقت آپ پسینے پسینے ہوجاتے تھے۔ ابتدائے زمانہ نزولِ وحی میں تو پیغمبر صاحب کو ڈر بھی لگتا تھا۔ نزول وحی کے وقت جو حالت پیغمبر صاحب پر طاری ہوتی تھی اُس کو اوقات مختلف میں سینکڑوں صحابیوں نے دیکھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ نزول وحی میں کسی طرح کا شبہ نہیں کرتے تھے اور نہیں کرسکتے تھے۔ نزولِ وحی کسی حالت اور کسی وقت اور کسی مقام کا پابند نہ تھا۔ مکہ۔ مدینہ۔ سفر۔ حضر۔ جلوت۔ خلوت۔ رات۔ دن۔ کل اوقات اور حالات میں نزول وحی ہوا ہے نزول وحی پیغمبر صاحب کی اختیاری بات نہ تھی کبھی وحی متصل آتی تھی اور کبھی مدت دراز تک منقطع۔ انقطاع وحی کے زمانے میں پیغمبر صاحب کی وہ کیفیت ہوتی تھی جس کو اربابِ سلوک قبض سے تعبیر کرتے ہیں یعنی دل کی رکاوٹ اور اُلجھن جس کو بے چینی لازم ہے پیغمبر صاحب نزولِ وحی کے وقت الفاظ وحی کے اعادہ فرمانے میں عجلت فرماتے تھے اور ادہر کیفیت نزولِ وحی زائل ہوئی اور آپ کسی پڑھے لکھے صحابی کو بلاکر وحی کو لکھوا دیتے تھے اور اس کے علاوہ فوراً الفاظ وحی زبان زدِ صحابہ ہوجاتے تھے پیغمبر صاحب کے زمانے میں کتابت کا رواج ابتدائی حالت میں تھا اور خاص کر عرب میں یوں بھی لکھنے کا دستور بہت ہی کم تھا۔ پس وحی کبھی ہرن کی جھلیوں اور کبھی اونٹ کی ہڈیوں اور کبھی کھجور کے پٹھوں اور کبھی پتھر کی کتلوں پر لکھی جاتی تھی اور اصحاب میں سے جن کو زیادہ شوق تھا وہ بطورِ خود وحی کو جمع بھی کرتے جاتے تھے لیکن بالاستیعاب نہیں بلکہ جس کو جو کچھ بہم پہنچا بقدر دست داد فرصت جمع کرلیا پیغمبر صاحب کی زندگی میں پورے قرآن کا کسی ایک شخص کے پاس جمع ہونا ثابت نہیں مگر ہاں جماعت صحابہ میں پورا قرآن موجود تھا کچھ لوگوں کے سینوں میں کچھ جھلیوں اور ہڈیوں اور پٹھوں میں۔ ایک یہ بات لحاظ کے قابل ہے کہ انسان کے حواس ظاہری و باطنی زیادہ استعمال کرنے سے زیادہ قوی ہوتے ہیں اُس زمانے کے لوگ ازبس کہ پڑھے لکھے نہ تھے قوتِ حافظہ کو زیادہ کام میں لاتے تھے جوں جوں کتابت کا رواج ہوتا گیا قوتِ حافظہ کو سہارا ملتا گیا اور یہی وجہ ہے کہ ان وقتوں کے لوگ ویسے قوی الحفظ نہیں ہیں۔ جیسے قرون اولیٰ کے لوگ تھے اور وہ لوگ قرآن کی طرف سے ایسے بے پروا بھی نہ تھے جیسے کہ ہم لوگ ہیں اور چونکہ اہل زبان تھے اور قرآن کی فصاحت اعلیٰ درجے کی فصاحت تھی قرآن کا جملہ جملہ مثل کے طور پر سب کی زبانوں پر چڑھا ہوا تھا سب سے پہلے خلیفۂ اول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو ایک جگہ جمع کیا اسکے جمع کرنیکے یہ معنی ہیں کہ جو لوگوں کے سینوں میں تھا اور جو جھلیوں اور ہڈیوں اور کتلوں اور پتوں پر تھا سب کو ایک جگہ لکھوا لیا۔ اور معلوم رہے کہ سورتوں کے نام اور آیات کی اندرونی ترتیب یہ سب کچھ پیغمبر صاحب ہی اپنی زندگی میں کر گئے تھے جب وحی نازل ہوتی وہ فرمادیا کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں فلاں جگہ لکھ لو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سارا قرآن ایک جا کرکے اُم المومنین حفصہ رضؓ کے پاس رکھوا دیا اُن کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ نے یہ کیا کہ اس قرآن کی نقلیں کرا کے جگہ جگہ بھیج دیں اور متفرق اور منتشر طور پر جو جس کے پاس تھا اُس کو اُس سے لیکر سدِ اختلاف کے لئے تلف کرادیا پھر خدا نے اپنے کلام کی حفاظت کا ایسا مستحکم انتظام فرمایا جس کو قرآنی معجزہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک زمانے میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کو قرآن کے حفظ کرنے کا شوق رہا ہے اور اب بلا مبالغہ کیفیت یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ تمام روئے زمین سے مکتوبی قرآن معدوم ہوجائیں تو کوئی قطعہ زمین ایسا نہیں ہے جہاں حافظ قرآن نہ ہوں اور اُن کی یادداشت سے قرآن نہ لکھ لیا جائے۔ جس قدر قرآن مختلف قطعات زمین میں اس طرح لکھے جائیں اُن میں باہم زیر زبر اور نقطے تک کا بھی فرق نہ ہوگا یہ وہ خصوصیت ہے جو کسی قوم کی کسی کتاب کو اسوقت تک حاصل نہیں ہوئی اور حاصل ہوگی بھی نہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہم نے کتب احادیث و سیر سے لیکر لکھی ہیں۔

سب سے پہلی اور سب سے پچھلی وحی

سب سے پہلی وحی - اقراء باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقراء وربك الاكرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم يعلم ہے اور سب سے آخر واتقوا یوماً ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون اس کے نزول کے گیارہ اور بہ روایتے سترہ روز بعد آپ نے انتقال فرمایا +



وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

خدائے تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُسی کی توفیق اور اُسی کے فضل و کرم سے

قرآن مجید مترجم

مع

فرہنگ جدید

ترجمہ حکیم الادبا، افضل الفضلا، عالی جناب شمس العلما، مولوی حافظ نذیر احمد صاحب

تیرہ برس کے عرصے میں دسویں دفعہ ۸ ہزار

(سنہ ۱۳۲۷ ہجری)

رنگین پریس دہلی میں مولوی عبدالرحمٰن و رحیم بخش کی اہتمام سے طبع ہوا

(طبع دہم) (آٹھ ہزار)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار ہے جو) تمام جہان کا پروردگار (ہے) نہایت رحم والا

الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ

مہربان روزِ جزا کا حاکم (اے خدا) ہم تیری ہی

نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا

عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو (دین کا)

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

سیدھا رستہ دکھا ان لوگوں کا رستہ جن پر

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

تو نے (اپنا) فضل کیا نہ ان کا جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

اور نہ گمراہوں کا

ع ۱

[1] سورۂ فاتحہ مکے میں اتری اور اس کی سات آیتیں ہیں ۱۲



سورة البقرة مدنية وهي مائتان وست وثمانون آية واربعون ركوعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

الٓمّٓ ف۱ یہ وہ کتاب ہے جس (کے کلامِ الٰہی ہونے) میں کچھ بھی شک نہیں

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

پرہیزگاروں کی رہنما ہے ف۲ جو غیب پر ایمان لاتے ف۳

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

اور نماز پڑھتے ف۴ اور جو کچھ ہم نے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں بھی) خرچ کرتے اور (اے پیغمبر)

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

جو (کتاب) تم پر اتری اور جو (کتابیں) تم سے پہلے اتریں اُن (سب) پر ایمان لاتے

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں

ف۱ اِس طرح کے حروف جو قرآن مجید کی بعض سورتوں کے شروع میں واقع ہیں مقطعات کہلاتے اور مفردات حروفِ تہجی کی طرح پڑھے جاتے ہیں اسرارِ وحی میں سے ہیں جن کے معنی خدا نے کسی مصلحت سے بندوں پر ظاہر نہیں کیے بعض مفسرین نے جو معنی تجویز کیے ہیں وہ اُن کی اپنی رائے ہے ۱۲ ف۲ یا تو یہ معنی ہیں کہ پرہیزگاروں کو اس سے اور زیادہ ہدایت ہوتی ہے یا یہ کہ جن لوگوں میں پرہیزگار بننے کی صلاحیت ہے اُن کو اس سے ہدایت ہوتی ہے ۱۲ ف۳ جس کے ادراک سے انسان عاجز ہو وہ اُس کی نسبت غیب ہے جیسے ماہیت ذات وصفاتِ خدا اور احوالِ آخرت دوزخ وجنت وغیرہ ۱۲ ف۴ قرآن مجید میں نماز پڑھنے کا حکم اور مذکور بہت جگہ آیا ہے اور اُس کو لفظ اقامت صلوٰۃ سے تعبیر کیا ہے مفسرین نے اِس کے کئی معنے کیے ہیں بعض نے پابندی کے اور بعض نے آداب و شرائط کے ساتھ بجالانے کے اور بعض نے مطلق نماز پڑھنے کے اور ہم نے بھی اخیر کے معنی باختیار کیے ہیں اِس واسطے کہ حقیقت میں پڑھنا وہی ہے جو پابندی اور بجا آوری شروط کے ساتھ ہو ۱۲

ع سورہ بقر مدینے میں اتری اور اس کی دو سو چھیاسی آیتیں ہیں اور چالیس رکوع ۱۲



ف اپنے آپ کو درست کرنے کے معنی کہ جھوٹ کو ذریعۂ کامیابی سمجھتے ہیں اور وہ دنیا اور دین دونوں میں ان کی تباہی کا موجب ہے ف مطلب یہ کہ بات ایک ہی ہوتی ہے بعض کو سبب ضلالت اور بعض کو موجب ہدایت

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں اور یہی (آخرۃ میں من مانی) مرادیں پائیں گے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

(اے پیغمبر) جن لوگوں نے (قبولِ اسلام سے) انکار کیا اُن کے حق میں یکساں ہے کہ تم اُن کو (عذابِ الٰہی سے) ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ تو

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ

ایمان لانے والے ہیں نہیں اُن کے دلوں پر اور اُن کے کانوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور

أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ

اُن کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور (آخرۃ میں) اُن کو بڑا عذاب ہونا ہے اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں

مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ۝

جو (مونہ سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَ

(یہ لوگ اپنے نزدیک) اللہ کو اور اُن لوگوں کو جو ایمان لاچکے ہیں دھوکا دیتے ہیں اور (حقیقت میں) دھوکا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور

مَا يَشْعُرُونَ ۝ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُم

(اس بات کو) نہیں سمجھتے ف اُن کے دلوں میں (پہلے ہی سے کفر کا) مرض تھا اب (قرآن نازل کرکے) اللہ نے اُن کا مرض (اور بھی) بڑھا دیا ف اور اُن کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا

اِن کے جھوٹ بولنے کی سزا میں عذاب دردناک (ہونا) ہے ف اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ

فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ

(تو) کہتے ہیں کہ ہم تو (لوگوں میں) میل جول کرانے والے ہیں اور بس سنو جی! یہی لوگ فسادی ہیں

وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا

لیکن نہیں سمجھتے ف اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جس طرح اور لوگ ایمان لائے ہیں تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں

أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝

کہ کیا ہم بھی (اُسی طرح) ایمان لے آئیں جس طرح (اور) احمق ایمان لے آئے ہیں سنو جی! یہی لوگ احمق ہیں لیکن نہیں جانتے ف

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا

اور جب اِن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لاچکے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی تو ایمان لاچکے ہیں اور جب تنہائی میں اپنے شیطانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ

ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (مسلمانوں کو) بناتے ہیں ف (وہ لوگ مسلمانوں کو کیا بنائیں گے حقیقت میں) اللہ اُن کو بناتا ہے اور اُن کو ڈھیل دیتا ہے

ہدایت العیل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا ف اُن کے دلوں میں کفر کے روگ تھے نزولِ قرآن سے اُن کو مزید حسد پیدا ہوا اور پیغمبر صاحب کے ساتھ ضد اور مسلمانوں کے ساتھ عداوت بڑھتی گئی ۱۲ ف جھوٹ سے مراد وہی اسلام کا غلط دعویٰ ہے جو مسلمانوں کو دھوکا دینے کو کرتے تھے ۱۲ ف جن منافقوں کا اِن آیتوں میں ذکر ہے اُن کا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں اور کافروں دونوں سے میل جول رکھتے تھے جس سے ملے اُسی کی سی کہہ دی اور اگر اصلاح کے طور پر اِن سے کہا جاتا کہ تم ایک طرف کے ہو رہو تمہاری دورُخی باتوں سے فساد پھیلتا ہے تو وہ اِلٹا جواب دیتے کہ ہم کو فسادی ٹھہرانا بڑی تہمت ہے ہمارا مقصودِ اصلی یہ ہے کہ دونوں فریق اپنی اپنی جگہ دبے رہیں اور کھلم کھلا لڑنے نہ پائیں اللہ تعالیٰ نے اس مقصود کو اصل مایۂ فساد قرار دے کر مسلمانوں کو آگاہ کر دیا کہ یہ منافقوں کی غلط فہمی ہے اُن کے ایسے برتاؤ سے الٹا فساد ترقی پاتا ہے مگر چونکہ منافقوں کو دین سے بحث نہیں اور اپنی اغراضِ دنیوی کی تدبیر میں لگے ہیں اور وہ اِس کے سمجھنے کو نہیں سمجھتے کہ اُن کی طرزِ مدارات سے ہر ایک فریق کو تقویت پہنچتی ہے اور اس صورت میں التیام بین الفریقین ممکن نہیں ۱۲ ف ابتدا میں کفر و اسلام کی حالت کھچڑی کی سی تھی جوں جوں لوگ اسلام میں داخل ہوتے جاتے تھے مسلمانوں کا ایک گروہ جدا گانہ قائم ہوتا جاتا تھا اکثر کھلم کھلا کافر تھے بعض (وقلیل ماہم) کھلے مسلمان اور بعض اِدھر اُدھر اور دونوں فریقوں میں روابط قرابت و محبت وغیرہ قائم تھے تو بعض کھلے مسلمان بہ ربط قرابت کے تقاضے سے منافقوں کو سمجھاتے کہ پھر تم دوسروں کی طرح سچے مسلمان ہی کیوں نہیں ہو جاتے تو منافق باقتضائے خصوصیت بے تکلفی جواب دیتے کہ تم سب تو ہوئے سو احمق اور تم کو مصالحِ دنیوی پر نظر نہیں کیا ہم بھی تمہاری طرح احمق بن بیٹھیں؟ منافقوں کی اس بات کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ منافق مسلمانوں کو سمجھے ہیں احمق حالانکہ احمق ہیں آپ کیونکہ مصالحِ دنیوی کو دین پر ترجیح دینا اور عقلِ سلیم کو کام میں نہ لانا اس سے بڑھ کر حماقت اور کیا ہوگی ۱۲ ف محاورہ میں بنانے کے معنی ہیں احمق بنانا ہے ۱۲ ف کچھ عربی کی

خصوصیت نہیں شاید سب زبانوں میں یہی قاعدہ ہو کہ ایک فعلِ مذموم کے بدلے میں سزا یا انتقام کے طور پر وہ فعل کیا جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ وہ مذموم نہیں مگر لوگ اس کو لفظِ مذموم سے تعبیر کیا جاتا ہے تاکہ جیسا فعل ویسا انتقام لیا گیا قولاً بھی انتقام لینا ظاہر ہو مثلاً فارسی میں کہتے ہیں بدی را بدی سہل باشد جزا ہندی میں گویا اسی کا ترجمہ ہے نیکی کا بدلہ نیک ہے بد کر بدی کو ساتھ لے کانٹے بوئے گا کانٹے چلیں پھل پائے تو نیک بات سے دھکا نہیں کر [illegible] ... یا اس دن کو نہ بھولنا اسے ... دونوں کنایہ میں صفت مذموم سے لیکن جس طرح بدی کے بدلے میں ...

فعل کیا جاسکتا ہے ... [illegible]

ف ٹامک ٹوئیے مارکریں یعنی جس طرح اندھا آدمی کسی جگہ سے نکلنے کے لیے اٹکل سے کبھی اِدھر جاتا ہے اور کبھی اُدھر اسی طرح منافقوں کی حالت تھی انہیں اپنے نفاق کی کبھی کچھ تاویل کرتے کبھی کچھ اور سب بے تکی ۱۲

فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ

کہ اپنی سرکشی میں پڑے ٹامک ٹوئیے مار رہے ہیں ف یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی

بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○

سو نہ تو اُن کی تجارت ہی سودمند ہوئی اور نہ راہِ راست ہی پر قائم رہے ف

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ

ان (منافقوں) کی کہاوت (بھی) اُس شخص کی سی کہاوت ہے جس نے (لوگوں کے لیے) ایک آگ روشن کی پھر جب اس (آگ) نے اس کے ارد گرد کی چیزیں روشن کیں

ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ○ صُمٌّ بُكْمٌ

تو اللہ نے اُن (لوگوں) کی آنکھوں کا نور سلب کر لیا اور اُن کو اندھیرے میں چھوڑ دیا کہ (اب) اُن کو کچھ نہیں سوجھتا بہرے ہیں گونگے

عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ○ أَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَ

اندھے کہ (کسی طرح) پھر راہِ راست پر نہیں آ سکتے ف یا ان منافقوں کا ایسا حال ہے جیسے آسمانی بارش کہ اس میں کئی طرح کے اندھیرے اور

رَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم مِّنَ الصَّوَاعِقِ

گرج اور بجلی موت کے ڈر سے مارے کڑک کے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے ہیں

حَذَرَ الْمَوْتِ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ○ يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ

اور اللہ منکروں کو گھیرے ہوئے ہے کہ اُس کی پکڑ سے کہیں نہیں نکل سکتے قریب ہے کہ بجلی اُن کی نگاہوں کو اُچک لے جائے

أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ

جب اُن کے آگے بجلی چمکی تو اُس (کے چاندنے) میں (دیکھ کر) چلے اور جب اُن پر اندھیرا چھا گیا

قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ

تو کھڑے (کے کھڑے) رہ گئے اور اگر اللہ چاہے تو (دیں بھی) اُن کے سننے اور دیکھنے کی قوتیں (اُن سے) سلب کر لے بے شک اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

ہر چیز پر قادر ہے ف لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو

وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

اور اُن لوگوں کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا عجب نہیں کہ (اُس کی عبادت سے) تم پرہیزگار (بھی) بن جاؤ ف جس نے تمہارے لیے زمین کا فرش بنایا

فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ

اور آسمان کی چھت اور آسمان سے پانی برسا کر اُس سے تمہارے

الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ○

کھانے کے پھل پیدا کیے پس کسی کو اللہ کا ہمسر نہ بناؤ اور تم تو جانتے (بوجھتے) ہو ف

ف یہاں لین دین اور تجارت کا ذکر استعارے کے طور پر ہے اور مراد یہ ہے کہ منافقوں کو اختیار کرنی چاہیے تھی ہدایت اور انہوں نے فائدے کی اُمید غلط پر اختیار کر لی گمراہی اور آخر کار غلط فہمی کا وبال اُن کو بھگتنا پڑا اور یہی سوداگری کا ٹوٹا ہے ۱۲ ف تمثیل کی توضیح اس طرح پر ہے کہ پیغمبر صاحب نے نورِ ایمان کو پھیلایا اور اطراف و جوانب کے لوگ اس سے مستفید ہو کر اسلام میں داخل ہوتے گئے منافق نرے بےکان بے بصر اندھے کے اندھے ہی رہے اور ایسی کاس دہ صرف اندھے ہیں کہ اندھا آدمی دوسرے کے پکارنے یا آپ پوچھنے سے بھی رستے پر آ سکتا ہے مگر جو شخص اپنی کہے نہ دوسرے کی سنے اور ہو اندھا تو اس کے راہِ راست پر لگنے کی کیا اُمید کی جا سکتی ہے ف اس مثال میں اسلام کو بارش سے تشبیہ دی گئی ہے کچھ شک نہیں کہ بارش خدا کی رحمت ہے مگر اس کے ساتھ بجلی اور کڑک کی کچھ زحمتیں بھی ہیں اسی طرح اسلام پر قائم رہنا خالی از زحمت نہیں اور یہ زحمتیں شروع شروع کے مسلمانوں پر بہت زیادہ تھیں کہ اُن کو مشرکوں اور کافروں سے طرح طرح کی ایذائیں پہنچتی تھیں منافقوں سے بسبب ضعفِ عقیدت اُن ایذاؤں پر تحمل ہو نہیں سکتا تھا مسلمانوں کو کبھی کچھ دنیاوی فائدہ پہنچ گیا اور کسی لڑائی میں فتح پا گئے تو منافقوں کے دل میں تھوڑی دیر کے لیے اسلام کی خوبیاں سما گئیں اور اگر کبھی مسلمانوں کو نقصان پہنچ گیا اور لڑائی میں ہار گئے تو منافق لگے اسلام کی طرف سے بدگمانی کرنے اور بدحال ہونے یہ ہے مشوا فیہ اور قاموا کا مطلب اس کے بعد جو یہ فرمایا کہ اگر اللہ چاہے تو اُن کے سننے اور دیکھنے کی دونوں قوتیں سلب کر لے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو تسکین دینی منظور ہے کہ منافق کیسے کافر ہو جائیں تو اس سے اسلام کی ابتدائی حالت کے لیے اِن کا نفاق ہی بہتر ہے کہ کھلم کھلا دشمنی تو نہیں کر سکتے ۱۲ ف عبادت پرہیزگاری کا درجہ بڑھاتی ہے اور لعل کے معنی اُمید کے پائے جاتے ہیں مگر اس میں ایک شائبہ شک کا بھی ہوتا ہے کہ واقع ہو یا نہ ہو لیکن وہ شک کبھی متکلم کی طرف سے ہوتا ہے اور کبھی مقصود ہوتا ہے صرف مخاطب کا تہدید کرنا جیسے کوئی حاکم کسی کو ادنیٰ خدمت پر مامور کرے کہہ دیتا ہے کہ اگر تم اس خدمت کو اچھی طرح انجام دو گے تو عجب نہیں جلد تمہاری ترقی کی جائے پس ترقی مشروط ہے حسنِ خدمت پر بعینہ یہی حال یہاں بھی ہے کہ خدا کی عبادت کرو اور درجۂ پرہیزگاری پر پہنچنے کے اُمیدوار رہو ۱۲ ف یعنی اس بات کے سمجھنے کی عقل رکھتے ہو کہ بنی آدم آپ سے آپ نہیں پیدا ہو گئے زمین آسمان آپ سے آپ نہیں بن گئے آسمان سے مینہ آپ سے آپ نہیں برستا مینہ پھلوں کے پیدا کرنے پر آپ سے آپ قادر نہیں اِن تمام تصرفات کو دیکھ کر انسان کا ذہن متقاضی ہوتا ہے کہ ان تصرفات کا کرنے والا کوئی اور ہو اور وہ صفات سے اکیلا ہے نہ کوئی اُس کا شریک ہے نہ کوئی اُس کا ہمسر کوئی اُس کا معین و مددگار آدمی اپنی فطرت سے ان باتوں کو سمجھتا ہے لیکن بتوں کی بھول بھلیوں میں آ کر ...



وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ

اور وہ جو ہم نے اپنے بندے (محمد) پر (قرآن) اُتارا ہے اگر تم کو اس میں شک ہو (اور یہ سمجھتے ہو کہ یہ کتاب خدا کی نہیں بلکہ آدمی کی بنائی ہوئی ہے)

مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

تو تم بھی اسی جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے حمایتیوں کو (بھی) بلا لو اگر (اپنے اس دعوے میں) سچے ہو ف۱

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

پس اگر (اتنی بات بھی) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو (دوزخ کی) آگ سے ڈرو جس کے ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آدمی اور پتھر ہوں گے (اور وہ) منکروں کے لیے (دہکا) تیار ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کو خوش خبری سنا دو کہ اُن کے لیے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہوں گی جب

رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

اُن کو اُن میں کا کوئی میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو ہم کو پہلے بھی (کھانے کے لیے) مل چکا ہے

وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّهُمْ فِيْهَا

اور (یہ اس لیے کہیں گے کہ) اُن کو ایک ہی صورت (شکل) کے میوے ملا کریں گے ف۲ اور وہاں اُن کے لیے بیبیاں ہوں گی پاک صاف اور وہ اُن (باغوں) میں

خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً

ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ کسی مثال کے بیان کرنے میں (ذرہ بھی) نہیں جھینپتا (چاہے وہ مثال) مچھر کی ہو

فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ

یا اُس سے بھی بڑھ کر کسی (اور حقیر چیز کی) سو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ تو یقین رکھتے ہیں یہ (مثال بالکل) ٹھیک ہے (اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ) اُن کے پروردگار (کی)

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ

اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس (ذلیل) مثال کے بیان کرنے میں خدا کی کون سی غرض (اگلی پڑی) تھی

بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝

ایسی ہی مثال سے خدا بہتیروں کو گمراہ کرتا اور ایسی ہی مثال سے بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے لیکن اس سے گمراہ کرتا (بھی) ہے (تو) بدکاروں ہی کو

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ

جو پکا کیے پیچھے خدا کا عہد توڑ دیتے اور جن (تعلقات) کے

اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جوڑے رکھنے کو خدا نے فرمایا اُن کو قطع کرتے اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ (آخر کار) نقصان اُٹھائیں گے ف۳

ف۱ پیغمبر صاحب اپنی پیغمبری اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے کے بہت سے دلائل پیش کرتے تھے اُن میں سے یہ دلیل سب سے زیادہ مستحکم تھی کیونکہ جن دنوں قرآن نازل ہوا عرب میں فصاحت و بلاغت کا بڑا چرچا تھا شعر موزوں کر دینا اُن کے نزدیک ایک معمولی سی بات تھی لونڈیاں تک مختلف مضامین میں ایسے برجستہ اشعار کہہ دیا کرتی تھیں کہ آج اچھے سا اچھا ادیب اُن کا مثل نہیں کہہ سکتا تو ایک آن پڑھ پیغمبر کا پکار پکار کر کہنا کہ اس طرح کی ایک ہی سورت بنا لاؤ یا بنوا لاؤ بھی وقعت رکھتا ہے اور یہ ایک ایسا معجزہ ہے کہ تا قیام قیامت متجدد و مستمر ہے ۱۲ ف۲ بات یہ ہے کہ جب کسی کو نیا پھل کھانے کو دیا جائے جو اُس نے کبھی نہ دیکھا ہو تو وہ اُس کے کھانے سے رکتا ہے کہ نہیں معلوم کیسا ہے جنتیوں کو جو ایک ہی صورت کے پھل ملیں گے تو وہ اُن کے کھانے میں تامل نہیں کر سکتے جاتے ہیں کہ ایسا تو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں ہاں شاید صورت کے دھوکے میں اگر چنداں لالچ نہ بھی آئے کہ حلوا چو یک بار خوردند دبس تو چکھنے کے بعد دوسرا اُبھلے گا اور اُن کے دل زیادہ خوش ہوں گے کہ خلافِ توقع مزہ ملا ۱۲ ف۳ قرآن میں لوگوں کے سمجھانے کے لیے جا بجا جانوروں اور دوسری چیزوں کی تمثیلیں مذکور ہیں مثلاً سترھویں پارے میں سورۂ حج کی ایک آیت کا یہ خلاصہ ہے کہ لوگ خدا کے سوا جن معبودوں کی پرستش کرتے ہیں اگر وہ سب کے سب مل کر چاہیں تو ایک مکھی نہیں بنا سکتے اور بنانا کیسا مکھی کوئی چیز اُن سے اُچک لے جائے تو چھین بھی نہیں سکتے کیا مکھی اور کیا مکھی کی حقیقت اور مکھی سے بڑھ کر وہ جن کے بس کی مکھی بھی نہیں اس قسم کی آیتیں سن کر بے دین لوگ اعتراض کرتے تھے کہ مسلمانوں کا کیسا خدا ہے کہ ایسی گھنیائی بے حقیقت چیزوں کی مثالیں دیتا ہے خدائے تعالیٰ نے معترضین کی تحمیق کی اور فرمایا کہ یہ احمق مکھی اور مچھر کے نام سے بدکتے ہیں اور مثال کے نتیجے پر نظر نہیں کرتے ایسی ہی باتوں سے ایمان والے نصیحت پکڑتے ہیں اور جو لوگ نافرمان ہیں اور عہدِ فطرۃ یعنی عہدِ الست کو جس کی گواہی اُن کے دل دے رہے ہیں یاد نہیں رکھتے اور تعلقاتِ امن لو صلح کاری جس پر تمدن و معاشرت مبنی ہے قائم نہیں رکھتے اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں اُن پر ان مثالوں کا اُلٹا اثر ہوتا ہے کہ نیتوں سے قطع نظر کر کے ناحق کی کٹ حجتیاں نکال کھڑی کرتے ہیں ۱۲

رکوع

ف انسانی آفرینش کا سلسلہ یہ ہو کہ پہلے کچھ نہ تھا پھر خدانے زمین وآسمان کو پیدا کرکے مٹی میں تصرف کیا کہ اُس سے روئیدگی پیدا ہوئی اور مٹی سے ایک انسان کا پتلا بنایا اور روئیدگی زمین کو اُس کی غذا قرار دیا اِس غذا سے بعد تصرفات ہضم وغیرہ نطفہ پیدا ہوا اُس سے سلسلۂ توالد تناسل چلا آیا ہر گ ٭ اِسکے بعد اندھیرا ہو جس میں ہم بدون نورِ وحی کے نہیں چل سکتے وحی ہم کو یہ بتاتی ہو کہ بعدِ مرگ بھی ایکطرح کی ہستی ہوگی اور ہمارا دل بھی اُس ہستی کے ہونے کو قبول کرتا ہو اُس ہستی کے تفصیلی حالات کا ہم کو ذاتی علم نہیں سلسلۂ آفرینش قرآن میں جا بجا بیان ہوا ہو کہیں ابتدا سے لیا گیا ہو جب کہ زمین وآسمان کچھ بھی نہ تھا کہیں مٹی سے شروع کیا ہو کہیں نطفے سے اگر ابتدا سے لو تو انسان کا داخلِ اموات ہونا اِس اعتبار سے ہو کہ وہ عدمِ محض تھا اور اگر مٹی سے لو تو وہ بے جانِ محض تھا پس مطلب آیت یہ ہو کہ یہ انقلابات جو انسان کی حالت میں ہوئے اور آگے ہونے والے ہیں اور جن کی تصدیق لترکبن طبقا عن طبق سے ہوتی ہو تمھارے عمد اور ارادے سے تو نہیں ہوتے پس جس نے یہ تصرفات کیئے وہی خدا ہو جس کا انکار تم کر نہیں سکتے ٢ ف تسبیح وتقدیس کے معنی یہ ہیں کہ خدا تمام عیوب سے بری اور نقصانات سے پاک ہو ترجمے میں یہ معنی اچھی طرح سے نہیں کھلتے تھے اِس لیئے اصل لفظ رہنے دیئے ہیں ٣ ف فرشتوں نے اپنی خدمات تسبیح و تقدیس ظاہر کرکے خلافتِ الٰہی کے لیئے اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہا اور انسان ظاہر حال سے دھوکے میں آکر اُس کو مفسد اور خونریز بتایا کیونکہ وہ مٹی سے بنایا گیا تھا اور مٹی اجزاءِ مختلف الطبائع سے مرکب ہو جو غصیلا ہو گا وہ ضرور دوسروں پر زیادتی کرے گا انسان کی عیب چینی سے فرشتوں کا یہ مطلب تھا کہ وہ خلافتِ الٰہی کے لائق نہیں لیکن فرشتے انسان کی جسمانی ساخت پر اُس کے دلی خیالات کو قیاس کرتے تھے اور اِس قیاس میں ایک طرح اِس دعوی کا شائبہ بھی تھا کہ ہم انسان کے دل کا حال جانتے ہیں حالانکہ دلی خیالات پر مطلع ہونا صرف خدا کا کام ہو تو یہ جو فرمایا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو دعوے سے وہی ضمنی دعوی مراد ہو جو فرشتوں نے انسان کے دلی خیالات کے علم کا کیا تھا خدا نے فرشتوں کو یوں قائل کیا کہ تم انسان کے دلی خیالات پر بے جا ہے بنا لے بطلع ہو تو مخلوقاتِ عالم کے ناموں پر بھی ذرہ

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

(لوگو!) کیونکر تم خدا کا انکار کر سکتے ہو اور (تمھارا حال یہ ہو کہ) تم بے جان تھے تو اُس نے تم میں جان ڈالی پھر (وہی) تم کو مارتا ہو پھر

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

(وہی) تم کو (قیامت میں دوبارہ) جِلائے گا (بھی) پھر اُسی کی طرف لوٹائے جاؤگے ف وہی (قادرِ مطلق) ہو جس نے تمھارے لیئے زمین کی کُل کائنات پیدا کی

جَمِيْعًا ق ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ

پھر (اِس کے علاوہ ایک بڑا کام یہ کیا کہ) آسمان (کے بنانے) کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان ہموار بنا دیئے اور وہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي

ہر چیز کی (کُنہ) سے واقف ہو اور (اے پیغمبر لوگوں سے اُس وقت کا تذکرہ کرو) جب تمھارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں

الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ

زمین میں (اپنا ایک نائب) بنانے والا ہوں (تو فرشتے) بولے کیا تو زمین میں ایسے شخص (کو نائب) بناتا ہو جو اُس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے

الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ

اور (ظاہر) ہو تو ہم کو بنا کہ ہم تیری حمد (وثنا) کے ساتھ تیری تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں ف (خدا نے) فرمایا میں وہ (وہ مصلحتیں) جانتا ہوں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ

جو تم نہیں جانتے ۔ اور آدم کو سب (چیزوں) کے نام بتا دیئے پھر اُن چیزوں کو فرشتوں کے روبرو پیش کرکے

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قَالُوْا

فرمایا کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو ہم کو اِن چیزوں کے نام بتاؤ ف بولے

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○

تو پاک ذات ہو جو تو نے ہم کو بتا دیا ہو اُس کے سوا ہم کو کچھ معلوم نہیں بے شک تو ہی جاننے والا (مصلحت کا) پہچاننے والا ہو

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ

(تب خدا نے آدم کو حکم دیا کہ اے آدم تم فرشتوں کو (اِن چیزوں) کے نام بتا دو پھر جب آدم نے فرشتوں کو اُن (چیزوں) کے نام بتا دیئے تو (خدا نے فرشتوں

اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ

ہم نے تم سے نہیں کہا تھا کہ آسمانوں کی اور زمین کی سب مخفی چیزیں ہم کو معلوم ہیں اور جو کچھ تم (اب) ظاہر کرتے ہو (وہ)

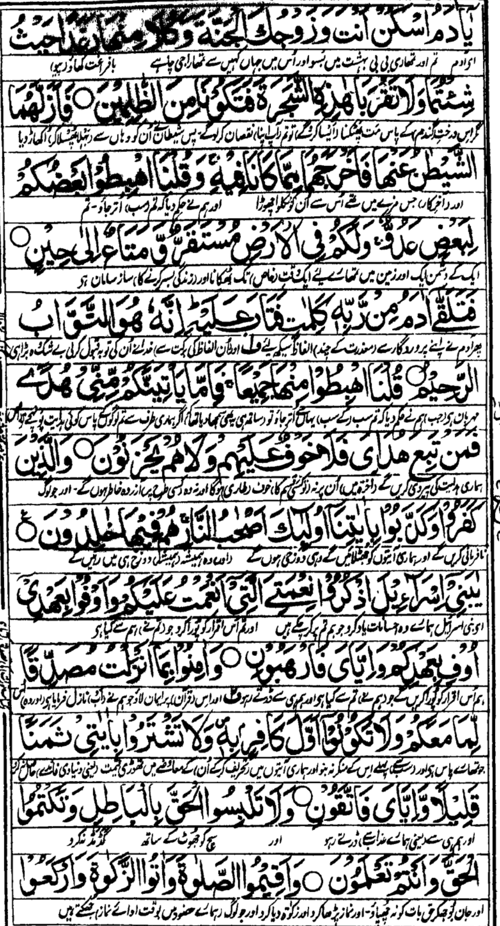
وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

اور جو کچھ تم ہم سے چھپاتے تھے (وہ) ہم کو (سب) معلوم ہو ف اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے جھکو تو شیطان کے سوا (سب کے سب)

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ وَقُلْنَا

اُس نے نہ مانا اور شیخی میں آگیا اور نافرمان بن بیٹھا اور ہم نے (آدم سے) کہا

ہوئی مطلع ہوگے واذ لیس خلیس الخ ف اِس قصے سے ہم ایک نصیحت مستنبط کرتے ہیں کہ خدا نے آدمی کو ایک وضع خاص کا مخلوق بنایا ہو اُس کی طبیعت میں مختلف جذبات ہیں جن میں اعتدال کا قائم رکھنا محال نہیں تو دشوار ضرور ہو اُس میں شہوت اور غضب کے تقاضے ایسے رکھے گئے ہیں جو اکثر اوقات عقل پر غالب آجاتے ہیں غرض فطرتِ انسانی میں سعیت کا رجحان ہو فرشتے جن کو تقربِ بارگاہِ الٰہی کا شرف حاصل ہو اور ارواحِ مجردہ ہیں اُنھوں نے اپنے اوپر خیال کرکے سمجھا ہوگا کہ انسان اپنے میلانِ طبعی کی وجہ سے خلافتِ الٰہی کے قابل نہیں معلوم ہوتا چنانچہ اُنھوں نے اس خدشے کو حضرت رب العزت کے حضور میں ظاہر کرکے مصلحتِ خلقِ انسان پر مطلع ہونا چاہا خدائے تعالیٰ نے فرشتوں پر اُن کا عجز ثابت کرکے اُن سے اقرار کرالیا کہ اُن کا علم قاصر و محدود ہو مگر خدا نے مصلحتِ خلقِ انسان پھر بھی اُن پر ظاہر نہ کی تو جن باتوں



يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ

اے آدم تم اور تمہاری بی بی بہشت میں رہو اور اس میں جہاں کہیں سے تمہارا جی چاہے بافراغت کھاؤ (پیو)

شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا

مگر اس درخت (گندم) کے پاس مت پھٹکنا (ایسا کرو گے) تو تم (اپنا) نقصان کر لو گے پس شیطان نے ان کو وہاں سے (پھسلا کر) ڈگمگا دیا

الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۪ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

اور (آخرکار) جس مزے میں تھے اس سے ان کو نکلوا چھوڑا اور ہم نے حکم دیا کہ تم (سب) اتر جاؤ - تم

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝

ایک کے دشمن ایک اور زمین میں تمہارے لئے ایک وقت (خاص) تک ٹھکانا اور (زندگی بسر کرنے کا) ساز و سامان ہے

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ

پھر آدم نے اپنے پروردگار سے (معذرت کے چند) الفاظ سیکھ لئے ف اور (ان الفاظ کی برکت سے) خدا نے ان کی توبہ قبول کر لی بے شک وہ بڑا ہی

الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى

مہربان ہے (جب) ہم نے حکم دیا کہ تم سب (کے سب) یہاں سے اتر جاؤ تو (ساتھ ہی یہ بھی سمجھا دیا تھا) کہ اگر ہماری طرف سے تم لوگوں کے پاس کوئی ہدایت پہنچے تو (اس

فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

ہماری ہدایت کی پیروی کریں گے (آخرت میں) ان پر نہ (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہو گا اور نہ وہ کسی طرح پر آزردہ خاطر ہوں گے - اور جو لوگ

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ع

نافرمانی کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہی دوزخی ہوں گے (اور) وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ

اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو ہم تم پر کر چکے ہیں اور تم اس اقرار کو پورا کرو جو (تم نے) ہم سے کیا ہے

اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ فَارْهَبُوْنِ ۝ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا

ہم اس اقرار کو پورا کریں گے جو (ہم نے) تم سے کیا ہے اور ہم ہی سے ڈرتے رہو ف اور اس (قرآن) پر ایمان لاؤ جو ہم نے (اب) نازل فرمایا ہے (اور وہ) اس

لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۪ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا

جو تمہارے پاس ہے اور (سب سے پہلے) اس کے منکر نہ بنو اور ہماری آیتوں میں تحریف کر کے ان کے معاوضے میں تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل (کرو

قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا

اور ہم ہی سے (یعنی ہمارے عذاب سے) ڈرتے رہو اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ گڈمڈ نہ کرو

الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا

اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ - اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو لوگ (ہمارے حضور میں بوقت ادائے نماز) جھکتے ہیں

ع

منزل ١

ف اگرچہ دعا بندہ کرتا ہے مگر طرز دعا کا دل میں آنا اور زبان سے ادا ہونا خدا کی طرف سے ہے معذرت کے جو الفاظ آدم کو خدا کی جانب سے تسلیم ہوئے تھے قرآن کے دوسرے مقام پر اس طرح مذکور ہیں ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین ١٢

ف بنی اسرائیل کے لفظی معنی ہیں اسرائیل کے بیٹے اسرائیل نام ہے حضرت یعقوب کا عبرانی میں ایل اللہ کو کہتے ہیں اور اسرا بندہ تو اسرائیل کا لغوی ترجمہ ہوا عبد اللہ بعد بنی اسرائیل نسل یعقوب یعنی یہودی ان کا حال یہ ہے کہ توریت کی نافرمانیوں اور پیغمبروں کو ایذائیں دینے اور قتل کرنے کی شامت سے بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہوئے ان میں وبائیں آئیں دشمنوں کے ہاتھوں میں بھٹکتے پھرے لوٹ مار ہوئے ان کے ہاتھ سے سلطنت نکل گئی قید ہوئے غلام بنائے گئے ان کا معبد یعنی بیت المقدس مسمار کر دیا گیا لیکن ان کی کتابوں میں پیشین گوئی تھی کہ عرب میں پیغمبر آخر الزماں مبعوث ہوں گے ان کی اطاعت کرنے اور دین اسلام میں داخل ہونے سے کھوئی ہوئی عزت پھر حاصل کر سکیں گے سو کمبختوں نے پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مخالفت کی انجام یہ ہوا کہ ملکوں ملکوں مارے مارے پڑے پھرتے ہیں لوگ ان کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے اور اتنی بڑی زمین میں ایک چپے بھر زمین پر ان کی شاہانہ حکومت نہیں ١٢

ف صبر ایک ایسی خصلت ہے کہ جو اُس کو اختیار کر لیتا ہے دنیا کی تکلیفیں اُس پر آسان ہو جاتی ہیں اور یہی حال نماز کا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (سن رکھو کہ یادِ الٰہی سے دل تسلی پاتے ہیں) اور جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی عادت تھی کہ جب آپ کو کسی طرح کی تشویش لاحق حال ہوتی تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے مگر جن لوگوں کو خدا کا اور عاقبت کا خیال نہیں اُن کو نماز کی پابندی بھی بجائے خود ایک مصیبت معلوم ہوتی ہے ۱۲ ف اُن احسانوں میں سب سے بڑا احسان یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں دنیا کی بادشاہت کے ساتھ دین کی سلطنت بھی تھی یعنی پیغمبری ف فرعون لقب تھا بادشاہِ مصر کا جس کی جگہ اب خدیوِ مصر ہے لیکن خدیو سلطانِ روم کا ماتحت ہے اور فرعون بادشاہِ خود مختار تھا حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک مشہور قصہ ہے جو بتشریح و بسط سورۂ یوسف میں مذکور ہے انھوں نے بنی اسرائیل کو مصر میں لے جا کر آباد کیا اور اُن کی نسل مصر میں پھیلی اُن دنوں کے فرعون بنی اسرائیل سے حسد رکھتے تھے اور ملک مصر میں پردیسیوں کا بسنا اُن کو ناگوار تھا اور بچہ خود بر سر حکومت تھے بیچارے بنی اسرائیل کو طرح طرح کے عذاب دیتے اُن سے ذلیل ذلیل خدمتیں لیتے اور اُن کی عورتوں کو بے حرمت کرتے تھے جب بنی اسرائیل کی مصیبت حد سے گزری خدا کو اُن کی حالت پر رحم آیا اور اُن کی خلاصی کے سامان شروع ہوئے اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ (جب خدا کو کوئی کام کرنا منظور ہوتا ہے تو اُس کے سامان مہیا کر دیتا ہے) اُن دنوں نجوم کا بڑا چرچا تھا اور نجومیوں کو تعبیر خواب کا بھی ملکہ ہوتا تھا فرعون نے ایک خواب وحشت ناک دیکھا جو زوالِ سلطنت کی پیشین گوئی تھی نجومیوں نے تعبیر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہونے والا ہے اُس سے سلطنت کو خطرہ ہے فرعون نے حکم عام دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہو فوراً قتل کر دیا جائے اِسی شورش میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور تعجب یہ ہے کہ خدا نے اُن کو فرعون سے پرورش کرایا اور یہ قصہ مفصلاً کئی جگہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲ ف حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو چپ چپاتے کچھل رات مصر سے لے کر نکلے فرعون کو معلوم ہوا تو اُس نے اُن کا تعاقب کیا صبح ہوتے ایسے موقع پر جا لیا کہ ابھی دریا سے عبور کرنے پائے تھے بنی اسرائیل کے حق میں یہ بڑی تنگی کا وقت تھا پیچھے دشمن آگے دریا کشتی وغیرہ پاس نہیں خدا نے ایسے وقت میں بنی اسرائیل کی مدد کی اور حضرت موسیٰ نے دریا پر اپنی لاٹھی ماری دریا پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بنی اسرائیل سوکھے نکل گئے فرعون پیچھا کئے چلا آتا تھا جب دریا کے بیچوں بیچ آیا دریا کے ٹکڑے مل کر ایک ہو گئے فرعون اور اُس کا تمام لشکر ڈوب گیا ۱۲

مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ

اُن کے ساتھ تم بھی جھکا کرو — کیا تم (دوسرے) لوگوں سے نیکی کرنے کو کہتے ہو — اور اپنی خبر نہیں لیتے

وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ

حالانکہ تم کتاب (الٰہی بھی) پڑھتے رہتے ہو کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے — اور (مصیبت کی برداشت کے لیے) صبر

وَالصَّلٰوةِ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ○ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ

اور نماز کا سہارا پکڑو اور البتہ نماز شاق ہے مگر اُن پر نہیں جو خاکسار ہیں — (اور) جو یہ خیال (پیشِ نظر) رکھتے ہیں

اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا

کہ وہ (آخرِ کار) اپنے پروردگار سے ملنے والے اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ف اے بنی اسرائیل ہمارے وہ احسانات یاد کرو جو

نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ وَاتَّقُوْا

ہم تم پر کر چکے ہیں ف اور اِس بات کو بھی کہ ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر ہر طرح کی فوقیت دی تھی اور اُس دن (یعنی روزِ قیامت) سے ڈرو

يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ

کہ کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے — اور نہ اُس کی طرف سے (کسی کی) — سفارش قبول ہو

وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ

اور نہ اُس سے (کسی طرح کا) کچھ معاوضہ لیا جائے اور نہ لوگوں کو (کہیں سے) کچھ مدد پہنچے اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی

فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ

جو تم کو (بڑی) بُری تکلیفیں پہنچاتے تھے — کہ تمھارے بیٹوں کو — حلال کرتے — اور

يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ○ وَ

تمھاری عورتوں (یعنی بیٹی ذات) کو (اپنی خدمت کے لیے) زندہ رہنے دیتے اور اِس میں تمھارے پروردگار کی طرف سے (تمھارے صبر کی) بڑی سخت

اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○

(آزمائش تھی) (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تمھاری وجہ سے دریا کو پھاڑ (کر ٹکڑے ٹکڑے کر) دیا پھر ہم نے تم کو تو نجات دی اور فرعون کے لوگوں کو تمھارے دیکھتے (دیکھتے ڈبو دیا)

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں (یعنی ایک چلّے) کا وعدہ کیا پھر تم اُن کے (پیچھے) رہ گئے پیچھے (پرستش کے لیے) بچھڑے کو لے بیٹھے

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

اور تم (آپ اپنے اوپر) ظلم کر رہے تھے — پھر اس کے بعد بھی ہم نے تم سے درگزر کی — تاکہ تم شکر کرو

وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○ وَاِذْ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عنایت فرمائی اور قانونِ فیصل یعنی شریعت تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو! تم نے بچھڑے (کی پرستش) کے اختیار کرنے سے اپنے اوپر (بڑا ہی) ظلم کیا

الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

تو (اب) اپنے خالق کی جناب میں توبہ کرو اور (وہ یہ ہے کہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں سے) اپنے تئیں ہلاک کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے اُس کے نزدیک تمہارے

عِنْدَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ

پھر (جب تمہاری طرف سے تعمیل حکم کی آمادگی ظاہر ہوئی تو) خدا نے تمہاری توبہ قبول کر لی بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۱ اور (وہ وقت)

قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ

تم نے (یعنی تمہارے بڑوں نے موسیٰ سے) کہا تھا کہ اے موسیٰ جب تک ہم خدا کو ظاہر ہیں (نہ) دیکھ لیں ہم تو کسی طرح تمہارا یقین کرنے والے ہیں نہیں (کہ خدا ہی) تم

وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر تمہارے مرے پیچھے ہم نے تم کو جلا اُٹھایا کہ شاید تم شکر کرو ف۲

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ

اور ہم نے تم پر اَبر کا سایہ کیا اور تم پر مَن و سلویٰ بھی اُتارا (اور اجازت دی کہ) ہم نے جو تم کو

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

(یہ عمدہ اور) پاکیزہ روزیاں دی ہیں (شوق سے) کھاؤ اور اُن لوگوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا لیکن (کچھ) اپنا ہی کھوتے رہے ف۳

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو اجازت دی کہ اِس گانوں (اریحا) میں جاؤ اور اُس میں جہاں چاہو بافراغت کھاؤ (پیو) اور

ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ

دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور (مونہ سے) حطّۃ کہتے جانا تو ہم تم کو تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور جو (ہمارا) حکم اچھی طرح بجا لائیں

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

(ثواب) دیں گے (سوا الگ) تو جو لوگ (اُن میں) شریر تھے دعائے (استغفار) جو اُن کو بتائی گئی تھی اُس کو بدل کر دوسری (بات) بولنے لگے

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

تو ہم نے اُن شریروں پر اُن کی نافرمانی کی سزا میں آسمان سے عذاب نازل کیا ف۴

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی درخواست کی تو ہم نے فرمایا کہ (اے موسیٰ) اپنی لاٹھی پتھر پر مارو

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ

(لاٹھی کا مارنا تھا) کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور) سب لوگوں نے (اپنا) اپنا گھاٹ معلوم کر لیا

ف۱ حضرت موسیٰ کو خدا نے تعلیم تورات دینے کے لیے کوہِ طور پر بلوا بھیجا تھا کہ ایک مہینے پہاڑ پر رہیں پھر خدا نے ایک مہینے کا ایک چلّہ کر دیا شاید یہ چلّہ اُس طرح کا ہو جیسے ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نزولِ وحی سے پہلے غارِ حرا میں بیٹھ کر یادِ الٰہی کیا کرتے تھے بہرکیف موسیٰ جاتے وقت اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اپنا نائب بنا گئے تھے بنی اسرائیل نے ہارونؑ کی ایک نہ سنی اور سامری کے بہکانے سے بچھڑے کی ایک مورت بنا کر لگے پوجنے موسیٰؑ نے واپس آ کر یہ حال دیکھا اور سخت برہم ہوئے اور خدا کے حکم سے گوسالہ پرستی کا کفارہ یہ تجویز کیا کہ ایک دوسرے کو قتل کریں چنانچہ کچھ لوگ اس طرح پر قتل ہوئے بھی لیکن موسیٰؑ اور ہارونؑ نے بارگاہِ خداوندی میں زاری کی اور بقیۃ السیف کا کفارہ معاف کرا لیا ۱۲ ف

ف۲ اس کا مذکور سورۂ اعراف پارہ ۹ رکوع ۹ میں بھی ہے وہاں دیکھنا چاہیے ۱۲

ف۳ موسیٰ بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تو خدا نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ قوم عمالقہ سے لڑو گے تو ہم تم کو فتح دیں گے اور ملکِ شام میں تمہاری سلطنت قائم کر دیں گے ہر چند موسیٰ نے سمجھایا ان کی ہمت نہ پڑی اس نافرمانی کی خدا نے اُن کو سزا دی اور چالیس برس تک جنگل میں بھٹکتے پھرے چالیس برس کی مدت روز کا چلنا بڑی مصیبتیں جھیلیں اس پر بھی حضرت موسیٰ کی دعا کی برکت سے خدا نے بنی اسرائیل پر چند در چند مہربانیاں کیں دھوپ سے بچاؤ کے لیے ابر سایہ کرتا کھانے کے لیے من اور سلویٰ من تو شیرخشت کی طرح کی کوئی چیز میٹھی جنگلی درختوں کے پتوں پر جم جاتی وہی من تھی اُس کو کھرچ لاتے اور شیرینی کی جگہ کھاتے اور سلویٰ بٹیر کی قسم کا ایک جانور تھا رات کو جہاں بنی اسرائیل کا پڑاؤ پڑتا یہ جانور آپ سے آپ اُس پاس جمع ہو جاتے یہ اُن کو سینک کر کباب بناتے مگر حکم یہ تھا کہ کل کے لیے ذخیرہ نہ کرو اُن لوگوں سے صبر نہ ہو سکا اور لگے سینت سینت کر رکھنے آخر کار من و سلویٰ کا اُترنا بند ہو گیا ۱۲ ف

ف۴ حضرت موسیٰؑ کی حیات میں تو بنی اسرائیل کو ملکِ شام کی سرحد میں داخل ہونا نصیب ہی نہیں ہوا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی اسی سرگشتگی کی حالت میں وفات پا گئے ان کے بعد پیغمبر ہوئے حضرت یوشع بن نون وہ بنی اسرائیل کو فتحِ شام کے وعدے یاد دلا کر قوم عمالقہ سے جہاد کرنے پر آمادہ کرتے رہتے تھے چنانچہ بنی اسرائیل نے علاقہ کنعان کے چند شہر فتح بھی کیے مگر بنی اسرائیل پر یہ شامت سوار تھی کہ وہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتے تھے تھوڑی سی فتح ہوئے پر اپنی معمولی شرارتیں کرنے لگتے حکم تھا کہ جب پہلا شہر فتح کرو تو اُس میں خدا کو سجدہ کرتے ہوئے اور استغفار پڑھتے ہوئے داخل ہونا جس سے شکرگزاری احسان مندی ظاہر ہو چنانچہ پہلا شہر جو اُنھوں نے فتح کیا اریحا تھا اُس میں داخل ہوئے تو لگے سجدے کی جگہ بچوں کی طرح گھسٹنیوں چلنے اور استغفار کے لیے اُن کو لفظ حطّۃ بتایا گیا تھا جس کے یہ معنی ہیں کہ گناہ دور ہوں اُس کے عوض حنطۃ کہنے لگے جس کے معنے ہیں گیہوں غرض حکم خدا کا استخفاف کیا

كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○

(اور اذنِ عام ہو گیا کہ) اللہ کی (دی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو اور مُلک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ اے موسیٰ ہم سے تو ایک کھانے پر نہیں رہا جاتا تو آپ ہمارے لیے اپنے پروردگار سے دعا کیجیے

يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَ

کہ زمین سے جو چیزیں اُگتی ہیں یعنی ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور

عَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي

مسور اور پیاز (مَنّ و سلویٰ کی جگہ) ہمارے لیے پیدا کرے (موسیٰ نے) کہا کہ جو چیز بہتر ہے کیا تم اُس کے بدلے میں ایسی چیزیں لینی چاہتے ہو جو گھٹیا ہیں

هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

(اچھا تو) کسی شہر میں اُتر پڑو کہ جو مانگتے ہو (وہاں) تم کو ملے گا اور اُن پر

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا

ذلّت اور محتاجی لیس دی گئی اور خدا کے غضب میں آ گئے یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے

يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ

انکار اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے (اور نیز) یہ اس لیے

بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ

کہ اُنھوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ (بڑھ) جاتے تھے ف۱ بے شک مسلمان اور

هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

یہودی اور عیسائی اور صابی ان میں سے جو لوگ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے

وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور اچھے کام کرتے رہے تو اُن کو اُن (کے کیے) کا اجر اُن کے پروردگار کے ہاں ملے گا اور اُن پر نہ کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے ف۲ اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم سے (توراۃ کی تعمیل کا) اقرار لیا اور طور (پہاڑ) کو تمھارے اوپر

الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

(اور فرمایا کہ یہ کتاب توراۃ) جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور جو اس میں (لکھا) ہے اُس کو یاد رکھو تاکہ تم

تَتَّقُونَ ○ ثُمَّ تَوَلَّيْتُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ

پرہیزگار بن جاؤ پھر اس کے بعد تم پھر گئے تو اگر تم پر خدا کا فضل

ف۱ یہود پر اتنی ساری بوچھاڑ اس پر ہو رہی ہے کہ اُنھوں نے ملکِ شام پر جہاد کرنے سے انکار کیا اور حضرتِ موسیٰ کا کہنا نہ مانا اس نافرمانی کے وبال میں اُن کو چالیس برس تک جنگل میں بھٹکے بھٹکے پھرنا پڑا تاہم حضرتِ موسیٰ کی دعا سے اُن کو کھانے کے لیے مَنّ و سلویٰ ملتا تھا چند مرتبہ اِن کو پانی کی ضرورت ہوئی تو معجزے کے طور پر حضرت موسیٰ نے پانی کی سوتیں پتھروں سے بہا بہا دیں مگر بنی اسرائیل مَنّ و سلویٰ کھاتے کھاتے اُکتا گئے تھے حضرت موسیٰ سے اصرار کرتے کہ ہم کو پیداوارِ اراضی کی سب چیزیں کیوں نہیں ملتیں وہ فرماتے کہ ان چیزوں کو تمھارا دل چاہتا ہے تو چلو کنعان پر چڑھائی کرو اور کوئی شہر فتح کر کے اُس میں اُتر پڑو بیابان جنگل میں پیداوارِ اراضی کہاں دھری ہے مَنّ و سلویٰ کو بھی جو بے مشقت ملتا ہے بس غنیمت سمجھو آخرکار حضرتِ موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے کنعانیوں پر جہاد کیا اور پھر فتح و شکست کا سلسلہ قائم ہوا شرارت اور نافرمانی تو بنی اسرائیل کی جبلت میں تھی رہی پیغمبروں کو قتل کر ڈالتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سلطنت اور عزت بنی اسرائیل سے سلب ہو گئی اور اس وقت تک اسی غضب میں گرفتار ہیں اور قیامت تک رہیں گے فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

ع ۷

ف۲ یہود چونکہ پیغمبروں کی اولاد تھے خواہی نخواہی خدا کے ساتھ اپنی خصوصیت جتاتے تھے کبھی کہتے تھے نحن ابناء اللہ واحباؤہ (ہم اللہ کے فرزند اور اُس کے چہیتے ہیں) کبھی کہتے لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ - گنتی کے چند روز کے سوا (دوزخ کی) آگ ہم کو چھوئے گی (بھی) تو نہیں اور کبھی کہتے تھے لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا (یہودیوں کے سوا جنت میں کوئی جانے ہی کا نہیں) اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس دعویِ غلط کو رد کر دیا کہ کسی فرقے کی تخصیص نہیں خصوصیت اگر ہے تو ایمان کی ہے اور نیک کام کرنے کی جس پر تمام شریعتوں کا اجماع ہے جب تک حضرت موسیٰ کی شریعت جاری رہی یہود خدا کے ہاں مقبول تھے پھر نصاریٰ اب مسلمان اپنے اپنے وقت میں جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اُس نے ثواب پایا صابئین کی نسبت کہ یہ کون تھے اور کب تھے اور کہاں تھے اور کیا عقیدہ رکھتے تھے تفاسیر میں اِس قدر اقوال منقول ہیں کہ سب کا تذکرہ کرنا موجبِ طوالت ہے لیکن جو بات ان اقوال سے مستنبط ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ صابئین فلسفیانہ عقائد کے لوگ تھے بعض موحد بعض مشرک ۱۲

منزل ۱



عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ

اور اُس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم (برے) گھاٹے میں آ گئے ہوتے ف اور البتہ اُن لوگوں (کے انجام) کو تو تم جان ہی چکے ہو

الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ○

جنہوں نے تم میں سے ہفتے کے دن (کا ادب) نہ کیا اور اس میں زیادتی کی تو ہم نے اُن سے کہا بندر بن جاؤ (کہ جہاں جاؤ) دھتکارے (جاؤ)

فَجَعَلْنَاهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ○ وَإِذْ

پس ہم نے اس واقعہ کو اُن لوگوں کے لیے جو اس (واقعے کے) وقت موجود تھے اور اُن لوگوں کے لیے جو اس (واقعے) کے بعد آنے والے تھے

قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تم سے فرماتا ہے کہ ایک گائے حلال کرو وہ لگے کہنے کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو

هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ

(موسیٰ نے) کہا خدا مجھ کو اپنی پناہ میں رکھے کہ میں ایسا نادان بنوں وہ بولے اپنے پروردگار سے ہمارے لیے درخواست کرو

يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ

کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ (گائے) کیسی ہو (موسیٰ نے) کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا دونوں میں بیچ کی راس

ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ○ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ

پس تم کو جو حکم دیا گیا ہے (اُس کی تعمیل) کر چکو۔ وہ بولے اپنے پروردگار سے ہمارے لیے درخواست کرو کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ اُس کا رنگ کیسا ہو

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ○ قَالُوا ادْعُ

(موسیٰ نے) کہا خدا فرماتا ہے کہ وہ گائے ہو زرد (اور) اُس کا رنگ خوب گہرا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگے وہ بولے

لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ

کہ اپنے پروردگار سے ہمارے لیے درخواست کرو کہ ہم کو اچھی طرح سمجھائے کہ وہ (اور) کیسی ہو گائیں تو بہت سی ہم کو ملتی جلتی معلوم ہوتی ہیں اور خدا نے چاہا تو ہم

لَمُهْتَدُونَ ○ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي

ضرور (اُس کا) ٹھیک پتہ لگا لیں گے (موسیٰ نے) کہا خدا فرماتا ہے وہ گائے ہو نہ تو کمیری کہ زمین جوتتی ہو اور نہ کھیتی کو پانی دیتی

الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا

صحیح سالم (یک رنگ) اُس میں کسی طرح کا داغ (دھبہ) نہ ہو وہ بولے (ہاں) اب تم ٹھیک (پتہ) لائے غرض اُنھوں نے گائے حلال کی اور اُن سے توقع نہ

يَفْعَلُونَ ○ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ○

کہ کریں گے اور (اے بنی اسرائیل) جب تم نے ایک شخص کو مار ڈالا اور لگے اُس (کے بارے) میں جھگڑنے (کہ کوئی کسی کو قاتل بتاتا کوئی کسی کو) اور جو تم چھپاتے تھے

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

پس ہم نے کہا کہ گائے (کے گوشت) کا کوئی ٹکڑا مُردے کی لاش کو چھواؤ ف اسی طرح (قیامت میں) اللہ مُردوں کو جلائے گا اور (معدو دنیا میں) تم کو

قصہ مذکور کہ اُنھوں نے بھی پیغمبر ہو کر بہ تقاضائے طبیعتِ بشری ...

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ

پھر اس کے بعد تمہارے دل (ایسے) سخت ہو گئے کہ گویا وہ پتھر ہیں بلکہ (اُن سے بھی) سخت تر اور

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ

پتھروں میں تو بعضے ایسے بھی (ہوتے) ہیں کہ اُن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بعض پتھر ایسے بھی (ہوتے) ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور اُن سے پانی جھڑ نکلتا ہے

الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

اور بعض پتھر ایسے بھی (ہوتے) ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں ف۱ اور جو کچھ تم (لوگ) کر رہے ہو اللہ اُس سے بے خبر نہیں

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ

(مسلمانو!) کیا تم کو توقع ہے کہ (یہود) تمہاری بات تسلیم کر لیں گے اور (اُن کا حال یہ ہے کہ) اِن میں کچھ لوگ ایسے بھی ہو گزرے ہیں کہ کلام خدا سنتے تھے

اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ

پھر اُس کے سمجھے پیچھے دیدہ و دانستہ اُس کو کچھ کا کچھ کر دیتے تھے ف۲ اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں

اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لا چکے ہیں اور جب تنہائی میں ایک دوسرے کے پاس ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جو کچھ (توراۃ میں)

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَ

خدا نے تم پر ظاہر کیا ہے کیا تم مسلمانوں کو اُس کی خبر کیے دیتے ہو کہ (کل کلاں کو) تمہارے پروردگار کے روبرو اُسی بات کی سند پکڑ کر تم سے جھگڑیں

لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ

اِن لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں کہ جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اللہ (سب کچھ) جانتا ہے۔ اور بعض اِن میں اَن پڑھ ہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ

جو (مُونہہ سے لفظوں کو) پڑھ لینے کے سوا کتاب (الٰہی کے مطلب) کو (کچھ بھی) نہیں سمجھتے اور وہ فقط خیالی تکے چلایا کرتے ہیں (اور) بس ف۳ افسوس

يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اپنے ہاتھوں سے تو کتاب لکھیں پھر (لوگوں سے) کہیں کہ یہ خدا کے ہاں سے (اُتری) ہے

لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ

تاکہ اُس کے ذریعے سے تھوڑے سے دام (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل کریں پس افسوس ہے اُن پر کہ لکھو تو اپنے ہاتھوں لکھا اور (پھر) افسوس ہے

مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ

کہ وہ ایسی کمائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ گنتی کے چند روز کے سوا دوزخ کی آگ ہم کو چھوئے گی (بھی) تو نہیں (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

کیا تم نے اللہ سے کوئی اقرار لے لیا ہے اور اللہ اپنے اقرار کے خلاف نہیں کرے گا؟ یا

ف۱ پہاڑوں کا ٹوٹ جانا کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں اکثر تو زلزلوں کی وجہ سے بڑے بڑے پہاڑ بیٹھ جاتے ہیں اور جن پہاڑوں سے خود بخود آگ نکلتی رہتی ہے اور آتش فشاں کہلاتے ہیں اُن میں ایسی آفتیں بہت آتی رہتی ہیں اور یوں بھی اندر ہی اندر کسی وجہ سے پہاڑ دل کی جڑ کھوکھلی پڑ جاتی ہے اور پہاڑ گر پڑتے ہیں تو یہ ٹوٹ جانا، بیٹھ جانا، گر پڑنا سب خدا کے حکم سے ہوتا ہے کہ اُس نے تمام اجسام میں خاصہ رکھا ہے کہ وزنی چیز نیچے گرتی ہے بھاری جلدی ہلکی ذرا دیر سے اِسی کا نام ڈرنا ہے کہ خدا کے باندھے ہوئے قاعدے کو توڑ نہیں سکتے ۱۲ ف۲ خدا کا کچھ کر دینے میں لفظوں کا ردّ و بدل اور معنوں کا ادل بدل دونوں باتیں آ گئیں ۱۲ ف۳ مسلمانوں کو یہ آیۃ سُن کر کانپ اُٹھنا چاہیے کہ بے کم و کاست یہی کیفیت اُن کی قرآن کے ساتھ ہے ۱۲

النصف

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ

بے جانے بوجھے اللہ پر جھوٹ بولتے ہو۔ واقعی بات تو یہ ہی کہ جس نے بیٹھے باندھی بُرائی اور اپنے گناہ کے پھیر میں آگیا

فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں کہ وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

ایسے ہی لوگ جنتی ہیں کہ وہ ہمیشہ (ہمیشہ) جنت ہی میں رہیں گے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے (اگلے) بنی اسرائیل (یعنی تمھارے بڑوں) سے

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہنا اور رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ

محتاجوں کے ساتھ (بھی) اور لوگوں سے اچھی طرح (نرمی کے ساتھ) بات کرنا ف۱ اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا پھر

تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

تم میں سے تھوڑے آدمیوں کے سوا (باقی سب) پھر بیٹھے اور تم لوگ (کچھ) ہو (ہی) (بے پروا کہ نصیحت کی طرف متوجہ نہیں ہوتے) اور (وہ وقت یاد کرو)

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے شہروں سے اپنے لوگوں کو جلا وطن کرنا پھر تم نے (یعنی تمھارے بزرگوں نے)

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ○ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

اقرار کیا اور تم (اس زمانے کے لوگ بھی اس کا) اقرار کرتے ہو کہ ہاں ایسا ہوا تھا پھر وہی تم ہو کہ اپنوں کو مارتے

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ

اور نیز اپنوں میں سے کچھ لوگوں کے مقابلے میں ناحق اور زبردستی ایک دوسرے کے مددگار بن کر ان کو ان کے شہروں سے دیس نکالا دیتے ہو

وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ

اور وہی لوگ اگر (کہیں) قید ہو کر تمھارے پاس (مدد مانگنے کو) آئیں تو تم چندہ بھر کر ان کو چھڑا لیتے ہو حالانکہ (سرے سے) ان کا نکال دینا ہی تم کو روا (نہ تھا)

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ

تو کیا کتاب (الٰہی) کی بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض کو نہیں مانتے تو جو لوگ تم میں سے ایسا کریں اس کے سوا ان کا اور کیا بدلہ ہو سکتا ہے

ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى

کہ دنیا کی زندگی میں (ان کی) رسوائی ہو اور (آخرکار) قیامت کے دن (دوزخ کے)

اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

بڑے ہی سخت عذاب کی طرف لوٹا دیے جائیں اور جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے یہی ہیں جنھوں نے

ف۱ دوسرے معنی مفسرین نے یہ بھی کیے ہیں لوگوں کو نیکی کی تعلیم کرنا ۱۲ +

منزل ۱

اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول لی سو نہ تو (قیامت کے دن) اُن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور

لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

نہ (کہیں سے) اُن کو مدد ہی پونہچے گی - اور البتہ ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عنایت فرمائی اور اُن کے بعد پے در پے (اَور) رسول بھیجے

بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

اور مریم کے بیٹے عیسےٰ کو (بھی) ہم نے کھلے (کھلے) معجزے عطا فرمائے اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے اُن کی تائید کی

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيْقًا

تو کیا (تم اس قدر شوخ ہوگئے ہو کہ) جب جب تمہارے پاس کوئی رسول تمہاری اپنی خواہشوں کے خلاف کوئی حکم لے کر آیا تم اکڑ بیٹھے پھر بعض کو

كَذَّبْتُمْ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ بَلْ لَّعَنَهُمُ

تم نے جھٹلایا اور بعض کو لگے قتل کرنے اور کہتے ہیں ہمارے دل محفوظ ہیں ف (نہیں) بلکہ

اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ

اِن کے کفر کی وجہ سے خدا نے اِن کو پھٹکار دیا ہے پس شاذ (و نادر) ہی ایمان لاتے ہیں اور جب خدا کی طرف سے اِن کے پاس قرآن اُترا

اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ

(اور وہ) اُس (کتاب توراۃ) کی جو اِن کے پاس ہے تصدیق (بھی) کرتا ہے اور اس سے پہلے (اسی کی توقع پر) کافروں کے مقابلے میں اپنی فتح کی دعائیں

كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

مانگا کرتے تھے ف تو جب وہ چیز جس کو جانتے پہچانتے ہوئے تھے آموجود ہوئی تو لگے اُس سے انکار کرنے پس منکروں پر خدا کی پھٹکار

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ

کیا ہی بُرا معاوضہ ہے جس کے بدلے اِن لوگوں نے (اپنے نزدیک) اپنی جانوں کو خرید کیا کہ (اتنی سی بات پر کہ)

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ

خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنے فضل سے وحی بھیجے براہ سرکشی خدا کی اُتاری ہوئی کتاب سے لگے انکار کرنے ف پس غضب در غضب

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اور منکروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ (قرآن) جو خدا نے اُتارا ہے اس پر ایمان لے آؤ

قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ

تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اُسی (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں جو ہم پر اُتری غرض اُس کے علاوہ (دوسری کتاب یعنی قرآن) کو نہیں مانتے

مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

حالانکہ یہ (قرآن) سچا ہے (اور) جو (کتاب) اِن کے پاس ہے اُس کی تصدیق بھی کرتا ہے (اے پیغمبر اِن سے) یہ تو پوچھو کہ بھلا اگر تم (یعنی تمہارے بزرگ) ایمان دار

ف لفظی ترجمہ تو یہ ہو کہ ہمارے دل غلافوں میں ہیں اور مراد یہ ہو کہ پیغمبر اسلام جو عقائد تعلیم کرتے ہیں ہم اُن کو قبول نہیں کرتے کیونکہ ہمارے دل ڈھکے ہوئے اور دور ہیں جیسے کوئی تھیلوں کے اندر کوئی چیز کہ اُس پر کوئی تعلیم اثر نہ کرے اور نہ اُس میں سرایت کرے پس ہم سے اسلام لانے کی توقع رکھنی لاحاصل ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس دلیل کی تکذیب کی اور فرمایا کہ غلاف نہیں بلکہ اُن پر لعنت کی پھٹکار ہے ۱۲ ف سلف ہو کہ پیغمبر صاحب آخر الزماں کی پیشین گوئی توراۃ میں تھی ہی موجود تھی اور یہود بھی پیغمبر صاحب کے منتظر تھے اور مشرکین کے مقابلے میں دعائیں مانگتے تھے کہ کہیں پیغمبر موعود ظاہر ہوں تو ہم اُن کی تائید سے مشرکین پر غالب آئیں ۱۲ ف قرآن مجید میں دوسری جگہ ہو کل امری بما کسب رہین اور کل نفس بما کسبت رہینۃ جس سے مراد یہ ہو کہ ہر ایک بشر کی جان اعمال کے بدلے میں خدا کے ہاں گروی ہو نیک عمل کرے تو جان خلاص ہو یہی حال یہود کا بھی تھا لیکن انھوں نے اپنی جان کی خلاصی کے عوض میں پیغمبر آخر الزماں کے ساتھ کفر کیا اور اسی کو معاوضہ رہن یعنی ذریعۂ نجات سمجھا اور یہ اُن کی سخت غلطی تھی ۱۲ + ف یعنی یہود اپنی شرارتوں کی پاداش میں مبتلائے غضب الٰہی تو تھے ہی اب دوسرا غضب اُن پر نازل ہوا کہ پیغمبر صاحب پر قرآن نازل ہوتا دیکھ کر جل مرے یعنی ایک چھوڑ دو دوہرے غضب میں آگئے ۱۲ +

مؤمنین

مُّؤْمِنِينَ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُم مُّوسَىٰ بِٱلْبَيِّنَٰتِ ثُمَّ ٱتَّخَذْتُمُ ٱلْعِجْلَ

اور تمہارے پاس موسیٰ کھلے (کھلے) نشان لے کر آ ہی چکے تھے اس پر بھی تم اُن کے (توراۃ لینے طور پر) گئے پیچھے بچھڑے کو (پرستش کے لیے) لے بیٹھے

مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَنتُمْ ظَٰلِمُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَٰقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

اور (ایسا کرنے سے) تم (اپنا ہی) نقصان کر رہے تھے اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم (یعنی تمہارے بزرگوں) سے پکا قول لیا اور (کوہ) طور کو تم

ٱلطُّورَ خُذُوا۟ مَآ ءَاتَيْنَٰكُم بِقُوَّةٍ وَٱسْمَعُوا۟ ۖ قَالُوا۟ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا

(اور حکم دیا کہ یہ کتاب توراۃ) جو ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور (جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کو) سنو (اور تم نے باندھو اس کے جواب میں)

وَأُشْرِبُوا۟ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِۦٓ إِيمَٰنُكُمْ

اور اُن کے کفر کی وجہ سے بچھڑا (یعنی اُس کا ادب) اُن کے دل میں سرایت کر گیا تھا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم (ایمان دار) ہو تو تمہارا ایمان تم کو بہت ہی بُری

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ قُلْ إِن كَانَتْ لَكُمُ ٱلدَّارُ ٱلْءَاخِرَةُ عِندَ ٱللَّهِ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو　　کہ اگر خدا کے ہاں عاقبت کا گھر خاص کر تمہارے ہی لیے ہے

خَالِصَةً مِّن دُونِ ٱلنَّاسِ فَتَمَنَّوُا۟ ٱلْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝

دوسرے لوگوں کے لیے نہیں اور تم (اس دعوی میں) سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو (تاکہ جلد بہشت میں جا داخل ہو)

وَلَن يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِٱلظَّٰلِمِينَ ۝

مگر اُن (اعمال بد) کی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھوں نے پہلے سے (زادِ آخرۃ بنا کر) بھیجا ہے یہ کبھی موت کی آرزو نہیں کرنے کے اور اللہ ان ظالموں کو

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ ٱلنَّاسِ عَلَىٰ حَيَوٰةٍ وَمِنَ ٱلَّذِينَ أَشْرَكُوا۟ ۚ يَوَدُّ

اور (اے پیغمبر) البتہ تم پاؤ گے کہ یہ لوگ زندگی پر (سب) لوگوں سے کہیں زیادہ ریجھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ مشرکین سے بھی (جو قیامت کے قائل نہیں) ف۱ ان میں سے

أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِۦ مِنَ ٱلْعَذَابِ أَن يُعَمَّرَ ۗ

ایک ایک چاہتا ہے کہ اے کاش اُس کی عمر ہزار برس کی ہو اور حال یہ ہے کہ (اتنی مدت جیتا بھی رہے تو بھی درازیِ عمر اُس کو عذاب سے نجات دینے والی نہیں

وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ قُلْ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُۥ نَزَّلَهُۥ عَلَىٰ

اور جو کچھ بھی یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو شخص جبریل (فرشتے) کا دشمن ہو (ہوا کرے) یہ (قرآن) اسی (فرشتے)

قَلْبِكَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ

تمہارے دل میں خدا کے حکم سے اُتارا ہے اور (قرآن) اُن (کتابوں) کی بھی تصدیق کرتا ہے جو اُس (کے زمانہ نزول) سے پہلے (موجود) ہیں اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور

لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَجِبْرِيلَ

جو شخص اللہ کا دشمن ہو اور اُس کے فرشتوں کا اور اُس کے رسولوں کا اور (خاص کر) جبریل (فرشتے) کا

وَمِيكَىٰلَ فَإِنَّ ٱللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَٰفِرِينَ ۝ وَلَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ءَايَٰتٍۭ

اور میکائیل (فرشتے) کا تو اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے ف۲ اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہارے پاس (ایسی) آیتیں بھیجی ہیں

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مشرک جو قیامت کو نہیں مانتے اُن کا دنیا کی زندگی پر حریص ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اُن کے نزدیک جو کچھ ہے یہی دنیا ہے جو دم جیے غنیمت ہے تعجب تو ان لوگوں پر ہے کہ قیامت کے بھی قائل ہیں اور پھر دنیا کی چند روزہ زندگی پر حریص ہیں ۱۲

ف۲ یہود کی اور شرارتوں میں سے ایک شرارت یہ بھی تھی کہ اُن کی کتابوں میں نافرمان لوگوں پر جبریل کے ہاتھوں عذاب کا نازل ہونا بھی مذکور تھا اور اسی وجہ سے یہود جبریل سے خوش نہ تھے اور پیغمبر صاحب قرآن کی نسبت فرماتے تھے کہ خدا کی طرف سے جبریل میرے پاس لاتے ہیں تو خدا نے یہود کے اس لغو خیال کی تردید یہ فرمائی اور میکائیل اگرچہ رزقِ عباد پر مسلط ہیں مگر اُن میں اور جبریل میں نائب و منیب کی سی نسبت ہے اور تمام فرشتے خدائی لشکر ہیں، جو ایک کا دشمن ہوا وہ دوسرے کا بھی ہوا ۱۲

ع ۱۱ / ۱۰ / ۱۱

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ○ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ

(جن کا مطلب) صاف (اور واضح ہے) اور ان سے انکار نہیں کرتے مگر وہی جو نافرمان ہیں کیا (ان یہود نے اس قدر شرارت پر کمر باندھی ہے کہ جب

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ

کوئی نہ کوئی فریق اُس کو (بالائے طاق) اُٹھا کر رکھ دیا کرتا ہے بلکہ اُن میں کے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے اور جب اُن کے پاس خدا کی طرف سے

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

(او رسول) اُس کتاب (توراۃ) کی جو ان (یہود) کے پاس ہے تصدیق (بھی) کرتے ہیں تو (ان) اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے

الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَاتَّبَعُوْا

اللہ کی کتاب (توراۃ) کو (جس میں ان رسول کی پیشین گوئی بھی ہے ایسا) پیٹھ پیچھے پھینکا کہ گویا اُن کو کچھ خبر ہی نہیں اور (اُن ڈھکوسلوں کے)

مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰي مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ

جن کو سلیمان کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا (پڑھایا) کرتے تھے حالانکہ سلیمان سے کفر کی (یہ) حرکت سرزد نہیں ہوئی بلکہ

الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَي الْمَلَكَيْنِ

کفر کیا تھا تو شیاطین نے کیا تھا کہ وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے اور (اس کے علاوہ اُن باتوں میں مشغول ہو گئے)

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا

جو بابل میں ہاروت اور ماروت فرشتوں کو پہنچائی گئی تھیں ف۱ اور وہ (فرشتے بھی) جو اُن کو پہنچا تھا کسی کو نہ بتاتے جب تک اُس سے یہ نہ

نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ

(ذریعہ) آزمائش ہیں تو (اس علم کو بری طرح استعمال کر کے کہیں) کافر نہ ہو جائیو اس پر بھی اُن سے ایسی باتیں سیکھتے جن کی وجہ سے

الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۭ وَمَا هُمْ بِضَاۗرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَ

میاں بی بی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ بے حکم خدا وہ اپنی ان باتوں سے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے غرض

يَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ

یہ لوگ (اُن سے) ایسی باتیں سیکھتے جن سے (خود) ان (ہی) کو نقصان پہنچتا اور ان کو کسی طرح کا فائدہ نہ پہنچتا باوجودیکہ جان چکے تھے

مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڵ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

وہ آخرۃ میں بے نصیب ہے اور البتہ (بہت ہی) بُرا (معاوضہ) ہے جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کو بیچا ف۲ اے کاش ان کو (اتنی) سمجھ ہوتی

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا

اور اگر یہ ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے تو (جو ثواب ان کو) خدا کی درگاہ سے (ملتا وہ ان کے حق میں اس سے کہیں) بہتر تھا اے کاش

يَعْلَمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا

یہ لوگ (اتنی بات) سمجھتے۔ مسلمانو! (پیغمبر کے ساتھ) راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ اُنظرنا کہا کرو

منزل ۱ — ع ۱۲

ف۱ جس طرح ہم لوگوں میں فال نامے اور تعبیر نامے اور تعویذ گنڈے اور نقش اور عملیات اور حاضرات کے بہت سے ناجائز ڈھکوسلے چل پڑے ہیں اسی طرح یہود بھی ایسی لغو باتوں میں بہت مشغول ہوا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنی کتاب آسمانی توراۃ کی بھی خبر نہیں رکھتے تھے اور اُن کو اس سے کچھ بحث نہ تھی کہ پیغمبر صاحب کیا کہتے اور کیا تعلیم دیتے ہیں اُنھوں نے انہی ٹونے ٹوٹکوں اور ڈھکوسلوں کو دین سمجھ رکھا تھا اُن ڈھکوسلوں کا ماخذ خدا نے بیان فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام کے وقت میں اس کا بہت چرچا پھیل گیا تھا مگر سلیمان کے پھیلانے سے نہیں بلکہ اُس زمانے کے شیاطین کا کام تھا پھر شہر بابل میں منزل ہاروت و ماروت تھے کوئی کہتا ہے کہ وہ فرشتے تھے کوئی کہتا ہے معمولی آدمی تھے نیک، فرشتہ سیرت کوئی کہتا ہے بادشاہ تھے چنانچہ ایک قراءۃ لام کے زیر سے ملکین کی بھی ہے کچھ بھی ہوں جس فن کا یہ قصہ ہے اُس وقت وہ آدمی تھے اور ان کو بھی اس طرح کے شعبدے معلوم تھے اور وہ لوگوں کے اصرار سے بتا بھی دیا کرتے تھے خدا نے جادو اور شعبدے سب کی قلعی کھول دی اور اس کو کفر اور بد عقیدگی سے تعبیر فرمایا اور کہہ دیا کہ بے حکم خدا کچھ ہوتا ہواتا نہیں ۱۲ ف۲ اپنی کفر کے عقائد اختیار کر کے اپنی عاقبت تباہ کر لی ۱۲

ف پیغمبر صاحب وعظ فرماتے یا دینی تذکرہ کرتے ہوتے تو حاضرین جیسا مسلمان - یہودی - عیسائی - مشرک سب قسم کے لوگ ہوتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ کسی کو کوئی بات اچھی طرح نہ سن پڑتی تو راعنا کہتا یعنی تاکہ ہم کو فرمایئے یہود جو پیغمبر صاحب کے سخت دشمن تھے وہ راعنا کا ذو معنیین لفظ بولتے تھے اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہم نہیں سمجھے ہماری خاطر سے پھر فرمایئے اور دوسرے معنی ہوتے تھے او احمق یعنی باز اور اگر ہیں کو ذرا کھینچ کر کہنے یا تو معنی ہو گئے اے ہمارے گڈریے یا چرواہے مسلمان جن کے دل میں کسی طرح کا کھوٹ نہ تھا اُن کے ذہن اس طرف منتقل نہ ہوئے یہود کی دیکھا دیکھی وہ بھی راعنا کہنے لگے پس اس کنایہ کرنے کا موقع ملا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سمجھا دیا کہ تم اس طرح کا لفظ بیوں بولو جس کا ایک محل بے ادبی ہو راعنا نہیں انظرنا کہا کرو کہ اس کے بھی وہی معنی ہیں کہ ہماری خاطر سے ذرا پھر فرمایئے

ف قرآن جب تک نازل ہوتا رہا کبھی کبھی اس میں کوئی کوئی آیت منسوخ العمل یا منسوخ التلاوۃ بھی ہوتی رہتی تھی مخالفین کو اس پر اعتراض تھا اور اب بھی ہے اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا کہ ہم مصالح عباد کو خوب سمجھتے ہیں اور بندوں کی حالت یکساں نہیں رہتی ہر ایک حالت کے واسطے ایک حکم مناسب دیا جاتا ہے اور ہم کو ان کی مختلف حالتوں میں تصرف کرنے کا اختیار ہے جس طرح ان کو تعلیم دینا مناسب سمجھا جاتا ہے ویسی تعلیم دی جاتی ہے اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے

ف یہودیوں کی عادت بہت کٹ حجتی کرنے کی تھی چنانچہ قصہ ذبح گاؤ میں معلوم ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرح کی کج بحثی سے منع فرما دیا اور آیات کی منسوخی کے بارے میں اُس کی وجہ تلاش کرنی بھی ایک قسم کی کج بحثی ہے علیٰ ہذا القیاس یہودی حضرت موسیٰ سے بیہودہ درخواستیں بھی کیا کرتے تھے کبھی کہتے ہمیں خدا کو دکھاؤ کبھی کہتے ہم من و سلویٰ نہیں کھاتے کبھی کہتے کہ دوسری قوموں کے بتوں کو پوجتی ہیں ہمارے لئے بھی ایک بت بناؤ وغیرہ وغیرہ اسی طرح کی بعض باتیں مسلمانوں سے منقول ہیں مثلاً ذات انواط ایک درخت تھا کہ مشرکین اس میں ہتھیار لٹکایا کرتے تھے بعض مسلمانوں نے پیغمبر صاحب سے درخواست کی کہ ویسا ہی کوئی درخت ہم مسلمانوں کا بھی بنا دیجئے تو اس آیت میں



وَاسْمَعُوْا ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

اور (دھیان لگا کر) سنتے رہا کرو اور منکروں کے لئے عذاب دردناک ہے ف

اَھْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ منکر (اسلام) ہیں اس بات سے خوش نہیں ہیں کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم (مسلمانوں) پر بھلائی (یعنی

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا فضل (کرنے) والا ہے

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ

(اے پیغمبر) ہم کوئی آیت منسوخ کر دیں یا (تمہارے) ذہن سے اُس کو اُتار دیں تو اُس سے بہتر یا ویسی ہی نازل (بھی) کر دیتے ہیں (اے پیغمبر) کیا تم کو معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ آسمان و زمین کی سلطنت اُسی اللہ کی ہے ف

وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمْ تُرِيْدُوْنَ

اور اللہ کے سوا تم مسلمانوں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار ف (مسلمانو) کیا تم یہ چاہتے ہو

اَنْ تَسْــَٔـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ

کہ جس طرح پہلے (زمانے میں) موسیٰ سے (یہود) درخواستیں اور سوالات کیے گئے تھے (ویسے ہی) تم بھی اپنے رسول سے (بیہودہ درخواستیں اور بیہودہ سوالات

بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے رستے سے بے شک بھٹک گیا ف (مسلمانو!) اکثر اہل کتاب

لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ښ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

باوجود یکہ اُن پر حق ظاہر ہو چکا ہے (پھر بھی) اپنے دلی حسد کی وجہ سے چاہتے ہیں کہ تمہارے ایمان لائے پیچھے پھر تم کو کافر بنا دیں

مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ

تو معاف کرو اور درگزر کرو یہاں تک کہ خدا اپنا (کوئی اور) حکم صادر فرمائے ف

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو اور

مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

جو کچھ بھلائی اپنے لیے (ذخیرۂ عاقبت کر کے) پہلے سے بھیج دو گے اُس کو خدا کے ہاں (دھرا کر موجود) پاؤ گے بے شک اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو (اس کو) دیکھ رہا ہے

بَصِيْرٌ ۝ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ

اور (یہود) کہتے ہیں کہ یہود کے سوا اور (نصاریٰ کہتے ہیں کہ) نصاریٰ کے سوا جنت میں کوئی نہیں جانے پائے گا

ایسی بیہودہ سوالات کی ممانعت ہے ف اس حکم سے مراد جہاد کی اجازت ہے کہ جب اہل کتاب اور مشرکین کی کثرت ہوئی اور مسلمانوں کو کفر پر مجبور کرنا شروع کیا اول تو مسلمان طرح دیتے رہے بعضے مزاج کے تیز لڑنے کی آمادگی ظاہر کرتے تو پیغمبر صاحب روک دیتے کہ آخر صبر اور درگزر کی بھی ایک حد ہوتی ہے - جواب ترکی بہ ترکی دینا ہی پڑا ۱۲ ف

تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلٰى ۚ

یہ اُن کے (اپنے) خیالی پلاؤ ہیں ف (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو اگر سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو بلکہ

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ

واقعی بات تو یہ ہے کہ جس نے خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ف اور وہ نیکوکار بھی ہو تو اُس کے لئے اُس کا اجر اُس کے پروردگار کے ہاں (موجود) ہے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰي

اور نہ وہ کسی طرح (آزردہ خاطر ہوں گے) اور یہود کہتے ہیں نصاریٰ کا مذہب کچھ نہیں

شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰي شَيْءٍ ۙ وَّھُمْ يَتْلُوْنَ

اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود کا مذہب کچھ نہیں حالانکہ وہ (دونوں فریق) کتاب (الٰہی) کے پڑھنے والے ہیں

الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ

اسی طرح اُن ہی کی سی باتیں وہ (مشرکین عرب) بھی کہا کرتے ہیں جو (خدا کے حکم احکام کچھ بھی) نہیں جانتے تو

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ وَمَنْ اَظْلَمُ

جن بات میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں قیامت کے دن اللہ اِن میں اُس کا فیصلہ کرے گا اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ

جو اللہ کی مسجدوں میں خدا کا نام لیے جانے کو منع کرے اور اُن کی بے رونقی کے درپے ہے ف

اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

یہ لوگ خود اِس لائق نہیں کہ مسجدوں میں آنے پائیں مگر ڈرتے (ڈرتے) اِن کے لیے دنیا میں (بھی)

خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ

رسوائی ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا (بھاری) عذاب ہوگا ف اور اللہ ہی کا ہے پورب اور پچھم

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ وَقَالُوا اتَّخَذَ

تو جہاں کہیں (قبلے کی طرف) منہ کر لو اُدھر ہی اللہ کا سامنا ہے بے شک اللہ بڑی گنجائش والا اور سب کچھ جانتا ہے ف اور کہتے ہیں

اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ

کہ خدا اولاد رکھتا ہے (حالانکہ) وہ (اِس بکھیڑے سے) پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب اُسی کا ہے سب اُس کے محکوم ہیں

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

(وہی) آسمان و زمین کا (موجد) ہے اور جب کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کی نسبت فرما دیتا ہے کہ ہو اور

فَيَكُوْنُ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ

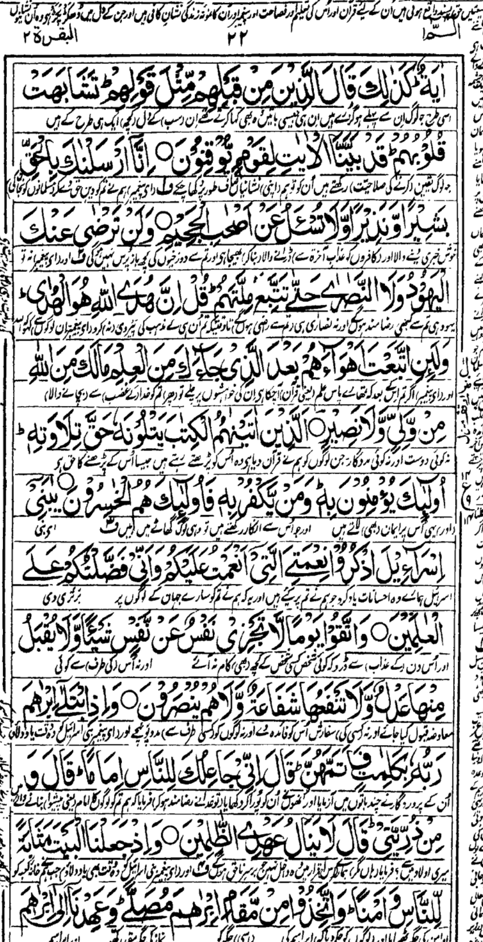
وہ ہو جاتا ہے اور (مشرکین عرب) جو (احکام الٰہی کچھ بھی) نہیں جانتے کہتے ہیں کہ خدا خود ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی (ہی)

ع ۱۳ ۹

منزل ۱

ف خیالی پلاؤ اُردو کا ٹھیٹھ محاورہ ہے گو لفظوں سے الگ ہے ورنہ لفظی ترجمہ (من مانی) آرزوئیں یا توقعات باطلہ ہونا چاہیے ۱۲ ف اسلم وجہہ کے لفظی معنی تو ہیں اپنا منہ جھکا دیا لیکن محاورۂ اُردو میں منہ جھکانے سے اصلی مراد حاصل نہیں ہوتی اس لیے ہم نے محاورے کا ترجمہ اختیار کیا ہے ۱۲ ف اب ہمارے وقتوں میں سنی، شیعہ، مقلد، غیر مقلد ایک مسجد میں دوسرے فرقے کے لوگوں کو نماز نہیں پڑھنے دیتے اُن کو اس آیت سے عبرت پکڑنی چاہیے اور جناب پیغمبر خدا صلعم کا تو حال یہ تھا کہ نجران سے عیسائی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اُن کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور وہیں اُن کو اُن کے طور پر عبادت کرنے کی اجازت بھی دی ۱۲ ف کفار قریش ابتدائے اسلام میں پیغمبر صاحب اور اُن کے چند اتباع کو (جو اُس وقت تھے) کعبہ میں نماز پڑھنے سے مانع ہوتے تھے یہاں تک کہ اُنھوں نے بیٹھے ہوئے پیغمبر صاحب نماز پڑھ رہے تھے زبردستی آ کر لپٹ پڑے اور گلا گھونٹا ایک بار سجدے میں تھے کہ اونٹ کی اوجھڑی گردن پر رکھ دی اور معمولی تکلیف تو آئے دن ہوتی ہی رہتی تھی باوجودیکہ پیغمبر صاحب مسلمانوں کو لے کر مکہ چھوڑ چلے گئے تھے اور ہجرت کے چھٹے برس عمرہ کرنے کے لیے مکے جانا چاہا کہ وہ بھی ایک قسم کا حج تھا مکے والوں نے نہ آنے دیا اس آیت میں کفار کے اِن ہی ظلموں کی طرف اشارہ ہے اور وہ جو پیشین گوئی کی تھی سو پوری ہو کر رہی کہ آخر کار مکہ فتح ہوا اور خانۂ خدا پر مسلمان قابض ہو گئے کفار ڈر کے بھاگے بھاگے پھرنے لگے ۱۲ ف کفار جو مسلمانوں کو خانۂ کعبہ میں نماز پڑھنے یا آنے سے منع کرتے تھے تو اس سے مسلمانوں کو ضرور دل شکنی ہوتی ہوگی کہ خانۂ خدا میں ہم خدا کی عبادت نہ کر سکیں اِس آیت میں مسلمانوں کو تسلی دی کہ اِن کی چند روزہ روک ٹوک سے تم کیوں بے دل ہوتے ہو نماز خانۂ کعبہ پر موقوف نہیں ہے جہاں چاہو خدا کی عبادت کرو تمام روئے زمین مسلمانوں کے لیے مسجد ہے کہیں بھی ہو قبلے کی طرف نماز پڑھو خدا قبول کرے گا ۱۲

ف مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کی طبیعتیں حق پسند واقع ہوئی ہیں اُن کے لیے قرآن اور اس کی تعلیم اور فصاحت اور پیغمبر اور اُن کا نمونۂ زندگی نشان کافی ہیں اور جن کے دل میں کھوٹ ہو وہ ان نشانیوں کو دیکھ کر بھی جن کے طالب ہیں کیوں ماننے لگے چنانچہ دوسری جگہ اس کی صراحت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم تو تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں مگر یاں زمین سے پانی کا ایک چشمہ نکال دکھاؤ یا ایک باغ لگا دکھاؤ جس میں



اور ابراہیم نے ان باتوں کی تعمیل ایسی عمدگی سے کی کہ خدا نے رضامند ہو کر ان کو لوگوں کا پیشوا بنایا ابراہیم نے بہ تقاضائے جبلت چاہا کہ اُن کی نسل بھی انعام الٰہی سے محروم نہ رہے خدا نے منظور فرمایا اور صرف ظالموں کو مستثنے کر دیا۔ اسحٰق کی اولاد ہوں یا اسمٰعیل کی یہ اُن کی دعائی تخصیص کا جواب ہو گیا اس کے بعد اسمٰعیل ہی خدمت کا ذکر فرمایا کہ وہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں باپ کے ساتھ شریک تھے باپ بیٹوں نے بامید قبول اس عبادت گاہ کو بنایا تھا بناتے جاتے تھے اور خدا سے دعا مانگتے جاتے تھے کہ خدا اُن کی اس خدمت کو قبول کرے اور چونکہ خانۂ کعبہ ایسی جگہ بنایا گیا تھا جہاں کھانے کی کوئی چیز از قسم غلہ و میوہ جات وغیرہ پیدا نہیں ہوتی اُن کی ایک دعا یہ بھی تھی کہ جو لوگ یہاں آ کر بس اور رہیں خدا اُن کی روزی کا بھی سامان کرے اور بستی میں امن بھی ہو تاکہ لوگ اطمینان سے عبادتِ الٰہی میں مصروف رہیں چنانچہ اس دعا کی قبولیت کے آثار اب بھی موجود ہیں اور تا قیامِ قیامت موجود رہیں گے مکے کے گرد و نواح کی زمین پہاڑ اور ریگستان ہے برسات بہت کم

وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○

اور اسمٰعیل سے فرمایا کہ ہمارے (اس) گھر کو طواف کرنے والوں اور مجاورین اور رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لیے پاک (صاف) رکھو

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ

اور (اے پیغمبر ان کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار اس (شہر) کو امن کا شہر بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے

الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

جو اللہ اور روز آخرۃ پر ایمان لائیں اُن کو پھل پھلاری کھانے کو دے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اور جو (اللہ اور روز آخرت کا) منکر ہو گا اُس کو بھی چند روز

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○

پھر (آخر کار) اُس کو مجبور کر کے عذاب دوزخ میں لے جا داخل کریں گے اور وہ (بہت ہی) بُرا ٹھکانا ہے

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ۭ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ

اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ابراہیم اور اُن کے ساتھ اسمٰعیل (دونوں) خانہ کعبہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (اور دعا مانگتے جاتے تھے)

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ

بے شک تو ہی (دعا کا) سننے والا (اور نیت کا) جاننے والا ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم کو اپنا (بندہ) فرماں بردار بنا اور ہماری نسل میں

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

ایک گروہ (پیدا کر) جو تیرا حکم بردار ہو اور ہم کو ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہمارے قصور درگزر کر بے شک تو ہی بڑا درگزر کرنے والا

الرَّحِيْمُ ○ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ

مہربان ہے۔ اور اے ہمارے پروردگار ان (لوگوں) میں اُن ہی میں سے ایک رسول بھیج کہ ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ان کو کتاب (آسمانی) اور عقل (کی باتیں) سکھائے اور ان کے نفوس کی اصلاح کرے بے شک تو ہی با اختیار (اور) صاحب تدبیر ہے

۱۵ ع ۸ ۱۵

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ

اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقے سے انحراف کرے مگر وہی جس کی عقل ماری گئی ہو اور بے شک ہم نے اُن کو دنیا میں (بھی) انتخاب کر لیا تھا

فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ

اور آخرۃ میں (بھی) وہ نیکوں (کے زمرے) میں ہوں گے۔ جب اُن سے اُن کے پروردگار نے کہا کہ (ہماری ہی) فرماں برداری کرو

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ

(تو جواب میں) عرض کیا کہ میں سارے جہان کے پروردگار کا (بندہ) فرماں بردار ہوا اور اسی (طریقے) کی نسبت ابراہیم اپنے بیٹوں کو وصیت کر گئے اور

يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

کہ بیٹا اللہ نے (تمہارے) اس دین (اسلام) کو تمہارے لیے پسند فرمایا ہے پس تم مسلمان ہی مرنا

بنی اور بُنیّ، لفظ ابن کے دونوں لفظ قرآن مجید میں کئی جگہ آئے ہیں یٰبنیّ خطاب ہر کسی بیٹوں کی طرف اور اُس کے لفظی معنی ہیں اے میرے بیٹو۔ مگر اردو کے محاورے میں کسی سے بھی خطاب کرنا ہو تو بیٹا ہی کر کے بولتے ہیں اس لیے ہم نے بنی کا ترجمہ بیٹا کیا اور بنیّ تصغیر کا صیغہ ہے اور مفرد بھی ہے اور تصغیر شفقت کی ہے اور شفقت لفظ بیٹا سے ظاہر ہوتی ہے دونوں بنیّ اور بنیّ دونوں کا ترجمہ بیٹا یا بیٹی کے ترجمے میں جمع چھوٹ گئی ہے اور بنیّ میں تصغیر شفقت کا ترجمہ پڑھنے والے کو یہ فرق معلوم ہے ۱۲ منزل ۱ یعنی مرتے دم تک اسی دین اسلام پر قائم رہنا ۱۲

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ

(اے یہود) بھلا کیا تم (اس وقت) موجود تھے جب یعقوب کے سامنے موت آکھڑی ہوئی (اور) اس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے

مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ

انھوں نے جواب دیا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم اور اسمٰعیل

وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ

اور اسحٰق کے معبود خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور ہم اُسی کے فرماں بردار ہیں (اے یہود) یہ لوگ تھے کہ (اپنے وقتوں میں) ہو گزرے

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اُن کا کیا اُن کو اور تمہارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کی پوچھ گچھ تم سے نہیں ہوگی

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا

اور (یہود اور عیسائی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ تو راہ راست پر آ جاؤ (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو (نہیں) بلکہ ہم ابراہیم کے طریقے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَ

اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے (مسلمانو! تم یہود و نصاریٰ کو یہ) جواب دو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور (قرآن) جو ہم پر اترا (اس پر) اور

مَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَ

(صحیفے) جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر اترے (ان پر) اور

مَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ

موسیٰ اور عیسیٰ کو جو (کتاب) ملی (اس پر) اور جو اور دوسرے پیغمبروں کو اُن کے پروردگار کی طرف سے ملا (اس پر) ہم ان (پیغمبروں) میں سے کسی ایک میں بھی کسی طرح کا

بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم

اور ہم اسی (ایک خدا) کے فرماں بردار ہیں ف تو اگر تمہاری طرح یہ لوگ بھی اُن ہی چیزوں پر ایمان لے آئیں جن پر تم ایمان لائے ہو

بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ

تو بس راہ راست پر آ گئے اور اگر انحراف کریں تو (سمجھو کہ) بس وہ (تمہاری) ضد پر ہیں (اور وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے) تو (اے پیغمبر) ان کے شر سے خدا کا محافظ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً

اور وہ (سب کی) سنتا اور ہر ایک کے حال سے واقف ہے (مسلمانو! ان لوگوں سے کہو کہ ہم تو) خدا کے رنگ میں (رنگے گئے) اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہوگا

وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا

اور ہم تو اُسی کی عبادت کرتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) اور

أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ۝ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ

اور ہم کو ہمارے عمل اور تم کو تمہارے عمل اور ہم خالص اسی کو مانتے ہیں یا تم کہتے ہو کہ ابراہیم

ف یہود مسلمانوں سے کہتے کہ ہم راہ راست پر ہیں ہمارے دین میں آ جاؤ اور نصاریٰ کہتے ہم راہ راست پر ہیں ہمارے دین میں آ جاؤ خدا نے مسلمانوں کی طرف سے اُن کو جواب دیا کہ تم دونوں فرقوں نے اصل دین یعنی توحید کو چھوڑ دیا ہے اور ہمارا دین اور اعتقاد وہی ہے جو بڑے پکے موحّد یعنی ابراہیم کا تھا اور یہی دین اُن کی اولاد موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام کا تھا اور ہم سب کتب آسمانی کو مانتے ہیں اور تم کسی کو مانتے ہو اور کسی کو نہیں مانتے مثلاً جیسے یہودی حضرت عیسیٰ کی نبوت کے قائل نہیں اور انجیل کو نہیں مانتے اور یہودی اور عیسائی دونوں اسلام سے منحرف ہیں اور قرآن کو نہیں مانتے ۱۲-

منزل ۱

ف گواہی کے چھپانے سے مراد ہے پیغمبر اسلام کی پیشین گوئی کا چھپانا جو ان کی کتابوں میں موجود تھی تو اب بھی اس کا پتہ چلتا ہے ۱۲ ف پیغمبر صاحب شروع شروع میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے

السٓمّ نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ مدینے میں آئے پیچھے بھی کوئی ۱۵ ۲ ڈیڑھ برس کے قریب بیت المقدس ہی کی طرف منہ کر کے ۲ البقرة پڑھتے رہے پھر حکم ہوا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیا

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب (یہ لوگ) یہودی یا نصرانی تھے

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ

(اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ تم بڑے جاننے والے ہو یا خدا اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جس کے پاس خدا کی طرف سے گواہی (لکھی) موجود ہو

اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا

اور وہ اس کو چھپائے اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو اللہ اس سے بے خبر نہیں ف یہ لوگ تھے کہ (اپنے دنوں میں) ہو گزرے

مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اُن کا کیا اُن کو اور تمہارا کیا تم کو اور جو کچھ وہ کر گزرے تم سے اس کی پوچھ گچھ نہیں ہو گی

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ

جن لوگوں کی عقل ماری گئی ہو وہ تو کہیں ہی گے کہ مسلمان جس قبلے پر (پہلے) تھے (یعنی بیت المقدس) اس سے ان کے (خانہ کعبہ کی طرف کو) پھر جانے

الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

کا (اے پیغمبر تم یہ) جواب دو کہ مشرق اور مغرب (سب) اللہ ہی کا ہے جس کو چاہتا ہے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا

(دین کا) سیدھا رستہ دکھاتا ہے ف اور (مسلمانو) جیسے ہم نے تم کو اب ٹھیک قبلہ بتا دیا ہے اسی طرح ہم نے تم کو بیچ کی راس کی امت (بھی) بنایا

شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا

تاکہ اور لوگوں کے مقابلے میں تم گواہ بنو اور تمہارے مقابلے میں (ٹھہرائے) رسول (محمد) گواہ بنیں ف اور (اے پیغمبر)

الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ

جس قبلے پر تم (پہلے) تھے (یعنی بیت المقدس) ہم نے اس کو اسی غرض سے قرار دیا تھا کہ (جب قبلہ بدلا جائے تو) جو لوگ رسول کی پیروی کرتے ہیں ان کو

عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ

اور قبلے کا بدلا جانا سب ہی پر شاق ہوا مگر ان لوگوں پر (شاق) نہیں ہوا جن کو اللہ نے (نیک) ہدایت دی (کہ انہوں نے تحویل قبلہ کو خوشی خوشی منظور کر لیا)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور خدا ایسا نہیں کہ تم مسلمانوں کے ایمان (کے کام یعنی نماز) کو جو بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے ہو اختلاف قبلہ کی وجہ سے ضائع کر دے خدا تو لوگوں پر

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ

(اے پیغمبر ہم) تحویل قبلہ کے انتظار میں تمہارا منہ پھیر پھیر کر آسمان کی طرف دیکھنا ہم ملاحظہ فرما رہے ہیں (گھبراؤ نہیں) ہم قبلہ بدلتے ہیں ہم تم کو اسی کی طرف پھیر

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ

(اچھا تو) اب نماز پڑھتے وقت مسجد محترم (یعنی کعبے) کی طرف کو اپنا منہ کر لیا کرو اور (مسلمانو) تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو اسی کی طرف کو اپنا منہ کر لیا کرو ف

اُمت کے لوگ ہیں ہمارا نمونہ دکھا کر کہا جا سکتا ہے کہ تم ایسے ہی کیوں نہیں ہوئے کہ ...

تو یہ تمہارا اپنا قصور نہیں تو کس کا ہے اور اگر قیامت پر محمول کیا جائے تو بھی مطلب ٹھیک ...

کیونکہ بیچ کے اور ہم میں جو کٹ حجتی کرنے والے ہیں ان کو پیغمبر صاحب کا والے سے تقابل ...



وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ

اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو کتاب (توراۃ وغیرہ) دی گئی ہے اُن کو بخوبی معلوم ہے کہ تحویل قبلہ برحق (اور) اُن کے پروردگار کے حکم سے ہے ف اور جو (تدبیریں) یہ

بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ

اُس سے بے خبر نہیں اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو کتاب (توراۃ وغیرہ) دی گئی ہے اگر تم (دنیا جہان کے) سارے دلائل بھی اُن کے پاس لے آؤ

مَّا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُم بِتَابِعٍ

تو بھی وہ تمھارے قبلے کی پیروی نہ کریں اور نہ تم ہی اُن کے قبلے کی پیروی کرنے والے ہو اور اُن میں کا کوئی (فریق) بھی

قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

دوسرے (فریق) کے قبلے کی پیروی کرنے والا نہیں ف۲ اور تم کو جو علم حاصل ہو چکا ہے اگر اُس کے (حاصل ہوئے) پیچھے بھی تم اِن (لوگوں) کی خواہشوں پر چلے

إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا

تو ایسی صورت میں بے شک تم بھی نافرمانوں میں (شمار) ہوگے جن لوگوں کو ہم نے کتاب (توراۃ وغیرہ) دی ہے وہ جس طرح

يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اسی طرح ہمارے) اِن (پیغمبر محمدؐ) کو بھی پہچانتے ہیں ف۳ اور اُن میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی ہیں جو) دیدہ و دانستہ حق (بات) کو چھپاتے ہیں

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ

(اے پیغمبر یہ تحویل قبلہ) برحق (اور) تمھارے پروردگار کے حکم سے ہے تو (دیکھو تم) کہیں شک کرنے والوں میں نہ ہو جانا اور ہر ایک (فریق) کے لیے ایک سمت (مقرر) ہے

مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ

جدھر کو (نماز میں) وہ اپنا مونھ کرتا ہے تو (مسلمانو تم اختلاف سمت کی چنداں پروا نہ کرکے) نیکیوں کی طرف لپکو (کہ اوروں سے بڑھ جاؤ) تم کہیں بھی ہو اللہ تم

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف۴ اور (اے پیغمبر) تم کہیں سے بھی نکلو (یہاں تک کہ مکے سے بھی) تو (جہاں ہو نماز میں) اپنا مونھ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو اور البتہ (یہی نیا قبلہ) برحق (اور) تمھارے پروردگار (کے حکم) سے ہے اور (مسلمانو) اللہ تمھارے عملوں سے بے خبر نہیں

تَعْمَلُونَ ۝ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ

اور (اے پیغمبر) تم کہیں سے بھی نکلو (یہاں تک کہ مکے سے بھی) تو (جہاں ہو نماز میں) اپنا مونھ مسجد محترم کی طرف کر لیا کرو

وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ

اور (مسلمانو) تم بھی جہاں کہیں ہوا کرو (نماز میں) اُسی کی طرف اپنا مونھ کرو (بار بار حکم دینے سے ایک) غرض یہ ہے کہ ایسا نہ ہو لوگوں کو تمھیں قائل کرنے کی

عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي

سند ہاتھ آ جائے مگر اُن میں سے جو ناحق کی ہیکڑی کرتے ہیں (وہ تو تم کو الزام دیے بغیر رہنے کے نہیں) تو تم اُن سے نہ ڈرو اور ہمارا ڈر رکھو

ف۱ پچھلی آسمانی کتابوں میں جو پیشین گوئیاں پیغمبر صاحب کی نسبت تھیں اُن میں حضرت کا ایک پتہ یہ بھی تھا کہ وہ ذو قبلتین ہوں گے یعنی دو قبلوں کی طرف نماز پڑھیں گے تو اہل کتاب کو چاہیے تھا کہ تحویل قبلہ کو پیشین گوئی کی تصدیق سمجھ کر بے چون و چرا ایمان لے آتے ۱۲ ف۲ اہل کتاب میں سے یہود کا قبلہ تو بیت المقدس ہے اور نصاریٰ کا سمت مشرق اور ہر ایک فریق اپنے قبلے پر جما ہوا ہے ۱۲ ف۳ یعنی اگلی آسمانی کتابوں میں پیغمبر صاحب کی نسبت ایسی صاف و صریح پیشین گوئیاں ہیں کہ پیغمبر صاحب کے تشخص و شناخت میں شک کرنے کی گنجائش نہیں ۱۲ ف۴ قبلے کا بدلا جانا کچھ آسان بات نہ تھی مخالفین نے اس کو پیغمبر صاحب کے تزلزل رائے پر محمول کرکے بات کا بتنگڑ بنا دیا تھا مسلمانوں پر بڑے شد و مد کے ساتھ اعتراض کرتے تھے اور جن مسلمانوں کے تھاہ تھے نہ تھے وہ ڈگمگا گئے تھے اللہ تعالیٰ نے اِن اعتراضات کے تین جواب فرمائے اول قبلے کے بدلنے کی بعض مصلحتیں ظاہر فرمائیں پھر توراۃ وغیرہ پچھلی کتابوں کی پیشین گوئیوں سے اس کی تصدیق کی اور آخر کو ایمان کے مقابلے میں اس کو ایسا ہلکا کر دکھایا کہ گویا یہ بات اس قابل ہی نہیں کہ اِس پر اتنا زور دیا جائے غایۃ ما فی الباب شرط نماز ہے سو آدمی کسی نہ کسی طرف کو تو مونھ کرے ہی گا اگر ایک وقت خاص تک ایک خاص طرف کی پابندی کی اور پھر اُس کو چھوڑ کر دوسری کو اختیار کر لیا تو اِس سے رجوع الی اللہ میں کہ اصل نماز ہے کچھ بھی فرق نہیں آتا مسلمان جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کی حالت میں مسلمان تھے ویسے ہی کعبے کی طرف ویسے ہی ہیں اور کشتی میں ہر طرف ۱۲

ف اتنی سی دُور میں خانہ کعبہ کی طرف مُنہ کرنے کا حکم تین دفعہ آچکا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی تین وجہیں بیان فرمائیں ایک یہ کہ ایسا نہ ہو لوگوں کو مسلمانوں کے قائل کرنے کے لیے سند ہاتھ آجائے اس کی توضیح یہ ہے کہ تحویل قبلہ کا
سیقول - ۲ حکم آیا تو کیا مسلمان اور کیا یہود اور کیا مشرکین سب ایں ۷ ۲ ایک کھلبلی سی مچ گئی یہود تو اس بات سے چڑے کہ مسلمانوں نے البقرۃ ان کا قبلہ چھوڑ دیا مشرکین اس شیخی میں آئے کہ ہمارا قبلہ اختیار

کیا ہے تو رفتہ رفتہ ہمارا دین بھی اختیار کر لیں گے
مسلمانوں پر چاروں طرف سے یہ
آوازے کسے جانے لگے ان میں بعض نے
بغلیں بجائیں۔ آدمی کا قاعدہ ہے کہ اس کی خلاف
خواہش کوئی حکم دیا جائے تو وہ اس میں میں میخ
نکالا کرتا ہے بعض مسلمانوں کو خیال گزرا کہ بیت المقدس
کے بجائے کعبے کی طرف مُنہ کریں سفر میں
نہیں، مقام عارضی میں نہیں اسی واسطے تین
دفعہ حکم آیا کہ مقام مستقل ہو یا مقام عارضی
سفر ہو یا حضر سب حالتوں میں کعبے ہی کی طرف مُنہ آیا
ہو گا کیونکہ اگر صرف مقام مستقل کے لیے
ہوتا تو پھر لوگوں کو اعتراض کا موقع ملتا
کہ مقام مستقل میں
کعبہ اور مقام عارضی اور سفر میں بیت المقدس
غرض بار بار حکم دینے کی ایک وجہ تو یہ ہوئی دوسرے
ساتھ یہ بھی جتلا دیا کہ جو شخص خواہ مخواہ ہٹ دھرمی
پر تُلا ہو وہ تو اعتراض سے باز آنے والا ہے
نہیں تم اس سے کیوں ڈرتے ہو؟ بار بار حکم دینے کی تیسری
وجہ یہ کہ غور سے دیکھا جائے تو اول سے آخر تک
تحویل قبلہ ایک احسان الٰہی تھا حضرت ابراہیم علیہ
السلام اور ان کے بیٹے کے ہاتھوں سے جو عبادت گاہ
پہلی قائم ہوئی تھی وہ اس بیچ میں بہت سی
بُری بھلی حالتوں سے گزری مگر اللہ کو خانہ کعبہ
کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قبلہ قرار دینا منظور
تھا اور خدا کو منظور رہی وہی بات رہی
اور اسی لیے بار بار حکم دے کر اچھی طرح مسلمانوں
کے ذہن نشین کر دیا۔
ف ایک بڑی لمبی حدیث میں آیا ہے کہ فرشتے
زمین سے واپس جا کر بارگاہ ربّ العالمین میں حاضر
ہوتے ہیں تو ان سے بندوں کا حال پوچھا جاتا ہے
مجالس خیر کا تذکرہ عرض کرتے ہیں خداوند تعالیٰ
کی طرف سے بندوں پر اظہار رحمت ہوتا ہے
میں بھی مذاکرے کی طرف اشارہ ہے یعنی تم لوگوں
کے ساتھ اس کے مطابق ویسا ہی سلوک کریں گے تم ہماری یاد رکھو
تمہاری یاد ہمیں بھی رہے گی
ف مطلب یہ کہ انسان صبر اختیار
کر لیتا ہے تو اس مصیبت کی ایذا محسوس
نہیں ہوتی ہے رنج سے خالی انسان ہٹ
جاتا ہے۔ اور مشکلیں آنی ہیں مجھ پر کہ آساں
ہو گئیں + اور یہی حال ہے نماز کا جیسا کہ دوسری
جگہ فرمایا ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب یعنی اللہ کی
یاد سے دلوں کو تسکین ہو جاتی ہے اور جناب پیغمبر
صاحب کا بھی یہی دستور تھا کہ جب کسی طرح کا تردد
پیش آتا تو نماز میں مشغول ہو جاتے

وَلِاُتِمَّ نِعۡمَتِیۡ عَلَیۡکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۞ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا فِیۡکُمۡ

اور (دوسری) غرض یہ ہے کہ ہم اپنی نعمت تم پر پوری کریں اور (تیسری) غرض یہ ہے کہ تم (قبلے کے بارے میں) سیدھے رستے لگو (مسلمانو! یہ احسان بھی ایسا ہے) جیسا کہ ہم

رَسُوۡلًا مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیۡکُمۡ وَیُعَلِّمُکُمُ الۡکِتٰبَ وَ

نے تم ہی میں سے ایک رسول بھیجے جو ہماری آیتیں تم کو پڑھ کر سُناتے اور تمہاری اصلاح کرتے اور تم کو کتاب (یعنی قرآن) اور

الۡحِکۡمَةَ وَیُعَلِّمُکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۞ فَاذۡکُرُوۡنِیۡۤ اَذۡکُرۡکُمۡ

عقل (کی باتیں) سکھاتے اور تم کو ایسی ایسی باتیں بتاتے جو پہلے سے تم کو معلوم نہ تھیں ف تو تم ہماری یاد میں لگے رہو کہ ہمارے ہاں بھی تمہارا ذکر

وَاشۡکُرُوۡا لِیۡ وَلَا تَکۡفُرُوۡنِ ۞ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا

اور ہمارا شکر کرتے رہو اور ہماری ناشکری نہ کرو ف مسلمانو! اگر تم کو کسی طرح کی مشکل پیش آئے تو اس کے مقابلے کے لیے

بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ۞ وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ

صبر اور نماز سے مدد لو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے ف اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں ان کو مرا ہوا نہ کہنا

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ؕ بَلۡ اَحۡیَآءٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۞ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ

(وہ مرے نہیں) بلکہ زندہ ہیں مگر (اُن کی زندگی کی حقیقت) تم نہیں سمجھتے اور البتہ ہم تم کو

بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ

تھوڑے سے خوف سے اور بھوک سے اور مال اور جان اور پیداوار (اراضی) کی کمی سے آزمائیں گے

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ ۞ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ

اور (اے پیغمبر) صبر کرنے والوں کو (خوشنودی خدا اور کشایش کی) خوش خبری سنا دو یہ لوگ جب ان پر مصیبت آپڑتی ہے تو بول اُٹھتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے

اِنَّاۤ اِلَیۡهِ رٰجِعُوۡنَ ۞ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ

ہم اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (تو وہ ہم کو ہمارے صبر کا اجر دے گا) یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے پروردگار کی عنایت اور رحمت ہے

وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ ۞ اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ

اور یہی راہ راست پر ہیں بے شک (کوہ) صفا اور (کوہ) مروہ خدا کی (ٹھیرائی ہوئی) آداب گاہوں میں سے ہیں

فَمَنۡ حَجَّ الۡبَیۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِ اَنۡ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنۡ

تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اُس پر ان دونوں کے درمیان طواف (کے پھیرے) کرنے میں کچھ گناہ نہیں (جیسا کہ بعض نے خیال کیا ہے) بلکہ جو

تَطَوَّعَ خَیۡرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ ۞ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا

خوش دلی سے نیک کام کرے (من جملہ یہ طواف) تو اللہ قدردان (اور اُس کی نیت کو خوب) جانتا ہے ف وہ جو ہم نے کھلے ہوئے احکام اور (نیز) ہدایت کی باتیں اتاریں

مِنَ الۡبَیِّنٰتِ وَالۡهُدٰی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی الۡکِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِکَ

(اور) کتاب (توراۃ) میں ہم نے لوگوں کو صاف صاف سمجھا دیا اس کے بعد بھی جو ان کو چھپاتے ہیں تو یہی لوگ ہیں

ف حج کا دستور اسلام سے پہلے بھی تھا مگر اُس میں بہت سی بیہودہ اور ناشائستہ رسمیں شامل ہو گئی تھیں اسلام نے اصلاح کر کے حج کو عبادت کا رنگ خاص دیا۔ حج کے چند ارکان ہیں جیسے احرام باندھنا، میدان عرفات میں ٹھیرنا، منیٰ میں کنکریاں پھینکنا،
خانہ کعبہ کا طواف کرنا، صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ صفا اور مروہ شہر مکہ میں دو پہاڑیاں ہیں اسلام سے پہلے جس طرح خانہ کعبہ میں بُت رکھے تھے اسی طرح ان دو پہاڑیوں پر بھی دو بُت کھڑے کر دیے تھے اور ان دو پہاڑیوں کے درمیان
پھیرے دوڑنا اس واقعے کی یادگار کے تازہ رکھنے کی غرض سے تھا کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بی بی ہاجرہ اور بیٹے اسمٰعیل کو اس جگہ لا کر ٹھیرایا تو ہاجرہ پانی کی جستجو میں ان ہی پہاڑیوں کے بیچ میں دوڑی دوڑی پھریں پچھلے زمانے میں
بتوں کے ہونے کی وجہ سے بعض مسلمانوں کو یہ شبہ ہوا کہ ان پہاڑیوں کے درمیان بھی دوڑنا ان بتوں کے طواف کی غرض سے رہا ہو تو عجب نہیں اس خیال سے ان دو پہاڑیوں کے درمیان میں دوڑنے سے

يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ

جن پر خدا لعنت کرتا ہے اور (دنیا بھر کے) لعنت کرنے والے (بھی) اُن پر لعنت کرتے ہیں مگر جنھوں نے توبہ کی اور (اپنی حالت کی) اصلاح کر لی اور

بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

(جو کچھ کتاب میں تھا) صاف صاف بیان کر دیا تو یہی لوگ ہیں جن کی توبہ ہم قبول کرتے ہیں اور ہم (تو توبہ کے) بڑے قبول کرنے والے مہربان ہیں جو لوگ

كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ

(جیتے جی دین حق سے) انکار کرتے رہے اور انکار ہی کی حالت میں مر گئے یہی ہیں جن پر خدا کی لعنت اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی

اَجْمَعِيْنَ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

سب کی۔ ہمیشہ (ہمیشہ) اسی (پھٹکار) میں رہیں گے نہ تو ان (پر) سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ ان کو (عذاب کے بیچ بیچ میں) مہلت ہی ملے گی

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ

اور (لوگو!) تمہارا معبود (تو وہی) خدائے واحد ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے بے شک

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ

آسمانوں (کے) اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے ادل بدل میں اور جہازوں میں جو

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا

لوگوں کے فائدے کی چیزیں (یعنی مال تجارت) سمندر میں لے کر چلتے ہیں اور مینہ میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا پھر

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ

اُس کے ذریعے سے زمین کو اُس کے مرے (یعنی افتادہ رہے) پیچھے پھر زندہ (یعنی شاداب) کرتا ہے اور ہر قسم کے جانوروں میں جو خدا نے روئے زمین پر پھیلا رکھے ہیں

الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

اور ہواؤں میں جو (خدا کے حکم سے) آسمان و زمین کے درمیان گھرے رہتے ہیں (غرض ان سب چیزوں میں) اُن لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں (قدرت خدا کی)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ

اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا (اَوروں کو بھی) شریک (خدا) ٹھہراتے (اور) جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہیے ویسی محبت اُن سے رکھتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ

اور جو ایمان والے ہیں اُن کو (تو سب سے) بڑھ کر خدا کی محبت ہوتی ہے اور جو بات (ان) ظالموں کو عذاب کے دیکھنے پر سوجھ پڑے گی اے کاش اب سوجھ پڑتی

الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝ اِذْ تَبَرَّاَ

کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے اور (نیز) یہ کہ اللہ کا عذاب (بھی) سخت ہے (یہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ) اُس وقت

الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ

گرو (اپنے) چیلے چانٹوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور عذاب (آنکھوں سے) دیکھ لیں گے اور اُن کے (آپس کے)

ع ۱۹

منزل ۱

الْأَسْبَابُ ○ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ

تعلقات (سب) ٹوٹ ٹاٹ جائیں گے اور چیلے بول اٹھیں گے کہ ای کاش ہم کو (ایک دفعہ دنیا میں) پھر لوٹ کر جانا ملے تو جیسے یہ (لوگ آج)

كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ

ہم سے دست بردار ہو گئے (اسی طرح کل کو) ہم بھی اِن سے دست بردار ہو جائیں ف۱ یوں اللہ اُن کے اعمال اُن کے آگے لائے گا کہ اُن کو وہ اعمال سَر تا سَر حسرت

بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا

اُن کو دوزخ سے نکلنا نصیب نہیں ہوگا۔ لوگو! زمین میں جو چیزیں حلال طیب (قسم کی) ہیں اُن میں سے (جو چاہو بے تامّل) کھاؤ

وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ○ إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ

اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ تو تمھارا کھلا دشمن ہی وہ تو تمھیں

بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ وَإِذَا قِيلَ

بدی اور بے حیائی ہی (کے کام کرنے) کو کہے گا اور یہ (چاہے گا) کہ (اپنی طرف سے) بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان باندھو اور جب

لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ

اِن (لوگوں) سے کہا جاتا ہی کہ جو (حکم) خدا نے اُتارا ہی اُس پر چلو تو جواب دیتے ہیں نہیں جی ہم تو اُسی (طریقے) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو

أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ○ وَمَثَلُ الَّذِينَ

بھلا اگر اُن کے باپ دادے کچھ بھی نہ سمجھتے اور نہ راہِ راست پر چلتے رہے ہوں تو بھی (وہ اُن ہی کی پیروی کیے چلے جائیں گے) ف۲ اور جو لوگ

كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ

کافر ہیں (بُت پرستی میں) اُن کی مثال اُس شخص کی سی ہی جو ایک چیز کے پیچھے پڑا چلّا رہا ہی (اور) وہ سُنتی (سُناتی خاک) نہیں (فقط) اُس کا چلّانا محض (بہرے گونگے)

عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

اندھے ہیں تو یہ سمجھتے (بوجھتے کچھ بھی) نہیں مسلمانو! ہم نے جو تم کو رزق طیب دے رکھا ہی (اُس کو بے تامّل) کھاؤ

مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ○ إِنَّمَا حَرَّمَ

اور اگر تم اللہ ہی کی بندگی کا دم بھرتے ہو تو اُس کا شکر (بھی) کرو اُس نے تو تم پر بس

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ

مرا ہوا (جانور) اور خون اور سُور کا گوشت حرام کیا ہی اور (نیز) وہ (جانور) جس کو خدا کے سوا کسی اَور کی عبادت کے لیے (حلال ورنہ نامزد کیا جائے ف۳ تو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

جو بھوک کے سبب بے قرار ہو جائے (اور عدول حکمی کرنے والا اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو تو اُس پر (اِن میں سے کسی چیز کے کھا لینے کا بھی) گناہ نہیں بے شک

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا

جو لوگ اُن احکام کو جو خدا نے (اپنی) کتاب (تورات) میں نازل کیے چھپاتے اور اُس کے بدلے تھوڑا سا (دنیاوی) معاوضہ حاصل کرتے ہیں

ف۱ اَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا کے لفظی معنی ہیں پیروی کرنے والے اور اَلَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا کے۔ جن کی پیروی کی جائے۔ لیکن چونکہ اِس جگہ پیشوایان کفر اور اُن کے پیرو مراد ہیں اِس لیے ہم نے گرو اور چیلے ترجمہ کیا ۱۲

ف۲ مشرکین عرب سانڈ وغیرہ کو حرام سمجھتے تھے تو خدا نے فرما دیا کہ یہ شیطانی اغوا ہی اور یہ لوگ اندھوں کی طرح اپنے بڑوں کے ڈھرے پر چلے جاتے ہیں ورنہ خدا نے ذبح ہوئے جانور اور خون وغیرہ کے سوا جن کی صراحت آگے آتی ہی اور کچھ حرام نہیں کیا اور لاچاری میں تو مردار بھی حلال ہی ۱۲

ف۳ اگرچہ سلسلۂ کلام کے لحاظ سے ہم نے مَا اُہِلَّ کا ترجمہ اُس کے ایک فرد یعنی جانور سے کیا ہی مگر الفاظِ قرآنی عام ہیں حکم حرمت میں اُس کے سب افراد داخل ہیں یعنی کل نذر و نیاز جو خدا کے سوا دوسرے کے نام پکی جائے حرام ہی واللہ اعلم ۱۲

منزل ۱

قَلِيلًا أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

یہ لوگ اُور کچھ نہیں گراپنے پیٹوں میں انگارے بھرتے ہیں اور

اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

قیامت کے دن خدا اِن سے بات بھی تو نہیں کرے گا اور نہ اِن کو (گناہوں کی آلائش سے) پاک کرے گا اور ان کے لیے عذاب دردناک ہے یہی لوگ

اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ

راہِ راست کے بدلے گمراہی مول لی اور بخشش الٰہی کے بدلے عذاب پس ان کی آتش (دوزخ) کی سہار (بھی)

عَلَى النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا

غضب کی سہار ہے یہ اس لیے کہ کتاب (تورات) کو حقیقت میں خدا ہی نے اُتارا اور جن لوگوں نے اُس کتاب میں اختلاف کیا

فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ

(اور اُس میں ردّ و بدل کیا یا چھپایا وہ) پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑے) ہیں (مسلمانو!) نیکی یہی نہیں کر (نماز میں) اپنا مُونہ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ

مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ (اصل) نیکی تو اُن کی ہے جو اللہ اور روزِ آخرت اور

الْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ

فرشتوں اور (آسمانی) کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال (عزیز) اللہ کی محبت پر ف۱ رشتہ داروں

وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ

اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیا اور (غلامی وغیرہ کی قید سے لوگوں کی) گردنوں (کے چھڑانے) میں (دیا) ف۲

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ

اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے اور جب کسی بات کا اقرار کرلیا تو اپنے قول کے پورے

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

اور تنگی میں اور تکلیف میں اور ہلاچلی کے وقت میں ثابت قدم رہے یہی لوگ ہیں جو

صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

(دعوی اسلام میں) سچے نکلے اور یہی ہیں (جن کو) پرہیزگار (کہنا چاہیئے) مسلمانو! جو لوگ (تم میں) مارے جائیں اُن (کے بارے) میں تم کو

الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ

(جان کے) بدلے (جان) کا حکم دیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت ف۳

فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ

پھر جس (قاتل) کو اس کے بھائی (طالب قصاص) سے کوئی جزو (قصاص) معاف کردیا جائے تو (جان کے بدلے خونبہا) وارث مقتول کی طرف

ف۱ حبہ کی ضمیر ہم نے اللہ کی طرف پھیری اور بعض جو مال کو مرجع ٹھیراتے ہیں تو وہ المال علی حبہ کا ترجمہ مال عزیز کرتے ہیں ۱۲ ف۲ یعنی طرح ہر آدمی کی گردن پھنستی ہے ایک غلامی میں دوسرے قرض میں تیسرے قید میں یہاں سب قسمیں مراد ہیں غلام کو مول لے کر آزاد کرے یا کسی کے قرض چکادے یا روپیہ دے جو آدمی قید سے نکلی با سپاہی اپنے پاس سے تاوان دے کر اس کو چھڑالے ۱۲ ف۳ عرب میں یہ دستور تھا کہ اگر بڑا آدمی کسی ادنی درجے کے آدمی کو مار ڈالتا تو اس سے قصاص نہ لیتے اور بڑا آدمی مارا جاتا تو ایک کے بدلے کئی کئی خون کر دیتے غرض قصاص میں دنیاوی وجاہت کا پاس کرتے تھے اسلام نے اس فرق مراتب کو اُٹھا دیا آزادوں میں ہو یا غلاموں میں حاصل مطلب یہ ہے کہ کچھ بھی ہو قاتل ہی قتل کیا جائے ۱۲

الربع ۶ ع ۹ ۵

منزل ۱

بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ

خوش معاملگی کے ساتھ (خونبہا کا) ادا کر دینا یہ (حکم خونبہا) تمھارے پروردگار کی طرف سے (تمھارے حق میں) آسانی اور مہربانی ہے پھر اس کے بعد جو زیادتی

ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰأُولِي

تو اُس کے لیے عذاب دردناک ہے ف۱ اور عقلمندو! قصاص (کے قاعدے) میں تمھاری زندگی ہے

الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

(اور اس غرض سے جاری کیا گیا ہے) تاکہ تم (خونریزی سے) باز رہو ف۲ (مسلمانو!) تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو

إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ

(اور) وہ کچھ مال چھوڑنے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے واجبی طور پر وصیت (کر مرے)

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ○ فَمَن بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَإِنَّمَا إِثْمُهٗ

جو (خدا سے) ڈرتے ہیں اُن پر (اُن کے اپنوں کا یہ ایک) حق ہے پھر جو وصیت سے سُننے پیچھے اُسے کچھ کا کچھ کرڈالے تو اُس کا گناہ

عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهٗ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ

اُن ہی لوگوں پر ہے جو وصیت کو بدلیں بے شک اللہ (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے اور جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے

جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○

کسی خاص شخص کی) طرف داری یا کسی کی) حق تلفی کا اندیشہ ہو اور وہ وارثوں میں میل کرا دے تو (ایسی صورت میں وصیت کے بدلنے کا) اُس

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ

مسلمانو! جس طرح تم سے پہلے لوگوں (یعنی اہل کتاب) پر روزہ رکھنا فرض تھا تم پر بھی فرض کیا گیا

مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ أَيَّامًا مَّعْدُودٰتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم

تاکہ تم (بہت سے گناہوں سے) بچو (وہ بھی) گنتی کے چند روز (ہیں) اس پر بھی جو شخص تم میں سے

مَّرِيضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهٗ

بیمار ہو یا سفر میں (ہو) تو دوسرے دنوں سے گنتی (پوری کرے) اور جن (بیماروں اور مسافروں) کو کھانا دینے کا مقدور ہو اُن پر

فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَأَن تَصُومُوا

(ایک روزے کا) بدلہ ایک محتاج کو کھانا کھلا دینا ہے اس پر بھی جو شخص اپنی خوشی سے نیک کام کرنا چاہے تو یہ اُس کے حق میں زیادہ بہتر ہے اور

خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ

سمجھو تو روزہ رکھنا بہرحال تمھارے حق میں بہتر ہے ف۴ (روزوں کا) مہینا رمضان کا ہے جس کے (روزوں کے) بارے میں

الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ

خدا کی طرف سے قرآن (میں حکم) نازل ہوا ہے ف۵ (اور قرآن) لوگوں کا رہنما ہے اور (اُس میں) ہدایت اور (حق و باطل میں) تمیز کے کھلے کھلے حکم (موجود

ف۱ اصل میں تو خون کا بدلہ خون ہی جس کو قصاص کہتے ہیں اور یہ حق ہی وارثان مقتول کا لیکن اگر وارثان مقتول خون سے درگزر کریں اور قاتل کی جان لینی نہ چاہیں یا اُن میں اختلاف ہو بعض قصاص چاہیں اور بعض نہیں تو دونوں صورتوں میں دیت یعنی خونبہا ہی پھر جب دیت کا دینا ٹھیرا تو دینے والے اُس کے ادا کرنے میں مضایقہ نہ کریں اور لینے والے اُس کے مطالبے میں بے جا سختی نہ کریں ۱۲ ف۲ قصاص میں زندگی ہونے کا یہ مطلب ہی کہ اُس سے جانوں کی حفاظت ہی کہ قصاص کے ڈر سے لوگ خونریزی سے باز رہیں گے ۱۲ ف۳ چوتھے پارے میں ایک رکوع ہی جس میں وارثوں کے حصے کی تعیین کر دی گئی ہی اُس کی رُو سے وصیت کے احکام جہاں تک وارثوں کے متعلق ہیں منسوخ ہیں لیکن دوسرے رشتہ داروں کے حق میں وصیت کے احکام بدستور باقی ہیں تو پہلے مرنے والے پر وصیت کرنے کی تاکید ہی کہ حق العباد اپنی گردن پر نہ رہ جائے پھر جن کو وصیت کی گئی ہی اُن پر فرض ہی کہ وصیت میں کمی بیشی نہ کریں اور اگر کریں اور کسی کو زیادہ دلوادیں تو جس کو زیادہ پہنچ جائے اُس کا گناہ بھی وصیت کے بدلنے والے کی گردن پر ہاں مرنے والے سے کسی طرح کی لغزش ہو گئی ہو اور جن کے حق میں وصیت کی گئی ہی اُن کی رضامندی سے ایک بات ٹھیر جائے تو کچھ مضایقہ نہیں ۱۲ ف۴ مطلب یہ معلوم ہوتا ہی کہ ہر ایک مسلمان کو فرضی روزہ رکھنا چاہیے مگر بیمار اور مسافر کو رخصت ہی کہ رمضان میں روزہ نہ رکھے بعد کو قضا رکھ لے اور یہ دونوں مقدور والے ہوں تو قضا بھی نہ رکھیں بلکہ روزے پیچھے ایک محتاج کا پیٹ بھر دیں اور روزہ قضا بھی رکھیں اور محتاج کا پیٹ بھی بھریں تو نور علیٰ نور لے روزے سے بدلے روزہ ہوا اور فضیلت رمضان جو فوت ہو گئی تھی اُس کی تلافی کے لیے محتاج کا پیٹ بھر دیا اگرچہ بیماری اور سفر کی حالت میں مقدور والوں کو قضا کے بدلے فدیہ دینے کا اختیار دیا گیا ہی مگر آن کے لیے بھی روزہ قضا کا رکھنا اچھا کہا ہی تاکہ لوگ روزے سے بچنے کے لیے بہانے نہ ڈھونڈیں ۱۲ ف۵ اکثر مفسرین نے اُنزل فیہ القرآن کے یہ معنی کیے ہیں کہ ماہ رمضان میں قرآن کا اُترنا شروع ہوا جیسا کہ پارہ اخیر کی سورہ قدر میں مذکور ہی مگر ہم نے اختیار کیے ہیں تفسیر کبیر میں بھی ماخذ موجود ہی اور کوئی بھی بیان علم ہے ۱۲

مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ

تم میں سے جو شخص اِس مہینے میں (زندہ) موجود ہو تو چاہیے کہ اِس مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں (رہو) تو

أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا

دوسرے دنوں سے گنتی (پوری کرے) اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنی چاہتا اور (یہ حکم اس لیے ہے) اِس غرض سے

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ○ وَإِذَا

(روزوں کی) گنتی پوری کر لو اور تاکہ اللہ نے جو تم کو راہِ راست دکھا دی ہے (اس نعمت پر) اُس کی بڑائی کرو اور تاکہ تم (اس کا) احسان مانو۔ اور (اے پیغمبر) جب

سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

ہمارے بندے تم سے ہمارے بارے میں دریافت کریں تو (اُن کو سمجھا دو کہ) ہم (اُن کے) پاس ہیں جب کبھی کوئی ہم سے دعا کرے تو ہم (ہر ایک) دعا کرنے

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ○ أُحِلَّ لَكُمْ

تو اُن کو چاہیے کہ ہمارا (حکم بھی) مانیں اور ہم پر ایمان لائیں تاکہ وہ سیدھے رستے لگ لیں ف۱ (مسلمانو!)

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ

روزوں کی راتوں میں اپنی بیبیوں کے پاس جانا تمہارے لیے جائز کر دیا گیا ہے وہ تمہارے دامن (کی جگہ) ہیں اور تم اُن کی چولی (کی جگہ) ہو ف۲

لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

اللہ نے دیکھا کہ تم (چوری چوری اُن کے پاس جانے سے) اپنا (دینی) نقصان کرتے تھے تو اُس نے تمہارا قصور معاف کر دیا

وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَ

اور تمہاری خطا سے درگزر کی پس اب (روزوں میں رات کے وقت) اُن سے ہم بستر ہو اور (ہم بستری کا) جو (نتیجہ) خدا نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے (یعنی

اشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

پیو یہاں تک کہ (رات کی) کالی دھاری سے صبح کی سفید دھاری تم کو صاف دکھائی دینے لگے ف۴

الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ

پھر رات تک روزہ پورا کرو اور (ہاں) تم مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہو تو (رات کو بھی) اُن سے ہم بستر نہ ہونا

فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ

یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں تو اُن کے پاس بھی نہ پھٹکنا اسی طرح اللہ اپنے احکام لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ

تاکہ وہ (خلافِ حکم کرنے سے) بچیں اور آپس میں ناحق (ناروا) ایک دوسرے کے مال کو خورد برد نہ کرو

وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ

اور نہ مال کو حاکموں پاس (رسائی پیدا کرنے کا) ذریعہ گردانو تاکہ لوگوں کے مال میں سے (تھوڑا بہت جو) کچھ ہاتھ لگے اُس کو،

ف۱ عرب کے لوگ سیدھے سادے اَن پڑھ تو تھے ہی اور خدا کے بارے میں اُن کو نئے نئے خیالات تعلیم کیے جاتے تھے بعض کو یہ واہمہ گزرا کہ خدا کی بڑی اونچی شان ہے تو چلّا چلّا کر اُس سے دعا مانگیں اس آیہ میں اُن کے واہمے کو دور کر دیا پھر دعا کی قبولیت کا حال یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی کو غیب کا حال تو معلوم نہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ دعا کرتا ہے اور فی علم اللہ وہ اُس کے حق میں مضر ہے تو خدا محض اپنے فضل سے اُس کا وہ مطلب نہیں ہونے دیتا ایسی حالت میں جو بندہ خدا سے تعلق رکھتا ہے صبر کرتا ہے اور اُس کو ناکامی کا رنج نہیں ہوتا غرض دعا کی مقبولیت کے دو پہلو ہیں حصولِ مدعا یا دل کی تسلی ۱۲ ف۲ ایک چیز ایک چیز کو ایسی لازم ہو کر ایک دوسرے سے جدا نہ ہو سکیں تو کپڑے کے ضلع میں اُس لزوم کو ہمارے ہاں یوں تعبیر کرتے ہیں کہ دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے اسی محاورے کے لحاظ سے لباس کا ترجمہ چولی اور دامن کیا گیا ہے ۱۲ ف۳ اسلام کی یہی تو بڑی عمدگی ہے کہ اُس میں انسان کی بناوٹ کا پورا پورا لحاظ کیا گیا ہے ورنہ واقع میں مرد عورت کے جمع ہونے کا وہی تو رات کا وقت اور دو دن چار دن بھی نہیں مہینے بھر کے روزے رمضان بھر میاں بی بی کو الگ رہنے کا حکم دیا جاتا تو اُس کی تعمیل بہت کٹھن مشکل تھی ۱۲ ف۴ صبح صادق ہوتی ہے تو اول وقت تاریکی اور روشنی کی دو دھاریاں سی مشرق میں دکھائی دیتی ہیں پھر رفتہ رفتہ غالب آ کر تاریکی مٹ جاتی ہے ۱۲

وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ

جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ ف۱ (اے پیغمبر لوگ) تم سے چاند کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو تم (ان سے) کہو کہ چاند سے

لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

لوگوں کے (معاملات اور عبادات مثلاً حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں ف۲ اور یہ کچھ نیکی (دین و اخل) نہیں ہے کہ گھروں میں ان کے پچھواڑے کی طرف سے آؤ

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

بلکہ نیکی تو اُس کی ہے جو پرہیزگاری (اختیار) کرے اور گھروں میں (آؤ تو) اُن کے دروازوں سے (ہو کر) آؤ اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ۝ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ

(اپنی) مراد کو پہنچو ف۳ اور مسلمانو! جو لوگ تم سے لڑیں تم بھی اللہ کے رستے (یعنی دین کی حمایت) میں اُن سے لڑو اور زیادتی نہ کرنا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ

اللہ (کسی طرح) زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور (جو لوگ تم سے لڑتے ہیں) اُن کو جہاں پاؤ قتل کرو اور

اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ

جہاں سے انھوں نے تم کو نکالا ہے (یعنی مکے سے) تم بھی اُن کو (وہاں سے) نکال باہر کرو اور فساد (کا برپا رہنا) خونریزی سے بھی بڑھ کر ہے اور

لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

جب تک کافر ادب (اور حرمت) والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس تم سے نہ لڑیں تم بھی اُس جگہ اُن سے نہ لڑو لیکن اگر وہ لوگ تم سے لڑیں

فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

تو تم بھی اُن کو (بے تامل) قتل کرو ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر باز آئیں تو بلاشبہ اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ

مہربان ہے اور وہاں تک اُن سے لڑو کہ (ملک میں) فساد (باقی) نہ رہے اور (ایک) خدا کا حکم چلے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ

پھر اگر (فساد سے) باز آجائیں تو (اُن پر کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ) زیادتی (تو) ظالموں کے سوا کسی پر (جائز ہی) نہیں ف۴ ادب (و حرمت)

بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

ادب (و حرمت) والے مہینے اور (مہینوں کی خصوصیت نہیں بلکہ) ادب کی (تمام) چیزوں میں ادلے کا بدلہ ف۵ تو جو تم پر (کسی قسم کی) زیادتی کرے

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ

ویسی ہی زیادتی تم بھی اُس پر کرو اور (زیادتی کرنے میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ اُن ہی کا ساتھی ہے

الْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى

جو (اُس سے) ڈرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے تئیں

التهلكة

ف۱ اِس سے رشوت مراد ہے جو حق ناحق کرنے کے لیے رشوت خوار حاکموں کو دی جاتی ہے ۱۲ ف۲ لوگ پیغمبر صاحب سے چھوٹی بڑی سب ہی طرح کی باتیں پوچھا کرتے تھے چنانچہ کوئی یہ بھی پوچھ بیٹھا کہ کیوں حضرت یہ چاند کا گھٹنا بڑھنا چھپنا نکلنا اس میں کیا مصلحت ہے خدا نے جواب دیا کہ چاند سے لوگوں کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں اُن کے معاملات اور عبادات کے اوقات کا ضبط چاند پر موقوف ہے ۱۲ ف۳ اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عجب عجب رسموں میں مبتلا تھے ازانجملہ یہ کہ حج کا احرام باندھے پیچھے گھر آنے کی ضرورت ہوتی تو پچھواڑے سے آتے خدا نے اس خلاف عقل رسم کی اور حرمت کی ... نیکی ... اور جس نیکی کی طرف تم کو توجہ ... ف۴ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ لڑائی کا فرض ہونا اسی واسطے ہے کہ ظلم موقوف ہو اور دین سے کوئی منع نہ کر سکیں اور حکم اللہ کا جاری ہے اگر تابع ہو کر رہیں تو لڑائی کی حاجت نہیں ایمان تو دل پر موقوف ہے زور سے مسلمان کرنا کیا حاصل فقط یہاں سے مسلمانوں کے جہاد کی اصلیت معلوم ہوئی کہ کسی سخت مجبوری کی حالت میں جہاد کی اجازت ہے اور لڑائی کی صورت میں بھی زیادتی کی مناہی۔ ان احکام کے ہوتے جہاد پر کسی طرح کا اعتراض ہو ہی نہیں سکتا ۱۲ ف۵ عرب کے لوگ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ، محرم، رجب ان چار مہینوں کا بڑا ادب رکھتے تھے کہ سارے ملک میں لوٹ مار لڑائی سب بند ہو جاتی اور مسلمان بھی اُسی دستور پر چلتے تھے تو کافر ان ہی مہینوں میں مسلمانوں پر چڑھ چڑھ کر آتے اور مسلمان مہینے کے ادب کے لحاظ سے لڑائی کا پہلو بچاتے اللہ نے مسلمانوں کو اجازت دیدی کہ ادب کے ساتھ ادب ہے وہ کسی وقت یا مقام کا ادب نہ کریں تو تم کو بھی ایسا ادب کرنا ضرور نہیں کہ لکو جواب ترکی بہ ترکی دینے میں مضایقہ کرو ۱۲

ف١ اس آیت کے معنی میں مفسرین نے بہت کچھ اختلاف کیا ہو بعض کہتے ہیں کہ اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنے سے یہ مراد ہو کہ اگر جہاد کرنا چھوڑ دو گے تو دشمن تم پر غالب آجائیں گے اور آخرکار تمھاری ہلاکت کا باعث ہوں گے اور
بعض کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ اگر جہاد میں اپنا مال نہ خرچ کرو گے تو دشمنوں کے مقابلے میں مغلوب ہو کر تباہ و برباد ہو جاؤ گے اور بعض یہ معنی بھی کرتے ہیں کہ خدا کی راہ
میں خرچ تو کرو مگر نہ اس قدر کہ خود محتاج ہو جاؤ اور تمھارا محتاج ہونا تمھاری ہلاکت یعنی بربادی کا باعث ہو جیسا کہ پندرھویں پارے کے تیسرے رکوع میں فرماتے ہیں ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطھا کل البسط فتقعد ملوما محسورا واللہ اعلم۔

التَّهۡلُكَةِ ۛ وَأَحۡسِنُوٓاْ ۛ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ۝ وَأَتِمُّواْ ٱلۡحَجَّ

ہلاکت میں نہ ڈالو ف١ اور احسان کرو بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہو اور

وَٱلۡعُمۡرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنۡ أُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا ٱسۡتَيۡسَرَ مِنَ ٱلۡهَدۡيِ ۖ وَلَا تَحۡلِقُواْ

اللہ کے لیے حج اور عمرے (کی نیت کرلی ہو تو اُس) کو پورا کرو اور اگر (راہ میں) کہیں گھر جاؤ تو قربانی کرو (جیسی کچھ) میسر آئے اور

رُءُوسَكُمۡ حَتَّىٰ يَبۡلُغَ ٱلۡهَدۡيُ مَحِلَّهُۥ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا

جب تک قربانی اپنے ٹھکانے لگ جائے اپنا سر نہ منڈاؤ ف٢ پھر جو تم میں بیمار ہو

أَوۡ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأۡسِهِۦ فَفِدۡيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوۡ صَدَقَةٍ أَوۡ نُسُكٍ ۚ

یا سر کی طرف سے اُسے (کسی طرح کی) تکلیف ہو تو (بال اُتروا دینے کا) بدلہ روزے یا خیرات یا قربانی

فَإِذَآ أَمِنتُمۡ فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلۡعُمۡرَةِ إِلَى ٱلۡحَجِّ فَمَا ٱسۡتَيۡسَرَ مِنَ ٱلۡهَدۡيِ ۚ

پھر جب تمھاری خاطر جمع (یعنی عذر رفع) ہو جائے تو جو کوئی عمرے کو حج سے ملا کر فائدہ اُٹھانا چاہے تو (اُس کو) قربانی (کرنی ہوگی) جیسی کچھ میسر آئے

فَمَن لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِي ٱلۡحَجِّ وَسَبۡعَةٍ إِذَا رَجَعۡتُمۡ ۗ

اور جس کو (قربانی) میسر نہ ہو تو تین (روزے) حج کے دنوں میں (رکھے) اور سات جب واپس آؤ

تِلۡكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمۡ يَكُنۡ أَهۡلُهُۥ حَاضِرِي ٱلۡمَسۡجِدِ

یہ پورا دہا ہوا یہ (حکم) اُس کے لیے ہو جس کا گھر بار مکے میں نہ ہو ف٣

ٱلۡحَرَامِ ۚ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِ ۝ ٱلۡحَجُّ أَشۡهُرٌ

اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ اللہ کا عذاب سخت ہو ف٤ حج کے (تو خاص) مہینے ہیں جو سب کو

مَّعۡلُومَٰتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ ٱلۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ

معلوم ہیں ف٥ تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی ٹھان لے تو (احرام باندھنے سے آخر تک) حج (کے دنوں) میں شہوت کی کوئی بات (کرے) اور نہ

فِي ٱلۡحَجِّ ۗ وَمَا تَفۡعَلُواْ مِنۡ خَيۡرٍ يَعۡلَمۡهُ ٱللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُواْ فَإِنَّ خَيۡرَ

اور نیکی کا کوئی سا کام بھی کرو وہ خدا کو (اُسی وقت) معلوم ہو جائے گا اور (حج کے جانے سے پہلے) زاد (راہ ہم پہنچا) لو کہ بہترین

ٱلزَّادِ ٱلتَّقۡوَىٰ ۚ وَٱتَّقُونِ يَٰٓأُوْلِي ٱلۡأَلۡبَٰبِ ۝ لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ

زاد راہ پرہیزگاری ہے (از انجملہ یہ کہ مانگتے نہیں پھرتے) اور عقل والو اصل پرہیزگاری یہ ہو کہ ہم سے ڈرتے رہو ف٦ (حج کے شمول میں) تم پر

أَن تَبۡتَغُواْ فَضۡلًا مِّن رَّبِّكُمۡ ۚ فَإِذَآ أَفَضۡتُم مِّنۡ عَرَفَٰتٍ فَٱذۡكُرُواْ

پروردگار کا فضل (مثلاً تجارت سے کوئی مالی فائدہ) حاصل کرنا چاہو تو (اس میں تم پر) کچھ گناہ نہیں پھر جب عرفات سے لوٹو

ٱللَّهَ عِندَ ٱلۡمَشۡعَرِ ٱلۡحَرَامِ ۖ وَٱذۡكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمۡ وَإِن كُنتُم

تو مشعر الحرام (یعنی مزدلفہ) میں ٹھیر کر خدا کی یاد کرو اور اُس کی یاد (بھی) کرو تو (اُسی طریقے پر جو خدا نے) پیغمبر کے ذریعے سے تم کو بتایا ہو ف٧ اور اس

ف٢ جس شخص نے حج یا عمرے کی نیت کرلی ہو اور رستے میں دشمن اُس کو روک لیں اور اس سبب سے وہ خانہ کعبہ تک نہ پہنچ سکے تو اُس پر بالاتفاق قربانی کرنی لازم ہو اب رہی یہ بات کہ وہ قربانی کب اور کہاں کی جائے اس میں ائمہ مجتہدین کا اختلاف ہو حضرت امام ابوحنیفہ کی یہ رائے ہو کہ حرم میں کی جائے یعنی وہ شخص قربانی کے جانور کو کسی اور شخص کے ہاتھ خانہ کعبہ بھیج دے اور اُس کے قربانی کیے جانے کا حج کی صورت میں یوم نحر یعنی دسویں ذی الحجہ اور عمرے کی صورت میں اور کوئی خاص دن مقرر کرے اور اُس دن یہ شخص اپنی جگہ سر منڈوا کر احرام اُتارے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ اس قربانی کا حرم میں ہونا کچھ ضرور نہیں جس جگہ وہ شخص روکا گیا ہو وہیں قربانی کر کے احرام اُتارے جیسا کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا کہ پیغمبر صاحب عمرے کی نیت سے تشریف لیے جاتے تھے حدیبیہ میں کافروں نے آپ کو روک دیا تو آپ نے وہیں قربانی کرا کر سب احرام اُتروا دیے ہم نے یہ اختلاف دیکھ کر عام معنی اختیار کیے ہیں جو دونوں مذہبوں کے ساتھ لگ سکتے ہیں واضح ہو کہ خانہ کعبہ کے لحاظ سے شہر مکے کے گرداگرد چاروں طرف حد بندی سی کر دی گئی ہو اور ان حدود کے اندر شکار کرنا اور از قسم نباتات گھاس پات جھاڑ جھنکار اور درخت وغیرہ کاٹنا۔ توڑنا۔ نوچنا منع ہو اور اس میں مصلحت یہ معلوم ہو کہ سواد مکہ ریتلی اور پتھریلی زمین ہو جس میں پانی اور سبزے دونوں کی کمی ہو اس منع سے زمین کا آباد رکھنا منظور ہو گرداگرد کی اس حد بندی کے اندر جو زمین واقع ہو وہ حرم کہلاتی ہو اور احرام اصطلاح شرع میں اُسے کہتے ہیں کہ ہر ملک سے مکے جانے والوں کے لیے شارع نے چند مقام معین کر دیے مثلاً اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اہل شام کے لیے جحفہ۔ اہل نجد کے لیے قرن المنازل اہل یمن کے لیے کہ جس میں ہندوستان بھی شامل ہو یلملم یہاں جب کوئی شخص حج یا عمرے کی نیت سے ان میقاتوں یا ان کی سیدھ پر پہنچے تو غسل یا صرف وضو کر کے نئے کپڑے یا دُھلے ہوئے پہنے اور خوشبو لگا کر دو رکعت نماز پڑھ کر تلبیہ یعنی لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔ بار بار خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں بار خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرا شریک کوئی نہیں بار خدایا میں تیری خدمت میں حاضر ہوں تعریف تجھی کو سزاوار ہو اور نعمت اور ملک تیرا ہی تیرا کوئی شریک نہیں، کہنا شروع کرے محرم کا لباس صرف دو کپڑے ہیں یعنی چادر اور تہمد جو بغیر سلے ہوئے ہوں مگر عورتوں کو سلا ہوا کپڑا پہننا بھی جائز ہو احرام باندھے پیچھے چند چیزوں کی مناہی ہو مرد کو سلا ہوا کپڑا پہننا سر ڈھکنا خوشبو لگانا۔ جوں مارنا۔ شکار کرنا۔ سر منڈوانا۔ ناخن یا بال ترشوانا۔ میاں بی بی کا ہم بستر ہونا۔ زعفران وغیرہ کسی خوشبودار چیز کا رنگا ہوا کپڑا پہننا وغیرہ۔ عورت کو سر ڈھکنا درست ہو مگر مونھ پر نقاب ڈالنا منع ہو ١٢ + حن

مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

پہلے تو تم لوگ (ان طریقوں سے) گمراہوں میں تھے (یعنی عبادت کے طریقے بھی نہیں جانتے تھے) پھر ایک بات یہ کہ عرفات سے چلو تو جس جگہ سے اور لوگ چلیں تم بھی وہیں سے چلو

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

اور اللہ سے (گناہوں کی) مغفرت چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ پھر جب اپنے حج کے ارکان تمام کر چکو

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَاۗءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ

تو جس طرح تم اپنے باپ دادا کے ذکر میں لگ جاتے تھے (اس کو چھوڑ کر) اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر خدا کی یاد میں مشغول ہو جاؤ پھر لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو

يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ

دعا میں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار جو کچھ ہم کو (دینا ہے) دنیا ہی میں دے چنانچہ ان کو دنیا میں ہی مل جاتا ہے اور آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں

مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

جو دعا میں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ

اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیو (وہ لوگ) جن کو (آخرت میں) ان کے کیے کا حصہ (یعنی ثواب ملنا) ہے اور اللہ تو بہت جلد سب کا

الْحِسَابِ ۝ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ

حساب کرنے والا ہے اور گنتی کے (ان چند) دنوں میں خدا کی یاد کرتے رہو پھر جو شخص جلدی کرے (اور)

يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَ

دو ہی دن میں (چل کھڑا ہو) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھیرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (یہ رعایت) اس کے لئے ہے جو پرہیزگار ہے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ

خدا سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ (قیامت کے دن) تم (سب) اس کے حضور میں حاضر کئے جاؤ گے ف۲ اور (اے پیغمبر) بعض آدمی ایسا ہے جس کی

قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ

باتیں تم کو (اس) دنیا کی زندگی میں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی دلی ارادت (اور محبت) پر خدا کو گواہ ٹھیراتا ہے حالانکہ وہ (تمہارے) دشمنوں میں (سب سے) زیادہ

الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

جھگڑالو ہے اور جب (تمہارے پاس سے) لوٹ کر جاتا ہے تو ملک کو گھٹ مارے تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتی باڑی کو

وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ

اور آدمیوں اور جانوروں کی نسل کو تباہ کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں رکھتا اور جب اس سے کہا جائے کہ خدا سے ڈرو

الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ وَمِنَ النَّاسِ

تو شیخی دامن گیر ہو کر اس کو گناہ پر آمادہ کرے پس ایسے نابکار کو (بس) جہنم کافی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ف۳ اور لوگوں میں سے

ف۱ مکے کے رہنے والے عرفات میں جا کر نہیں ٹھیرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اہل حرم کے رہنے والے ہیں حرم کی حد کے باہر کیوں جائیں حالانکہ عرفات میں ٹھیرنا حج کا رکن اعظم ہے۔ تو اور لوگ تو نویں کو عرفات سے چلتے اور یہ لوگ سرحد حرم سے جہاں ٹھیرتے تھے خدا نے اس غلط فہمی کی اصلاح فرما دی ۱۲

ف۲ عرفات سے چل کر جو طواف کعبہ کرتے ہیں ارکان حج اس طواف کے ساتھ پورے ہو جاتے ہیں لیکن حج تو اسلام کے پہلے سے چلا آتا ہے وہ لوگ حج کے بعد بھی میلہ جمائے رکھتے تھے اور اس میں … کرتے اور شیخی خورے تو تھے ہی اپنے بزرگوں کی بڑائیاں بیان کرتے قصیدے سناتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عادت کو اسلام میں بھی توڑنا نہیں چاہا کہ خرید و فروخت کے دن ہیں مگر لایعنی حرکات کی ممانعت کر دی اور حکم دیا کہ بارہ دن ٹھیرے رہنے کا اختیار ہے مگر اس قیام میں بھی یاد الٰہی سے غافل ہونا نہیں چاہیے چنانچہ جو لوگ مکے میں ہوتے ہیں وہ منا میں کنکریاں پھینکتے اور ہر ایک نماز کے بعد اور … میں بھی تکبیر کہتے رہتے ہیں اور تکبیر تو اور ملک والے بھی نماز کے بعد کہتے ہیں کہ … میں نہ ہوں اور لمن اتقیٰ سے مراد یہ ہے کہ یاد الٰہی کرنے والے کے لئے اور پرہیزگار کا مضائقہ نہیں اور جو کسی غرض فاسد سے ٹھیرے تو ایسے اس کا ٹھیرنا ہی خدا کو پسند نہیں جلدی کرے تو اور دیر کرے تو ۱۲

ف۳ شاہ عبد القادر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ حال ہے منافق کا کہ ظاہر میں خوشامد کرے اور اللہ کو گواہ کرے کہ میرے دل میں تمہاری محبت ہے اور جھگڑے کے وقت کچھ کمی نہ کرے اور قابو پاوے تو لوٹ مار کیا دے اور منع کرے سے اور ضد چڑھے زیادہ گناہ کرے ایک شخص اخنس بن شریق تھا اس نے حضرت سے یہی سلوک کیے تھے ۱۲

مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ○

ایسے بھی ہیں جو خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنی جان (تک بھی) دیدیتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑی ہی شفقت رکھتا ہے (کہ بندوں کے ضعف پر نظر کر کے اُس نے دین میں ہر طرح کی آسانی رکھی ہے)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

مسلمانو! اسلام میں پورے پورے آجاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو

الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ

وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے وا پھر جب کہ تمہارے پاس صاف حکم آ پہنچ چکے اور اس پر بھی پھسل جاؤ

الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

تو جان رکھو کہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (اُس کی پکڑ سے تم نہیں بچ سکو گے) کیا یہ لوگ اسی کے منتظر ہیں

يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى

کہ اللہ بادلوں کا چھتر لگائے فرشتوں کو ساتھ لیے ان کے سامنے آموجود ہو اور جو کچھ ہونا ہے ہو چکے (یعنی قیامت آجائے مگر ابھی تو منظور نہیں)

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ

اور سب کام اللہ ہی کے حوالے ہیں و۲ (اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی کچھ کھلی ہوئی نشانیاں دیں

بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اور جب کوئی شخص (ایسا نالائق ہو کہ خدا اُس کو ایک نعمت مثلاً کتاب آسمانی دے اور وہ) خدا کی (اُس نعمت کے اپنے پاس آ پہنچے پیچھے (اُس کو) بدل ڈالے تو خدا کی

الْعِقَابِ ○ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ

مار بڑی سخت ہے جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں دنیا کی زندگی اُن کو عمدہ کر دکھائی گئی ہے اور مسلمانوں کے ساتھ تمسخر کرتے ہیں

اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

حالانکہ جو لوگ پرہیزگار ہیں (یعنی مسلمان اُن کے درجے) قیامت کے دن اُن (کافروں) سے (کہیں) بڑھ چڑھ کر ہوں گے اور اللہ جسے چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۠ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ

بے حساب روزی دے و۳ (شروع میں سب) لوگ ایک ہی دین رکھتے تھے پھر (آپس میں لگے اختلاف کرنے تو) اللہ نے پیغمبر بھیجے

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ

جو (ایمان والوں کو خوشنودی خدا کی) خوش خبری دیتے اور (کافروں کو عذاب الٰہی سے) ڈراتے اور اُن کی معرفت سچی کتابیں بھیجیں تاکہ

النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ

جن باتوں میں لوگ اختلاف کر رہے تھے کتاب الٰہی اُن میں اُن باتوں کا فیصلہ کر دے اور (اس پر بھی لوگوں کا اختلاف بند نہ ہوا کہ) جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی وہی (لوگ)

بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اپنے پاس کھلے کھلے احکام آئے پیچھے آپس کی ضد سے لگے اُن میں اختلاف کرنے تو (آخرکار)

و۱ بعض یہودی جو اسلام لائے تھے اسلام لائے پیچھے بھی سبت یعنی ہفتے کے دن کی تعظیم کرتے اور اونٹ کے گوشت سے جو یہودیوں کے ہاں حرام ہے پرہیز رکھتے اور اب بھی بعض ہندو نو مسلموں کو دیکھا گیا ہے کہ مسلمان ہو جاتے ہیں اور مطلق گوشت خاص کر گائے کے گوشت سے پرہیز رکھتے ہیں یہ آیت ایسے ہی لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ مذہب کو آدھا تیتر آدھا بٹیر نہ بناؤ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ آیت منافقوں کے حق میں نازل ہوئی اور اگلی پچھلی آیتوں سے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے ۱۲

و۲ یعنی سب کام اُس کی مرضی اور اجازت سے ہوتے ہیں اسی طرح قیامت بھی جب ہوگی وقت مناسب پر اُسی کی مرضی و اجازت سے ہوگی ۱۲

و۳ اب بھی بعض دولتمند دنیاداروں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ غریب مسلمانوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور اُن پر آوازے کسا کرتے ہیں اُن کو اس آیت سے عبرت پکڑنی چاہیے ۱۲

ع ۲۵ ۱۴ منزل ۱

وقف منزل

ل

لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

وہ راہ حق جس میں لوگ اختلاف کر رہے تھے خدا نے اپنی عنایت سے مسلمانوں کو دکھادی اور اللہ جس کو چاہے

إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

راہِ راست دکھائے (مسلمانو!) کیا تم ایسا خیال کرتے ہو کہ (مزے سے) بہشت میں جا داخل ہوگے حالانکہ ابھی تک

يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم ۖ مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ

تم کو اُن لوگوں کی سی حالت پیش نہیں آئی جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اُن کو سختیاں (بھی) پہنچیں اور تکلیفیں (بھی) پہنچیں،

وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ

اور ہلا ہلا دیے گئے (بھی) گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور ایمان والے جو اُن کے ساتھ تھے چلا اُٹھے کہ (آخر) خدا کی مدد (کے آنے) کا کوئی وقت بھی ہے؟

أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ ۖ قُلْ مَا

(ہم نے اُن کی بے قراری دیکھ کر تسلی دی اور فرمایا) سنبھلو (سنبھلو) اللہ کی مدد (کا وقت) بس قریب (آ لگا) ہے (اے پیغمبر) تم سے (لوگ) پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ

أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ کو اور قریب کے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو

وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ۝ كُتِبَ

اور مسافروں کا اور تم کوئی سی بھلائی بھی (لوگوں کے ساتھ) کروگے تو اللہ اس کو خوب جانتا ہے وا (مسلمانو!)

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ

تم پر جہاد فرض کیا گیا اور وہ تم کو ناگوار بھی گزرے گا اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بُری لگے اور وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَ

تمہارے حق میں بہتر ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور

أَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ

تم نہیں جانتے (اے پیغمبر مسلمان) تم سے ادب والے مہینوں کی نسبت وا یعنی اُن میں لڑائی کرنے کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ کیا حکم ہے) تو اُن کو سمجھا دو

قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ

کہ ادب والے مہینوں میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور خدا کو (جیسا اس کے ماننے کا حق ہے) نہ ماننا اور ادب والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) میں جانے دینا

الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ

اور (اُن لوگوں کو جو) اس (مسجد) میں رہتے اور اس میں عبادت کرنے کے اہل (ہیں یعنی مسلمانوں) کو اس میں سے نکال دینا (کہ خانہ خدا میں خدا کی عبادت نہ کر سکیں)

وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَن دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ

اور (یہ کفار) ہمیشہ تم (مسلمانوں) سے لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان کا بس چلے تو تم کو تمہارے دین (اسلام) سے برگشتہ کر دیں

منزل ۱

۲۶ ع ۱۰

وا مصارفِ خیرات کی توصراحت فرمادی اور مقدار کی نسبت لوگوں کی ہمت پر چھوڑ دیا کہ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہو گا ۱۲

وا بات یہ ہے کہ مسلمان ادب کے مہینوں میں لڑنے سے پرہیز رکھتے تھے کیونکہ اُن مہینوں میں لڑائی منع تھی۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ادب کے ساتھ ادب ہے کافروں کا تو یہ حال ہے کہ نہ وہ ادب کے مہینوں کا ادب رکھتے ہیں اور نہ مسجد حرام کا اور وہ مسلمانوں کو مسجد حرام میں جانے سے بھی مانع ہوتے تھے اور کسی مسلمان کو مسجد حرام میں دیکھ پاتے تو اسے نکال دیتے اور ملک میں فساد مچاتے رہتے تو خدا نے مسلمانوں سے فرمایا کہ جب تم پر کافر ایسی زیادتیاں کرتے ہیں تو تم ادب والے مہینوں کے لحاظ سے اپنے بچاؤ میں کیوں مضائقہ کرو ۱۲

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ

اور جو تم میں اپنے دین سے برگشتہ ہوگا اور کفر ہی کی حالت میں مر جائے گا تو ایسے لوگوں کا

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

کیا کرایا (کیا) دنیا اور (کیا) آخرت (دونوں) میں اکارت اور یہی ہیں دوزخی (اور) وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے۔ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت ف۱ بھی کی اور جہاد بھی کیے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

وہی ہیں جو خدا کی رحمت کی آس لگائے (بیٹھے) ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ

(اے پیغمبر لوگ) تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (تو ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ان دونوں (چیزوں) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں

وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ

مگر ان کے فائدے سے ان کا گناہ (یعنی نقصان) بڑھ کر ہے اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کتنا خرچ کریں تو (ان کو) سمجھا دو کہ جتنا (تمھاری) حاجت سے زیادہ ہو

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ فِي الدُّنْيَا وَ

اسی طرح اللہ (اپنے) احکام تم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم دنیا اور آخرت (کے معاملات) میں غور کرو ف۲ اور

الْاٰخِرَةِ ۭ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۭ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۭ وَاِنْ

(اے پیغمبر لوگ) تم سے یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں (ان کو) سمجھا دو کہ جس میں ان (یتیموں) کی بہتری (ہو وہی) بہتر ہے اور اگر

تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ

ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمھارے بھائی ہیں (کوئی غیر نہیں) اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے (الگ) پہچانتا ہے اور اگر

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى

خدا چاہتا تو تم کو مشکل میں ڈال دیتا۔ بے شک اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ف۳ اور (مسلمانو!) مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو

يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ

اور شرک کرنی والی عورت کیسی ہی تم کو بھلی (کیوں نہ) لگے اس سے مسلمان لونڈی بہتر ہے اور

لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ

مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں (اپنی عورتیں) ان کے نکاح میں نہ دو اور مشرک تم کو کیسا ہی بھلا (کیوں نہ) لگے اس سے مسلمان غلام بہتر

مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

(ہے) مشرک (مرد و زن) تو لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ

ف۱ ہجرت کے لغوی معنی چھوڑ دینے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں وطن کا چھوڑنا مراد ہے کہ پیغمبر صاحب اور ان کے وقت کے مسلمان کافروں کے ڈر سے اپنے اپنے وطن چھوڑ کر مدینے میں آ رہے تھے پھر خدا نے یہ کیا کہ مسلمانوں نے پیغمبر صاحب کی زندگی میں مکہ فتح کر لیا اور تمام جزیرۂ عرب میں مسلمانوں کا راج ہو گیا لوگوں کو دین کی آزادی نصیب ہوئی ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی ہندوستان میں گو نصاریٰ کی عملداری ہے مگر کسی پر مذہبی سختی اور روک ٹوک نہیں عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود اسی لیے ہم مسلمانوں پر مذہب کی رو سے ہجرت فرض نہیں اور یوں کوئی اپنی خوشی سے ترک وطن کر کے مدینے جا رہے تو حرج نہیں بلکہ بہتر ہی جانا چاہیے۔

ف۲ یعنی دنیا کو بھی ساتھ ساتھ آخرت کا بھی سوچ کرنا ہے آدمی کو چاہیے کہ اچھی طرح سمجھ بوجھ کر خرچ کا انتظام کرے خدا کی راہ کا خرچ ہو یا اپنی دنیا کی ضرورتوں کا ۱۲

منزل ۱

ف۳ یتیموں کے مال کی حفاظت کے لیے احتیاط کا حکم تھا چنانچہ قرآن میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق ناروا طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں انگارے بھر رہے ہیں تو جو لوگ زیادہ احتیاط والے تھے انھوں نے یتیموں کا حصہ بالکل الگ کر دیا کہ ایسا نہ ہو ان کی کوئی چیز ہمارے خرچ میں آ جائے خدا نے سمجھا دیا کہ اصلی غرض یتیم کی اصلاح حال ہے جس میں اس کا فائدہ ہو مگر اس کے کھانے پینے کو اچھوت نہ سمجھو۔



إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

اپنی عنایت سے بہشت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ ہوشیار رہیں

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ

اور (اے پیغمبرؐ) تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (اُن کو) کہدو کہ وہ گندگی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو

وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ

اور جب تک پاک نہ ہولیں اُن کے پاس نہ جاؤ پھر جب نہا دھولیں تو جس طرف سے اللہ نے تم کو بتایا ہے اُن پاس آؤ

أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ ۝

بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور (نیز) صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ۚ

تمہاری بیبیاں (گویا) تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آؤ ف۱ اور اپنے لئے آیندہ (یعنی عاقبت) کا بھی بندوبست رکھو

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا

اور اللہ سے ڈرو اور جانے رہو کہ تم کو اس کے حضور میں حاضر ہونا ہے اور (اے پیغمبرؐ) ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو ف۲ اور (مسلمانو!)

اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ

اپنی (بیہودہ) قسموں (کے حیلے) سے خدا کو (یعنی اس کے نام کو) لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے اور پرہیزگاری رکھنے اور لوگوں میں ملاپ کرانے کا مانع (وذریعہ) نہ ٹھہراؤ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ

اور اللہ سنتا (اور) جانتا ہے ف۳ تمہاری قسموں میں جو لا یعنی (قسمیں) ہیں اُن پر تو خدا تم سے کچھ مواخذہ کرتا نہیں لیکن

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ لِلَّذِينَ

اُن (قسموں) پر تم سے (ضرور) مواخذہ کرے گا جو تمہارے دلی ارادے سے ہوں اور اللہ بخشنے والا بُردبار ہے ف۴ جو لوگ

يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ

اپنی بیبیوں پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں اُن کو چار مہینے کی مُہلت ہے پھر (اس مدت میں) اگر رجوع کریں تو اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

بخشنے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کی ٹھان لیں تو (بھی) اللہ سُنتا اور جانتا ہے ف۵

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ

اور جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو وہ اپنے آپ کو تین دفعہ کپڑوں کے آنے تک روکے رکھیں

أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَ

اور اگر اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتی ہیں تو جو کچھ بھی (بچے کی قسم سے) خدا نے اُن کے پیٹ میں پیدا کر رکھا ہے اُس کا چھپانا اُن کو جائز نہیں اور

ع ۵ ۲۷ ۱۱

ف۱ عورت کھیتی ہے اور مرد کاشتکار اور نطفہ بیج تو جس طرح کاشتکار بیج کی حفاظت کرتا ہے کہ بیج کہیں ضائع نہیں ہونے پاتا اور یہیں ڈالتا ہے جہاں اُگے ایسی ہی حفاظت مرد کو کرنی چاہئے اور وہ نہیں ہے مگر اسی طریقے میں جو سب کو معلوم ہے ۱۲ ف۲ آیندہ کا بندوبست کرنے کے ایک مطلب تو وہ ہیں جو ترجمے سے ظاہر ہوتے ہیں کہ دنیا داری کے کاموں میں اتنے محو نہ ہو جاؤ کہ دین کے کاموں میں تم سے غفلت ہونے لگے اور اس میں ایک اشارہ اس بات کا بھی پایا جاتا ہے کہ عورتوں کے ساتھ اس نیت سے ہمبستر ہو کہ خدا اولاد دے اور وہ دنیا میں تمہارے کام آئے اور خدا اُن کو نیک بنائے تو آخرت میں بھی اُن کی استغفار وغیرہ سے ماں باپ کو نفع پہنچے ۱۲ ف۳ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک کام سراسر صلاح اور موجب ثواب ہے اور آدمی غصے میں آ کر اس کے نہ کرنے کی قسم کھا بیٹھتا اور ایسی قسم کا نباہ کرنا چاہتے ہیں جیسے ترجیح سعدی کا قول کہ آزردن دل دوستان جہل است و کفارہ یمین سہل ۱۲

ل منزل

ف۴ لا یعنی قسم سے وہ قسم مراد ہے جو بغیر قصد و ارادے کے تکیہ کلام کے طور پر زبان سے نکل جائے جیسے بعض لوگ باتوں کے سلسلے میں بے ارادہ قسم واللہ باللہ کہہ دیا کرتے ہیں اگر اس طرح کی قسموں کا کفارہ تو نہیں ہے مگر خدا نے اس کو لغو فرمایا ہے اور مومن کی شان یہ ہے کہ لغو سے محترز رہے چنانچہ اٹھارہویں پارے میں مومنوں کی چند صفتیں مذکور ہیں ان میں ایک صفت والَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ بھی ہے کفارہ نہ ہو مگر خدا کے نام پاک کی بے توقیری تو لغو قسموں میں ضرور پائی جاتی ہے اعاذنا اللہ منہا و سائر المعاصی ۱۲ ف۵ قسم کے سلسلے میں ایک خاص طرح کی قسم کا تذکرہ فرمایا جس کو اصطلاح شرع میں ایلاء کہتے ہیں کہ مرد نے عورت کے پاس جانے کی قسم کھائی تو اس کو چار مہینے کی مہلت ہے اس کے بعد رجوع کرے یا چاہے تو چار طلاق دے ف۶ حدیث کی رو سے دوسرے شوہر کے ساتھ ہمبستری کا ہونا بھی ضرور ہے

الْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا

اور اُن کے شوہر (اُن کو اچھی طرح رکھنا چاہیں تو وہ اس اثنا میں اُن کو (اپنی زوجیت میں) واپس لینے کے زیادہ حقدار ہیں

إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ

اور جیسے (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے ویسے ہی دستور کے مطابق عورتوں کا (حق مردوں پر) ہے البتہ مردوں کو

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ

عورتوں پر فوقیت ہے اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ طلاق (جس کے بعد رجوع ہو سکتا ہے) دو ہی طلاقیں ہیں جو دو دفعہ (کرکے) دی جائیں پھر

بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ

(دو طلاقوں کے بعد یا تو) دستور کے مطابق (زوجیت میں) رکھنا ہے یا حسن سلوک کے ساتھ رخصت کر دینا اور یہ جائز نہیں کہ جو مہر تم اُن کو دے چکے ہو اُس میں سے کچھ (بھی واپس) لے لو

شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ

مگر یہ کہ میاں بی بی کو (اس بات کا) خوف ہو کہ (خدا نے میاں بی بی کے سلوک کی) جو حدیں مقرر کر دی ہیں اُن پر قائم نہیں رہ سکیں گے تو اگر تم لوگوں کو اس بات کا خوف ہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ

اور عورت (اپنا پیچھا چھڑانے کے عوض) کچھ دے ڈالے تو اس میں دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں تو ان سے آگے مت بڑھو اور جو

يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا

اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں سے آگے بڑھ جائیں گے وہی لوگ بے انصاف ہیں۔ پھر اگر عورت کو تیسری بار طلاق دے دی تو

تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ

اس کے بعد جب تک عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے ف اُس (پہلے شوہر) پر حلال نہیں (ہو سکتی)۔ ہاں اگر دوسرا شوہر (بھی) (ہم بستر ہو کر) اُس کو طلاق دے دے تو دونوں (میاں بی بی)

عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

کہ (پھر) ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لیں بشرطیکہ دونوں کو یہ توقع ہو کہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں پر قائم رہ سکیں گے اور یہ اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں

يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ

جن کو وہ اُن لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے جو (مصالح خانہ داری کو) سمجھتے ہیں اور جب تم عورتوں کو (دو بار) طلاق دے دو اور اُن کی عدت پوری ہونے کو آئے

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ

تو (دو باتوں میں سے) ایک بات (اختیار کرو) یا تو (رجوع کر کے) دستور کے مطابق اُن کو (زوجیت میں) رہنے دو یا (تیسری طلاق دے کر) اُن کو اچھی طرح رخصت کر دو اور

ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا

(ایذا دہی کے لئے اُن کو (اپنی زوجیت میں) نہ رکھنا کہ (بعد کو اُن پر) لگو زیادتی کرنے اور جو ایسا کرے گا (تو وہ کچھ) اپنا ہی نقصان کرے گا اور

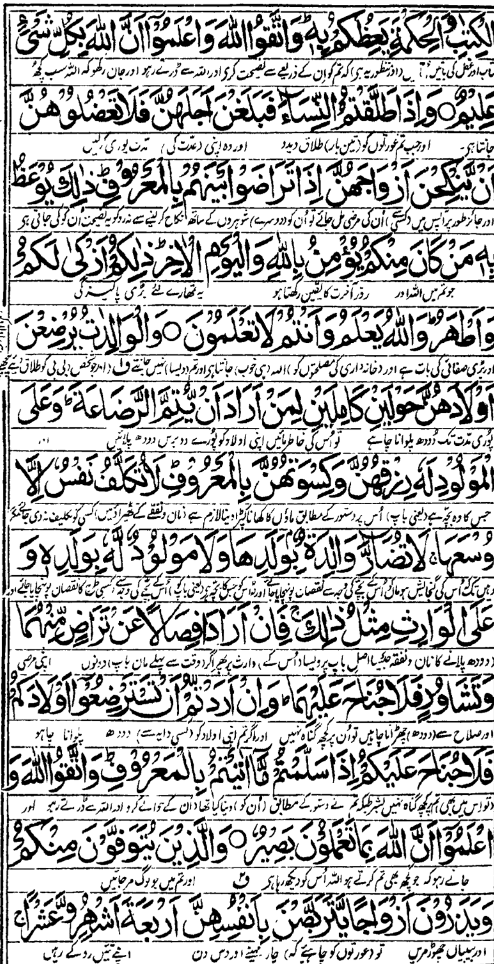
آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ

اللہ کے احکام کو ہنسی (کھیل) نہ سمجھو اور اللہ نے جو تم پر احسان کئے ہیں اُن کو یاد کرو اور (اس کا) یہ (احسان بھی یاد کرو) کہ اُس نے تم پر

ف حدیث کی رو سے دوسرے شوہر کے ساتھ ہم بستری کا ہونا بھی شرط ہے ۱۲

منزل ۱

الکتب



الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

کتاب اور عقل کی باتیں ... (اور منظور یہ ہے) کہ تم کو اِن کے ذریعے سے نصیحت کرے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ

جانتا ہے۔ اور جب تم عورتوں کو (تین بار) طلاق دیدو اور وہ اپنی (عدّت کی) مدت پوری کرلیں

اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ ذٰلِكَ يُوْعَظُ

اور جائز طور پر آپس میں دکستی) اُن کی مرضی مل جائے تو اُن کو (دوسرے) شوہروں کے ساتھ نکاح کرلینے سے نہ روکو یہ نصیحت اُن کو کی جاتی ہے

بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ

جو تم میں اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتا ہو یہ تمھارے لئے بڑی پاکیزگی

وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ

اور بڑی صفائی کی بات ہے اور (خانہ داری کی مصلحتوں کو) اللہ (ہی خوب) جانتا ہے اور تم (ویسا) نہیں جانتے ف۱ (اور جو شخص (بی بی کو طلاق دیدے تو)

اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى

تو اُس کی خاطر مائیں اپنی اولاد کو پورے دو برس دودھ پلائیں پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا

جس کا وہ بچہ ہے (یعنی باپ) اُس پر دستور کے مطابق ماؤں کا کھانا کپڑا دینا لازم ہے (نان و نفقے کے ٹھیرا دیں) کسی کو تکلیف نہ دی جاتی مگر

وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۤ وَ

وہیں تک کہ اُس کی گنجائش ہو ماں کو اُس بچے کی وجہ سے نقصان پونہچایا جائے اور نہ اُس کو جس کا بچہ ہے (یعنی باپ کو) اُس بچے کی وجہ سے کسی طرح کا نقصان پونہچایا جائے اور

عَلَي الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

(دودھ پلانے کا نان و نفقہ جیسا اصلِ باپ پر ویسا اُس کے) وارث پر بھی اگر (وقت سے پہلے ماں باپ) دونوں اپنی مرضی

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ

اور صلاح سے (دودھ) چھڑانا چاہیں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم اپنی اولاد کو (کسی دایہ سے) دودھ پلوانا چاہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

(تو اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم نے دستور کے مطابق (اُن کو) دینا کیا تھا وہ اُن کے حوالے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ

جانے رہو کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے ف۲ اور تم میں جو لوگ مرجائیں

وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ

اور بیبیاں چھوڑ مریں تو (عورتوں کو چاہیے کہ) چار مہینے اور دس دن اپنے تئیں روکے رہیں

٢٩

ع ٣ الثلثۃ ١٤

ف۱ عرب کے لوگوں نے طلاق کا کھیل بنا رکھا تھا طلاق دینے پر آمادہ ہوتے تو ایک دم سے سیکڑوں طلاقیں دیتے چلے جاتے یا طلاق دی اور رجوع کرلیا پھر طلاق دی پھر رجوع کرلیا پھر اُن میں جب بلانہ حمیت کی کچھ انتہا نہ تھی اور مصالح خانہ داری پر نظر نہیں رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے اِن آیات میں طلاق کے معاملے کو ایسا سلجھا دیا کہ اس سے بہتر سلجھانا ممکن نہیں۔ طلاق کے بارے میں اپنی ناپسندگی بھی ظاہر فرمادی اور مجبوری دینی پڑے تو اُس کے قاعدے بتادیئے اور خانہ داری کی مصلحتیں بھی سمجھا دیں ۱۲

ف۲ عورتوں کو طلاق ہو جانے پیچھے دودھ پیتے بچوں کی مشکل پڑ جاتی ہے میاں بی بی میں تو طلاق سے پیدا ہوگئی عداوت ایک دوسرے کی ضد سے اولاد کی شفقت میں کمی بھی آجاتی ہے اس صورت میں ایسا انتظام کرنا کہ مفارقت ہونے پیچھے میاں بی بی ایک دوسرے کو نقصان نہ پونہچا سکیں اور نہ اولاد کی مٹی خوار ہو اُن ہی حکموں کی تعمیل سے ہو سکتا ہے جو خدا نے اِن آیتوں میں بیان فرمائے ہیں چنانچہ لا تضارّ والدۃ بولدھا ولا مولود لہ بولدہ کے دونوں معنے ہو سکتے ہیں کہ نہ اولاد کی وجہ سے ماں باپ کو نقصان کا پونہچانا مناسب ہے اور نہ ماں باپ کی باہمی کشمکش سے اولاد کو نقصان پونہچایا جاوے پھر اولاد کا دودھ پلوانا ماں سے یا کسی دایہ سے یہ بھی ماں باپ کی مرضی اور صلاح پر رکھا ہے اور دودھ پلانی کے حق کی پوری حفاظت کردی کہ جتنے دنوں ماں دودھ پلائے اُس کو اُس کا حق جو دستور کے مطابق ٹھیرا ہو بے عذر حوالے کردیا جائے ۱۲

ف۱ یعنی نکاح ثانی کی تمہید کے طور پر زیب و زینت وغیرہ جائز طریقے سے جو کچھ کریں تو اس میں تم پر کسی طرح کا گناہ نہیں کہ اُن کو زیادہ دن تک گھر میں رکھ کر نکاح نہ کرنے پر مجبور کیا جیسا کہ عرب کے زمانہ جاہلیت کا دستور تھا ۱۲

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ

پھر جب اپنی (عدت کی) مدت پوری کرلیں تو جائز طور پر جو کچھ اپنے حق میں کریں اُس کا تم (وارثانِ میت) پر کچھ الزام نہیں

بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم

اور تم لوگ جو کچھ (بھی) کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے ف۱ اور اگر تم کسی بات کی آڑ میں (ان) عورتوں کو نکاح کا پیام دو

بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ

یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو تو اس میں (بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں اللہ کو معلوم ہے کہ تم کو

سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا

ان (عورتوں) کے ساتھ نکاح کرنے کا خیال آئے گا (سو مضائقہ کی بات نہیں) مگر ان سے نکاح کا ٹھہراؤ چپکے سے بھی نہ کرنا ہاں

مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ

جائز طور پر بات کہہ گزرو (تو کچھ حرج کی بات نہیں) اور جب تک میعادِ مقرر (یعنی عدت) اختتام کو نہ پہنچ لے عقدِ نکاح کی بات پکی نہ کر بیٹھنا

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ

اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہارے جی میں ہے اللہ اُس کو جانتا ہے تو اُس سے ڈرتے رہو اور یہ بھی جانے رہو کہ

اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿﴾ لَّا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ

اللہ بخشنے والا (اور) بردبار ہے اگر تم نے

مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى

عورتوں کو ہاتھ نہ لگایا ہو (اور) نہ اُن کا مہر ٹھہرایا ہو اور اس سے پہلے اُن کو طلاق دیدو تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہاں ایسی عورتوں کے ساتھ کچھ سلوک کردو

الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى

مقدور والے پر اپنی حیثیت کے قدر (سلوک کرنا لازم ہے) اور بے مقدور پر اپنی حیثیت کے قدر (اور) سلوک (جو کچھ بھی ہو) دستور کے مطابق

الْمُحْسِنِينَ ﴿﴾ وَإِن طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ

جن کا شیوہ احسان کرنے کا ہو اُن پر (ایسی عورتوں کا یہ بھی ایک طرح کا حق ہے) اور اگر ہاتھ لگانے سے پہلے عورتوں کو طلاق دیدو اور

فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ

اُن کا مہر ٹھہرا چکے ہو تو جو کچھ تم نے ٹھہرایا تھا اُس کا آدھا (دینا آئے گا) مگر یہ کہ (عورتیں) چھوڑ دیں یا (مرد)

يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ

جس کے ہاتھ میں عقدِ نکاح (کا جوڑے رکھنا یا توڑ دینا) ہے (اپنا حق) چھوڑ دے (یعنی پورا مہر دینے پر راضی ہو) اور (اپنا حق) چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب

وَلَا تَنسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿﴾ حَافِظُوا

اور آپس کی بڑائی کو مت بھولو ف۲ اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے ف۳

ف۲ بڑائی اسی میں ہے کہ آدمی کشمکش کے وقت دب جائے اور اپنا حق سارا یا تھوڑا چھوڑ دے ۱۲

ف۳ طلاق اور مہر کے متعلق چار صورتیں ہیں اول تو یہی صورت کہ مہر کا ٹھہراؤ ہو کر نکاح ہوا میاں بی بی ایک ساتھ رہے اس کے بعد طلاق دی تو مہر دینا پڑیگا دوسری صورت مہر کے ٹھہراؤ بغیر نکاح ہوا اور میاں بی بی ایک ساتھ رہے اور اُس کے بعد طلاق دی تو مہر مثل لازم آئے گا یعنی جو اُس عورت کی قوم میں رواج ہو تیسری صورت مہر کا ٹھہراؤ ہو کر نکاح ہوا میاں بی بی جمع نہیں ہونے کہ طلاق دیدی اس صورت میں آدھا مہر چوتھی صورت مہر کا ٹھہراؤ نہیں ہوا اور میاں بی بی کے جمع ہونے کی نوبت بھی نہیں آئی اور طلاق دیدی تو مہر کچھ نہیں۔ یہ صورت سب میں کم ہو اور قریب قریب ایسی اگر واقع ہوتی تھی جیسے ان دنوں میں لوگ منگنیاں کر کے چھوڑ دیتے ہیں کہ اگرچہ نکاح نہیں بلکہ تمہیدِ نکاح ہے لیکن اسی بات سے بھی کسی قدر عورت کی سبکی ہوتی ہے اُس کا معاوضہ جوڑے وغیرہ سے سلوک کر دینا ہے مہر نہیں اور ایسا خیال ہوتا تھا کہ ایسی طلاق سے عورت کی حق تلفی ہوتی ہے اور مرد بے مروتی اور عورت کی حق تلفی کا گنہگار تو فرمادیا کہ اس قسم کا معاہدہ ایسی نوبت نہیں پہنچاکہ مرد پر کچھ الزام آئے یا عورت کو اس سے بڑا نقصان پہنچے آخیر کی دو صورتیں اس جگہ ذکر فرمائیں اور پہلی صورت سورۂ نساء میں مذکور ہے اور دوسری صورت کا حکم حدیث میں ہے یہ حکم طلاق کے متعلق ہیں اور جس عورت کا شوہر مر جائے اُس کو ان چار صورتوں میں پورا مہر یا مہر مثل ملے گا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے اور یہاں سے معلوم ہوا کہ نکاح بے ٹھہراؤ مہر کے بھی ہو جاتا ہے نکاح ہونے پیچھے یا آپس میں راضی رضا ہو کر جو ایسی کہ یا حاکم مہرِ مثل ٹھہرا دے گا ۱۲

عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ○ فَاِنْ

(مسلمانو تمام) نمازوں کا (عموماً) اور بیچ کی نماز کا (خصوصاً) لحاظ رکھو اور (نماز میں) اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہو ف۱ پھر اگر

خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ

تم کو (دشمن کا) ڈر ہو (اور ارکان نماز پورے پورے نہ بجا لا سکو) تو پیدل یا سوار (جس حالت میں ہو جیسی کرتے بن پڑے نماز ادا کر لو) پھر جب تم

مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ

کہ تم اُس کو پہلے نہیں جانتے تھے اُسی طریقے سے اللہ کی یاد کرو۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور بیبیاں چھوڑ مریں

اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ

تو اپنی بیبیوں کے حق میں ایک برس تک کے سلوک (یعنی نان و نفقے) اور گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کر مریں

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ

پھر اگر عورتیں (از خود گھر سے) نکل کھڑی ہوں تو جائز باتوں میں سے جو کچھ اپنے حق میں کریں اس کا تم پر کچھ گناہ نہیں

مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ

اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ف۲ اور جن عورتوں کو طلاق دی جائے اُن کے ساتھ (مہر کے علاوہ بھی) دستور کے مطابق جوڑے وغیرہ

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ ع ۷ ۱۵

کہ پرہیزگاروں پر اُن کا یہ بھی ایک طرح کا حق ہے۔ اسی طرح اللہ تم لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنے احکام کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (ان

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠

(اے پیغمبر) کیا تم ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر کے مارے نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں ہی تھے

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۣ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

پھر خدا نے اُن کو حکم دیا کہ مر جاؤ (اور وہ مر گئے) پھر (خدا نے) اُن کو جلا اُٹھایا بے شک اللہ تو لوگوں پر (بڑا) مہربان ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لیکن اکثر لوگ (اس کا) شکر نہیں کرتے ف۳ اور مسلمانو خدا کی راہ میں (خدا کے دشمنوں یعنی کافروں سے) لڑو اور

اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا

جانے رہو کہ اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے ف۴ کون ہے جو اللہ کو خوش دلی کے ساتھ قرض دے

حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠

کہ خدا اُس (قرض) کو اُس کے لیے کئی گنا بڑھا دے گا اور اللہ (لوگوں کو) تنگ دست بھی کرتا ہے اور کشائش بھی دیتا ہے

وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنْ بَعْدِ

اور اُسی کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے ف۵ (اے پیغمبر) کیا تم نے بنی اسرائیل کے سرداروں کی حالت پر نظر نہیں کی کہ ایک زمانے میں اُنھوں نے

ف۱ احادیث سے ثابت ہے کہ بیچ کی نماز سے عصر کی نماز مراد ہے اور چونکہ یہ وقت دُنیا کے کاروبار میں مشغول رہنے کا ہے اس وجہ سے اس نماز کی بڑی تاکید اور بڑی فضیلت ہے اور نمازِ عصر کو بیچ کی نماز اس لیے فرمایا کہ صبح اور ظہر دو نمازیں دن کی اس سے پہلے ہیں اور مغرب و عشا رات کی دو نمازیں اس کے بعد ۱۲

ف۲ ایسی ہی صورت کے لیے ایک آیت پہلے گزر چکی ہے جس میں چار مہینے دس دن عدت کے ٹھہرے ہیں وہ اب اگرچہ تلاوت میں مقدم ہے مگر اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے اور چار مہینے دس دن کی تعیین سے برس بھر کی مدت منسوخ ہو گئی ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ عورت ایک برس تک از مال شوہر متوفی سے نان و نفقہ پائے اور شوہر کے گھر سے کوئی اس کو نکالے نہیں اگر وہ از خود عدت پوری کیے پیچھے نکل کھڑی ہو اور شاید دوسرے نکاح کے لیے آمادگی کرنے لگے اور ایسی صورت میں وارثان شوہر متوفی اس کا نان و نفقہ بند کر دیں گے تو ان لوگوں پر نان و نفقے کے بند کر دینے اور اس عورت کی بابت نکاح ثانی کرنے سے کسی طرح کا گناہ عائد نہیں ہوتا ۱۲

ف۳ اس آیت میں تعلیم ہے تقدیر پر صابر رہنے کی کہتے ہیں کہ اگلے زمانے میں بنی اسرائیل کے کچھ لوگ وبا کے ڈر سے گھر چھوڑ بھاگ گئے تھے جہاں بھاگ کر گئے اُسی جگہ وبا نے اُن کو آ دبایا اور سب مر گئے پھر ایک مدت کے بعد حزقیل پیغمبر اُدھر سے ہو کر گزرے اور اُنھوں نے دعا کی خدا نے اُن کو پھر جلا اُٹھایا ۱۲

ف۴ یعنی جو لوگ جہاد کرنے میں عذرات لا یعنی پیش لائیں اللہ اُن کے عذرات کو سنتا اور اُن کی نیتوں کو جانتا ہے ۱۲

ف۵ خدا کو قرض دینے سے یہ مراد ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کیا جائے اور چونکہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب ثابت ہو جاتا ہے اس لیے اس کو قرض سے تعبیر کیا۔ حسن کے معنی تو ہیں اچھا اور مراد وہی معنی ہیں جو ہم نے ترجمے میں لکھے ہیں اور عرف میں قرض حسن بے سودی قرض کو کہتے ہیں بولنے میں قرض حسنا بولا جاتا ہے ۱۲

مُوسٰى إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ

موسیٰ کے بعد اپنے (وقت کے) پیغمبر (شموئیل) سے درخواست کی تھی کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کیجئے کہ ہم (اس کے سہارے سے) اللہ کی راہ میں جہاد کریں

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا

(پیغمبر نے) کہا اگر تم پر جہاد فرض کیا جائے تو تم سے کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو بولے

نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا

کہ ہم اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں سے تو نکالے جا چکے تو ہمارے لئے اب کونسا عذر ہے کہ خدا کی راہ میں نہ لڑیں ۔ پھر جب

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ○

ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے معدودے چند کے سوا باقی سب پھر بیٹھے اور اللہ نافرمانوں کو خوب جانتا ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا

اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا کہ اللہ نے (تمہاری درخواست کے مطابق) طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا (اس پر) لگے کہنے

أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ

کہ اس کو ہم پر کیونکر حکومت مل سکتی ہے حالانکہ اس سے تو حکومت کے ہم ہی زیادہ حقدار ہیں کہ اس کو تو

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً

مال (دولت کے اعتبار) سے بھی کچھ ایسی فارغ البالی نصیب نہیں (پیغمبر نے) کہا کہ اللہ نے تم پر (حکمرانی کے لئے) اسی کو پسند فرمایا ہے اور (مال میں نہیں تو)

فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○

علم (میں) اور جسم میں اس کو (بڑی) فراخی دی ہے ف۲ اور اللہ اپنا ملک جس کو چاہے دے اور اللہ (بڑی) گنجائش والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ

اور ان کے پیغمبر نے ان سے کہا کہ طالوت کو (اس جانب اللہ) بادشاہ ہونے کی یہ نشانی ہے کہ وہ صندوق جس میں تمہارے دل پر دردگار کی طرف سے تسلی (بخشنے والی چیز) ہے (یعنی تورات) ہو

مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ

اور (نیز) موسیٰ اور ہارون کی یادگار کی بچی ہوئی چیزیں (یعنی اس میں) ہیں (وہ تمہارے پاس آ جائے گا اور) فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہوں گے

الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○

اگر تم ایمان رکھتے ہو تو یہ ایک بات تمہارے لئے نشانی (کافی) ہے

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ

غرض جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا تو (اس نے ان سے) کہا کہ اللہ ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے

فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا

تو جو شخص اس میں سے پانی پی لے گا (اس کی نسبت تصور کیا جائے گا کہ) وہ میرا نہیں اور جو نہ پئے گا وہ (سمجھا جائے گا کہ) میرا ہے مگر (ہاں)

وقف لازم

ف۱ حضرت موسیٰ کے بعد چند روز بنی اسرائیل کی حالت اچھی رہی کہ وہ ملک کنعاں میں فتوحات کرتے چلے جاتے تھے مگر تھے بے چین ایک وضع پر قائم نہیں رہتے تھے قدیمی شرارتیں پھر شروع کیں۔ خدا نے دشمنوں کو ان پر غلبہ دیا اور ان کے مخالف جالوت بادشاہ نے ان کو بہت دق کیا اس وقت شموئیل پیغمبر تھے بنی اسرائیل نے ان کی طرف رجوع کیا۔ باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲ ف۲ علم کی فراخی یہ کہ مثلاً لڑائی کے فن سے خوب واقف ہے اور جسم کی فراخی یہ کہ بڑا توانا و قد آور ہے ۱۲ ف۳ کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے پاس ایک صندوق تھا اس میں تورات کا ایک نسخہ تھا موسیٰ علیہ السلام کا عصا من کا مرتبان ہارون علیہ السلام کا جبہ لڑائی میں اس صندوق کو تبرکاً آگے رکھتے تھے جالوت نے بنی اسرائیل کو دھر دبایا تو صندوق بھی ان سے چھین لیا گیا اب جو طالوت کی ماتحتی میں لڑائی ٹھیری تو ادھر جالوت والوں نے اس صندوق کو چھکڑے پر لاد کر ان کے لشکر کی طرف ہانک دیا کہ یہی مادہ فساد ہے بنی اسرائیل نے اس صندوق کا پہنچ جانا بہت غنیمت سمجھا اور یہ ان کے حق میں فال نیک ہوئی اور ان کی ہمتیں قوی ہو گئیں اور یہ خدا کا احسان تھا کہ فرشتے اس صندوق کو بنی اسرائیل کی طرف گھسیٹ لائے ۱۲

ملنز ۱

ع ۲۲ ۶ ۱۶

مِنْ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ

اپنے ہاتھ سے کوئی ایک (آدھ) چلّو بھر لے (اور پی لے تو مضائقہ نہیں) لیکن اُن لوگوں میں سے معدودے چند کے سوا سب نے تو اُس (دریا) میں سے پی لیا

فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

پھر جب طالوت اور ایمان والے جو اُس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہو گئے تو (جن لوگوں نے طالوت کی نافرمانی کی تھی) لگے کہنے کہ ہم میں تو

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ

جالوت اور اُس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی آج دم ہی نہیں (اس پر) وہ لوگ جن کو یقین تھا کہ اُن کو خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے بول اُٹھے

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ

اکثر (ایسا ہوا ہے کہ) اللہ کے حکم سے تھوڑی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی ہے اور اللہ

الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا

صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ اور جب جالوت اور اُس کی فوجوں کے مقابلے میں آئے تو دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر کے دہانے کھول دے

صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ

اور (لڑائی میں) ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے پھر اُن لوگوں نے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ قف وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ

اللہ کے حکم سے دشمنوں کو بھگا دیا اور جالوت کو داؤد نے قتل کیا اور اُن کو خدا نے سلطنت دی اور (انتظامی) عقل (عطا فرمائی) اور

عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ

جو (علم وہنر) اُس کی مرضی میں آیا اُن کو سکھا دیا ف ۱ اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے سے بعض کو (کرسی حکومت پر سے) نہ ہٹاتا رہتا تو ملک (انتظام) درہم برہم ہو جائے

الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

لیکن اللہ دُنیا جہان کے لوگوں پر (بڑا) مہربان ہے (اے پیغمبر) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ تِلْكَ الرُّسُلُ

تم کو (جبرئیل) حاضر وحی کے ذریعے سے) برحق پڑھ کر سناتے ہیں اور بیشک تم پیغمبروں میں سے ہو۔ یہ پیغمبر (جو ہم نے وقتاً فوقتاً بھیجے)

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ

اِن میں سے بعض کو بعض پر برتری دی ان میں سے کوئی تو ایسے ہیں جن کے ساتھ (خود) اللہ نے کلام کیا اور بعض کے (دوسرے امور میں) درجے بلند کیے

وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ

اور مریم کے فرزند عیسیٰ کو ہم نے کھلے کھلے معجزے دیئے اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے اُن کی تائید کی اور اگر خدا چاہتا

اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

تو جو لوگ اُن (پیغمبروں) کے بعد ہوئے وہ اپنے پاس کھلے ہوئے نشان آنے کے بعد ایک دوسرے سے نہ لڑتے

منزل

ف ۱ طالوت کے لشکر میں داؤد علیہ السّلام بھی تھے۔ انھوں نے جالوت کو مارا۔ طالوت نے اپنی بیٹی اُن سے بیاہ دی۔ اس سلسلے سے طالوت کے بعد داؤد علیہ السّلام بادشاہ ہوئے۔ قرآن کے دوسرے مقامات میں اس کا بھی مذکور ہے کہ داؤد علیہ السّلام کو زرہ بنانی بھی آتی تھی۔ اور جانوروں کی بولیاں بھی سمجھتے تھے۔ عجب نہیں حکمت اور علم میں اسی کی طرف اشارہ ہو۔

الثلث الجزء

وقف لازم

وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ

لیکن (تاہم) لوگوں ایک دوسرے سے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض وہ تھے جو ایمان لائے اور بعض وہ تھے جو کافر ہی رہے اور اگر خدا چاہتا

اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

تو (یہ لوگ) آپس میں نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ف۱ مسلمانو!

آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

ہمارے دیئے ہوئے میں سے (کچھ نیک راہ میں بھی) خرچ کرو مگر اس سے پہلے کہ وہ دن آ موجود ہو (یعنی قیامت) جس میں نہ (خرید) فروخت ہوگی

فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ اللَّهُ

اور نہ یاری (دوستی)، اور نہ سفارش ف۲ اور جو (راہِ خدا میں خرچ نہ کرکے نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں وہ لوگ ظالم (اپنا ہی نقصان کرتے) ہیں۔ اللہ

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ

(وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانۂ عالم کا) سنبھالنے والا نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے جو اس کے اذن کے بغیر اس کی جناب میں (کسی کی) سفارش کرسکے ف۳

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا

جو کچھ لوگوں کو پیش (آ رہا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے وہ اُس (سب) کو معلوم ہے اور لوگ اس کی معلومات میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں رکھتے مگر

بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ

جتنی وہ چاہتا ہے اس کی کرسی (سلطنت) آسمان و زمین (سب) پر حاوی ہے ف۴ اور آسمان و زمین کی حفاظت اُس پر (مطلق) گراں نہیں

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ

اور وہ (بڑا) عالی شان (اور) عظمت والا ہے دین میں زبردستی کا کچھ کام نہیں ف۵ گمراہی سے ہدایت (الگ) ظاہر ہوچکی ہے

الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

تو جو شخص بتوں سے معتقد نہ ہو اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی پکڑ رکھی ہے

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ

جو ٹوٹنے والی نہیں (اور اس کا بیڑا پار ہے) اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اللہ ایمان والوں کا حامی (و مددگار) ہے

الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

کہ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاتا ہے اور جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں

أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ

ان کے حامی شیطان ہیں کہ ان کو (ایمان کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں یہی لوگ

ف۱ مطلب یہ ہے کہ خدا چاہتا تو تمام بنی آدم کی طبائع ایک ہی طرح کی ہوتیں تو ان میں اختلاف نہ رہتا لیکن اس نے حق و باطل دو چیزیں بنائیں آدمی کو حق و باطل کی تمیز اور تمیز کے علاوہ اختیار کہ حق کا رستہ اختیار کرے یا باطل کا آدمی کا بااختیار پیدا کرنا خدا کا فعل ہے اور حق و باطل کی تمیز کرنا اور ایک کو لینا اور دوسرے کو چھوڑنا آدمی کا ۱۲

ف۲ سفارش سے یہ معنی ہیں کہ سفارش کرنے والا حاکم کو محکوم کے وہ حقوق یاد دلاتا ہے جو اس کو بھول گئے ہیں یا معلوم نہیں سو خدا تو بھول چوک اور لاعلمی کے عیب سے بری ہے اس کی سرکار میں سفارش کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اس پر بھی خدا اپنی طرف سے اظہار رحمت اور سفارش کرنے والے کی طرف سے اظہار ہمدردی اور گناہ گار کی تسلی کے لئے فرشتوں اور پیغمبروں اور نیک بندوں کو سفارش کی اجازت دے گا ۱۲ منہ

ف۳ مراد یہ ہے کہ خدا پایۂ تخت سلطنت پر بیٹھا ہوا تمام جہان میں شاہانہ حکومت کر رہا ہے۔ آسمان زمین سارا جہان اسی کی حکومت کے علاقے میں ہے ۱۲

ف۴ خدا تو کھلے لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں زبردستی نہیں اور لوگ ہیں کہ ناحق اسلام پر تہمت لگاتے ہیں کہ بزور شمشیر پھیلایا گیا اگر کسی بادشاہ نے دین کو ملک گیری کا حیلہ بنا کر ایسا کیا بھی ہو تو دین پر کیا الزام ۱۲

ع ۵ ۳۴ ۱

أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرٰهٖمَ فِي

دوزخی ہیں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے (اے پیغمبر) کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر نظر نہیں کی جو صرف اس وجہ سے

رَبِّهٖٓ أَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ إِذْ قَالَ إِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيٖ وَيُمِيتُ ۙ قَالَ

کہ خدا نے اُس کو سلطنت دے رکھی تھی (شیخی میں آکر) ابراہیم سے اُن کے پروردگار کے بارے میں لگا حجت کرنے جب ابراہیم نے (اُس سے) کہا کہ میرا پروردگار تو

أَنَا أُحْيٖ وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرٰهٖمُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ

کہ میں (بھی) جلاتا اور مارتا ہوں ف۱ ابراہیم نے کہا (کہ اچھا) اللہ تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے

فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

آپ اس کو مغرب سے نکالیں (تو جانیں) اس پر وہ کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا (اور پھر بھی وہ ایمان نہ لایا) اور اللہ ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا

الظّٰلِمِينَ ○ أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوشِهَا ۚ

یا (اے پیغمبر کیا تم نے) مثلاً اُن (بزرگ کے حال) پر نظر نہیں کی جو ایک بستی پر سے ہو کر گزرے اور وہ (ایسی اجڑی پڑی تھی کہ) اپنی چھتوں پر ڈھئی پڑی تھی

قَالَ أَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ

ف۲ (دیکھ کر تعجب سے) لگے کہنے اللہ اِس (بستی) کو اس کے مرے (یعنی اس قدر اجڑے) پیچھے کیسے زندہ (یعنی آباد) کرے گا اس پر اللہ نے اُس کو سو برس تک مردہ رکھا

بَعَثَهٗ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَلْ

پھر اُن کو جلا اُٹھایا (اور) پوچھا تم (اِس حالت میں) کتنی مدت رہے کہا ایک دن رہا ہوں گا یا ایک دن سے بھی کم فرمایا (نہیں) بلکہ

لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانْظُرْ

تم سو برس (اسی حالت میں) رہے اب اپنے کھانے اور اپنے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ کوئی بھی سڑی نہیں اور اپنے گدھے کی طرف (بھی) نظر کرو جس پر تم سوار تھے

إِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِلنَّاسِ ۖ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

اور (تمہارے اتنے دنوں مُردہ رکھنے اور پھر جلا اُٹھانے سے مقصود یہ ہے کہ) ہم تم کو لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائیں اور گدھے کی ہڈیوں کی طرف (دیکھو)

ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

(اور) پھر اُن پر گوشت مڑھتے ہیں۔ پھر جب اُن (بزرگ) پر (قدرت الٰہی کا یہ کرشمہ) ظاہر ہوا تو بول اُٹھے کہ اب میں یقین (کامل) کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

قَدِيرٌ ○ وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهٖمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ ۖ

قادر ہے ف۳ اور (اے پیغمبر اُس واقعہ کو بھی یاد کرو کہ) جب ابراہیم نے (خدا سے) درخواست کی کہ اے میرے پروردگار (ایک نظر) مجھکو (بھی تو) دکھا کہ تو مردے

قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ

عرض کیا کیوں نہیں (تیرے فرمانے سے یقین تو ہے) مگر (ایک نظر دیکھنا بھی چاہتا ہوں) تاکہ میرے دل کو پورا اطمینان ہو جائے فرمایا تو (اچھا) چار پرند لو اور انکو اپنے پاس منگوا (اور) بوٹی بوٹی کردو

إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ

پھر ایک ایک پہاڑی پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو پھر اُن کو بلاؤ تو وہ آپ تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے (یہ نمونہ قدرت دیکھو)

ف۱ یہ بات اُس کافر بادشاہ نے اس سے کہی کہ وہ جس کو چاہتا بے گناہ مروا دیتا اور جس خونی مستوجب القتل کو چاہتا چھوڑ دیتا اور دہشتی سے مفلسوں کو مال دار کر دیتا تھا ف۲ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پہلے پرانے مکانات کی چھتیں گرتی ہیں پھر آخرکار دیواریں اُن پر آ گرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اُجڑی پڑی تھی ۱۲ ف۳ مفسروں نے بستی اور شخص کی تعیین میں اختلاف کیا ہے ایک قول یہ ہے کہ بخت نصر بیت المقدس کو آگ لگا کر شہر کو اُجاڑ کر بنی اسرائیل کو پکڑ لے گیا تھا عزیر علیہ السلام اس ویرانی کے وقت میں بیت المقدس پر سے ہو کر گزرے اور ظاہر حال پر نظر کر کے اُن کو نا امیدی ہوئی کہ ایسے اجڑے بھی بستے ہیں اللہ نے اُن کو اپنا نمونہ قدرت دکھایا کہ سو برس تک مرے پڑے رہے پھر زندہ کیا تو بیت المقدس اتنے عرصہ میں پھر آباد ہو گیا تھا اور اُن کے گدھے کو خدا نے اُن کی آنکھوں دیکھتے جلا اُٹھایا خدا نے اُن کے کھانے پینے کی حفاظت کی کہ وہ باسی تک نہیں۔ عزیر علیہ السلام کو صرف یہ حیرت تھی کہ خدا خلاف عادت قدرتوں کو کیونکر نافذ کرتا ہے اور وہ بادشاہ جس نے ابراہیم علیہ السلام سے حجت کی تھی اُس کو سرے سے نہ اُس کی قدرت ہی کا انکار تھا عزیر علیہ السلام کو انکار نہ تھا بلکہ تعجب تھا انکار اور تعجب میں بڑا فرق ہے مگر ملتے جلتے ہوئے اسی واسطے خدا نے دونوں قصے ایک ہی جگہ یکے بعد دیگرے بیان فرمائے اور عزیر کے قصے میں کاف تشبیہ ترتیب کیا ہے بادشاہ کی سی بد عقیدگی نہیں ہے مگر اسی کے لگ بھگ اور یہ جو فرمایا کہ باوجودیکہ سو برس مرے رہے تب ایک دن یا ایک دن سے بھی کم بتایا تو اس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ دانے میں مرگئے تھے اُن کو دیر کا احساس ہی نہ تھا۔ اور یہی حال تو قیامت میں ہوگا کہ کافر دنیا اور عالم برزخ میں رہنے کی مدت کو اتنا ہی تھوڑا بتائیں گے

ع۱ غفلت شعار آدمی زندگی میں نہیں سمجھتا ۱۲

۳۵ ع ۳ ۴

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

اور جان رکھو کہ اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے ف۱ جو لوگ اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ

اُن کی (خیرات کی) مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں پیدا ہوں ہر بال میں سو دانے

حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ الَّذِينَ

اور اللہ برکت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ (بڑی) گنجائش والا (اور ہر ایک چیز کے حال سے) واقف ہے جو لوگ

يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا

اپنے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کیے پیچھے (کسی طرح کا) احسان نہیں جتاتے اور نہ (لینے والے کو کسی طرح کی)

وَلَا أَذًى ۙ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ایذا دیتے ہیں اُن کو (اُن کے دیئے کا) ثواب ان کے پروردگار کے ہاں ملے گا اور (آخرت میں) نہ تو اُن پر (کسی قسم کا) خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح پر) آزردہ خاطر ہوں گے

قَوْلٌ مَعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ

نرمی سے جواب دیدینا اور (سائل کے اصرار سے) درگزر کرنا اُس خیرات سے بہت بہتر ہے جس کے (دیئے) پیچھے (سائل کو کسی طرح کی) ایذا ہو اور اللہ بے نیاز (اور)

حَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى

بُردبار ہے ف۲ مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان جتانے اور (سائل کو) ایذا دینے سے

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ

اُس شخص کی طرح اکارت مت کرو جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور آخرت کا یقین نہیں رکھتا

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ

تو اُس کی (خیرات کی) مثال چٹان کی سی ہے کہ اُس پر (کچھ) تھوڑی سی مٹی (پڑی) ہو پھر اُس پر بڑا زور کا مینہ (برس کر) اور اُس کو صاف کر (کے بہا) لے گیا

لَا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

(اسی طرح قیامت میں) ریاکاروں کو اُس (خیرات) میں سے جو اُنھوں نے کی تھی کچھ بھی ہاتھ نہیں لگے گا اور اللہ اُن لوگوں کو جو (نعمت کی) ناشکری کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيتًا

اور جو لوگ خدا کی رضا جوئی کے لیے اور اپنی نیت ثابت رکھ کر اپنے مال خرچ کرتے ہیں

مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ

اُن کی مثال ایک باغ کی سی ہے جو اُونچے پر (واقع) ہو ف۳ اُس پر بڑا زور کا مینہ (پڑے) تو وہ اپنا دوچند پھل لایا

فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ

اور اگر اُس پر زور کا مینہ نہ (بھی) پڑا تو اُس کو پھوار (بھی) بس کرتی ہے اور تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ (اُس کو) دیکھ رہا ہے بھلا تم میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند کرے گا

ف۱ خدا نے ابراہیم علیہ السلام کو نمونۂ قدرت تو دکھایا مگر زندگی کا بھید نہ بتایا وہی قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي (یعنی روح ایک امرِ ربی ہے) ف۲ بے نیاز ہے یعنی اُس کو ایسی خیرات کی پروا نہیں جو احسان جتا کر دی جائے اور بُردبار ہے کہ لوگ دے کر احسان جتاتے اور سائل کو ایذائیں دیتے ہیں اور وہ برداشت کرتا ہے ۱۲
ف۳ درخت نشیب میں ہوں اور جڑوں میں پانی جمع رہے تو جڑیں گل جاتی ہیں اور درخت بڑھنے پھولنے پھلنے نہیں پاتا اس لیے اونچے پر واقع ہونے کی قید لگائی ۱۲

أَن تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

کہ کھجوروں اور انگوروں کا اُس کا ایک باغ ہو اُس کے تلے نہریں (بہتی) بہ رہی ہوں

لَهُ فِيهَا مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ

ہر طرح کے پھل اُس کو وہاں میسّر اور بڑھاپے نے اُس کو آلیا اور اُس کے ننھے ننھے چھوٹے ناتواں بچے ہیں

فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ

اب اُس (باغ) پر چلا ایک بگولا جس میں (بھری ہوئی) تھی آگ تو وہ (باغ) جل (کر راکھ کا ڈھیر) ہو گیا اسی طرح اللہ (اپنے) احکام کھول کھول کر تم لوگوں سے بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ

تاکہ تم غور کرو مسلمانو! (خدا کی راہ میں) عمدہ چیزوں میں سے خرچ کرو

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ

تم نے تجارت وغیرہ سے آپ کمائی ہوں تو اور ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کی ہوں تو اور ناکارہ چیز کے دینے کا ارادہ بھی نہ کرنا

مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ ۚ وَاعْلَمُوا

کہ لگو اُس میں سے خرچ کرنے حالانکہ (وہ ہی چیز کوئی تم کو دینی چاہے تو تم اُس کو کبھی خوشی سے) نہ لو مگر یہ کہ (دیدہ و دانستہ) اُس (کے لینے) میں چشم پوشی کر جاؤ اور جانے رہو

أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ

کہ اللہ بے نیاز (اور) سزاوار حمد (و ثنا) ہے وا شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا اور بےشرمی کی بات (یعنی بخل) پر برانگیختہ کرتا ہے

وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يُؤْتِي

اور اللہ اپنی طرف سے (قصوروں کی) معافی اور برکت کا تم سے وعدہ فرماتا ہے اور اللہ (بڑی) گنجائش والا اور سب (حال سے) واقف ہے

الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ

جس کو چاہتا ہے (بات کی) سمجھ دیتا ہے اور جس کو (بات کی) سمجھ دی گئی تو بے شک اُس نے بڑی دولت پائی

وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم

اور نصیحت بھی وہی مانتے ہیں جو سمجھدار ہیں اور جو خرچ بھی تم (خدا کی راہ میں) اُٹھاؤ یا (اُس کے نام کی) کوئی منت مانو

مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ۝

وہ (سب) اللہ کو معلوم ہے۔ اور جو لوگ (غیر خدا کی منت وغیرہ مان کر خدا کا) حق مارتے ہیں (قیامت کے دن) کوئی اُن کا مددگار نہ ہوگا

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ

(لوگو!) اگر خیرات ظاہر میں دو تو وہ بھی اچھا (کہ اس سے خیرات کے علاوہ دوسروں کو بھی ترغیب ہوتی ہے) اور اگر اُس کو چھپاؤ اور حاجتمندوں کو دو

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

تو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے (کہ اس میں نام و نمود کا دخل ہونے نہیں پاتا) اور (ایسا دینا) تمہارے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس سے خبردار ہے

ع ۳۶ ۶ ۴

وا بعض لوگ بےکار اور بے مصرف چیزیں خیرات کے طور پر خرچ کر دیا کرتے اور ثواب کی اُمید رکھتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمایا کہ مال ردی خدا کی راہ میں دینا اور ثواب کی اُمید رکھنا بیہودہ سری ہے ۱۲

منزل ۲



لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا

(اے پیغمبر) ان لوگوں کو راہِ راست پر لانا تمہارے ذمے نہیں بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لاتا ہے اور تم لوگ (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی (خیرات کے طور پر) خرچ کرو گے

مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا

سو اپنے لیے اور تم تو خدا ہی کی رضا جوئی کے لیے خرچ کرتے ہو ف۱ اور (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی (خیرات کے طور پر) خرچ کرو گے

مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ○ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ

(قیامت کے دن) تم کو پورا پورا بھر دیا جائے گا اور (تمہارا کچھ) حق نہ مارا جائے گا۔ (خیرات تو) اُن حاجتمندوں کا حق ہے جو

أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ

اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں ملک میں کسی طرف کو (جانا چاہیں تو) جا نہیں سکتے (جو شخص ان کے حال سے)

الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

بے خبر ہے وہ ان کی خودداری (کی وجہ) سے ان کو غنی سمجھتا ہے (لیکن اے مخاطب) تو (ان کو دیکھے تو) ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے کہ محتاج ہیں مگر ہاں

إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ○ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

لگ لپٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے اور جو کچھ بھی تم لوگ (اپنے) مال میں سے (خیرات کے طور پر) خرچ کرو گے تو (خوب یقین کر رکھو کہ) اللہ اس کو جانتا ہے ف۲ جو لوگ

أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

رات اور دن چھپے اور ظاہر اپنے مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں تو ان (کے دیئے) کا ثواب ان کے پروردگار کے ہاں اُن کو ملے گا

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا

اور (قیامت میں) ان پر (تو کسی قسم کا) خوف طاری ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے۔ جو لوگ سُود کھاتے ہیں (قیامت کے دن)

لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ

کھڑے نہیں ہو سکیں گے مگر اُس شخص کا سا کھڑا ہونا جس کو شیطان نے (اپنی) لپیٹ سے مخبوط الحواس کر دیا ہو

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَ

یہ اُن کے اس کہنے کی سزا ہے کہ جیسا معاملہ بیع ویسا ہی معاملہ سُود حالانکہ بیع کو تو اللہ نے حلال کیا ہے اور

حَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ

سُود کو حرام (تو سود کو بیع پر قیاس کرنا صریح غلط ہے) تو جس پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت (کی بات) پہنچی اور (وہ آئندہ کے لئے) باز آ گیا تو جو پہلے (ہو چکا)

وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

اور اس کا معاملہ خدا کے حوالے ف۳ اور جو (ممانعت ہونے کے پیچھے) پھر (سُود) لے تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ دوزخ ہی میں ہمیشہ رہیں گے

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ○

اللہ سُود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے ف۴ اور جتنے ناشکرے ہیں (اور) گناہ نہیں مانتے خدا اُن سے راضی نہیں

ع ۷ ۵ | ۳۷

منزل ۱

ف۱ یعنی جب دوسروں کے نام کی نہیں مان کر اُس خیرات کو کیوں ضائع کرو اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ خدا کے لئے دیتے ہو تو ردی چیز کیوں دو ۱۲

ف۲ ابتدائے ہجرت میں جب پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ مکے سے مدینے تشریف لائے تو معدودے چند مسلمان بھی دین کی تعلیم پانے کے لئے اور کچھ کفار کے ڈر سے بھی پیغمبر صاحب کی خدمت میں جمع ہو گئے تھے یہ لوگ محض بے سر و سامان مسجد نبوی میں رہتے اور انصار مدینہ کی خیرات پر گزر اس کرتے مگر تھے غیور فقر و فاقہ کی وجہ سے صورت سوال تھے مُونھ چھوڑ نہیں مانگتے تھے یہی لوگ اصحاب صفہ بھی کہلاتے ہیں صفہ کے معنی چبوترے کے ہیں مسجد نبوی میں ایک طرف کو کچا چبوترہ سا بنا کر کھجور کے پتوں کا سایہ کر دیا تھا اُسی پر یہ لوگ سوتے بیٹھتے تھے ۱۲

ف۳ یعنی نہ تم اُس سے سود واپس دلا لے کے پیچھے پڑو اور نہ اُس کو ملامت کرو

ف۴ بڑھانے گھٹانے سے مراد برکت کا دینا اور سلب کر لینا ۱۲

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام بھی کیے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا

اُن (کے کیے) کا ثواب اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کو ملے گا اور (آخرت میں) اُن پر نہ تو کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ کسی طرح اندوہ ناک ہوں

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ

مسلمانو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور جو سود (لوگوں کے ذمے) باقی رہ گیا ہے اُس کو چھوڑ دو

مُؤْمِنِينَ ۝ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

اور اگر (ایسا) نہیں کرتے تو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لیے ہوشیار ہو رہو

وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝

اور اگر توبہ کرلو گے تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان اور نہ تمھارا نقصان ف۱

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ

اور اگر (کوئی) تنگ دست (تمھارا مقروض) ہو تو (اُسے) کشائش (کے حاصل ہونے) تک مہلت (دو) اور اگر (قرض) بخش ہی دو تو تمھارے لیے زیادہ اچھا ہے

لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ

اور اُس دن سے ڈرو جب کہ تم اللہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے پھر

تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ہر شخص کو اُس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر (ذرّہ بھر) ظلم نہ ہوگا مسلمانو!

إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ

جب تم آپس میں کسی میعادِ مقرر تک کے لیے قرض کا معاملہ کرنے لگو تو اُس کو لکھ لیا کرو اور (اگر تم کو لکھنا نہ آتا ہو تو) تمھارے درمیان میں (تمھارا) باہمی قرار (نامہ) کوئی

كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ

کوئی لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھ دے اور (جس کو لکھنا آتا ہو) لکھنے والے کو چاہیے کہ لکھنے سے انکار نہ کرے جس طرح خدا نے اُس کو (لکھنا پڑھنا) سکھایا ہے (اُسی طرح) اُس کو بھی چاہیے

فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ

کہ (بے عذر) لکھ دے اور جس کے ذمے قرض عائد ہوگا (وہی دستاویز کا) مطلب بولتا جائے اور اللہ سے کہ وہی اُس کا (حقیقی) کار ساز ہے ڈرے ف۳ اور بتاتے وقت

مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ

(قرض دہندہ کے) حق میں سے کسی طرح کی کاٹ چھانٹ نہ کرے پھر جس کے ذمے قرض عائد ہوگا اگر وہ کم عقل ہو یا معذور ہو یا

لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا

خود دستاویز کا مطلب نہ کرسکتا ہو تو (جو) اُس کا مختار کار (ہو وہ) انصاف کے ساتھ (دستاویز کا) مطلب بولتا جائے۔ اور

ف۱ اگر قرض خواہ اصل ادا کیا ہو، قرضہ سود میں شمار کرنے لگے تو یہ اس کا ظلم ہے اسی طرح قرض دار سود کی نسبت سے پہلے کچھ سود دے چکا ہے اور تب بھی اُس کو اصل قرض میں محسوب کرے تو یہ اُس کا ظلم ہے۔ ف۲ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کا کام آدمی سے نکلے تو بھی اس کو خدا کا احسان ماننا چاہیے۔ اس لیے اسے ایک بندے کو اس کی کارسازی کی توفیق دی ہے

ل منزل ۱

ع ۳۸/۶

شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ

اپنے لوگوں میں سے (جن لوگوں پر تمہارا اطمینان ہو) دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا

کہ اُن میں سے کوئی ایک بھول جائے گی تو ایک دوسرے کو یاد دلا دے گی ف۱

الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ

اور جب گواہ (ادائے شہادت کے لیے) بلائے جائیں تو (حاضر ہونے سے) انکار نہ کریں اور معاملہ میعادی چھوٹا ہو یا بڑا اُس (کی دستاویز) کے لکھنے میں کاہلی نہ کرو

صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

خدا کے نزدیک یہ بہت ہی منصفانہ (کارروائی) ہے اور گواہی کے لئے بھی یہی طریقہ بہت ٹھیک ہے

وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ

اور زیادہ قریب (قیاس) ہے کہ تم (آیندہ) کسی طرح کا شک (و شبہ) نہ کرو مگر سودا دم نقد ہو جس کو تم (ہاتھوں ہاتھ) آپس میں لیا دیا کرتے ہو

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ ص ق

تو اس (کی دستاویز) کے نہ لکھنے میں تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور (ہاں) جب (اس طرح کی) خرید و فروخت کرو تو (احتیاطاً) گواہ کر لیا کرو اور

وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِن تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ

کاتب (دستاویز) کو (کسی طرح کا) نقصان نہ پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو اور اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہاری شرارت ہے

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَإِن كُنتُمْ

اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تم کو معاملے کی صفائی سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اگر

عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُم

سفر میں ہو اور تم کو (کوئی) لکھنے والا نہ ملے (اور قرض لینا ہو) تو رہن با قبضہ (رکھ کر لو) پس اگر تم میں سے ایک کا ایک اعتبار کرے

بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا

(اور بے رہن رکھے قرض دیدے) ف۲ تو جس پر اعتبار کیا گیا ہو (یعنی قرض لینے والا) اُس کو چاہئے کہ قرض دینے والے کی امانت (یعنی قرض) کو (پورا پورا) ادا کرے

الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝

گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اُس کو چھپائے گا تو وہ دل کا کھوٹا ہے۔ اور جو کچھ (بھی) تم لوگ کرتے ہو اللہ کو سب معلوم ہے ف۳

لِّلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ سب) اللہ ہی کا ہے۔ اور (لوگو!) جو تمہارے دل میں ہے اگر اُس کو ظاہر کرو یا اُس کو چھپاؤ

يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اللہ تم سے اُس کا حساب لے گا پھر (دل کے کھوٹ پر) جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر

ف۱ اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کے مقابلے میں عورتیں جہاں عموماً جسمانی توانائی میں گھٹی ہوئی ہیں اُن کی یادداشت بھی مردوں جیسی نہیں ہوتی ۱۲

ف۲ آگے چل کر ایسے قرض کو قرض دینے والے کی امانت فرمایا۔ کیونکہ اُس نے قرض لینے والے کے اعتبار پر قرض دیا گویا اُس کے پاس امانت رکھوا دیا ۱۲

ف۳ اس نوع سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو کہاں تک ہمارے باہمی فسادات کی روک تھام منظور ہے اور کاش ہم سب خدا کی مرضی کو سمجھیں اور اس کے حکموں پر کاربند ہوں کہ خدا کی خوشنودی اور ہمارا فائدہ اسی میں ہے ۱۲

منزل ۱

ع ۳۹ ۷

قَدِيْرٌ ۝ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ

قادر ہے (ہمارے یہ) پیغمبر (محمد) اس کتاب کو مانتے ہیں جو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر اتری ہے اور (پیغمبر کے ساتھ دوسرے) مسلمان بھی

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

(یہ) سب کے سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے کہ (سب پیغمبروں کا دین ایک ہے اور کہتے ہیں کہ) ہم خدا کے پیغمبروں میں سے کسی ایک کو

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

(بھی) جدا نہیں سمجھتے (یعنی سب کو مانتے ہیں) اور بول اُٹھے کہ (اے ہمارے پروردگار، ہم نے (تیرا ارشاد) سنا اور تسلیم کیا اے ہمارے پروردگار (بس تیری ہی

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ

اللہ کسی شخص پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس (کے اُٹھانے) کی اس کو طاقت ہو جس نے اچھے کام کئے تو اُن کا نفع بھی اُسی کے لئے ہے اور جس نے برے کام

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا

اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو (اس کے) وبال میں نہ پکڑ اور اے ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں

كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا

جس طرح تو نے اُن پر (اُن کے گناہوں کی پاداش میں احکام سخت کا) بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال ف اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس (کے اٹھانے) کی

بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا حامی ہے مددگار ہے تو اُن لوگوں کے مقابلے میں

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

جو کافر ہیں ہماری مدد کر

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدینے میں اُتری اور اس کی (شروع اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان) دو سو آیتیں ہیں اور بیس رکوع

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

الٓمّٓ اللہ (وہ ذات پاک ہے) اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ (کارخانہ عالم کا) تھامنے والا اے پیغمبر اسی نے تم پر یہ کتاب برحق اُتاری

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝

جو اُن (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے (نازل ہو چکی) ہیں اور اسی نے اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے تورات اور انجیل اُتاری

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۬ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور اسی نے (اور چیزوں کو بھی) نازل کیا جن سے حق و باطل کا فرق (ظاہر ہوتا ہے) ف۲ جو لوگ خدا کی آیتوں سے منکر ہیں

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ

بے شک اُن کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے بے شک اللہ (ایسا دانا و بینا ہے کہ)

ف۱ ہم مسلمان صرف تین فرقوں کو اہل کتاب مانتے ہیں سب سے پہلے یہود کہ اُن کے پیغمبر موسیٰ پر تورات شریف نازل ہوئی یہود کے بعد عیسائی یا نصاریٰ کہ اُن کے پیغمبر عیسیٰ پر انجیل شریف نازل ہوئی پھر آخر میں ہم اہل اسلام کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل ہو کر قیامت تک پیغمبری کا خاتمہ ہو گیا ان میں سے یہودی عیسائیوں کو نہیں مانتے عیسائی ہم مسلمانوں کو اور ہم مسلمان ہیں کہ یہود اور عیسائی دونوں کو مانتے ہیں کہ موسیٰ اور اُن کی تورات اور عیسیٰ اور اُن کی انجیل سب برحق ہیں یعنی خدا کے پیغمبر تورات انجیل خدا کا کلام ہے یہود کو تو رہنے دو کہ ان کو دینی دنیاوی کسی قسم کی ترقی نہیں اتنی بڑی زمین ملک خدا تنگ نہیں اور ایک چپہ پر ان کی شاہی حکومت نہیں جہاں ہیں دوسروں کے محکوم۔ دین کی ترقی اس سے بند ہے کہ ہندوؤں کی طرح کسی کو اپنے میں نہیں ملاتے اور اپنے زعم فاسد میں خدا کی رحمتوں کے ٹھیکہ دار بنے ہوئے ہیں انجیل شریف میں زیادہ تر اخلاقی تعلیم ہے پس عیسائیوں میں اگر شریعت ہے تو وہی آزادی کا پہلو لئے ہوئے موسوی شریعت جس کا لب لباب دس حکم ہیں جو احکام عشرہ کے نام سے مشہور ہیں ان میں یہ حکم بھی ہیں کہ کل کے لئے ذخیرہ نہ کرو۔ اگر تیرے داہنے گال پر کوئی طمانچہ مارے تو بایاں بھی اس کے آگے کر دے کہ لے اور مار۔ اپنے جانی دشمن کی بہتری کے لئے ویسے ہی سچے دل سے دعا مانگا کر جیسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے۔ یہ اور اس طرح کے اور احکام صرف کتاب میں لکھنے کے لئے ہیں ورنہ جس نے جامۂ بشریت پہنا ہے اس نے تو نہ کبھی ان کی تعمیل کی اور نہ آئندہ کرے گا اور نہ ایسے احکام ہونے کے دنیا کا انتظام چل سکتا ہے موسوی شریعت میں طہارت اور کھانے پینے کی حلت و حرمت کے متعلق ایسے سخت حکم ہیں کہ آخر عیسائیوں نے اُن کی پابندی چھوڑ دی یہودیوں میں ایک ذبیحہ اس قدر مشکل ہے کہ برسوں کے سیکھنے سے کوئی ایک آدھ شرائط ذبیحہ کو پورے طور پر ادا کر سکتا ہے اسکے متعلق آٹھویں پارے کے پانچویں رکوع میں ایک آیت ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا تا لَصٰدِقُوْنَ اس سے یہودیوں کے ذبیحے کا اشکال اور اشکال کا سبب خوب ظاہر ہوتا ہے عیسائیوں نے اس قسم کی سختیوں سے تو نجات حاصل کی مگر ہزار مشکلوں کی ایک مشکل ان کے یہاں تثلیث کا عقیدہ ہے کہ جس کے پیچھے ساری عمر سر مارا کرو اور سمجھ میں نہ آئے ہم مسلمانوں پر خدا کا بڑا احسان ہے کہ ہمارا مذہب علمی اور عملی کل مشکلات سے آزاد ہے اور اس کی تصدیق وہ کرے جو اہل کتاب کے تینوں مذہبوں سے تفصیلی واقفیت رکھتا ہو ۱۲

ف۲ فرقان کے لفظی معنی فرق کے ہیں اور اصلی مطلب وہی ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اب رہی یہ بات کہ وہ کیا چیزیں ہیں بعض کہتے ہیں معجزات بعض کہتے ہیں عقل سلیم بعض کہتے ہیں دوسرے پیغمبروں کے صحیفے بعض کہتے ہیں قرآن جس کا تذکرہ تاکید کے طور پر دوسرے لفظوں میں مکرر فرمایا ہے ۱۲

لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ

اُس سے کوئی چیز چھپی نہیں (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں وہی (قادر مطلق) ہی جو

فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ

جو ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہی تم لوگوں کی صورتیں بنا تا ہی اُس کے سوا کوئی معبود نہیں زبردست حکمت والا (اے پیغمبر) وہی (ذات پاک) ہی

اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری جس میں سے بعض آیتیں پکّی (یعنی صاف وسیدھی) ہیں کہ وہی اصل کتاب ہیں اور (بعض) دوسری

مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ

مشتبہ کہ اُن کے معنوں میں کئی پہلو نکل سکتے ہیں، تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہی وہ تو قرآن کی اُن ہی مشتبہ آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں

مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ڤ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ڤ

تاکہ فساد پیدا کریں اور تاکہ اُن کے اصلی مطلب کی ٹوہ لگائیں حالانکہ اللہ کے سوا اُن کا اصلی مطلب کسی کو معلوم نہیں

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ

اور جو لوگ علم میں بڑی پایگاہ رکھتے ہیں وہ تو آیات مشتبہ کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے (کہ) سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہی

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا

اور سمجھاتے وہی سمجھتے ہیں جن کو عقل ہی اور علم والے یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تم کو راہ راست پر لائے پیچھے ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ

اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت (کا خلعت) عطا فرما کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہی اے ہمارے پروردگار تو

النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

ایک (نہ ایک) دن جس (کے آنے) میں (کسی طرح کا) شبہہ ہی نہیں لوگوں کو (اعمال کی جزا دینے کے لئے) اکٹھا کرنے والا ہی، اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا جو لوگ

كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَ

(دین اسلام سے) منکر ہیں اللہ کے ہاں نہ تو اُن کے مال ہی اُن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ اُن کی اولاد ہی (اُن کے کچھ کام آئے گی) اور

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۝ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

یہی ہیں (جو) دوزخ کے ایندھن (ہوں گے) (اِن کی بھی وہی) فرعون والوں اور اُن سے پہلے لوگوں کی سی گت (ہونی ہی)

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو اللہ نے اُن کو اُن کے گناہوں کی پاداش میں دھر پکڑا اور اللہ کی مار بڑی سخت ہی

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ

(اے پیغمبر) جو لوگ (دین اسلام سے) منکر ہیں اُن سے کہہ دو کہ کوئی دن جاتا ہی کہ تم مسلمانوں کے مقابلے میں مغلوب ہو گے اور مرے پیچھے قیامت کے دن دوبارہ

ف قرآن ہی تو آسمانی کتاب مگر لوگوں کے سمجھانے کو اُتری ہی اور لوگوں کا حال یہ ہی کہ بہت سی باتیں اُن کی سمجھ سے باہر ہیں جیسے حالات بعد مرگ یا مثلاً خدا کی ذات و صفات کا علم تفصیلی یا روح کی ماہیت وغیرہ اور کلّموا النّاس علیٰ قدرِ عقولہم کے قاعدے سے اُن ہی کے محاورے اُن ہی کی عادات کے موافق اُن سے بات کہنی ہوتی ہی تو بہت سی باتیں قرآن میں ہیں اور اُن کی ٹھیک ٹھیک سمجھ میں نہیں آتی مگر اصل دین ایسا صاف اور واضح ہی کہ احمق سے احمق اور جاہل سے جاہل بھی سمجھتا ہی جس کا خلاصہ یہ ہی کہ انسان کسی مصلحت سے چندروز کے لیے دنیا میں بھیجا گیا ہی اُس میں ایک طرح کی روح ہی جو ابدالآباد تک باقی رہیگی جسمانی تعلقات کی وجہ سے انسان کو بہت سی حاجتیں پیش آتی ہیں جس سے گُوناگوں کشمکش واقع ہوتی ہی اور اس کشمکش کا ضروری نتیجہ ہی فساد و یہی گناہ کی اصل ہی گناہوں کا اثر روح پر پڑتا ہی جس سے روح کی وہ ہستی جو بعد مرگ ہونے والی ہی بنتی اور بگڑتی ہی انسان کو عقل دی گئی ہی جو اُس کو بتاتی ہی کہ دنیا میں کس طرح پر رہنا چاہیے اور نور عقل کو زیادہ روشن کرنے کے لیے خدا نے وقتاً فوقتاً پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں ہیں دین دار ہونے کے لیے کچھ ایسی بڑی عقل اور بڑی معلومات درکار نہیں انسان کو اپنی حالت میں غور کرنا اور دنیا کی زندگی کو چند روزہ اور اپنے تئیں عاجز روئے حقیقت سمجھنا بس کرتا ہی یہی وہ باتیں ہیں جن کو محکمات فرمایا۔ کوئی فرد بشر ان کے سمجھنے سے معذور نہیں بات بات میں کھُرپنچ نکالنا اپنی عقل کو بڑا سمجھنا اور اُس سے وہ کام لینا جس کے سرانجام کی اُس میں صلاحیت نہیں دین سے بے بہرہ رہنے کی علامت ہی یہ مرض زیادہ تر پڑھے لکھوں میں ہوتا ہی اور آج کل کے انگریزی تعلیم یافتوں میں اسی قسم کی گمراہی کثرت سے دیکھی جاتی ہی اور دین کے اعتبار سے یہ حالت بری حالت ہی ایسا آدمی ضروری باتوں کو چھوڑ کر غیر ضروری باتوں کے پیچھے پڑا رہتا ہی فرض کو ناغہ اور نفل کو اپنے اوپر لازم کرتا ہی اور اُس کو بھی نباہ نہیں سکتا اس آیت میں اسی طرح سمجھا دیا گیا ہی کہ مبہم اور مشتبہ باتوں کے درپے ہونا دین داری کے خلاف اور گمراہ ہونے کی نشانی ہی

منزل ۱

الْمِهَادُ ۝ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ

(دین اسلام سے انکار رکھنے والو!) اُن (مخالف) گروہوں میں تمہارے (سمجھنے کے) لیے خدا کی قدرت کی (بڑی بھاری) نشانی (ظاہر) ہو چکی ہے جو (بدر کے مقام پر)

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ

خدا کی راہ میں لڑتا تھا اور دوسرا (گروہ) منکروں کا تھا جن کو آنکھوں دیکھتے مسلمانوں کا گروہ اپنے سے دو چند دکھائی دے رہا تھا ف اور

اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي

اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے اس میں شک نہیں کہ جو لوگ (دل کی) سوجھ رکھتے ہیں اُن کے لیے اس (واقعہ) میں (بڑی) عبرت ہے

الْاَبْصَارِ ۝ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۤءِ وَالْبَنِيْنَ

(لوگوں کی بناوٹ ہی اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ اُن) کو (دنیا کی) مرغوب چیزوں یعنی (مثلاً) بی بیوں اور بیٹوں

وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

اور سونے چاندی کے بڑے بڑے ڈھیروں اور عمدہ عمدہ گھوڑوں

وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

اور مویشیوں اور کھیتی کے ساتھ دلبستگی بھلی معلوم ہوتی ہے (حالانکہ) یہ (تو) دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں اور (ہمیشہ کا)

حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اچھا ٹھکانا تو اُسی اللہ کے ہاں ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (اگر چاہو تو) میں تم کو ان (دنیا کی چند روزہ فائدوں) سے بہت بہتر چیز بتاؤں (وہ یہ کہ)

عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

اُن کے پروردگار کے ہاں (بہشت کے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہیں (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝

باغوں کے علاوہ (اُن کے لئے) پاک صاف بیبیاں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) خدا کی خوشنودی (ہے) اور اللہ بندوں (کے نیک و بد) کو دیکھ رہا ہے

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار ہم (تجھ پر) ایمان لائے ہیں تو ہم کو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا

النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَ

(یہی لوگ ہیں) صبر کرنیوالے اور سچ بولنے والے اور (خدا کے) فرماں بردار اور (خدا کی راہ میں) خرچ کرنے والے اور

الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَ

آخر شب کے وقتوں میں (توبہ و) استغفار کرنے والے۔ (خود) اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور

الْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۤئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ

فرشتے اور علم والے بھی (گواہی دیتے ہیں) اور نیز یہ کہ اللہ عدل و انصاف کے ساتھ (کارخانۂ عالم کو) سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں زبردست

ف یعنی واقع میں تو کافر بہت تھے اور مسلمان کم مگر خدا نے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کی ایسی ہیبت بٹھادی تھی کہ مسلمان اُن کو اپنے سے دو چند دکھائی دیتے تھے یا یہ کہ جنگ بدر میں خدا نے مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھی بھیجے تھے فرشتے ملاکر کافروں کو مسلمان دو چند دکھائی دیتے تھے۔ غرض کچھ بھی ہو خدا کی تائید سے تھوڑے مسلمانوں نے بہت سے کافروں کو مار ہٹایا اور لڑائی جیت لی اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ مسلمان آنکھوں دیکھتے کافروں کو دو چند دیکھتے تھے باایں ہمہ خدا نے اُن کو ہمت دی تھی ۱۲ ف معلوم ہو کہ کارخانۂ عالم کو خدا نے آب و خاک و باد و آتش چار عناصر مختلف الطبائع سے بنایا ہے اور ایک وقت خاص تک عناصر میں اختلاط و التیام رہتا ہے اور جو نسبت عناصر میں رکھی گئی ہے ایک وقت خاص تک اُس میں کمی بیشی نہیں ہونے پاتی ورنہ وہ مخلوق جو عناصر سے مرکب ہے اپنی حالت پر قائم نہ رہے مثلاً مخلوقات میں سے ہم ایک انسان کو لیتے ہیں جس کی نسبت سعدی نے اس مضمون کو عمدہ طور پر ادا کیا ہے قطعہ چار طبع مخالف و سرکش ؛ چند روزے بوند باہم خوش ؛ چون یکے زیں چہار شد غالب ؛ جان شیریں بر آید از قالب ؛ تو عناصر میں عدل و انصاف کا یہ پیرایہ ہے کہ اُن کی باہمی نسبت کو ایک وقت خاص تک نہ بدلنے دیا جائے چنانچہ یہ حالت عالم کے ذرّے ذرّے میں دیکھی جاتی ہے اور بقائے عالم اسی نسبت کے باقی رہنے پر موقوف ہے یا اس مضمون کو ہم انسانوں کی دوسری حالت پر منطبق کرتے ہیں تو پاتے ہیں کہ ان میں باہم عداوتیں ہیں جھگڑے ہیں زور و ظلم ہے فساد ہے۔ اور اگر خدا اقوام کو زیر و زبر نہ کرتا رہے تو یہ سب آپس میں کٹ مریں

دوسری جگہ فرمایا ہے ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی العٰلمین ترجمہ اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے سے بعض کو (کرسی حکومت پر سے) نہ ہٹاتا رہے تو ملک کا انتظام درہم برہم ہو جائے لیکن اللہ دنیا کے لوگوں پر بڑا مہربان ہے اور بقائے عالم کی تدبیروں میں سے ایک بڑی تدبیر یہ ہے اگرچہ ظاہر میں حکام دنیا انتظام کرتے ہیں مگر انتظام عالم میں بڑا دخل دین کو ہے دین لوگوں کے ارادوں اور نیتوں پر اثر ڈالتا ہے جو حکام کی دسترس سے بالکل خارج ہے یعنی قانونِ دنیا تو گویا مرض کے پیدا ہوئے پیچھے اُس کا ازالہ کرتا ہے اور قانونِ دین جو سراسر عدل و انصاف پر مبنی ہے سرے سے مرض کے پیدا ہونے کو روکتا ہے ۱۲

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

دین (حق) تو خدا کے نزدیک یہی اسلام ہے (اور کچھ نہیں) اور اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) نے جو (دین حق سے) مخالفت کی

إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ

تو (حق بات) معلوم ہونے کے بعد (کی اور) آپس کی ضد سے (کی) اور جو شخص خدا کی آیتوں سے منکر ہو

اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُل أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ

تو اللہ کو (اُس سے) حساب لیتے (اور اُس کو نافرمانی کی سزا دیتے) کچھ دیر نہیں لگتی (پس اے پیغمبر) اگر (اہل کتاب) اس پر بھی تم سے حجت کریں تو (کہو کہ)

لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُل لِّلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ

اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (اُن کا بھی یہی حال ہے) اور (اے پیغمبر) اہل کتاب اور (عرب کے) جاہلوں سے پوچھو کہ تم بھی اسلام لاتے ہو؟ (یا نہیں) پس اگر

أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝

اسلام لے آئیں تو بے شک راہ راست پر پڑ گئے اور اگر منہ موڑیں تو (اے پیغمبر تم پر حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہے اور بس اور اللہ بندوں کے حال (خوب) دیکھ رہا ہے

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ

جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار رکھتے ہیں اور ناحق (ناروا) پیغمبروں کو قتل کرتے (اور نیز) اُن لوگوں کو قتل کرتے

الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

جو (اُنھیں) انصاف کرنے کو کہتے تو (اے پیغمبر) ایسے لوگوں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝

یہی ہیں جن کا سارا کیا دھرا دنیا و آخرت (دونوں) میں اکارت اور نہ (خدا کے مقابلے میں) کوئی اُن کا مددگار

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن (علمائے یہود کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو (فہم) کتاب تورات سے ایک حصہ ملا تھا اُن کو کتاب اللہ (یعنی اُسی تورات) کی طرف

بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ وَهُم مُّعْرِضُونَ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن

اس پر بھی اُن میں کا ایک گروہ پھر بیٹھتا ہے اور وہ (تسلیم حکم تورات سے) منحرف ہیں ف یہ (خود سَری ان میں) اس سے (پیدا ہوئی) کہ اِن کو دعویٰ ہے

تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا كَانُوا

ہم کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی تو بس گنتی کے چند روز اور جو افترا پردازیاں یہ کرتے رہے ہیں اُسی نے اِن کو اِن دین (کے بارے) میں مغالطے دے رکھے ہیں

يَفْتَرُونَ ۝ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ

پھر (دیکھنا) اُس دن (یعنی قیامت کو) جس (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں (اُن کی) کیسی (گت) بنے گی جب ہم اُن کو اپنے حضور میں حساب کو جمع کریں گے

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي

شخص کو جیسا اُس نے (دنیا میں) کیا ہے پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں ہو گا (اے پیغمبر تم دعا میں) کہو کہ اے خدا (سارے) ملک کے مالک تو ہی

ف۱ اَسلمتُ وجہِیَ لِلّٰہ کے لفظی معنی تو یہ ہیں کہ میں نے اپنا مُونھ خدا کے آگے جھکا دیا لیکن ہمارے محاورے میں مُونھ کی جگہ سَر یا گردن بولتے ہیں اسی لیے ہم نے مُونھ کو سر سے تعبیر کیا ہے ۱۲

ف۲ ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے ایک دن اوّل وقت چالیس پیغمبروں کو قتل کیا۔ اِس پر اُن میں سے ایک سو ستر آدمی پیغمبروں کے قاتلوں کو لگے ملامت کرنے تو شام سے پہلے پہلے ان کو بھی تہ تیغ کر دیا اِس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ ہو تو عجب نہیں ۱۲

ف۳ تورات میں بی بی والے مرد اور شوہر والی عورت کی زناکاری کی سزا تھی سنگسار کر دینا چنانچہ اب اسلام میں بھی یہی حکم باقی ہے یہود تو خدا اور خدا کے احکام کے ساتھ کھیل کرتے ہی رہتے تھے غربا پر سزائے سنگساری کو جاری کرتے اور اُمرا اور سردار لوگوں کے حق میں کوئی نہ کوئی تاویل نکال گھڑی کرتے اور افسوس ہے کہ اس طرح کی نالائقی ہم مسلمانوں میں بھی بعض بناوٹی فقہا سے سرزد ہوئی ہے اور ہوتی رہتی ہے۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی مالدار یہودی سے زنا کاری کا فعل سرزد ہوا اور یہود کے علما نے اُس کو سنگساری کی سزا سے بچانا چاہا۔ اور حیلہ یہ تصنیف کیا کہ چلو نے پیغمبر صاحب کے پاس کیسی وجہ سے اُن کو پیغمبر صاحب سے یہ توقع ہی ہو گی کہ شاید سنگسار نہ کریں یہاں مُدعا یہ ہی کا کیا کام تھا۔ وہی تورات اور قرآن کے حکم کے مطابق سنگسار کرنے کو فرمایا یہود لگے کہنے کہ تورات میں ایسا حکم نہیں ہے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ لاؤ تورات دکھاؤ تورات آئی تو پیغمبر صاحب کو اُمّی سمجھ کر حکم سنگساری کو ہاتھ سے ڈھک کر چھپا دیا ایک صحابی پڑھے لکھے تھے اُنھوں نے چوری پکڑی۔ اس آیت میں اسی قصے کی طرف اشارہ ہے ۱۲۔

الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ

جس کو چاہے سلطنت دے اور تو (ہی) جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو (ہی) جس کو چاہے عزت دے اور

تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ تُولِجُ

تو (ہی) جسے چاہے ذلت دے (ہر طرح کی) خیر و خوبی تیرے ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے تو (ہی گرمیوں میں)

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

رات کو (گھٹا کر) دن میں شامل کر دے اور تو (ہی جاڑوں میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں شامل کر دے اور تو (ہی) بے جان سے جان دار اور

وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ لَا يَتَّخِذِ

تو (ہی) جان دار سے بے جان نکالے اور تو (ہی) جس کو چاہے بے حساب روزی دے تو اپنے فضل سے مسلمانوں کو ملک داری اور دنیا کی عزت سے بھی ضرور دے گا ف۱

الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ

مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا

ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ

تو اس سے اور اللہ سے کچھ سروکار نہیں مگر (اس تدبیر سے) کسی طرح پر اُن (کی شرارت) سے بچنا چاہو (تو خیر) اور

اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ○ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ

اللہ تم کو اپنے (جلال) سے ڈراتا ہے اور (آخر کار) اللہ ہی کی طرف جانا ہے ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے چھپاؤ

أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ

یا اُسے ظاہر کرو وہ (ہر حال) اللہ کو تو فی الوقت معلوم ہو ہی جائے گا اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (وہ تو سب) جانتا ہے اور اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا

ہر چیز پر قادر ہے (لوگو!) اُس دن کو پیش نظر رکھو، جب کہ ہر شخص جو کچھ بھلائی (دنیا میں) کر گیا ہے (خدا کے ہاں) تیار کر اُس کو موجود پائے گا

وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا وَ

اور (علیٰ ہذا القیاس) جو کچھ بُرائی کر گیا ہے (اس کو بھی موجود پائے گا اور) آرزو کرے گا کہ اے کاش اُس میں اور اُس (دن) میں زمانۂ دراز (حائل) ہوتا اور

يُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ○ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ

اللہ تم کو اپنے (جلال) سے ڈراتا ہے اور اللہ (اپنے) بندوں پر حد درجے کی شفقت (بھی) رکھتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم

تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ

اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو کہ اللہ (بھی) تم کو دوست رکھے اور تم کو تمہارے گناہ معاف کر دے اور اللہ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ

بخشنے والا مہربان ہے - (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرو پھر اگر (یہ لوگ) نہ مانیں تو (سمجھ رہیں کہ) اللہ

ف۱ بے جان سے جاندار نکالنے کی مثال ہے انڈا کہ وہ خود بے جان ہے اور اُس سے جان دار بچہ پیدا ہوتا ہے اور جاندار سے بے جان نکالنے کی مثال ہے مرغی کہ اس سے انڈا پیدا ہوتا ہے، اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اس وقت تو مسلمانوں میں جان نہیں اب ان سے آگے کو نسل چلے جنبی جاگتی جیسی پھرتی اور علیٰ ہذا القیاس رات اور دن میں کفر و اسلام کی طرف اشارہ ہے کافروں کی عملداری کو رات فرمایا کہ اُن کی عملداری میں ظلم اور بے انصافی کا اندھیرا کرتا تھا اور اسلام کی عملداری میں حسن انتظام کا دور دورہ تھا اُس کو دن سے تشبیہ دی ۱۲

ف۲ اٹھائیسویں پارے کی سورۂ ممتحنہ میں اس کی زیادہ توضیح ہے ظاہر ہے کہ یہ ممانعت مسلمانوں کے حق میں سخت ابتر ہونے کے علاوہ مضر بھی ہے ہم غیر مذہب والوں کی رعیت ہیں اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کی رُو سے ہم کو خیر خواہ اور وفادار رعیت بن کر رہنا ہے ہم غیر مذہب کے لوگوں میں ملے جلے بستے ہیں ہمارا اُن کا چولی دامن کا ساتھ ہے لین دین ہے ہم میں اُن میں طرح طرح کے تعلقات ہیں اُن کے بدون ہم اور ہمارے بدون وہ رہ نہیں سکتے۔ اور لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها کے مطابق ہم کو خدا کی طرف سے فساد کی سخت ممانعت ہے تو اگرچہ اس جگہ صراحت نہیں مگر قرآن کے دوسرے متعدد مقامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافروں یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ دوستی کی ممانعت ایک حکم موقت تھا ملک داری اور ملک گیری کی مصلحتوں پر مبنی یعنی اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی جا رہی تھی۔ غیر مذہب والوں نے لڑائی چھیڑ دی تھی ایسے وقت میں ضرور تھا کہ مسلمان غیر مذہب والوں کے ساتھ ساز نہ رکھیں اور مسلمانوں کی تدبیریں مخالفوں پر منکشف نہ ہوں ایسے انتظام اب بھی کرنے پڑتے ہیں یا دوستی سے دین کی دوستی مراد ہو سو ایسی دوستی تو مخالف مذہب کے لوگوں میں نہ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے ۱۲ —

ال عمران ع ۳ منزل ۱

لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ

نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا اللہ نے دنیا جہان کے لوگوں پر (ترجیح دے کر) آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم

وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ

اور خاندان عمران کو چن لیا ہے۔ (یہ لوگ ایک ہی آدم کی) اولاد (تھے) ایک کی (نسل) ایک اور اللہ (سب کی) سنتا

عَلِيْمٌ ○ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ

(اور سب کچھ) جانتا ہے ف۱ (ایک وقت تھا کہ) عمران کی بی بی (خدا کی جناب میں) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرے پیٹ میں جو (بچہ) ہے اس کو میں (دنیا کے کام کاج سے) آزاد

مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا

تو میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما کہ تو (سب کی) سنتا (اور سب کی نیتوں کو) جانتا ہے پھر جب انھوں نے

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَ لَيْسَ

بیٹی جنی اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ انھوں نے کس رتبے کی (بیٹی) جنی ہے (اور وہ اس کی حقیقت سے واقف نہیں) تو لگیں کہنے کہ اے میرے پروردگار (اب کیا کروں) میں نے تو یہ

الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى وَ اِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَ اِنِّيْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ وَ

(لڑکا لڑکی کی طرح (گیا گزرا) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور

ذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ

اس کی نسل کو شیطان مردود (کے اغوا) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ تو ان کے پروردگار نے (ان کی نذر یعنی) مریم کو خوشی سے قبول فرمایا ف۲ اور

اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

اس کو خوب اچھا اٹھایا ف۳ اور زکریا کو ان کا خبر گیراں بنایا جب جب زکریا

الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ

مریم (کے دیکھنے کو ان) پاس (ان کے رہنے کے) حجرے میں جاتے تو مریم کے پاس (میوہ جات کی قسم سے) کچھ نہ کچھ کھانے کی چیز موجود پاتے ایک دن مریم سے پوچھا کہ

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ هُنَالِكَ

یہ خدا کے ہاں سے (آتی ہے) اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے (یہ جواب سن کر) اسی دم

دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً

زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ اے میرے پروردگار (اپنی جناب سے مجھ کو بھی) نیک اولاد عنایت فرما کہ

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ وَ هُوَ قَآىِٕمٌ يُّصَلِّيْ فِي

تو (سب کی) دعائیں سنتا ہے ف۴ ابھی زکریا حجرے میں کھڑے دعا ہی مانگ رہے تھے کہ ان کو فرشتوں نے آواز دی

الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

کہ خدا تم کو ایک فرزند یحییٰ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتا ہے (اور ان میں اتنی صفتیں ہوں گی کہ) جیسے جو صرف خدا کے حکم (کن کہنے) سے بن باپ کے پیدا ہوئے یحییٰ ان کی

منزل ۱

ف۱ لفظ جانتا ہے کے بعد اتنی عبارت اور بڑھی ہوئی سمجھو تو مطلب خوب سمجھ میں آئے گا۔ ان تمام بندوں کے اعمال و اقوال کو بھی تو ان میں سے جس کو حالت کے مناسب سمجھتا ہے منتخب کر لیتا ہے غرض کسی خاص شخص کو پیغمبر بنانا کوئی محل اعتراض نہیں ۱۲ ف۲ مریم علیہا السلام کی والدہ نے نذر کرتے وقت سمجھا تھا کہ بیٹا ہوگا اس کو دنیا کے کاموں سے آزاد کر کے خانہ خدا کی خدمت کے لیے چھوڑ دوں گی بیٹی ہوئی تو ان کو تردد ہوا کہ دنیا ہو یا دین عورت سے تو مرد کی برابری ہو نہیں سکتی میری نذر پوری ہو تو کیونکر ہو۔ لیکن خدا کو منظور تھا کہ ان کے بطن پاک سے سمجھنے کے طور پر بڑے نامی اور نامور پیغمبر عیسے پیدا ہوں تو ایسی لڑکی بدرجہا لڑکوں پر شرف رکھتی ہے چنانچہ خدا نے ماں کی نذر میں مریم کو قبول فرما لیا۔ اور ان کی منت پوری ہوئی ۱۲ ف۳ یعنی حضرت زکریا کی نگرانی میں دین اور دنیا کے اعتبار سے ان کی پرداخت و پرورش خوب اچھی طرح سے ہوئی ۱۲ ف۴ کہتے ہیں کہ زکریا اکثر مریم کے پاس بے موسم کے پھل رکھے دیکھتے تھے اس سے ان کو بھی میری اولاد کی سدھ ہوئی ۱۲

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ

(لوگوں کے) پیشوا ہوں گے اور (عورتوں کی صحبت سے) رُکے رہیں گے اور نبی ہوں گے (یعنی اللہ کے) نیک بندوں میں سے ہوں گے۔ زکریا نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار

لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ

میرے (ہاں) کیسے لڑکا ہو سکتا ہے اور (حال یہ ہے کہ) مجھ پر بڑھاپا آ چکا ہے اور میری بی بی بانجھ ہے (اللہ نے) فرمایا اسی طرح اللہ

مَا يَشَآءُ ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ

جو چاہتا ہے کرتا ہے زکریا نے عرض کیا کہ اے پروردگار میرے (اطمینان کے) لیے کوئی نشانی ٹھیرا (جس سے مجھے معلوم ہو کہ میری دعا قبول ہوگئی) (اللہ نے) فرمایا نشانی جو تم مانگتے ہو یہ ہے

ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝

کہ تین دن تک لوگوں سے بات نہ کرو گے مگر اشارے سے (یعنی روزے رکھنا) اور (روزوں میں) اکثرت سے اپنے پروردگار کا ذکر اور صبح شام (اُسی کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے رہنا

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَ

اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ اے مریم تم کو اللہ نے برگزیدہ فرمایا اور (گناہ کی آلودگیوں سے بھی) تم کو پاک صاف رکھا اور

اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ

(اسی سبب سے) تم کو دنیا جہان کی عورتوں پر ترجیح دے کر انتخاب فرمایا۔ (تو) اے مریم اپنے پروردگار کی فرماں برداری کرتی رہو اور (اُس کی جناب میں) سجدہ کیا کرو

وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ

اور رکوع کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے ساتھ (تم بھی) رکوع میں جھکتی رہو۔ (اے پیغمبر) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تم کو وحی کے ذریعے سے پہنچاتے ہیں

وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَ

اور (اے پیغمبر) نہ تو اُن (دعوے داروں) سرپرستی مریم کے پاس تم اُس وقت موجود تھے جب وہ لوگ اپنے قلم (ندی میں) ڈال رہے تھے کہ کون رہے جس کا قلم ندی کے چڑھاو کی طرف

مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ

نہ تم اُن کے پاس اُس وقت موجود تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے (اور) جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ اے مریم (صرف خدا کے حکم سے ایک کا تمہارے پیٹ سے) پیدا ہوگا سو

اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي

خدا تم کو اپنے (اُس) حکم کی خوشخبری دیتا ہے (اور) اُس کا نام ہوگا عیسے مسیح ابن مریم

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ

دنیا اور آخرت (دونوں) میں آبرودار اور (خدا کے) مقرب بندوں میں سے (ایک مقرب بندہ) اور جھولے میں اور بڑی عمر کا ہو کر لوگوں کے ساتھ (یکساں) کلام کرے

كَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ

اور (اللہ کے) نیک بندوں میں سے (ایک وہ بھی) ہوگا۔ وہ لگیں کہنے کہ اے میرے پروردگار میرے (ہاں) کیسے لڑکا ہو سکتا ہے حالانکہ

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا

مجھ کو تو کسی مرد نے چھوا تک بھی نہیں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے

ف ۱ بیت المقدس کی خدمت حضرت زکریا کے خاندان میں تھی مگر مشکل آپڑی تھی کہ حضرت زکریا بوڑھے ہو گئے تھے اور اُن کے کوئی اولاد نہ تھی تو اُن کو بھی اولاد کی تمنا تھی اِدھر مریم علیہا السلام اگرچہ خدمت خانۂ خدا کے لیے خاص کر دی گئی تھیں مگر پھر بھی عورت ذات تھیں ماں نے تو لڑکی کو خدام بیت المقدس کے حوالے کر دیا اِن میں کشمکش واقع ہوئی کہ کون مریم کی پرورش کرے آخر دعویداروں نے [۴] دریائے اردن میں اپنے اپنے تورات لکھنے کے قلم ندی میں پھینک دیے [ع ۱۱] [۱۲] زکریا علیہ السلام کے سوا سب کے قلم بہ گئے یہ اس بات کی علامت تھی کہ مریم زکریا کی سرپرستی میں رہیں زکریا علیہ السلام نے مریم کو بیت المقدس میں ایک طرف کو ایک جگہ بنا دی تھی وہیں رہیں عبادت الٰہی اور بیت المقدس کی خدمت کریں زکریا علیہ السلام وقتاً فوقتاً اُن کی خبرگیری کو جاتے اور اُن کے پاس بیض بے فصل پھلاری کی طرح کی کوئی چیز رکھی ہوئی پاتے دیکھ کر تعجب کرتے آخر ایک دن پوچھا تو مریم نے کہا کہ خدا اپنے فضل و کرم سے روزی بھیج دیتا ہے اور میں کھاتی ہوں یہ سن کر زکریا کے دل میں تمنائے اولاد نے جوش مارا دعا کی دعا قبول ہوئی مگر زکریا علیہ السلام بتقاضائے بشریت اپنے ضعف پیری اور اپنی بیوی کے بانجھ ہونے پر نظر کر کے تعجب کرتے تھے آخر نہ رہا گیا اور خدا سے عرض کیا کہ الٰہی! تو نے اپنی عنایت سے دعا تو قبول کی ہے مگر میرے دل کی تسکین و تسلی ہو ارشاد ہوا کہ تسلی ہو ہماری طرف لو لگانے سے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب چنانچہ زکریا علیہ السلام نے پے در پے تین روزے رکھے اور اُن کی شریعت میں یہ بھی تھا کہ روزے میں دنیا کی بات چیت بھی نہ کی جائے پھر تو حضرت یحییٰ پیدا ہوئے جیسا کہ

خدا نے بشارت دی تھی اور اکثر مفسرین نے اس کو بھی ایک معجزہ قرار دیا ہے کہ بھلے چنگے حضرت زکریا کی زبان خود بخود بند ہوگئی اور بعض نے ہمارے مطابق بھی لکھا ہے ۱۲



فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تو بس اُسے فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے۔ اور خدا (تمہارے بیٹے) عیسٰے کو (تمام) کتب آسمانی اور عقل کی باتیں

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّيْ قَدْ

اور (خاص کر) تورات اور انجیل (سب کچھ) سکھائے گا۔ اور (وہ ہمارے) پیغمبر (ہوں گے جن کو ہم) بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں اور وہ ان کو کہیں کہ میں

جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ

تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزے) لے کر آیا ہوں (اور مجھ کو خدا نے یہ قدرت دی ہے) کہ میں تمہارے لیے (لیے) طیار کر کے ہمیشہ مٹی سے

الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

پرند کی شکل کا سا (ایک جانور) بناؤں پھر اُس میں پھونک ماروں تو وہ خدا کے حکم سے اُڑنے لگے اور خدا ہی کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور

الْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ

کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مُردوں کو زندہ کر دوں اور جو کچھ تم کھا کر آؤ وہ اور

مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

جو کچھ تم نے اپنے گھروں میں سینت رکھا ہو (وہ سب) تم کو بتا دوں اگر تم میں ایمان (کی صلاحیت) ہو تو بے شک ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ

خدا کی) نشانیاں ہیں) تورات جو میرے زمانے میں موجود ہے میں اُس کی تصدیق کرتا ہوں اور (میرے پیغمبر بنا کر بھیجنے سے) ایک غرض یہ بھی ہے

بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام ہیں (خدا کے حکم سے اُن کو) تمہارے لیے حلال کر دوں ف۱ اور (زبانی دعویٰ نہیں بلکہ) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزے) لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

اور میرا کہا مانو بے شک اللہ (ہی) میرا پروردگار ہے اور (وہی) تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو (کہ یہی) (نجات کا) سیدھا رستہ ہے

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْھُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ

تو جب عیسٰے نے یہود (کی طرف) سے انکار دیکھا تو پکار اُٹھے کہ کوئی ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کرے (یہ سن کر)

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝

حواری بولے کہ اللہ کے طرفدار ہم (ہیں) ہم اللہ پر ایمان لائے اور (حضرت آپ بھی) اس بات کے گواہ رہیے کہ ہم تابعدار ہیں ف۲

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اور جناب الٰہی میں عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار (انجیل) جو تو نے اتاری ہے ہم اُس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول (یعنی عیسٰے) کی پیروی اختیار کی تو ہم کو

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى

اور یہود (عیسٰے سے) داؤ کیا اور اللہ (نے ان سے) داؤ کیا اور داؤ کرنے والوں میں اللہ (سب سے) بہتر داؤ کرنے والا ہے ف۳ (اُسی زمانے میں اللہ نے عیسٰے سے) فرمایا کہ اے عیسٰے

منزل ۱

ع ۵ — ۱۴

ف۱ بعض چیزوں سے مراد ہیں وہ چیزیں جو یہود پر اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے حرام تھیں جیسے گائے بکری کی چربی اور مچھلی اور اُونٹ کا گوشت اور دودھ اور ہفتے کے دن کام کاج اور ناخن دار جانور ۱۲

ف۲ بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسٰے پر ایمان لائے تھے اُن کو حواری کہتے ہیں اصل میں حور کے معنی سفیدی کے ہیں تو یا تو حواریوں کو حواری اس لیے کہا کہ اُن میں بعض دھوبی تھے یا اس لیے کہ اُنھوں نے حضرت عیسٰے سے اور لوگوں سے اُن سے اصطباغ پایا کہو ایک طرح کا غسل ہے جو عیسائی کرتے وقت اس کو دیا جاتا ہے اور اب حواری خالص دوست کو کہتے ہیں ۱۲

ف۳ داؤ جس کا مذکور اس آیت میں ہے وہ یہ تھا کہ یہودیوں نے یکایک حضرت عیسٰے کو گرفتار کر لیا اور براہ عداوت اُن کو سولی پر چڑھانا چاہا یہ تو یہودیوں کا داؤ تھا خدائی داؤ یہ کہ حضرت عیسٰے نہیں بلکہ اُن کا ایک ہم شکل سولی دیا گیا اور وہ صحیح سلامت آسمان پر اُٹھائے گئے ۱۲

إِلَيَّ مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ

دُنیا میں تمہارے رہنے کی مدت پوری کرکے ہم تم کو اپنی طرف اٹھالیں گے اور کافروں (کی صحبت کی گندگی) سے تم کو پاک کریں گے اور

الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ إِلَيَّ

جن لوگوں نے تمہاری پیروی کی ہے اُن کو روزِ قیامت تک (تمہارے) منکروں (یعنی یہود) پر غالب رکھیں گے ف پھر تم (سب) کو ہماری طرف

مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○ فَأَمَّا

لوٹ کر آنا ہے تو (اُس دن) جن (جن) باتوں میں تم (دُنیا میں) اختلاف کرتے تھے ہم اُن (کے بارے) میں تمہارے درمیان فیصلہ کردیں گے۔ تو

الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جنہوں نے (تمہاری نبوت سے) انکار کیا اُن کو دُنیا اور آخرت (دونوں) میں بڑی سخت مار دیں گے

وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور کوئی اُن کا (حامی و) مددگار نہ ہوگا (کہ اُن کو ہم سے بچائے) اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○ ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ

تو خدا اُن کو اُن کے ثواب پورے پورے دے گا اور اللہ نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا (اے پیغمبر) یہ جو ہم تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں

مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ○ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ

آیاتِ (الٰہی) اور حکمت بھرے تذکرے ہیں اللہ کے ہاں جیسے آدم ویسے عیسیٰ

خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ○ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ

کو خدا نے مٹی سے آدم (کے پتلے) کو بنا کر اُس کو حکم دیا کہ (آدم) ہو جا اور وہ (آدم) ہو گیا ف (اے پیغمبر یہ) حق (بات جو تم کو) تمہارے پروردگار کی طرف

فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ○ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ

تو کہیں تم (بھی) شک کرنے والوں میں نہ ہو جانا۔ پھر جب تم کو (عیسیٰ کی) حقیقت معلوم ہو چکی اس کے بعد بھی تم سے اُن کے بارے میں

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَ

کوئی کٹ حجتی کرے تو (ایسے لوگوں سے) کہو کہ (اچھا تو میدان میں) آؤ (ادھر) ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور (ادھر) تم اپنے بیٹوں کو (بلاؤ) اور ہم اپنی بیٹیوں کو

نِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ

تم اپنی بیٹیوں کو (بلاؤ) اور ہم اپنے تئیں (بھی شریک کریں) اور تم (بھی) اپنے تئیں (شریک کرو) پھر ہم (سب مل کر خدا کی بارگاہ میں) گڑگڑائیں اور

عَلَى الْكَاذِبِينَ ○ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ

جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں (اے پیغمبر یہ جو ہم نے فرمایا) بے شک یہی بیان واقعی ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ

اور بے شک اللہ وہی (سب پر) زبردست (اور) حکمت والا ہے اس پر (بھی) اگر (یہ لوگ) بھاگ کھڑے ہوں تو اللہ

ف ابتدا میں یہود بڑی شان و شوکت کی سلطنت رکھتے تھے لیکن حد کی نافرمانیوں اور پیغمبروں کو ایذائیں دینے اور قتل کرنے کی شامت سے بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہو اُن پر قتل اور بربادی کا غلط پڑے سلطنت ہاتھ سے نکل گئی قید ہوئے غلام بنائے گئے ملکوں ملکوں مارے پڑے پھر اب بھی لوگ اُن کو چین سے بیٹھنے نہیں دیتے ہیں کی عملداری میں جس قدر اُن کی بے آبروئی اور ذلت ہو رہی ہے سب پر ظاہر ہے غرض اتنی بڑی بڑی قومیں ایک چھتے بھر زمین پر اُن کی نسابا نہ حکومت نہیں اور جہاں کہیں بھی ہیں ذلیل ہیں اور تا قیامت ذلیل ہی رہیں گے۔

ف اس مثال سے نصاریٰ اور یہود دونوں کو تنبیہ کرنا مقصود ہے نصاریٰ کو اس طرح پر کہ اگر عیسیٰ کا بے باپ کے پیدا ہونا اُن کے خدا یا ابن اللہ ہونے کی دلیل ہو تو آدم کے ماں اور باپ دونوں نہ تھے اُن کو بدرجہ اولیٰ خدا یا ابن اللہ ہونا چاہیے اور یہود سے یہ کہنا منظور ہے کہ جس خدا نے آدم کو مٹی سے بے ماں باپ پیدا کر دیا اس سے بعید ہے کہ بے باپ کے پیدا کر دینا کیا عجب ہے

منزل ۱

یعنی عیسیٰ کی پیدائش میں بدگمانی کیوں کرو

عَلِيمٌۢ بِالْمُفْسِدِينَ ○ قُلْ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ

فتنہ پردازوں کے حال سے خوب واقف ہے (وہ اُن سے سمجھ لے گا) ف۱ (اے پیغمبر آپ) کہو کہ اے اہل کتاب (آؤ) ایسی بات کی طرف (رجوع کرو) جو

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِۦ شَيْـًٔا وَلَا يَتَّخِذَ

ہمارے اور تمہارے درمیان میں یکساں (مانی جاتی) ہے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اُس کا شریک نہ بنائیں اور

بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا

اللہ کے سوا ہم میں سے کوئی کسی کو (اپنا) مالک نہ سمجھے پھر اگر (ایسی سیدھی اور سچی بات کے ماننے سے بھی) منہ موڑیں تو (مسلمانو! ان لوگوں سے) کہہ دو کہ تم (اس بات کے) گواہ رہو

بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ○ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَ

کہ ہم تو (ایک ہی خدا کو) مانتے ہیں۔ اے اہل کتاب ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو (کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی) اور

مَآ أُنزِلَتِ التَّوْرَىٰةُ وَالْإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعْدِهِۦٓ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○

توراۃ اور انجیل (جن سے یہود و نصاریٰ کی ابتدا ہے وہ) تو اُن کے بعد نازل ہوئیں کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

هَٰٓأَنتُمْ هَٰٓؤُلَآءِ حَٰجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا

سنو جی! تم لوگوں نے ایسی باتوں میں جھگڑا کیا جن کی بابت تم کو کچھ (نہ کچھ صحیح یا غلط) علم تھا (تو خیر ایک بات بھی تھی) مگر جس کی بابت تم کو

لَيْسَ لَكُم بِهِۦ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ مَا كَانَ

(سرے سے) کچھ بھی علم نہیں اُس میں تم کیوں جھگڑا کرتے ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

إِبْرَٰهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَ

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ (سب سے کنارہ کر کے) ایک بندۂ فرماں بردار تھے اور

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ

مشرکوں سے (بھی) نہ تھے ابراہیم کے ساتھ خصوصیت کے بڑے حق دار تو وہ لوگ تھے

اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِينَ ○

جنھوں نے اُن کی پیروی کی اور یہ پیغمبر (آخر الزماں) اور (مسلمان) جو ایمان لائے اور اللہ تو مسلمانوں کے پشت پر ہی ہے ف۲

وَدَّت طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ

(مسلمانو!) اہل کتاب میں سے ایک گروہ تو یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تم کو گمراہ کر دیں حالانکہ (اپنی تدبیروں سے) تم کو نہیں بلکہ اپنے ہی تئیں گمراہ کرتے ہیں

إِلَّآ أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ

اور (اس بات کو) نہیں سمجھتے اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو

اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ○ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَٰطِلِ

حالانکہ تم (دل میں) قائل ہو اے اہل کتاب کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے

ع ۶ / ۹ / ۱۴ — ل / منزل

ف۱ یہ ایک واقعہ پیغمبر صاحب کے وقت کا ہے کہ نجران کے نصاریٰ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے پیغمبر صاحب نے اُن کی یہاں تک خاطرداری کی کہ مسجد نبوی میں ٹھیرایا اور وہ وہیں اپنے طور کی عبادت بھی کرتے تھے پیغمبر صاحب نے آدم علیہ السلام کی مثال دے کر اُن کو بہتیرا سمجھایا کہ اُلوہیت و ابنیت مسیح کے عقیدۂ باطل سے باز آئیں اُنھوں نے ایک نہ سُنی آخر پیغمبر صاحب نے اُن سے قسما قسمی کرنی چاہی جس کو اصطلاح شرع میں مباہلہ کہتے ہیں اور آپ اپنی صاحبزادی جناب فاطمۃ الزہرا اور دونوں نواسے حسنین اور اپنے چچا زاد بھائی اور داماد حضرت علی علیہم السلام کو لے کر قسما قسمی کے لیے باہر تشریف لے گئے مگر نصارائے نجران بھاگ کھڑے ہوئے اور اگر پیغمبر کی مخالفت میں قسما قسمی کرتے تو مزہ بھی چکھ لیتے ۱۲ ف۲ یہود و نصاریٰ تو بات بات میں پیغمبر صاحب کے ساتھ جھگڑتے رہتے ہی تھے مگر بعض باتیں ایسی تھیں جن کا مذکور اُن کی کتابوں میں تھا تو خیر ایسی باتوں میں جھگڑنا اگر نیک نیتی سے ہوتا تو چنداں قابل اعتراض نہ تھا مگر وہ مخالفت میں ترقی کر کے یہاں تک پہنچے کہ لگے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں جھگڑنے ہر ایک اُن کو اپنے ہی دین پر بتاتا اللہ تعالیٰ نے اُن کو قائل کیا کہ تمہارا دین تو مبنی ہی توراۃ و انجیل پر اور یہ دونوں ابراہیم کے بعد نازل ہوئیں تو وہ تمہارے دین پر کیوں ہونے لگے ۱۲ منہ

ع ۸ / ۱۵

وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ

اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم (حقیقۃ الحال سے) واقف ہو اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ (اپنے لوگوں کو) سمجھاتا ہے

الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ

کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے اُس پر ایمان لاؤ اوّل روز

وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ

اور آخر روز (اُس سے) انکار کر دیا کرو۔ شاید (اس تدبیر سے مسلمان (اس نئے دین سے) پھر جائیں ف۱ اور جو تمھارے دین کی پیروی کرے اُسکے سوا دوسرے

دِيْنَكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

(اے پیغمبر ان سے کہو کہ اصلی) ہدایت تو (وہی) اللہ کی ہدایت ہے اور وہ ضرور نہیں اہل کتاب کے سوا کسی اور کو نہ ہو اور اپنے لوگوں کو یہ بھی سمجھاتے ہیں کہ بھلا کہیں ہو سکتا ہے کہ جیسا عمدہ دین

اَوْ يُحَاۗجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ

یا دوسرے لوگ خدا کے ہاں (چل کر) تم سے جھگڑیں (اور وہ زور رہیں۔ اے پیغمبر ان سے) کہو کہ بڑائی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جس کو

يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ

چاہے دے اور اللہ بڑی گنجائش والا (اور سب کچھ) جانتا (اور اہل کو خوب پہچانتا) ہے جس کو چاہے اپنی رحمت کے لئے خاص کرلے اور اللہ کا

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَمِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

فضل بڑا ہے اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ اگر اُن پاس

بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ

زر نقد کا ڈھیر (بھی) امانت رکھو اور تو (جب مانگو) اُٹھا) تمہارے حوالے کریں اور ان ہی میں بعض ایسے ہیں کہ (زیادہ نہیں) ایک (بہت چھوٹی سی) اشرفی (بھی)

اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَاۗىِٕمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي

وہ تم کو بدون اسکے واپس نہ دیں کہ ہمہ وقت تقاضے کے لئے اُن کے سر پر کھڑے رہو (اُن لوگوں میں) یہ (بد معاملگی) اس (بات) سے آئی کہ وہ (دل کہہ بیٹھے) کہتے ہیں

الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بَلٰي

کہ ہم پر جاہلوں (کا حق مار لینے) میں ہم سے باز پرس نہیں ہوگی اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ جوڑتے ہیں اُن سے باز پرس ہو اور ہو (کیونکہ)

مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

جو شخص اپنا اقرار پورا کرے اور (بد معاملگی سے) بچے تو اللہ (بد معاملگی سے) بچنے والوں کو دوست رکھتا ہے (نہ اُن کو جو بد معاملہ ہیں) جو لوگ

يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰۗىِٕكَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ

(اپنے) عہد کے بدلے جو (خدا سے کیا تھا) اور (نیز) اپنی قسموں کے بدلے بے حقیقت (دنیاوی) معاوضے لے لیتے ہیں (اور قول و قسم کا پاس نہیں کرتے) یہی لوگ ہیں جن کا

فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُھُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ

آخرت میں کچھ بہرہ نہیں ف۲ اور قیامت کے دن خدا اُن سے بات بھی تو نہیں کرے گا اور نہ اُن کی طرف (نظر بھر کر) دیکھے گا اور نہ اُن کو (گناہوں کی گندگی

ف۱ یعنی ہم کو متنزلزل دیکھ کر آپ بھی متزلزل ہو جائیں ۱۲ ف۲ قول و قسم سے مراد ہے یہود کا وہ اقرار جو انھوں نے خدا سے توراۃ کے احکام کی تعمیل کرنے اور لوگوں کو صاف صاف بتا دینے کا کیا تھا ۱۲

منزل ۱

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُم بِالْكِتَابِ

اوران کے لئے عذاب دردناک ہے اوران ہی (اہل کتاب) میں ایک فرقہ ہے جو کتاب (الہی تورات) پڑھتے وقت اپنی زبانوں کو مروڑتے (کر پڑھتے) اور پڑھ کا یہ

لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ

تاکہ تم سمجھو کہ (جو کچھ پڑھ رہے ہیں) وہ کتاب (الہی) کا جزو ہے حالانکہ وہ کتاب (الہی) کا جزو نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ (جو ہم پڑھ رہے ہیں)

عِندِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

اللہ کے ہاں سے (اُترا) ہے حالانکہ وہ اللہ کے ہاں سے نہیں (اُترا) اور جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

بولتے ہیں کسی انسان کو تو (یہ بات) شایاں ہی نہیں کہ خدا اُس کو (اپنی) کتاب اور عقل (سلیم)

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَ

اور پیغمبری عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے ہو

لَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ ○

بلکہ (وہ تو یہی کہے گا کہ) خدا پرست ہو کر رہو اس لئے کہ تم لوگ (دوسروں کو) کتاب (الہی) پڑھاتے رہتے ہو اور اسے خود (بھی) پڑھتے رہتے ہو

وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُم

اور وہ تم سے (کبھی بھی) نہیں کہے گا کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا مانو بھلا (جس) ایسا ہو سکتا ہے کہ

بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ○ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

تم تو اسلام لا چکے ہو اور وہ اس کے بعد تمہیں کفر کرنے کو کہے ف۱ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب خدا نے

النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ

پیغمبروں سے عہد لیا کہ ہم جو تم کو (اپنی) کتاب اور عقل (سلیم) دیں (اور) پھر کوئی پیغمبر تمہارے پاس آئے (اور) جو (کتاب) تمہارے پاس ہو

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ

اُس کی تصدیق (بھی) کرے تو دیکھو ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اُس کی مدد کرنا (اور) فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کر لیا

وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا

اور ان باتوں پر جو ہم نے تم سے عہد و پیمان لیا ہے اس کو تسلیم کیا؟ (پیغمبروں نے) عرض کیا کہ (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں (خدا نے) فرمایا اچھا تو (آج کے قول و قرار کے)

مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ○ فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

تمہارے ساتھ گواہوں میں سے (ایک گواہ) ہم (بھی) ہیں۔ تو جو (اس عہد کے) پیچھے (قول سے) پھر جائیں (اس بات کے) منحرف ہو تو وہی لوگ

الْفَاسِقُونَ ○ أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ

نافرمان ہیں ف۲ کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ جو (فرشتے) آسمانوں (میں ہیں)

ف۱ یہود بے بہبود پیغمبر صاحب پر یہ تہمت لگاتے تھے کہ یہ شخص اگرچہ خدا کی طرف بلاتا ہے مگر اس کی اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں سے اپنی پرستش کرائے ورنہ ہم تو اس کے آنے سے پہلے بھی خدا کی پرستش کرتے چلے آئے ہیں اس آیت میں اس تہمت کو بھی طرح دفع کیا گیا ہے ۱۲

ف۲ ہم نے تو ایسا سمجھا ہے کہ جیسا الست بربکم کے جواب میں تمام بنی آدم کا بلیٰ ویسا پیغمبروں کا یہ عہد و پیمان ہے کیونکہ دین حق ہمیشہ ایک رہا ہے شریعت میں مصالح عباد کے لحاظ سے کچھ کچھ اختلاف ہوا کیا ۱۲

منزل ۱

ع ۹ ۱۶

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

اور (جو لوگ) زمین میں ہیں چاروناچار اسی کے حکم بردار ہیں اور اسی کی طرف سب لوٹ کر جانا ہے ف (اے پیغمبر ان لوگوں) سے کہو (ہمارا دین یہ ہے کہ) ہم اللہ پر

وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

اور جو کتاب ہم پر اُتری ہے اُس پر اور جو صحیفے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ

اور یعقوب اور اولادِ یعقوب پر اُترے اُن پر اور موسیٰ اور عیسیٰ اور (دوسرے) پیغمبروں کو جو کتابیں

رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ وَ

اُن کے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوئیں اُن پر ہم تو اُن (پیغمبروں) میں سے کسی ایک میں فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (ایک خدا) کو مانتے ہیں اور

مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي

جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہو تو خدا کے ہاں اُس کا وہ دین مقبول نہیں اور وہ

الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ

آخرت میں زیاں کاروں میں ہوگا۔ خدا ایسے لوگوں کو کیوں ہدایت دینے لگا جو (تورات کی پیشین گوئیوں سے پیغمبر آخر الزماں پر)

اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ

ایمان لائے پیچھے لگے کفر کرنے اور وہ اقرار کر چکے تھے کہ پیغمبر (آخر الزماں کا آنا) برحق ہے اور اُن کے پاس (اس کے) کھلے ثبوت بھی آچکے اور اللہ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَاۗؤُھُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ

(ایسے) ہٹ دھرم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ف۲ یہ (ہیں راندۂ درگاہِ الٰہی) اور اِن کی سزا یہ ہے کہ اِن پر

اللّٰهِ وَالْمَلٰۗئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ

خدا کی اور فرشتوں کی اور (دنیا جہان کے) لوگوں کی سب کی پھٹکار کہ اسی (پھٹکار) میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے نہ تو (آخرت میں)

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ

اِن سے عذاب ہی ہلکا کیا جائے گا اور نہ اِن کو مہلت ہی دی جائے گی۔ مگر جن لوگوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی

ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور (اپنی حالت کی) اصلاح کر لی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے جو لوگ ایمان لائے پیچھے پھر گئے

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

(اور) پھر اُن کا کفر بڑھتا چلا گیا تو ایسوں کی توبہ کسی طرح قبول نہیں ہوگی اور یہی لوگ ہیں جو پرلے درجے کے

هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

گمراہ ہیں جو لوگ (اسلام سے) منکر ہوئے اور انکار ہی کی حالت میں مر گئے

ف۱ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ تمام کارخانہ عالم خدا کا بنایا اور پیدا کیا ہوا ہے اور جس قاعدے پر اس کارخانے کو چلانا خدائے تعالیٰ کو منظور تھا اُسی قاعدے پر چل رہا ہے اور قیامت تک چلا جائے گا پتھر کو ایسا بنایا ہے کہ وہ خود بخود جگہ سے ہل نہیں سکتا اُوپر کو پھینکا جائے تو آخر کار زمین پر گر پڑتا ہے یعنی نشیب کی طرف کو ہٹتا ہے ایک خاص بلندی سے زیادہ اونچا چڑھ نہیں سکتا ایک قاعدہ مرغی کے انڈے بچے دینے کا ہے ایک قاعدہ آدمی کے توالد تناسل کا ہے یہی قاعدے فطرت کہلاتے ہیں انسان کی فطرت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے اور اُس کو ایک بھی مانتا ہے اور یہی دینِ اسلام ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون جس طرح کوئی چیز اپنی فطرۃ سے خارج نہیں ہو سکتی اور جیسی بنائی گئی ہے اُس ہستی کو چھوڑ کر دوسری طرح کی ہستی اختیار نہیں کر سکتی انسان بھی از رُوئے فطرۃ خدائے واحد کا منکر نہیں ہو سکتا یعنی انسان ہونا اور خدائے واحد کا قائل ہونا لازمہ خلقت بشری ہے ہاں غلط فہمیاں واقع ہو جاتی ہیں جن کی اصلاح کے لیے پیغمبر آئے اور کتابیں نازل ہوتی رہی ہیں ف۲ یہود کا حال یہ تھا کہ وہ پیغمبر صاحب الزماں کی پیشین گوئی تورات میں پاتے تھے اور اُن کے ظہور کے منتظر تھے یہاں تک کہ مشرکین عرب کے مقابلے میں اپنی توقعات کو حجت کے طور پر پیش کرتے تھے لیکن جب پیغمبر آخر الزماں جن کا اُن کو انتظار تھا ظاہر ہوئے تو ضد اور عداوت سے لگے اُن کی مخالفت کرنے۔ اس مقام پر یہود کی اسی شرارت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۱۲



ف یہود کی طرف سے تو پیغمبر صاحب اور مسلمانوں پر اعتراضوں کی بوچھاڑ رہتی ہی رہتی تھی اور پیغمبر صاحب اِس بات پر نازاں تھے کہ ہم مسلمان دینِ ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرتے ہیں اور چونکہ یہود و نصاریٰ دونوں فریق حضرت ابراہیم کا

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اُن میں کسی شخص (کی طرف) سے زمین (کی گول) بھر کر بھی سونا معاوضہ میں دینا چاہے تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا یہی لوگ ہیں جن کو

عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۟ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى

(آخرت میں) دردناک عذاب ہوگا اور (ذرا) اُن کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔ (لوگو!) جب تک (خدا کی راہ میں)

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۟

اُن چیزوں میں سے نہ خرچ کرو گے جو تم کو عزیز ہیں نیکی (کے درجے) کو ہرگز نہ پہنچ سکو گے اور کوئی سی چیز بھی خرچ کرو اللہ اُس کو جانتا ہے

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى

جو چیز یعقوب نے اپنے اُوپر حرام کر لی تھی اُس کو چھوڑ کر تورات کے اُترنے سے پہلے کھانے کی سب (مباح) چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال تھیں

نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ

(اے پیغمبر ان یہود سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو تورات لے آؤ اور اُس کو (ہمارے سامنے) پڑھو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۟ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

پھر اس (حجت) کے بعد بھی جو کوئی اللہ پر جھوٹے (جھوٹے) بہتان باندھے تو (سمجھ رکھو کہ)

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۟ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ

ایسے ہی لوگ ہٹ دھرم ہیں۔ (اے پیغمبر ان یہود سے) کہو کہ اللہ نے سچ فرمایا سو (اُسی کے ارشاد کے مطابق) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو جو ایک

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۟ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ

اور مشرکوں میں سے نہ تھے لوگوں (کی عبادت) کے لئے جو پہلا گھر ٹھیرایا گیا وہ یہی ہے جو (شہر) مکہ میں ہے

مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۟ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ

برکت والا اور دنیا جہان کے لوگوں کے لئے (موجبِ) ہدایت۔ اس میں (فضیلت کی) بہت سی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں (از انجملہ) ابراہیم کے کھڑے ہونے

دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ

(کی جگہ) اس گھر میں جو داخل ہوا امن میں آگیا ف اور لوگوں پر فرض ہے کہ خدا کے لئے خانۂ کعبہ کا حج کریں جس کو اُس تک پہنچنے کا مقدور ہو

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۟ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

اور جو (مقدور رکھ کے پیچھے نعمت کی) ناشکری کرے (اور حج نہ کرے) تو اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب احکام الٰہی سے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۟ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ

کیوں انکار کرتے ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کا شاہد حال ہے (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اے اہل کتاب دیدہ و دانستہ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اللہ کے رستے میں (ناحق کی) کجی نکال نکال کر ایمان لانے والوں کو اس سے کیوں روکتے ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس سے غافل نہیں

ادب کرتے تھے اور عرب کے مشرک اُن کی نسل میں تھے تو ابراہیم کے دین کی پیروی اِن سب کے مقابلے میں بڑی بھاری حجت تھی لوگ ابراہیم پر تو کچھ اعتراض کر نہ سکتے پیغمبر صاحب پر الزام لگاتے کہ ابراہیم کی پیروی کا دعویٰ باتیں ہی باتیں ہیں اِس مقام پر یہود کے دو اعتراض مذکور ہیں ایک یہ کہ یہود کا نسلِ ابراہیم ہونا مسلم بات ہے اور مذہب یہود میں اونٹ حرام اور مسلمان اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں ابراہیم کے پیرو کیسے ہوئے یہ اعتراض محض بے تکا تھا۔ نسلِ ابراہیم ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہود دینِ ابراہیم کے پیرو بھی ہوں اور اونٹ کا گوشت بے شک یہودیوں میں حرام ہوا مگر یہ اس کی حرمت کا ماخذ یہ ہے کہ ابراہیم کے عہد میں تو اونٹ حلال تھا اُن کے بعد یعقوب علیہ السلام نے کسی مرض سے اچھے ہونے کی منت مان رکھی تھی چنانچہ اچھے ہوئے پیچھے از خود اونٹ کا گوشت ترک کر دیا کہ وہ اُن کو بہت بھاتا تھا یعقوب کی دیکھا دیکھی اُن کی نسل بھی اونٹ کے گوشت سے پرہیز کرتی رہی مگر خدا کی طرف سے اونٹ کا گوشت حرام نہیں ہوا تھا بلکہ توں بعد موسیٰ کے وقت تورات اُتری تو اونٹ کا گوشت یہودیوں پر خدا کی طرف سے حرام ہوا اور مقصود یہ تھا کہ ان کی شرارتوں کی سزا دی جائے اور ان پر دائرہ رزق تنگ ہو اس سے یہود کے اعتراض کا جواب ہو گیا اور جواب ثانی ہو گیا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ کعبہ کو مسلمانوں نے کیوں قبلہ بنایا حالانکہ تمام انبیائے سابقین کا قبلہ بیت المقدس تھا اس کا جواب یہ ہوا کہ خانۂ کعبہ ابراہیم کا بنایا ہوا ہے اور اُس کی بناء بیت المقدس کی بناء سے مقدم ہے اور اُس کی فضیلت اور بناء ابراہیم ہونے کی بہت سی دلیلیں ہیں از انجملہ وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم نے کعبے کو بنایا اس وقت تک کعبہ کی جگہ موجود ہے ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خانہ کعبہ میں امن ہو تو یہ بات بھی اُس میں پائی جاتی ہے ۱۲ ف مقدور سے مراد ہے زادِ راہ اور سواری اور رستے کا امن ۵ ۱۲

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ

مسلمانو! اگر تم اہلِ کتاب کے کسی فرقے کا بھی کہا مانو گے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ

تو وہ تمہارے ایمان لائے پیچھے تم کو پھر کافر بنا چھوڑیں گے اور تم کیسے کفر کرنے لگو گے

وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ

حالانکہ اللہ کی آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور اُس کے رسول (محمدؐ) تم میں موجود ہیں اور جو شخص اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑے گا

فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

تو وہ سیدھے رستے لگ گیا مسلمانو! اللہ سے ڈرو

حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ

جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام ہی پر مرنا ف۱ اور سب (مل کر) مضبوطی سے

اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً

اللہ (کے دین) کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا۔ اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي

پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کی اور تم اُس کے فضل سے بھائی (بھائی) ہو گئے اور تم

شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ

آگ کے گڑھے (یعنی دوزخ) کے کنارے (آ پہنچے) تھے پھر اُس نے تم کو اُس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ

تاکہ تم راہِ راست پر آ جاؤ ف۲ اور تم میں ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیئے جو (لوگوں کو) نیک کاموں کی طرف بلائے اور

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اچھے کام (کرنے) کو کہے اور بُرے کاموں سے منع کرے اور (آخرت میں) ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ

اور اُن جیسے نہ ہونا جو ایک دوسرے سے (جدا ہو) گئے اور اپنے پاس کھلے کھلے احکام آئے پیچھے ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے

وَاُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

اور یہی لوگ ہیں جن کو (آخرت میں) بڑا عذاب ہو گا جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُهُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا

تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کہ کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو (اب)

ع ۱۰/۱۰/۱

ف۱ یعنی مرتے دم تک اسی دینِ اسلام پر ثابت قدم رہنا ۱۲

ف۲ پیغمبر صاحب کی بعثت سے پہلے عرب کے لوگوں میں بڑی خانہ جنگیاں رہا کرتی تھیں چنانچہ مدینے کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں سیکڑوں برس سے لڑائی قائم تھی اسلام نے ایک سا جتھا کھڑا کیا اور اسلام کی برکت سے لوگ ایسی پہلی عداوتیں بھول گئے ہم نے آیات کا ترجمہ احکام کیا ہے اور قدرت کی نشانیاں بھی ہو سکتا ہے ۱۲

ل ۱۱ عنز



الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ○ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ

اپنے کفر کی سزا میں عذاب (کے مزے) چکھو اور جو لوگ سفید رو ہوں گے

فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا

(وہ) اللہ کی رحمت (یعنی بہشت) میں ہوں گے (اور) وہ اسی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ (اے پیغمبر) یہ واہی اللہ کی (یعنی ہماری) آیتیں ہیں جو ہم (جبرئیل کی معرفت)

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ ○ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ دنیا جہان کے لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم کرنا نہیں چاہتا اور جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ○ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور (سب) کاموں کی پہنچ (آخر کار) خدا ہی تک ہے ف۱ لوگوں (کی رہنمائی) کے لئے جس قدر امتیں پیدا ہوئیں

لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

تم سب سے اچھے (کام کرنے) کو کہتے اور برے (کاموں) سے منع کرتے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو

وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ

اور اگر (اسی طرح) اہل کتاب (بھی سب کے سب) ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہتر تھا مگر ان میں سے تھوڑے ایمان لائے اور ان میں اکثر

الْفَاسِقُونَ ○ لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ

نافرمان ہیں۔ (مسلمانو!) ایذا دہی کے سوا وہ ہرگز تم کو کسی طرح کا (کوئی بڑا) نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو تم سے پیٹھ پھیرتے ہی

الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ○ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا

پھر (یہ بھی) طیبان (?) کہ ان کو (کہیں سے) مدد (بھی) نہیں ملے گی۔ جہاں کہیں ذلت (ان کے سر) پر سوار ہے

إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ

مگر اللہ کے (عہد و پیمان) کے ذریعے سے اور (نیز) لوگوں کے (عہد و پیمان کے) ذریعے سے (کہیں ان کو پناہ مل گئی) تو دوسری بات ہے ف۲ اور خدا کے غضب میں گرفتار

عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ

محتاجی ان کو چہ گلگ (?) ان کے پیچھے پڑی ہے یہ اس کی سزا ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور (انکار کے علاوہ) پیغمبروں کو (بھی) ناحق (مار ڈالا) کرتے

الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ○ لَيْسُوا

یہ اس کی سزا ہے کہ انھوں نے نافرمانیاں کیں اور حد سے بڑھ گئے تھے۔ (پھر بھی ان) سب (کا حال)

سَوَاءً ۗ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ

یکساں نہیں اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (راتوں کو نماز میں) کھڑے رہ کر آیات الٰہی پڑھتے

وَهُمْ يَسْجُدُونَ ○ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

اللہ خدا کے آگے سجدے کرتے ہیں اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور اچھے (کام کرنے) کو کہتے

ع ۲

ف۱ یعنی جو کچھ دنیا میں ہوتا ہے اس کا سلسلہ اسباب خدا ہی پر جا کر ختم ہوتا ہے اور ہر ایک امر کا مسبب اول وہی ہے ۱۲

ف۲ اللہ کے عہد و پیمان کے ذریعے سے پناہ کے مل جانے کے یہ معنی ہیں کہ اگر یہ لوگ کبھی کو اہل کتاب کسی غیر مذہب والے نے ان کے اہل کتاب ہونے کا پاس کر کے ان کو اپنی پناہ میں لے لیا تو جان سے تعرض نہ ہو یا ان کی حمایت کی ۱۲

منزل ۱

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ

اور بُرے کاموں سے منع کرتے اور (خود بھی) نیک کاموں میں دَوڑ پڑتے ہیں اور یہی لوگ

الصّٰلِحِيْنَ ○ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

نیک بندوں میں (داخل) ہیں۔ اور یہ کسی طرح کی بھی نیکی کریں گے ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ اُن کی اُس نیکی کی قدر نہ کی جائے اور اللہ پرہیزگاروں (کے حال) سے

بِالْمُتَّقِيْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَ

جو لوگ منکر (دینِ حق) ہیں اُن کے مال اور اُن کی اولاد اللہ کے ہاں ہرگز اُن کے

لَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ○

کچھ بھی کام نہ آئیں گے اور یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) یہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ ھٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْھَا صِرٌّ

دنیا کی اِس زندگی میں جو کچھ بھی یہ لوگ (اسلام کی مخالفت میں) خرچ کرتے ہیں اُس کی مثال اُس ہوا کی سی ہے جس میں بڑی ٹھر تھی

اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَاَھْلَكَتْهُ ۭ وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰهُ وَ

(اور) وہ اُن لوگوں کے کھیت کو جا لگی جو (خدا کی نافرمانیوں سے) اپنا ہی کچھ کھو بیٹھے تھے اور آخر کار اُس (کھیت) کو (بالکل) تباہ کر گئی اور اللہ نے اُن پر کسی طرح کا

لٰكِنْ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً

بلکہ وہ اپنے اوپر آپ ہی ظلم کیا کرتے تھے۔ مسلمانو! اپنے لوگ چھوڑ کر (مخالفین میں سے) کسی کو اپنا رازدار نہ بناؤ

مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ

کہ وہ تمہاری خرابی میں کچھ اٹھا نہیں رکھتے۔ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے دشمنی تو اُن کی باتوں سے ظاہر ہو ہی چکی ہے

مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ

اور (غیظ و غضب) جو اُن کے دلوں میں (بھرے) ہیں وہ (اس سے بھی) بڑھ کر ہیں ہم نے تم کو پتے کی باتیں بتا دی ہیں

اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ ھٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ

اگر تم کو عقل (معاملہ فہم) ہے (تو تمہارے کام آئے گا) سنو جی! تم کچھ ایسے (سیدھے سبھاؤ کے) لوگ ہو کہ تم تو اُن سے دوستی رکھتے ہو اور وہ تم سے مطلق

تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڔ وَاِذَا خَلَوْا

تم خدا کی ساری کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (اور وہ تمہارے قرآن کے منکر ہیں) اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں

عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

تو مارے غصے کے تم پر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اپنے غصے میں (جل) مرو جو (کچھ بات) ہماری طرف سے تمہارے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ

دلوں میں ہے اللہ کو سب معلوم ہے (مسلمانو!) اگر تم کو کوئی فائدہ پہنچے تو اُن کو بُرا لگتا ہے اور اگر تم کو

منزل ۱

ف انامل اصل میں انگلیوں کی پوروں کو کہتے ہیں اور عرب میں غصے کو انامل کے کاٹنے سے تعبیر کرتے ہیں اور ہمارے محاورے میں جنگل کا کاٹنا، ہتھیلی کلیجا نوچنا، ٹوٹی کا توڑنا بولا جاتا ہے اس لئے ہمارے محاورے کے لحاظ سے انامل کا ترجمہ انگلیاں کر دیا ہے

سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ

کوئی گزند پہنچے تو اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر تم (اُن کی ایذاؤں پر) صبر کرو اور (انتقام میں زیادتی سے) بچے رہو تو (اطمینان رکھو کہ) اُن کے فریب تمھارا

شَيْئًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَھْلِكَ تُبَوِّئُ

کیونکہ جو کچھ بھی یہ کر رہے ہیں (اُس کی وفیعہ) اللہ احاطہ (قدرت) میں ہی اور (اے پیغمبر ایک وقت وہ بھی تھا کہ تم صبح سویرے اپنے گھر سے چلے (اور) لگے

الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ ھَمَّتْ طَّاۗىِٕفَتٰنِ

مُسلمانوں کو لڑائی کے موقعوں پر بٹھانے اور اللہ (سب کی) سُنتا (اور سب کچھ) جانتا ہی یہ اسی وقت کا واقعہ ہی کہ

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی مگر سنبھل گئے کیونکہ اللہ اُن کی مدد پر تھا اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں ف

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

اور (تم مسلمانوں کو ہمت ہار دینی کیا مناسب تھی) درحالیکہ بدر (کی لڑائی) میں اللہ تمھاری مدد کر ہی چکا تھا اور اُس وقت (دشمن کے مقابلے میں) تمھاری کچھ بھی حقیقت

تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ

شکرگزاری بھی کرو۔ (اے پیغمبر اسی بدر کی لڑائی کا واقعہ یاد کرو) جب تم مسلمانوں کو سمجھا رہے تھے کہ کیا تم کو اتنا کافی نہیں کہ تمھارا پروردگار (آسمان سے)

رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ۭ بَلٰٓي ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا

تین ہزار فرشتے بھیج کر تمھاری مدد کرے؟ (ضرور کافی ہی) بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو

وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِھِمْ ھٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ

اور (خدا اور رسول کی نافرمانی سے) بچو اور (دشمن) ابھی (اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو تمھارا پروردگار پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا

مِّنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ

جو بڑی سج دھج سے آموجود ہوں گے اور یہ امداد تو خدا نے صرف تمھارے خوش کرنے کو کی اور اس لیے (کی)

قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۭ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ۙ لِيَقْطَعَ

کہ تمھارے دل اس سے تسلی پائیں ورنہ (اصلی) مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہی (جو) بڑا زبردست (اور) حکمت والا ہی۔ اور مدد بھی کی تو اس لیے

طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَھُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَاۗىِٕبِيْنَ ۝ لَيْسَ

کہ کافروں کو کچھ کم کرے یا اُن کو ایسا ذلیل کرے کہ کھسیانے ہو کر نامراد واپس چلے جائیں (اے پیغمبر)

لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْھِمْ اَوْ يُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

تمھارا تو کچھ بھی اختیار نہیں چاہے خدا اُن پر رحم کرے یا اُن کی زیادتیوں پر نظر کرکے اُن کو سزا دے

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

اور جو کچھ آسمانوں میں ہی اور جو کچھ زمین میں ہی سب اللہ ہی کا ہی جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو چاہے سزا دے

ف یہ جنگِ اُحد کا ذکر ہی پیغمبر صاحب کی رائے یہ تھی کہ کافروں سے باہر میدان میں نکل کر لڑیں اور مدینے کے منافق مشورہ دیتے تھے کہ نہیں ہم شہر میں ہوں گے تو مکانوں کی آڑ سے ہم کو بڑی پناہ ملے گی آخر باہر میدان میں نکل کر لڑنے کی رائے غالب ہی منافق بھی اپنی رائے کے خلاف نکل کر گئے تو سہی مگر رستے سے انصار کے دو قبیلوں کو بھی بہکا کر لوٹا رہے پہلے اُن قبیلوں کے سرداروں نے سُنا تو سمجھا بجھا کر روک لیا مگر اس لڑائی میں آخر کار مسلمانوں کو شکست ہوئی ہی اور قرآن میں دوسری جگہ اُس کا بیان مفصل موجود ہی یہاں اُس کا کچھ تذکرہ نہیں ۱۲

ل
منزل
الربع

ف ذلیل شرمندہ ۱۲

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ مسلمانو! سود (در سود) نہ کھاؤ (کہ اصل میں مل مل کر) دگنا

مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ

چوگنا (ہوتا چلا جائے) اور اللہ سے ڈرو عجب نہیں (آخرۃ میں) تم فلاح پاؤ ف۲ اور دوزخ (کے عذاب) سے ڈرتے رہو جو کافروں کے لیے تیار ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا

اور اللہ اور رسول کا حکم مانو عجب نہیں تم پر رحم کیا جائے اور

اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ

اپنے پروردگار کی مغفرت اور جنت کی طرف لپکو جس کا پھیلاؤ (اتنا بڑا ہے) جیسے زمین آسمان (کا پھیلاؤ سبھی سجائی) اُن پرہیزگاروں کے لیے تیار ہے

لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ

جو خوش حالی اور تنگ دستی (دونوں حالتوں) میں (خدا کے نام) خرچ کرتے اور غصے کو روکتے

الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ

اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور (لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ ایسے (نیک دل) ہیں

اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا

جب کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا (کوئی اور بیجا بات کر کے) اپنا (یعنی اپنے دین کا کچھ) نقصان کر لیتے ہیں تو خدا کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی

لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڝ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا

اور خدا کے سوا (بندوں کے) گناہوں کا معاف کرنے والا اور ہی کون ہے اور جو (بیجا بات) کر بیٹھتے ہیں تو دیدہ و دانستہ اُس پر اصرار نہیں کرتے

وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ

یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ اُن کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے اور (مغفرت کے علاوہ بہشت کے) باغ

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ قَدْ خَلَتْ

جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (کہ وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور (نیک) کام کرنے والوں کی بھی (کیسے) اچھے اجر ہیں (مسلمانو!)

مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

تم سے پہلے بھی (بہت سے) واقعات ہو گزرے ہیں تو ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جن لوگوں نے (اپنے وقت کے پیغمبروں کو) جھٹلایا اُن کا کیسا (بُرا) انجام ہوا

الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ھٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

یہ (جو کچھ ہم نے فرمایا اس سے سب) لوگوں کو (سمجھانا مقصود) ہے لیکن ہدایت اور نصیحت تو انہی لوگوں کے لیے ہے جن کے دل میں (خدا کا) ڈر ہے

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ

اور ہمت نہ ہارو اور (اس اتفاقی شکست سے) آزردہ (خاطر) نہ ہو اور اگر تم (پکے) مسلمان ہو تو (آخر کار) تمہارا ہی بول بالا ہے اگر

ع ۱۳ ۹ ۴

ف۱ مقصود تو جنگِ اُحد کا مذکور ہے مگر بیچ میں جنگِ بدر کا تذکرہ فرما دیا ہے کہ اُس لڑائی میں مسلمان دشمنوں کے مقابلے میں تھوڑے اور بے سر و سامان تھے اس پر بھی خدا نے اُن کو دشمنوں پر فتح نمایاں دی تو جنگِ اُحد کے وقت چاہیے تھا کہ واقعۂ بدر کو یاد کر کے مسلمان پورے دل سے لڑتے مگر بعض نے ہمت ہار دی اُن لوگوں کو سمجھا بجھا کر اُن کے بڑے بوڑھے واپس لے آئے تھے مگر آخر میں لڑائی یوں بگڑی کہ پیغمبر صاحب نے کچھ جماعت کو ایک گھاٹی میں تعینات فرما کر اُن سے کہہ دیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہ ہلنا تاہم مسلمانوں نے کافروں پر حملہ کر کے اُن کو بھگا دیا گھاٹی والوں نے لوٹ کے لالچ سے مورچہ چھوڑ دیا کافروں نے کنی کاٹ کر وہی مورچہ آ دبایا مسلمان تابِ مقاومت نہ لا کر بھاگ کھڑے ہوئے یہاں تک نوبت پہنچی کہ پیغمبر صاحب معدودے چند رفیقوں کے ساتھ لشکر سے الگ رہ گئے اور زخمی ہوئے دندانِ مبارک شہید ہوا۔ اور آپ کے سر میں بھی چوٹ آئی تو اُس وقت بتقاضائے بشریت پیغمبر صاحب کو بہت غصہ آیا اور کافروں کے حق میں بددعا کرنی چاہی تو خدا نے تادیب کے طور پر پیغمبر صاحب کو صبر اور درگزر کی تعلیم فرمائی ۱۲ ف۲ اگرچہ سود مطلق حرام ہے مگر چونکہ وہ لوگ سود در سود بھی لیتے تھے اور اب بھی لیتے ہیں اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اس لیے اِس کو الگ منع فرمایا ۱۲

(منزل ۱)

يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ

تم کو (اس لڑائی میں شکست کی) زخم (کاری) لگی تو (بے دل سست ہو کیونکہ جنگ بدر میں) طرف مقابل کو بھی اسی طرح کی کاری زخم لگ چکی ہے اور یہ اتفاقات وقت ہیں

نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ

جو ہمارے حکم سے نوبت بہ نوبت (سب) لوگوں کو پیش آتے رہتے ہیں ف اور (تم کو جو اتفاق ناملائم جنگ احد میں پیش آیا تو اس سے) خدا کو دیکھنا (مسلمانوں کا) کھرا منظور

شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

شہادت کے درجے دینے تھے ورنہ خدا تو کسی طرح بھی ان ظالموں یعنی کافروں کا دوست نہیں۔ اور (نیز یہ منظور تھا کہ) اللہ مسلمانوں کو شک و شبہہ سے بالکل

وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

کافروں کا زور توڑ دے۔ کیا تم اس خیال میں ہو کہ جنت میں جا داخل ہو گے — حالانکہ ابھی تک اللہ نے نہ تو ان لوگوں کو جانچا

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ

جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں — اور نہ ان لوگوں کو جانچا جو (لڑائی میں) ثابت قدم رہتے ہیں — اور تم تو

الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝

موت کے آنے سے پہلے (خدا کی راہ میں) مرنے کی آرزوئیں کیا کرتے تھے سو اب تو تم نے اس کو اپنی آنکھوں دیکھ لیا (پھر اس سے کیوں جی چرانے لگے)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ

اور محمد اس سے بڑھ کر کوئی کیا کہ ایک رسول ہیں اور بس ان سے پہلے (اور) بھی رسول ہو گزرے ہیں پس اگر (محمد اپنی موت سے) مر جائیں

اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ

یا مارے جائیں تو کیا تم اپنے الٹے پیروں (کفر کی طرف) پھر لوٹ جاؤ گے — اور جو اپنے الٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹ جائے گا

يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

وہ خدا کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا اور جو لوگ (اسلام کی نعمت کا) شکر کرتے ہیں ان کو خدا عنقریب جزائے (خیر) دے گا۔ اور کوئی شخص

تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا

بے حکم خدا مر نہیں سکتا (ہر ایک کی موت کا) وقت مقرر لکھا ہوا ہے — اور جو شخص دنیا میں (اپنے کیے کا) بدلہ چاہتا ہے

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى

ہم اس کا بدلہ یہیں دیدیتے ہیں اور جو آخرت میں بدلہ چاہتا ہے ہم اس کو وہیں دیں گے اور جو لوگ (اسلام کی نعمت کا) شکر کرتے ہیں ہم ان کو عنقریب

الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا

جزائے (خیر) دیں گے۔ اور بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والے لوگ (دشمنوں سے) لڑے

لِمَآ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ

جو مصیبت ان کو اللہ کے رستے میں پہنچی اس کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ بودا پن کیا اور نہ (دشمنوں سے) عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ صبر

ف یعنی فتح و شکست دن کی ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہو کبھی کسی پر کبھی کسی پر۔ منزل ۱

ع ۵ ۱۴

الصّٰبِرِيْنَ ○ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا

اور سوائے اس کے اُن کے مُونہ سے ایک بات بھی تو نہیں نکلی کہ گئے دُعائیں مانگتے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر

وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور ہمارے کاموں میں جو ہم سے زیادتیاں ہوگئی ہیں اُن سے درگزر فرما اور (دشمنوں کے مقابلے میں) ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کے گروہ پر ہم کو فتح دے

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

تو اللہ نے اُن کو دُنیا میں بھی بدلہ دیا (ثواب دیا) اور آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا اور اللہ خلوص دل سے کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

الْمُحْسِنِيْنَ ○ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مسلمانو! اگر تم کافروں کے کہے میں آجاؤ گے تو وہ تم کو اُلٹے پیروں (کفر کی طرف)

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ○ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ

لَوٹا کر لے جائیں گے پھر تم ہی اُلٹے گھاٹے میں آجاؤ گے (کافر تمہارے خیرخواہ نہیں) بلکہ تمہارا (حقیقی) خیرخواہ اللہ ہے

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

اور وہ سب مددگاروں سے بہتر (مددگار) ہے - (گھبراؤ نہیں) ہم عنقریب تمہاری ہیبت کافروں کے دلوں میں بٹھا کر رہیں گے

بِمَآ أَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَأْوٰىهُمُ النَّارُ ۗ وَ

کیونکہ اُنھوں نے اُن چیزوں کو خدا کا شریک بنایا ہے جن (کے شریک ہونے) کی خدا نے کوئی سی سند بھی نہیں بھیجی اور (آخرکار) اُن لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے

بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ○ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ إِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ

ظالموں کا (بھی) کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے - اور مسلمانو! جس وقت تم خدا کے حکم سے کافروں کو تہ تیغ کر رہے تھے (اُس وقت) خدا نے تم کو اپنا وعدہ (فتح) سچا کر دکھایا

بِإِذْنِهٖ ۚ حَتّٰىٓ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

یہاں تک کہ تم کو تمہاری خاطر خواہ جیت دکھا دی اس کے بعد (مال غنیمت دیکھ کر لڑائی سے) بزدل ہوگئے اور لگے (رسول کے حکم (یعنی مورچے پر جمے رہنے) کے بارے میں آپس میں جھگڑا

مَآ أَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۚ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ

بعض تو تم میں سے (مورچہ چھوڑ کر) دنیا (یعنی غنیمت) کے پیچھے پڑ گئے اور بعض (مورچے پر قائم رہ کر ثواب) آخرت کی فکر میں لگے (اور شہید ہوگئے)

الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

پھر تو خدا نے تم کو دشمنوں (کی طرف) سے پھیر دیا (اور تم بھاگ کھڑے ہوئے) اس سے خدا کو تمہارا (ایمان، اخلاص) آزمانا منظور تھا اور (پھر بھی) خدا نے تم سے درگزر کی

ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○ إِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى أَحَدٍ

مسلمانوں پر خدا کا بڑا ہی کرم ہے (اُس وقت کو یاد کرو) جب تم (بدحواس) بھاگے چلے جاتے تھے

وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ أُخْرٰىكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا

اور رسول (خدا) تمہارے پیچھے (کھڑے) تم کو بلا رہے تھے لیکن تم مڑ کر کسی کی طرف کو نہیں دیکھتے تھے پس (اس مخالفت کے) سبب سے جو تم نے رسول کو آزردہ کیا (اس)

١٥ ع ٥ ٦

منزل ١

ع

عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ

تم سے کوئی مطلب فوت ہو جائے یا تم پر کوئی مصیبت آ پڑے تو تم (صبر کی عادت رکھو اور تم) اس کا رنج نہ کرو - اور تم کچھ بھی کرو اللہ کو اس کی خبر ہے ف۱ پھر

عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ

(جب تم شکست کا) غم (و افسوس کر چکے تو اس) کے بعد خدا نے تم پر ایک اطمینان کی حالت طاری کی کہ تم میں سے ایک گروہ کو (یعنی سچے مسلمانوں کو) نیند نے (آ دبایا) اور ایک گروہ

قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ

جن کو (اس وقت بھی) اپنی جانوں کی پڑی تھی اللہ کی جناب میں ناحق زمانہ جاہلیت (کے وقت) کی سی بدگمانیاں کر رہے تھے ف۲

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ

(اور) کہتے تھے کہ ہمارے بس کی کیا بات ہے (اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ سب کام خدا ہی کے اختیار میں ہیں

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ

(اے پیغمبر زبانی شکایتوں کے علاوہ) ان کے دلوں میں اور اور باتیں بھی مخفی ہیں جن کو تم پر ظاہر نہیں کرتے (جی ہی جی میں) کہتے ہیں کہ ہمارا کچھ بھی

الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ

بس چلتا ہوتا تو ہم یہاں مارے ہی نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی قسمت میں

كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ

مارا جانا لکھا تھا (گھروں سے) نکل کر (خود اپنے) اپنے بچھڑنے کی جگہ آ موجود ہوتے اور (اس لڑائی کے ہارجانے میں بھی چند در چند مصلحتیں تھیں از انجملہ یہ کہ) خدا کو منظور تھا

وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور تمہارے دلی خیالات کو (وسوسوں کے میل کچیل سے) صاف کرے اور اللہ تو سب کے جی کی بات جانتا ہے ف۳

تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ

جس دن (مقام احد میں مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں (آپس میں) بھڑ گئیں (اور) تم (مسلمانوں) میں سے جو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کا بھاگنا محض ان کے بعض

مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا

گناہوں (یعنی حکم رسول کی مخالفت) کی وجہ سے شیطان نے ان کے پاؤں (جگہ سے) اکھاڑ دیے اور بیشک خدا نے ان (کے اس قصور) سے درگزر کی البتہ اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا

مسلمانو! ان لوگوں جیسے نہ ہو جو زبانی دعویٰ اسلام کرتے ہیں اور دل سے) منکر ہیں اور ان کے بھائی بند

ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ

پردیس میں نکلے ہوں یا جہاد کرنے گئے ہوں (اور وہاں مر جائیں) تو ان کے بارے میں کہنے لگتے ہیں کہ ہمارے پاس (ٹھہرے) رہتے ہو تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے

لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

خدا نے ان لوگوں کے ایسے خیالات اس لیے کر دیے ہیں کہ (ساری عمر) ان کے دلوں میں یہی حسرت رہے اور (یوں تو) اللہ ہی جلاتا اور مارتا ہے اور جو کچھ بھی

منزل

ف۱ یہ بھی جنگ احد کا مذکور ہے لڑائی تو ہر گئی تھی اور ابتدائی ہزیمت میں مسلمانوں کا بے دل ہونا آئندہ کی کامیابیوں میں مخل انداز تھا ان آیتوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ ایک شکست کے ہو جانے سے کیا ہوتا ہے مسلمانوں نے کچھ فتح کا ٹھیکہ نہیں لیا کہ ہمیشہ جیتا ہی کریں گے ہار گئے ہار گئے ہار نے پر رنج کرنا لاحاصل ہے مگر ہاں یہ دیکھنا چاہیے کہ کیوں ہارے سو اللہ تعالیٰ نے جتا دیا کہ ہارے افسوس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی سے کہ یہ حرکت واجب جنگ کے بالکل خلاف تھی دو فوج جو افسر کا حکم نہ مانے اور اپنی رائے کو دخل دے اور قواعد کو توڑے اس کا وہی نتیجہ ہونا چاہیے جو احد کی لڑائی میں مسلمانوں کی فوج کا ہوا ۱۲ ف۲ شیوع اسلام سے پہلے کا وقت زمانہ جاہلیت کہلاتا ہے کہ ان دنوں اہل عرب دین و مذہب کچھ بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ ف۳ پیغمبر صاحب نے خدا کے حکم سے مسلمانوں کو خوش خبری سنا رکھی تھی کہ خدا اسلام کی برکت سے تمہاری دنیاوی سلطنت قائم کر دے گا اس وقت مسلمان اس وعدے پر بڑے نازاں تھے اور یوں سمجھ رکھا تھا کہ ہر جگہ فتح ہماری ہی فتح ہوگی اب جو احد کی لڑائی بگڑی تو منافقوں کی بن آئی اور لگے کہنے کہ ہماری تو پہلے سے یہ رائے تھی کہ لڑو تو شہر کے اندر اپنے گھروں کی پناہ پکڑ کر لڑو اور شہر سے باہر نکل کر لڑنے کا ارادہ نہ کرو سو پیغمبر نے ہماری ایک نہ سنی اور ناحق لوگوں کو لا کر مروا دیا اللہ نے ان آیتوں میں ان کی اس بکواس کا جواب دیا کہ فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے اور موت کو کوئی نہیں ٹال سکتا اور شکست پیغمبر کی بے تدبیری سے نہیں ہوئی بلکہ مسلمانوں کی بے تدبیری سے کہ پیغمبر کے حکم پر قائم نہ رہے اور مورچہ چھوڑ دیا ۱۲

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ

تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے اور اللہ کے رستے میں اگر تم مارے جاؤ یا (اُس کے رستے میں اپنی موت سے) مر جاؤ تو خدا کی بخشش

مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ

اور مہر (جو آخرت میں تم پر ہوگی) اُس (مال و دولت) سے جو لوگ (چند روز میں) جمع کر لیتے ہیں کہیں بہتر ہے اور تم (اپنی موت سے) مر یا مارے جاؤ

لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ○ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ

(آخر کار) اللہ ہی کی طرف کھینچ بلائے جاؤ گے۔ تو (اے پیغمبر یہ بھی) اللہ کا بڑا ہی فضل ہوا کہ تم ان کو نرم دل (رشتہ دار) ملے ہو اور اگر (خدانخواستہ)

فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ

تم مزاج کے اکھڑ (اور) سنگ دل ہوتے تو یہ لوگ (کبھی کے) تمہارے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے تو تم (اپنی جنگی) عادتیں کیوں چھوڑو اس جنگ احد کے معاملے میں بھی ان قصوروں سے

لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ

اور معاملات (صلح و جنگ میں (بدستور سابق) ان کو شریک مشورہ کر لیا کرو پھر (مشورے کے بعد) تمہارے دل میں ایک بات ٹھن جائے تو بے تامل اس کو کر گزرو مگر بھروسا

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَ

جو لوگ (خدا پر) بھروسا رکھتے ہیں خدا اُن کو دوست رکھتا ہے (مسلمانو!) اگر خدا تمہاری مدد پر ہے تو پھر کوئی بھی تم پر غالب آنے والا نہیں اور

اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ

اگر وہ تم کو چھوڑ بیٹھے تو اُس کے (چھوڑے) پیچھے (دوسرا) کون ہے جو تمہاری مدد کو کھڑا ہو اور

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی کا بھروسا رکھیں اور پیغمبر (کی شان) سے (نہایت) بعید ہے کہ (پیغمبر ہو کر) خیانت کرے اور جو (مجرم) خیانت کا مرتکب ہوگا

يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ

تو جو چیز خیانت کی ہے قیامت کے دن (خدا کے روبرو) بعینہ وہی چیز اُس کو لا حاضر کرنی ہوگی پھر جس نے جیسا کیا ہے اُس کو اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر کسی طرح

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ

بھلا جو شخص اللہ کی مرضی کا تابع ہو کہیں (ذرا سوچو) اُس شخص جیسا (مثل سرزد) ہو سکتا ہے جو خدا کے غضب میں آگیا ہو اور (آخر کار) اُس کا ٹھکانا دوزخ ہو

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ○

اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے ف۲ اللہ کے ہاں لوگوں کے (الگ الگ) درجے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اللہ نے مسلمانوں پر (بڑا ہی) فضل کیا کہ اُن میں اُن ہی میں کا ایک رسول بھیجا

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ

جو اُن کو خدا کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور اُن کو (کفر و شرک کی گندگی سے) پاک کرتا اور کتاب الٰہی (یعنی قرآن) اور دانائی (کی باتوں) کی اُن کو تعلیم دیتا

منزل ۱

ف۱ یہ شاید اُس واقعے کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ بدر میں جو لوٹ کا مال مسلمانوں کے ہاتھ لگا تھا اور وہ ایک جگہ جمع کیا جا رہا تھا کہ آخر کار فوج میں تقسیم کر دیا جائے گا اُس میں سے اوڑھنے کی ایک لُنگی گم ہو گئی کسی بدگمان نے پیغمبر صاحب کی نسبت شبہہ کیا ۱۲ ف۲ یعنی یہ کام ملعون اور جہنمی کا ہے نہ معاذ اللہ پیغمبر کا ۱۲

كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ○ أَوَلَمَّا أَصَٰبَتْكُم مُّصِيبَةٌ

(اِن پیغمبر کے آنے سے) پہلے تو یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ہی۔ کیا جب تم (مسلمانوں) پر (جنگِ اُحد میں شکست کی) مصیبت آپڑی

قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنفُسِكُمْ ۗ

حالانکہ تم (جنگِ بدر میں) اس سے دُونی مصیبت (اپنے دشمنوں پر) ڈال چکے ہو (یعنی یہ مصیبت اُس سے آدھی ہی تو تھی) تم (ربنا) کو کہنے لگے کہ (یہ آفت) کہاں سے آگئی

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَمَا أَصَٰبَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس دن (مقامِ اُحد میں مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں بھڑ گئیں اور تم (مسلمانوں) کو (شکست کی) مصیبت پہنچی

فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ○ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ

تو خدا کا حکم یوں ہی تھا اور یہ بھی غرض تھی کہ خدا (سچے) ایمان والوں کو معلوم کرلے اور منافقوں کو بھی معلوم کرلے

وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَٰتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ

اور منافقوں سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کے رستے میں لڑو یا (اس لئے نہ لڑو تو دشمن کو اپنے پرے) ہٹاؤ (تو) وہ کہنے لگے کہ اگر ہم جانتے (کہ آج)

قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَٰكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَٰنِ ۚ

لڑائی (ہوگی) تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے ف۱ یہ لوگ اُس روز بہ نسبت ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے

يَقُولُونَ بِأَفْوَٰهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ○

مُونہ سے ایسی بات کہتے ہیں جو اِن کے دلوں میں نہیں ف۲ اور (خباثت) جس کو چھپاتے ہیں اللہ (اُس کو) خوب جانتا ہے

الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَٰنِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا

(یہ وہی لوگ ہیں) جو (آپ تو لڑنے سے) بیٹھے رہے اور اپنے (شہید) بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں کہ ہمارا کہا مانتے تو مارے نہ جاتے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ○ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ

سچے ہو تو اپنے اُوپر سے موت کو ٹال دینا اور (اے پیغمبر) جو لوگ

قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَٰتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ○

اللہ کے رستے میں مارے گئے ہیں اُن کو مرا ہوا خیال نہ کرنا (وہ مرے نہیں ہیں) بلکہ اپنے پروردگار کے پاس جیتے (جاگتے موجود) ہیں (اور) اُن کو رزق مل رہا ہے

فَرِحِينَ بِمَا ءَاتَىٰهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ

(اور) جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں مگن ہیں اور جو لوگ اِن کے بعد (زندہ رہے اور)

لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

(ابھی) اِن میں آکر شامل نہیں ہو سکے اُن کی نسبت (یہ خیال کرکے) خوشیاں مناتے ہیں کہ (یہ بھی شہید ہوں تو ہماری طرح) اِن پر (بھی) نہ کسی قسم کا خوف (طاری)

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

اللہ کی نعمتوں کی اور (اُس کے) فضل کی خوشیاں منا رہے ہیں اور (نیز) اِس کی کہ اللہ

ف۱ منافقوں کی رائے کے خلاف جو باہر نکل کر لڑنے کی ٹھیری تو وہ بھی ساتھ تو ہوئے لیکن رستے میں یہ بہانہ کیا کہ آج لڑائی ہوتی معلوم نہیں ہوتی اور واپس چلے آئے ۱۲

ف۲ یعنی یہ فقط بہانہ کرتے ہیں ورنہ دل سے تو خوب جانتے ہیں کہ لڑائی ضرور ہوگی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دشمن اس قدر دُور دراز جگہ سے لشکرِ جرار لے کر بدر کا بدلہ لینے کی غرض سے چڑھ کر آئے ہیں تو لڑائی ضرور ہوگی ۱۲

منزل ۱

ع ۱۷ ۸

الْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ

ایمان والوں کے ثواب کو ضائع نہیں ہونے دیتا جو لوگ (لڑائی میں)

۲ مع

مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

زخم کھائے پیچھے خدا اور رسول کے بلانے پر چل کھڑے ہوئے ایسے نیکوکار اور متقیوں کے لیے بڑے اجر ہیں

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ

(یہ) وہ لوگ ہیں) جن کو لوگوں نے (آکر) خبر دی کہ (مخالف) لوگوں نے تمہارے ساتھ لڑنے کے لیے بڑی بھیڑ جمع کی ہے (ذرا) اُن سے ڈرتے رہنا

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا ۖ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ فَانْقَلَبُوا

تو (بجائے اس کے کہ اس خبر کو سن کر اسلام کی طرف سے شک کرنے لگتے) اس سے اُن کے یقین اور زیادہ مضبوط ہو گئے اور بول اٹھے کہ ہم کو اللہ بس ہے

بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ

(ہمت کرکے لڑائی کے ارادے سے گئے لڑائی وڑائی تو کچھ ہوئی نہیں) لیکن اللہ کی نعمتوں اور (اس کے) فضل سے لدے پھندے (گھر کو) واپس آئے (اور اُن

اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ

اللہ کی مرضی پر کاربند ہوئے (سو الگ) اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ یہ (مخبر) بس ایک شیطان تھا جو تم مسلمانوں کو اپنے رفیقوں کا ڈراوا دکھاتا تھا

أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ

تو تم اُن سے (ذرا بھی) نہ ڈرنا اور (سچے) مسلمان ہو تو ہمارا ہی ڈر رکھنا ق اور (اے پیغمبر)

الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ

جو لوگ کفر (کے پھیلانے) میں دوڑے (دوڑے پڑتے) پھرتے ہیں تم اُن لوگوں کی وجہ سے آزردہ خاطر نہ ہونا کیونکہ یہ لوگ (اپنے) خدا کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے

اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِنَّ

(بلکہ) خدا چاہتا ہے کہ (ثواب) آخرت میں (سے) اُن کو کچھ حصہ نہ دے اور اُن کو بڑا عذاب ہونا ہے

الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۖ وَلَهُمْ

جن لوگوں نے ایمان دے کر کفر مول لیا خدا کو تو ہرگز کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکیں گے بلکہ اُن ہی کو

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ

عذاب دردناک ہوگا۔ اور جو لوگ (دین اسلام سے) انکار کر رہے ہیں اس خیال میں نہ رہیں کہ ہم جو اُن کو ڈھیل دے رہے ہیں یہ کچھ اُن کے حق میں بہتر ہے

لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

ہم تو اُن کو صرف اس لیے ڈھیل دے رہے ہیں تاکہ اور گناہ سمیٹ لیں اور آخرکار اُن کو ذلت کی مار ہے

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ

(منافقو!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ جس حال میں تم ہو اچھے برے کی تمیز کیے بدون اسی حال پر مسلمانوں کو (تمہارے ساتھ ملا جلا) رہنے دے

ف۱ اُحد کی لڑائی میں تو مسلمان ایک دھکا کھا کر پھر سانوٹے ہو گئے تھے اُدھر سے کفار یہ دیکھ کر اپنی اپنی جگہ کو لوٹ گئے مگر ایک دھمکی دیتے گئے کہ اگلے سال مقام بدر پر چڑھائی کرکے مسلمانوں کی خبر لیں گے جب وقت موعود قریب آیا تو ایک مخبر کی زبانی جسے ہیں کہلا بھیجا کہ اہل مکہ نے لڑائی کی بڑی تیاری کی ہے مقصود یہ تھا کہ اُحد میں شکست کھا ہی چکے ہیں تیاری کی خبر سن کر مسلمان لڑائی کے لیے نہ نکلیں گے مسلمانوں پر اس غلط خبر کا کوئی اثر نہ ہوا اور وعدے پر آموجود ہوئے مکے والوں کی طرف سے کوئی نہ آیا اور لڑائی وڑائی کچھ بھی نہ ہوئی مگر مسلمانوں کا لشکر تین دن بدر میں پڑا رہا لین دین خرید و فروخت کرتا رہا اور امن چین سے کمائی کرکے مدینے واپس آیا۔

منزل ۱

الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ

اور اللہ ایسا بھی نہیں کہ تم کو غیب کی باتیں بتا دے ہاں

اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن

اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب فرما لیتا ہے (اور ان کو بقدر مناسب غیب بھی بتا دیتا ہے) تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ (اور غیب کی تو کرید میں نہ پڑو) اگر

تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

ایمان لاؤ گے اور (نفاق سے) بچتے رہو گے تو تم کو بڑا اجر ملے گا ف۱ اور جو لوگوں کو

بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ

خدا نے اپنے فضل (و کرم) سے (مقدور) دیا ہے اور وہ (راہِ خدا میں) اس (کے خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں (بہتر نہیں) بلکہ

مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ

(کیونکہ) جس (مال) کا بخل کرتے ہیں عنقریب قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلے میں پہنایا جائے گا اور آسمانوں اور زمین کا (آخر کار سب) کا وارث اللہ ہی ہے اور

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ لَّقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ

جو کچھ بھی تم (لوگ) کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے جو لوگ اللہ کو محتاج

وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

اور اپنے تئیں مالدار بتاتے ہیں ان کی یہ بات اللہ نے سن لی ہے جو ناحق (ناروا) پیغمبروں کو قتل کرتے چلے آئے ہیں اس کے ساتھ ہم ان کی اس بکواس کو بھی

وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ

اور ان (کی تمام شرارتوں) کا جواب (قیامت کے دن) ہماری طرف سے یہ ہوگا کہ عذابِ دوزخ (کے مزے) چکھو یہ بدلا ہے ان ہی اعمال کا جن کو تم نے پہلے سے اپنے ہاتھوں (اپنی آخرت)

وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا

اللہ تو اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم روا نہیں رکھتا (یہ وہی لوگ ہیں) جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے کہہ رکھا ہے

أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ

کہ جب تک کوئی پیغمبر ہم کو نذر و نیاز کا یہ معجزہ نہ دکھائے کہ (خدا کی درگاہ میں) نذر و نیاز کرے اور اس کو آسمانی آگ آ کر بھسم کر جائے تب تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں (اے پیغمبر ان سے)

جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ

مجھ سے پہلے (بہتیرے) پیغمبر تمہارے پاس کھلی کھلی نشانیاں لائے اور جس (نشانی) کی تم (اب) فرمائش کرتے ہو (وہ بھی لائے) تو

إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ

اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو پھر تم نے ان کو کس لئے قتل کیا (اے پیغمبر) اس پر بھی اگر وہ تم کو جھٹلائے چلے جائیں تو (تم کو رنجیدہ) نہ ہونا چاہئے کیونکہ تم سے پہلے بھی بہتیرے پیغمبر

جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ

کھلے معجزے لائے اور صحیفے (بھی لائے) اور نورانی کتابیں (بھی لائے) پھر بھی (بہت) لوگوں نے ان کو جھٹلایا ف۲ ہر شخص (ایک نہ ایک دن) موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے

ف۱ منافق کہتے تھے کہ اگر محمد صلعم سچے ہیں تو منافقوں کو پہچان کر نام بنام بتا دیں کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے اللہ نے فرمایا کہ ہم تم نام لے کر تم کو غیب کی باتوں پر مطلع کرنا قرین مصلحت نہیں مگر جان رکھو کہ تمہارا حال رسول سے مخفی نہیں اور خدا تم کو سچے مسلمانوں سے الگ کر کے رہے گا چنانچہ پیغمبر صاحب کے فرمانے سے بعض منافقوں کے نام مسلمانوں کو معلوم تھے اور بعض سے ایسی حرکات سرزد ہوتی رہتی تھیں کہ مسلمان ان کو تاڑ لیتے تھے ۱۲

ف۲ انبیائے بنی اسرائیل میں بعض پیغمبروں کو ایسا بھی پیش آیا کہ انھوں نے خدا کی نیاز کی آسمان سے آگ آئی اور نیاز کو جلا گئی جس سے معلوم ہوا کہ نذر قبول ہوئی یہود نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایک بہانہ یہ بھی نکال کھڑا کیا اور ان کا مطلب ایک خاص معجزے کا طلب کرنا تھا خدا نے جواب دیا کہ یہ سب ہیرا پھیری کی باتیں ہیں تمہارے بزرگوں نے بہت سے معجزے دیکھے اور یہ خاص معجزہ بھی دیکھا اور پھر بھی ایمان نہ لائے تم بھی انہی کی اولاد ہو تو تمہاری طبیعتیں بھی ان ہی کی طرح کی سرکش واقع ہوئی ہیں تم سے ایمان لانے کی کیا توقع کی جا سکتی ہے ۱۲

منزل ۱ — ع ۹

وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ

اور جو عمل تم لوگ کرتے ہو اُن کا پورا پورا بدلہ تم کو قیامت ہی کے دن دیا جائے گا تو (اُس دن) جو شخص (دوزخ کی) آگ سے پرے ہٹا دیا گیا اور

أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝

اُس کو رہنے کے لیے بہشت میں جگہ دی گئی تو اُس نے مراد پائی اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی پونجی ہے (اور بس)

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۖ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا

(مسلمانو!) تمہارے مالوں (کے نقصان) اور تمہاری جانوں (کے زیاں) میں ضرور تمہاری آزمائش کی جائے گی اور جن لوگوں کو

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا

تم سے پہلے (آسمانی) کتاب دی جا چکی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) اُن سے اور مشرکین (کے منہ) سے تم بہت سی ایذا کی باتیں (بھی) ضرور سنو گے اور اگر صبر کیے رہو

وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ

اور پرہیز گاری کرو تو بے شک یہ (بڑی) ہمت کے کام ہیں اور (اے پیغمبر) اہل کتاب (کو) وہ وقت کیوں نہیں یاد دلاتے جب خدا نے

أُوتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ ۖ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ

اُن سے قول و اقرار لیا کہ (یہ کتاب جو تم کو دی گئی ہے) لوگوں سے اس کا مطلب صاف صاف بیان کر دینا اور اس (کی کسی بات) کو نہ چھپانا مگر انہوں نے اس (قول)

ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ۝ لَا تَحْسَبَنَّ

اپنے پس پشت پھینک دیا اور اس کے عوض میں تھوڑے سے دام (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل کیے سو یہ بُرا (سودا) ہے جو یہ لوگ لے رہے ہیں اور

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا

جو لوگ اپنے کیے سے خوش ہوتے اور کیا کرایا تو کچھ ہی نہیں اور اس پر چاہتے ہیں کہ اُن کی تعریف ہو تو (اے پیغمبر)

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

ایسے لوگوں کی نسبت ہرگز خیال نہ کرنا کہ یہ لوگ عذاب سے بچے رہیں گے بلکہ ان کے لیے عذاب دردناک تیار موجود ہے اور

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

آسمان و زمین کا اختیار (سب) اللہ ہی کو ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے کچھ شک نہیں کہ آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ

اور زمین کی بناوٹ اور رات اور دن کے ردو بدل میں ف عقلمندوں (کے سمجھنے) کے لیے (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں جو

يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي

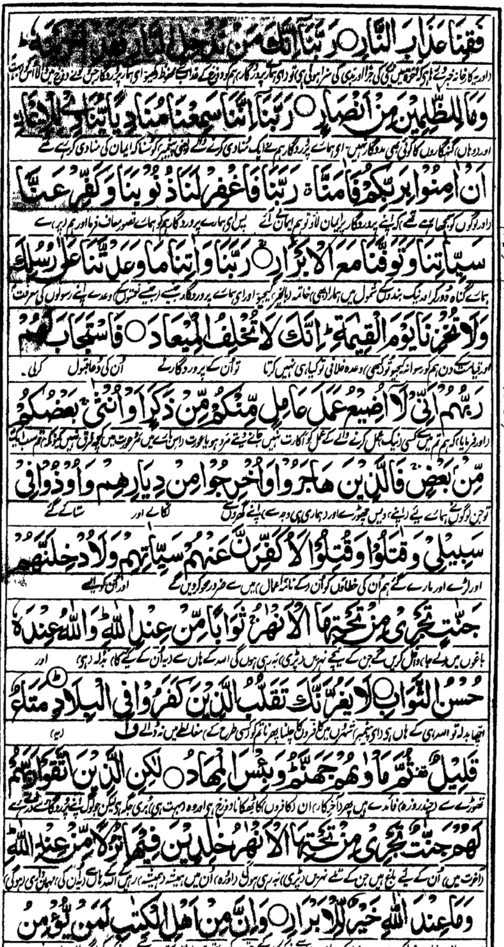
کھڑے اور بیٹھے اور پڑے خدا کو یاد کرتے اور آسمانوں اور زمین کی ساخت میں غور کرتے ہیں

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

(اور بے اختیار بول اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار تو نے اس (کارخانۂ عالم) کو بے فائدہ (تو) نہیں بنایا تیری ذات (ہر) نقص و عیب سے پاک ہے

ف رد و بدل میں رات دن کا بڑھنا گھٹنا یا ضد دونوں باہم آ گئیں ۱۲ منزل

۱۹ ع ۹ ۱۰



فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ

(اور یہ کارخانہ خیر و شر ہے) اسی کی تحریک ہیں نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ہونی ہی تو اے ہمارے پروردگار ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو اے ہمارے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اس کو بہت

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک منادی کرنے والے (یعنی پیغمبر) کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہے تھے

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا

(اور لوگوں کو سمجھا رہے تھے) کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارے قصور معاف فرما اور ہم (پر) سے

سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

ہمارے گناہ دور کر اور نیک بندوں کے شمول میں ہمارا (بھی) خاتمہ (بالخیر) کیجیو اور اے ہمارے پروردگار جیسے (جیسے تو نے ہم سے) وعدے اپنے رسولوں کی معرفت

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ

اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کیجیو (کبھی)، وعدہ خلافی تو کیا ہی نہیں کرتا تو اُن کے پروردگار نے اُن کی دعا قبول کرلی۔

رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ

(اور فرمایا) کہ ہم تم میں سے کسی (نیک) عمل کرنے والے کے عمل کو اکارت نہیں جانے دیتے مرد ہو یا عورت (اس بارے میں) مرد عورت میں کچھ فرق نہیں کیونکہ تم سب ایک

مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ

تو جن لوگوں نے ہمارے لیے (اپنے) وطن چھوڑے اور (ہماری ہی وجہ سے) اپنے گھروں سے نکالے (گئے) اور ستائے گئے

سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ

اور لڑے اور مارے گئے ہم اُن کی خطائیں (اُن کے نامۂ اعمال) میں سے ضرور محو کر دیں گے اور اُن کو ایسے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

باغوں میں (داخل) کریں گے جن کے نیچے نہریں (بہ رہی) ہوں گی (یہ) اللہ کے ہاں سے (اُن کے کیے کا) بدلہ (ہے) اور

حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِى الْبِلَادِ ؕ مَتَاعٌ

اچھا بدلہ تو اللہ ہی کے ہاں ہے (اے پیغمبر) کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تم کو (کسی طرح کے) مغالطے میں نہ ڈالے ف (یہ)

قَلِيْلٌ ۟ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

تھوڑے سے (چند روزہ) فائدے ہیں پھر (آخر کار) ان (کافروں) کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری جگہ ہے لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے

لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

(آخرت میں) اُن کے لیے باغ ہیں جن کے تلے نہریں (بہ رہی) ہیں (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (یہ) اللہ کے ہاں سے (اُن کی) مہمانی (ہوگی)

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ

اور جو (ساز و سامان) خدا کے یہاں ہے (دنیا کے ساز و سامان سے) نیکوکاروں کے حق میں کہیں بہتر ہے اور اہل کتاب میں بے شک کچھ لوگ ایسے (بھی) ہیں جو

منزل ۱

ف یعنی تمہارے دل میں یہ خیال نہ گزرے کہ خدا تو کفر سے راضی نہیں پھر کافر دنیا میں کیسے رہتے بستے چلتے پھرتے کام کاج کرتے ہیں اور کیوں ان کی زندگی خوش حالی کے ساتھ بسر ہوتی ہے ۱۲

بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ

جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کتاب تم (مسلمانوں) پر اُتری ہے اور جو اُن پر اُتری ہے اُن (سب) پر (بھی) ایمان رکھتے ہیں (اور ہر وقت) اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ

(اور) اللہ کی آیتوں کے عوض میں (دنیاوی فائدے کے) تھوڑے دام نہیں لیتے یہی وہ لوگ ہیں جن کے اجر اُن کے پروردگار کے ہاں (تیار موجود) ہیں (اور) اللہ بہت جلد

الْحِسَابِ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا

حساب کرنے والا ہے مسلمانو! (اُن تکلیفوں کو جو خدا کی راہ میں تم کو پیش آئیں) برداشت کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دو اور دشمن کے مقابلے کے لیے تیار رہو اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اللہ سے ڈرو تاکہ (آخر کار) تم (اپنی) مراد کو پہنچو

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ نساء مدینے میں نازل ہوئی اور اس کی ایک سو چہتر آیتیں ہیں اور چوبیس رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو تنِ واحد (یعنی آدم) سے پیدا کیا اور (یہ اس طرح پر کہ پہلے)

مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ

اُس سے اُس کی بی بی (حوا) کو پیدا کیا اور اُن دو (میاں بی بی) سے بہت سے مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دیئے اور جس خدا کا

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ۝ وَاٰتُوا

واسطہ دے دے کر تم اپنے کتنے کام نکال لیتے ہو اُس کا اور رشتوں کا پاس ملحوظ رکھو کیونکہ اللہ تمہارا نگرانِ حال ہے ف۱ اور

الْیَتٰمٰٓی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا

یتیموں کے مال اُن کے حوالے کرو اور مالِ طیب کے بدلے مالِ حرام نہ لو ف۲ اور

اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓی اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا

اُن کے مال اپنے مالوں میں ملا کر خورد برد نہ کرو کیونکہ یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے اور اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو

تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ

کہ یتیم لڑکیوں (کے بارے) میں انصاف قائم نہ رکھ سکو گے تو اپنی مرضی کے مطابق دو دو اور تین تین

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ

اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو ف۳ پھر اگر تم کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ (کئی بیبیوں میں) برابری کے ساتھ برتاؤ نہ کر سکو گے تو (اس صورت میں) ایک

اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ

(ہی) پر قناعت کرنا ف۴ نامنصفانہ برتاؤ سے بچنے کے لیے یہ بہت زیادہ قرین مصلحت ہے۔ اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی کے ساتھ دے ڈالو پھر اگر وہ خوشی

ف۱ ہزاروں لاکھوں آدمی خدا کا واسطہ دے کر بھیک مانگتے ہیں اور یوں بھی جب کسی سے کام نکالنا ہوتا ہے تو خدا کا واسطہ دیا جاتا ہے ۱۲ ف۲ لوگ اپنے ناقص مال سے یتیموں کا اچھا مال بدل لیتے تھے خدا نے اس سے منع فرمایا کہ تمہارا مال اگرچہ ناقص ہے لیکن حلال طیب ہے اور یتیموں کا مال اگرچہ اچھا ہے مگر تم پر حرام ہے تو گو ظاہر میں بُرے کے عوض میں اچھا لیتے ہو مگر حقیقت میں معاملہ بالعکس ہے ۱۲ ف۳ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرنے کی صورت یہ تھی کہ یتیم لڑکی کسی کی سرپرستی میں ہوتی اور وہ اُس کے مال یا جمال کی وجہ سے اُس کے ساتھ نکاح تو کر لیتا لیکن نکاح کے بعد اُس کے حقوق مہر وغیرہ کی چنداں پروا نہ کرتا کیونکہ اس بیچاری کا کوئی ولی وارث نہ تھا کہ پوچھ بچا کر اُس کے حقوق لیتا اللہ نے فرمایا کہ جب تم انصاف نہیں کر سکتے تو تم اُن سے نکاح ہی مت کرو کسی اور عورت سے کر لو عورتوں کا دنیا میں کال نہیں ف۴ شرع کی رو سے صرف وہ کافر لونڈی غلام ہیں جو جہاد دینی مذہبی لڑائی میں پکڑے آئیں پھر گرفتار ہونے پیچھے مالِ منقولہ کی طرح اُن کی خرید و فروخت بھی ہوتی رہی ہے اس سہے سے اُس سرے تک سارے ہندوستان میں کہیں لونڈی غلام نہیں اور حاکم وقت کی طرف سے بھی اُسکی بڑی سخت سزا ہے اور یہ جو لوگ قحط میں بچے پال لیتے یا دوسرے خدمت پیشہ یہ ہم سب کی طرح آزاد ہیں اِن کے ساتھ لونڈی غلام کا سا برتاؤ کرنا گناہ ہے خدا کا اور جرم ہے حاکم کا ۱۲

ع ۲۰ / ۱۱ / ۱۱



لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيٓـًٔا مَّرِيٓـًٔا ○ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ

اُس میں سے کچھ تم کو چھوڑ دیں تو اُس کو رچتا پچتا (سمجھ کر مزے سے) کھاؤ (پیو) اور

أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَّارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَ

مال جس کو خدا نے تمہارے لیے (ایک طرح کا) سہارا بنایا ہے اُن (یتیموں) کے حوالے نہ کرو (جو کم عقل ہوں) ہاں اس میں سے اُن کے کھانے پہننے میں

قُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ○ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ

اُن کو نرمی سے سمجھا دو ف اور یتیموں کو (دنیا کے) کاروبار میں لگائے رہو یہاں تک کہ نکاح (کی عمر) کو پہونچیں

فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوٓا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَأْكُلُوهَآ

اُس وقت اگر اُن میں صلاحیت دیکھو تو اُن کے مال اُن کے حوالے کر دو اور ایسا نہ کرنا کہ

إِسْرَافًا وَّبِدَارًا أَنْ يَّكْبَرُوا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَ

اُن کے بڑے ہونے کے اندیشے سے فضول خرچی کرکے جلدی جلدی اُن کا مال کھا (پی) جاؤ اور جو (ولی سرپرست) بامقدور ہو اُسے (مال

مَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ

جو حاجتمند ہو وہ دستور مطابق (بقدر ضرورت) کھائے (تو مضائقہ نہیں) پھر جب اُن کے مال اُن کے حوالے کرنے لگو

فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفٰى بِاللَّهِ حَسِيبًا ○ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ

تو (لوگوں کو) اُن (کے مال کے لینے) کا گواہ کر لو ورنہ حساب لینے کو (تو حقیقت میں) اللہ بس ہے

الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْأَقْرَبُونَ

ماں باپ اور رشتہ دار جو کچھ ترکے میں تھوڑا یا بہت مردوں کا حصہ ہے اور (ایسا ہی) ماں باپ اور رشتہ دار جو ترکے میں عورتوں کا بھی حصہ ہے

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ○ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى

(اور یہ) حصہ (ہمارا) ٹھیرایا ہوا ہے اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور کے) رشتہ دار

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِّنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ○

اور یتیم بچے اور مساکین آموجود ہوں تو اس میں سے اُن کو بھی کچھ دے دیا کرو اور اُن کی خواہش کے قدر دیتے نہ بن پڑے تو اُن کو نرمی سے سمجھا دو

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا

اور وارثان حق دار کو ڈرنا چاہیے کہ اگر (خود) اپنے (مرے) پیچھے اولاد ضعیف چھوڑ جاتے تو اُن (کے حال) پر اُن کو (کیسا کچھ) ترس (نہ) آتا تو چاہیے کہ

اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ○ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا

اللہ سے ڈریں اور (اُن سے) سیدھی طرح بات کریں۔ جو لوگ ناحق (ناروا) یتیموں کے مال خورد برد کرتے ہیں

يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ○ يُوصِيكُمُ

وہ اپنے پیٹ میں بس انگارے بھرتے ہیں اور عنقریب (مرے پیچھے) دوزخ میں پڑیں گے (مسلمانو!)

ع ۱

ف سمجھا دینے سے یہ کہنا مراد ہے کہ یہ تمہاری چیز ہے اور ہم تمہارے فائدے کے لیے اس کی حفاظت کرتے ہیں ۱۲

منزل ۱

اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً

تمہاری اولاد (کے حصوں) کے بارے میں اللہ تم سے کہے رکھتا ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ (دیا کرو) پھر اگر لڑکیاں

فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا

(دو یا) دو سے زیادہ ہوں تو ترکے میں اُن کا (حصہ) دو تہائی اور اگر اکیلی ہو تو اُس کو

النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَیْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ

آدھا اور میت کے ماں باپ کو (یعنی) دونوں میں ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ اُس صورت میں کہ

لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ

میت کی اولاد ہو ف اور اگر اُس کے اولاد نہ ہو اور اُس کے وارث (صرف) ماں باپ ہوں تو اُس کی ماں کا حصہ ایک تہائی (باقی باپ کا)

فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ

پھر اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے (ایک سے زیادہ) بھائی (یا بہنیں) ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ف (مگر یہ حصے) میت کی وصیت (کی تعمیل)

بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ

اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے) جائیں تم اپنے باپ (دادوں یعنی اصول) اور بیٹوں (پوتوں یعنی فروع) کو نہیں جان سکتے کہ نفع رسانی کے اعتبار سے

نَفْعًا ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝ وَلَكُمْ نِصْفُ

(بس انہی کے) کو دخل نہ دو اور یوں سمجھو کہ) حصوں کا قرارداد اللہ کا ٹھہرایا ہوا ہے اللہ بلاشبہ سب کچھ جانتا اور سب مصلحتوں سے واقف ہے - اور جو

مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ

(ترکہ) تمہاری بیبیاں چھوڑ مریں اگر اُن کے اولاد نہیں تو اُن کے ترکے میں تمہارا آدھا اور اگر اُن کے اولاد ہو

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْنَ بِهَاۤ اَوْ دَیْنٍ ؕ

تو اُن کے ترکے میں تمہارا چوتھائی (مگر) اُن کی وصیت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ

اور تم جو (ترکہ) چھوڑ مرو اور تمہارے کچھ اولاد نہ ہو تو بیبیوں کا (حصہ) چوتھائی اور اگر تمہارے

وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ

اولاد ہو تو تمہارے ترکے میں سے بی بیوں کا آٹھواں حصہ اور یہ حصے بھی تمہاری وصیت (کی تعمیل)

اَوْ دَیْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ

اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے جائیں) اور اگر کسی مرد یا عورت کی میراث ہو اور اُس کے باپ بیٹا (یعنی اصل و فرع) نہ ہو اور (دوسرے باپ سے) اُس کے بھائی یا

اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

بہن ہو تو اُن میں سے ہر ایک کا چھٹا (حصہ) اور اگر ایک سے زیادہ ہوں

ان میں کون سا نفع کے زیادہ قریب ہے

منزل ۱

ف اولاد سے مراد ہیں میت کی صلبی اولاد بیٹے، بیٹیاں اور پوتے پوتیاں اور پڑپوتے پڑپوتیاں۔ پس نواسے نواسیاں اور اُن کی نسل داخل نہیں

ف یعنی باقی سب باپ کا اور بھائیوں کو کچھ نہیں ۱۲

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ

تو ایک تہائی میں (برابر کے) سب شریک ف۱ (یہ حصے بھی) میت کی وصیت (کی تعمیل) اور (ادائے) قرض کے بعد (دیئے جائیں)

غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ

بشرطیکہ میت نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو ف۲ (یہ) فرمان الٰہی ہے اور اللہ (سب کچھ) جانتا (اور لوگوں کی نافرمانیوں کو) برداشت کرتا ہے

حُدُوْدُ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

(یہ) اللہ کی (باندھی ہوئی) حدیں ہیں اور جو اللہ اور اُس کے رسول کے حکم پر چلے گا (آخرت میں) اُس کو اللہ (بہشت کے) ایسے باغوں میں (لے جا) داخل

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَمَنْ

کرے گا جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور جو

يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪

اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اللہ کی (باندھی ہوئی) حدوں سے بڑھ چلے (تو اللہ) اُس کو دوزخ میں (لے جا) داخل کرے گا (اور وہ) اُس میں ہمیشہ

وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ

(رہے گا) اور اُس کو ذلت کی مار دی جائے گی اور (مسلمانو!) تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کی مرتکب ہوں

فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ

تو اُن (کی بدفعلی) پر اپنے لوگوں میں سے چار کی گواہی لو پس اگر گواہ (اُن کی بدکاری کی) تصدیق کریں تو (سزا کے طور پر) اُن (عورتوں) کو

فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۝

گھروں میں بند رکھو یہاں تک موت اُن کا کام تمام کر دے یا اللہ اُن کے لیئے کوئی (اور) رستہ نکالے ف۳

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا

اور جو دو شخص تم لوگوں میں سے بدکاری کے مرتکب ہوں تو اُن کو مارو پیٹو پھر اگر توبہ کریں اور اپنی حالت کی اصلاح کر لیں تو اُن سے (اور زیادہ) تعرض نہ کرو

عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ

کیونکہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ف۴ اللہ توبہ (تو) قبول کرتا (بھی) ہے

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ

(مگر) اُن ہی لوگوں کی جو نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر جلدی سے توبہ کر لی تو اللہ بھی انہیں کی

يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ

توبہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ (سب کا حال) جانتا (اور دنیا و دین کی مصلحتوں سے) واقف ہے۔ اور اُن لوگوں کی توبہ قبول نہیں

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰىٓ اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

جو (عمر بھر) برے کام کرتے رہے یہاں تک کہ اُن میں سے جب کسی کے سامنے موت آ کھڑی ہو

ف۱ کلالہ کا بیان قرآن مجید میں دو جگہ ہے ایک یہاں اور دوسرے اسی سورت کے آخر میں اور بیان کلالہ کی تین صورتیں ہیں ایک یہ کہ کلالہ کسی بھائی بہن چھوڑ مرے جن (سگے) ماں باپ کے سگے بھائی بہن دوسرے علاتی یعنی سوتیلے ایک باپ کی اولاد جن کی مائیں مختلف ہوں تیسرے اخیافی یعنی سوتیلے جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف قرآن میں اس مقام پر اسی تیسری صورت کا حکم ہے کہ ان میں بھائی بہن ہر ایک برابر کے چھٹے حصے کا حق دار ہے للذکر مثل حظ الانثیین کا قاعدہ ان میں نہیں چلتا اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو تہائی کے بالمساوات مالک ہیں۔ رہیں پہلی اور دوسری صورتیں اُن کے احکام آخر سورت میں ہیں ۱۲ ف۲ میت کی وصیت سے وارثوں کا اس طرح پر نقصان ہوتا ہے کہ میت کو تہائی ترکے تک وصیت کرنے کی اجازت ہے تو اگر کوئی وارثوں کا حق مارنے کے لیئے تہائی ترکے سے زیادہ کی وصیت کر مرے تو زیادہ کی قدر وصیت واجب التعمیل نہیں اسی طرح مرنے والا کسی کا قرضہ رعایۃً بھی اپنے اوپر لے سکتا ہے مگر وصیت ہو یا قرض مرنے والے کو اختیار نہیں کہ وارثوں کا نقصان کرے ۱۲ ف۳ جس رستے کا وعدہ اس آیت میں ہے اُس کا بیان اٹھارھویں پارے کی سورۂ نور اور احادیث میں اس طرح پر ہے کہ کنوارے مرد یا کنواری عورت سے زنا کی حرکت سرزد ہو تو سو سو درے لگانے چاہیے ہیں اور بیاہے ہوئے ایسا کریں تو سنگسار ۱۲ ف۴ پہلی آیت میں صرف عورتوں کی خفیف سی سزا یعنی گھر میں بند رکھنے کا مذکور تھا اور اس میں مرد و عورت دونوں کی مار پیٹ کا اور یہ دونوں حکم بھی ابتدائی تھے اس کے بعد سو درے اور سنگسار کرنے کا حکم اخیر نازل ہوا ۱۲

منزل ۱

قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۚ أُولَٰئِكَ

تو لگے کہنے کہ اب میری توبہ اور (اسی طرح) اُن کی (توبہ بھی (قبول) نہیں جو کافر ہی مرگئے یہی ہیں

أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ

جن کے لیے ہم نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے مسلمانو! تم کو روا نہیں

أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ

کہ عورتوں کو میراثِ (میّت) سمجھ کر زبردستی اُن پر قبضہ کرلو اور جو کچھ تم نے اُن کو (مہر کہ شوہری ہے) دیا ہو اُس میں سے کچھ چھین لینے کی نیت سے

مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ

اُن کو (گھروں میں) قید رکھو (کہ دوسرے سے نکاح نہ کرنے پائیں) ہاں اُن سے کوئی کھلی ہوئی بدکاری سرزد ہو (تو قید رکھنے کا مضایقہ نہیں)

بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ

حسنِ سلوک سے رہو سہو اور تم کو (کسی وجہ سے) بی بی ناپسند ہو تو عجب نہیں کہ تم کو ایک چیز ناپسند ہو اور

اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ○ وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ

اللہ اُس میں بہت سی خیر (و برکت) دے ف۱ اور اگر تمہارا ارادہ ایک بی بی کو بدل کر اُس کی جگہ

زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ

دوسری بی بی کرنے کا ہو تو گو تم نے پہلی بی بی کو ڈھیر سارا مال دے دیا ہو تاہم اُس میں سے کچھ بھی (واپس) نہ لینا

أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ○ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ

کیا (تمہاری غیرت جائز رکھتی ہے کہ) کسی قسم کا بہتان لگا کر اور صریح بے جا بات کرکے اپنا دیا ہوا (اُس سے واپس) لیتے ہو۔ اور دیا ہوا کیونکر (واپس)

أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ○

تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کرچکے ہو اور بیبیاں (نکاح کے وقت مہر و نفقہ وغیرہ کا) تم سے پکا قول لے چکی ہیں

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ

اور جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو تم اُن کے ساتھ نکاح نہ کرنا مگر جو ہوچکا (سو ہوچکا) تاہم یہ

كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ○ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ

بڑی بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور بہت ہی بُرا دستور تھا ف۲ (مسلمانو!)

أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ

تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں

وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ

اور بھانجیاں اور تمہاری (رضاعی) مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریکی بہنیں

ف۱ یعنی شاید اُس سے بہت سی اولاد ہو گو خوبصورت نہ ہو مگر گھر کے انتظام کا خاص سلیقہ رکھتی ہو یا ہنرمند ہو اور مرد کی کمائی کو اپنی ہنرمندی سے بڑھا سکے ۱۲

ف۲ اسلام سے پہلے عرب کے لوگوں کا سلوک عورتوں کے ساتھ ظالمانہ اور بعض صورتوں میں ظالمانہ ہونے کے علاوہ شرم و حیا کے بھی بالکل خلاف تھا مثلاً جب کوئی مرجاتا تو اُس کے وارث اُس کی بی بی کو میراثِ میّت سمجھ کر اُس پر قبضہ کر لیتے چاہتے بے مہر خود نکاح کرتے چاہتے کسی دوسرے سے نکاح پڑھا دیتے اور مہر آپ لیتے اور اگر چاہتے بٹھا رکھتے وارثوں کے علاوہ میّت کا کوئی دوست اُس کی بی بی پر کپڑا ڈال دیتا تو وہی اُس کا حق دار سمجھا جاتا۔ خوبصورت ہوتی اُس سے آپ نکاح کرلیتا اگر بدصورت ہوتی تو اُس کو نکاح کرنے سے روکے رکھتا یہاں تک کہ وہ کچھ تاوان بھرتی یا وہیں اُس کے ہاں مرجاتی اور خود اُس کا وارث بنتا الغرض یہاں تک عورتوں کو ہیچ سمجھ رکھے تھے کہ بیٹا بھی اپنے باپ کا وارث ہوتا تو اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرلیتا ۱۲ اللہ نے اِن آیتوں میں اِن سب حرکتوں سے منع فرما دیا

منزل ۱ ع ۸

الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ

اور تمہاری ساسیں (یہ سب) تم پر حرام ہیں اور جن بیبیوں کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو اُن کی لڑکیاں جو (غالبًا) تمہاری گودوں میں پرورش پاتی ہیں

نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ

(تم پر حرام ہیں) لیکن اگر اُن بیبیوں کے ساتھ تم نے صحبت داری نہ کی ہو

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ

تو (اُن کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے) تم پر کچھ گناہ نہیں اور (تمہاری بہوئیں یعنی) تمہارے (اپنے) صلبی بیٹوں کی بیبیاں (بھی تم پر حرام ہیں)

وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

اور دو بہنوں کا ایک ساتھ (نکاح میں) رکھنا (بھی تم پر حرام ہے) ف۱ مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک اللہ

غَفُورًا رَحِيمًا ۝ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ

معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اور وہ عورتیں (بھی حرام ہیں) جو (دوسروں کی) قید (نکاح) میں ہوں مگر وہ جو (کافروں کی لڑائی میں قید ہو کر)

أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا

تمہارے قبضے میں آ گئی ہوں (یہ) خدا کا حکم تحریری ہے (جو) تم پر (لازم کیا جاتا ہے) اور (جو عورتیں تم پر حرام کی گئیں) اُن کے علاوہ (سب عورتیں)

بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ

شہوت رانی کے لیے نہیں بلکہ قید (نکاح) میں لانے کی غرض سے مال (یعنی مہر) کے بدلے (نکاح کرنا) چاہو پھر جن عورتوں سے تم نے لطف (صحبت) اٹھایا

فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ

تو اُن سے جو مہر ٹھیرا تھا اُن کے حوالے کرو اور ٹھیرائے پیچھے (مہر کے کم و بیش کرنے پر) آپس میں رضی ہو جاؤ

بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

تو تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں بے شک اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے (اور سب کام) حکمت (و تدبیر سے) کرتا ہے

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ

اور تم میں سے جس کو مسلمان بیبیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو تو (خیر)

مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ

لونڈیاں (ہی سہی) جو (کافروں کی لڑائی میں) تم مسلمانوں کے قبضے میں آ جائیں ف۲ بشرطیکہ ایمان رکھتی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے

بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ

(آدم زاد ہونے کے اعتبار سے) تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو پس (بے تامل) لونڈی والوں کے اذن سے اُن کے ساتھ نکاح کر لو اور

أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ

دستور کے مطابق اُن کے مہر اُن کے حوالے کر دو مگر شرط یہ ہے کہ قید (نکاح) میں لائی جائیں (اور بنہ (تو تم سے) بازاری عورتوں کا سا تعلق رکھنا چاہتی

ف۱ حدیث شریف کی رُو سے خالہ بھانجی اور پھوپی بھتیجی کا جمع کرنا بھی حرام ہے ۱۲

ف۲ لفظ بی بی ہماری زبان میں دو طرح پر بولا جاتا ہے ایک بیاہتا عورت اور دوسرے عام شریف زادی جو کسی کی لونڈی باندی نہ ہو اس جگہ بیبیوں سے یہی اخیر قسم کی بیبیاں مراد ہیں ۱۲

ف۵ پہلے شوہر کی اولاد جو عورت ساتھ لاتی ہے ۱۲

أَخْدَانٍ ۚ فَإِذَآ أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ

خانگیوں کا ساف ۱ پھر اگر قید (نکاح) میں آ ئے پیچھے کوئی بے حیائی کا کام کریں تو

مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ

جو سزا بی بی کی اُس کی آدھی لونڈی کی ف۲ لونڈی سے نکاح کرنے کی اجازت اُسی کو ہی جس کو تم میں گناہ (کر بیٹھنے) کا خوف ہو

وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ يُرِيدُ اللّٰهُ

اور صبر کرو تو تمھارے حق میں زیادہ بہتر ہی اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہی اللہ چاہتا ہی

لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ

کہ (انبیاء و صلحا) جو تم سے پہلے (ہو گزرے) ہیں اُن کے طریقے تم سے کھول کھول کر بیان کرے اور

عَلَيْكُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ

تم کو اُن ہی طریقوں پر چلائے اور تم پر مہر کی نظر رکھے اور اللہ (سب کچھ) جانتا ہی اور ہر ایک کام حکمت سے کرتا ہی اور اللہ چاہتا ہی کہ تم پر مہر کی نظر رکھے

وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوٰتِ أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ○

اور جو لوگ نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں اُن کا مطلب ہی کہ تم (راہِ راست سے بھٹک کر) بہت دور ہٹ جاؤ

يُرِيدُ اللّٰهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا ○

اللہ چاہتا ہی کہ تم (پر) سے (بوجھ) ہلکا کرے کیونکہ انسان (طبیعت کا) کمزور پیدا کیا گیا ہی (اور احکام سخت کے بار کا تحمل نہیں ہو سکتا)

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّآ

مسلمانو! ناحق (نا روا) ایک دوسرے کے مال خورد برد نہ کیا کرو ہاں

أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ

آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہو (اور اُس میں کچھ ہاتھ لگ جائے تو وہ نا روا نہیں) اور (آپ) اپنے تئیں ہلاک نہ کرو (تم سے یہ بات اس لئے

اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ○ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ

اللہ تمھارے حال پر مہربان ہی ف۳ اور جو زور و ظلم سے ایسا (کام) کرے گا (یعنی پرایا مال کھا جائے گا) تو

نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ○ إِنْ تَجْتَنِبُوا

ہم اُس کو (قیامت کے دن دوزخ کی) آگ میں (دے جا کر) جھونک دیں گے اور یہ اللہ کے نزدیک (ایک) آسان (سی بات) ہی جن (کاموں) کے کرنے سے تم کو منع کیا

كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا

اُن میں سے بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے تو ہم تمھارے (چھوٹے چھوٹے) قصور (تمھارے نامۂ اعمال سے) محو کر دیں گے اور تم کو لے جا کر مقام

كَرِيمًا ○ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ لِلرِّجَالِ

عزت (یعنی بہشت) میں جگہ دیں گے اور خدا نے جو تم میں سے ایک کو دوسرے پر برتری دے رکھی ہی اُس کا کچھ ارمان نہ کرو ف۴ مردوں نے

ف۱ مولنا شاہ عبدالقادر صاحب نے مُسٰفِحٰتٍ کا ترجمہ مستی نکالتیاں اور متخذات اخدان کا یار کرتیاں چھپ کر کیا ہی اور اسی کے قریب قریب مولنا شاہ ولی اللہ اور مولنا شاہ رفیع الدین کے ترجمے ہیں مسٰفحٰت کے معنوں میں بدکاری ہی کھلے خزانے اور متخذات اخدان میں چوری چھپے آشنائی کرنا ہم نے اس فرق کو بازاری اور خانگی سے ظاہر کیا ہی گو لفظوں سے کسی قدر دور ہی ۱۲ ف۲ عورتیں دو قسم کی ہیں لونڈیاں اور اُن کے مقابل گھر کی بیبیاں بیبیوں میں سے جو شوہر دار ہو اور وہ بدکاری کی مرتکب ہو اُس کی سزا سنگسار کرنا ہی اور بے شوہر والی مرتکب بدکاری ہو تو اُس کی سزا سو تازیانے ہیں اس لیے کہ شوہر دار بدکاری کرنے سے خواہ اُس کا شوہر زندہ ہو یا مردہ اپنی اور اپنے شوہر کی ناموس کو تباہ کرتی ہی اور بے شوہر صرف اپنی ہی رہی لونڈی وہ پہلے ہی کیا عزت رکھتی تھی اس لیے اس کی سزا دونوں صورتوں میں نصف یعنی پچاس کوڑے کیونکہ سنگساری کا نصف تو ہو ہی نہیں سکتا ۱۲ ف۳ اس سے بعض نے خودکشی مراد لی ہی اور بعض نے قتل نفس جس کی سزا قصاص ہی کہ دوسرے کے مارنے کو اپنا مارنا اس سے فرما دیا ہی کہ تمام بنی آدم اصل واحد کی فرع ہیں سے بنی آدم اعضاے یکدیگر اند + کہ در آفرینش ز یک جوہر اند + چو عضوے بدرد آورد روزگار + دگر عضوہا را نماند قرار + اور بعض نے سمجھا ہی کہ ایسی مشقت کا اختیار کرنا مراد ہی جس کا نتیجہ فی اغلب الاحوال ہلاکت ہو جیسے راہب اور ہمارے ملک کے جوگی سنیاسی کیا کرتے ہیں اور بعض نے سباق و سیاق کے لحاظ سے حقوق عباد کا تلف کرنا بھی لکھا ہی ۱۲ ف۴ عورتوں کو خدا نے اس طرح کا پیدا کیا ہی کہ دنیا تو دنیا اُن سے دین کے کاموں میں بھی مردوں کی برابری نہیں ہو سکتی خلقی کمزوری کی وجہ سے وہ جہاد کرنے کے قابل نہیں اُن کو بچے جننے ہیں۔ بچوں کو دودھ پلانا۔ پالنا۔ پرورش کرنا ہی ایک وقت خاص تک اُن کو روزے اور نماز سے بھی محروم رہنا پڑتا ہی ان باتوں پر نظر کر کے عورتوں کو خیال آتا ہوگا کہ ہائے ہم مرد کیوں نہ ہوے اللہ تعالیٰ نے اُن کو سمجھا دیا کہ مردوں کی نیکیاں مردوں کے ساتھ ہیں عورتوں کی عورتوں کے ساتھ ۱۲ +

نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا ۖ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۚ وَاسْأَلُوا

جیسے عمل کیے ہوں اُن کو (ثواب) میں سے اُن کا حصّہ اور عورتوں نے جیسے عمل کیے ہوں اُن کو (ثواب میں) اُن کا حصّہ اور (ہر وقت)

اللَّهَ مِن فَضْلِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

اللہ سے اُس کا فضل مانگتے رہو اللہ ہر چیز سے واقف ہے اور

مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۚ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ

جو (ترکہ) ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ مریں تو ہم نے ہر ایک (مرنے والی کی میراث) کے حقدار ٹھیرا دیئے ہیں اور جن لوگوں کے ساتھ

أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ○

تمہارا عہد و پیمان ہے تو (بطور خود) کچھ حصّہ اُن کو بھی دو بے شک اللہ ہر چیز کے پیش نظر ہے ف

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ

مرد عورتوں کے سر دھر ہیں (اس کے دو) سبب (ہیں ایک) یہ کہ (آدمیوں میں) اللہ نے بعض (یعنی مردوں) کو بعض (یعنی عورتوں) پر (دل کی مضبوطی اور جسمانی

وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ

اور (دوسرا) سبب یہ کہ مردوں نے (عورتوں پر) اپنا مال خرچ کیا ہے ف۲ تو جو نیک (بیبیاں) ہیں (مردوں کا) کہا مانتی ہیں (اور) خدا کی عنایت سے (اُن کے) پیچھے

بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ

(ہر ایک چیز کی) حفاظت کرتی ہیں اور تم کو جن بیبیوں کے سر چڑھنے کا اندیشہ ہو تو (پہلی دفعہ) اُن کو سمجھا دو پھر اُن کے ساتھ ہم بستری موقوف کر دو

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ

اور (اس پر بھی نہ مانیں تو) اُن کے ساتھ مار پیٹ سے پیش آؤ ف۳ پھر اگر تمہاری بات ماننے لگیں تو تم بھی اُن پر (زیادتی کے) لئے (کوئی) بہانہ مت ڈھونڈو

سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ○ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

کیونکہ اللہ (سب پر) غالب (اور) بڑا زبردست ہے (تو اُس سے ڈرتے رہو) اور اگر تم کو میاں بی بی میں کھٹ پٹ کا اندیشہ ہو

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا

تو ایک پنچ مرد کے کنبے میں سے مقرر کرو اور ایک پنچ عورت کے کنبے میں سے اگر پنچوں کا (دلی) ارادہ (میاں بی بی میں)

إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ○ وَ

اصلاح (کرا دینے) کا ہوگا تو اللہ (اُن کے سمجھانے بجھانے سے) دونوں میں موافقت کرا دے گا بے شک اللہ (سب کے دلی ارادوں سے) واقف (اور سب سے) خبردار ہے

اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي

(لوگو!) اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں

الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ

اور یتیموں اور محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں

ع ۵ منزل ۱

ف شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے موضح القرآن میں لکھا ہے کہ اکثر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکیلے مسلمان ہوئے تھے اُن کے اقربا کافر ہے تو حضرت نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی کر دیا وہی ایک دوسرے کے وارث ہوتے جب اُن کے اقربا مسلمان ہوئے تب یہ آیۃ اتری کہ میراث ہے قرابت ہی پر اور قول کے بھائیوں سے زندگی میں سلوک ہے یا مرتے وقت کچھ دے دیں ۱۲ ف۲ مال سے مراد ہے مہر اور نان و نفقہ ۱۲ ف۳ حدیث شریف میں صرف ہولے سے مارنے پیٹنے کی اجازت ہے ۱۲

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ

اور پاس کے بیٹھنے والوں اور مسافروں اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں ان (سب) کے ساتھ سلوک کرتے رہو کیونکہ اللہ

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ

اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اترایا (اور) بڑائی مارتے پھریں آپ بخل کریں (سو کریں دوسرے)

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا

لوگوں کو بھی بخل کرنے کی صلاح دیں اور اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو جو کچھ دے رکھا ہے اس کو چھپائیں اور ہم نے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ

اُن لوگوں کے لیے جو ہماری نعمتوں کی ناشکری کریں ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور مال خرچ کریں (تو)

النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ

لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان (پوچھو تو) نہ اللہ کا اور نہ روز آخرت کا اور شیطان

لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۚ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

جس کا ساتھی ہو تو وہ (بہت ہی) برا ساتھی ہے ف۱ اور اگر (یہ لوگ) اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتے

الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۚ اِنَّ اللّٰهَ

اور جو کچھ خدا نے اِن کو دے رکھا تھا اُس کو (خلوص نیت سے خدا کی راہ میں) خرچ کرتے تو اِن کا کیا بگڑتا اور اللہ تو اِن (کے حال) سے واقف

لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ

(کسی پر) ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ (کسی نے ذرہ بھر بھی نیکی (کی)) ہو تو اُس کو بڑھاتا اور

لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۚ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ

اپنے پاس سے بڑا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ بھلا تو اُس دن اُن لوگوں کا کیا حال ہوتا ہے جب ہم سب کو جمع کریں گے (ہر اُمت سے گواہ (یعنی رسول) کو طلب کریں گے

وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اور (اے پیغمبر) ہم تم کو بھی طلب کریں (اپنی امت کے) اُن لوگوں کی نسبت گواہی ف۲ جن لوگوں نے (دین حق کے قبول کرنے سے) انکار کیا اور

عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ

رسول (کے حکم) کی نافرمانی کی اُس دن تمنا کریں گے کہ اے کاش انہیں زمین کا پیوند کر دیا جائے اور (اُس دن یہ لوگ) خدا سے

حَدِيْثًا ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ

کوئی سی بات بھی نہیں چھپا سکیں گے (مسلمانو!) جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جانا

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

یہاں تک کہ (نشہ اُتر جائے اور) جو کچھ (منہ سے) کہتے ہو (اُس کو) سمجھنے لگو ف۳ اور (اسی طرح) نہانے کی حاجت ہو تو بھی نماز کے پاس نہ جانا

ف۱ یعنی آدمی سے دکھاوے اور بے ایمانی کی باتیں شیطان کے بہکانے سے سرزد ہوتی ہیں تو آدمی کو چاہیے کہ شیطان کو اپنا رفیق نہ بنائے اور نہ اُس کے بہکائے میں آئے ۱۲

ف۲ اُمت کی نسبت رسول کی گواہی سے مراد یہ ہے کہ رسول نے تبلیغ رسالت کی تو اُمت کے لوگوں نے کہاں تک اُن کا حکم مانا یا نہ مانا ۱۲

ف۳ یہ حکم اُس وقت کا ہے کہ مسلمانوں میں ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی ۱۲

منزل ۱

وقف النبی علیہ السلام

(عن) الربع

۶۶

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

یہاں تک کہ غسل کر لو ہاں (سفر کی حالت میں) رستے چلے جا رہے ہو (اور پانی نہ ملے اور تیمم کر کے نماز پڑھ لو تو خیر) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا

تم میں سے کوئی جا ضرور سے (ہو کر) آئے یا عورتوں سے ہم صحبت ہو اور تم کو پانی میسر نہ آئے تو

صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

پاک مٹی لے کر تیمم یعنی مونھ اور ہاتھوں کا مسح کر لو بے شک اللہ درگزر کرنے والا

غَفُوْرًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ

(اور) بخشنے والا ہے- (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو کتاب (آسمانی) سے حصہ دیا گیا تھا (باوجود اس) کے گمراہی

الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ

اور چاہتے ہیں کہ تم (مسلمان) بھی گمراہ ہو جاؤ- اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا

اور اللہ حامی بس ہے اور اللہ ہی مددگار بس ہے- (اے پیغمبر) یہودیوں میں کچھ (لوگ ایسے بھی) ہیں جو

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَ

الفاظ کو اُن کی جگہ (یعنی اصلی معنوں) سے پھیرتے ہیں اور اپنی زبانوں کو مروڑ مروڑ کر اور دین (اسلام) میں طعنے کی راہ سے سمعنا و عصینا اور

اسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ

اسمع غیر مسمع اور راعنا کہہ کر (تم سے) خطاب کرتے ہیں اور اگر وہ

اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ

سمعنا و اطعنا اور (فقط) اسمع اور انظرنا کہہ کر خطاب کرتے تو اُن کے حق میں بہتر ہوتا اور

اَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ف۱

بات بھی سیدھی (رسیدھی) ہوتی مگر اُن پر تو اُن کے کفر کی وجہ سے خدا کی پھٹکار ہے پس اُن میں سے (لاہت ہی) تھوڑے (لوگ) ایمان لاتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

اے اہل کتاب (قرآن) جو ہم نے نازل فرمایا ہے اور وہ اُس (کتاب) کی جو تمہارے پاس ہے تصدیق بھی کرتا ہے اُس پر ایمان لے آؤ

مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا

(مگر) اس سے پہلے کہ (لوگوں کے) مونھ بگاڑ کر ہم اُلٹے اُن کی گُدّیوں میں لگا دیں ف۲ یا جس طرح ہم نے

لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

اصحاب سبت کو پھٹکار دیا تھا اسی طرح اِن کو بھی پھٹکار دیں اور جو خدا کو منظور ہے وہ تو ہو کر رہے گا اللہ تو اس (جرم) کو معاف کرنے کا نہیں

ف۱ یہود ہمیشہ سے شرارتیں کرتے آئے ہیں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان سے بہت ہی ایذائیں پہنچتی تھیں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آواز نہیں آواز سے ہی کس جاتے اور ایسی پیچدار ذو معانی بات کہتے کہ ظاہر میں کچھ گرفت نہ ہو سکتی اور اُن کی مراد ہوتی گستاخی یہاں تین باتوں کا مذکور ہے ایک سمعنا وعصینا جس کے معنی ہیں کہ ہم نے آپ کا فرمانا سنا مگر تسلیم نہیں کیا تسلیم نہیں کیا چپکے سے کہتے ہوں گے یا جو زیادہ شوخ تھے پکار کر دوسری بات اسمع غیر مسمع ہے اسمع کے معنی ہیں کہ ہم جو عرض کرتے ہیں آپ اُس کو بھی تو سنیئے یہاں تک تو کچھ مضائقے کی بات نہیں مگر اس کے ساتھ وہ غیر مسمع بھی بڑھاتے جو کلمہ دعائیہ ہے اور کو سنا بھی ہو سکتا ہے اُس کے اصلی معنی ہیں کہ خدا تم کو نہ سنوائے مگر کیا نہ سنوائے دوست ہو تو اسکی یہ مراد ہوگی کہ تم کو کسی سے سخن بد سننے کا اتفاق نہ ہو اور دشمن ہوگا تو یہ نیت رکھے گا کہ خدا کرے تم بہرے ہو جاؤ تیسرا لفظ راعنا اس کلمہ اور انظرنا کا ذکر سورہ بقرہ میں آ چکا ہے وہاں دیکھو) خدا نے فرمایا کہ اگر یہ شریر لوگ اپنی شرارت سے باز آتے- اور عصینا کی جگہ اطعنا (جس کے معنی ہیں ہم نے مانا اور تسلیم کیا) اور اسمع غیر مسمع کی جگہ صرف اسمع اور راعنا کی جگہ انظرنا کہتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا ۱۲

ف۲ چہرہ مسخ کر کے اُس کو گُدّی کی طرف کو پھیر دیا جائے تو آدمی کی صورت کیسی ڈراونی شکل آئے اور لوگوں میں اُس کی بڑی رسوائی ہو پہلے دستور تھا کہ جس مجرم کی تشہیر کرنی ہوتی اُس کا مونھ کالا کرتے اور اُلٹا گدھے پر بٹھا کر شہر میں پھراتے ۱۲

منزل ۱

لے دیکھو پارہ اول رکوع ۱۳

اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ

کہ اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک گردانا جائے ہاں اِس کے سوا جو گناہ جس کو چاہے معاف کر دے اور جس نے (کسی کو) خدا کا شریک گردانا

بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ

تو اُس نے (خدا پر) طوفان باندھا جو بہت ہی بڑا گناہ (ہی) - (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو

اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ اُنْظُرْ

آپ بڑے مقدس بنتے ہیں (اپنے آپ مقدس بننے سے کیا ہوتا ہی) بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہی مقدس بناتا ہی اور (خدا کے ہاں) ظلم تو لوگوں پر ایک

كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝

یہ لوگ اللہ پر کیسے (کیسے) جھوٹ (بہتان) باندھ رہے ہیں اور صریح گناہ کے لیے تو یہی بس کرتا ہی

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو کتاب (آسمانی) سے حصہ دیا گیا وہ لگے بتوں کا اور

الطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ

شیطان کا کلمہ بھرنے اور (نیز) مشرکین کی نسبت کہنے کہ مسلمانوں سے تو یہی لوگ زیادہ

اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ

رُو براہ ہیں - (اے پیغمبر) یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے پھٹکار دیا ہی اور جس کو اللہ پھٹکارے

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ۭ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ

ممکن نہیں کہ تم (کسی کو) اُس کا مددگار پاؤ ف آیا اِن کے پاس سلطنت کا کوئی حصہ ہی اور اس وجہ سے

النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ۙ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰي مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ

لوگوں کو تِل برابر بھی (اُس میں سے) دینا نہیں چاہتے ف یا خدا نے جو اپنے فضل سے لوگوں کو نعمت (قرآن) عطا فرمائی ہی اُس پر جلے مرتے ہیں

فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ

سو یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی) خاندان ابراہیم (کے لوگوں) کو ہم نے کتاب دی اور علم (دیا) اور اُن کو

مُّلْكًا عَظِيْمًا ۝ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَ

بڑی بھاری سلطنت (بھی) دی - پھر لوگوں میں سے کوئی تو اُس (کتاب) پر ایمان لایا اور کوئی اُس سے ٹھٹکا رہا اور

كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ

(جو ٹھٹکا رہا) اُس کے لیے دہکتی ہوئی دوزخ (کی سزا) بس کرتی ہی ف جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہم اُن کو (قیامت کے دن) دوزخ میں لے جا

نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا

جب اُن کی کھالیں گل جائیں گی تو ہم اِس غرض سے کہ وہ عذاب کا مزہ اچھی طرح چکھیں گلی ہوئی کھالوں کی جگہ اُن کی دوسری نئی کھالیں پیدا کر دیں گے

ف حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف یہودی سردار مدینے سے مکے گئے اِس غرض سے کہ کفار مکہ کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں آمادہ کریں اُنھوں نے ان سے پوچھا کہ بھلا حق بجانب کس کے ہی ان کو پیغمبر صاحب سے عداوت تو تھی ہی ان کی تسکین کو کہہ دیا کہ مسلمانوں سے تو تم ہی اچھے ہو ۱۲

ف اصل میں نقیر کہتے ہیں اُس ننھے سے گڑھے کو جو چھوہارے کی گٹھلی میں ہوتا ہی عرب میں چھوہاروں کی کثرت ہی اس لیے اُن کی بولی میں قدر درجے کی کمی کے لیے چھوہارے کے اُس ننھے سے گڑھے کی تمثیل دی جاتی ہی جیسے ہمارے ہاں رتی، تل، رائی، ذرہ وغیرہ اِن میں سے ہم نے تل کا ترجمہ اختیار کر لیا ہی ۱۲

ف مطلب یہ ہی کہ خدا نے آل ابراہیم کو بہت سی دینی اور دنیاوی نعمتیں دیں تو اُن قوموں کے لوگ بھی بعض تو ایمان لائے اور بعض کافر رہے اب بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کی نسل میں سے ہیں اور ان کو بھی خدا نے پیغمبری اور قرآن اور سلطنت کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں غرض آل

ع ۴ منزل ۱

ف ابراہیم ہمیشہ سے محسود رہی ہی اور لوگوں کے حسد سے نہ ان کا کچھ پہلے بگڑا نہ اب بگڑے ۱۲

الربع



الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

بے شک اللہ (بڑا) زبردست صاحب تدبیر ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے

الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

نیک کام (بھی) کیے ہم اُن کو عنقریب بہشت کے ایسے باغوں میں (لے جا) داخل کریں گے جن کے تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہوں گی (اور وہ)

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝

اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اُن (باغوں) میں اُن کے لیے بیبیاں (بھی) ہوں گی صاف ستھری اور ہم اُن کو گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ

(مسلمانو!) اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت (رکھنے) والوں کی امانتیں (جب مانگیں) اُن کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑے فیصل کرنے لگو

بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ

تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ جو تم کو نصیحت کرتا ہے (تمھارے حق میں) بہت اچھی ہے اس میں شک نہیں کہ

اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ

اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے مسلمانو! اللہ کا حکم مانو اور

منزل ۱

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ

رسول کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں (اُن کا بھی) پھر اگر کسی امر میں تم (اور حاکم وقت) آپس میں جھگڑ پڑو

فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

تو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے کی شرط یہ ہے کہ اُس امر میں اللہ اور رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو

الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ

(کہ) یہ (تمھارے حق میں) بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی (یہی طریقہ) بہت اچھا ہے (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن (منافق مسلمانوں کے حال) پر نظر

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر اُتارا گیا ہے اور اُن (آسمانی کتابوں) پر (بھی) جو تم سے پہلے اُتاری گئی ہیں (اور) چاہتے یہ ہیں

يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ

کہ اپنا مقدمہ ایک شریر آدمی کعب بن اشرف یہودی کے پاس لے جائیں حالانکہ اُن کو حکم دیا جا چکا ہے کہ اُس کی بات نہ مانیں اور

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى

شیطان چاہتا ہے کہ اُن کو بہکا کر (راہ راست سے) بڑی دُور لے جائے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ

اللہ نے جو (حکم) اتارا ہے اُس کی طرف اور رسول کی طرف (رجوع کریں) تو تم (اُن) منافقوں کو دیکھتے ہو کہ وہ تمھارے پاس آنے سے بچتے (اور رکتے) ہیں

صلعوا

صُدُودًا ۝ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ

تو (اُس وقت) اُن کی کیسی (کچھ رسوائی ہوگی) جب اُن ہی کے اپنے کرتوت کی وجہ سے اُن پر کوئی مصیبت آپڑے

ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝

تو تمہارے پاس قسمیں کھاتے ہوئے (دوڑے) آئیں کہ بخدا ہماری غرض تو حسنِ سلوک اور میل ملاپ کی تھی ف

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ

یہ ایسے (مفسد) ہیں کہ جو (فساد) اِن کے دلوں میں ہے (بس) خدا ہی کو (خوب) معلوم ہے تو (اے پیغمبر) اِن کے پیچھے نہ پڑو اور (نصیحت کے طور پر) اِن کو

وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ

اور ان سے ایسی باتیں کرو کہ (نفاق کے برے نتیجے) اچھی طرح اُن کے ذہن نشین ہو جائیں اور جو رسول ہم نے بھیجا اُس کے بھیجنے سے ہمارا مقصود (ہمیشہ) یہی رہا ہے

إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ

کہ اللہ (یعنی ہمارے) حکم سے اُس کا کہا مانا جائے اور (اے پیغمبر) جب اِن لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کرکے) اپنے اوپر ظلم کیا تھا اگر (اُس وقت) یہ لوگ تمہارے

فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا

اور خدا سے معافی مانگتے اور رسول (یعنی تم بھی) اُن کی معافی چاہتے تو (یہ لوگ) دیکھ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيمًا ۝ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

مہربان ہے۔ پس (اے پیغمبر) تمہارے (ہی) پروردگار کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم ہے کہ جب تک یہ لوگ اپنے باہمی جھگڑے تم ہی سے فیصلہ نہ کرائیں اور (صرف)

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

جو کچھ تم فیصلہ کردو اُس سے کسی طرح دلگیر بھی نہ ہوں بلکہ (دل و جان سے اُس کو) قبول کریں (غرض جب تک) یہ سب کچھ نہ کریں اُس وقت تک اِن کو ایمان سے بہرہ نہیں

وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم

اور اگر ہم ان کو حکم دیتے کہ آپ اپنے تئیں ہلاک کرو یا گھر بار چھوڑ (پردیس نکل) جاؤ

مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ

تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا (بہتیرے ہمارے) اس (حکم) کی تعمیل نہ کرتے اور جو کچھ اِن کو سمجھایا جاتا اگر اُس کی تعمیل کرتے تو

خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ۝ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا

اِن کے حق میں بہتر ہوتا اور اس کی وجہ سے (دین پر بھی) مضبوطی کے ساتھ جمے رہتے اور اس صورت میں ہم ان کو ضرور اپنی طرف سے

عَظِيمًا ۝ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَ

بڑا (اچھا) بدلہ دیتے اور اِن کو راہِ راست پر (بھی) ضرور لگا دیتے اور جو اللہ اور

الرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَ

رسول کا کہا مانے تو ایسے ہی لوگ (جنت میں) اُن (مقبول بندوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (بڑے بڑے) احسانات کیے یعنی نبی اور

ان کے نفاق کے نتیجے (کھلے) اور

پاس آتے

فیصلہ کی (تعمیل کریں)

ف ایک یہودی اور ایک منافق مسلمان میں جھگڑا ہوا چونکہ پیغمبر صاحب کی دیانت اور امانت کو دشمن بھی تسلیم کرتے تھے اور یہودی برسرِ حق تھا اُس نے منافق سے کہا کہ چلو تمہارے ہی پیغمبر صاحب فیصلہ کردیں مجھکو منظور ہے اور منافق تھا ناحق پر وہ کعب بن اشرف یہودی کی طرف کھینچتا تھا آخرکار یہودی منافق کو کشاں کشاں پیغمبر صاحب کے پاس لے ہی گیا پیغمبر صاحب نے یہودی کی ڈگری کردی منافق پیغمبر صاحب کے فیصلے پر قناعت کرکے یہودی کو لے دوڑا حضرت عمرؓ کے پاس اس خیال سے کہ مزاج کے تیز ہیں عجب نہیں کہ میرے اسلام ظاہر دھوکے میں آکر میری حمایت کریں مگر یہودی نے پہنچتے کے ساتھ لگا دیا کہ ہم پیغمبر صاحب پاس ہو آئے ہیں اور میرا فریق مقابل اُن کے فیصلے سے راضی نہیں حضرت عمرؓ نے یہ سن کر منافق کی گردن اڑا دی اُس کے وارثوں نے خون کا دعویٰ کیا اور لگے عذر کرنے اور قسمیں کھانے کہ ہم تو حضرت عمرؓ کے پاس آپ کے حکم کا پھیر کرنے نہیں بلکہ اس توقع سے گئے تھے کہ آپس میں صلح کرادیں تب یہ آیتیں نازل ہوئیں

منزل

الصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ○

صدیق اور شہید اور (دوسرے) نیک بندے اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہیں ف

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ ہی کا جاننا بس کرتا ہے (کہ اس کے فضل میں سے کس کو کتنے کا استحقاق ہے) مسلمانو!

خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ○ وَاِنَّ مِنْكُمْ

اپنی احتیاط (اور ہوشیاری) رکھو اور (دشمنوں کے مقابلے میں نکلا کرو تو) دستے (دستے ہو کر) نکلا کرو یا (سب کے سب) ایک ساتھ مل کر کھڑے ہوا کرو اور تم میں

لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ

کوئی (کوئی) ایسا (منافق) بھی ہے (جس نے قسم کھالی ہے) کہ (وہ جہاد میں جانے سے) ضرور پیچھے ہٹ رہے گا پھر اگر تم پر (کوئی) مصیبت آپڑے تو کہنے لگے کہ خدا نے

عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ○ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

مجھ پر (بڑا ہی) احسان کیا کہ میں ان (مسلمانوں) کے ساتھ موجود نہ تھا اور اگر تم پر خدا کا فضل ہو

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ ۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ

تو (جانی) دشمنوں کی طرح کہ گویا تم میں اور اس میں کسی طرح کی دوستی (محبت) تھی ہی نہیں (یوں) بول اٹھے کہ کاش میں (بھی) ان کے ساتھ ہوتا

فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ

تو مجھکو (بھی) بڑی کامیابی حاصل ہوتی ف سو جو لوگ (فلاح) عاقبت کے عوض میں (اس) دنیا کی زندگی (یعنی جان تک) دے ڈالنے کو موجود ہیں

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ

ان کو چاہیئے کہ خدا کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑیں اور جو خدا کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑے اور پھر مارا جائے

اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ

یا غلبہ پائے تو (دونوں صورتوں میں قیامت کے دن) ہم اس کو بڑا اجر دیں گے۔ اور (مسلمانو!) تم کو کیا ہو گیا ہے کہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

اللہ کی راہ میں اور اُن بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کے لیئے (دشمنوں سے) نہیں لڑتے

وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ

جو (عاجز آکر خدا سے) دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی (یعنی مکے) سے (کہیں) نجات دے جہاں کے رہنے والے (ہم پر) ظلم

اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور (خود ہی) اپنی طرف سے کسی کو ہمارا

نَصِيْرًا ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ

مددگار بنا جو ایمان رکھتے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو

ع ۹ / ۱۱ / ۶

ف۱ حدیث میں آیا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار کوہ اُحد پر تشریف رکھتے تھے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ساتھ تھے اتنے میں بھونچال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اُحد ٹھیر جا کہ اس وقت تجھ پر نبی (یعنی میں) اور صدیق (یعنی حضرت ابوبکر رض) اور شہید (یعنی حضرت عمر اور عثمان) ہیں غرض اس حدیث سے نبی اور صدیق اور شہید کی تفسیر کردی حضرت ابوبکر شروع سے بے طلب دلیل اور بلا انتظار معجزہ پیغمبر صاحب پر ایمان لائے اور خدا نے اُنکو ایسا پاک دل دیا تھا کہ پیغمبر صاحب کا پیغمبر ہونا اُن کی باتوں سے اُن کے ذہن نشین ہو گیا تھا ہے حضرت عمر اور حضرت عثمان اُن کا شہید ہونا تو سب کو معلوم ہے ۱۲ ف۲ مسلمان جہاد پر گئے اور منافقوں نے ساتھ نہ دیا مسلمانوں کو خدا نے فتح بھی دی اور غنیمت بھی ہاتھ آئی اور سالماً غانماً گھروں کو واپس آئے تو دوسرے منافقوں کو ظاہری راہ و رسم کے نباہ کے لیئے اظہار بشاشت کرنا تھا لیکن حسد کے ضبط پر قادر نہ ہوئے اور بول اٹھے تو یہ بول اٹھے کہ اے کاش ہم بھی تمہارے ساتھ ہوتے تو ہم کو بھی بڑی کامیابی ہوتی کہ اس بات سے صاف بو سے مغایرت آتی ہے اور اس سے زیادہ کیا مغایرت ہوگی کہ مسلمان بھائیوں کے فائدے سے خوش ہوتے

؎ فوج کے ایک حصہ کو دستہ کہتے ہیں ۱۲

كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطٰنِ

(دین اسلام سے) منکر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں تو (مسلمانو!) تم شیطان کے طرفداروں سے لڑو (اور اُن کی کثرت کی کچھ پروا نہ کرو کیونکہ)

إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيفًا ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ

شیطان کی (دشمنی) تدبیریں (بہت سست) بودی ہیں (اے پیغمبر) کیا تمنے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جن کو

كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

حکم دیا گیا کہ (چندے) اپنے ہاتھوں کو روکے رہو اور (اس وقت اسلام کے لیئے اتنا ہی بس کرتا ہے کہ) نماز پڑھتے رہو اور زکوٰۃ دیا کرو پھر جب ان

الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ أَوْ أَشَدَّ

جہاد فرض ہوا تو ایک فرقہ تو ان میں سے (ایسا ہو اٹکلا کہ) لگے لوگوں سے ڈرنے جیسے کوئی خدا سے ڈرتا ہے بلکہ (خدا کے ڈر سے بھی) بڑھ کر اور (گھبرا کر خدا سے)

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا

لگے شکایت کرنے کہ اے ہمارے پروردگار تونے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا ہوگا

إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ

ہم کو تھوڑے دنوں کی مہلت اور کیوں نہ دی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ دنیا کے فائدے (بہت ہی) تھوڑے (فائدے) ہیں اور جو شخص (خدا کا) ڈر رکھے

اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ۝ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ

اور (وہاں) تم لوگوں (میں سے کسی) کی ٹس برابر بھی حق تلفی نہ ہوگی (لوگو!) تم کہیں بھی ہو موت تو تم کو آکر رہے گی

وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۗ وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا

اگرچہ پکے (پکے) گنبدوں (ہی) میں (کیوں نہ) ہو اور (اے پیغمبر) ان (لوگوں) کو کچھ فائدہ پہنچ جاتا ہے تو کہنے لگتے ہیں

هٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هٰذِهِ مِنْ

کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر ان کو کچھ نقصان پہنچ جاتا ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ (اے پیغمبر) یہ تمہاری طرف سے (یعنی تمہاری وجہ سے) ہے

عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ

(سو اے پیغمبر تم ان سے) کہدو کہ (نفع ہو یا نقصان) سب اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہے

يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ۝ مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۖ وَ

کہ بات کی سمجھ (یعنی عقل) کے پاس ہو کر بھی نہیں پھٹکتے (اے بندے حقیقت حال تو یہ ہے کہ) تجھ کو کوئی فائدہ پہنچے تو سمجھ کہ اللہ کی طرف سے ہے اور

مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ

تجھ کو کوئی نقصان پہنچے تو (سمجھ کہ) تیرے نفس کی طرف سے ہے ف اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو لوگوں کی طرف

رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ شَهِيدًا ۝ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ

پیغام پہنچانے والا (بنا کر) بھیجا ہے اور (تمہارے پیغمبر ہونے کے لیئے) خدا کی گواہی بس کرتی ہے جس نے رسول کا حکم مانا اُس نے

اللّٰه

ف اس سے پہلی آیت میں فرمایا کہ (نفع ہو یا نقصان) سب اللہ کی طرف سے ہے اور یہاں فرماتے ہیں کہ فائدہ اللہ کی طرف سے اور نقصان بندے کی طرف سے ظاہرا ان دونوں میں مخالفت سی معلوم ہوتی ہے اور کلام الٰہی میں تو ہو نہیں سکتا کہ ایک سانس میں کچھ اور دوسرے سانس میں کچھ چنانچہ تھوڑی دور آگے چل کر فرماتے بھی ہیں ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا سو جو لوگ انسان کو فاعل مختار نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ آدمی بُرا یا بھلا جو کچھ بھی کرتا ہے خدا کے کرانے سے کرتا ہے یہ لوگ تو ان دو مخالف باتوں میں اس طرح وجہ توفیق پیدا کرتے ہیں جیسے حافظ شیراز کہہ گئے ہیں کہ

گناہ اگرچہ نبود اختیار ما حافظ ✦ تو در طریق ادب کوش وگو گناہ من است ✦

یعنی نفع ہو یا نقصان ہے تو سب کچھ خدا کی طرف سے مگر ادب کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ نقصان اور گناہ کو اپنی طرف منسوب کرے اور باوجود بے اختیاری سے قصور کا معترف ہو۔ لیکن یہ بات ہمارے دل کو تو لگتی نہیں ہم تو آدمی کو فاعل مختار اور نیک بد کا ذمہ وار مانتے اور اسی قاعدے کو دنیا اور دین دونوں کے انتظام کا مدار سمجھتے ہیں ان دو مخالف باتوں میں واقعی وجہ توفیق پوچھو تو یہ ہے کہ خدا نے دُنیا کے انتظام کا ایک قاعدہ ٹھیرا دیا ہے ہر چیز اور ہر واقعے کا ایک سبب ہوتا ہے اور ہر سبب کا ایک نتیجہ اور اسی سے یہ جہان عالم اسباب کہلاتا ہے جیسے مثلاً حاکم ظاہر نے ایک قانون بنا دیا اور اُس میں چوری کی سزا تجویز کر دی اتنے برس قید زید نے چوری کی اور جیلخانے بھیجا گیا کہنے میں تو یوں آتا ہے کہ حاکم نے قید کیا مگر حقیقت میں زید نے آپ اپنے کو قید کیا نہ چوری کرتا نہ جیلخانے جاتا پس حاکم کا زید کو قید کرنا اور زید کا خود اپنے تئیں قید کرانا اپنی اپنی جگہ دونوں باتیں ٹھیک ہیں ۱۲ ✦

ع ۶

منزل ۱

اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ

اسد ہی کا حکم مانا اور جو پھر بیٹھا تو (اے پیغمبر تم سے اُس کی کچھ باز پرس نہیں کیونکہ) ہم نے تم کو (اِن) لوگوں کا پاسبان (بناکر) نہیں بھیجا۔ اور یہ لوگ مُونہ سے کہنے کو

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ۭ

لیکن جب تمہارے پاس سے (اُٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو اِن میں سے کچھ لوگ راتوں کو (بیٹھ بیٹھ کر) اپنے کہے کے خلاف (دوسرے دوسرے) منصوبے کرتے ہیں جیسے جیسے مشورے

وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى

اسد کا فرشتہ سب) لکھتا جاتا ہی تو اِن (کے مشوروں) کی کچھ پروا نہ کرو اور اسد پر بھروسا رکھو اور

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ

اسد کارساز بس ہی۔ تو کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) میں غور نہیں کرتے (کہ کہیں سر مو فرق نہیں) اور اگر (قرآن)

غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ

خدا کے سوا (کسی اَور) کے پاس سے (آیا) ہوتا تو ضرور اُس میں بہت سے اختلاف پاتے اور جب اِن کے پاس

الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي

اَمن یا خوف کی کوئی خبر آتی ہی تو اُس کو (سب میں) اُڑا دیتے ہیں اور اگر اُس (خبر) کے بارے میں رسول کی طرف اور اُن لوگوں کی طرف رجوع کرتے

الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

جو اُن میں سے بر سرِ حکومت ہیں تو پیغمبر اور حاکموں میں سے جو لوگ اُس (بات کی اصلیت) کو کھود نکالنے والے ہیں اُس (کی حقیقت) کو معلوم کر لیتے اور

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ فَقَاتِلْ فِيْ

اور اُس کی مہر نہ ہوتی تو (معدودے) چند کے سوا تم (سب کے سب) شیطان کے پیچھے لگ لیئے ہوتے ف۱ تو (اے پیغمبر) تم

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ

اسد کی راہ میں (دشمنوں سے) لڑو تم پر اپنی ذاتِ خاص کے سوا کسی کی ذمہ داری نہیں اور (ہاں) مسلمانوں کو (بھی لڑائی کے لیئے) ابھارو عجب نہیں

اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝

کہ اسد کافروں کے زور کو روک دے اور اسد کا زور (سب سے) زیادہ قوی اور اُس کی سزا (سب سے) زیادہ سخت ہی

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ

جو شخص نیک (بات کی) سفارش کرے (قیامت کے دن) اُس (نیک کام کے اجر) میں سے اُس کو بھی حصہ ملے گا اور جو

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

بُری (بات کی) سفارش کرے اُس (کے وبال) میں وہ بھی شریک ہوگا اور اسد ہر چیز پر

مُّقِيْتًا ۝ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ

ضابطہ ہی ف۲ اور (مسلمانو!) جب تم کو کسی طرح پر سلام کیا جائے تو تم (اُس کے جواب میں) اُس سے بہتر (طور پر) سلام کرو یا (کم سے کم) ویسا ہی الٹ دو

ف۱ شاہ عبد القادر صاحب نے لکھا ہی کہ جہاں کچھ خبر آوے تو اول پہنچاویے سردار تک اور اُس کے نائبوں تک جب وہ خبر صحیح کریں اور اُس پر بنا کریں تب آپ اُس پر عمل کیجیے حضرت نے ایک شخص کو بھیجا ایک قوم کی زکوٰۃ لینے کو وہ نکلے استقبال کو اُس نے سمجھا کہ نکلے ہیں میرے مارنے کو اُلٹا پھر آیا اور شہر مدینے میں مشہور کیا کہ فلانی قوم مُرتد ہوئی ہنوز حضرت تک خبر نہ پہنچی کہ شہر میں شہرہ ہوا اسی قسم سے ہر خبر بے تحقیق اور بغیر خبر سردار کے مشہور کرنے لگے وہ خبر آخر غلط نکلی یہ جو فرمایا کہ اگر اُس کا فضل تم پر نہ ہوتا تو شیطان کے پیچھے چلتے مگر تھوڑے یعنی ہر وقت احکام تربیت کے نہ پہنچتے رہیں تو کم لوگ ہدایت پر قائم رہیں ۱۲

ف۲ یعنے سب کی نیتیں اُس کو معلوم ہیں اور جس کو جس سزا یا جزا کا مستحق سمجھتا ہی وہ جزا و سزا کے نافذ کرنے پر قادر بھی ہی اور اچھے کام کی سفارش یہ ہی کہ مثلاً امیر سے کہہ سُن کر کسی غریب کو کچھ دلوا دیا اور بُرے کام کی سفارش یہ ہی کہ مثلاً حاکم سے سفارش کر مجرم کو سزا سے بچا دیا ۱۲

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا ۝ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ

اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (جیسا کروگے تم کو ویسا اجر دے گا) اللہ (وہ پاک ذات ہے کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۗ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ

وہ قیامت کے دن تم (سب) کو (ایک جگہ) ضرور جمع کرے گا اس میں (روزِ الٰہی) شک نہیں کہ رہے گا اور

اللَّهِ حَدِيثًا ۝ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ

اللہ سے بڑھ کر کس کی بات سچی (ہو سکتی) ہے سو (مسلمانو!) تمہارا کیا حال ہے کہ منافقوں کے بارے میں دو فریق ہو رہے ہو حالانکہ اللہ نے اُن کے

بِمَا كَسَبُوا ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ

کرتوتوں کی سزا میں اُن (کی عقلوں) کو اوندھا کر دیا ہے (جس سے وہ مرتد ہو گئے) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جس کو خدا نے گمراہ کر دیا اُس کو راہ راست پر لاؤ اور جس کو

اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝ وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا

اللہ گمراہ کرے ممکن نہیں کہ تم (اے پیغمبر) اُس کے لئے رستہ نکال سکو اِن (منافقوں) کی خواہش یہ ہے کہ جس طرح خود کافر ہو گئے ہیں اسی طرح تم بھی (مسلمان)

فَتَكُونُونَ سَوَاءً ۖ فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا فِي

(اور وہ) اور تم (سب) ایک ہی طرح کے ہو جاؤ تو جب تک (یہ لوگ) خدا کی راہ میں (یعنی خدا کے لئے) ہجرت نہ کر آئیں

سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ

اِن میں سے (کسی کو اپنا) دوست نہ بنانا پھر اگر (ہجرت سے) منہ موڑیں تو اِن کو پکڑو اور جہاں پاؤ (ان کو) قتل کرو

وَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ

اور ان میں سے کسی کو (اپنا) دوست اور مددگار نہ بنانا مگر جو لوگ ایسی قوم سے جا ملے ہوں

إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ

کہ تم میں اور اُن میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہو یا تمہارے ساتھ لڑنے سے

أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ

یا اپنی قوم کے ساتھ لڑنے سے تنگ دل ہو کر تمہارے پاس آئیں (تو ایسے لوگوں سے میل ملاپ رکھنے کا مضایقہ نہیں) اور اگر خدا چاہتا تو اِن

فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ

کو تم پر غالب کر دیتا تو وہ تم سے ضرور لڑتے پس اگر (ایسے لوگ) تم سے کنارہ کش رہیں لیعنی تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف (پیغام) صلح ڈالیں

السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ

تو ایسے لوگوں پر دست درازی کرنے کا تمہارے لئے اللہ نے کوئی رستہ نہیں رکھا۔ کچھ اور لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے

يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى

جو تم سے (بھی) امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے (بھی) امن میں رہنا چاہتے ہیں (مگر حال یہ ہے کہ) جب کبھی اُن کو کوئی فساد کی طرف

نصف

ع ۸

منزل ۱

الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا ۚ فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ

تو اوندھے منہ اُس میں جا گرتے ہیں (ایسے لوگ) اگر تم سے کنارہ کش نہ رہیں اور نہ تمہاری طرف (پیغام) صلح کا ڈالیں

السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ۚ

اور نہ (لڑائی سے) اپنے ہاتھ روکیں تو اُن کو پکڑو اور جہاں پاؤ اُن کو قتل کرو

وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ○ وَمَا كَانَ

اور یہی لوگ ہیں جن کے مقابلے میں ہم نے تمہارے لیے کھلی ہوئی حجت پیدا کر دی ہے ف ۱ اور

لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً

کسی مسلمان کو روا نہیں کہ مسلمان کو (جان سے) مار ڈالے مگر غلطی سے (مار ڈالا ہو تو دوسری بات ہے) اور جو مسلمان غلطی سے (بھی) مار ڈالے

فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَن

تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے اور وارثانِ مقتول کو خون بہا دے (سوا الگ) مگر یہ کہ

يَصَّدَّقُوا ۚ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ

(وارثانِ مقتول خون بہا) معاف کریں پھر اگر مقتول اُن لوگوں میں کا ہو جو تم مسلمانوں کے دشمن ہیں اور وہ خود مسلمان ہو تو (بس)

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ

ایک مسلمان بردہ آزاد کرنا ہوگا اور اگر (مقتول) اُن لوگوں میں کا ہو جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہے

فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ

تو (قاتل کو چاہیے کہ) وارثانِ مقتول کو خون بہا پہنچائے اور (اس کے علاوہ) ایک مسلمان بردہ (بھی) آزاد کرے اور جس کو (مسلمان بردہ آزاد کرنے کا)

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا

تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے کہ توبہ کا یہ طریق اللہ کا ٹھیرایا ہوا ہے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے

حَكِيمًا ○ وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا

(اور) اُس کا انتظام (بڑا) پکا (انتظام) ہے۔ اور جو مسلمان کو دیدہ و دانستہ مار ڈالے تو اُس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا

فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ○

اور اُس پر اللہ کا غضب (نازل) ہوگا اور اُس پر خدا کی پھٹکار پڑے گی اور اللہ نے اس کے لیے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَ

مسلمانو! جب تم اللہ کی راہ میں (لڑنے کے لیے) باہر نکلو تو جن لوگوں پر چڑھ کر جاؤ اُن کا حال اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو اور

لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ

جو شخص (اظہارِ اسلام کے لیے) تم سے سلام علیک کرے اُس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں (اور اس کہنے سے) تمہارا مقصود ہو

ف ۱ فما لکم فی المنافقین منافقین سے لے کر یہاں تک کی آیتیں اُن ظاہری مسلمانوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں جو ناسازگاری آب و ہوائے مدینہ کا عذر کر کے پیغمبر صاحب سے اجازت لے کر دیہات میں نکل گئے اور کھسکتے کھسکتے مشرکوں کے پاس جا پناہ لی مسلمانوں نے اُن کے حق میں اختلاف کیا بعض نے کہا اِن سے لڑنا چاہیے بعض نے کہا نہیں اللہ نے اِن کے ساتھ لڑنے یا نہ لڑنے کے بارے میں تفصیل کی کیونکہ اِن لوگوں کے تین گروہ تھے بعض وہ جنھوں نے ایسی قوم میں جا پناہ لی جن کے ساتھ مسلمانوں کا عہد و پیمان تھا اور پناہ لیے چپکے چپکے چاپ بیٹھے رہے تو ان کے حال سے کچھ تعرض نہیں دوسرے وہ جن سے چپ چاپ نہ بیٹھا گیا اور وہ لڑنے بھڑنے کے لوگ ہیں اُن کو یہ مشکل پڑی کہ خالی بیٹھے بیٹھے جی گھبرا تا ہے لڑیں تو کس سے لڑیں مسلمانوں سے کھل کر لڑنا مناسب نہیں اور جس قوم کی پناہ میں ہیں اُن کے ساتھ پہلے کا اتحاد ہے اُن سے بھی نہیں لڑ سکتے عاجز آکر مسلمانوں کی طرف رجوع کیا کہ ہم کو پھر ملا لو ایسے لوگوں کے بارے میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ اُن سے بدگمان نہ ہو اور شبہات پر اپنی جماعت سے لوگوں کو خارج کر کے اپنا زور مت گھٹاؤ۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو منتظر موقع ہیں اگر فساد کرے کا قابو پائیں تو کھل کھیلیں پس اس فریق کی نسبت حکم ہے کہ مسلمان اِن کو دشمن سمجھ کر ان کے ساتھ وہی مدارات کریں جو دشمنوں کے ساتھ کی جاتی ہے۔

ع ۱۲ ، ۹ ل ۱ منزل

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ

(اس) دنیا کی زندگی کا ساز و سامان (تاکہ اُس کو دشمن ٹھیرا کر لوٹ لو) سو (ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو) خدا کے ہاں (تمہارے لیئے) بہت سی (غنائم)

مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

پہلے تم بھی تو ایسے ہی (کُفّار) تھے (اظہار اسلام کرتے ہوئے ڈرتے تھے) پھر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا (کہ تم کھلا اظہار اسلام کرنے لگے) تو دوسرے نو مسلموں کی کمزوری پر نظر کر کے (تحقیق کر لیا کرو) جو کچھ تم کرتے ہو

خَبِيْرًا ۝ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي

اُس سے باخبر ہے **ف۱** جن مسلمانوں کو کسی طرح کی معذوری نہیں اور وہ (جہاد) میں بیٹھے رہے (اور ان کے شریک ہونے کی چنداں ضرورت بھی نہ تھی **ف۲**) دیگر درجے میں

الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ

اُن لوگوں کے برابر نہیں (ہو سکتے) جو اپنے مال و جان سے خدا کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ۭ

اللہ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر درجے کے اعتبار سے بڑی فضیلت دی ہے **ف۳**

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰي ۭ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَي الْقٰعِدِيْنَ

اور (یوں) خدا کا وعدۂ نیک تو سب ہی (مسلمانوں) سے ہے اور اللہ نے ثواب عظیم کے اعتبار سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بڑی برتری دی ہے

اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا

(یہ لوگوں کے) مدارج ہیں (جو) خدا کے ہاں سے (ٹھیرے ہوئے ہیں) اور اُس کی بخشش اور مہر ہے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىھُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ

مہربان ہے۔ جو لوگ (مشرکین میں پڑے رہنے اور اپنے دین کی خرابی سے اپنے آپ پر) ظلم کر رہے ہیں فرشتے اُن کی جان قبض کیئے پیچھے اُن سے پوچھتے

كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ

کرتے رہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو وہاں بے بس تھے (اس پر فرشتے اُن سے) کہتے ہیں کیا اللہ کی (اتنی لمبی چوڑی) زمین (اس قدر)

اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُھَاجِرُوْا فِيْھَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ

گنجایش نہیں رکھتی تھی کہ تم اُس میں (کسی طرف کو) ہجرت کر کے چلے جاتے غرض یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بری

مَصِيْرًا ۝ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ

جگہ ہے مگر (ہاں) جو مرد اور عورتیں اور بچے اس قدر بے بس ہیں

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى

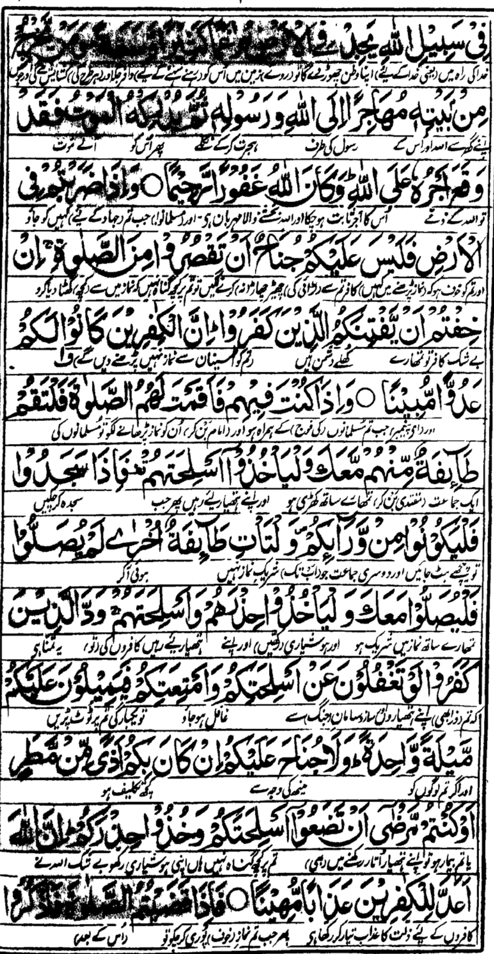
کہ اُن سے کوئی حیلہ کرتے نہیں بن پڑتا اور نہ اُن کو (باہر نکل جانے کا) کوئی رستہ سوجھ پڑتا ہے تو امید ہے کہ

اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ وَمَنْ يُّهَاجِرْ

اللہ ایسے لوگوں کو معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا (اور بخشنے والا ہے) اور جو شخص

ف۱ کافروں کے ساتھ لڑائی کا سلسلہ شروع ہوا تو پیغمبر صاحب نے کچھ مُسلمان دشمنوں پر بھیجے اُدھر کے چند آدمی گاؤں کے باہر کچھ مویشی چرا رہے تھے اُنھوں نے اظہار اسلام کی غرض سے مسلمانوں کو دیکھ کر اسلامی قاعدے سے سلام علیک کی مُسلمانوں نے دھوکا سمجھا اُن سے لڑ پڑے اور مویشی چھین لیئے اِن آیتوں میں اس طرح کی جلد بازی پر ملامت کی گئی ہے ۱۲ **ف۲** یہ قید ہم نے اس سے لگائی کہ مُسلمانوں کو مدد کی ضرورت ہو اور کوئی بلا عذر شریک جہاد نہ ہو تو ایسا شخص اسلام سے خارج ۱۲ **ف۳** جان سے جہاد کرنا تو ظاہر ہے کہ اپنے ہاتھ پاؤں سے دشمنوں کے ساتھ لڑنے کو جا موجود ہوئے مال سے لڑنا یہ کہ لڑنے والوں کو خرچ پات سے مدد دی ۱۲ **ف۴** دار الحرب سے مراد وہ ملک ہے جس میں کافروں کی عملداری ہو اور وہاں کا حاکم مذہبی ضد سے مسلمانوں کو فرائض اسلامی نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ کے بجالانے سے روکے اور منع کرے تو ایسے ملک میں مُسلمان کو رہنا درست نہیں بلکہ ترک وطن کر کے کسی اور ملک میں چلا جائے جہاں بجا آوری فرائض کی روک ٹوک نہ ہو اور دار الحرب پر مسلمانوں کو جہاد کی بھی اجازت ہے جن کو جہاد کرنے کی طاقت ہو۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا ہندوستان باوجودیکہ نصاریٰ کی عملداری ہے دار الحرب نہیں ہے اس لیئے کہ یہاں بجا آوری فرائض میں کسی طرح کی روک ٹوک نہیں اور یہ جو طاعون کی وجہ سے حاجیوں کو سفر حجاز سے روکا جاتا ہے یہ روکنا حکماً نہیں بلکہ عارضی اور صلاح و مشورے کے طور پر ہے اور اس سے زیادہ روک ٹوک تو مصر اور روم میں کی جا رہی ہے جہاں اسلامی حکومت ہے کہ مرض طاعون متعدی ہے ایک سے اُڑ کر دوسرے کو لگ جاتا ہے موسم حج میں لوگوں کا بہت سا ازدحام ہوگا تو خوف ہے کہیں مری نہ پھیل جائے پس اگر اس کو روک ٹوک سمجھا بھی جائے تو نہ اس لیئے ہے کہ لوگ فریضۂ حج نہ ادا کریں بلکہ اس لیئے اور صرف اسی لیئے ہے کہ حاجیوں کی جانیں ضائع نہ ہوں ۱۲

منزل ۱ — ع ۵ — ۱۳



فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَن يَخْرُجْ
خدا کی راہ میں (یعنی خدا کے لیے) اپنا وطن چھوڑ جائے گا تو (روئے) زمین میں اس کو (رہنے کے لیے) بہت سی جگہ اور (معاش کی) کشائش پائے گا اور جو

مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ
اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر اس کو آلے موت

وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ○ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي
تو اللہ کے ذمے اس کا اجر ثابت ہو چکا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (مسلمانو!) جب تم (جہاد کے لیے) کہیں کو جاؤ

الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ
اور تم کو خوف ہو کہ (نماز پڑھنے میں کہیں) کافر تم سے (لڑائی کی) چھیڑ چھاڑ (نہ) کرنے لگیں تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ نماز میں سے (کچھ) گھٹا دیا کرو

خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ
بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں (تم کو اطمینان سے نماز نہیں پڑھنے دیں گے) ف۱

عَدُوًّا مُّبِينًا ○ وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ
اور (اے پیغمبر) جب تم (مسلمانوں کی فوج) کے ہمراہ ہو اور (امام بن کر) ان کو نماز پڑھانے لگو تو مسلمانوں کی

طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا
ایک جماعت (مقتدی بن کر) تمہارے ساتھ کھڑی ہو اور اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب سجدہ کر چکیں

فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا
تو پیچھے ہٹ جائیں اور دوسری جماعت جو (ابھی تک) شریک نماز نہیں ہوئی (آ کر)

فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ
تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہو اور ہوشیاری (رکھیں) اور اپنے ہتھیار لیے رہیں کافروں کی (تو) یہ تمنا ہے

كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم
کہ تم (ذرا بھی) اپنے ہتھیاروں اور سازو سامان (جنگ) سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں

مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ
اور اگر تم لوگوں کو مینہ کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو

أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ
یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں (بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں ہاں اپنی ہوشیاری رکھو بے شک اللہ نے

أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ○ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا
کافروں کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز (خوف) پوری کر چکو تو (اس کے بعد)

۱۴ ع ۱۱

منزل ۱

ف۱ کچھ گھٹا دینے سے چار رکعت کا دو رکعت کر دینا مراد ہے لیکن اتنا بھی موقع نہ ملے تو ایک ہی پر کفایت کرے جیسا کہ حدیث ابن عباس میں آیا ہے اور اس کا بھی موقع نہ ملے تو قضا کرے جیسا کہ پیغمبر خدا اور حضرت عمر سے غزوۂ خندق میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی تو مغرب کے ساتھ ادا کی یہ آیت مجاہدین کی صلوٰۃ الخوف کے متعلق ہے اور عام مسافروں کا قصر صلوٰۃ احادیث سے ثابت ہوا ہے

اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے اللہ کی یادگاری میں لگے رہو پھر جب تم (دشمن کی طرف سے) مطمئن ہو جاؤ تو رسموں کے مطابق نماز پڑھو

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝ وَلَا تَهِنُوْا

کیونکہ مسلمانوں پر نماز بتقیدِ وقت فرض ہے ف اور (مسلمانو!)

فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ

لوگوں (یعنی دشمنوں) کے پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو اگر (لڑائی میں) تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو جیسے تم کو تکلیف پہنچتی ہے ان کو بھی تکلیف پہنچتی ہے

وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ

اور (تمہاری جیت یہ ہے کہ) تم کو خدا سے وہ امیدیں ہیں جو ان کو نہیں اور اللہ (سب حال) جانتا اور تدبیر جنگ خوب سمجھتا ہے (اے پیغمبر) ہم نے

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۭ

(جو) کتاب برحق تم پر نازل کی ہے تو اس لئے کہ جیسا تم کو خدا نے بتا دیا ہے اس کے مطابق لوگوں کے باہمی جھگڑے چکا دیا کرو

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَاۗىِٕنِيْنَ خَصِيْمًا ۝ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اور دغابازوں کے طرفدار نہ بنو اور اللہ سے (بھول چوک کی) معافی چاہو کہ اللہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَھُمْ ۭ اِنَّ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو لوگ (دوسروں کو دغا دیتے کر حقیقت میں انجام بد کے لحاظ سے) اپنے تئیں دغا دے رہے ہیں ایسوں کی طرف ہو کر

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِــيْمًا ۝ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ

دغاباز خطاکار آدمی کو خدا پسند نہیں کرتا (یہ ایسے احمق ہیں کہ) لوگوں سے تو پردہ کرتے ہیں اور

لَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَھُوَ مَعَھُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ

خدا سے پردہ نہیں کرتے حالانکہ جب راتوں کو (بیٹھ بیٹھ کر) ان باتوں کے مشورے کرتے ہیں جن سے خدا راضی نہیں تو خدا ان کے ساتھ (موجود)

الْقَوْلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝ ھٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ

اور جو کچھ (یہ) کرتے ہیں (سب) خدا کے احاطہ (علم) میں ہے۔ مسلمانو! سنو! تم نے (اس) دنیا کی زندگی میں ان کی طرف ہو کر تو دو کلمے

عَنْھُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ

(رسوکی - بھلا یہ) تو (بتاؤ کہ) قیامت کے دن ان (کی طرف) سے اللہ کے ساتھ کون رد و کد کرے گا یا

مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْۗءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ

کون ان کا وکیل بنے گا۔ اور جو شخص کوئی برا کام کرے یا (جھوٹی قسم وغیرہ سے) آپ اپنی جان پر ظلم کرے

ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا

پھر اللہ سے (اپنا گناہ) بخشوائے تو پائے گا کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو شخص کسی بدی کا ارتکاب کرتا ہے

ف مطلب یہ ہے کہ اگر خوف کی حالت ہے اور نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے تو جیسی نماز بن پڑے پڑھ لو اور اس کو قضا نہ ہونے دو ۱۲

منزل ۱

ع ۱۶ ۱۵ ۱۲

فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ وَمَن

تو وہ اُس کے ارتکاب سے (کچھ) اپنی ہی خرابی کرتا ہے اور اللہ (تو سب کا حال) جانتا (اور ہر ایک کے مناسب حال) حکم دینے والا ہے۔ اور جو شخص

يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَ

کسی خطا یا گناہ کا مرتکب ہو پھر وہ اپنے قصور کو کسی بے گناہ پر تھوپ دے تو اُس نے بُہتان اور

إِثْمًا مُّبِينًا ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّت طَّائِفَةٌ

گناہ صریح (کا بوجھ اپنی گردن پر) لادا۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی مہربانی نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ

مِّنْهُمْ أَن يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ ۖ وَمَا يَضُرُّونَكَ

تم کو بہکا دینے کا ارادہ کر ہی چکا تھا اور یہ لوگ بس اپنے ہی تئیں گمراہ کر رہے ہیں اور تم کو (یہ لوگ) کچھ بھی تو نقصان نہیں پہنچا سکتے

مِن شَيْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن

کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اتاری ہے اور فہم سلیم دی ہے اور تم کو ایسی باتیں سکھا دی ہیں جو پہلے

تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ○ لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن

تم کو معلوم نہ تھیں اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ ان لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں نیکی (کا تو نام) نہیں

نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ

مگر (ہاں) جو خیرات یا (کسی اور) نیک کام یا لوگوں میں میل ملاپ کی صلاح دے (یہ البتہ نیکی ہے)

النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ

اور جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسے (نیک) کام کرے گا تو ہم (قیامت کے دن) اُس کو

أَجْرًا عَظِيمًا ○ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

بڑا ثواب عطا فرمائیں گے۔ اور جو شخص راہ راست کے ظاہر ہوئے پیچھے پیغمبر سے کنارہ کش رہے

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَ

اور مسلمانوں کے رستے کے سوا (دوسرے رستے) ہو لے تو جو (رستہ) اُس نے اختیار کر لیا ہے ہم اُس کو اسی رستے چلائے جائیں گے اور آخر کار اس

سَاءَتْ مَصِيرًا ○ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ

وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے۔ ف اللہ یہ (گناہ) تو معاف کرتا نہیں کہ اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک گردانا جائے اور

مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا

اس سے کم جس کو چاہے معاف کرے اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک گردانا وہ (راہ راست سے بڑی) دُور بھٹک گیا۔

بَعِيدًا ○ إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا

(یہ مشرک) خدا کے سوا تو بس عورتوں ہی کو پکارتے ہیں یعنی بس

ع ۱۶ / ۱۳

ف پچھلے دو رکوعوں کی شان نزول ایک قصہ ہے کہ پیغمبر صاحب کے وقت میں ایک انصاری کی زرہ آٹے میں رکھی ہوئی چوری گئی اور آٹے کا کھوج پہلے ایک مسلمان طعمہ بن اُبیرق کے اور پھر ایک یہودی کے گھر تک لگا اور زرہ یہودی کے گھر سے برآمد ہوئی یہودی نے کہا طعمہ کو اگر ہے طعمہ نے انکار کیا طعمہ کی قوم کے لوگ اس کی صفائی کرنے کو تیار ہوئے پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے یہودی کی برأت اور طعمہ کی خطا ظاہر ہو گئی تو وحی یہی دونوں رکوع ہیں اس در پے صورت دشمن میں انصاف اس درجے حق کی طرفداری پیغمبر کے سوائے کس سے ہو سکے ۱۲

الثلثة

منزل ۱

ع ۱۷ / ۱۴

شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۝ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ

اُس شیطان سرکش (کے کہنے میں آکر اُن) کو پکارتے ہیں جس کو (روزِ ازل ہی) خدا نے پھٹکار دیا ف۱ اور وہ لگا کہنے کہ میں تو تیرے بندوں سے

نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ

(نذر و نیاز کا) ایک معین حصّہ ضرور (ہی) لیا کروں گا۔ اور اُن کو ضرور ہی بہکاؤں گا اور اُن کو اُمیدیں (بھی) ضرور دلاؤں گا اور اُن کو ضرور سمجھاؤں گا

فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ

تو وہ (میری ہدایت کے مطابق بتوں کی نیاز کے) جانوروں کے کان (بھی ضرور چیر اکریں گے اور اُن کو سمجھاؤں گا تو وہ (میری ہدایت کے مطابق) خدا کی بنائی ہوئی

مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا

جو شخص خدا کے سوا شیطان کو دوست بنائے (اور اُس کی پیروی کرے) تو وہ صریح گھاٹے میں آگیا ف۳

مُّبِيْنًا ۝ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا

(شیطان) اُن کو وعدے دیتا اور اُن کو اُمیدیں دلاتا ہے اور شیطان اُن سے جو (کچھ بھی) وعدہ کرتا ہے نرا دھوکا (ہی دھوکا) ہے

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

یہ ہیں جن کا (آخری) ٹھکانا دوزخ ہے اور وہاں سے کہیں بھاگنے نہ پائیں گے اور جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور اُنھوں نے نیک کام (بھی) کیے ہم عنقریب اُن کو (بہشت کے) ایسے باغوں میں (لے جا) داخل کریں گے جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

(اور وہ) اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اُن کے ساتھ یہ) اللہ کا پکّا وعدہ ہے اور اللہ سے بڑھ کر بات کا سچّا (اور) کون (ہو گا)

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ

(مسلمانو! فلاحِ عاقبت) نہ تمھاری آرزوؤں پر (موقوف) ہے اور نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر (بلکہ عمل پر موقوف ہے ف۴ تو) جو شخص بُرا کام کرے گا

وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ

اور خدا کے سوا اُس کو نہ (تو) کوئی حمایتی (ہی) ملے گا اور نہ مددگار اور جو شخص کوئی نیک کام کرے گا

الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو گا تو ان صفتوں کے لوگ جنت میں (جا) داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

اور تِل برابر بھی اُن کی حق تلفی نہ ہوگی ف۵ اور اُس شخص سے کس کا دین بہتر (ہو سکتا) ہے جس نے اللہ کے آگے اپنا سرِ تسلیم خم کر دیا ف۶

وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا

اور وہ نیکوکار بھی ہے اور ابراہیم کے مذہب پر چلتا ہے کہ وہ ایک ہی خدا کے ہو رہے تھے اور ابراہیم کو اللہ نے اپنا (بندۂ) مخلص بھی قرار دیا تھا

ف۱ عورتوں سے مُراد ہیں بُت جس طرح ہمارے ملک کے ہندو دیویوں کو مانتے ہیں اسی طرح عرب کے لوگ لات و عزیٰ وغیرہ کو دیوی اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھ کر اُن کی پرستش کرتے تھے یہ کیسے حمق کی بات ہے کہ عورتوں کو جو مردوں سے بھی گئی گزری ہیں خدا مانا جائے ۱۲

ف۲ سر پر سنّت کی چوٹی رکھنا گودنا اور اس قسم کی اَور باتیں تغییر خلق اللہ میں داخل ہیں ۱۲

ف۳ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک مذہب والا اپنی جگہ فلاحِ عاقبت کی آس لگائے بیٹھا ہے کُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ مگر جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جس گروہ میں ہیں بس اُس گروہ میں ہونا اُن کی نجات کے لیے بس کرتا ہے یہ اُن کی غلطی ہے

ف۴ نجات پانے کو ایسے نہ کو۔ ہر کو سمجھے سو ہر کا ہو ۱۲

ف۵ نقیر اُس ننھے سے گڑھے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی میں ہوتا ہے عرب کے محاورے میں اس لفظ سے تھوڑی چیز کو تعبیر کیا جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں بال ماشہ۔ رتی۔ تل وغیرہ لہٰذا ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے نقیر کا ترجمہ تل کر دیا ہے ۱۲

ف۶ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ اپنا مُونہہ خدا کے لیے جھکا دیا مطلب حاصل مطلب ہے فرمانبرداری تو ہم نے محاورے کے لحاظ کر "سرِ تسلیم خم کر دیا" اختیار کیا ہے ۱۲

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور سب چیزیں (اللہ (ہی) کے) قابو میں ہیں

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاۗءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰي عَلَيْكُمْ

اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے (یتیم) عورتوں (کے ساتھ نکاح کرنے) کا حکم مانگتے ہیں تو (تم) ان کو سمجھا دو کہ اللہ تم کو ان کے (نکاح کے) بارے میں اجازت دیتا ہے اور پہلے بھی

فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَاۗءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ

قرآن میں جو حکم تم کو سنایا جا چکا ہے (سو وہ واقع میں) ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم (ان کا) حق جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے نہیں دیتے اور

اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰي

ان کے ساتھ نکاح کرنے کی طرف رغبت رکھتے ہو اور نیز (خدا) بے بس بچوں کے بارے میں (بھی حکم) دیتا ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کرو اور یہ (بھی حکم دیتا ہے) کہ یتیموں کے حق میں

بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِــيْمًا ۝ وَاِنِ امْرَاَةٌ

انصاف کو ملحوظ رکھو اور یتیموں کے ساتھ تم جس قسم کی بھی نیکی کرو گے تو اللہ اُس کو جانتا ہے (یعنی تم کو اس کا اجر دے گا) ف اور اگر کسی عورت کو

خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا

اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو (میاں بی بی) دونوں (میں) کسی پر کچھ گناہ نہیں کہ (اصلاح کی کوئی بات ٹھیرا کر)

بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا

آپس میں صلح کر لیں اور صلح (بہر حال) بہتر ہے اور (نفوس) طبیعتیں تو سب ہی کی (بخل کی طرف) مائل ہوتی ہیں اور اگر (ایک دوسرے کے ساتھ) سلوک کرو

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ

اور (سخت گیری سے) بچتے رہو تو خدا تمہارے (ان نیک) کاموں سے باخبر ہے (وہ تم کو اس کا اجر دے گا) اور تم (اپنی طرف سے) کتنا ہی چاہو مگر تم سے

تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

کبھی نہ ہو سکے گا کہ بیبیوں میں (پوری پوری) برابری کر سکو تو بالکل (ایک ہی کی طرف) مت جھک پڑو کہ دوسری کو (اس طرح) چھوڑ بیٹھو

كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝

گویا (ادھر میں) لٹکی ہی ہوئی ہے اور اگر (آپس میں) موافقت کر لو اور (ایک دوسرے پر زیادتی کرنے سے) بچتے رہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِـيْمًا ۝

اور اگر (میاں بی بی میں اصلاح کی کوئی صورت نہ بن پڑے تو) ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے خزانۂ غیب سے دونوں کو بے نیاز کر دے گا

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور (مسلمانو) جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب (الٰہی) دی گئی ان کو اور تم کو ہم تاکید کر رکھا ہے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ

کہ اللہ (کی ناراضی) سے ڈرتے رہو اور اگر (اس کا حکم) نہیں مانو گے تو (وہ تمہاری کچھ پروا نہیں رکھتا کیونکہ

ف عرب کے لوگوں کے مزاج میں سختی اور درشتی تو تھی ہی اور ابنائے جنس میں سب سے کمزور عورتیں اور یتیم ہوتے ان ہی دو گروہوں پر لوگوں سے طرح طرح کی بے رحمیاں ظاہر ہوتی تھیں اسلام نے ان تمام ظلموں کی رخنہ بندیاں کیں چنانچہ احکام عورتوں کے بارے میں نازل ہوئے وہ اس سے پہلے مذکور ہو چکے ہیں یتیموں کے مال کی حفاظت کے لیے حکم دیا گیا کہ حد رشد کو نہ پہنچا لوگوں نے مارے ڈر کے یتیموں کا کھانا پینا الگ کر دیا چنانچہ پھر سمجھایا گیا کہ ایسی تدبیر سے یتیموں کو اور الٹا نقصان پہنچتا ہے لیکن کا کھانا پینا ساتھ رکھنے کا مضائقہ نہیں اس کی احتیاط چاہیے کہ اُن کی کسی طرح کی حق تلفی نہ ہو اسی طرح یتیم لڑکیوں کے بارے میں ایک حکم دیا جا چکا ہے کہ اگر تم سے اُن کے حقوق کی رعایت نہ ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ اُن کو اپنے نکاح میں نہ لاؤ اصلاح کے طور پر ایک بات بتائی گئی تھی لوگوں نے سمجھا کہ یتیم لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا روا نہیں اس غلط فہمی کے آثار یہ مترتب ہونے لگے کہ بعض صورتوں میں جیسا سرپرست یتیم لڑکی کے ساتھ خود نکاح کر لینے پر اُس کی پاسداری کرتا وہ دوسرا شوہر نہیں کر سکتا اور خیال یہ تھا کہ نکاح ہی نہیں ہو سکتا ان آیتوں میں اس غلط فہمی کی اصلاح کر دی گئی کہ یتیم عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی مناہی اُن کے حق کی حفاظت کے لیے ہے نہ کہ الٹی اُن کی حق تلفی کے لیے

ف یعنی مرد اور عورت میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس کے بدون دوسرے کا کوئی کام اٹکا رہے گا

ع ۱۸ ۱۱ ۱۵ منزل ۱

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝ وَلِلّٰهِ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ بے نیاز (اور ہمہ صفت) موصوف ہے اور اللہ ہی کا ہے

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ ہی کارساز بس ہے لوگو! اگر وہ چاہے تم کو

اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝ مَنْ

(دنیا کے پردے سے) اٹھا کر دوسروں کو لا بسائے اور اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے جس کو

كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَكَانَ

(اپنے اعمال کا) بدلہ دنیا میں درکار ہو تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت (دونوں) کے اجر (موجود) ہیں (اس لیے دنیا و آخرت کے اجر اسی سے مانگے جائیں) اور

اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ۝ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ

اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کا حال) دیکھتا ہے مسلمانو! مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو (اور)

شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ

خدا لگتی گواہی دو اگرچہ (یہ گواہی) تمہارے اپنے یا ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہی (کیوں نہ) ہو اگر (ان میں)

غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ

کوئی مالدار یا محتاج ہے تو اللہ (سب سے) بڑھ کر ان کی پرداخت کرنے والا ہے تو تم (ان کی خاطر اپنی) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ حق سے انحراف کرنے

تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

(یا سرے سے گواہی کے) دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (خیال رکھو کہ) جیسا کرو گے ویسا بھرو گے کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے مسلمانو! اللہ پر ایمان لاؤ

وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

اور اس کے رسول (محمد) پر اور اس کتاب (قرآن) پر جو اس نے اپنے رسول (محمد) پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو (قرآن سے) پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اتاریں

مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

جو شخص اللہ کا منکر ہوا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور روز آخرت کا تو

ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ

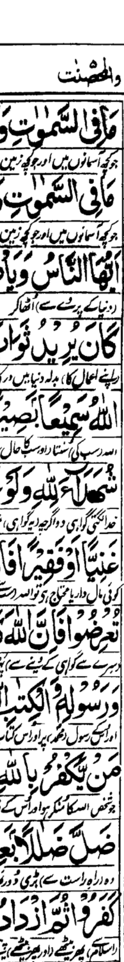
وہ (راہ راست سے) بڑی دور بھٹک گیا جو لوگ اسلام لائے پھر (اسلام سے) پھر بیٹھے پھر اسلام لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

(اسلام سے) پھر بیٹھے (اور پھر بیٹھے) پیچھے کفر میں بڑھتے گئے تو خدا نہ تو ان کی مغفرت ہی کرے گا اور نہ ان کو راہ (راست) ہی دکھائے گا

سَبِيْلًا ۝ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۝ الَّذِيْنَ

(اے پیغمبر) منافقوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کو (آخرت میں) دردناک عذاب ہونا ہے کہ یہ لوگ



ع ۱۹ ۸ ۱۶

يَتَّخِذُونَ الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنائے پھرتے ہیں کیا

عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا ۝ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي

کافروں کے ہاں (اپنی) عزت (بڑھانی) چاہتے ہیں؟ سو عزت تو ساری اللہ کی ہے ف۱ حالانکہ تم (مسلمانوں) پر اللہ (اپنی)

الْكِتٰبِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا

کتاب (یعنی قرآن) میں یہ (حکم) نازل کر چکا ہے کہ جب تم اپنے کانوں سے سن لو کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کیا جا رہا ہے اور ان کی ہنسی اڑائی جاتی ہے تو

مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهٖ ۖ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ

ایسے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو یہاں تک کہ کسی دوسری بات میں لگ جائیں ورنہ اس صورت میں تم بھی ان ہی جیسے (کافر) ہو جاؤ گے بے شک اللہ

جَامِعُ الْمُنٰفِقِينَ وَالْكٰفِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ

منافقوں اور کافروں سب کو دوزخ میں (ایک جگہ) جمع کر کے رہے گا کہ یہ منافق ہنوز تمہارے (مآل کار کے) منتظر ہیں

بِكُمْ ۚ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللّٰهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ ۖ وَإِنْ كَانَ

(کہ دیکھیے کافروں کے مقابلے میں جیتتے ہیں یا ہارتے ہیں) تو اگر اللہ کے کرنے سے تمہاری فتح ہو گئی تو (تم سے) کہنے لگتے ہیں (کیوں جی) کیا ہم

لِلْكٰفِرِينَ نَصِيبٌ ۙ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ

کافروں کو (فتح) نصیب ہوئی تو (اظہار خصوصیت کے لیے کافروں سے) کہنے لگتے ہیں کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے اور تم کو مسلمانوں (کے ہاتھوں)

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِينَ عَلَى

تو (مسلمانو!) اللہ تم میں (اور منافقوں میں) قیامت کے دن فیصلہ کرے گا اور خدا کافروں کو

الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ

مسلمانوں پر (ہر طرح) ورنے کا موقع ہرگز نہیں دے گا ف۳ منافق (مسلمانوں کو دھوکا دے کر گویا) خدا کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ حقیقت میں خدا

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى ۙ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ

اور (یہ لوگ) جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو اکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں (ظاہرداری کر کے) لوگوں کو دکھاتے ہیں اور (دل سے)

اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَا إِلٰى هٰؤُلَاءِ وَلَا إِلٰى هٰؤُلَاءِ ۚ وَ

اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر کچھ یوں ہی سا کفر اور ایمان کے بیچ میں بڑے جھول رہے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف اور نہ ان (کافروں) کی طرف اور

مَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيلًا ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

(اے پیغمبر) جس کو اللہ بھٹکائے تو ممکن نہیں کہ تم اس کے لیے رستہ ڈھونڈ نکالو مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر

الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلّٰهِ

کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ خدا کا الزام صریح اپنے اوپر عائد کرو

ف۱ یعنی اسی کے اختیار اور اسی کے ہاتھ میں ہے تعز من تشاء وتذل من تشاء ۱۲

ف۲ مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہوتی تو منافق مسلمانوں کے ساتھ ہوتے مگر صاف دل سے نہیں وہ ایسا جوا کھیلتے تھے کہ ہار اور جیت دونوں داؤں ان ہی کے ہوں یعنی مسلمانوں کی فتح ہوتی تو مال غنیمت میں حصہ لگانے کے لیے مسلمانوں سے کہتے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے غنیمت میں سے ہم کو بھی حصہ دو اور کافروں کی جیت ہوتی تو ان کو جتاتے کہ مسلمان تو تم پر غالب آ چکے تھے مگر ہم ہی نے تمہاری خاطر سے دیدہ و دانستہ کسی کی آڑ تم کو جتا دیا تو جو کچھ تم کو مسلمانوں سے ہاتھ لگا ہے لاؤ ہم اور تم آپس میں بانٹ لیں ۱۲

منزل

ع ۷

ف۳ [illegible] باتیں نکلتی ہیں ایک یہ کہ دنیا میں کافر مسلمانوں پر مذہبی دلائل میں غالب نہیں آ سکتے یا کافروں کا ایسا غلبہ نہیں ہونے پائے گا کہ مسلمان دنیا سے معدوم ہو جائیں دوسرے یہ کہ آخرت میں کافر مسلمانوں کے مقابلے میں ذلیل خوار ہوں گے ۱۲

ف۴ خدا کے دھوکا دینے کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے ان کی عقل اندھی کر دی ہے سمجھتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ ہے ۱۲

عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۞ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ

کچھ شک نہیں کہ منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے

النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۞ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ

اور (اے پیغمبر) تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ ہاں (ان میں سے) جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی اور

اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ

اللہ کا سہارا لیا اور اپنے دین کو خدا کے واسطے خالص کر لیا تو یہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ (بہشت میں) ہوں گے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۞ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ

اور اللہ مسلمانوں کو (آخرت میں) بڑے اجر دے گا۔ اگر تم لوگ (خدا کی) شکرگزاری کرو اور (اس پر) ایمان رکھو تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر

اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۞

کیا کرنا ہے بلکہ خدا (تو) شکرگزار (اور) قدردان (اور ان کے حال سے) واقف ہے

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ

اللہ کو پسند نہیں کہ کوئی (کسی کو) مُونہہ پھوڑ کر بُرا کہے مگر جس پر کسی طرح کا ظلم ہوا ہو (وہ مُونہہ پھوڑ کر ظالم کو بُرا کہہ سکتا ہے)

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۞ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ

اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ اگر تم لوگ دوسروں کے ساتھ بھلائی کھلم کھلا کرو یا چھپا کر یا تمہارے ساتھ کوئی برائی کرے اور تم برائی سے درگزر

سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۞ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

کرو تو یہ بھی ایک قسم کی بھلائی ہے اور اللہ بھی لوگوں کے ساتھ بھلائی ہی کرتا ہے (اور) باوجود قدرت کے درگزر کرتا ہے (تم بھی درگزر کیا کرو) جو لوگ اللہ

وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ

اور اس کے رسولوں سے برگشتہ ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں میں جدائی ڈالنی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض (پیغمبروں) کو مانتے ہیں

بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۞

اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ (پیغمبروں میں مغایرت قرار دے کر) کفر و ایمان کے بیچ میں (کوئی درمیانی) رستہ اختیار کریں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۞

تو ایسے ہی لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا نہ سمجھا تو ایسے ہی لوگ ہیں

سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۞ يَسْـَٔلُكَ

جن کو اللہ (آخرت میں) ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر)

أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسٰٓى

اہل کتاب (یعنی یہودی) تم سے (لغو) درخواست کرتے ہیں کہ تم اُن پر کوئی (لکھی لکھائی) کتاب آسمان (سے) اُتار دو تو (تم) اُن کو سمجھنے دو کہ وہ تجھ سے اس سے

أَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا أَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

اس سے بھی بڑی (لغو) درخواست کر چکے ہیں کہنے لگے کہ ہمیں (تو) اللہ کو کھلے طور پر دکھا دو ف پھر اُن کو اُن کی شرارت کی وجہ سے بجلی نے آ دبوچا

بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

اور مر گئے اور موسیٰ کی دعا سے پھر (زندہ ہوئے) اس واقعے کے بعد بھی باوجودیکہ اُن کے پاس (خدا کی وحدانیت کی) دلیلیں (و) معجزے آ چکے تھے (پرستش کرنے لگے) بچھڑے کو

ذٰلِكَ وَاٰتَيْنَا مُوسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَ

اس (قصور) سے (بھی) درگزر کی (کہ اُن کی توبہ قبول فرمائی) اور موسیٰ کو ہم نے کھلا ہوا غلبہ دیا۔ اور ان (لوگوں) سے قول اقرار لینے کے لئے ہم نے کوہ طور کو ان

قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا

(کے سروں پر) اٹھا کھڑا کیا اور (نیز) ہم نے اُن کو حکم دیا کہ (شہر کے) دروازے میں سجدہ (شکر) کرتے ہوئے داخل ہونا ف اور ہم نے اُن (کو یہ بھی) حکم دیا کہ ہفتے کے دن کے بارے میں ہمارا حکم سے تجاوز نہ کرنا اور ہم نے

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ

اُن سے پکا قول لے لیا ف پس اُن کے قول توڑنے کی وجہ سے اور احکام الٰہی کے نہ ماننے کی وجہ سے

اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ

اور ناحق (نا روا) پیغمبروں کے قتل کرنے کی وجہ سے (ہم نے بھی اُن کو پھٹکار دیا) اور (نیز) اُن کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے دل محفوظ ہیں (اور کسی کی نصیحت ہم پر اثر نہیں کرتی) محفوظ

طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ إِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَّبِكُفْرِهِمْ

(نہیں) بلکہ اُن کے کفر کی وجہ سے خدا نے اُن (کے دلوں) پر مہر کر دی ہے پس معدودے چند کے سوا (اکثر) ایمان نہیں لاتے۔ اور (نیز) اُن کے کفر کی وجہ سے

وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ

اور مریم کی نسبت بڑے (سخت) بہتان (کی) باتیں (بکنے) کی وجہ سے۔ اور اُن کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مریم کے بیٹے

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ

عیسیٰ مسیح کو جو رسول خدا (ہونے کا دعویٰ کرتے) تھے قتل کر ڈالا اور حقیقت حال یہ ہے کہ نہ تو اُنہوں نے اُن کو قتل کیا اور نہ اُن کو سولی چڑھایا بلکہ (واقع میں) اُن کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا سولی دے

لَهُمْ ۭ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ

(دی گئی) اُن کو ایسا ہی معلوم ہوا کہ ہم عیسیٰ کو سولی دے چکے ہیں) اور جو لوگ اس بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ خود شک میں پڑے ہوئے ہیں کہ عیسیٰ کو سولی دی گئی) تو اس معاملے میں وہ کوئی قطعی علم نہیں

إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ ۭ وَ

مگر صرف گمان کے پیچھے دوڑے چلے جاتے ہیں اور یقیناً عیسیٰ کو لوگوں نے قتل نہیں کیا۔ بلکہ اُن کو اللہ نے اپنی طرف اُٹھا لیا اور

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ

اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور (جب قیامت کے قریب عیسیٰ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو) جتنے اہل کتاب ہیں ضرور

ف یہود نے پیغمبر خدا سے درخواست کی کہ جیسے موسیٰ پر لکھی ہوئی کتاب اُتری تھی ویسی ہی ایک کتاب ہم پر نازل ہو اور اُس میں فلاں فلاں شخص کے نام کے صحیفے ہوں جس میں تمہاری تصدیق ہو تب ہم تم پر ایمان لائیں چونکہ ان کی درخواست اکھاڑ اور کٹ حجتی کے طور پر تھی خدا نے ان کی بہت سی شرارتوں کا ذکر فرما کر یہ ظاہر کیا کہ ان کی یہ درخواست بھی اُسی قسم کی ہے یعنی احقاق حق کی نیت سے نہیں ۱۲ ف۲ پہلے پارے کے چھٹے رکوع میں بھی اس کا مذکور ہے وہاں کا فائدہ دیکھو ۱۲ ف۳ پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں بھی اس کا مذکور ہے وہاں کا فائدہ دیکھو ۱۲

منزل ۱

قَبْلَ مَوْتِهِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ

اُن کے مرنے سے پہلے سب اُن پر (مسلمانوں کا سا) ایمان لائیں گے ف۱ اور قیامت کے دن عیسیٰ اُن (منکرین) کے خلاف گواہی دیں گے (غرض)

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ

یہودیوں کی (ان) شرارتوں کی وجہ سے ہم نے (بہت سی) پاک چیزیں جو اُن کے لیے حلال تھیں اُن پر حرام کر دیں (تاکہ دائرہ رزق اُن پر تنگ ہو) اور (نیز)

سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۝ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ

راہِ خدا سے (لوگوں کو) روکتے تھے اور (نیز) اس وجہ سے کہ ہرچند اُن کو سود کی ممانعت کر دی گئی تھی اس پر بھی سود لیتے تھے اور

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

(نیز) اس وجہ سے کہ لوگوں کا مال ناحق خورد برد کرتے تھے اور ان میں جو لوگ (خدا کا حکم) نہیں مانتے اُن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ

لیکن (اے پیغمبر) ان میں سے جو علم میں (بڑی) پایگاہ رکھتے ہیں (وہ) اور مسلمان (یہ دونوں فریق تو) اُس (کتاب) پر جو

اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

تم پر اتری ہے اور اُن (کتابوں) پر جو تم سے پہلے (دوسرے پیغمبروں پر) اُتری ہیں (سب پر) ایمان لاتے اور نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے

وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں یہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے ف۲

اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ

(اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے جس طرح ہم نے نوح اور (دوسرے) پیغمبروں کی طرف جو اُن کے بعد ہوئے وحی بھیجی تھی اور

اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ

(جس طرح) ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور

عِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

اور (تمہاری طرح) ہم کتنے پیغمبر (بھیج چکے ہیں) جن کا حال ہم (اس سے) پہلے تم سے بیان کر چکے ہیں اور کتنے پیغمبر (اور ہیں) جن کا حال ہم نے تم سے (اب تک)

عَلَيْكَ ۭ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۝ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ

اور اللہ نے موسیٰ سے (تو) باتیں (بھی) کیں (یہ سب) پیغمبر (نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والے اور (بدعملوں کو عذابِ خدا سے) ڈرانے والے (تھے)

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو خدا پر کسی طرح کا حجت (رکھنے کا موقع باقی) نہ رہے اور خدا غالب (اور)

ف۱ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور اسلامی شریعت کے مطابق کارروائی کریں گے اور تمام دنیا میں اسلامی شریعت قائم کر دیں گے اس آیت میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ہے ۱۲

ف۲ حرفِ سین کبھی قریب کے واسطے آتا ہے اور کبھی صرف تاکید کے واسطے ہم نے ترجمے میں پہلی شق اختیار کی ہے اور اُس کے دو محل ہیں یا تو مراد ہے قیامت اور چونکہ اُس کا ہونا یقینی ہے اور دنیا کی ہستی چند روزہ ہے اس سے حرفِ سین استعمال فرمایا جو قرب پر دلالت کرتا ہے یا یہ دنیا ہی مراد ہو کہ جو یہود ایمان لے آئے وہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اسلام کی دنیاوی برکتوں سے مستفید ہوئے ۱۲

ع ۲۲ | ۱۰ | ۲

سلہ حجت سند کو ہیں حجۃ الالزام کہتے ہیں ۱۲

حَكِيمًا ○ لَٰكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنزَلَ إِلَيْكَ ۖ أَنزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَ
حکمت والا ہے (اور پیغمبر اہل کتاب بھی مانیں) لیکن جو کچھ خدا نے تمہاری طرف اتارا ہے اللہ گواہی دیتا ہے کہ (تم کو) اس کا اہل سمجھ کر اس (تم پر) اتارا ہے اور (نہ صرف)

الْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ○ إِنَّ الَّذِينَ
فرشتے (بھی) اس کی گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو تو (اکیلا) اللہ ہی بس ہے بے شک جن لوگوں نے

كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا ○
(دین اسلام سے) انکار کیا اور راہ خدا سے (دوسروں کو بھی) روکا وہ راہ (راست) سے بڑی دور بھٹک گئے

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ
جو لوگ کفر اور (کفر کے ساتھ) ظلم (بھی) کرتے رہے ف۱ ان کو خدا نہ بخشنے ہی کا اور نہ ان کو راہ (راست) ہی دکھائے گا

طَرِيقًا ○ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ
بلکہ (ان کو) جہنم ہی کا رستہ (دکھائے گا) جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے نزدیک (یہ)

عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ○ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ
(ایک) آسان (سی بات) ہے لوگو! رسول (محمد) تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (دین) حق لے کر آئے ہیں

مِن رَّبِّكُمْ فَآمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي
پس ایمان لاؤ کہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر نہ مانو گے تو اللہ (بے نیاز ہے) (اسی) کا ہے جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ○ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف ہے (وہ جیسا کرے گا اس کا عوض دے گا) اور حکمت والا ہے جو کچھ بھی کرتا ہے مصلحت سے کرتا ہے

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ
اپنے دین میں حد (اعتدال) سے تجاوز (یعنی افراط و تفریط) نہ کرو اور خدا کی نسبت حق بات کے سوا (ایک لفظ بھی) منہ سے نہ نکالو (حق بات تو اتنی ہی ہے کہ)

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَ
عیسیٰ مسیح بس اللہ کے (ایک) رسول ہیں اور خدا کا حکم جو اس نے مریم کی طرف بھیجا تھا (کہ بے شوہر حاملہ ہو جاؤ اور وہ ہو گئیں) اور

رُوحٌ مِّنْهُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۖ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ ۚ انتَهُوا
(وہ ایک) روح (تھی جو خاص) خدا کی طرف سے (دنیا میں آئی) تو اللہ اور اس کے رسولوں (پر) ایمان لاؤ اور تین (خدا) نہ کہو (اس سے) باز آؤ

خَيْرًا لَّكُمْ ۚ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ۘ لَّهُ
(کہ یہ) تمہارے حق میں بہتر ہے بس اللہ ہی اکیلا معبود ہے وہ اس سے بری ہے کہ اس کے کچھ اولاد ہو

مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ○ لَّن يَسْتَنكِفَ
(اسی) کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ (سب کا) کارساز بس ہے ف۲

ف۱ شاید یہ معنی ہوں کہ کفر کی وجہ سے آپ اپنے اوپر ظلم کرتے رہے کہ کفر کا وبال ان ہی کو بھگتنا پڑے گا یا غیر خدا کو خدا کا شریک ٹھیرانے سے خدا پر ظلم کرتے رہے ان الشرک لظلم عظیم ۱۲

ف۲ مقصود تو اس بات کا سمجھانا ہے کہ خدا اولاد کے جھگڑے بکھیڑے سے بری ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اولاد اس لیے ہوتی ہے کہ باپ کی مددگار ہو یہ تو باپ کا فائدہ ہوا اور اولاد باپ کے مال متاع کی حقدار ہو یہ اولاد کا فائدہ ہوا سو خدا کے ہاں یہ دونوں باتیں نہیں وہ اکیلا کارساز بس ہے اس کو مددگار درکار نہیں وہ تنہا آسمان و زمین کا مالک ہے اس کی ملکیت کا کوئی شریک حقدار نہیں ۱۲

منزل ۱ ع ۲۳ ۹ ۲

الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَنْ

مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے ہرگز (کسی قسم کی) عار نہیں اور نہ فرشتوں کو جو (خدا کے) مقرب ہیں اور جو

يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ○

خدا کا بندہ ہونے سے عار رکھے اور بڑائی کی تلّے تو عنقریب خدا اُن سب کو اپنے پاس کھینچ بلائے گا

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ

پھر (خدا کے حضور میں حاضر ہونے کے پیچھے) جو لوگ ایمان رکھتے اور نیک عمل کرتے تھے خدا اُن کو اُن (کے کیے) کا ثواب پورا (پورا) دے گا اور

مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنْكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ

اپنے فضل سے (کچھ اَور) زیادہ بھی دے گا اور جو لوگ (بندہ بننے سے) عار رکھتے اور بڑائی کی لیتے تھے خدا اُن کو

عَذَابًا أَلِيمًا ○ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○

عذاب دردناک کی سزا دے گا اور خدا کے سوا اُن کو نہ کوئی یار ملے گا اور نہ مددگار

ف۱

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے حجت آچکی اور ہم تمہاری طرف

نُورًا مُبِينًا ○ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ

جگمگاتا ہوا نور ہدایت یعنی قرآن بھیج چکے سو جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اُنھوں نے اُسی کا سہارا پکڑا تو اللہ (بھی) اُن کو عنقریب

فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ○

اپنی رحمت (کے سایہ) اور فضل (کی پناہ) میں لے لے گا اور اُن کو اپنے (حضور) تک (پہنچنے) کا سیدھا رستہ (بھی) دکھائے گا

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ

(اے پیغمبر لوگ) تم سے (کلالہ کے بارے میں) فتوے طلب کرتے ہیں (تو ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اللہ کلالہ کے بارے میں تم کو حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی ایسا

لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ

جس کے اولاد نہ ہو اور نہ باپ دادا (کہ ایسی کو کلالہ کہتے ہیں) اور اُس کے (صرف ایک) بہن ہو تو بہن کو اُس کے ترکے کا آدھا اور بہن (مر جائے اور

لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ

اُس) کے اولاد نہ ہو تو اُس (کے سارے مال) کا وارث یہ (بھائی) پھر اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ) تو اُن کو اُس کے ترکے میں سے دو تہائی

وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۗ

اور اگر بھائی بہن (ملے جلے) ہوں (کچھ) مرد اور (کچھ) عورتیں تو دو عورتوں کے حصے کی قدر ایک مرد کا حصہ

يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

تم لوگوں کے بھٹکنے کے خیال سے اللہ (اپنے حکم) تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۲

ف۱ نجران کے نصاریٰ نے پیغمبر خدا کو الزام دیا کہ تم جو ہمارے خداوند مسیح کو بندہ کہتے ہو اس سے اُن کی کسرِ شان ہوتی ہے تو یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲

ف۲ ہم نے جو کلالہ کے احکام میں قیود بڑھائی ہیں تو سیاقِ عبارت اور آثارِ سلف سے لی ہیں اور یہاں بھائی بہنوں سے مراد عینی اور علاتی ہیں نہ اخیافی جیسا کہ ہم اسی سورت کے دوسرے رکوع میں مفصل لکھ چکے ہیں

منزل ۱

ع ۲۴ / ۲ / ۴

سوی دل ۔ سلھیا ایک محاورہ ہے یعنی شیخی مارے تکبر کرے ۱۲

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا

سورہ مائدہ مدینے میں اُتری اور اُس کی ایک سو بیس آیتیں ہیں اور سولہ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ

مسلمانو! (اپنے) قراروں کو پورا کرو ف ۱ چارپائے جانور تمھارے لیے حلال کر دیئے گئے ہیں

اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مگر وہ جو تم کو آگے پڑھ کر سنائے جائیں گے لیکن جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھ لینا بے شک خدا

يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ

جیسا چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ مسلمانو! خدا کے ٹھیرائے ہوئے (دینی) آداب وارکان کی بے توقیری نہ کرو اور

لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ

نہ (کسی) حرمت والے مہینے کی ف ۲ اور نہ (حج کی) قربانی کی اور نہ اُن (جانوروں) کی جن (کو خدا کی نیاز) کے لیے خاص (کر کے شناخت کے طور پر اُن) کے گلوں

الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ

عزت والے گھر (یعنی خانہ کعبہ کی زیارت) کو جا رہے ہوں (اور) اپنے پروردگار کی برکت (یعنی منفعت تجارت کے) اور (بالصالۃ) اُس کی رضامندی کے طلبگار ہوں اور جب احرام

فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ

تو اجازت ہے کہ چاہو تو بدستور شکار کرو اور مسلمانو! بعض لوگ جو تم کو حرمت اور عزت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ میں جانے) سے روکا تھا یہ عداوت تم کو اُن پر کسی طرح کی

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪

زیادتی کرنے کی باعث نہ ہو اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں ایک دوسرے کے مددگار ہو جایا کرو

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں ایک دوسرے کے مددگار نہ ہو اور اللہ (کے غضب) سے ڈرو کیونکہ اللہ کا عذاب (بہت ہی) سخت ہے ف ۳

الْعِقَابِ ○ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَاۤ اُهِلَّ

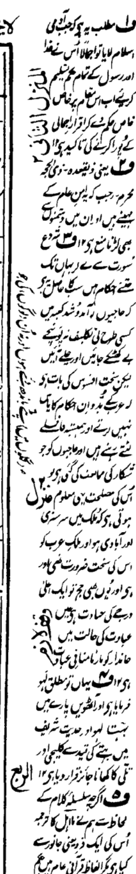
مرا ہوا (جانور) اور لہو ف ۴ اور سور کا گوشت اور جو (جانور) خدا کے سوا کسی اور کے نامزد کیا گیا ہو ف ۵

لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ

اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو چوٹ سے مرا ہو اور جو اوپر سے گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کا سینگ لگ کر مرا ہو یہ سب چیزیں تم پر حرام کر دی گئی ہیں

وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ

اور (نیز) وہ جانور جس کو درندوں (پھاڑ) کھایا ہو مگر جس (کے مرنے) سے پہلے تم اُس کو حلال کر لو تو وہ حرام نہیں) اور (نیز) جو کسی تھان پر (چڑھا کر) ذبح کیا گیا



ف ۱ مطلب یہ ہے کہ جب آدمی اسلام لایا تو اجمالاً اُس نے خدا اور رسول کے تمام حکم تسلیم کر لیے اب اس مقام پر خاص خاص حکم دے کر اقرار اجمالی کے پورا کرنے کی تاکید ہے ۱۲

ف ۲ یعنی ذیقعدہ۔ ذی الحجہ محرم۔ رجب کہ یہ امن علم کے مہینے ہیں اور ان میں دشمنوں سے بھی لڑنا منع ہے ۱۲ ف ۳ شروع سورت سے لے کر یہاں تک جتنے احکام ہیں سب کا حاصل یہ ہے کہ حاجیوں کو آمد و شد کعبہ میں کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے بے کھٹکے جائیں اور چلے آئیں لیکن سخت افسوس کی بات ہے کہ عرب کے بدو ان احکام کا پاس نہیں کرتے اور ہمیشہ قافلے لٹتے رہتے ہیں اور حاجیوں کو جو شکار کی ممانعت کی گئی ہے تو اُس کی مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ ملک میں سرسبزی اور آبادی ہو اور ملک عرب کو اس کی سخت ضرورت تھی اور ہے اور یوں بھی حج تو ایک اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور عبادت کی حالت میں جاندار کو مارنا منافیِ عبادت ہے ۱۲ ف ۴ یہاں تو مطلق لہو فرمایا ہے اور آٹھویں پارے میں بہتا لہو اور حدیث شریف میں بہتے کی قید سے کلیجی اور تلی کا کھانا جائز قرار دیا ہے ۱۲

ف ۵ اگرچہ سلسلۂ کلام کے لحاظ سے ہم نے ما اہل کا ترجمہ اُس کی ایک فرد یعنی جانور سے کیا ہے مگر الفاظِ قرآنی عام ہیں حکم حرمت میں اُس کے سب افراد داخل ہیں یعنی کل نذر و نیاز جو خدا کے سوا دوسرے کے نام سے کی جائے حرام ہے واللہ اعلم ۱۲

منزل ۲ — الربع

ف ۶ تھان سے مراد وہ مقامات ہیں جن کو لوگ متبرک سمجھ کر خدا کے سوا دوسروں کی نذر و نیاز چڑھاتے ہیں جیسے دیوی یا دیوتاؤں کے تھان یا طاق یا مٹی کا ڈھیر یا درخت یا قبر یا اسی طرح کی کوئی دوسری جگہ ۱۲

لہ احرام کے متعلق پانچویں رکوع ۹ کا خاتمہ دیکھو ۱۲ ۔



تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا

یہ (بھی) منع ہے کہ (ساجھے کے جانور کا گوشت جوئے کے طور پر) تیروں (کے پانسوں) سے آپس میں تقسیم کرو (کہ) یہ گناہ (کی بات) ہے ف (مسلمانو!) اب کافر

مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ

تمہارے دین کی طرف سے ناامید ہوئے (کہ تم میں اور اُن میں التیام نہیں ہو سکتا۔ اور وہ تمہاری سخت مخالفت کریں) تو اُن سے مت ڈرو اور ہم ہی سے ڈرو اب ہم

دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ

تمہارے دین کو تمہارے لیے کامل کر چکے اور ہم نے تم پر اپنا احسان پورا کر دیا اور ہم نے تمہارے لیے (اسی) دینِ اسلام کو پسند فرمایا

فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

پھر (اس پر بھی) جو بھوک سے بے قرار ہو (اور) گناہ کی طرف اُس کا میلان نہ ہو (اور وہ مجبوری کوئی حرام چیز کھالے) تو بے شک اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ ۝ يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۙ

مہربان ہے (اے پیغمبر لوگ) تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں اُن کے لیے حلال کی گئی ہیں سو تم اُن کو سمجھا دو کہ (کھانے کی) ستھری چیزیں (سب) تمہارے

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۖ

اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لیے سدھا رکھے ہوں (اور شکار کا طریقہ) جیسا تم کو خدا نے سکھا رکھا ہے ویسا ہی تم نے اُن کو سکھا دیا ہو

فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ

تو (یہ شکاری جانور) جو (شکار) تمہارے لیے پکڑ رکھیں (اور وہ ذبح کرنے سے پہلے مر جائے) تو اُس کو (بے تامل) کھالو مگر (اتنی احتیاط رکھو کہ جس طرح ذبح کرتے وقت خدا کا

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ ۖ وَطَعَامُ

کہ اس حکم کے خلاف کوئی حرام چیز نہ کھا لینا) کیونکہ خدا بہت جلد حساب لینے والا ہے (تو وہاں کی جوابدہی کا خیال رکھو) آج (تمام) پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کر دی گئیں اور

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ

اہلِ کتاب کا کھانا (بشرطیکہ تمہارے ہاں بھی روا ہو) تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا اُن کے لیے حلال ہے اور

مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ

مسلمان بیاہتا بیبیاں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے اُن میں کی (بھی) بیاہتا بیبیاں (تمہارے لیے) حلال ہیں ف

إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي

بشرطیکہ اُن کے مہر اُن کے حوالے کر دو اور تمہارا ارادہ (اُن کو) قیدِ (نکاح) میں لانے کا ہو نہ کھلم کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنا بنانے کا

أَخْدَانٍ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

اور جو ایمان (لانے اِن باتوں) کو نہ مانے تو اُس کا کیا ہوا سب اکارت اور آخرت میں (بھی)

مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ

نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا مسلمانو! جب نماز کے لیے آمادہ ہو

منزل ۲

ع ۱ ۵ ۵

ف عرب کے لوگ پانسوں کی جگہ کچھ تیر بنا رکھتے تھے اور اُن سے طرح طرح پر جوا کھیلتے مثلاً اونٹ ذبح کیا اُن ہی تیروں سے گوشت کی بانٹ ہوتی کی یا پرسش کر جانے والے ہیں اور نجومیوں کی طرح اُن ہی تیروں سے فال دیکھی خدا کے حق کو کسی طرح کا ہو اور کسی غرض سے مطلقاً حرام کر دیا ہے ڈال کر فال کا دیکھنا بھی ایک طرح کا جوا ہی الفاظ قرآن سب کو شامل ہیں ہم نے ترجمے میں محض تسلسل سخن کے لحاظ سے ایک خاص بات یعنی گوشت کی تقسیم اختیار کی ہے ۱۲ ف بیاہتا بیبیوں سے مراد ہیں وہ عورتیں جو نکاح کے ذریعے سے لوگوں کے ساتھ میاں بیبی کا سا تعلق کرنا چاہتی ہیں ۱۲

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ

تو اپنے مُونہ دھولیا کرو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو

وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ

اور (ہاں) ٹخنوں تک اپنے پاؤں (بھی دھولیا کرو) اور اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو (غسل کرکے) اچھی طرح پاک صاف ہو جاؤ اور اگر

كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ

تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرورت سے (ہو کر) آیا ہو یا

لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو ستھری مٹی لے کر اُس سے تیمم

فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ

یعنی اپنے مُونہوں اور ہاتھوں کا مسح کرو ف اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرنی نہیں چاہتا

مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

بلکہ تم کو صاف ستھرا رکھنا چاہتا ہے اور (نیز) یہ (چاہتا ہے) کہ تم پر اپنا احسان پورا کرے تاکہ تم

تَشْكُرُونَ ○ وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي

(اُس کا) شکر کرو اور اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں اُن کو یاد کرو اور اُس عہد و پیمان کو بھی یاد کرو جس (کے پورا کرنے) کا اُس نے (اپنے رسول کی معرفت)

وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

تم سے پکا قول لے لیا ہے کہ جب (اُس نے تم کو اسلام لانے کا حکم دیا تو) تم نے کہا کہ (پروردگار) ہم نے (تیرا حکم) سُنا اور قبول کیا اور خدا (کی نافرمانی) سے (ڈرو)

بِذَاتِ الصُّدُورِ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ

دلوں (تک) کی باتیں جانتا ہے مسلمانو! خدا واسطے انصاف کے ساتھ گواہی دینے کو آمادہ رہو

شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ

اور لوگوں کی عداوت تم کو اس جرم (کے ارتکاب) کی باعث نہ ہو کہ (معاملات میں) انصاف نہ کرو

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا

(نہیں ہر حال میں) انصاف کرو کہ (یہ شیوہ) انصاف پرہیزگاری سے قریب تر ہے اور اللہ (کی نافرمانی سے) ڈرتے رہو کیونکہ

تَعْمَلُونَ ○ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ لَهُمْ

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے اللہ کا اُن سے وعدہ ہے کہ (آخرت میں) اُن کے لیے

مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ○ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ

مغفرت اور بڑا ثواب ہے اور جن لوگوں نے (دین حق کے قبول کرنے سے) انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ

ف تیمم کا قاعدہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں اور ساری انگلیاں کھول پھیلا کر پاک مٹی پر یا کسی اور چیز پر جس سے مٹی چھٹتی ہو مار بیٹھے اور جس طرح مُونہ دھوتے ہیں گرد آلود ہاتھ ایک بار مُونہ پر پھیر لے پھر دوسری بار مٹی پر ہاتھ مار کر یہی عمل کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کے ساتھ کیا ۱۲

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

دوزخی ہیں ۔ مسلمانو! اللہ نے جو تم پر احسان کیے ہیں (اُن کو) یاد کرو کہ

اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ

جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کرنے کا قصد کیا تو خدا نے تم سے اُن کے ہاتھوں کو روک دیا

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَخَذَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں ف اور

اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ

اللہ (پہلے ہی) بنی اسرائیل سے عہد (اطاعت) لے چکا ہے اور ہم نے (یعنی اللہ نے) اُن ہی میں کے بارہ سردار (اُن پر) مامور فرمائے

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ

اور اللہ نے (بنی اسرائیل سے یہ بھی) فرمایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اگر تم نمازیں پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

ہمارے پیغمبروں پر ایمان لاتے اور اُن کی مدد کرتے اور (جب جب ضرورت پڑے) خوش دلی سے خدا کو قرض دیتے رہو گے

لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

تو ہم ضرور بالضرور تمہارے گناہ تم (پر) سے دور کر دیں گے اور ضرور بالضرور تم کو (بہشت کے) ایسے باغوں میں (لے جا) داخل کریں گے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ

جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی اس کے بعد (بھی) جو تم میں سے انحراف کرے گا تو (خوب سمجھے رہنا کہ) تحقیق وہ سیدھے

السَّبِيْلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ

رستے سے بھٹک گیا - پس اُن ہی لوگوں کے اپنے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے اُن کو پھٹکار دیا اور اُن کے دلوں کو سخت کر دیا

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ

(کہ) توراۃ کے لفظوں کو اُن کی جگہ (یعنی اصلی معنوں) سے پھیرتے ہیں اور اُن کو جو نصیحت کی گئی تھی اُس میں سے ایک (بڑا) حصہ (یعنی پیغمبر آخر الزماں پر ایمان)

وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ

اور (اے پیغمبر) اب اُن کا حال یہ ہو گیا ہے کہ اُن میں سے چند لوگوں کے سوا سب کی (کسی نہ کسی) چوری کی اطلاع تم کو ہوتی ہی رہتی ہے ف تو ان لوگوں

وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى

اور (اُن سے) درگزر کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے - اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں (اسی طرح)

اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ

ہم نے اُن سے (بھی) عہد (و پیمان) لیا تھا تو جو کچھ اُن کو نصیحت کی گئی تھی (وہ بھی) اُس میں سے (بڑا) حصہ (یعنی پیغمبر آخر الزماں پر ایمان لانا) بھلا بیٹھے (اس کی

ع ۳ — منزل ۲

ف یہودیوں نے دو مسلمانوں کو مشرک سمجھ کر مار ڈالا تھا پیغمبر صاحب خونبہا طلب کرنے گئے یہود نے اقرار کیا اور آپ کو ایک دیوار کے تلے بٹھا کر کہا ہم اس کا انتظام کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کیا کہ اوپر سے چکی کا پاٹ لڑھکا کر کچلا کر دیں پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے اُن کے منصوبے معلوم ہوئے اور آپ اپنے رفیقوں سمیت پہلے سے ٹل گئے ان آیتوں میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ف چوری سے پیغمبر آخر الزماں کی پیشین گوئی اور دیگر احکام الٰہی کا چھپانا مراد ہے ۱۲

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ

عداوت اور کینے (کی آگ) کو روز قیامت تک بھڑکا دیا اور آخر کار (قیامت کے دن) خدا اُن کو بتادے گا

بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ

کہ (دنیا میں) کیا کرتے رہے ف اے اہل کتاب تمھارے پاس ہمارا رسول (محمد) آچکا اور

لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

کتاب (الٰہی) میں سے جو کچھ تم چھپاتے رہے ہو وہ اُس میں سے بہت کچھ تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور بہتیری (باتیں ایسی بھی ہیں جن) سے درگزر کرتا ہے

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ○ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ

(غرض کہ) اللہ کی طرف سے تمھارے پاس نور (ہدایت) اور قرآن آچکا ہے (جس کے احکام صاف (و صریح) ہیں) جو لوگ

اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

خدا کی رضامندی کے طلبگار ہیں اُن کو اللہ قرآن کے ذریعے سے سلامتی کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے فضل و کرم سے اُن کو (کفر کی) تاریکی سے نکال کر ایمان

بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ

اور اُن کو راہِ راست دکھاتا ہے جو لوگ

قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ

کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے مسیح وہی خدا ہیں کچھ شک نہیں کہ یہ کافر ہوگئے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا بتاؤ تو سہی) کہ اگر اللہ

شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَنْ فِي

مریم کے بیٹے مسیح کو اور اُن کی والدہ کو اور جتنے لوگ

الْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ

زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو ایسا کون ہے جس کا خدا کے آگے کچھ بھی زور چلتا ہو اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب پر

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَ

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (از انجملہ باپ کے بدون بیٹے کے پیدا کرنے پر بھی) اور یہود و

النَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ ۚ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ

نصاریٰ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اگر تم خدا کے بیٹے اور چہیتے ہوتے تو وہ تمھارے گناہوں کی بدلے

بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۚ

(تو تم نہ اللہ کے بیٹے ہو نہ چہیتے) بلکہ خدا نے جو اور بشر پیدا کیے ہیں اُن ہی میں کے بشر تم بھی ہو خدا جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو چاہے عذاب دے

وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○ يَا أَهْلَ

اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے (اور سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے اہل

ف قرآن کی پیشین گوئیوں میں سے یہ بھی ایک اعلیٰ درجے کی پیشین گوئی ہے جس کو ہم اپنے زمانے میں واقع ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں کہ اہل یورپ جو کل عیسائی ہیں اور تمام اقوام پر زمین غالب مگر انگلستان اور فرانس اور روس اور اٹلی اور امریکا اور آسٹریا اور جرمن سب میں محاسدت ہیں جو ان کو یکدل نہیں ہونے دیتے ۱۲

الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

کتاب جب رسولوں کا آنا مدتوں تک منقطع رہا تو ہمارا (یہ) رسول (محمد) تمہارے پاس آیا ہے جو (احکام الٰہی) تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور ہم نے

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ

کہ (مبادا) کل کلاں کو کہیں کہ ہمارے پاس کوئی (نجات کی) خوش خبری سنانے والا اور (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا نہیں آیا اب تو تمہارے پاس خوش خبری بھی

نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ

ڈرانے والا آ چکا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بھائیو!

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا

اللہ نے جو تم پر احسانات کیے ہیں اُن کو یاد کرو کہ اس نے تم (ہی) میں (بہتیرے) پیغمبر بنائے اور تم کو بادشاہ (بھی) بنایا

وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

اور تم کو وہ (نعمتیں) دیں جو دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیں بھائیو! (شام کا) مقدس ملک

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

جو خدا نے تمہاری تقدیر میں لکھ دیا ہے (کہ تم وہاں حکمرانی کرو گے) چل کر اس میں داخل ہو اور (دشمن کے مقابلے میں) پیٹھ نہ پھیر دینا (ایسا کرو گے) تو نقصان

خٰسِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۗ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

گھاٹے میں آ جاؤ گے ف وہ (لوگ) کہنے لگے کہ اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑے زبردست لوگ (رہتے) ہیں اور

حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ

جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں ہم تو اس (ملک) میں قدم رکھتے نہیں ہاں اگر وہ لوگ اس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور (جا) داخل ہوں گے (خدا کا) ڈر رکھنے والوں میں سے

الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

دو شخص جن پر خدا نے (اپنی خاص) مہربانی کی تھی کہنے لگے کہ ان لوگوں پر دروازے کے رستے سے حملہ کر دو جب

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

تم دروازے میں گھس پڑے تو بلا شبہ تمہاری فتح ہی ہے اور اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ ہی پر بھروسا رکھو

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ

وہ بولے اے موسیٰ جب تک وہ لوگ اس میں ہیں ہم تو کبھی بھی اس میں قدم نہیں رکھیں گے ہاں تم

وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا

اور تمہارا خدا (دونوں) جاؤ اور (ان لوگوں سے) لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں (اس پر) موسیٰ نے (خدا سے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار

نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ

اپنی ذات خاص اور میرے بھائی (ہارون) کے سوا اور کسی پر میرا بس نہیں (عذاب نازل کرنے کے وقت) ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں جدائی کر دیجیو

ف شام کے ملک کو مقدس اس سے فرمایا کہ وہاں کثرت سے پیغمبر ہوئے اور اکثر کے اس ملک میں مدفون بھی ہیں

منزل ٢

فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ

اچھا وہ ملک چالیس برس تک ان کو نصیب نہ ہوگا (مصر کے) جنگل میں بھٹکتے بھٹکتے پھریں گے

فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ

تو تم نافرمان لوگوں (کے حال) پر کچھ افسوس نہ کرنا۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے

بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ

(واقعی) حالات پڑھ کر سنا دو کہ جب ان دونوں نے (خدا کی جناب میں) نیازیں چڑھائیں کہ ان میں سے ایک (یعنی ہابیل) کی قبول ہوئی اور دوسرے (یعنی قابیل) کی قبول نہ ہوئی

قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ لَئِنْ

تو (قابیل مارے حسد کے) بھائی سے کہنے لگا کہ میں ضرور تجھ کو قتل کر کے رہوں گا اس نے جواب دیا کہ اللہ تو صرف پرہیزگاروں کی (نیازیں) قبول کرتا ہے ف۱ اگر

بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ

میرے قتل کرنے کے ارادے سے تو مجھ پر اپنا ہاتھ چلائے گا تو بھی میں تجھے قتل کرنے کے لیے تجھ پر اپنا ہاتھ چلانے والا نہیں

إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي

کیونکہ میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ زیادتی ہو تو تیری ہی طرف سے ہو اور تو میرا

وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝

اور اپنا (دونوں کا) گناہ سمیٹے اور دوزخیوں میں (جا شامل) ہو اور ظالموں کی یہی سزا ہے

فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

اس پر بھی اس کے (یعنی قابیل کے) نفس نے اس کو اپنے بھائی کے مار ڈالنے پر آمادہ کیا (چنانچہ) آخر کار اس کو مار ڈالا اور (آپ ہی) گھاٹے میں آ گیا

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ

اس کے بعد اللہ نے ایک کوا بھیجا وہ زمین کو کریدنے لگا تاکہ اس کو (یعنی قابیل کو) دکھائے کہ اسے اپنے بھائی کی فضیحت (یعنی اس کی لاش) کو

أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ

(چنانچہ وہ کوے کو زمین کریدتے دیکھ کر) بول اٹھا ہائے میری شامت کیا میں (ایسا گیا گزرا ہوا کہ) اس کوے (ہی) جیسا (ہوشیار) ہوتا

فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ۝ مِنْ أَجْلِ

تو اپنے بھائی کی فضیحت (یعنی لاش) کو تو چھپا دیتا الغرض وہ (دلنے لگے سے بہت ہی) پشیمان ہوا ف۲

ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ

اسی (واقعے کی) وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو تحریری حکم دیا کہ جو کوئی

نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ

جان کے بدلے نہیں اور ملک میں فساد پھیلانے (کی سزا) کے طور پر نہیں (بلکہ ناحق) کسی کو مار ڈالے تو اس کی نسبت ایسا سمجھا جائے گا کہ گویا اس نے

ف۱ اس سے ہابیل کی یہ غرض نہ تھی کہ میں پرہیزگار ہوں بلکہ یہ جتانا مقصود تھا کہ تمہاری نیاز جو قبول نہیں ہوئی تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں بلکہ تم ہی سے پرہیزگاری کے خلاف کوئی بات سرزد ہوئی ہوگی جس کی وجہ سے تمہاری نیاز خدا نے قبول نہیں کی ۱۲

ف۲ ہابیل و قابیل آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے قابیل کھیتی کرتے ہابیل بکریاں پالتے دونوں نے خدا کی نیاز کی قابیل نے مال ردی نیاز میں دیا اور ہابیل نے بہتر سے بہتر بکری جو اس کے ریوڑ میں تھی قابیل کی نیاز نامنظور ہوئی اور وہ نامنظور ہونے کے قابل بھی تھی اور ہابیل کی نیاز قبول ہوئی یعنی اس وقت کے دستور کے مطابق آسمان سے آگ آکر اس کو جلا گئی قابیل نے غصے میں آکر مارے حسد کے بھائی کو مار ڈالا اور اس کی لاش کو لادے لادے پھرا کیونکہ وہ پہلی موت تھی جو زمین پر واقع ہوئی آخر اس نے کوے سے دفن کرنا سیکھا اور اس کو اپنی حالت پر سخت رنج ہوا ۱۲

ع ٧ | ع ٥

أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ

مرتے کو بچالیا تو گویا اُس نے تمام آدمیوں کو بچالیا ف۱ اور بنی اسرائیل کے پاس ہمارے پیغمبر کھلے کھلے معجزے لے کر بھی آچکے ہیں

ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ○ إِنَّمَا

پھر اس کے بعد بھی ان میں سے بہتیرے (لوگ) ملک میں زیادتیاں کرتے پھرتے ہیں جو

جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ

لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے اور فساد پھیلانے کی غرض سے ملک میں دوڑتے دوڑتے پھرتے ہیں اُن کی سزا تو بس یہی ہے

فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ

کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر دیئے جائیں یا اُن کو سولی دی جائے یا اُن کے ہاتھ پاؤں اُلٹے (سیدھے) کاٹ دیئے جائیں ف۲

خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا

یا اُن کو دیس نکالا دیا جائے یہ تو دنیا میں اُن کی رسوائی ہوئی

وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن

اور (اس کے علاوہ) آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب (تیار) ہے مگر (مسلمانو!) جو لوگ اس سے پہلے کہ تم اُن پر قابو پاؤ توبہ کریں

تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

تو اُن کے حال سے تعرض نہ کرو اور جانے رہو کہ اللہ (لوگوں کے قصور) معاف کرنے والا مہربان ہے

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ

مسلمانو! اللہ سے ڈرتے (رہو) اور (نیز) اُس تک (پہنچنے) کے ذریعے کی جستجو کرتے رہو ف۳ اور اُس کے رستے میں لڑا (بھڑا) کرو

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ

تاکہ تم فلاح پاؤ جن لوگوں نے کفر (اختیار) کیا اگر اُن کے پاس وہ سارا (مال و متاع بھی) ہو جو زمین میں ہے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

اور اتنا ہی اُس کے ساتھ اور بھی تاکہ روز قیامت کے عذاب کے بدلے میں اُس کو دے نکلیں (تاہم یہ معاوضہ) اُن سے قبول نہیں کیا جائے گا

مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

اور اُن کے لئے عذاب درد ناک (تیار موجود) ہے چاہیں گے کہ (دوزخ کی) آگ سے نکل بھاگیں

وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ○ وَالسَّارِقُ

مگر وہ وہاں سے نہیں نکلنے پائیں گے اور اُن کے لئے عذاب ہے (جو اُن کی جان کا) لاگو (رہ جائے گا) اور (مسلمانو!) مرد چوری کرے تو

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ

اور عورت چوری کرے تو اُن کے (اس) کرتوت کے بدلے میں (بطور انتقام) دونوں کے (دہنے) ہاتھ کاٹ ڈالو (یہ) تعزیر (اُن کے حق میں) خدا کی طرف (سے ہے)

منزل ۲ — ۵ ع ۸/۹

ف۱ کیونکہ نیکی ہو یا بدی ایک کے اتباع اکثر دوسروں کو ترغیب ہوتی ہے ۱۲ ف۲ اُلٹا یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کہ سارا دھڑ بے کار ہو جائے اسی کو اردو کے محاورے میں ریلوں کہتے ہیں ف۳ سب سے بڑا ذریعہ رسول خدا کی پیروی ہے ۱۲

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ

اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (تو) جو اپنے قصور کے پیچھے توبہ کرے اور (اپنی حالت) سنوار لے

اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ

تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے کیونکہ اللہ (بندوں کے) گناہ بخشنے والا مہربان ہے (اے مخاطب) کیا تجھ کو معلوم نہیں

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

کہ آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی کی حکومت ہے جس کو چاہے عذاب دے اور جس کو چاہے معاف کرے

وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اے پیغمبر جو لوگ کفر میں لپکتے ہیں ان کی وجہ سے تم آزردہ خاطر نہ ہو

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ

(یہ دو قسم کے لوگ ہیں) بعض تو ایسے (منافق) ہیں جو اپنے منہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کے دل (ان کے مطلق) ایمان نہیں لائے

قُلُوْبُهُمْ ڔ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ڔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

اور بعض یہودی ہیں (جھوٹی) جھوٹی باتوں کی کنسوئیاں لیتے پھرتے ہیں (اور) کنسوئیاں (بھی) لیتے پھرتے ہیں

لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ

(تو) دوسرے (دوسری قسم کے) لوگوں کے واسطے جو (ابھی تک) تمہارے پاس (تک) نہیں آئے (احکام توراۃ مثلاً حکم سنگساری کے) الفاظ کو ان کے ٹھکانے (ٹھیک)

يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ

(اور لوگوں سے) کہتے ہیں کہ (ہم جو کہتے ہیں) اگر (محمد کی طرف سے) تم کو یہی (حکم) دیا جائے تو اس کو تسلیم کر لینا اور اگر تم کو (تعلیم) یہی حکم نہ دیا جائے تو اس سے بچنا

وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

اور (اے پیغمبر) جس کو اللہ (بے دینی کی) بلا میں مبتلا رکھنا چاہے تو اس کے لیے خدا پر تمہارا کچھ بھی زور نہیں چل سکتا یہ

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ڻ وَّ

وہ لوگ ہیں کہ خدا ہی نے ان کے دلوں کو (معصیت کی گندگی سے) پاک کرنا نہیں چاہا ان لوگوں کی دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ

آخرت میں (بھی) ان کے لیے بڑا سخت عذاب ہے ف۵ (یہ لوگ جھوٹی) جھوٹی باتوں کی کنسوئیاں لیتے پھرتے ہیں (اور) حرام (مال) کھانے

لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ

تو (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ اپنے معاملات فیصلہ کرانے کو تمہارے پاس آئیں (تم کو اختیار ہے کہ) ان میں فیصلہ کر دو یا ان (کے معاملات میں دخل دینے) سے کنارہ کش رہو

تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

تم ان (کے معاملات میں دخل دینے) سے کنارہ کشی کرو گے تو (یہ) تم کو کسی طرح کا بھی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر فیصلہ کرو تو ان میں

ف۱ وانے ہاتھ کی قید جو ہم نے بڑھائی ہے وہ احادیث سے لی ہے ۱۲ ف۲ یا ایہا الرسول سے لے کر آخر رکوع تک کی آیتیں اس قصے کی شان میں نازل ہوئی ہیں کہ یہود خیبر میں دو معزز مرد و عورت زنا کے مرتکب ہوئے ان کی شریعت میں زنا کی سزا تھی سنگسار کرنا لیکن دونوں مجرموں کے معزز کے لحاظ سے وہ ان کے ساتھ رعایت کرنی چاہتے تھے ادھر وہ وقت تھا کہ پیغمبر صاحب کا اقتدار مدینے میں جم چلا تھا اور غیر مذہب کے لوگ بھی اپنے جھگڑے فیصل کرانے کو اکثر آتے تھے یہودیوں کے اس مقدمہ زنا کی خبر لوگوں میں مشتہر ہو گئی تھی تو جو یہودی معزز زناکاروں کی رعایت کرنی چاہتے تھے انھوں نے اس مقدمے کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس توقع سے لے جانا چاہا کہ یہ بھی مجرموں کی رعایت کریں گے اور مقدمہ لے جانے سے پہلے اس ٹوہ کے پیچھے پڑے کہ کسی طرح اس معاملے میں پیغمبر صاحب کی رائے پہلے سے معلوم کر لیں اور اطمینان ہونے پر تب مقدمہ لے جائیں آخر وہ مقدمہ پیغمبر صاحب کے پاس گیا اور پیغمبر صاحب نے بھی یہی سنگسار کرنے کا حکم دیا اور حکم بھی دیا تو بحوالہ توراۃ توراۃ منگوائی گئی تو یہود سنگسار کرنے کے حکم کو چھپانے لگے آخر چوری پکڑی گئی ۱۲

ف۵ کسی بات کی ٹوہ لگانا اور اس کے درپے ہونا کہ فلاں جگہ کیا تذکرہ تھا اسی کو اردو میں کنسوئیاں لینا کہتے ہیں ۱۲

بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ

انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور (یہ لوگ) کیوں تمہارے پاس جھگڑے فیصلے کو لاتے (حالانکہ) خود

عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ

ان کے پاس تورات ہے (اور) اس میں حکم خدا (موجود) ہے پھر اس کے بعد (بھی حکم خدا سے) روگردانی کرتے ہیں

وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ

اور ان کو (سرے سے) ایمان ہی نہیں بے شک ہم (ہی) نے تورات نازل کی جس میں (ہر طرح کی) ہدایت اور

ع ۹ / ۱۰

نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

نور (ایمان) ہے (خدا کے) فرماں بردار (بندے) انبیاء (بنی اسرائیل) اسی کے مطابق یہودیوں کو حکم دیتے چلے آئے ہیں اور

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ

(انبیاء کے علاوہ یہودیوں کے) ربی (یعنی مشائخ) اور علما (بھی) کیونکہ کتاب اللہ کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور (وہ) اس کی محافظت کرتے تھے

شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ

تو (اے اس وقت کے یہودیو!) لوگوں سے نہ ڈرو اور ہمارا ہی ڈر مانو اور ہماری آیتوں کے معاوضے میں (دنیا کے) ناچیز فائدے نہ لو

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَكَتَبْنَا

اور جو خدا کی اتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے تو وہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے تورات میں یہود کو تحریری حکم دیا تھا

عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ

کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے

بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ

ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ (ویسے ہی زخم)

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

پھر جو (مظلوم) بدلہ معاف کر دے تو وہ اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہو گا اور جو خدا کی اتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

تو وہی لوگ بے انصاف ہیں ف اور ان (پیغمبروں) کے بعد ان ہی کے قدم بقدم ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى

کہ وہ تورات کی جو ان کے (وقت میں) پہلے سے (موجود) تھی تصدیق کرتے تھے اور ان کو ہم نے انجیل (بھی) دی جس میں (ہر طرح

وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً

اور نور (ہدایت موجود) ہے اور تورات جو اس کے (نزول کے زمانے میں) پہلے سے (موجود) تھی (یہ انجیل) اس کی تصدیق بھی کرتی اور (خود بھی) پرہیزگاروں

ف پچھلے رکوع کی شان نزول ایک زنا کا مقدمہ تھا جو یہودیوں میں ہوا تھا اور مجرم عزت دار لوگ تھے اور وہ اجرائے حکم سنگساری میں خلاف حکم تورات ان کی رعایت کرنی چاہتے تھے اور ان آیتوں میں قصاص کا حکم ہے اور یہ احکام بھی عام ہیں کہ قصاص ہر شخص پر بلا لحاظ اس کے کہ مجرم کون ہے اور کس درجے کا ہے اس کو سزا دی جائے اور اسی طرح حکم سنگساری بھی عام تھا مگر یہود ان تمام احکام میں دنیاوی طمع کو دخل دیتے تھے ۱۲

منزل ۲

لِّلْمُتَّقِينَ ○ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَن

اور اہلِ انجیل کو (عیسائی ہونے کی حیثیت سے) چاہیے (تھا) کہ جو احکام خدا نے اس میں اُتارے ہیں اسی کے مطابق حکم دیا کریں اور جو

لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ

خدا کے اُتارے ہوئے (حکموں) کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے لوگ نافرمان ہیں ف۱ اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف (بھی)

الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا

کتاب برحق اُتاری ہے جو کتابیں اس کے اُترنے کے وقت پہلے سے (موجود) ہیں اُن کی تصدیق کرتی ہے اور اُن کی محافظ (بھی) ہے ف۲

عَلَيْهِ ۖ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا

تو جو کچھ خدا نے (تم پر) اُتارا ہے تم (بھی) اُسی کے مطابق اِن لوگوں میں حکم دو اور جو حق بات تم کو (خدا سے) مِلی ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی

جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ

ہم نے (وقتاً فوقتاً) تم میں سے ہر ایک (فریق) کے لیے ایک شریعت ٹھیرائی اور طریقہ (خاص) اور اگر

شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُم

اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی (دین کی) اُمت کر دیتا لیکن (مختلف شریعتوں کے بھیجنے سے) یہ مقصود (رہا) ہے کہ جو حکم (تمہاری حالت کے مناسب وقتاً فوقتاً) تم کو

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

تو (مسلمانو!) تم (اس وقت کی اسلامی شریعت کے مطابق) نیک کاموں کی طرف لپکو (کیونکہ) تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے تو جن جن باتوں میں تم لوگ

فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ○ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اختلاف کرتے رہے ہو وہ تم کو (سب کا حل) بتا دے گا (غرض اے پیغمبر تم تو اپنی شریعت پر قائم رہو) اور جو (کتاب) خدا نے (تم پر) اُتاری ہے اسی کے مطابق اِن لوگوں میں حکم دو اور

أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ

ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور ان (کے داؤ گھات) سے ڈرتے رہو کہ جو (کتاب) خدا نے تمہاری طرف اُتاری ہے (مبادا) اس کے کسی حکم سے یہ لوگ تم کو بہکا دیں

فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ

پھر اگر یہ لوگ (تمہارا کہا) نہ مانیں تو جانے رہو کہ خدا ہی کو منظور ہے کہ ان کے بعضے گناہوں کی وجہ سے اِن پر کوئی مصیبت لا نازل کرے

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ○ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ

اور بے شک بہت سے لوگ البتہ نافرمان ہیں کیا (اس وقت بھی) زمانہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں ف۳

يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ○ يَا أَيُّهَا

اور جو لوگ یقین کرنے والے ہیں اُن کے لیے اللہ سے بہتر حکم دینے والا (اور) کون ہو سکتا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ

مسلمانو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ (لوگ تمہاری مخالفت میں باہم) ایک

ف۱ ان آیتوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کو اس بات پر ملامت کی گئی ہے کہ وہ یہودی اور عیسائی ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اپنی آسمانی کتاب توراۃ اور انجیل پر عمل نہیں کرتے حالانکہ اُن کو چاہیے تھا کہ یہودیت اور عیسائیت کے مدعی ہیں تو اپنی آسمانی کتاب کے احکام کے پابند رہتے پس اُن کا دعویٰ زبانی دعویٰ ہے بے دلیل اور ان کا عمل اس دعوے کی تصدیق نہیں کرتا ۱۲

ف۲ قرآن کو جو کتب سابقہ آسمانی کا محافظ فرمایا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ اُن کتابوں میں کسی طرح کی رد و بدل کو جائز نہیں رکھتا اور اسی لیے قرآن میں اہلِ کتاب پر تحریف کے بارے میں بار بار بڑی سختی کے ساتھ الزام دیا گیا ہے ۱۲

ف۳ اسلام سے پہلے کا وقت عرب کے لیے زمانہ جاہلیت کہلاتا ہے کیونکہ سب سے پہلی کتاب جو اہلِ عرب پر نازل ہوئی وہ یہی قرآن ہے اور اس کے نزول سے پہلے تو ان کو خبر ہی نہ تھی کہ خدا حقیقت میں کیا چیز ہے اور وہ کیا چاہتا ہے ۱۲ -

منزل ۲

ع ۷ ۱۱

وقف لازم

أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے کوئی ان کو دوست بنائے گا تو بے شک (وہ بھی) ان ہی میں کا (ایک) ہے کیونکہ خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ

(ایسے) ظالم لوگوں کو راہِ راست نہیں دکھایا کرتا تو (اے پیغمبر) جن لوگوں کے دلوں میں (بے ایمانی کا) روگ ہے تم اُن کو دیکھو گے

يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى

کہ ان (یہود و نصاریٰ) کے دوست بنانے میں (بڑی) جلدی کرتے ہیں کہتے (کیا) ہیں ہم کو تو اس بات کا ڈر لگا ہے کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ) ہم پر (زمانے کی) گردش آ جائے سو قریب ہے

اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا

کہ اللہ مسلمانوں کی فتح یا کوئی (اور) امر اپنی طرف سے پیش لائے گا تو (اُس وقت یہ منافق) اُس (بدگمانی) پر جو (اسلام کے غلبے اور اُس کی صداقت کی نسبت)

فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ ○ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ

اپنے دلوں میں چھپائے تھے پشیمان ہوں گے اور (اُس وقت) مسلمانوں پر ان کا نفاق کھل جائے گا تو مسلمان (ان کے حال پر افسوس کر کے آپس میں) کہیں گے

أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا

جو (ظاہر میں) بڑے زور سے اللہ کی قسمیں کھاتے (اور ہم سے کہا کرتے) تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں (اور اندر اندر یہود کی تائید میں کوشش کرتے تھے تو) ان کا سارا کیا دھرا (اکارت گیا اور وہ)

خَاسِرِينَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ

نقصان میں آ گئے ف مسلمانو! تم میں سے کوئی اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے تو خدا کو اس کی ذرا بھی پروا نہیں (وہ)

فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

ایسے لوگ (لا) موجود کرے گا جن کو وہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اُس کو دوست رکھتے ہوں گے مسلمانوں کے ساتھ نرم

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ

کافروں کے ساتھ کڑے اللہ کی راہ میں اپنی جانیں لڑا دیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا (کچھ) باک نہیں رکھیں گے

لَائِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○

یہ (بھی) خدا کا (ایک) فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ (کی رحمت بڑی) وسیع ہے اور وہ سب کے حال سے واقف ہے

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ

(مسلمانو!) بس تمہارے تو یہی دوست ہیں اللہ اور اللہ کا رسول اور مسلمان جو

الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ○ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ

نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ (ہمہ وقت خدا کے آگے) جھکے رہتے ہیں اور جو اللہ

وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ○ يَا أَيُّهَا

اور اللہ کے رسول اور مسلمانوں کا دوست ہو کر رہے گا تو (وہ اللہ والا ہے اور) اللہ والوں ہی کا بول بالا ہے

منزل ٢   ع ١٢

ف پیغمبر صاحب نے لوگوں کو دین اسلام کی تعلیم کر کے مسلمانوں کی ایک نئی جماعت بنائی اور ازبسکہ اسلام میں بڑے تشدد و مد کے ساتھ عقیدۂ توحید کی تاکید اور تائید تھی مسلمانوں کے مذہبی عقائد یہود اور نصاریٰ اور مشرکین عرب کسی سے نہیں ملتے تھے ہر چند پیغمبر صاحب نے ہر طرح کی دلیل سے قائل کیا معدودے چند ایمان لائے باقی سارا ملک دشمنی پر کمر بستہ ہو گیا جب تک مسلمانوں کا گروہ تھوڑا اور کمزور رہا مخالفوں نے ایذا دہی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مسلمان اس پر بھی صبر اور درگزر کرتے اور نرمی اور ملایمت سے سمجھاتے رہے مگر لاتوں کے بھوت باتوں سے کب ماننے والے تھے آخر اتنے میں مسلمان بھی قوت پکڑ گئے اور جواب ترکی بہ ترکی دینے لگے۔ غرض لڑائی ٹھن گئی اور جیسا قاعدہ ہے اُس کا سلسلہ سالہا سال جاری رہا ظاہر بات ہے کہ جب دو گروہوں میں لڑائی ہو رہی ہو اور لڑائی بھی زبانی تو تو میں میں نہیں تیر تلوار کی لڑائی یعنی ایک دوسرے کی جان کا خواہاں ایسی حالت میں ایک گروہ کے آدمی کو دوسرے گروہ کے کسی آدمی سے دوستی رکھنا اپنے گروہ کی تباہی کے درپے ہونا ہے پس یہود و نصاریٰ سے دوستی نہ رکھنے کا حکم اُس خاص وقت اور خاص حالت کے لیے تھا یہ ایک طرح کے فوجی انتظام ہیں جو ہر ملک اور ہر قوم کو کرنے پڑتے ہیں اور دنیا کے لڑائی جھگڑوں سے متعلق ہیں رہی مذہبی دشمنی یعنی اختلاف عقائد وہ بالکل دوسری بات ہے اور اس کو دنیاوی معاملات میں دخل دینے کی کچھ ضرورت نہیں اٹھائیسویں پارے کی سورۂ ممتحنہ میں ان باتوں کی خوب صراحت ہے اُس کو دیکھنا چاہیے ہم ہندوستان کے مسلمان کس گنتی میں ہیں آج کل نصاریٰ کا اقبال ایسا برسرِ عروج ہے کہ سلطانِ روم اور شاہِ فارس اور امیرِ کابل کو بھی چار و ناچار ان کے ساتھ دوستی رکھنی پڑتی ہے ١٢۔

[illegible]

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ

مسلمانو! جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے یعنی (یہود و نصاریٰ)

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

جن کو تم سے پہلے کتاب دی جاچکی ہے (اُن کو) اور مشرکین کو (اپنا) دوست نہ بناؤ اور

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا

اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو خدا سے ڈرتے رہو اور جب تم اذان دے کر لوگوں کو نماز کے لیے بلاتے ہو تو یہ لوگ نماز کو

هُزُوًا وَّلَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ يٰۤاَهْلَ

ہنسی اور کھیل بناتے ہیں (اور) یہ (حرکت بے جا ان سے) اس لیے (سرزد ہوتی) ہے کہ یہ ایسے (بے وقوف) لوگ ہیں کہ بالکل نہیں سمجھتے (اے پیغمبر)

الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

کہو کہ اے اہل کتاب! تم ہم (مسلمانوں) میں کیا عیب پاتے ہو یہی نا کہ ہم اللہ پر اور جو (قرآن) ہماری طرف اترا ہے اس پر

وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

اور جو (کتاب) اس سے پہلے اتر چکی ہے اس پر ایمان لے آئے ہیں اور یہ کہ تم میں کے اکثر نافرمان ہیں ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا میں تم کو واقعی

بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۗ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ

جو خدا کے نزدیک (تمھارے) ان (فرضی عیب داروں) سے کہیں بڑھ کر سزا کے مستوجب ہیں (واقعی عیب دار) وہ (ہیں) جن پر خدا نے لعنت کی اور جن پر اپنا

وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۗ اُولٰٓئِكَ

اور بعض کی صورتیں مسخ کر کے اُن کو بندر اور سور بنا دیا اور اُنھوں نے (خدا کو چھوڑ کر) شیطان (کے بہکانے سے بچھڑے) کی پرستش کی تو یہ لوگ (یعنی تم)

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ

درجے میں (ہم سے کہیں) بدتر ٹھیرے اور راہ راست سے بہت (دور) بھٹکے ہوئے۔ اور (مسلمانو!) جب (یہ لوگ) تمھارے پاس آتے ہیں

قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۚ وَاللّٰهُ

تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ کفر ہی کو ساتھ لے کر آئے تھے اور وہ کفر ہی کو ساتھ لیے چلے بھی گئے اور جو (نفاق دل میں) چھپائے ہوئے تھے اللہ

اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ

اُس کو خوب جانتا ہے۔ اور (اے پیغمبر) تم ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ کی بات (یعنی جھوٹ)

وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۗ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ

اور ظلم اور مال حرام کے کھانے پر گرے پڑے ہیں البتہ بہت ہی بُرے ہیں وہ (کام) جو (یہ لوگ) کرتے رہے ہیں ان کو ان کے

الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۗ لَبِئْسَ

ربی (یعنی مشائخ) اور علما جھوٹ بولنے اور مال حرام کے کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے البتہ (بہت ہی) بُری کر

ف مطلب یہ ہے کہ چونکہ تم میں سے اکثر نافرمان ہیں اس لیے ہم تمھاری آنکھوں میں کھٹکتے ہیں ۱۲

منزل ۲

مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ

وہ (ذ کرگزر) جو (ان کے مشائخ اور علما) کرتے رہے ہیں۔ اور یہود کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ (ان دنوں) تنگ ہو گیا ہے ف۱ انہی کے ہاتھ تنگ ہو جائیں

اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتٰنِ يُنْفِقُ كَيْفَ

اور ان کے (اس) کہنے پر ان کو (خدا کی) پھٹکار ہے (خدا کا ہاتھ تنگ نہیں) بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کشادہ ہیں جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے

يَشَاءُ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا

اور (اے پیغمبر) چونکہ یہ لوگ تم سے حسد رکھتے ہیں یہ (قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے ضرور ان میں سے اکثروں کی سرکشی

وَّكُفْرًا وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

اور کفر کے زیادہ ہونے کا باعث ہوگا اور (اسی حسد کی سزا ہے کہ) ہم نے ان آپس میں (بھی) عداوت اور کینہ ڈال دیا ہے کہ وہ قیامت تک

كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ

جب جب لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اس کو بجھا دیتا ہے اور ملک میں فساد پھیلاتے (پڑے) پھرتے ہیں

فَسَادًا ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا

* اور اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے

وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○

اور (خدا سے) ڈرتے تو ہم ان (پر) سے ان کے گناہ ضرور اتار دیتے اور ان کو بہشت کے باغوں میں بھی ضرور (لے جا) داخل کرتے جن میں (سب طرح کی)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور اگر یہ تورات اور انجیل اور (ان صحیفوں) کو جو ان پر ان کے پروردگار کی طرف سے اترے ہیں قائم رکھتے

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ

تو ضرور (ہم ان کو ایسی برکت دیتے کہ ان کے) اوپر سے (رزق برستا) اور پاؤں کے تلے سے (اُبلتا اور یہ فراغت سے) کھاتے ان میں سے کچھ لوگ اعتدال (پر بھی) ہیں

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ

اور ان میں سے اکثر تو بدکردار ہیں اور جو کچھ کر رہے ہیں بہت ہی برا کر رہے ہیں۔ اے پیغمبر جو احکام

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ

تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئے ہیں (بلا کم و کاست لوگوں کو) پہنچا دو اور اگر تم نے (ایسا) نہ کیا تو سمجھا جائے گا کہ تم نے خدا کا

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○

تم کو لوگوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا کیونکہ اللہ ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں (ایسا) رستہ (ہی) نہیں دکھائے گا کہ تم پر دست درازی کر سکیں

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰي شَيْءٍ حَتّٰي تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

(اے پیغمبر یہود و نصاریٰ سے) کہو کہ اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل

وقف لازم

منزل ۲

ع ۱۴ ۹

ف۱ پیغمبر صاحب کو سامان جہاد کے لیے یا مساکین مہاجرین کے خرچ یات کے لیے یا مسلمانوں کی عام ضرورتوں کے لیے چندہ مانگنے کی ضرورت ہوتی تو یہود مسلمانوں پر آوازے کستے کہ مسلمانوں کا خدا مفلس ہو رہا ہے ۱۲

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَّا أُنْزِلَ

اور اُن (صحیفوں) کو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئے ہیں قائم نہ رکھو گے تو (دین حق) جس کا تم دعویٰ کرتے ہو تم کچھ بھی راہ پر نہیں (ای محمد) یہ (قرآن) جو

إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ۝

تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ان میں سے بہتیروں کی سرکشی اور زیادہ ہوگا تو ان لوگوں کے حال پر کافر کے کفر کے زیادہ ہونے کا ضرور باعث ہوگا تو ان لوگوں کے حال پر افسوس نہ کرو

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

اس میں کچھ شک نہیں کہ جو مسلمان ہیں اور جو یہودی ہیں اور صابی اور نصاریٰ (ان میں سے) جو کوئی

آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کرے تو (قیامت کے دن) ایسے لوگوں پر کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ ۝ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ

(کسی طرح پر) آزردہ خاطر رہیں گے ف (بنی اسرائیل اگر قبول حق سے انکار کریں تو یہ کوئی نئی بات نہیں پہلے بھی) ہم (ان) بنی اسرائیل (یعنی ان کے بڑوں) سے

رُسُلًا ۗ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوٰى أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا

(بہت) رسول بھی بھیجے (مگر) جب کبھی کوئی رسول اُن کے پاس ایسے احکام لے کر آیا جن کو ان کے دل نہیں چاہتے تھے تو کتنوں کو جھٹلایا اور

وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا

کتنوں کو لگے قتل کرنے اور سمجھے (ایسا کرنے سے) کوئی بلا نہیں آئے گی اور (اس خیال غلط کی وجہ سے) اندھے اور بہرے ہو گئے (کہ نہ راہ راست ہی دیکھی اور نہ حق بات سنی)

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ

پھر (بھی ایک مدت بعد اُنہوں نے توبہ کی اور) خدا نے اُن کی توبہ قبول کر لی لیکن پھر بھی ان میں سے بہتیرے (دوبارہ) اندھے اور بہرے بنے اور (اس زمانے کے یہودی بھی)

بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ

جو کچھ کر رہے ہیں اللہ (اُس کو بھی) دیکھ رہا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا وہی مریم کے بیٹے مسیح ہیں یہ لوگ (اس کہنے سے) بے شک کافر ہو گئے

مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يٰبَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ

اور مسیح (تو یوں) سمجھایا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل اللہ (ہی) کی عبادت کرو کہ وہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار (ہے۔ اور)

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ ۖ

اس میں شک نہیں کہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک گردانے تو اللہ کی طرف سے بہشت اُس پر حرام ہو چکی اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ

اور (ایسے) ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ خدا تو

ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ وَإِنْ لَّمْ يَنْتَهُوا

یہی تین میں کا (ایک تیسرا) ہے (یہ لوگ بھی اس کہنے سے) بے شک کافر ہو گئے حالانکہ خدائے واحد کے سوا اور کوئی معبود (یعنی خدا) نہیں اور (خدا کے) جو یہ

ف بجنسہٖ یہی آیت پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں آچکی ہے اور وہاں ہم نے اسکے متعلق ایک فائدہ بھی لکھا ہے اس مقام پر بھی اُس کو دیکھ لینا چاہیے ۱۲

منزل ۲

عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

جیسی جیسی باتیں یہ لوگ کہتے ہیں اگر اُن سے باز نہیں آئیں گے تو جو لوگ ان میں سے کفر کرتے رہیں گے اُن پر عذاب دردناک نازل ہوا ور ہو ق

أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○

تو کیا راتنے سمجھانے پر بھی) خدا کے آگے توبہ اور استغفار نہیں کرتے حالانکہ اللہ (تو بڑا) بخشنے والا مہربان ہے

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۖ

مریم کے بیٹے مسیح تو صرف ایک رسول ہیں (اور بس) اِن سے پہلے (بھی بہتیرے) رسول ہو گزرے ہیں

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ

اور اُن کی والدہ (مریم بھی خدا کی ایک) سچی (بندی) تھیں (دوسرے آدمیوں کی طرح یہ) دونوں (ماں بیٹے) کھانا کھاتے تھے ف۲ (اے پیغمبر)

الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

(اپنے) دلائل کس طرح کھول کھول کر اِن لوگوں سے بیان کرتے ہیں (اور) پھر دیکھو (شیطان کے بہکانے سے) یہ لوگ کدھر اُلٹے بھٹکے چلے جا رہے ہیں۔ (اے پیغمبر اِن

اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

خدا کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جن کے اختیار میں تمہارا نفع و نقصان کچھ بھی (نہیں اختیار تو درکنار اُن کو تمہارے نفع و نقصان کی خبر تک بھی نہیں) اور اللہ

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ

(اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق (ناروا) زیادتی نہ کرو اور نہ اُن لوگوں کی (یعنی اپنے بڑوں کی نفسانی) خواہشوں پر چلو

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ

جو (تم سے) پہلے گمراہ ہو چکے ہیں اور بہتیروں کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھے رستے سے بھٹک گئے ہیں

السَّبِيلِ ○ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا اُن پر داؤد اور مریم کے بیٹے عیسے کی (بد) دعا سے (خدا کی) پھٹکار پڑی

دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ○

یہ پھٹکار اُن پر) اِس سے (پڑی) کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھتے جاتے تھے

كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○

(اور) جو بُرا کام (ایک بار) کر بیٹھتے تھے اُس سے باز نہ آتے تھے البتہ (بہت ہی) بُرے فعل تھے جو (وہ لوگ) کیا کرتے تھے

تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ

(اے پیغمبر) تم اِن (یہود) میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ مشرکین سے دوستی رکھتے ہیں البتہ انہوں نے اپنے حق میں (بہت ہی) بُری تمہید اُٹھائی دیکھا

أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ○ وَلَوْ

کہ (دنیا میں بھی) خدا اُن سے ناراض ہوا اور (آخرت میں بھی) یہ ہمیشہ (ہمیشہ) عذاب میں رہیں گے اور اگر

ف۱ اس جگہ نصاریٰ کے دو فرقوں کے عقائد کا بیان ہے ایک فرقہ مسیح علیہ السلام ہی کو خدا سمجھتا تھا اور دوسرا عجیب طرح پر خدا مانتا تھا کہ خدا اور عیسے اور روح القدس تینوں میں خدائی دائر ہے یعنی اِن میں کا ہر ایک خدا ہے خدا نے فرمایا کہ یہ سب کفر کے عقائد ہیں اور خدا ایک ہی ہے ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ دونوں کو بھوک لگتی تھی اور محتاج غذا تھے اور خدا تو سب چیزوں سے بے نیاز ہے ۱۲

منزل ۲

ع ۱۴

ف یہ آیتیں نجاشی بادشاہِ حبشہ اور اُس کے درباریوں کے حق میں نازل ہوئی ہیں جو نصاریٰ تھے بات یہ ہوئی کہ جب پیغمبر صاحبؐ نے اسلام کی منادی شروع کی تو قریش جو پیغمبر صاحب کے قبیلے کے لوگ تھے سخت برہم ہوئے



كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ

(یہ لوگ) اللہ اور (اپنے) پیغمبر (یعنی موسیٰ) پر اور جو کتاب اُن (پیغمبر) پر نازل ہوئی اُس پر ایمان رکھتے ہوتے تو مشرکوں کو

أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً

دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے بہتیرے نافرمان ہیں (اے پیغمبر) مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کے اعتبار سے

لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ

یہود اور مشرکین کو تو سب لوگوں میں بڑا سخت پاؤگے اور مسلمانوں کے ساتھ دوستی کے اعتبار سے سب لوگوں میں اُن کو قریب پاؤ گے

مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ

جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں (مسلمانوں کی طرف نصاریٰ کا) یہ (میلان) اس سبب سے ہے کہ اُن میں

قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ وَإِذَا سَمِعُوا

علماء اور مشائخ ہیں اور (نیز) یہ کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے اور جب (قرآن کو) سنتے ہیں

مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا

جو (ہمارے اس) رسول (محمدؐ) پر نازل ہوا ہے تو (اے مخاطب) تو اُن کی آنکھوں کو دیکھتا ہے کہ اُن سے آنسو جاری ہیں اس لیئے کہ اُنھوں نے

مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَ

حق بات کو پہچان لیا ہے (قرآن کو سن کر دعا مانگنے لگتے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار ہم تو ایمان لے آئے تو دین حق کی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ ہم کو (بھی لکھ لے)

مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا

ہم کو کیا (جنون ہو گیا) ہے کہ اللہ پر اور جو حق بات ہمارے پاس آئی ہے اُس پر تو ایمان لائیں نہیں اور توقع یہ رکھیں کہ ہمارا

رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ۝ فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي

پروردگار ہم کو نیک بندوں کے ساتھ (بہشت میں) جا داخل کرے گا۔ تو اُن کے اس کہنے کے صلے میں خدا نے اُن کو (بہشت کے) ایسے باغ عطا فرمائے

مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝

جن کے تلے نہریں (پڑی بہ رہی ہیں) (اور یہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور خلوص دل سے نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے ف

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ يَا أَيُّهَا

اور جن لوگوں نے (دین حق یعنی اسلام کو) نہ مانا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی دوزخی ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ

مسلمانو! خدا نے جو ستھری چیزیں تمھارے لیے حلال کر دی ہیں اُن کو (اپنے اوپر) حرام نہ کرو اور حد سے (بھی) نہ بڑھو

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا

کیونکہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور خدا نے جو تم کو حلال ستھری روزی دی ہے اُس کو (بے تامل) کھاؤ

اس لیئے کہ اسلام کی منادی سے اُن کے دین آبائی میں خلل پڑتا تھا پہلے تو انھوں نے ڈرانے دھمکانے سے چاہا کہ بات دب جائے مگر پیغمبر صاحب برابر وعظ فرماتے رہے اور لوگ بھی ایک ایک دو دو کر کے اسلام لانے لگے تو قریش نے دوسرے قبیلوں کو ابھارا اُکسایا اور مسلمانوں کو ستانے لگے طرح طرح کی ایذا دہی شروع کی پیغمبر صاحب تو اپنے چچا ابو طالب کی حمایت میں تھے اور ابو طالب رؤسا قریش میں سے تھے مخالفین پیغمبر صاحبؐ کو تو کچھ کر نہ سکے مگر غریب مسلمانوں کو بڑی مشکل تھی اور پیغمبر صاحب اتنی قوت نہیں رکھتے تھے کہ ان کی بھی حفاظت کریں ناچار اپنے مسلمانوں کو اجازت دی کہ نجاشی بادشاہ حبشہ نیک دل منصف مزاج اور رعیت پرور ہے اُس کی عملداری میں چلے جاؤ چنانچہ اول بار گیارہ مردوں اور چار عورتوں نے حبشے میں جا پناہ لی اور یہ پہلی ہجرت کہلائی اِس گروہ میں جناب پیغمبر صاحب کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ اور اُن کے شوہر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پھوپی زاد بھائی زبیر بن عوام بھی تھے پھر دوسرے دفعے میں پیغمبر صاحب کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر طیار بن ابی طالب دوسرے مسلمان مردوں اور عورتوں کے ساتھ حبشے کو پہنچے یہاں تک کہ عورتوں اور بچوں کے علاوہ بیاسی مہاجر حبشے میں جمع ہو گئے وہاں بھی قریش نے چین سے بیٹھنے نہ دیا اور نجاشی سے جا چغلیاں لگائیں کہ یہ بے دین ہیں اور تمھارے ملک میں فساد برپا کرنے کو آئے ہیں اور تمھارے حضرت عیسیٰ کے بھی قائل نہیں آخر نجاشی نے مسلمانوں کو بلایا جعفرؓ نے وکیل بنے اور اُنھوں نے قرآن کی سورتیں اور خاص کر سورہ مریم سنا کر اپنے عقائد نجاشی پر ظاہر کیے اور وہ اور اُس کے درباری سب قرآن سُن کر روئے اور اسلام کی صداقت کے معتقد ہو گئے اور نجاشی آخر میں اسلام لے آیا

منزل ۲ ع ۱۱ / ۹

طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

اور جس خدا پر تمہارا ایمان ہے اُس سے ڈرتے رہو خدا تمہاری قسموں میں جو لایعنی ہیں اُن پر تو

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ

خدا تم سے (کچھ) مواخذہ کرتا نہیں ف لیکن پکی قسم کھالو (اور پھر اُس کے خلاف کرو) تو خدا تم سے (اُس کا) مواخذہ کرے گا

فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ

تو اس (پکی قسم کے توڑنے) کا کفارہ دس محتاجوں کو متوسط درجے کا کھانا کھلا دینا ہے جیسا تم

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ

اپنے اہل و عیال کو کھلایا کرتے ہو یا اُن (ہی دس مسکینوں) کو کپڑے بنا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا پھر جس کو (بردہ) میسر نہ ہو تو

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا

تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم (تو) کھالو اور (اُسے پورا نہ کرو) اور اپنی قسموں کے پورا کرنے کی احتیاط رکھو

اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اسی طرح اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم (اُس کی) شکر گزاری کرو (کہ وہ تم کو ادب سکھاتا ہے)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے (ان میں کا ہر ایک کام)

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا

تو بس ناپاک شیطانی کام ہے تو اس سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ

يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

اور تم کو یادِ الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے تو کیا (شیطان کے مکر پر اطلاع پائے پیچھے اب بھی) تم

مُّنْتَهُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ

باز آؤ گے (یا نہیں) ف اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور (نافرمانی سے) بچتے رہو

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝

اس پر بھی اگر تم (حکمِ خدا سے) پھر بیٹھو گے تو جانے رہو کہ ہمارے رسول کے ذمے تو (ہمارے حکموں کا) صاف طور پر پہنچا دینا ہے اور بس (تو نہ ماننے سے

لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے تو جو کچھ (منا ہی سے) پہلے کھا پی چکے اُس میں اُن پر کسی طرح کا گناہ نہیں

ف لایعنی سے مراد وہ قسم ہے جو بے قصد و ارادہ زبان سے نکل جائے اور دوسرے پارے کے بارھویں رکوع میں بھی لایعنی قسموں کا مذکور ہے۔ ف۲ عرب کے لوگوں کا دستور تھا کہ وہ تیروں سے پاسوں کا کام لیتے تھے اُن ہی کے ذریعے سے فال دیکھتے اور خاص طور پر اُن ہی سے جوا کھیلتے اور اُن پر ہار جیت کا مدار رکھتے ہمارے ملک میں تیروں کی جگہ نرے پاسے ہیں جیسے چوسر کے پاسے رمل کے پاسے بہر کیف یہ ایک طرح کا جوا ہے اور جوا کسی طرح کا ہو شرعاً حرام ہے ۱۲

منزل ۲

إِذَا مَا اتَّقَوا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَّآمَنُوا ثُمَّ

جب کہ اُنھوں نے (حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور ایمان لائے اور نیک کام کیے پھر (حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور ایمان لائے پھر

اتَّقَوا وَّأَحْسَنُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

(حرام چیزوں سے) پرہیز کیا اور اچھا پرہیزگار (جیسا کرنے کا حق ہی) اور اللہ خلوص دل سے نیک کام کرنے والوں کو دوست رکھتا ہی ف۲ مسلمانو!

لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ

ایک ذری سی بات یعنی شکار سے جس تک تمھارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں خدا ضرور تمھاری (فرماں برداری کی) آزمایش کرے گا

لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ

تاکہ اللہ معلوم کرلے کہ کون (ایسا ہی کہ) اُس سے بن دیکھے ڈرتا ہی ف پھر اس (منا ہی) کے بعد جو زیادتی کرے تو اُس کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ

عذاب دردناک (تیار موجود) ہی مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو شکار نہ مارو

حُرُمٌ ۚ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ

اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارے گا تو جیسے جانور کو مارا ہی اُس کے بدلے چارپایوں میں سے اُسی سے ملتا ہوا (جانور)

النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ

جو تم میں کے دو منصف ٹھیراویں (اُس کو) دینا پڑے گا (اور یہ نیاز کعبے پہنچائی جائے یا کفارہ

طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ ۗ

(یعنی اُس کی قیمت میں جتنے) محتاجوں (کی گنجایش ہو اُن) کا کھانا یا مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے تاکہ اپنے کیے کی سزا (کا مزہ) چکھے

عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ۚ وَمَنْ عَادَ فَيَنتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

جو ہو چکا اُس سے تو خدا نے درگزر کیا اور جو پھر (ایسا کام) کرے گا تو اللہ اُس سے (نافرمانی کا) بدلہ لے گا اور اللہ زبردست

ذُو انتِقَامٍ ۝ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ

(اور) بدلہ لینے والا (بھی) ہی۔ دریائی شکار اور کھانے کی دریائی چیزوں (جیسے شکار ہاتھ لگیں احرام کی حالت میں بھی) تمھارے لیے حلال کی جاتی ہیں

لِلسَّيَّارَةِ ۖ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا

(تو وہ تم کو) اور مسافروں کو بھی فائدہ پہنچے) اور جنگل کا شکار جب تک احرام میں رہو تم پر حرام ہی اور

اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ

اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم (سب) کو اکٹھے ہو کر جانا ہی خدا نے کعبے کو کہ وہ (خدا کا) معزز گھر ہی

الْحَرَامَ قِيَامًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ

لوگوں کے (امن اطمینان کے) قائم رکھنے کا موجب قرار دیا ہی اور (اُسی طرح) حرمت والے مہینوں کو اور حج کی (قربانی کے جانوروں) کو اور ان (جانوروں) کو

ف۱ بات یہ ہی کہ شراب مسلمانوں میں دفعتہً حرام نہیں ہوئی مگر اُس کی مذمت کی آیتیں وقتاً فوقتاً نازل ہوتی رہتی تھیں جو صحابی زیادہ ہوشیار تھے وہ شروع ہی سے کھٹکے تھے جب جب شراب کی بُرائی کی کوئی آیت نازل ہوتی احتیاط کرتے جاتے ان متواتر مذمتوں سے بعض نے سمجھ لیا تھا کہ شراب آخر کار حرام ہو کر رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی ایک مدت تک خدشہ رہا اور وہ دعا کرتے تھے کہ اے خدا شراب کے بارے میں ہمیں حکم صاف دے تو اس آیت سے شراب بالکل حرام ہو گئی اور جو اتقوا وامنوا مکرر واقع ہوا ہی اُس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہی کہ جوں جوں شراب کی بُرائیاں بیان ہوتی گئیں لوگ اُس سے احتراز کرتے گئے اور قریب قریب ہی حال جوئے کا ہی ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہی کہ شکار پر قابو پاکر احرام کے ادب سے اُس کو نہ مارنا ایمان کی آزمایش میں پورا اُترنا ہی ۱۲

ع ۱۲ / ۲

منزل ۲



ف مطلب یہ ہے کہ کعبے کو امن کا گھر ٹھیرانا اور حاجیوں کو قربانیوں کی حفاظت کے لیے حکم دینا اور ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ رجب چار مہینے امن عام کے قرار دینے یہ سب انتظامات اللہ کے کمال علم پر دلالت کرتے ہیں کیونکہ اس میں ہزاروں حکمتیں ہیں از انجملہ آبادی مکہ اور اُس کی رونق اور عرب جیسے وحشی لوگوں میں اِس حکمت سے امن قائم کرنا ۱۲

لِتَعْلَمُوٓا أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَنَّ ٱللَّهَ

اِس لیے کہ تم کو معلوم رہے کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ (زمین میں ہے اللہ (سب) جانتا ہے اور یہ کہ اللہ

بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ۝ ٱعْلَمُوٓا أَنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ وَأَنَّ ٱللَّهَ

ہر چیز سے واقف ہے ف جانے رہو کہ اللہ کا عذاب (بھی بڑا) سخت ہے اور یہ بھی کہ اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ مَّا عَلَى ٱلرَّسُولِ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ

بخشنے والا مہربان ہے پیغمبر کے ذمے صرف (حکم خدا کا) پہونچا دینا ہے (اور بس) اور

مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ۝ قُل لَّا يَسْتَوِى ٱلْخَبِيثُ وَٱلطَّيِّبُ

جو کچھ تم لوگ ظاہر میں کرتے ہو اور جو چھپا کر کرتے ہو اللہ سب کچھ جانتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ گندی (یعنی حرام) اور ستھری (یعنی حلال چیز) درجے میں برابر

وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ ٱلْخَبِيثِ فَٱتَّقُوا ٱللَّهَ يَٰٓأُولِى ٱلْأَلْبَٰبِ لَعَلَّكُمْ

اگرچہ گندی چیز کی افراط تم کو بھلی ہی کیوں نہ لگے ف تو اے عقلمندو! خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم

تُفْلِحُونَ ۝ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَسْـَٔلُوا عَنْ أَشْيَآءَ إِن

فلاح پاؤ مسلمانو! بہت باتیں (کرید کرید کر) نہ پوچھا کرو کہ اگر

تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَإِن تَسْـَٔلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ ٱلْقُرْءَانُ

تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو بری لگیں اور ایسے وقت میں کہ قرآن نازل ہو رہا ہو باتوں کی (بہت) پوچھ پاچھ لگاؤ گے تو

تُبْدَ لَكُمْ عَفَا ٱللَّهُ عَنْهَا وَٱللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ قَدْ سَأَلَهَا

تم پر ظاہر (بھی) کر دی جائیں گی (پھر برا مانو گے اب تو) اللہ نے اِس (حرکت) سے درگزر کیا اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ تم سے پہلے بھی

قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَٰفِرِينَ ۝ مَا جَعَلَ ٱللَّهُ مِنۢ

لوگوں نے ایسی ہی باتیں (اپنے پیغمبروں سے) دریافت کی ہیں پھر (جب بتا دیا گیا تو) لگے اُن (کی تعمیل) سے انکار کرنے ف (نہ تو)

بَحِيرَةٍ وَلَا سَآئِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَٰكِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا

بحیرہ اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام (ان میں سے) کوئی چیز خدا نے نہیں ٹھیرائی بلکہ کافر

يَفْتَرُونَ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ وَإِذَا قِيلَ

اللہ پر جھوٹ (جھوٹ) بہتان باندھتے ہیں اور ان (میں) کے اکثر عقل نہیں رکھتے ف اور جب (ان لوگوں) سے کہا جاتا ہے

لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا

کہ جو (قرآن) اللہ نے اُتارا ہے اُس کی اور رسول (خدا) کی طرف چلو اور جو حکم دیں سو مانو (اِس کے جواب میں) کہتے (کیا) ہیں کہ

مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَا أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْـًٔا

جس (طریقے) پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے ہوئے پایا ہے (وہی طریقہ) ہمارے لیے بس کرتا ہے کیا (یہ لوگ اُسی پرانی لکیر کے فقیر رہیں گے) اگرچہ

و

ف۲ گندی اور ستھری میں کفر و ایمان کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ہرچند دنیا میں لوگ کثرت سے کفر کریں مگر خدا کے نزدیک کافر ذلیل و خوار ہے ۱۲

ف۳ شاہ عبدالقادر صاحب اس آیت کے فائدے میں لکھتے ہیں یعنی آپ سے نہ پوچھو کہ یہ چیز روا ہے یا نہیں یہ کام کریں یا نہ کریں بلکہ جو فرمایا اُس پر عمل کرو جو نہ فرمایا اُس کو معاف جانو اس میں دین آسان رہے اور جو ہر بات کا جواب آوے تو دین تنگ ہو جاوے پھر عمل کر سکو جیسے اگلے نہ کر سکے پھر کفر کی رسمیں بتائیں کہ پوچھنے کی حاجت نہیں جو اللہ نے نہ فرمایا وہ بے اصل ہے اور اسی طرح بے فائدہ باتیں پوچھنی کسی نے پوچھا میرا باپ کون تھا یا میری عورت گھر میں کس طرح ہے اگر پیغمبر جواب دے تو شاید بُرا جواب آوے پھر پشیمان ہو ۱۲

ع ۱۳ / ۷ / ۲ — منزل ۲

ف۴ بحیرہ کن پھٹی اونٹنی وہ ایک طرح کی سانڈ ہوتی تھی جو بتوں کے نام پر کان پھاڑ کر چھوڑ دی جاتی تھی اور پھر اُس کو کوئی دوہ نہیں سکتا تھا سائبہ یہی معمولی سانڈ جن سے کوئی کام یا خدمت نہ لیا جاوے وصیلہ وہ اونٹنی جس کے پہلوٹی کے اوپر تلے کے دو بچے مادہ ہوں اس کو متبرک سمجھ کر چھوڑ دیا کرتے تھے حام شتر نر جس کی نسل سے کئی بچے ہو گئے آخر عمر میں اُس کو خدمت سے معاف کر دیا یہ اور اسی طرح کی اور چند وہمی رسمیں تھیں جن کو اہل عرب نے جزو مذہب قرار دے رکھا تھا ہمارے ملک میں بھی ہندو لوگ گائے بیل کو سانڈ بنا چھوڑتے ہیں اور جاہل مسلمانوں میں بھی اس قسم کی رسمیں ہوں تو معلوم نہیں غرض خدا نے ایسی لغو اور نامعقول باتوں کی منہی کر دی ۱۲



وَلَا يَهْتَدُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ

اور نہ راہِ راست پر ہوں مسلمانو! تم اپنی خبر رکھو

لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم

جب تم راہِ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے (اُس کا گمراہ ہونا) تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا تم سب اللہ کی طرف لوٹ کر جاؤ گے (اُس وقت)

بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا

جو کچھ (دنیا میں) کرتے رہے ہو (اُس کا نیک و بد) تم کو بتائے گا مسلمانو! جب

حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ

تم میں سے کسی کے سامنے موت آموجود ہو (اور وہ وصیت کرنے لگے) تو وصیت کرتے وقت تم میں گواہی (کا یہ قاعدہ) ہونا چاہیے کہ تم میں کے دو معتبر (آدمیوں)

أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم

یا اگر تم کہیں کو سفر کرو اور (حالتِ سفر میں) تم پر موت کی مصیبت آپڑے (اور مسلمان گواہ میسر نہ ہوں) تو تم مسلمانوں کے سوا دو گواہ غیر ہی سہی (پس)

مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ

اگر تم کو (اُن کی صداقت میں کسی طرح کا) شک (واقع) ہو تو اُن دونوں کو نماز (عصر) ف کے بعد روک لو پھر وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں

إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ

(اور بیان کریں) کہ ہم کو اظہارِ حق کا معاوضہ لینا مقصود نہیں اگرچہ وہ شخص (جس کے حق میں ہم گواہی دیتے ہیں ہمارا) قرابت دار ہی کیوں نہ ہو اور ہم

شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ۝ فَإِنْ عُثِرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا

خدا لگتی گواہی کو چھپانا نہیں چاہتے (ایسا کریں) تو ہم بے شک اللہ کے گنہگار۔ پھر اگر (گواہی دیئے پیچھے) معلوم ہو جائے کہ دونوں (گواہ)

اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ

گناہ (حلف دروغی) کے مرتکب ہوئے تو (اُن کی تردید) بیان کی جگہ دوسرے دو (گواہ) اُن لوگوں میں (کے گواہی دینے کو) کھڑے ہوں جن کا حق (اُن دونوں)

عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِن شَهَادَتِهِمَا

اور یہ گواہ فریقِ مظلوم کے (قریبی) رشتہ دار (ہوں) ف پھر یہ دونئے گواہ اللہ کی قسم کھائیں کہ پہلے دو گواہوں کی گواہی سے ہماری گواہی

وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يَأْتُوا

اور ہم نے (ادائے شہادت میں کسی طرح کی) زیادتی نہیں کی ایسا کیا ہو تو ہم بے شک ظالم ہیں اس طرح کی قسم سے یہ بات قرین قیاس ہے کہ (اول مرتبہ)

بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَن تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ

جیسی کی تیسی گواہی دیں یا (دنیا کی رسوائی سے) ڈریں کہ (ایسا نہ ہو ہماری) قسمیں فریقِ ثانی کی قسموں کے بعد رد کر دی جائیں

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ يَوْمَ

اور (مسلمانو!) اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو اور (اُس کا حکم جی لگا کر) سنو اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہِ راست نہیں دکھایا کرتا ف اور (اُس دن کو)

ف۱ یہ شرط اس لئے ہو کہ قریبی رشتہ دار قرابت کی وجہ سے میت کے مال کو خوب پہچانتے ہوں گے ۱۲ ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت کے وقت میں ایک مسلمان تجارت کو گیا راہ میں مرنے لگا قافلے میں سے دو نصرانیوں کو اپنا مال سپرد کیا کہ میرے وارثوں کو پہنچا جب وہ لا کر دینے لگے وارثوں نے ایک کٹورا اُس میں دیکھا وہ سونے کا نیا منکلف اُس کا دعوے کیا وہ دونوں مکر گئے قسم کھا گئے کہ ہم کو معلوم نہیں پھر وارثوں نے وہ کٹورا سنار پاس پایا پوچھا تو معلوم ہوا کہ چاندی کا تھا سونے کا ملمع کر کے اُن نصرانیوں سے بیچا اُن پر دعویٰ کیا تو کہنے لگے میت نے ہمیں ہمارے ہاتھ بیچا تھا قیمت دے چکا تھا پھر وارثوں میں جو دو شخص اُس میت کے زیادہ قریب تھے سب کی طرف سے قسم کھا گئے کہ ہم کو بیچنا معلوم نہیں اور میت کے ہاتھ کی فہرست بھی نکلی اس مال میں سے کٹورا اُس میں داخل تھا آخر نصرانیوں سے پھیر لیا ۱۲

ف۱ یعنی پیغمبر صاحب نے عصر ہی کے بعد حلف لئے تھے ۱۲



يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ

اللہ پیغمبروں کو جمع کرکے پوچھے گا کہ تم کو (اپنی امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملا وہ عرض کریں گے کہ (ہم کو اپنے جیتے جی تک کا حال معلوم ہے اور وہ بھی لوگوں کا ظاہری حال)

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ

غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے۔ اس دن (یہ معاملہ بھی پیش آئے گا کہ) اللہ فرمائے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ ہم نے

عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ

تم پر اور تمہاری والدہ پر جو احسان کیے ہیں (ان کو) یاد کرو جب کہ ہم نے روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی (ایک دوسرے یہ کہ) جب تم نے

النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ

جھولے میں پڑے جھولا کرتے تھے اس عمر میں) اور بڑے ہو کر تم (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) کلام کرتے تھے اور (تیسرے) جب ہم نے

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْــــَٔــةِ الطَّيْرِ

تورات اور انجیل (یہ سب چیزیں) سکھائیں ف اور (چوتھے) جب کہ تم ہمارے حکم سے پرندے کی صورت کی ایک مٹی کی مورت بناتے

بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

پھر اس میں پھونک مار دیتے تو وہ ہمارے حکم سے پرند ہو جاتی اور (پانچویں) جب کہ تم مادر زاد اندھے اور

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ

کوڑھی کو ہمارے حکم سے چنگا کر دیتے اور (چھٹے) جب کہ تم ہمارے حکم سے مردوں کو (جلا کر قبروں میں سے) نکال کھڑا کرتے اور (ساتویں) جب ہم

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ

بنی اسرائیل کو تم (پر دست درازی کرنے) سے روکا کہ جس وقت تم ان پاس معجزے لے کر آئے تو ان میں سے جو لوگ (تمہاری رسالت کے)

كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى

منکر تھے (معجزے دیکھ کر) کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے اور بس۔ اور (آٹھویں) جب ہم نے حواریوں کو ایما کیا کہ

الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا

ہم پر اور ہمارے رسول (عیسیٰ) پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا ہم ایمان لائے اور (اے خدا) تو اس بات کا گواہ رہ کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ

فرماں بردار (بندے) ہیں ف (اے پیغمبر تم یہ واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ کہ) جب حواریوں نے درخواست کی کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا

يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَاۗىِٕدَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ قَالَ

تمہارے پروردگار سے ہو سکے گا کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اتارے (عیسیٰ نے) کہا

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا

اگر تم (خدا کی قدرت اور میری نبوت پر) ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو (اور ایسی بیہودہ فرمائش نہ کرو جس میں ایک طرح کا امتحان معلوم ہوتا ہے) وہ کہنے لگے ہم کو امتحان

ف لفظ کتاب سے بعض مفسرین نے کتابت کے معنی لیے ہیں اور انہی کے مطابق ہم نے ترجمہ بھی کیا ہے اور واقع میں لکھنا جاننا بھی بڑی نعمت کی چیز ہے اور بعض مفسرین نے کتاب سے تمام کتب آسمانی مراد لی ہیں اور تورات اور انجیل کی نسبت لکھا ہے کہ ان کا خاص کر نام لینا ان کی فضیلت اور برتری کے لیے ہے ۱۲

منزل ۲

ف۲ حواری اصل میں دھوبی کو کہتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کے صحابی حواری کہلاتے تھے اس واسطے کہ ان میں دھوبی بھی تھے یا اس لیے کہ عیسائیوں میں اصطباغ کا دستور ہے کہ جب کسی کو عیسائی کرتے ہیں تو غسل دیتے ہیں یا اوپر سے پانی چھڑک دیتے ہیں ۱۲

وتطمئن قلوبنا ونعلم أن قد صدقتنا ونكون عليها

اور ہمارے دل (آپ کی رسالت سے پورے پورے) مطمئن ہو جائیں اور ہم (تجربہ سے) معلوم کر لیں کہ بے شک آپ نے ہمارے آگے (رسالت کا) سچا دعویٰ کیا تھا اور ہم

الربع

من الشهدين ○ قال عيسى ابن مريم اللهم ربنا أنزل

گواہ رہیں (اس پر) عیسے ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار

علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لأولنا وآخرنا

ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اتار (اور) خوان کا (اترنا) ہمارے لیے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لیے عید قرار پائے

وآية منك وارزقنا وأنت خير الرزقين ○ قال الله إني

اور (یہ) تیری طرف سے (ہمارے حق میں تیری قدرت کی) ایک نشانی (ہو) اور ہم کو (اپنے خوان کرم سے) روزی دے اور تو سب رزق دینے والوں میں بہتر (روزی دینے والا ہے)

منزلها عليكم فمن يكفر بعد منكم فإني أعذبه عذابا

وہ خوان تم لوگوں پر اتار دیں گے تو جو شخص پھر بھی تم میں سے ہماری خدائی کا انکار کرے گا تو ہم اس کو ایسے سخت عذاب کی سزا دیں گے

ع ۱۵ ۵

لا أعذبه أحدا من العلمين ○ وإذ قال الله يعيسى ابن

کہ دنیا جہان میں کسی کو بھی ویسی سزا نہیں دیں گے اور (قیامت کے دن یہ معاملہ بھی پیش آئے گا کہ) اُس دن اللہ (عیسے سے) پوچھے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسے

منزل ۲

مريم ءأنت قلت للناس اتخذوني وأمي إلهين من دون

کیا تم نے لوگوں سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کے علاوہ مجھکو اور میری والدہ کو بھی دو خدا مانو

الله قال سبحنك ما يكون لي أن أقول ما ليس لي بحق

(عیسے) عرض کریں گے کہ (اے پروردگار) تیری ذات پاک ہے مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں (تیری شان میں) ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہیں

إن كنت قلته فقد علمته تعلم ما في نفسي ولا أعلم

اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو میرا کہنا تجھکو ضرور ہی معلوم ہوا ہوگا کیونکہ تو (تو) میرے دل (تک) کی بات جانتا ہے اور میں

ما في نفسك إنك أنت علم الغيوب ○ ما قلت لهم إلا

تیرے دل کی بات نہیں جانتا غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے تو نے جو مجھکو حکم دیا تھا بس وہی

ما أمرتني به أن اعبدوا الله ربي وربكم وكنت عليهم

میں نے ان لوگوں کو کہہ سنایا تھا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے اسی کی عبادت کرو اور جب تک میں ان لوگوں میں

شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتني كنت أنت الرقيب

(موجود) رہا میں ان کا نگران (حال) رہا پھر جب تو نے مجھکو (دنیا سے) اٹھا لیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا

عليهم وأنت على كل شيء شهيد ○ إن تعذبهم فإنهم

اور تو تمام چیزوں کی خبر رکھتا ہے اگر تو ان کو عذاب دے تو (تجھکو اختیار ہے) یہ

عِبَادُكَ ۚ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ قَالَ

تیرے بندے ہیں اور اگر تو اِن کو معاف کرے تو کوئی تیرا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا کیونکہ بے شک تو ہی سب پر غالب (اور) حکمت والا ہے (عیسےٰ کی یہ عرض ہے)

اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي

اللہ (تعالیٰ) فرمائے گا کہ یہی (آج کا) دن ہے کہ سچے بندوں کو اُن کا سچ کام آئے گا اُن کے لیے (بہشت کے) باغ ہوں گے

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا

جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش

عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ

یہ ہی بڑی کامیابی   آسمانوں اور زمین اور جو کچھ   آسمانوں اور زمین میں ہے   سب پر اللہ ہی کی حکومت ہے

مَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

اور وہ سب چیز پر   قادر ہے

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَخَمْسٌ أَوْ سِتٌّ وَسِتُّونَ آيَةً وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورۂ انعام مکے میں اُتری   اور اس کی ایک سو پینسٹھ   یا ایک سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں   اور بیس رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے   جس نے آسمانوں کو   پیدا کیا اور (نیز) زمین کو اور اندھیرے بنائے   اور

النُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ○ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم

(نیز) چاند نا ف اِس پر بھی کافر خدا کے سوا اور چیزوں کو اپنے پروردگار کے ساتھ برابری کے درجے میں رکھتے ہیں وہی (قادر مطلق) ہے جس نے

مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ ○

مٹی سے پیدا کیا پھر (ہر ایک کے لیے زندگی کی) ایک میعاد ٹھیرادی اور ایک میعاد (قیامت کی) ہے جس کا وقت کسی کو معلوم نہیں مگر اُس کے نزدیک معین ہے پھر بھی

وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ

اور (کیا) آسمانوں میں اور (کیا) زمین میں وہی اللہ (معبود) ہے جو کچھ تم (لوگ) چھپا کر کہتے ہو (وہ) اور جو کچھ پکار کر کہتے ہو (وہ) اُس کو (سب) معلوم ہے اور

مَا تَكْسِبُونَ ○ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا

جو کچھ تم کرتے ہو (وہ) بھی سب اُس کو معلوم ہے اور اِن کے پروردگار کی (وحدانیت کی) دلیلوں میں کوئی دلیل اِن لوگوں کے سامنے پیش نہیں کی گئی کہ اُس سے

مُعْرِضِينَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ

روگردانی ہی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ جب (قرآن برحق (بھی) اِن کے پاس آیا اُس کو بھی   جھٹلا ہی دیا   تو یہ لوگ

ف۱ اندھیرے کئی قسم کے ہو سکتے ہیں رات کا معمولی اندھیرا۔ اندھیرا جو ابر غلیظ کی وجہ سے ہو۔ اندھیرا جو بعض مرتبہ آندھی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گہن کے وقت کا اندھیرا۔ مصنوعی اندھیرا جو بردے وغیرہ سے کر لیا جاتا ہے۔ قعر دریا کا اندھیرا وغیرہ وغیرہ اور سب سے بڑا اندھیرا گمراہی کا ہے جس کے پیرائے متعدد ہیں اور شاید اسی سے ظلمت کو جمع فرمایا اور نور جس سے مراد ہدایت اور راہِ راست ہے وہ تو ایک ہی ہے ۱۲۔

۱۶ ع ۵

منزل ۲

(انبوا)

أَنبَٰٓؤُا۟ مَا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا مِن

جس چیز کی ہنسی اڑا رہے ہیں اس کی حقیقت ان کو آگے چل کر معلوم ہو جائے گی ف۱ کیا ان لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے

قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّٰهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا ٱلسَّمَآءَ

ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا جن کی ہم نے ملک میں ایسی (مضبوط) جڑ باندھ دی تھی کہ (اے منکرو ابھی تک بھی) تمہاری ایسی جڑ نہیں باندھی ف۲ اور

عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا ٱلْأَنْهَٰرَ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَٰهُم

(پانی کی اس قدر افراط کی کہ اوپر سے تو) ان پر موسلا دھار مینھ برسایا اور ان کے نیچے سے نہریں رواں کر دیں پھر ہم نے

بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِنۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا ءَاخَرِينَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنَا

ان کے گناہوں کی سزا میں ان کو ہلاک کر مارا اور ان کے ہلاک ہوئے پیچھے اور امتیں نکال کھڑی کیں اور (اے پیغمبر)

عَلَيْكَ كِتَٰبًا فِى قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓا۟

اگر ہم کاغذ پر لکھی لکھائی کتاب (بھی) تم پر اتارتے اور یہ لوگ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھو (بھی) لیتے تاہم جو لوگ منکر ہیں

إِنْ هَٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَقَالُوا۟ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَ

یہی بات کہتے کہ یہ تو بس صریح جادو ہے۔ اور (کافر) کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا ف۳ اور

لَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ ٱلْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ۝ وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ

اگر ہم فرشتے کو بھیجتے تو جھگڑا ہی چک گیا تھا (کہ فرشتے کے آنے پر بھی نہ مانتے تو ضرور فوراً عذاب نازل ہوتا) پھر ان کو کسی طرح کی مہلت (بھی) نہ ملتی

مَلَكًا لَّجَعَلْنَٰهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ۝ وَلَقَدِ

رسول کا مددگار کوئی فرشتہ بناتے تو اس کو بھی آدمی ہی بناتے (کیونکہ ان کو فرشتوں کے دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں) اور جیسے (شک) اب کر رہے ہیں ویسے ہی

ٱسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِٱلَّذِينَ سَخِرُوا۟ مِنْهُم

تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اڑائی جا چکی ہے تو جن لوگوں نے پیغمبروں سے ہنسی کی وہ (عذاب)

مَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ قُلْ سِيرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ ٱنظُرُوا۟

جس کی ہنسی اڑاتے تھے (آخر) ان پر آ نازل ہوا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ

كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ۝ قُل لِّمَن مَّا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَ

(پیغمبروں کے) جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ جو کچھ آسمان اور

ٱلْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ ٱلرَّحْمَةَ ۚ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ

زمین میں ہے (یہ سارا کارخانہ) کس کا ہے (پھر ان کے جواب کا منتظر رہنا ضرور نہیں تم آپ ہی) کہہ دو کہ (یہ سب کچھ) اللہ کا ہے ف۴ اس نے از خود (لوگوں کی) مہربانی کرنی

ٱلْقِيَٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

قیامت کے دن تک جس کے آنے میں کچھ بھی شبہ نہیں تم لوگوں کو ضرور جمع کرتے رہے گا مگر کتنا ہی سمجھاؤ جو لوگ اپنا نقصان کر رہے ہیں وہ تو ایمان لائیں گے نہیں۔

ف۱ قرآن میں جو غلبۂ اسلام اور کفر کی بیخ کنی کی پیشین گوئی کا مذکور ہوتا تو کافر ہنستے خدا نے فرمایا تھوڑے ہی عرصے میں ان کو اس کی صداقت معلوم ہو جائے گی ۱۲

ف۲ جڑ باندھنے سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگ ملک میں با اختیار تھے خدا نے ان کو زمین اور سکنی ہر طرح کی جائداد دے رکھی تھی اور وہ باطمینان تمام زندگی بسر کرتے تھے ۱۲

منزل ۲

ف۳ کافروں کا مطلب تھا کہ کوئی فرشتہ پیغمبر کے ساتھ آتا اور ان کی پیغمبری کی تصدیق کرتا تب مانتے ۱۲

ف۴ آپ ہی پوچھنے اور آپ ہی جواب دینے کا یہ مطلب ہے کہ تمہارے سوال کا اور کچھ جواب ہو ہی نہیں سکتا منکر بھی چار و ناچار یہی کہیں گے ۱۲

ع ۱۰/۷

وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ قُلْ

اور اسی (خدا) کا ہے جو کچھ رات (کے اندھیرے) اور دن (کی روشنی) میں (روئے زمین پر) بستا ہے اور وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے (اے پیغمبر)

أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَ

کہ خدا جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے کیا اُس کے سوا (کسی اَور کو میں اپنا) کارساز بناؤں؟ اور وہ (تو سب کو) روزی دیتا ہے اور

لَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ

کوئی اُس کو روزی نہیں دیتا (کیونکہ وہ پاک اور بے نیاز ہے) اے پیغمبر تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ تم ہی ان سے کہہ دو کہ مجھ کو تو یہ حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے میں (خدا) کا فرمانبردار بندہ

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ

مشرکوں میں (شامل) نہ ہوتا۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھ کو (قیامت کے) روز سخت عذاب (بڑا ہی) ڈر ہے

يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذٰلِكَ

اُس دن جس (کے سر پر) سے عذاب ٹل گیا تو اُس پر خدا نے (بڑا ہی) رحم کیا اور یہ

الْفَوْزُ الْمُبِينُ ○ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ

صریح کامیابی ہے اور (اے بندے) اگر اللہ تجھ کو (کسی قسم کی) تکلیف پہنچائے تو اُس کے سوا کوئی اُس (تکلیف) کا دور کرنے والا نہیں

وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ وَهُوَ الْقَاهِرُ

اور اگر تجھ کو (کسی قسم کا) فائدہ پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہی اپنے بندوں پر ضابطہ ہے ف

فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ○ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ

اور وہی حکمت والا (اور) باخبر ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ گواہی کے اعتبار سے بڑا معتبر گواہ کون ہے؟ پھر (کہو کیا جواب دیتے ہو) تم آپ ہی ان سے

قُلِ اللَّهُ ۚ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ

کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (بڑا معتبر) گواہ خدا ہے اور یہ قرآن میری طرف اسی لئے وحی کیا گیا ہے

لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً

کہ اس کے ذریعہ سے تم کو اور جسے (اس کی خبر) پہنچے (اُس کو عذاب خدا سے) ڈراؤں کیا تم سچے ہو کر اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں

أُخْرٰى ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ

(اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ (تم لوگ بڑے گواہی دیا کرو) میں تو (اس بات کی گواہی) نہیں (دیتا) (تم ان لوگوں سے) کہو کہ وہ تو صرف ایک معبود ہے (اور بس) اور

مِّمَّا تُشْرِكُونَ ○ الَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

جن چیزوں کو تم خدا کا شریک بناتے ہو میں (تو) اُن (کے شریک ٹھہرانے) سے بیزار ہوں۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود و نصاریٰ) وہ تو جیسا اپنے

أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَمَنْ

(لڑکے بالوں کو پہچانتے ہیں) اپنا نقصان کر لیا ہے پس وہ تو (کسی طرح) ایمان لانے والے ہی نہیں اور جو شخص

منزل ۲

ف۱ ضابطہ سے مراد ہو کہ سب بندے اُس کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اُس کے آگے عاجز ہیں

ف۲ اس لئے کہ ان کی آسمانی کتابوں میں ان پیغمبر کی پیشین گوئی موجود ہے مگر ان کے بڑوں کی بات کا پیچ کرنے اور پیشین گوئی کے معنی کچھ کے کچھ لگاتے ہیں ۱۲ منہ

وقف لازم

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ

خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے اُس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہے؟ (اور) ظالموں کو کسی طرح فلاح ہونی نہیں

الظَّالِمُونَ ۝ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا

اور (ایک) دن ہوگا جب ہم اِن سب (لوگوں) کو اپنے حضور میں جمع کریں گے پھر اِن لوگوں سے جو ہمارے ساتھ دوسرے معبودوں کو شریک کرتے تھے پوچھیں گے

أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا

کہ کہاں ہیں تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) وہ شریک جن کو تم (شریک خدائی) سمجھتے تھے پھر اس سے بڑھ کر اِن کا اور جھوٹ کیا ہوگا

أَن قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ

کہ کہیں گے ہم کو خدا ہی کی قسم جو ہمارا پروردگار ہے کہ ہم تو کسی کو اُس کا شریک نہیں بناتے تھے (اے پیغمبر) دیکھو تو یہ (لوگ) کس طرح

أَنفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ

اپنے اوپر آپ جھوٹ بولنے لگے اور ان کی افترا پردازیاں (سب) ان سے گم ہوگئیں اور (اے پیغمبر) بعض ان میں ایسے ہیں کہ تمہاری (باتوں) کی

إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ

اور اُن کے دلوں پر ہم نے (غفلت اور ہٹ دھرمی کے) پردے ڈال دیے ہیں اور اُن کے کانوں میں ڈاٹ تاکہ تمہاری بات نہ سمجھ سکیں

وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ

اور اگر یہ (تو دنیا جہاں کی) ساری نشانیاں (یعنی معجزے) بھی دیکھ لیں تب بھی ایمان لانے والے نہیں (ان کی ہٹ دھرمی تو) یہاں تک (بڑھی ہوئی) ہے

منزل ۲

يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں تو یہ کافر (قرآن کو سن کر) کہتے ہیں کہ (قرآن ہے کیا؟) یہ تو صرف اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَإِن يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ

اور یہ لوگ قرآن (کے سننے) سے دوسروں کو منع کرتے اور آپ بھی اُس سے بھاگتے ہیں (اور ایسی شرارتوں سے) بس اپنی ہی ہلاکت کے درپے ہیں

وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا

اور (غضب تو یہ ہے کہ) اس سے بے خبر ہیں اور (اے پیغمبر) کاش تم (ان کو) اُس وقت دیکھو جب یہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے اور کہیں گے اے کاش

نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ بَلْ بَدَا لَهُم

ہم (پھر دنیا میں) واپس بھیج دیے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں ہو جائیں (ہرگز نہیں) بلکہ

مَّا كَانُوا يُخْفُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ

جس (بے ایمانی) کو پہلے چھپایا کرتے تھے (آج) ان کے آگے آ گئی ہے اور اگر یہ (دنیا میں) واپس بھیج دیے جائیں تو جن (کاموں) سے ان کو منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگیں

لَكَاذِبُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ

جھوٹے ہیں اور (کافر) یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ جو ہماری دنیا کی زندگی ہے اس کے علاوہ اور کسی طرح کی زندگی نہیں اور یہ غلط ہو کہ ہم

مَبْعُوثِينَ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا

مرے پیچھے جلا اٹھائے جائیں گے اور (اے پیغمبر) کاش تم (ان کو اس وقت) دیکھو جب یہ لوگ اپنے پروردگار کے روبرو لا کھڑے کیے جائیں گے (اور وہ) ان سے پوچھے گا

بِالْحَقِّ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

صحیح نہیں وہ جواب دیں گے ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ہاں (یہ) صحیح ہے تو اس پر خدا فرمائے گا کہ تم جو (دنیا میں) اس زندگی کا انکار کرتے رہے (اب) اس کی سزا میں عذاب

تَكْفُرُونَ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ

جن لوگوں نے (قیامت کے دن) اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کو جھوٹ جانا بلاشبہ وہ لوگ (بڑے) گھاٹے میں رہے (ان کا انکار) یہاں تک رہا کہ (قیامت) نہیں آئی جب

السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ

ایک دم قیامت ان کے سر پر آموجود ہوگی تو چلا اٹھیں گے کہ ہائے افسوس ہماری کوتاہی پر جو قیامت کے بارے میں ہم سے ہوئی (یہ) کہتے جائیں گے اور اپنے

أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝ وَمَا الْحَيَاةُ

(گناہوں کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر لادے ہوں گے دیکھو تو (کیا ہی) برا بوجھ ہے جس کو یہ لوگ لادے (پھر رہے) ہوں گے اور (یہ) دنیا کی زندگی تو

الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ

نرا کھیل اور تماشا ہے اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لیے آخرت کا گھر کہیں بہتر ہے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ

کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (اے پیغمبر) ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ یہ لوگ جیسی جیسی باتیں (تم سے) کہتے ہیں بے شک تم کو آزردہ کرتی ہیں

فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝

پس (تم کو صبر کرنا چاہیے کیونکہ) یہ تم کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم (حقیقت میں) اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں (تو وہ ان سے انتقام لے گا)

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا

اور تم سے پہلے بھی رسول جھٹلائے جا چکے ہیں تو انھوں نے لوگوں کے جھٹلانے پر اور ان کی ایذا دہی پر صبر کیا

وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ

یہاں تک کہ ہماری مدد ان کے پاس آپہنچی اور کوئی (ایسا زبردست) بھی خدا کی باتوں کا بدلنے والا نہیں

وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِينَ ۝ وَإِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

اور پیغمبروں کے حالات تو تم کو پہنچ ہی چکے ہیں ف۱ اور اگر ان (منکروں) کی سرکشی تم پر گراں گزرتی ہے

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا

اور تم سے ہو سکے کہ زمین کے اندر (اندر) کوئی سرنگ تلاش کرو یا آسمان میں کوئی سیڑھی (لگی ہوئی) بہم پہنچاؤ

فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا

اور (ان تدبیروں سے) کوئی (ان کا فرمائشی) معجزہ ان کو لا دکھاؤ تو (اپنی سی کر دیکھو مگر اس سے کچھ) ہونا ہوانا نہیں ف۲ اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو ان (سب) کو راہ راست

ع ۱۰ ۹

ف۱ یعنی خدا ہمیشہ اپنے پیغمبروں کا مددگار رہا ہے اور یہ اس کی عادت ہے اور خدا کی عادت بدلی نہیں جاتی تو تم کو پچھلے پیغمبروں کے حالات سے تسلی رکھنی چاہیے کہ خدا تمہارا بھی مددگار ہوگا اور دین اسلام کو غلبہ ہوگا ۱۲

ف۲ یعنی معجزے کا واقع کر دکھانا تمہارے اختیار میں نہیں اور نہ ان لوگوں کا ایمان لانا معجزے کا ضروری نتیجہ ہو ممکن ہے کہ فرمائشی معجزہ دیکھنے پیچھے بھی شک کریں ۱۲

منزل ۲



تَكُونَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ○ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى

دیکھو تم کہیں نادانوں میں (شامل) ہو جانا کہ ان کو وقت سے پہلے آگئے پیچھے عذاب کی جلدی مچانے (تمہارا کہنا) تو وہی مانتے ہیں جو (گوش دل سے) سنتے ہیں اور

يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ○ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

ان کو خدا (قیامت کے دن جلا) اٹھائے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (تب مانیں گے اور اس وقت کا ماننا کچھ مفید نہ ہوگا) اور کافر کہتے ہیں کہ اس (رسول) پر اس

مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشان (یعنی معجزہ جیسا ہم کہتے ہیں) کیوں نہیں اترا (اے پیغمبر تم ان کے جواب میں) کہو کہ خدا نشان (یعنی فرمائشی معجزہ) اتارنے پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ

(خدا کی مصلحتوں کو) نہیں جانتے۔ اور جتنے حیوانات زمین میں (چلتے پھرتے) ہیں اور جتنے پرند اپنے دو پروں سے اڑتے پھرتے ہیں

اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَىْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ

یہ سب بھی تم لوگوں کی طرح کی مخلوقات ہیں ہم نے (لوح محفوظ میں) درج کرنے میں کوئی چیز فرو گذاشت نہیں کی پھر (قیامت کے دن) سب اپنے پروردگار کی طرف

يُحْشَرُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِى الظُّلُمٰتِ ؕ

جمع کیے جائیں گے ف۱ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں (ان کی مثال ایسی ہے جیسے) اندھیرے میں گونگے اور بہرے (کھڑے ہیں) ف۲

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

خدا جسے چاہے گمراہ کر دے اور جسے چاہے اسے راہ راست پر لگا دے ف۳

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ

(اے پیغمبر ان سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر تم پر خدا کا عذاب آجائے یا قیامت تمہارے سامنے آموجود ہو یا (فرض کرو کہ اسی دم) قیامت تمہارے سامنے آ کھڑی ہو تو

تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ

اگر تم (اپنے دعوے شرک میں) سچے ہو تو کیا (اس وقت بھی) خدا کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارنے لگو گے۔ دوسرے معبودوں کو تو نہیں بلکہ اسی (ایک خدا) کو پکارو گے تو

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ○ وَلَقَدْ

جس (آفت کے دور کرنے) کے لیے (اس کو) پکارو گے اگر اس کی مرضی ہوئی تو اس کو دور کر دے گا اور جن (معبودوں) کو تم شریک (خدا کی) بناتے ہو (اس وقت) سب کو

اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

(اے پیغمبر) تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ہم ان کی طرف بھی پیغمبر بھیج چکے ہیں پھر (جب انہوں نے پیغمبروں کا کہنا نہ مانا تو) ہم ان کو سختیوں اور تکلیفوں میں مبتلا کیا

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ

تاکہ وہ ہمارے حضور میں) گڑگڑائیں تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا تھا کیوں نہیں گڑگڑاتے (کہ ہم عذاب کو دفع کر دیتے) مگر (وہ) اس وجہ سے نہیں گڑگڑائے کہ ان کے

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ فَلَمَّا

دل سخت ہو گئے تھے اور جو (اعمال بد) وہ کرتے تھے شیطان نے (ان کی نظروں میں) ان کو آراستہ کر دکھایا تھا ف۴ پھر جب

ف۱ یہاں سے معلوم ہوا کہ قیامت میں آدمی اور جانور سب کا حشر ہونا ہے۔

ف۲ گونگا بہرا اندھیرے میں ہو تو اس کے راہ پر ہونے کی امید نہیں کی جا سکتی باہر سے کوئی آدمی اس کو رستہ بتائے تو وہ بہرا ہے سنتا نہیں اور اگر خود اس کے دل میں تقاضا پیدا ہو تو وہ گونگا ہے کسی سے رستہ پوچھ نہیں سکتا۔

ف۳ پیغمبر صاحب کو تسلی دینی منظور ہے کہ لوگوں کو راہ راست پر لے آنا تمہارے اختیار میں نہیں دوسری جگہ فرمایا کہ خدا چاہتا تو آدمیوں کی جگہ روئے زمین پر فرشتے لا بساتا کہ ان کی طبیعتوں میں گناہ کا تقاضا ہی نہ ہوتا مگر اس نے اپنی مقدس مرضی سے آدمی کو نیک و بد کی تمیز دی اور اختیار بھی دیا کہ چاہے نیک راہ اختیار کرے یا برے رستے چلے گمراہ کرنے اور راہ راست پر لگا دینے کے یہی معنی ہیں۔

ف۴ یعنی برا کرتے اور اس کو بھلا سمجھتے تھے آدمی کی یہ حالت بڑی خطرناک حالت ہے اس لیے کہ اس حالت پر پہنچ کر آدمی کے سدھرنے کی توقع باقی نہیں رہتی۔

نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا

(مصیبت کے ذریعے) سے اُن کو آگاہ کیا گیا تھا جب (اُس کی) بھول (میں) بیٹھے (تو) ہم نے (بھی) اُن کو مغالطے میں ڈالنے کے لیے) اُن پر ہر طرح کی (دنیا کی)

فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ○ فَقُطِعَ دَابِرُ

جو نعمتیں اُن کو دی گئی تھیں جب اُن کو پا کر خوش ہوئے یکایک ہم نے اُن کو (عذاب میں) دھر پکڑا اور عذاب کا آنا تھا کہ وہ بے آس ہو کر رہ گئے - اور

الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

ظالم لوگوں کی جڑ کٹ گئی اور خدا کا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہے کہ قصہ پاک ہوا - اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی

إِنْ أَخَذَ اللَّهُ سَمْعَكُمْ وَأَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ

اگر خدا تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں چھین لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تو

غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُم بِهِ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ○

خدا کے سوا اور کون سا معبود ہے؟ کہ یہ نعمتیں تم کو لا دے (اے پیغمبر) دیکھو تو کیونکر ہم (اپنی قدرت کی) دلیلیں طرح طرح پر بیان کرتے ہیں اس پر بھی لوگ

قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر عذاب خدا یکایک یا جتا جتا کر تم پر آ نازل ہو تو کیا

إِلَّا الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ ○ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ

نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور بھی ہلاک کیا جائے گا؟ اور پیغمبروں کو ہم صرف اس غرض سے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو خوشنودی خدا کی) خوش خبری سنائیں

وَمُنذِرِينَ ۖ فَمَنْ آمَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○

اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرائیں تو جو ایمان لایا اور اُس نے (اپنی حالت کی) اصلاح کر لی تو ایسے لوگوں پر (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف (طاری) ہو گا اور نہ وہ آزردہ

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن کی نافرمانیوں کی سزا میں (ہمارا) عذاب اُن پر نازل ہوا (کرے) گا

قُلْ لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا (کی سرکار) کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے کہتا ہوں

لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

کہ میں فرشتہ ہوں میں تو بس اسی (حکم) پر چلتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ آیا

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ○ وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ

اندھا اور جس کو سوجھ پڑتا ہے (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں ف۱ کیا تم (لوگ اتنی بات بھی) نہیں سوچتے اور (اے پیغمبر قرآن کے ذریعے سے اُن لوگوں کو

أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ ۙ لَيْسَ لَهُم مِّن دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ

کہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر کیے جائیں گے (اور اُس وقت) خدا کے سوا نہ کوئی اُن کا دوست ہو گا اور نہ سفارش کرنے والا

ف۱ اندھے سے مراد ہے کافر جو خدا کو نہیں مانتا اور جس کو سوجھ پڑتا ہو وہ خدا کا ماننے والا اور اُس کا بندہ فرماں بردار ۱۲

منزل ۲

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

عجب نہیں یہ لوگ (تمہارے ڈرانے سے) پرہیزگاری اختیار کریں۔ اور (اے پیغمبر) جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کا مونھ کرکے

وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ

اُس سے دعائیں مانگتے ہیں اُن کو (اپنے پاس سے) مت نکالو ف ۱ نہ تو اُن (کے اعمال) کی جوابدہی کسی طرح تمہارے ذمے ہے اور

مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظّٰلِمِينَ ○

نہ تمہاری جوابدہی کسی طرح اُن کے ذمے ہے (اگر جوابدہی کے ڈر سے) اُن کو دھکے دینے (ایسا کروگے) تو تم ظالموں میں (شمار) ہوگے

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهٰٓؤُلَاءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اور اسی طرح (اختلاف حالت سے) ہم نے بعض لوگوں کو بعض سے آزمایا تاکہ (مقدور والے غریبوں کو دیکھ کر کہنے لگیں) کیا یہی (ذلیل) لوگ ہیں جن پر اللہ نے

مِّنْ بَيْنِنَا ؕ أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِالشّٰكِرِينَ ○ وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ

ہم میں سے (اسلام کی توفیق دے کر) اپنا فضل کیا ہے (ان کو اتنا تو سمجھنا چاہیئے تھا کہ) کیا اللہ شکرگزار بندوں (کے حال) سے خوب واقف نہیں اور (اے پیغمبر) جو لوگ

يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ

ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں جب تمہارے پاس آیا کریں تو (تم اُن کی دلجوئی کرو اور) کہو (خدا کی طرف سے) تم کو سلامتی (کی خوش خبری) ہو (اور) تمہارے پروردگار نے

أَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهٗ

کہ جو کوئی تم میں سے براہ نادانی کوئی گناہ کر بیٹھے پھر پیچھے توبہ اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرے تو خدا اُس کو بخش دیگا کیونکہ وہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں) اور تاکہ گنہگاروں کا طریق (سب پر) ظاہر ہو جائے

الْمُجْرِمِينَ ○ قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ

(اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہہ دو کہ مجھکو اس بات کی ممانعت ہی کہ میں اُن (معبودوں) کی عبادت کروں جن کو تم خدا کے سوا (حاجت پڑنے پر) بلاتے ہو

اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَآ أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ○

(ان لوگوں سے) کہو کہ میں تمہاری خواہشوں پر تو چلتا نہیں (ایسا کروں تو) بس اس صورت میں گمراہ ہو چکا اور اُن لوگوں میں نہ ہوا جو راہ راست پر ہیں

قُلْ إِنِّي عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ

(ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو اپنے پروردگار کے (دین کے) کھلے رستے پر ہوں اور تم اُس کو جھٹلاتے ہو جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو وہ کچھ میرے پاس (یعنی میرے اختیار)

بِهٖ ؕ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِينَ ○ قُلْ

(میں) نہیں اللہ کے سوا اور کسی کا اختیار نہیں وہ حق (حق باتیں) بیان کرتا ہے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے۔ (ان لوگوں سے) کہو

لَّوْ أَنَّ عِنْدِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهٖ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ؕ

کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو اگر میرے پاس (یعنی میرے اختیار میں) ہوتا تو میرے اور تمہارے درمیان (میں جو) جھگڑا ہے کبھی کا چک گیا ہوتا

ف ۱ یریدون وجهه کا لفظی ترجمہ ہے اُس کا معنی خدا کا مونھ چاہتے ہیں لیکن ایک تو خدا کا مونھ اور پھر مونھ کا چاہنا دونوں باتیں ہمارے محاورے میں بے جوڑ ہیں۔ اور یریدون وجهه کے مرادی معنی ہیں خدا ہی کو راضی کرنے کے لیئے۔ ہم نے جو ترجمہ اختیار کیا ہے وہ اسی مدلولی معنی کے قریب قریب ہے ۱۲ ف ۲ شروع شروع میں اکثر غریب لوگ اسلام لائے تھے اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ حق بات کو غریب ہی جلدی سے تسلیم کر لیتے ہیں کیونکہ دنیاوی عروج اُن کو مانع قبول حق نہیں ہوتا۔ کافران بیچاروں کی ظاہری حالت دیکھ کر ان سے نفرت کرتے تھے اور پیغمبر صاحب سے اصرار تھا کہ اِن کو اپنے پاس نہ بیٹھنے دو تو ہم آئیں کیا یہ اور کیا ان کا دین کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ خدا نے اس کے جواب میں پیغمبر صاحب کو تو یہ سمجھایا کہ یہ لوگ جیسے ظاہر میں ہیں ویسے ہی دل سے بھی خدا کی رضا کے طالب ہیں تم ان کے ظاہر حال پر ان کے باطن کو قیاس کرو تم کوئی عالم الغیب تو ہو نہیں اگر فی الحقیقت ان میں کوئی ضعیف الایمان ہو بھی تو وہ جانے اور اُس کا کام جانے اور کافروں کا اعتراض اس طرح پر اٹھایا کہ دنیاوی جاہ و حشمت کچھ وقعت کی چیز نہیں بڑی دولت تو نعمت اسلام ہے جو اس کی قدر کرتے ہیں اُن کو دی جاتی ہے خواہ امیر ہوں یا غریب ۱۲

منزل ۲ — ع ۵/۶

و ربینہ واں (ک) امر ربی اگر نہ ادا کرو پیغمبر کو اس ماننا تم لوگ ہو



وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ

اور اللہ ظالم لوگوں کے حال سے بخوبی واقف ہے۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا

اور جو کچھ خشکی و تری میں ہے وہ (سب کچھ بھی) جانتا ہے اور کوئی پتا تک (درختوں سے) نہیں گرنے پاتا مگر وہ اس کو معلوم رہتا ہے

وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور زمین کے (اندھیروں (کے پردوں) میں جو دانہ ہو اور (دنیا کی) تر و خشک (چیزیں) سب ہی تو کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں

وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ

اور (لوگو!) وہی (خدائے مطلق) ہے جو رات کے وقت (نیند میں) ایک طرح پر تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے ف۱ اور جو کچھ تم نے دن میں کیا تھا (وہ) اس کو بھی جانتا

يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ

ہے پھر (صبح کے) وقت تم کو اٹھا کھڑا کرتا ہے تاکہ زندگی کی مدت مقرر (جو) ان کے علم میں (مقرر ہے) پوری ہو پھر (آخر کار) اسی کی طرف تم (سب) کو لوٹ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ

جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ تم کو اس کا برا بھلا بتا دے گا۔ اور وہی اپنے بندوں پر ضابطہ ہے اور تم لوگوں پر نگہبان (فرشتے) تعینات رکھتا ہے

حَفَظَةً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ

یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو (دیکھو) موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح (پورے طور پر) قبض کرتے ہیں ف۲ اور وہ

لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ

(تعمیل حکم میں کسی طرح کی) کوتاہی نہیں کرتے پھر (اسی طرح سب کے سب) خدا کی طرف جو ان کا کارساز حقیقی ہے (دنیا سے) واپس بلائے جاتے ہیں سن رکھو کہ

اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

وہ سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے (اے پیغمبر) ان لوگوں سے پوچھو کہ تم کو خشکی اور تری کے اندھیروں سے کون نجات دیتا ہے ف۳

تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

کہ تم (ایسے موقع پر) گڑگڑا کر اور چپکے چپکے اس سے دعائیں مانگتے ہو (اور عہد کرتے ہو کہ) اگر خدا ہم کو اس مصیبت سے نجات دے تو ہم ضرور

مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ

اس کے شکرگزار (بندے) ہو کر رہیں گے (اے پیغمبر) تو اس کا جواب بھی تم ہی کہہ دو کہ ان (اندھیروں) سے اور ہر طرح کی سختی سے خدا ہی تم کو نجات دیتا ہے پھر

اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓي اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا

تم (خدا کے) شریک ٹھیراتے ہو۔ (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ وہی (خدا) اس پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر کی طرف سے یا تمہارے پیروں تلے سے کوئی عذاب بھیجے

مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ

یا تم کو گروہ گروہ کر کے (ایک دوسرے سے) بھڑا مارے اور

ع ۵ — منزل ۲

ف۱ سوتے میں حواس ظاہری معطل ہو جاتے ہیں اور پھر بھی زندگی باقی رہتی ہے اور حواس باطنی بھی اپنا کام کرتے رہتے ہیں کہ آدمی خواب دیکھتا ہے سوتے میں حواس ظاہری کا معطل ہو جانا مرنا تو نہیں ہے مگر مرنے کی ایک نشان تو اس میں ضرور ہے اور اسی واسطے کہتے ہیں النوم اخو الموت اسی خیال کو ہم نے ترجمے میں ملحوظ رکھا ہے ۱۲

ف۲ چوبیسویں پارے کے دوسرے رکوع میں آیہ اللہ یتوفی الانفس الی آخرہ وارد ہے جس کا ترجمہ اس طور پر ہے کہ لوگوں کے مرنے کے وقت اللہ ان کی روحوں کو اپنے پاس بلا لیتا ہے اور جو لوگ مرے نہیں ان کی روحیں بھی ان کے سوتے وقت (خدا کے) ہاں بلا لی جاتی ہیں تو جن کی نسبت (خدا نے) موت کا حکم صادر فرمایا ہے ان کو تو اپنے ہاں روک رکھتا ہے اور باقی (سونے والوں) کو ایک وقت مقرر تک پھر دنیا میں بھیج دیتا ہے۔ وفی ہونا اور پورے طور پر روح قبض کرنے کی قید جو ہم نے ترجمے میں لگائی ہے آیت مذکورہ بالا سے ان دونوں کا مطلب سمجھ میں آ جائے گا ۱۲

ف۳ اندھیرا بھی ایک طرح کا عذاب ہے جس کی وجہ سے دنیا کے کام بند ہو جاتے ہیں پھر اندھیرے کئی طرح کے ہیں رات کا معمولی اندھیرا آندھی اور بادل اور گہن کا اندھیرا ظلم کا اندھیرا اور سب سے خوفناک اندھیرا

بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ

تم میں سے بعض کو بعض کی لڑائی کا مزہ چکھائے (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی ہم (اپنی) آیتوں کو کس کس طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ

اور قرآن کو تمہاری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ (کتاب) برحق ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم پر کچھ محافظ کی طرح تو مسلط (رہوں) نہیں (کہ تم کو کفر [illegible])

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

ہر ایک خبر (کی تصدیق) کا ایک وقت (خاص) مقرر ہے اور کچھ دنوں بعد (یہ راز) تم کو معلوم ہو جائے گا ف اور جب ایسے لوگ (کہیں) تمہاری نظر پڑ جائیں

يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰي يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ

ہماری آیتوں کا مشغلہ بنائے ہوں تو ان (کے پاس) سے ٹل جاؤ یہاں تک کہ ہماری آیتوں کے سوا

غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰي

(دوسری) باتوں میں لگ جائیں اور اگر شیطان تم کو (ہماری یہ نصیحت کسی وقت) بھلا دے تو یاد آئے پیچھے (ایسے)

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا عَلَي الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ

ظالم لوگوں کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا۔ اور (اگرچہ) پرہیزگاروں پر ایسے (رذائی) لوگوں کے حساب (اعمال) کی کسی طرح کی ذمہ داری نہیں

مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰي لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

لیکن (تاہم ان کو) نصیحت کرنی (تو ضرور ہے) تاکہ (کہنے سننے سے) یہ (بھی) پرہیزگاری اختیار کریں اور جنھوں نے

دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ

اپنے دین کو کھیل اور تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے ایسے لوگوں کو (ان ہی کے حال پر) چھوڑ دو اور قرآن [illegible]

نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ڰ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ

کوئی شخص (قیامت میں) اپنے کرتوت کے بدلے مبتلائے آفت ہو جائے کہ اس وقت خدا کے سوا کوئی اس کا حامی ہوگا نہ سفارشی اور (بدلے میں) معاوضے

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا

دو سب بھی دے تاہم (کوئی معاوضہ) اس سے نہ لیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے کرتوت کے سبب مبتلائے آفت ہوئے

كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝ قُلْ

ان کو پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی (ملے گا) اور عذاب بے درد ناک ہوگا (سو الگ) کیونکہ یہ کفر کیا کرتے تھے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو

ع ۱۴

اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓي اَعْقَابِنَا

کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) ہم (مسلمان) خدا کو چھوڑ کر (ان جھوٹے معبودوں) کو (اپنی مدد کے لئے) بلائیں جو نہ ہم کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہم کو نقصان پہنچا

بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ

سکتے اور ہم کو جب سیدھا رستہ دکھا چکا ہے ہم اس کے بعد بھی الٹے پیروں (کفر کی طرف) لوٹ جائیں (تو ہماری وہ مثال ہو) جیسے کسی شخص کو جنّات نے بہکا کر جنگل میں [illegible]

ف یعنی میرا کام تم لوگوں کو حکم خدا کا پہنچا دینا ہے نہیں منانے ایمان کا ذمہ دار نہیں اور حالات قیامت اور عذاب دنیا و آخرت کی نسبت جو پیشین گوئی ہیں خدا کے فرمانے سے کرتا ہوں وہ اپنے وقت مقرر پر واقع ہو کر رہے گی تم لوگوں کے جلدی مچانے سے قبل از وقت واقع نہیں ہو سکتی اور وقوع کے وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ جو میں تم سے کہتا تھا تمام سچ تھا۔

منزل ۲

لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ۭ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ

اُس کے کچھ ساتھی ہیں (جو علاوہ) اُس کو سیدھے رستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ (اِدھر) ہمارے پاس (آ جا۔ اے پیغمبر) تو اِن کا کیا جواب ہے کہہ دو کہ اللہ کا بتایا ہوا رستہ

وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۭ

اور ہم (مسلمانوں) کو تو یہی حکم ملا ہے کہ ہم اللہ رب العالمین کے فرماں بردار (بندے) ہو کر رہیں اور (اسی نے ہم سے فرما دیا ہے) کہ نماز پڑھتے اور خدا سے ڈرتے رہو

وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور وہی (قادر مطلق) ہے جس کے حضور میں (تم سب کو قیامت کے دن) حاضر لائے جاؤ گے اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے (کسی مصلحت خاص سے) آسمانوں اور زمین کو

بِالْحَقِّ ۭ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ڛ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۭ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

اور جس دن (دنیا کی نسبت) فرمائے گا کہ ہو پس (فوراً) ہو جائے گی۔ اُس کا فرمودہ سچا ہے (یعنی قیامت ہو کر رہے گی) اور جس دن

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝

صور پھونکا جائے گا اُسی کی حکومت ہوگی (وہ) غائب اور حاضر (سب) کا جاننے والا ہے اور وہی صاحب تدبیر (اور سب سے) باخبر ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّىْٓ اَرٰىكَ

اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو میں تم کو

وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ

اور تمہاری قوم کو صریح گمراہی میں (مبتلا) دیکھتا ہوں اور اسی طرح ابراہیم کے دل میں ہم نے یہ خیال پیدا کیا) اسی طرح ہم ابراہیم کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ

آسمانوں اور زمین کا انتظام دکھانے لگے تاکہ وہ (کامل) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائیں۔ تو جب اُن پر رات چھا گئی

الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝

اُن کو ایک ستارہ نظر آیا اور اُس کو دیکھ کر لگے کہنے کہ یہی میرا پروردگار ہے پھر جب وہ غروب ہو گیا تو بولے کہ غروب ہو جانے والی چیزوں کو تو میں پسند نہیں کرتا

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ

پھر جب چاند کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو کہنے لگے یہی میرا پروردگار ہے پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو بولے اگر مجھ کو میرا پروردگار رستہ نہیں دکھائے گا

رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً

تو بے شک میں (بھی) گمراہ لوگوں میں ہو جاؤں گا پھر جب سورج کو دیکھا کہ جگمگا رہا ہے

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا

تو کہنے لگے میرا پروردگار یہ ہے یہ سب سے بڑا ہے۔ مگر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے لوگو! جن چیزوں کو تم (خدا کا) شریک

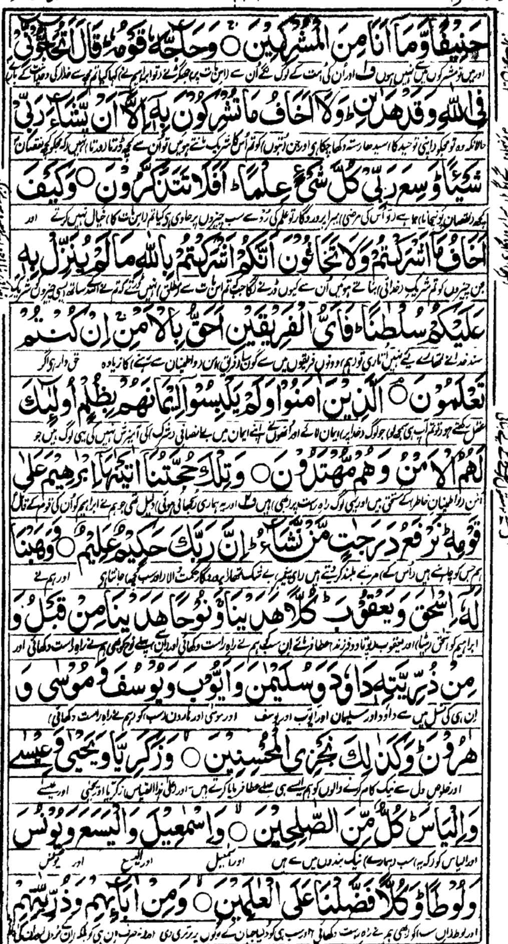
تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

بناتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں۔ میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے تئیں اُسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

الثلثة

منزل ٢

حنيفا



حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي

اور میں تو مشرکوں میں سے نہیں ہوں ف۱ اور اُن کی اُمت کے لوگ لگے اُن سے (اس بات پر) جھگڑنے تو ابراہیم نے کہا کہ تم مجھ سے خدا کی (وحدانیت کے) بارے

فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ وَلَا أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي

حالانکہ وہ تو مجھ کو (اپنی توحید کا) سیدھا رستہ دکھا چکا ہے اور جن (چیزوں) کو تم اُس کا شریک بناتے ہو میں تو اُن سے کچھ ڈرتا نہیں ہاں (یہ) کہ مجھ کو کچھ نقصان

شَيْئًا وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ○ وَكَيْفَ

پہنچا (نقصان) پہنچانا چاہے (تو اُس کی مرضی) میرا پروردگار تو علم کی رُو سے سب چیزوں پر حاوی ہے کیا تم (اس بات کا) خیال نہیں کرتے اور

أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ

جن چیزوں کو تم شریک (خدا) بناتے ہو میں اُن سے کیوں ڈرنے لگا جب تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے خدا کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک

عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِن كُنتُمْ

سند خدا نے تمہارے لئے نہیں اُتاری تو (بتاؤ کہ) دونوں فریقوں میں سے کون سا (فریق) امن (و اطمینان) سے رہنے کا زیادہ حق دار ہے اگر

تَعْلَمُونَ ○ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ

عقل رکھتے ہو (تو تم آپ ہی سمجھ لو) جو لوگ (خدا پر) ایمان لائے اور اُنھوں نے اپنے ایمان میں بےانصافی (یعنی شرک) کی آمیزش نہیں کی یہی لوگ ہیں جو

لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ○ وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ

امن (و اطمینان) خاطر کے مستحق ہیں اور وہی لوگ راہِ راست پر (چل رہے) ہیں ف۲ اور یہ ہماری (خدائی) دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو اُن کی قوم کے مقابلے

قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○ وَوَهَبْنَا

ہم جس کو چاہتے ہیں (رُتبے کے) مرتبے بلند کر دیتے ہیں (اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار حکمت والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے اور ہم نے

لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَ

ابراہیم کو اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے (اور) سب کو ہم نے راہِ راست دکھائی اور اُن سے پہلے نوح کو بھی ہم نے راہِ راست دکھائی اور

مِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَ

ان ہی کی نسل میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون (سب) کو (ہم نے راہ راست دکھائی)

هَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ

اور خلوصِ دل سے نیک کام کرنے والوں کو ہم ایسے ہی صلے عطا فرمایا کرتے ہیں اور (علیٰ ہذا القیاس) زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ

وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ○ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ

اور الیاس کو (بھی) یہ (سب) (ہمارے) نیک بندوں میں سے ہیں اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس

وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ○ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ

اور لوط (ان) سب کو (بھی) ہم نے راہ راست دکھائی اور سب ہی کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتری دی (اور صرف ان ہی کو نہیں بلکہ) ان کے بڑوں (اور) نسل ...

ع ۱۴ ۱۵ منزل ۲

ف۱ ابراہیم علیہ السلام کا ستاروں اور چاند اور سورج کو غروب ہوتے دیکھ کر یہ کہنا کہ اُن کا غروب ہونا شانِ الٰہی کے خلاف ہے اس کا مطلب یہ تھا کہ ستارے اور چاند اور سورج مجبور معلوم ہوتے ہیں اور کسی دوسرے کے ارادے کے محکوم ہیں جب مجبور اور محکوم ہیں تو خدا نہیں ہو سکتے ۱۲

ف۲ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب یہ آیت اتری تو بعض صحابہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں عرض کیا کہ یا حضرت ہم میں ایسا کون ہے جو ارتکاب گناہ سے تھوڑا یا بہت ظلم اپنے نفس پر نہیں کرتا آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے لقمان علیہ السلام کی نصیحت نہیں سنی جس میں اُنھوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم غرض یہ کہ ظلم سے مراد شرک ہے جیسا ہم نے ترجمے میں کھول دیا ہے ۱۲

وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور ان کے بھائی بندوں میں سے (اور بہتیروں کو) اور ان لوگوں کو ہم نے (اپنے بندوں میں سے) انتخاب کیا اور ان کو دین کی سیدھی راہ دکھائی

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَلَوْ اَشْرَكُوْا

یہ ہی اللہ کی رہنمائی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے اس طرح کی ہدایت دے اور اگر یہ (پیغمبر) شرک کرتے ہوتے

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

تو ان کا (سارا) کیا دھرا ان سے ضائع ہو جاتا (یہ پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب (بھی) دی

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَاۗءِ فَقَدْ وَّكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

اور حکومت بھی دی ف۱ اور پیغمبری (بھی) دی تو یہ کفار مکہ اگر ان (نعمتوں) کی قدر نہ (بھی) کریں تو کچھ پروا کی بات نہیں (ہم نے ان (نعمتوں) پر ان کے بنیا...

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ

جو ان کافروں کی طرح ان (نعمتوں) کے قدر ناشناس نہیں ہیں یہ (اگلے پیغمبر) وہ لوگ تھے جن کو اللہ نے راہ راست دکھائی تو (اے پیغمبر) ان ہی کے طریقے کی

اقْتَدِهْ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۝

(تم بھی) پیروی کرو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں قرآن (کے سنانے) پر تم سے کچھ مزدوری (تو) نہیں مانگتا یہ قرآن تو دنیا جہان کے لوگوں کے لیے محض نصیحت ہے

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي بَشَرٍ مِّنْ

اور (یہود نے) جیسی قدر اللہ کی جاننی چاہیے تھی ویسی اس کی قدر نہ جانی کہ (مسلمانوں کی ضد سے) لگے کہنے کہ خدا نے کسی بشر پر (کتاب کی قسم کی) کوئی چیز

شَيْءٍ ۭ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَاۗءَ بِهٖ مُوْسٰي نُوْرًا وَّهُدًى

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (بھلا) وہ کتاب (تورات) جس کو موسیٰ لے کر آئے (اور وہ) لوگوں کے لیے نور (تھی کہ) اس کی روشنی میں

لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ

(چلیں) تم نے اس کے (الگ الگ) ورق بنا رکھے ہیں (ان میں سے جو تمہارے مطلب کے ہیں ان کو) لوگوں پر ظاہر کرتے ہو اور بہتیرے (اوراق) جو تمہارے مدعا کے خلاف ہیں

مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَاۗؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ

(اسی کتاب کے ذریعے سے) تم کو وہ کچھ سکھایا گیا جس کو نہ تم جانتے تھے اور نہ تمہارے باپ (دادا) اس کا کیا جواب دیتے ہو تم ہی کہو (کہ وہ کتاب) اللہ ہی نے اتاری تھی پھر ان کو ان کی بکواس میں پڑا رہنے دو

يَلْعَبُوْنَ ۝ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

کہ دین کی باتوں کا کھیل بنایا کریں (تورات کی طرح) یہ (قرآن بھی ایک) کتاب (آسمانی) ہے جس کو ہم نے اتارا ہے برکت والی اور جو (کتابیں) اس کے زمانہ نزول سے پہلے کی موجود ہیں ان کی

وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

اور (اے پیغمبر) ہم نے اس کو اس غرض سے اتارا ہے تاکہ تم (اہل) مکہ کو اور جو لوگ اس کے آس پاس بستے ہیں ان کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ ف۲ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں

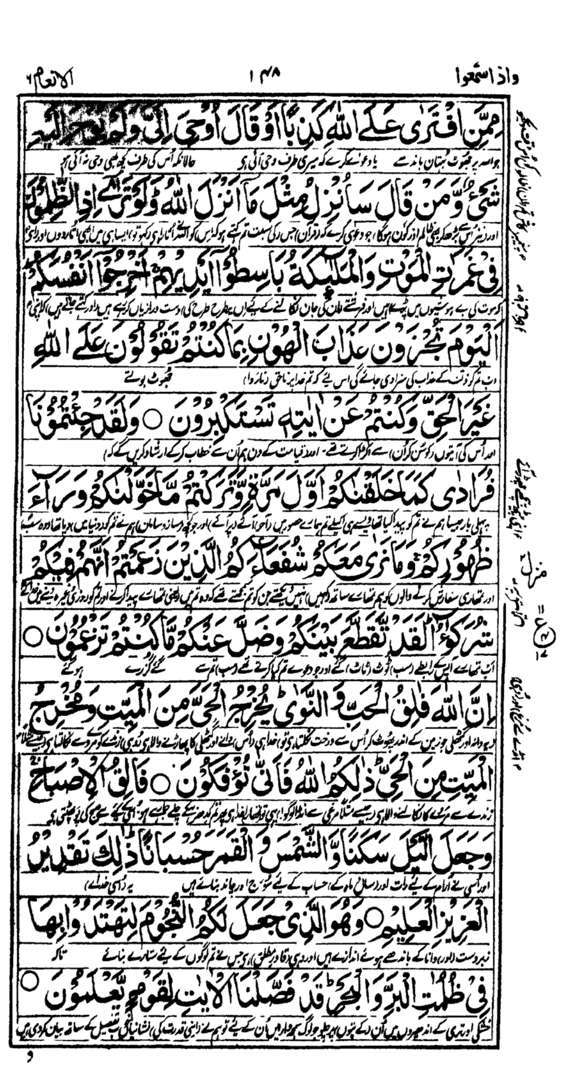
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰي صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ

وہ تو بے تامل اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی بھی خبر رکھتے ہیں کہ قضا نہیں ہونے پاتی اور اس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہو گا

ف۱ بعض پیغمبروں کو تو خدا نے پیغمبری کے ساتھ ساتھ دنیاوی سلطنت بھی دی تھی اور جن کو نہیں دی ان کو بھی پیغمبری کی حیثیت سے ایسے ہی غلبہ کی علامت ملی تھی کہ اس کے مقابلے میں دنیاوی سلطنت کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

ف۲ ام القریٰ کے لفظی معنی ہیں دیہات کی ماں یا جڑ اور شہر مکہ کا ایک نام ام القریٰ بھی ہے شاید اس جہت سے تمام عرب کا مرجع رہا ہو ام القریٰ اس کا نام پڑ گیا ہو اور مکہ اور اس کے آس پاس کی بستیوں کی تخصیص اس سے ہے کہ اسلام پہلے ان ہی بستیوں میں پھیلا ورنہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کل جہان کے لوگوں کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

ع ۱۰ / ۱۶ — منزل ۲



مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ

جو اللہ پر جھوٹ بہتان باندھے یا دعویٰ کرے کہ میری طرف وحی آئی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہ آئی ہو

شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

اور نیز اس سے بڑھ کر بھی ظالم اور کون ہوگا، جو دعویٰ کرے کہ (قرآن) جس طرح کی سبعت تم کہتے ہو کہ اس کو اللہ نے اتارا ہے (رکھو تو) ایسا ہی میں بھی اتار دوں اور (اے

فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۗ

کہ موت کی بے ہوشیوں میں پڑے ہیں اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لیے ان پر طرح طرح کی) دست درازیاں کر رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ اپنی

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اب تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی اس لیے کہ تم خدا پر ناحق (ناروا) جھوٹ بولتے

غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

اور اس کی آیتوں (کو سن کر ان) سے اکڑ کرتے تھے۔ اور (آج) قیامت کے دن ہم ان سے خطاب کر کے ارشاد کریں گے کہ

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ

پہلی بار جیسا ہم نے تم کو پیدا کیا تھا ویسے ہی اکیلے تم ہمارے حضور میں (آخر) آئے (پڑے) اور جو کچھ (مال و سامان) ہم نے تم کو دنیا میں دیا تھا وہ سب

ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ

اور تمہاری سفارش کرنے والوں کو ہم تمہارے ساتھ (کہیں) نہیں دیکھتے جن کو تم سمجھتے تھے کہ وہ تمہارے (پیدا کرنے اور روزی دینے میں خدا کے)

شُرَكٰٓؤُا ۚ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○

اب تمہارے آپس کے رابطے (سب) ٹوٹ (ٹاٹ) گئے اور جو دعوے تم کیا کرتے تھے (سب) گئے گزرے ہو گئے

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۗ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ

بے شک دانہ اور گٹھلی جو زمین کے اندر پھوٹ کر اس سے درخت نکلتا ہے تو خدا ہی (اس) دانے اور گٹھلی کا پھاڑنے والا ہے، زندہ کو مردے سے نکالتا ہے (اور وہی)

الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۗ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ

زندے سے مردے کا نکالنے والا ہے (جیسے مثلاً مرغی سے انڈا) لوگو! یہی تو تمہارا خدا ہے پھر تم کدھر بہکے چلے جاتے ہو۔ وہی (رات کے اندھیرے) سے صبح کی پو پھٹتی ہے

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ

اور اسی نے آرام کے لیے رات اور (سال و ماہ کے) حساب کے لیے سورج اور چاند بنائے ہیں یہ (اسی) خدا کے

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

زبردست (اور) دانا کے باندھے ہوئے اندازے ہیں اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم لوگوں کے لیے ستارے بنائے تاکہ

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○

خشکی اور تری کے اندھیروں میں ان (کے ذریعے) سے رستہ معلوم کرو، جو لوگ سمجھ دار ہیں ان کے لیے تو ہم نے (اپنی قدرت کی) نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ

اور وہی (خدائے) قادرِ مطلق ہے جس نے تم (سب) کو (ایک) تن واحد (تو) سے پیدا کیا پھر (ہر ایک شخص کے لیے) ایک ٹھکانہ مقرر ہے (کہ) اس وقت تک دنیا میں ہے اور

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ

جو لوگ (بات کو) سمجھتے ہیں ان کے لیے تو ہم (اپنی قدرت کی) نشانیاں (خوب) تفصیل کے ساتھ بیان کرچکے ہیں اور وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا

آسمان سے پانی برسایا پھر (پانی برسانے کے پیچھے) ہم ہی نے اس سے ہر قسم (کی روئیدگی) کے کوئے نکالے **ف۱** پھر کوپلوں سے ہم ہی نے ہری ہری ٹہنیاں نکالیں

نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ

کہ ان سے ہم گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں　اور کھجور کے گابھے میں سے گچھے جو (مارے بوجھ کے) جھکے پڑے ہیں

وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ

اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار (ظاہر میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور (مزے کے اعتبار سے) ملتے جلتے نہیں **ف۲**

مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ

لوگو! (ان میں) ہر ایک چیز (جب بھی ہی تو اس کا پھل اور پھل کا پکنا (قابل دید ہیں) اس کو نظر غور سے) دیکھو بے شک جو لوگ (خدا پر) ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے ان

لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا

(قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور مشرکوں نے جنات کو خدا کا شریک بنا ٹھہرایا حالانکہ خدا ہی نے جنات کو پیدا کیا اور ان لوگوں نے بے جانے بوجھے

لَهٗ بَنِیْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ بَدِیْعُ

خدا کے لیے بیٹے اور بیٹیاں (بھی اپنی طرف سے) تراش لیں (خدا کی نسبت جیسی جیسی) باتیں یہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ ان سے پاک اور (ان سے) بالاتر ہے (وہی) تو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ

آسمان و زمین کا موجد ہے　اور اس کے اولاد کیوں ہونے لگی جب　کبھی اس کی کوئی جورو ہی نہیں رہی

وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ

اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور وہی ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے۔ (لوگو!) یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے اس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں

اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ۝

(وہی) تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے　تو اسی کی عبادت کرو　اور وہی ہر چیز کا　نگہبان ہے

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝

(مخلوقات کی) نظریں تو اس کو معلوم کر نہیں سکتیں　اور (لوگوں کی) نظروں کو وہ خوب جانتا ہے اور وہ بڑا باریک بین باخبر ہے **ف۳**

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ

(لوگو!) تمہارے پروردگار کی طرف سے (دل کی) آنکھیں تو تمہارے پاس آ ہی چکی ہیں پھر (اب) جو (دیکھے اور) سمجھے تو (اس کا نفع) اسی کی اپنی ذات کو ہے اور

ف۱ نہ لے سب جو ہر
سبکے پیٹ بھی ہی ذ
اُسے لو پانے میں ۱۲
ف۲ مطلب یہ ہے کہ
زیتون ہو یا انار پھل
ایک ہی شکل کے ہوتے
ہیں اور مزہ مختلف ۱۲
ف۳ مطلب یہ ہے کہ خدا
آنکھ سے دیکھنے کی
چیز تو ہی نہیں کہ اُس
لوگوں کی آنکھیں لو
دیکھتا ہے یہی جس طرف
آدمی کا کوئی فعل اُس سے
مخفی نہیں آدمی کا دیکھنا
بھی اُس کو معلوم رہتا ہے
یعلم خائنۃ الاعین وما
تخفی الصدور ۱۲۔

منزل ۲
ع ۱۲ / ۶ / ۱۸

فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ○ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ وَ

تو (اُس کا وبال بھی) اُسی کی جان پر ہے اور (اے پیغمبر) ان سے کہو کہ) میں تم لوگوں کا کچھ محافظ تو ہوں نہیں ف اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتیں (طرح طرح)

لِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ

تاکہ اُن کو قائل ہونا پڑے کہ تم نے (اُن کو قرآن) پڑھ کر سنایا (اور سمجھایا) اور تاکہ جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ہم اُن کو قرآن (کا مطلب) اچھی طرح سمجھائیں (اے پیغمبر قرآن) جو

إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ○ وَ

تمہارے پروردگار کے ہاں سے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجا گیا (اُسی کی ہدایت) پر چلے جاؤ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے کنارہ کش رہو اور

لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ

اگر خدا چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تم کو اِن پر (کوئی) محافظ تو (مقرر) کیا نہیں اور نہ تم اِن پر تعینات ہو کہ (اِن کو بھٹکنے نہ دو)

بِوَكِيلٍ ○ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا

اور (مسلمانو!) جو لوگ خدا کے سوا (دوسرے) دوسرے معبودوں کو (حاجت روائی کے لیے) بلایا (یعنی اُن کی پرستش کیا) کرتے ہیں اُن کو برا نہ کہو کہ یہ (بھی)

اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

براہ نادانی ناحق (ناروا) خدا کو برا کہہ بیٹھیں گے اِسی طرح ہم نے ہر فرقے کے اعمال اُن کو عمدہ کر دکھائے ہیں پھر (آخر کار) اِن (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف

مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ

لوٹ کر جانا ہے تو جیسے جیسے اعمال (دنیا میں) کر رہے تھے (خدا اُن کا برا بھلا) اُن کو بتائے گا۔ اور (کفار مکہ) اللہ کی (بڑی) سخت قسمیں کھا کر (مسلمانوں سے)

أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ

کہا کرتے اُن کے کہنے کے مطابق (کوئی) معجزہ ان کے سامنے آئے تو وہ ضرور اُس پر ایمان لے آئیں گے (اے پیغمبر) تم (مسلمانوں کو) سمجھا دو کہ معجزے تو اللہ ہی کے پاس ہیں

اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ

اور (مسلمانو!) تم لوگ کیا جانو یہ لوگ تو معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ہم ان کے دلوں

وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

اور ان کی آنکھوں کو اُلٹ دیں گے (تو یہ معجزے دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے) جیسے قرآن پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے تھے ف اور ہم ان کو ان کی سرکشی کی

يَعْمَهُونَ ○ وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ

کے بھٹکا کریں اور اگر ہم (آسمان سے) اِن پر فرشتوں کو بھی اتارتے اور مردے بھی ان سے باتیں (بھی) کرتے

الْمَوْتَىٰ وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَنْ

اور جتنی چیزیں (اِن کی نظر سے بالفعل مخفی) ہیں (جیسے دوزخ جنت وغیرہ اُن سب کو بھی) ان کے سامنے لا کھڑا کرتے تب بھی تو یہ

يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ○ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ

بے مشیت الٰہی ایمان نہ لاتے لیکن ان میں اکثر (مشیت الٰہی کو) نہیں سمجھتے ف اور (اے پیغمبر) جس طرح یہ کفار مکہ تمہارے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں اسی طرح ہم نے

ف دل کی آنکھوں سے آیات قرآنی مراد ہیں جن کے پڑھنے اور سمجھنے سے خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہے ۱۲

ف دل اُلٹ جائے تو سیدھی بات بھی سمجھ میں نہ آئے اور آنکھیں اُلٹ جائیں تو کچھ بھی سوجھ نہ پڑے تو فرمائشی معجزہ ہو نہ ہوا برابر ۱۲

ف مشیت الٰہی یہ کہ خدا نے آدمی کو برے بھلے کی شناخت دی اور شناخت کے علاوہ اختیار کہ برے رستے چلے یا بھلی راہ اختیار کرے نیک بد کی شناخت اور اختیار کی وجہ سے آدمی اپنے افعال کا جوابدہ ٹھہرایا گیا ہے ۱۲

منزل ۲

ع ۱۳ / ۱۹

الجزء الثامن

نی

نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

شریر آدمیوں اور جنوں کو (تاکہ پیغمبروں کا صبر آزمانے کے لیئے) ہر ایک نبی کا دشمن بنا دیا تھا کہ دھوکا دینے کی غرض سے ایک کے کان میں ایک

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ

چکنی چپڑی باتیں پھونکتا رہتا تھا اور (اے پیغمبر) اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو یہ لوگ ایسی حرکت نہ کرتے تو ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو

مَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

(اسی پر) چھوڑ دو (وہ ان سے سمجھ لے گا) اور (ان شریروں کا ایک دوسرے کو اغوا کرنا) اس لیئے (بھی تھا) کہ جو لوگ (روز) آخرت کا ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ

اور وہ لوگ ان کی باتوں سے رضامند ہوں اور تاکہ جو بد کرداریاں یہ (خود) کرتے ہیں وہ (بھی) کیا کریں۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ) کیا تم یہ چاہتے ہو

اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۭ وَالَّذِيْنَ

کوئی اور منصف تلاش کروں حالانکہ وہی (ذات پاک) ہے جس نے تم لوگوں کی طرف یہ کتاب بھیجی جس میں ہر طرح کی تفصیل (موجود) ہے اور (اے پیغمبر) وہ لوگ

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ

جن کو ہم نے (تم سے پہلے) کتاب دی ہے اس بات کو (بھی خوب) جانتے ہیں کہ قرآن (بھی) حقیقت میں تمہارے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا ہے تو (اے پیغمبر خبردار) تم کہیں

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ

شک کرنے والوں میں نہ ہو جانا اور تمہارے پروردگار کا ارشاد (یعنی رواج اسلام کا وعدہ) سچائی اور انصاف کے ساتھ پورا ہو کوئی ایسا نہیں کہ اس کی کسی حکم کو ٹال

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ

اور وہی (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے ف اور (اے پیغمبر) اکثر لوگ تو دنیا میں ایسے ہیں کہ اگر ان کے کہے پر چلو

يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ

تو تم کو راہ خدا سے بھٹکا چھوڑیں یہ تو صرف اپنے ذہنی خیالات پر چلتے اور نری اٹکلیں (بیٹھے ہو) دوڑاتے ہیں (اور بس)

اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں بے شک تمہارا پروردگار ہی ان کو خوب جانتا ہے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ

اور جو راہ راست پر ہیں ان کو بھی وہی خوب جانتا ہے۔ پس اگر تم لوگوں کو اس کے حکموں کا یقین ہے تو جس (ذبیحہ) پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسی میں سے کھاؤ

كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ

(اور کافروں کے بہکانے سے مردہ جانوروں کے کھانے پر نظر نہ دوڑاؤ) اور جس (ذبیحہ) پر خدا کا نام لیا گیا ہو اس میں تمہارے نہ کھانے کا سبب کیا ہے

عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ

حالانکہ جو چیزیں خدا نے تم پر حرام کر دی ہیں اس نے تفصیل کے ساتھ تم سے بیان کر دیں اور ان میں مردہ جانور داخل ہیں مگر جو چیز حرام ہے (بھوک کی مجبوری) کے وقت

ف مطلب یہ ہے کہ روز ازل میں جو خدا کو منظور تھا کہ آخری زمانے میں ایک پیغمبر ملک عرب میں ظہور کریں اور ان پر قرآن نازل ہو جو سارے جہان کی ہدایت کے لیئے کفایت کرے خدا کا وہ ارادہ پورا ہوا ۱۲

منزل ۲



إِلَيْهِ وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ رَبَّكَ

اور بہت لوگ تو خواہی نخواہی بلاتحقیق اپنی خواہشوں کے مطابق (لوگوں کو) بہکاتے رہتے ہیں (اور) جو لوگ (شرعی) حد سے باہر ہو جاتے ہیں تمہارا پروردگار

هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ○ وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ إِنَّ

ان (کے حال) سے خوب واقف ہے اور (لوگو) ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ (سب ہی) سے کنارہ کش رہو

الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ○ وَ

جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں اُن کو اپنی کرتوت کا جلد بدلہ مل جائے گا اور

لَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ

جس (ذبیحے) پر خدا کا نام نہ لیا گیا ہو اُس میں سے نہ کھاؤ اور اُس میں سے کھانا البتہ نافرمانی کی بات ہے اور

الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ

شیاطین تو اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہی رہتے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں اور اگر تم نے اُن کا کہا مان لیا تو بےشک

إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ○ أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ

بلاشبہ تم (بھی) مشرک ہو گئے بھلا (ایک شخص) جو (پہلے) مردہ تھا پھر ہم نے اُس میں جان ڈالی اور اُس کو ایک

نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

نور عطا فرمایا جس کی مدد سے وہ لوگوں میں (اطمینان سے) چلتا پھرتا ہے کیا وہ اُس جیسا ہو سکتا ہے جس کا حال یہ ہے کہ اندھیروں میں گھرا پڑا ہو اور اُن سے نکل نہ سکے

مِّنْهَا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَكَذَٰلِكَ

(جس طرح یہ لوگ حرام حلال میں کٹ حجتیاں کرتے ہیں) اسی طرح (ان) کافروں کو جو کچھ بھی کر رہے ہیں (اپنا ہی عمل) بھلا دکھائی دیتا ہے۔ اور جس طرح یہ لوگ دین حق کے

جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكَابِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا وَمَا يَمْكُرُونَ

(اسی طرح) ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے لوگ پیدا کیے کہ وہی اُن بستیوں کے سرگروہ بھی تھے تاکہ اُن میں فتنہ انگیزیاں کریں اور جتنی بھی فتنہ انگیزیاں کرتے ہیں

إِلَّا بِأَنفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ○ وَإِذَا جَاءَتْهُمْ آيَةٌ قَالُوا لَن

اپنے ہی حق میں کرتے ہیں اور (اس کو) نہیں سمجھتے اور جب اُن کے پاس کوئی آیت (قرآنی) آتی ہے تو کہتے ہیں

نُّؤْمِنَ حَتَّىٰ نُؤْتَىٰ مِثْلَ مَا أُوتِيَ رُسُلُ اللَّهِ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ

جیسی (نبوت) پیغمبران خدا کو دی گئی ہے جب تک اسی طرح کی (نبوت) ہم کو نہ دی جائے ہم تو ایمان لانے والے ہیں نہیں خدا جس کو اپنی پیغمبری کے لیے

يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِندَ اللَّهِ

وہ (اس جگہ) کے موزوں اور قابل اطمینان ہے اس کو بھی خوب جانتا ہے جو لوگ جرم (و بیہودگی) کے مرتکب ہیں اُن کو (قرآن کی تشنہ انگیزی) کی سزا ملے گی خدا کے ہاں

وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ○ فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ

اور بڑی سخت مار (پڑے گی) تو جس شخص کو خدا چاہتا ہے کہ راہ راست دکھائے

ع ۱۴ / ۱۱ منزل ۲

ف اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ حرام چیز کو حرام سمجھتے ہوئے بھی نہ کھاؤ۔ وا ف بات یہ ہے کہ مشرکین تو مردہ جانور بھی کھاتے تھے جیسا کہ ہمارے ہندوستان میں بہت سی قومیں مردہ جانور کھاتی ہیں اور مسلمانوں نے خدا کے مُردہ جانور کو حرام کیا تو مشرک مسلمانوں سے کج بحثی کرتے کہ وہ جو خدا کا مارا ہوا ہے اُس کے کھانے سے تو تم پرہیز کرتے ہو اور اپنے مارے ہوئے کو بے تامل کھا لیتے ہو ... کی حلت اور مردہ جانور کی حرمت کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی ...

نجم ۸

يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ

اُس کے سینے کو (قبول) اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جس شخص کو چاہتا ہے کہ اُسے گمراہ کرے اُس کے سینے کو

ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ

تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے گویا اُس کو آسمان میں چڑھنا پڑتا ہے جو لوگ ایمان نہیں لاتے

عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ○ وَهَٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۚ قَدْ

اُن پر اسی طرح اسکی پھٹکار پڑتی ہے اور (اے پیغمبر) یہ (دین اسلام ہی) تمہارے پروردگار کا سیدھا رستہ ہے

فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ○ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ

جو لوگ غور (اور فکر) کرتے ہیں اُن کے لیے تو ہم (اپنی) آیتیں خوب تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں۔ اُن پروردگار کے ہاں اُن کے لیے امن کا

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ

اور (دنیا میں) جو نیک عمل کرتے رہے اُس کے صلے میں وہی اُن کا ہر طرح (خبرگیراں) ہوگا۔ اور جس دن خدا سب (جن و انس) کو جمع کرے گا (اور جنات کو) اپنے حضور میں (جمع

الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ الْإِنْسِ

جنات) بنی آدم میں سے تو تم نے (بھی) بڑی جماعت (اپنی طرف) کر لی اور (جو) لوگ (بنی آدم میں سے (دنیا میں) شیاطین کے دوست رہے ہوئے تھے وہ کہیں گے

رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا ۚ

کہ اے ہمارے پروردگار (دنیا میں) ہم ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاتے رہے اور (آخر) اُس وقت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا (یعنی اعمال بھگتنے کا)

قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ

خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ (تمہارا سب کا) ٹھکانا دوزخ ہے اسی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہو گے مگر جو خدا کی (یعنی ہماری) مرضی (اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار

حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○ وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا

حکمت والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے ف اور اسی طرح ہم بعض (دوسرے) ظالموں کو بعض کے ساتھ شامل کر دیں گے (اُن) کے اُس کرتوت کا بدلہ جو (دنیا میں)

يَكْسِبُونَ ○ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ

کرتے رہے ہیں ف (پھر ہم جنات اور بنی آدم دونوں سے مخاطب ہو کر پوچھیں گے کہ) اے گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر نہیں آتے

يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا

کہ تم سے ہمارے احکام بیان کرتے اور تمہارے اس روز (قیامت) کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے وہ عرض کریں گے

شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا ۖ وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوا عَلَىٰ

ہم اپنے اوپر آپ ہی گواہی دیتے ہیں (یعنی اپنے گناہ کا اقرار کرتے ہیں) اور (واقع میں) دنیا کی زندگی نے اُن کو دھوکے میں رکھا اور (اب) خود آپ ہی

أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ○ ذَٰلِكَ أَنْ لَمْ يَكُنْ رَبُّكَ مُهْلِكَ

اپنے اوپر گواہی دی (یعنی اقرار کیا) کہ بے شک وہ کافر تھے (اے پیغمبر پیغمبروں کو بھیج کر بندوں پر حجت کا تمام کرنا) یہ اس سبب سے ہے کہ تمہارا پروردگار

ف۱ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں آدمی اور جنات یعنی شیاطین دو قسم کے مخلوق ہیں شیاطین خدا کے دشمن ہیں اور انسان خدا کی اور شیاطین کی کشمکش میں ہے خدا انسان کو اپنی طرف بلاتا ہے اور شیاطین اپنی طرف انسان اپنی ناسمجھی سے شیاطین کے کہے میں آ جاتا ہے اور خدا کی نافرمانی کرتا ہے خدا قیامت کے دن ان دونوں مخلوقوں کو اپنے روبرو پیش کر کے زجر و توبیخ کرے گا اور شیاطین سے کہے گا کہ جیسا تمہارا بڑا ابلیس جنت سے نکلتے وقت کہہ گیا تھا تم نے حقیقت میں بہت سے آدمی اپنے مطیع و منقاد بنا لیے سو شیاطین کا تو کوئی جواب اس جگہ مذکور نہیں ہاں دوسرے مقامات میں ہے کہ شیاطین کہیں گے کہ ہم نے ان آدمیوں پر زبردستی تو کی نہیں ان کا قصور ہمارے سر کیوں تھوپا جاتا ہے اس جگہ انسانوں کا جواب بیان فرمایا ہے اور وہ جواب بھی جواب نہیں بلکہ اعتراف ہے وہ تسلیم کریں گے کہ واقع میں ہم اور شیاطین ایک دوسرے سے فائدہ اُٹھاتے رہے شیاطین نے تو ہم سے یہ فائدہ اُٹھایا کہ ہمارے ساتھ ہونے سے اُن کا جتھا بڑھ گیا اور وہ ہم پر حکمرانی کرتے رہے اور ہم نے شیاطین سے یہ فائدہ اُٹھایا کہ دنیا میں چین کیے مزے اُڑائے یہاں تک کہ قیامت کا وقت موعود آ پہنچا غرض کیا آدمی اور کیا شیاطین کسی سے جواب باصواب نہیں بن پڑے گا اور خدا سب کو ایک ساتھ جہنم میں جھونک دے گا ۱۲ ف۲ یعنی جس طرح ہم قیامت کے دن انسانوں اور شیطانوں کو جو اُن کے بہکانے والے تھے ایک جگہ دوزخ میں جمع کر دیں گے اسی طرح دوسرے ظالموں کو بھی اُن ہی کے ہم جنسوں کے ساتھ دوزخ میں جمع کریں گے مثلاً کافروں اور مشرکوں اور عیسوں کو اُن لوگوں کے ساتھ جو اُن کے کہے میں آ جاتے ہیں

منزل ۲

ع ۱۵ / ۸ / ۲

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ○ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ

بستیوں کو ظلم (وزبردستی) سے ہلاک کرنے والا نہیں (کہ اُدھر اُن کو ہلاک کر دے) اور (اُدھر) وہاں کے رہنے والے (خدا کی منشا سے) بے خبر ہوں اور جیسے جیسے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ

اور جو کچھ (لوگ دُنیا میں) کر رہے ہیں تمہارا پروردگار اُس سے بے خبر نہیں۔ اور (نیز) تمہارا پروردگار بے نیاز (اور) رحم والا ہے

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ

اگر چاہے تم (سب) کو (دُنیا سے اُٹھا) لے جائے اور تمہارے بعد جس کو چاہے تمہارا جانشین بنائے جیسا

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ○ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ

کہ دوسرے لوگوں کی نسل میں سے (آخر) تم کو پیدا کر ہی چکا ہے۔ (لوگو) جس (روزِ قیامت) کا تم لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ ضرور آنے والا ہے اور

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ

تم (خدا کو اس بات پر) مجبور نہیں کر سکتے (کہ قیامت کو واقع نہ ہونے دے)۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ بھائیو اتم اپنی جگہ عمل کر دیکھو (اپنی جگہ) عمل کر رہا ہوں

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ آخرکار کس کا انجام بخیر ہی (مگر ہاں) اس میں تو کچھ بھی شک نہیں کہ ظالم تو کسی طرح فلاح پانے کے نہیں ف۱

الظّٰلِمُوْنَ ○ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

اور یہ کافر (خدا کی پیدا کی ہوئی کھیتی (اور اُسی کے پیدا کیے ہوئے) چوپایوں میں اللہ کا بھی ایک حصہ ٹھیراتے ہیں

فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ

تو اپنے خیال کے مطابق کہتے (کیا) ہیں کہ اتنا تو خدا کا اور اتنا ہمارے شریکوں کا (یعنی ان معبودوں کا جن کو ہم نے شریک خدائی مان رکھا ہے) پھر (ان کا برتاو یہ ہے کہ)

فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ

وہ (تو) اللہ کی طرف تو پہنچتا نہیں اور جو (حصہ) اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے (ٹھیرائے ہوئے) شریکوں کو پہنچ جاتا ہے

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

(کیا ہی) بُرا حکم (تقسیم) ہے جو یہ لوگ لگاتے ہیں ف۲ اور اسی طرح بہتیرے مشرکین کو ان کے (بنائے ہوئے) شریکوں نے اُن کے اپنے

قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ

بچے مار ڈالنے کو (اُن کی نظروں میں) عمدہ کر دکھایا ہے تاکہ (آخرکار اُن کو (ابدی) ہلاکت میں ڈال دیں اور تاکہ ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں (کہ سیدھا رستہ سمجھائی نہ دے)

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ○ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ

اور خدا چاہتا تو یہ لوگ یہ (بے رحمی کا) کام نہ کرتے تو اے پیغمبر ان کو اور ان کی افترا پردازیوں (اللہ پر) چھوڑ دو (وہ ان سے سمجھ لے گا) اور (یہ لوگ یہ بھی) کہا

اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ

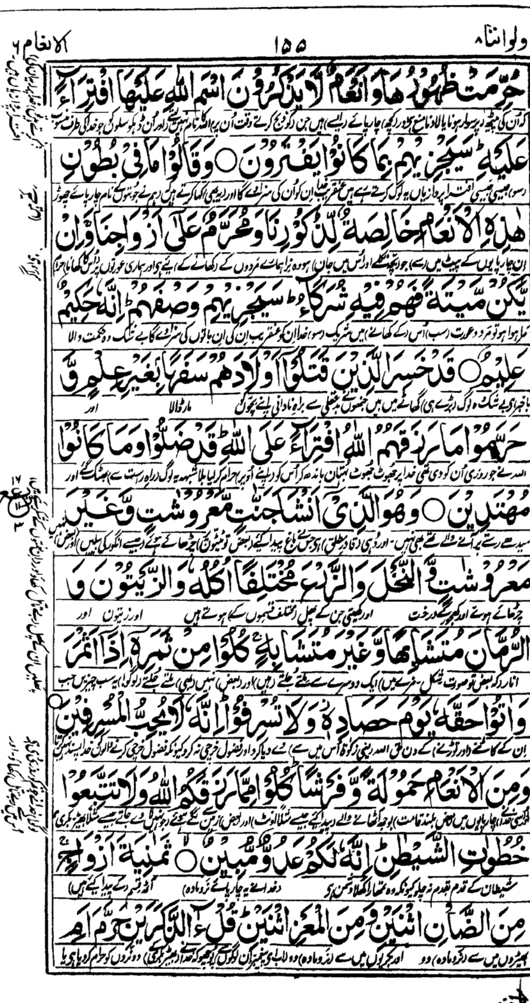
(کرتے ہیں) کہ یہ چارپایوں اور کھیتوں میں سے (فلانے چارپائے اور (فلانی) کھیتی اچھوتی (چیزیں) ہیں کہ ان کو اس شخص کے سوا جس کو ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں دوسرا نہیں

ف۱ ظلم کے لغوی معنی تو حق تلفی کے ہیں تو ظالم حق کا تلف کرنے والا ہوا وہ حق بندوں کا ہو تو اور خدا کا ہو تو ۱۲

ف۲ مشرکین عرب جو نیاز بتوں پر چڑھاتے تھے اُس میں سے ایک حصہ خدا کا بھی رکھتے تھے باقی بتوں کا پھر بعد کو اگر معلوم ہوتا کہ مثلاً خدا کا جانور موٹا تازہ ہے تو اُس کو بدل کر بتوں کی طرف کر دیتے لیکن بتوں کے حصے کی اچھی نیاز کو خدا کی طرف نہ بدلتے کیونکہ ان کو بتوں کی خوشنودی کا زیادہ لحاظ ہوتا تھا ۱۲

ف۳ مشرکین کے معتقداتِ فاسدہ میں یہ بھی تھا کہ جانور کو بت کی نیاز چڑھائے تو ایک خاص نیاز ہوتی جس کو بت کے پجاری کے سوا کوئی نہ کھا سکتا اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے ۱۲

منزل ۲



حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً

کہ اُن کی پیٹھ (پر سوار ہونا یا لادنا منع کر دیا گیا ہے اور کچھ) چارپائے (ایسے) ہیں جن (کو ذبح کرتے وقت اُن) پر اللہ کا نام نہیں لیتے (اور اُن ڈھکوسلوں کو) جو خدا کی طرف منسوب

عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِم بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ

(سو) جیسی جیسی افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں عنقریب خدا اِن کو اُن کی سزا دے گا اور (یہ بھی) کہا کرتے ہیں کہ (یہ) جو بتوں کے نام چارپائے چھوڑ

هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِن

اِن چارپایوں کے پیٹ میں (ہے) جو بچہ نکلے اور اُس میں جان ہو وہ نرا ہمارے مردوں کے (کھانے کے) لیے ہے اور ہماری عورتوں پر (اُس کا کھانا) حرام

يَكُن مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

مرا ہوا ہو تو مرد و عورت (سب) اُس (کے کھانے) میں شریک (سو) خدا اِن کو عنقریب اِن کی اِن باتوں کی سزا دے گا بے شک وہ حکمت والا

عَلِيمٌ ○ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَ

باخبر ہے بے شک وہ لوگ (بڑے ہی) گھاٹے میں ہیں جنھوں نے بدعقلی سے براہِ نادانی اپنے بچوں کو مار ڈالا اور

حَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا

اللہ نے جو روزی اُن کو دی تھی خدا پر جھوٹ جھوٹ بہتان باندھ کر اُس کو (اپنے اُوپر) حرام کر لیا بلاشبہ یہ لوگ (راہِ راست سے) بھٹک گئے اور

مُهْتَدِينَ ○ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ

سیدھے رستے پر آنے والے تھے بھی نہیں۔ اور وہی (قادرِ مطلق) ہے جس نے باغ پیدا کیے (بعض تو ٹٹیوں پر) چڑھائے ہوئے (جیسے انگور کی بیلیں) اور (بعض) نہیں

مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَ

چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن کے پھل (مختلف قسموں کے) ہوتے ہیں اور زیتون اور

الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ

انار (کہ بعض تو صورت و شکل و مزے میں) ایک دوسرے سے ملتے جلتے (ہیں) اور (بعض) نہیں (بھی) ملتے جلتے (لوگو!) یہ سب چیزیں جب

وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ○

پھلیں تو اُن کے پھل کھاؤ اور اُن کے کاٹنے (اور توڑنے) کے دن حق اللہ (یعنی زکوٰۃ اُس میں سے) دے دیا کرو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والوں کو خدا پسند نہیں کرتا

وَمِنَ الْأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا

اور اُسی خدا نے چارپایوں میں بعض بلند قامت (بوجھ اُٹھانے والے پیدا کیے جیسے مثلاً اونٹ) اور بعض زمین سے لگے ہوئے (جو بوجھ نہیں لادے جاتے جیسے مثلاً بھیڑ بکری) تم کو جو کچھ خدا نے دیا ہے کھاؤ اور

خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ

شیطان کے قدم بقدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے (خدا نے یہ چارپائے نر و مادہ) آٹھ قسم (کے پیدا کیے ہیں)

مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ

بھیڑوں میں سے (نر و مادہ) دو اور بکریوں میں سے (نر و مادہ) دو (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) پوچھو کہ خدا نے (بھیڑ بکری کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا

الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّـُٔوْنِيْ

دو مادینوں کو یا وہ (بچہ) جس کو (ان) دو مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (مجھے اس کی) سند بتاؤ

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ

اور اونٹوں (میں) سے (نر و مادہ) دو اور گائے (کی قسم میں) سے (نر و مادہ) دو

قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

(اب اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (خدا نے اونٹ گائے کے) دونوں نروں کو حرام کر دیا ہے یا دونوں مادینوں کو یا وہ (بچہ) جس کو (ان)

الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

دو مادینوں کے پیٹ اپنے اندر لیے ہوئے ہیں یا جس وقت خدا نے تم کو ان چیزوں کے حرام کر دینے کا حکم دیا تھا اس وقت تم (خود) موجود تھے تو اس شخص سے

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

جو لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے بے سمجھے بوجھے خدا پر بہتان باندھے بے شک خدا

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىْ مَاۤ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا

سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کوئی کھانے والا ان چیزوں میں سے جن کو تم حرام کہتے ہو کچھ کھانے تو میری طرف وحی آئی ہے

عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ

مگر یہ کہ وہ چیز مردار ہو یا بہتا ہوا خون یا سور کا گوشت

خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

کہ یہ چیزیں بے شک ناپاک ہیں یا (وہ جانور) موجب نافرمانی ہو کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کے لیے (ذبح اور) نامزد کیا گیا ہو اس میں بھی جو شخص (بھوک سے) لاچار

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا

نافرمانی کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور نہ (قدر ضرورت سے) تجاوز کرنے والا ہو (اور وہ ان ناپاک چیزوں میں سے کچھ کھا لے) تو (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بے شک بخشنے والا مہربان ہے

حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَاۤ

ہم نے تمام ناخن والے جانوروں کو حرام کر دیا تھا اور (نیز) ہم نے گائے اور بکریوں میں سے ان دونوں کی چربیوں کو ان پر حرام کر دیا تھا

اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَاۤ اَوِ الْحَوَايَاۤ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

مگر وہ (چربی) جو ان کی پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں پر یا ہڈی سے ملی ہو (وہ حلال تھی اس قید کے لگا دینے سے) یہ ہم نے ان کو

بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ

ان کی سرکشی کی سزا دی تھی (کہ ان پر دائرہ رزق تنگ ہو) اور ہم بے شک سچ فرماتے ہیں (اے پیغمبر) اگر اس پر بھی یہ لوگ تم کو جھٹلائیں تو (ان سے) کہو کہ تمہارا پروردگار بڑی

وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ سَيَقُوْلُ

وسیع رحمت والا ہے اور (اسی وجہ سے اب تک تم پر عذاب نازل نہیں ہوا مگر تاہم) گنہگار لوگوں سے اس کا عذاب (ہمیشہ کے لیے) تو ٹلنے والا ہی نہیں

ع ۱۸

منزل ۲

مشرکین ہوبہو اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری یہی چار چیزیں چار پایوں میں سے حلال رہنے اور نیاز چڑھانے کی تخصیص اور ان ہی چیزوں میں لوگ اوہام اور غلط رسموں کو دخل دیتے تھے اسی لیے خدا نے ان چیزوں کی صراحت فرما دی اور مشرکین کے اوہام اور رسم غلط تو اوپر مذکور ہو ہی چکے ہیں ۱۲

الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا

مشرکین سے کچھ بعید نہیں کہ یہ حجت پیش کریں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا (ایسا کرتے) اور نہ ہم کسی (حلال)

مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ

چیز کو (از خود اپنے اوپر) حرام کرتے اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (پیغمبروں کو) جھٹلاتے رہے یہاں تک کہ (آخر کار) ہمارے عذاب کا مزہ چکھا

هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَ

کہ آیا تمہارے پاس کوئی (کتابی) سند بھی ہے کہ اس کو ہمارے (دکھانے کے) لئے نکالو (اور بالفرض کوئی سند) تو تمہارے پاس کچھ ہے نہیں (نرے) وہموں پر چلتے اور

إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ

نری اٹکلیں ہی دوڑاتے ہو (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ تم ہارے اور اللہ کی حجت (تم پر) تمام ہوئی پھر اگر وہی چاہتا

لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ الَّذِينَ يَشْهَدُونَ

تو تم سب کو (دین حق کا) رستہ دکھا دیتا ؏ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اپنے گواہوں کو لا حاضر کرو جو اس بات کی گواہی دیں کہ یہ چیزیں جن کو تم حرام بتاتے ہو

أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ هَٰذَا ۖ فَإِن شَهِدُوا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ

اللہ نے ان کو حرام کیا ہے پس اگر وہ گواہ لے آئیں اور گواہ ان کے موافق گواہی بھی دیں تو تم ان کے ساتھ ہو کر ان کی سی نہ کہنا اور نہ ان لوگوں کی نفسانی خواہشوں پر چلنا

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور جو (روز) آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور وہ دوسرے معبودوں کو اپنے پروردگار کے

يَعْدِلُونَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ

برابر سمجھتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (ادھر) آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام کی ہیں (وہ) یہ کہ کسی چیز کو خدا

شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُم مِّنْ إِمْلَاقٍ ۖ

اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو اور مفلسی (کے ڈر) سے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو (کیونکہ)

نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۖ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ

ہم ہی تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو (بھی) اور بے حیائی کی باتیں جو ظاہر ہوں اور جو پوشیدہ ہوں ان میں سے کسی کے پاس بھی نہ پھٹکنا اور

مَا بَطَنَ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ

جان جس (کے مارنے) کو اللہ نے حرام کر دیا ہے (اس کو) مار نہ ڈالنا مگر حق پر ؏

وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا

یہ ہیں وہ باتیں جن کا حکم خدا نے تم کو دیا ہے تاکہ تم (دنیا میں رہنے کا طریقہ) سمجھو اور یتیم کے مال کے پاس (بھی) نہ جانا مگر

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ

ایسے طور پر کہ (اس کے حق میں) بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچے اور انصاف کے ساتھ پوری پوری ماپ کر دو اور (پوری پوری) تول

ف کفار کو جب دلیل سے عاجز آتے تو مشیت الٰہی کی بحث نکال کھڑی کرتے لیکن وہ مرضی اور مشیت میں فرق نہیں کرتے تھے خدا نے اس آیت میں مرضی اور مشیت کا فرق نہایت عمدہ طور دکھلایا ہے کہ جو خدا کی مرضی تھی وہ پیغمبروں کے ذریعے سے ظاہر کر دی گئی اور لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ نیک راہ اختیار کریں یا بری راہ چلیں جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور دیدہ و دانستہ بری راہ اختیار کی تو وہ ملزم ٹھیرے اور خدا کی حجت ان پر تمام ہوئی مشیت الٰہی سے اور اس سے کچھ تعلق نہیں مشیت الٰہی بالکل دوسری چیز ہے اس میں شک نہیں کہ خدا چاہتا تو سب راہ راست پر چلتے مگر اس نے چاہا کہ لوگ اپنے ارادے سے راہ راست اختیار کریں تو لوگوں کے افعال سے مشیت الٰہی متعلق نہیں ہے بلکہ ان کی اپنی مشیت متعلق ہے یہی مشیت الٰہی تھی کہ لوگ اپنی مشیت سے بھلا یا برا کریں ۱۲

ف۲ جیسے قصاص وغیرہ ۱۲

منزل ۲

ع ۶ / ۱۸ / ۵

بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَ

ہم کسی شخص پر اس کی سمائی سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتے اور (گواہی دینی ہو یا فیصلہ کرنا پڑے) جب بات کہو تو گو (فریق مقدمہ) قرابت مند ہی (کیوں نہ) ہو

لَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ کے (ساتھ جو) عہد (کیے) ہوں اس کو پورا کرو یہ ہیں وہ باتیں جن کا تم کو خدا نے حکم دیا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو

تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَ

اور (اس نے) یہ (بھی) ارشاد فرمایا ہے کہ یہی ہمارا سیدھا رستہ ہے تو اسی پر چلے جاؤ اور

لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ

(دوسرے) رستوں پر نہ پڑ لینا کہ یہ تم کو خدا کے رستے سے (بھٹکا کر) تتر بتر کر دیں گے (غرض) یہ (سب) باتیں ہیں جن کا خدا نے تم کو حکم دیا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي

تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ پھر (ایک بات یہ بھی ہے کہ) ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) عطا فرمائی جس سے نیکوکاروں پر ہماری نعمت پوری ہوگئی

أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ

اور اس میں کل باتوں کے تفصیلی احکام موجود ہیں اور (لوگوں کے لیے) ہدایت اور رحمت ہے اور (کتاب موسیٰ کو اس غرض سے دی گئی تھی) تاکہ لوگ اس کو (ہم

يُؤْمِنُونَ ۝ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ

آخرکار (ہم سے) ملنے کا یقین لائیں۔ اور یہ کتاب (یعنی قرآن بھی) ہم ہی نے اتاری ہے برکت والی (کتاب) تو اس (کے حکم) پر چلو اور (خدا سے) ڈرتے رہو

تُرْحَمُونَ ۝ أَن تَقُولُوا إِنَّمَا أُنزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ

عجب نہیں تم پر رحم کیا جائے (اور اس لئے اتاری ہے کہ تم مشرکین عرب یہ نہ) کہو کہ ہم سے پہلے دو ہی گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر کتاب اتری ہے

مِن قَبْلِنَا وَإِن كُنَّا عَن دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ۝ أَوْ تَقُولُوا

اور ہم تو اُن کے پڑھنے پڑھانے سے بالکل بے خبر تھے یا یہ عذر کرنے لگو

لَوْ أَنَّا أُنزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُم بَيِّنَةٌ

کہ اگر ہم پر کتاب اترتی تو ہم ضرور ان (یہود و نصاریٰ) سے کہیں بڑھ کر راہ راست پر ہوتے

مِّن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ

تو اب تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلیل اور ہدایت اور رحمت (سب چیزیں) آ چکیں تو اس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہوگا جو اللہ کی

وَصَدَفَ عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِينَ يَصْدِفُونَ عَنْ آيَاتِنَا سُوءَ الْعَذَابِ

اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرے جو لوگ ہماری آیتوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں ہم عنقریب ان کی کنارہ کشی کے بدلے ان کو بری مار کی

بِمَا كَانُوا يَصْدِفُونَ ۝ هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ

سزا دیں گے (اے پیغمبر) کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ فرشتے (ان کی جان نکالنے کو) ان کے پاس آ موجود ہوں

منزل ٢ ع ٩

أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ

یا تمہارا پروردگار ان کے پاس آئے یا تمہارے پروردگار کی بعض نشانی (یعنی قیامت کے بڑے آثار) ظاہر ہوں ف۱

رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ

(سو) جس دن تمہارے پروردگار کے بعض نشان (یعنی قیامت کے بڑے آثار) ظاہر ہوں گے تو جو شخص اس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا اپنے ایمان (کی حالت) میں

فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اب اس کا ایمان لانا اس کو کچھ بھی سود مند نہ ہوگا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ (اگر تم اسی بات کے منتظر ہو تو اچھا) انتظار کرو ہم (مسلمان بھی) انتظار کرتے ہیں ف۲

فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ

اپنے دین میں تفرقے ڈالا اور کئی فرقے بن گئے تم کو ان (کے جھگڑوں) سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ بس خدا کے حوالے کہ وہ ان کا حساب لے گا

إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾ مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

پھر جو کچھ (دنیا میں) کیا کرتے تھے (اس کا نتیجہ) ان کو بتا دے گا ف۳ جو شخص (قیامت کے دن) نیکی لے کر آئے گا

فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا

تو اس کا دس گنا اس کو (ثواب) ملے گا اور جو بدی لے کر آئے گا تو بس اتنی ہی سزا بھگتے گا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾ قُلْ إِنَّنِي هَدَانِي رَبِّي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

اور لوگوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ مجھ کو تو میرے پروردگار نے سیدھا رستہ دکھا دیا ہے

دِينًا قِيَمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٦١﴾ قُلْ

کہ وہی ٹھیک دین ہے (یعنی) ابراہیم کا طریقہ کہ وہ ایک ہی (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے (بھی) نہ تھے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾

کہ میری نماز اور میری تمام عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے

لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ

کوئی اس کا شریک نہیں اور مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں اس کے فرماں برداروں میں پہلا (فرماں بردار) ہوں ف۴ (اے پیغمبر ان سے) پوچھو

أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

کہ کیا تمہاری یہ مرضی ہے کہ میں خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار تلاش کروں حالانکہ وہی تمام چیزوں کا پروردگار ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کا وبال

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ

اور کوئی شخص کسی دوسرے (کے گناہوں) کا بوجھ (اپنے اوپر) نہیں اٹھائے گا پھر تم (سب) کو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

(اور جب اس کے حضور میں حاضر ہو گے) تو (دنیا میں) جن (جن باتوں) میں اختلاف کرتے تھے وہ (سب) تم کو بتائے گا کہ کون حق پر تھا اور کون ناحق پر اور وہی

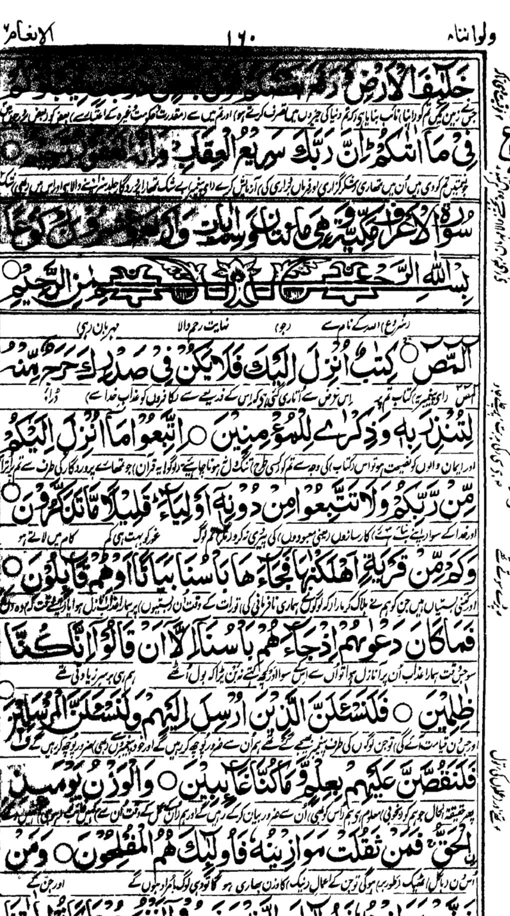
منزل ۲

ف۱ مطلب یہ ہے کہ خدا نے تو سمجھانے کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا پیغمبر بھیجے کتابیں اتاریں اس پر بھی لوگ نہیں مانتے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مانیں گے جب کچھ فائدہ نہیں دے گا یعنی مرتے وقت یا آخر قیامت یا قیامت کے آنے پر اسی طرح کی آیت دوسرے پارے کے رکوع ۹ میں بھی گزر چکی ہے ۱۲

ف۲ یعنی حق و باطل کے فیصلے کو اگر کسی ہی کے آنے پر موقوف رکھتے ہو اور اسی کے منتظر ہو تو ہم بھی قیامت کے منتظر ہیں مگر ہمارے تمہارے انتظار میں فرق ہے تم کو اس کے آنے کا یقین نہیں اور ہم کو اس کا کامل یقین ہے تم نے اس کو کھیل سمجھ رکھا ہے اور ہم اس کو ہولناک جانتے ہیں ۱۲

ف۳ یہ آیت نازل ہوئی اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کے حق میں مگر افسوس ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں اختلاف کر کے یہی حال مسلمانوں نے اپنا اور اپنے دین کا کر لیا ہے اختلاف کے برے نتیجے بھگت رہے ہیں اور باز نہیں آتے ۱۲

ف۴ مسلمان فارسی لفظ ہے اور مسلم سے لیا گیا ہے جو عربی ہے اور اس کے معنی فرماں بردار ہیں ۱۲



خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ

جس نے زمین میں تم کو (اپنا) نائب بنایا (کہ تم دنیا کی چیزوں میں تصرف کرتے ہو) اور تم میں سے (مقدرت، حکومت وغیرہ کے اعتبار سے) بعض کو بعض پر درجے میں (بلند کیا)

فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۟

جو نعمتیں تم کو دی ہیں ان میں تمہاری (شکرگزاری اور فرمانبرداری کی) آزمائش کرے (اے پیغمبر) بےشک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے اور بےشک وہ بخشنے والا مہربان (بھی) ہے

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰیٰتٍ وَاَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۟

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الٓمّٓصٓ ۟ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْكَ فَلَا یَكُنْ فِیْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ

المّص (اے پیغمبر) کتاب تم پر اس غرض سے اُتاری گئی ہے کہ اس کے ذریعے سے (کافروں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۟ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

اور ایمان والوں کو نصیحت ہو تو اس (کتاب) کی وجہ سے تم کو کسی طرح کا تنگ دل نہ ہونا چاہیئے (لوگو یہ قرآن) جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اترا

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۟

اور خدا کے سوا اپنے بنائے ہوئے کارسازوں (یعنی معبودوں) کی پیروی نہ کرو (اور) تم لوگ غور کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو

وَكَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۟

اور کتنی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر مارا کہ لوگوں نے ہماری نافرمانی کی تو رات کے وقت (ان بستیوں) پر ہمارا عذاب نازل ہوا یا جبکہ وہ دن کو سوتے تھے

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا

سو جس وقت ہمارا عذاب ان پر نازل ہوا تو ان سے اس کے سوا اور کچھ کہتے نہ بن پڑا کہ بول اٹھے ہم ہی پر سر زیادتی تھے

ظٰلِمِیْنَ ۟ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ۟

اور جس دن قیامت آئے گی) تو جن لوگوں کی طرف پیغمبر بھیجے گئے تھے ہم ان سے ضرور پوچھ کر رہیں گے اور خود پیغمبروں (بھی) ضرور پوچھ کر رہیں گے ف

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِیْنَ ۟ وَالْوَزْنُ یَوْمَىِٕذِ

پھر حقیقت الحال جو ہم کو (بخوبی) معلوم ہے ہم (اس کو بھی) ان سے ضرور بیان کر کے رہیں گے اور ہم (ان کے عمل کے وقت ان سے) کہیں غائب تو نہیں تھے اور اس دن

الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۟ وَمَنْ

اس دن (اعمال کا) ٹھیک (طور پر) ہوگی تو جن کے اعمال (نیک) کا وزن بھاری ہوگا تو وہی لوگ بامراد ہوں گے اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا

اعمال (نیک) کا وزن ہلکا ٹھہرے گا تو یہی وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اس وجہ سے اپنا نقصان کیا کہ ہماری آیتوں کی

ف۱ اعمال کی بازپرس تو ہر فرد بشر سے ہوگی اور پیغمبر ہو یا کوئی اور پیغمبروں سے ان کی رسالت کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے خدا کے پیغام پہنچانے میں کہاں تک سعی فرمائی اور ان کی امت کے لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ کہاں تک پیغمبر کی نصیحت پر کاربند ہوئے یا پیغمبروں سے پوچھنے کا مطلب ہو کہ منکروں کے مقابلے میں ان کی گواہی لی جائے گی ۱۲

يَظْلِمُونَ ○ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ

نافرمانی کرتے تھے اور (اے بنی آدم) ہم نے تم کو زمین میں رہنے اور اس میں تصرف کرنے کے لیے) جگہ دی اور اس میں تمہارے لیے زندگی کے سامان مہیا کیے

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا

(سو) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور ہم ہی نے تم کو (یعنی تمہارے باپ آدم کو) پیدا کیا اور پھر تمہاری (یعنی تمہارے باپ آدم کی) شکل (و صورت) بنائی پھر ہم نے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ

فرشتوں کو حکم دیا کہ (تعظیماً) آدم کے آگے جھکو تو (سب) جھک گئے مگر ابلیس کہ

السّٰجِدِيْنَ ○ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا

وہ جھکنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ (خدا نے ابلیس سے) پوچھا کہ جب ہم نے تجھ کو حکم دیا تو (آدم کے آگے) جھکنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی وہ بولا میں اس سے

خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○ قَالَ فَاهْبِطْ

بہتر ہوں (کیونکہ) مجھ کو تو نے آگ سے پیدا کیا اور اسے خاک سے پیدا کیا (اس پر خدا نے) فرمایا (کہ تجھ کو یہ شیخی ہے) تو

مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ○

بہشت سے نیچے اتر کیونکہ تیری (اتنی ہستی) نہیں کہ تو بہشت میں (رہ کر) شیخی مارا کرے تو یہاں سے نکل (باہر ہو) کہ (بہ سزا) ذلیلوں میں کا ایک (ذلیل) ہے

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ○

وہ لگا عرض کرنے کہ جس دن (سب) لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے اس دن تک کی مجھے مہلت دے فرمایا (منظور) تجھ کو مہلت دی گئی

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

(اس پر شیطان) بولا کہ جیسی تو نے میری راہ ماری ہے میں بھی تیرے سیدھے رستے پر بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں تو سہی

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ

پھر آؤں گا ان کے آگے سے (آؤں) اور ان کے پیچھے سے (آؤں) اور ان کی داہنی طرف سے (آؤں)

وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ○ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا

اور ان کی بائیں طرف سے (آؤں) اور جس طرح بن پڑے ان کو بہکا کر رہوں اور تو اکثر بنی آدم کو (دنیا) شکر گزار نہیں پائے گا۔ (خدا نے) فرمایا کہ (بہشت)

مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ

اور تو خوار (اور) راندہ (درگاہ ہے) بنی آدم میں سے جو تیری پیروی کرے گا ہم بلاشبہہ (تجھ سے اور ان سے یعنی) تم سب سے جہنم بھر دیں گے

اَجْمَعِيْنَ ○ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ

اور (ہم نے) آدم سے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بی بی (حوا) بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو)

حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

مگر اس درخت (گندم) کے پاس (بھی) نہ پھٹکنا (ایسا کرو گے) تو تم (آپ اپنا) نقصان کرو گے

ع ١

منزل ٢

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا

پھر شیطان نے دونوں (میاں بی بی) کو بہکایا تاکہ اُن کے پردہ کرنے کی چیزیں جو اُن (کی نظر) سے مخفی تھیں (یعنی ان کا آگا پیچھا) انھیں کھول کر دکھا دے

وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ

اور (اُن دونوں سے) لگا کہنے کہ تمھارے پروردگار نے جو اِس درخت (کے پھل کھانے) کی تم کو منا ہی کردی ہے تو ہو نہ ہو اس کا سبب یہی ہے کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ تم) فرشتے بن جاؤ

اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ○ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ (۱)

یا دونوں ہمیشہ (ہمیشہ کو جیتے) رہو اور اُن سے قسمیں کھا کھا کر بیان کیا کہ میں حقیقت میں تمھارا خیر خواہ ہوں

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا

غرض دھوکے سے اُن کو (درخت ممنوع کے کھانے کی طرف) مائل کر لیا تو جوں ہی اُنھوں نے (درخت کے پھل کو) چکھا تو دونوں کے پردہ کرنے کی چیزیں

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا

(کھل گئیں اور وہ) بہشت کے پتوں کو اپنے اُوپر چپکانے (لگے) اور اُن کے پروردگار نے اُن کو ڈانٹا کہ کیا ہم نے تم کو

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

اس درخت (کے کھانے) کی منا ہی نہیں کی تھی اور (کیا) تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

(یہ) دونوں لگے کہنے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے تئیں آپ تباہ کیا اور اگر تو ہم کو معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ

تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے (اس پر خدا نے) فرمایا کہ تم (میاں بی بی اور شیطان تینوں بہشت سے) نیچے اُتر جاؤ تم میں ایک کا دشمن ایک

فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ○ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا

اور تم (یعنی آدم) کو ایک وقت خاص (یعنی مرتے دم) تک زمین پر رہنا (ہوگا) اور (تمھارا) سامان (زیست بھی) وہیں مہیا ہے۔ خدا نے یہ بھی فرمایا کہ

تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ○ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا

مروگے اور اُسی میں سے (قیامت کے دن دوبارہ) نکال کھڑے کیے جاؤ گے اے بنی آدم ہم نے تمھارے لیے (ایسا) لباس اُتارا ہے

يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ

جو تمھارے پردے کی چیزوں کو چھپائے اور (موجب) زینت (بھی ہو) اور (جو) پرہیزگاری کا لباس ہے (سب سے) بہتر ہے ف یہ (یعنی لباس کا اُترنا)

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ○ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ

خدا کی (قدرت کی) نشانیوں (میں) سے ہے تاکہ لوگ (اس بات میں) غور کریں۔ اے بنی آدم (دیکھنا کہیں) شیطان تم کو (راہِ خدا سے) بہکا نہ دے

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

جس طرح کہ اُس نے تمھارے والدین (آدم اور حوّا) کو بہشت سے نکلوا دیا کہ لگا اُن کا (بہشتی) لباس (اُن سے) اُتروانے

ع ۵/۹

ف ظاہری لباس کسی قدر جسمانی عیوب کو چھپاتا ہے اور پرہیزگاری سے باطن کے عیوب یعنی بداخلاقیاں دور ہوتی ہیں ۱۲

منزل ۲

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ

تاکہ اُن کے پردہ کرنے کی چیزیں اُن پر ظاہر کرے (غرض اغوائے شیطان سے بچتے رہو کیونکہ) وہ اور اس کی ذریات تم کو (ادھر سے) دیکھتے رہتے

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا

ہم نے شیطانوں کو اُن ہی لوگوں کا یار (ہمدم) بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے اور

فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ

(ایسے گستاخ ہیں کہ) جب کسی بے جا حرکت کے مرتکب ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو اسی طریقے پر چلتے پایا اور اللہ نے ہم کو اس

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اللہ تو بے جا کام کی اجازت دیتا نہیں آیا تم لوگ بے (سوچے) سمجھے خدا پر جھوٹ بولتے ہو

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے پروردگار نے تو (ہمیشہ) ٹھیک (طور پر) کام کا حکم دیا ہے ف۲ اور فرمایا ہے کہ ہر ایک نماز کے وقت (تم سب خدا کی طرف)

ادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڛ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۝ فَرِيْقًا

خالص اُسی کی فرمانبرداری مد نظر رکھ کر اُس کو پکارو جس طرح تم کو پہلے (پیدا) کیا تھا اسی طرح قیامت کے دن تم دوبارہ بھی (پیدا) ہو گے (اُسی نے) ایک

هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ

ہدایت دی اور ایک فریق ہے کہ گمراہی ان (کے سر) پر سوار ہے ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو

اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ

(اپنا) دوست بنایا اور (با اینہمہ) سمجھتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں اے بنی آدم

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

ہر ایک نماز کے وقت (لباس وغیرہ سے) اپنے تئیں آراستہ کر لیا کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچیاں نہ کیا کرو

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ

کیونکہ خدا فضول خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ اللہ نے جو زینت کے (سامان و سامان)

لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ

اور کھانے (پینے) کی ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں (ان کو) کس نے حرام کیا ہے یہ تو اس کا کہا جواب ہے کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لئے ہیں اور

الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

قیامت کے دن یہ نعمتیں خاص کر اُن ہی کو دی جائیں گی ف۳ اسی طرح ہم اپنے احکام اُن لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں

يَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ

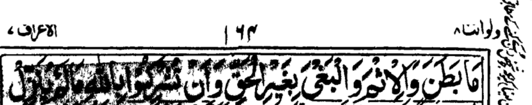
(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے پروردگار نے تو صرف بے حیائی کے کاموں کو منع فرمایا ہے وہ (بے حیائی کے کام) ظاہر ہوں تو اور

ف۱ یعنی شیطان آدمی کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے اور وہی شیطان کو نہیں دیکھ سکتا ۱۲

ف۲ لفظ فحشا اصل میں ہر بری اور بے حیائی پر دلالت کرتا ہے اور مفسرین نے لکھا بھی ہے کہ مشرکین عرب برہنہ طواف کعبہ کیا کرتے تھے اور فحشا میں اسی کی طرف اشارہ ہے مگر لفظ قسط جس کے معنی انصاف کے ہیں اُس کا مقابلہ فحشا سے ٹھیک نہیں بیٹھتا پھر مفسرین نے فحشا اور قسط کے معنی عام طور سے بھی لکھے ہیں اسی خیال سے ہم نے فحشا کا ترجمہ بے جا حرکت کیا ہے اور قسط کا ٹھیک اور بجا ۱۲

ف۳ مطلب یہ ہے کہ دنیا و مافیہا سب کچھ آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے کافر ہو یا مسلمان لہٰذا زینت و رزق طیب کوئی چیز کسی پر حرام نہیں ہے جو کچھ کہ جہاں میں ہے سب انسان کے لئے آراستہ ہے مگر اس جہاں کے لئے ہے البتہ آخرت میں یہ نعمتیں کافروں پر حرام ہوں گی یعنی کافر ان نعمتوں سے محروم رہیں گے تو جو مسلمان ہو کر زینت یا کسی چیز یا رزق طیب کا خود اپنے اوپر حرام کرے وہ خدا کی منشا کے خلاف کرتا ہے ۱۲

منزل ۲ ع ۳



مَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ

پوشیدہ ہوں تو اور گناہ کو اور ناحق (ناروا کسی پر) زیادتی کرنے کو اور اس بات کو کہ تم کسی کو خدا کا شریک قرار دو جس کی اس نے کوئی سند نہیں اتاری

بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ

اور یہ کہ بے سوچے (سمجھے) خدا پر لگو بہتان باندھنے اور ہر ایک قوم (کے مٹنے) کا

اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

ایک وقت (مقرر) ہے پھر جب اُن کا وقت آپہنچتا ہے تو اس سے) نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں اور نہ ایک گھڑی) آگے بڑھ سکتے ہیں

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ ۙ

(جب ہم نے آدم کو نافرمانی کی سزا میں بہشت سے نکالا تو اُن کی نسل کی روحوں کو جمع کرکے یہ بھی فرمادیا تھا کہ) اے بنی آدم جب کبھی تم ہی میں سے (ہمارے)

فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ

پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی (حالت کی) اصلاح کرلے گا تو (قیامت کے دن) اُن کو نہ تو کسی طرح کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طور پر) آزردہ خاطر ہوں گے اور جو لوگ

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا

ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور اُن سے اکڑ بیٹھیں گے وہی دوزخی ہوں گے کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

خٰلِدُوْنَ ۝ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم (اور) کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ (جھوٹ) بہتان باندھے یا

بِاٰیٰتِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ یَنَالُهُمْ نَصِیْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۚ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَتْهُمْ

اُس کی آیتوں کو جھٹلائے یہی لوگ ہیں جن کو (تقدیر کے) لکھے ہوئے میں سے اُن کا حصہ (رزق وغیرہ) تو اُن کو پہنچے گا یہاں تک کہ جب

رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَیْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

ہمارے فرشتے اُن کی روحیں قبض کرنے کے لئے اُن کے سامنے آموجود ہوں گے تو (اُن سے) پوچھیں گے کہ اب کہاں ہیں جن کو تم خدا کے سوا (حاجت روائی)

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ۝

تو وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے غائب (غلا) ہوگئے اور اپنے اوپر آپ گواہی دیں گے (یعنی اقرار کریں گے) کہ بے شک وہ کافر تھے

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

(اس پر خدا اُن کو حکم دے گا کہ اور کافر اُمتیں (اسی قسم) جن وانس جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں اُن میں (مل کر تم بھی) دوزخ میں جا داخل ہو

فِی النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰىٓ اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا

(اگرچہ یہ لوگ سب دوزخ میں جائیں گے مگر اس قدر ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے کہ) جب ایک اُمت دوزخ میں جائے گی تو اپنی ساتھی (یعنی دوسری) اُمت پر

جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ

سب دوزخ میں جمع ہوں گے تو اُن میں کی پچھلی اُمت اپنے سے پہلی اُمت کے حق میں دعا کرے گی کہ اے ہمارے پروردگار اِن ہی لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا

ل: تتمۂ سخن کے لئے یہاں اس قدر عبارت محذوف مانی گئی ہے ۱۲

۵: فرشتہ اور فرستادہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں فرستادہ جس کی عربی رسول ہے اس لئے رُسُل کا ترجمہ ہم نے یہاں فرشتے کیا ہے ۱۲

منزل ٢

عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ○

تو ان کو دوزخ کا دوگنا عذاب دے (اس پر اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ (تم میں) ہر ایک (فریق) کو دوہرا (عذاب) ہے مگر تم کو (اس کی وجہ) معلوم نہیں ف

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

اور دیکھو ان میں کے پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ اب تو تم کو (تخفیف عذاب کے لیے) ہم پر کسی طرح کی ترجیح نہ رہی تو

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

(جس طرح ہم اپنے کیے کی سزا میں دوہرے عذاب کے مزے چکھ رہے ہیں تم بھی) اپنے کیے کی سزا میں دوہرے عذاب کے مزے چکھو

بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ

اور ان سے اکڑ بیٹھے نہ تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے ف اور نہ بہشت (ہی) میں داخل ہونے پائیں گے

الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ○

یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے (ہو کر نہ) گزر جائے ف اور مجرموں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي

کہ ان کے لیے آگ کا بچھونا ہوگا اور ان کے اوپر سے (آگ ہی کا) اوڑھنا اور سرکش لوگوں کو ہم ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں

الظّٰلِمِيْنَ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (اپنے مقدور بھر) نیک عمل (بھی) کیے (اور) ہم تو کسی شخص پر

اِلَّا وُسْعَهَآ ۖ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَنَزَعْنَا

اس کی سمائی سے بڑھ کر بوجھ ڈالا ہی نہیں کرتے یہی لوگ جنتی ہوں گے کہ وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور جو کچھ

مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ

ان کے دلوں میں (ایک دوسرے کی طرف سے دنیا کی) رنجش (ہوگی) (اس کو بھی) ہم نکال دیں گے ان کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی

لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

جس نے ہم کو اس (بہشت) میں آنے کا رستہ دکھایا اور اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم (کسی طرح جنت کا) رستہ (ڈھونڈے) نہ پاتے

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

بے شک ہمارے پروردگار کے رسول (دین) حق لے کر آئے تھے اور ان لوگوں سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ یہی جنت ہے

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ

جس کے تم ان عملوں کی بدولت وارث قرار دیے گئے ہو جن کو تم (دنیا میں) کرتے تھے ف اور جنتی لوگ دوزخیوں کو پکاریں گے (اور پوچھیں گے)

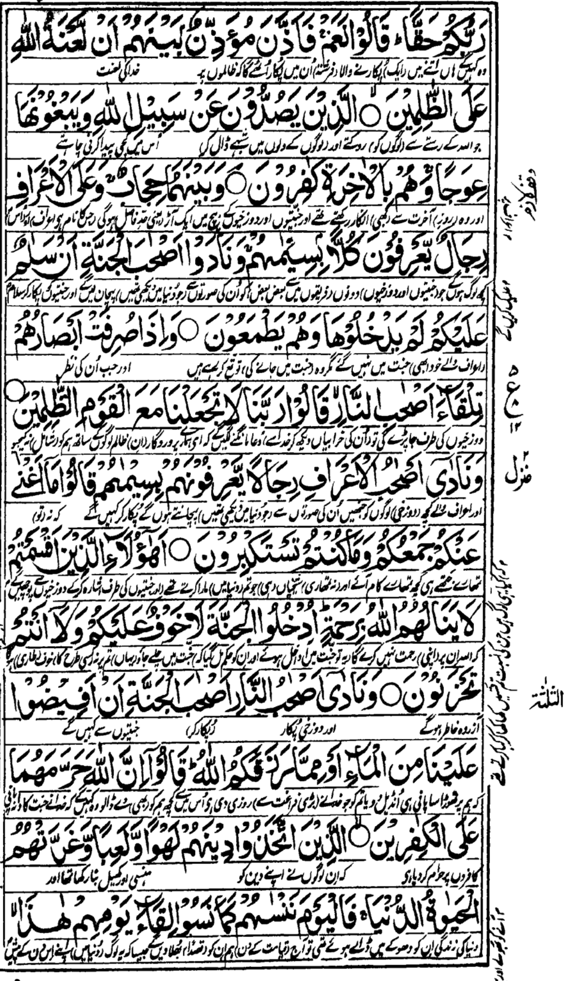
النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ

کہ ہمارے پروردگار نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا ہم نے تو اس کو سچا پایا تو کیا تم نے (بھی) جو تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا (اس کو سچا پایا)

ف یعنی اگرچہ پہلی قوموں نے ایک نمونہ بد قائم کیا جس کی وجہ سے تم گمراہ ہوئے تو تم نے ان کے حالات سے عبرت کیوں نہیں پکڑی نمونہ بد کا قائم کرنا ان کا قصور اور ان کے حالات سے عبرت نہ پکڑنا تمہارا دونوں برابر برابر وہ نمونہ بد قائم کرنے سے دوہرے عذاب کے ہیں مستحق ہوئے کہ آپ بدی کی اور دوسروں کو بدی کی ترغیب دی اور تم کو دوہرا عذاب اس لیے ہوا کہ بدی کی اور پچھلے لوگوں کے حال سے متنبہ ہوئے بلکہ اندھا دھند ان کے پیچھے لگ گئے یا یہ کہ جیسے تم سے پہلوں نے تمہارے لیے برا نمونہ قائم کیا تم نے اپنے بعد آنے والوں کے لیے ۱۲ ف۲ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں یا تو یہ کہ ان کی روحیں آسمان پر نہیں جانے پائیں گی یا یہ کہ نہ ان کے عمل بارگاہ الٰہی تک پہنچنے پائیں گے اور دعائیں اگرچہ خدا ہر جگہ موجود ہے مگر اس کی شان کے لحاظ سے ایسا ہی خیال کیا جاتا اور ایسا ہی کہنے میں آتا ہے کہ آسمان پر جلوہ فرما ہے ۱۲ ف۳ مطلب یہ کہ نہ اونٹ کبھی سوئی کے ناکے میں سے ہو کر نکلا ہے اور نہ نکل سکتا ہے اسی طرح کفار بہشت میں گھسنے نہیں پائیں گے ۱۲ ف۴ وارث اس سے فرمایا کہ بہشت کا گھر بارگاہ خداوندی سے ہم سب کے جد امجد آدم علیہ السلام کو عنایت ہوا تھا ان سے ایک تقصیر سرزد ہوا بہشت سے بے دخل کر دیے گئے تو بہشت

منزل ۲

ہ ہمارا موروثی گھر یہ بہشت بشرطیکہ ایمان اور نیک عمل رکھتے ہوں خدا توفیق دے ۱۲



رَبُّكُمْ حَقًّا ۚ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ

وہ کہیں گے ہاں اتنے میں (ایک) پکارنے والا (فرشتہ) ان میں پکار اٹھے گا کہ ظالموں پر خدا کی لعنت

عَلَى الظَّالِمِينَ ○ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا

جو اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے اور (لوگوں کے دلوں میں شبہے ڈال کر) اس میں کجی پیدا کرنی چاہتے

عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ ○ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ

اور وہ (روز) آخرت سے (بھی) انکار رکھتے تھے اور جنتیوں اور دوزخیوں کے بیچ میں ایک آڑ (یعنی حد فاصل) ہوگی جس کا نام اعراف ہے اور اس پر

رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ

کچھ لوگ ہوں گے جو (جنتیوں اور دوزخیوں) دونوں (فریقوں) میں سے بعض بعض کو ان کی صورتوں سے (جو دنیا میں دیکھی تھیں) پہچان لیں گے اور جنتیوں کو پکار کر سلام

عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ○ وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ

(اعراف والے خود ابھی) جنت میں نہیں گئے مگر وہ (جنت میں جانے کی) توقع رکھتے ہیں اور جب ان کی نظریں

تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

دوزخیوں کی طرف جا پڑیں گی تو (ان کی خرابیاں دیکھ کر خدا سے) دعا مانگنے لگیں گے کہ اے ہمارے پروردگار (ان) ظالم لوگوں کے ساتھ ہم کو (شامل) نہ کیجیو

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ

اور اعراف والے کچھ (دوزخی) لوگوں کو جنہیں ان کی صورتوں سے (جو دنیا میں دیکھی تھیں) پہچانتے ہوں گے پکار کر کہیں گے کہ (آج) نہ (تو)

عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ○ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ

تمہاری جماعت ہی کچھ تمہارے کام آئی اور نہ تمہارا (تکبر یعنی شیخیاں رہی) جو تم (دنیا میں) مارا کرتے تھے (پھر جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے دوزخیوں سے پوچھیں گے) کیا

لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ

کہ اللہ ان پر (اپنی) رحمت نہیں کرے گا (تو دیکھو) وہ جنت میں داخل ہوگئے اور ان کو حکم مل گیا کہ جنت میں چلے جاؤ (یہاں) تم پر نہ کسی طرح کا خوف (طاری) ہوگا

تَحْزَنُونَ ○ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا

(اور نہ تم) آزردہ خاطر ہوگے اور دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے

عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا

کہ ہم پر تھوڑا سا پانی ہی انڈیل دو یا جو رزق خدا نے تمہیں عنایت فرمایا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی دے ڈالو وہ کہیں گے کہ خدا نے جنت کا پانی

عَلَى الْكَافِرِينَ ○ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ

(اور رزق) کافروں پر حرام کر دیا ہے جنہوں نے اپنے دین کو تماشا اور کھیل بنا رکھا تھا اور

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا

دنیا کی زندگی ان کو دھوکے میں ڈالے ہوئے تھی تو آج (قیامت کے دن) ہم ان کو (اسی طرح) بھلا دیں گے جیسے یہ لوگ (دنیا میں) اس دن کے آنے کو بھول گئے

وقف لازم

ع ٥ / ١٢

منزل ٢

الثلثة

وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○ وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ

آیتوں کا انکار کرتے رہے - اور ہم نے تو ان (کفار مکہ) کو قرآن (جیسی) کتاب پہنچا دیا اور جان بوجھ کر اس میں ہر طرح کی تفصیل بھی کر دی

عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا

(اور وہ) ایمان والے لوگوں کے حق میں ہدایت اور رحمت ہے (جو وعدہ یا وعید اس کتاب میں ہے) کیا یہ لوگ اس کے وقوع ہی کے منتظر ہیں

تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ

(سو) جس دن اس کا وقوع ہوگا تو جو لوگ اس کو پہلے سے بھولے (بیٹھے) تھے وہ اقرار کریں گے

جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا

کہ بے شک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لے کر آئے تھے تو (اس وقت ان کو اس کی جستجو ہوگی کہ) کیا ہمارے کوئی سفارشی بھی ہیں کہ

أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

یا ہم کو (دنیا میں) پھر لوٹا دیا جائے تو جیسے عمل ہم (پہلے) کیا کرتے تھے ان کے خلاف (دنیا میں) عمل کریں بے شک ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا اور

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

جو افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ (سب) ان سے گئی گزری ہو گئیں - (لوگو!) بے شک تمہارا پروردگار وہی (اللہ) ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں

وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ

اور زمین کو پیدا کیا پھر عرش پر جا براجا سو وہی رات کو دن کا پردہ پوش بناتا ہے (گویا) رات (ہولے)

النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ

دن کے پیچھے لپکی چلی آ رہی ہے اور اسی نے آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کو پیدا کیا کہ یہ سب زیر فرمان الٰہی ہیں

أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ○ ادْعُوا رَبَّكُمْ

(لوگو!) سن رکھو کہ خدا ہی کی خلق ہے اور خدا ہی کا حکم ف۱ اللہ جو دنیا جہان کا پالنے والا ہے اس کی ذات (بڑی) بابرکت ہے - (لوگو!) اپنے پروردگار

تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ○ وَلَا تُفْسِدُوا فِي

(سے) گڑگڑا کر اور چپکے (چپکے) دعا کرتے رہو (کیونکہ) وہ (حد عبودیت سے) باہر قدم رکھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ف۲ اور (انتظام ملک کے) درست ہوئے

الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ

اور (خدا سے) ڈرتے اور (فضل کی) امید پر خدا سے دعائیں مانگتے رہو (کیونکہ) خدا کی رحمت

اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا

خلوص رکھنے والوں سے (بہت ہی) قریب ہے اور وہی (قادر مطلق) ہے جو (باران) رحمت سے آگے (آگے) ہواؤں کو بھیجتا ہے

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ

کہ (لوگوں کو مینہ کی آمد کی) خوشخبری پہنچا دیں یہاں تک کہ جب ہوا بھاری (بوجھل) بادلوں کو لے اڑتی ہے تو ہم کسی بستی کی طرف

ع ۱۳

ف۱ یہ ایک منادی ہے اور کلمہ الا اس پر دلالت کر رہا ہے جیسا ہمارے ہندوستان میں غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے جو منادی کی جاتی تھی اس کے الفاظ یہ ہوتے تھے خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم کمپنی بہادر کا

ف۲ یعنی بندہ ہمہ وقت خدا کے فضل و کرم کا محتاج ہے اور اگر اپنی احتیاج کو خدا کے آگے ظاہر کرنے میں مضایقہ کرتا ہے تو اس سے ایک طرح کا استغنا پایا جاتا ہے جو منافی عبودیت ہے اور ایک وجہ رضا و تسلیم کا ہے وہ علٰحدہ



مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ

جو افتادگی کی وجہ سے گویا مری پڑی تھی بادل کو ہانک دیتے ہیں پھر (وہاں) بادل سے پانی برساتے ہیں پھر پانی سے ہر طرح کے پھل (از زمین سے)

نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

ہم (قیامت کے دن) مُردوں کو (زمین سے) نکال کھڑا کریں گے (یہ اپنی قدرت کے آثار اس غرض سے بیان کرتے ہیں) تاکہ تم (لوگ ان باتوں سے)

نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ

اس کے پروردگار کے حکم سے اس کی پیداوار (بھی) عمدہ ہی نکلتی ہے اور جو (زمین) ایسی ہے کہ اس کی (زمین) ناقص ہے اس کی پیداوار (بھی) ناقص ہی نکلتی ہے اسی طرح

نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ ۝ لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ

ہم (اپنی قدرت کے) دلائل طرح طرح سے اُن لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں جن کا شیوہ شکرگزاری ہے ف بے شک ہم ہی نے نوح کو

قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي

اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو اُنھوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو! اللہ (ہی) کی عبادت کرو کیونکہ اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا

(اور اگر تم میرا کہا نہ مانو گے تو) مجھ کو تمہاری نسبت (قیامت کے) بڑے (ہولناک) دن کے عذاب کا (سخت) خوف ہے (اس پر) وہ لوگ جو اُن کی قوم میں سردار

لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي

کہ ہمارے نزدیک تو تم صریح گمراہی میں (پڑے ہو) (اس پر نوح نے) کہا بھائیو! مجھ میں تو گمراہی (کی کوئی بات) نہیں بلکہ میں تو

رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ

پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور تمہارے حق میں خیر خواہی کرتا ہوں

وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ

اور میں اللہ (کے بتانے) سے (ایسی) باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تم ہی میں کے ایک شخص کی معرفت

مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ

تمہارے پروردگار کا ارشاد تم کو پہنچا تاکہ وہ تم کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور تاکہ تم (خدا کے غضب سے) بچو اور تاکہ (آخر کار)

تُرْحَمُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ

تم پر رحم کیا جائے ۔ باایں ہمہ لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور اُن لوگوں کو جو کشتی میں اُن کے ساتھ (سوار) تھے (طوفان) سے نجات دی

وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ ۝ وَ

اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کو غرق کر دیا کیونکہ وہ لوگ (کفر کی وجہ سے) اندھے (ہو رہے) تھے اور

إِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ

ہم ہی نے قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اُنھوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو! اللہ (ہی) کی عبادت کرو کیونکہ اس کے سوا تمہارا

ف پانی اور پیداوار اراضی کی مثال سے مقصود یہ ہے کہ نزول قرآن سے بعض کو ہدایت اور بعض کو گمراہی ہوتی ہے مصلح کیہ
باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۱۲

غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖٓ

تو کیا تم (خدا کے غضب سے) نہیں ڈرتے (اس پر) اُن کی قوم میں جو لوگ سردار (اور) منکر تھے کہنے

اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ قَالَ

کہ ہم تو بلاشبہ تم کو حمق میں (مبتلا) پاتے ہیں اور (نیز) بلاشبہ ہم تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں (ہود نے) کہا

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

بھائیو! مجھ میں حمق (کی کوئی بات) نہیں بلکہ میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا ہوں

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ○ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ

تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیرخواہ ہوں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

جَاۗءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۭ وَاذْكُرُوْٓا

کہ تم ہی میں سے ایک شخص کی (معرفت) تمہارے پروردگار کا ارشاد تم کو پہنچا تاکہ وہ تم کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور (خدا کا وہ احسان) یاد کرو

اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

جب اس نے تم کو قوم نوح کے بعد (اُن کا) جانشین بنایا اور تن و توش کا پھیلاؤ (بھی) تم کو (اوروں سے) زیادہ دیا

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا

تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اُن لوگوں نے (ہود سے) پوچھا

لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا

کیا تم ہمارے پاس اس غرض سے (پیغمبر بن کر) آئے ہو کہ ہم اکیلے ایک خدا کی عبادت کرنے لگیں اور جن (معبودوں) کو ہمارے بڑے پوجتے

تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

پس اگر سچے ہو تو جس (عذاب) کا ہم کو ڈرلاوا دکھاتے ہو ہم پر لا نازل کرو (ہود نے) کہا کہ (یقین جان رکھو کہ) تم پر

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۭ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَاۗءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ

تمہارے پروردگار کی طرف سے عذاب اور غضب نازل ہوا (کا ہوا) کیا تم مجھ سے (بتوں کے) ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو

اَنْتُمْ وَاٰبَاۗؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ

تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (بے اصل) نام رکھ لیے ہیں (اور) اللہ نے ان (کے معبود ہونے) کی کوئی سند نہیں اتاری (بھلا) تو تم (عذاب کا) انتظار کرو

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ○ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا

میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں آخر کار ہم نے اپنی رحمت سے ہود کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ تھے بچا لیا

وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ وَاِلٰى

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اُن کی جڑ کاٹ کر پھینک دی اور وہ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں اور

منزل ۲

ع ۹ / ۸ / ۱۶

وقفِ لازم

ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَٰلِحًا ۘ قَالَ يَٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُۥ ؕ

ثمود کے بھائی صالح کو (ان کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا) انھوں نے (لوگوں کو جا کر) سمجھایا کہ بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو (کیونکہ) اُس کے سوا تمھارا کوئی (اور) معبود نہیں

قَدْ جَآءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ؕ هَٰذِهِۦ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ ءَايَةً فَذَرُوهَا

تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس ایک دلیل واضح آ چکی ہے (یعنی) یہی خدا کی (بھیجی ہوئی) اونٹنی تمھارے لیے ایک معجزہ ہے تو اسے (آزاد) چھوڑ دو

تَأْكُلْ فِىٓ أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○

کہ خدا کی زمین میں (جہاں چاہے) چرے اور تم اسے بُری نیت سے ہاتھ بھی نہ لگانا ورنہ عذاب الیم تم کو پکڑ لے گا

وَاذْكُرُوٓا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنۢ بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِى الْأَرْضِ

اور یاد تو کرو جب اس نے تم کو قوم عاد کے بعد سردار بنایا اور زمین پر آباد کیا

تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۚ

کہ نرم زمین سے (مٹی لے لے کر) محل تعمیر کرتے ہو وا اور پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔

فَاذْكُرُوٓا ءَالَآءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○ قَالَ

پس خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو تو (قوم ثمود) میں

الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِۦ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ

سردار لوگ جو غرور رکھتے تھے غریب لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لے آئے تھے کہنے لگے

ءَامَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِۦ ؕ قَالُوٓا إِنَّا

بھلا تم یقین کرتے ہو کہ صالح اپنے پروردگار کی طرف سے بھیجے گئے ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں جو چیز دے کر

بِمَآ أُرْسِلَ بِهِۦ مُؤْمِنُونَ ○ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا بِالَّذِىٓ

وہ بھیجے گئے ہیں ہم اس پر بلاشبہ ایمان رکھتے ہیں تو سردار کہنے لگے کہ جس چیز پر

ءَامَنتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ○ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ

تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے آخر انھوں نے اونٹنی (کی کونچوں) کو کاٹ ڈالا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی

وَقَالُوا يَٰصَٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ○

اور کہنے لگے کہ صالح! جس چیز سے تم ہمیں ڈراتے تھے اگر تم (خدا کے) پیغمبر ہو تو اُسے ہم پر لے آؤ

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِى دَارِهِمْ جَٰثِمِينَ ○ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ

تو ان کو بھونچال نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے پھر صالح ان سے (ناامید ہو کر) پھرے

وَقَالَ يَٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّى وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن

اور کہا کہ میری قوم! میں نے تم کو خدا کا پیغام پہنچا دیا اور تمھاری خیرخواہی کی مگر تم ایسے ہو کہ

وا ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ لوگ مٹی سے گارا اور اینٹیں بنا کر محل کھڑے کرتے

منزل ۲

ع

لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ

تم خیر خواہوں کو (اپنا) دوست نہیں سمجھتے تھے ف اور (اے پیغمبر حالات) لوط کو (یاد کرو) جب اُنھوں نے اپنی قوم سے (جاکر) کہا کیا تم لوگ ایسی

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

کہ دنیا جہان میں تم سے پہلے کسی نے ایسی بے حیائی نہیں کی کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَمَا كَانَ

شہوت رانی کے لیئے مردوں پر مائل ہوتے ہو (عورتوں کے ہوتے تم کو اس کی ضرورت تو ہی نہیں) مگر تم لوگ کچھ ہو ہی (حدِ اعتدال سے) بڑھے

جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

قوم لوط کا جواب بس یہی تھا کہ وہ (اپنے آپس میں) لگے کہنے کہ اِن لوگوں کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو (کیونکہ) یہ ایسے لوگ ہیں

يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

جو (بڑے) پاک صاف بننا چاہتے ہیں۔ پس ہم نے لوط کو اور اُن کے گھر والوں کو (عذاب سے) نجات دی مگر ایک اُن کی بی بی کہ پیچھے رہ جانے والوں

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور ہم نے اُن پر (پتھروں کا) مینہ برسایا تو (اے پیغمبر ذرا) دیکھنا کہ گنہگاروں کا انجام کیسا ہوا

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور (ہم ہی نے) مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) اُنھوں نے (لوگوں کو جاکر) سمجھایا کہ بھائیو! اللہ (ہی) کی عبادت کرو

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ

تمھارا کوئی (اور) معبود نہیں تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس دلیل واضح تو آ ہی چکی ہے تو ماپ اور تول پوری کیا کرو اور

الْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

لوگوں کو اُن کی چیزیں (جو خریدتے ہیں) کم نہ دیا کرو اور ملک میں اُس کا (انتظام) درست ہوئے پیچھے فساد نہ کرو

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْعُدُوْا

اگر تم ایمان دار ہو تو یہ (طریقِ حسنِ معاملت جو میں تم کو تعلیم کرتا ہوں) تمھارے حق میں بہت بہتر ہے اور تم جو (نیکی کے)

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ

ہر ایک رستے پر (بیٹھ کر) اُس شخص کو جو خدا پر ایمان لاتا ہے ڈراتے اور خدا کے رستے (پر چلنے) سے (اُس کو) روکتے اور راہِ خدا میں

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ

کجی پیدا کرنے کے درپے رہتے ہو اب (اس طرح) نہ بیٹھا کرو ف اور (خدا کا وہ احسان) یاد کرو کہ جب تم (شمار میں) کم تھے پھر خدا نے تمھاری

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ

کہ مفسدوں کا انجام کیسا ہوا کیا ہے۔ اور جس (شریعت) کے ساتھ میں تمھاری طرف بھیجا گیا ہوں اگر تم لوگوں میں سے ایک گروہ کو اُس کے برحق ہونے کا یقین ہے

ف قوم کے ہلاک ہوئے پیچھے حضرت صالح کا اُن سے خطاب کرنا طبیعتِ بشری کا تقاضا ہے کہ اُن کو زندہ فرض کرکے الزام دیا کہ اگر میری بات مان لیتے تو کیوں اِس نوبت کو پہنچتے بعینہٖ اسی طرح کا ایک واقعہ ہمارے پیغمبر صاحب کو بھی پیش آیا کہ جنگِ بدر میں جب مشرکین مکہ کو شکست ہوئی بہت سے مارے گئے اور بہت سے قید ہوئے تو آپ نے مقتولین کی لاشوں سے مخاطب ہو کر فرمایا ہل وجدتم ما وعد ربکم حقا ۱۲

ف۲ خدا نے دوسرے پیغمبروں کا بھی معجزہ نقل فرمایا ہے اور اُن کے بیان میں اُن کے معجزے مذکور ہیں جو اُن کی پیغمبری کے دلائل تھے مگر حضرت شعیب کا کوئی معجزہ سارے قرآن میں کہیں بھی مذکور نہیں اس پر مفسرین نے چند معجزے حضرت شعیب کی طرف منسوب کیے ہیں جیسے عصائے موسیٰ علیہ السلام کہ وہ ان ہی حضرت شعیب کا دیا ہوا تھا تو شعیب علیہ السلام کے مقولے میں لفظ بینہ سے تسلیم عصائے موسیٰ وغیرہ کی طرف اشارہ ہوگا یا شعیب علیہ السلام کا معلم مراد ہو کہ ماپ تول کا پورا کرنا۔ فساد نہ پھیلانا لوگوں کو راہِ خدا سے نہ روکنا یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کو معقول پسند آدمی بے دلیل تسلیم کرتا ہے ع آفتاب آمد دلیلِ آفتاب ۱۲

ع ١٧ — منزل ٢

بِطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

اور دوسرے گروہ کو یقین نہیں ہے تو صبر سے بیٹھے رہو یہاں تک کہ اللہ ہمارے (تمھارے) درمیان فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ

(اس پر) شعیب کی قوم میں جو لوگ سردار (اور اپنی دنیاوی جاہ و حشمت پر) مغرور تھے بولے کہ

يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۚ

اے شعیب ہم تجھکو اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں (ان کو) اپنی بستی سے نکال کر رہیں گے یا (یہی ہوگا کہ) تم لوگ (چار و ناچار) ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے

قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۝ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

(شعیب نے) کہا کیوں جی! اگرچہ ہم (تمھارے دین کو دل سے) ناپسند کرتے ہوں (تو بھی زبردستی تمھارے مذہب میں ملیں؟) جس حال میں کہ خدا نے ہم کو تمھارے

فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ

ہم تمھارے دین میں لوٹ آئیں تو بے شک (اس کے یہ معنی ہوں گے کہ) ہم نے اللہ پر جھوٹ بہتان باندھا اور ہم سے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ تمھارے دین میں لوٹ آئیں

اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ

مگر یہ کہ خدا جو ہمارا پروردگار ہے (وہ) چاہے (تو کچھ ہمارا زور نہیں) ہمارا پروردگار علم (الٰہی) کی رو سے تمام چیزوں پر حاوی ہے ہمارا بھروسا اللہ ہی پر ہے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں (جو جھگڑا ہے اگر ٹھیک ہے تو ہی اس کا) حق حق فیصلہ کر اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ

اور قوم شعیب کے جو لوگ سردار (اور ان کی رسالت سے) منکر تھے (وہ) آپس میں کہنے لگے کہ اگر تم شعیب کے کہنے پر چلے تو اس میں شک نہ سمجھنا کہ

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

پھر تو تم برباد ہو گئے۔ غرض کہ ان لوگوں کو زلزلے نے آ لیا اور اپنے گھروں میں (جیسے بیٹھے تھے) بیٹھے (کے بیٹھے) رہ گئے ف

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ڔ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (ایسے مٹے کہ) گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہ تھے جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ

وہی برباد ہوئے (جب قوم شعیب عذاب الٰہی سے ہلاک ہو چکی) تو شعیب ان (کے پاس) سے ٹل گئے اور (چلتے وقت ان سے مخاطب کر) بولے کہ بھائیو

اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰي قَوْمٍ

میں نے تو تم کو اپنے پروردگار کے احکام پہنچا ہی دیئے تھے اور تمھاری خیر خواہی کرتا رہا لیکن تم نے نہ مانا) تو جن لوگوں نے (میری نصیحت کو) نہ مانا (اب)

كٰفِرِيْنَ ۝ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا

ان پر کیسے افسوس کروں۔ اور جس بستی میں ہم نے پیغمبر بھیجا (اور بستی والوں نے اس کا کہنا نہ مانا تو) وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے مبتلائے سختی و مصیبت بھی کیا

الجزء التاسع ۹

ف یعنی زلزلے نے اتنی بھی مہلت نہ دی کہ کہیں کو نکل سکیں ۱۲

منزل ۲

ع ۱

بالاسلم

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ

تاکہ یہ لوگ (ہمارے حضور میں) گڑگڑائیں پھر ہم نے سختی کی جگہ آسانی کو بدلا

السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ

یہاں تک کہ خوب بڑھے (چڑھے) اور گئے کہنے کہ اس طرح کی سختیاں اور راحتیں تو ہمارے بڑوں کو بھی پہنچ چکی ہیں (یعنی یہ زمانے کے اتفاقات ہیں)

وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ

تو (اس کج فہمی کی سزا میں) ہم نے ان کو دفعتًہ (عذاب میں) دھر پکڑا اور وہ (اس سے) بے خبر تھے اور اگر

اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ

(ان) بستیوں (کے رہنے) والے (خدا پر) ایمان لاتے اور پرہیزگاری (کا طریقہ) اختیار کرتے تو ہم آسمان

وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ

و زمین کی برکتوں (کے دروازوں) کو ان پر کھول دیتے مگر ان لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ان کی ان کرتوتوں کی سزا میں جو وہ کرتے تھے

اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ

(تمہاری ان) بستیوں کے رہنے والے اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات آ نازل ہو اور وہ سوتے پڑے ہوں۔ یا (تمہاری ان)

اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا

بستیوں کے رہنے والے اس سے نڈر ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن دہاڑے آ نازل ہو اور وہ کھیل کود میں (مشغول) ہوں تو کیا

مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ

اللہ کے داؤ سے نڈر ہو گئے ہیں سو اللہ کے داؤ سے تو وہی لوگ نڈر ہوتے ہیں جو (آخر کار) برباد ہونے والے ہیں۔ جو

يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ

لوگ اہل زمین کے (ہلاک ہونے کے) پیچھے زمین کے وارث ہوتے ہیں کیا اس بات سے بھی ان کو ہدایت نہ ہوئی کہ اگر ہم چاہیں تو

اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

(پہلی امتوں کی طرح) ان کے گناہوں کے سبب ان پر (بھی) مصیبت لا نازل کریں (مگر یہ لوگ عبرت پذیر ہیں نہیں) اور ہم ان کے دلوں پر مہر کر دیتے

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

(اے پیغمبر) یہ چند بستیاں ہیں جن کے حالات ہم تم کو سناتے ہیں (تاکہ تمہاری قوم کو تنبیہ ہو) اور ان کے پیغمبر

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ

ان لوگوں کے پاس معجزے بھی لے کر آئے مگر یہ لوگ (ایسی سرشت ہی کے) نہ تھے کہ جس چیز کو پہلے جھٹلا چکے ہوں (معجزے دیکھ کر) اس پر ایمان لے آئیں

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ

کافروں کے دلوں پر خدا اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے۔ اور ہم نے تو ان میں سے اکثروں میں (مطلقًا) عہد (کا پاس) نہ پایا ف اور ہم نے تو

ف عہد سے اس عہد فطرۃ کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک آدمی فطری سمجھ کی رو سے خدا کو مانتا ہے اور پھر اس عہد پر قائم نہیں رہتا اور احکام الٰہی کے بجا لانے میں بے پروائی کرتا ہے ١٢

منزل ٢ ع ١٢ ٢

وَجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى

ان میں سے اکثروں کو نافرمان ہی پایا - پھر (جن پیغمبروں کے حالات اوپر بیان ہوئے) اُن کے بعد ہم نے موسیٰ کو

بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

معجزے دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اُن لوگوں نے معجزوں کے ساتھ (بڑی بڑی) گستاخیاں کیں تو (اے پیغمبر) دیکھنا

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ

مفسدوں کا کیسا انجام ہوا — اور موسیٰ نے (فرعون سے مخاطب ہو کر) کہا کہ اے فرعون میں

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ

پروردگار عالم کی طرف سے بھیجا ہوا (آیا) ہوں - میرا فرض منصبی ہے کہ سچ کے سوا خدا کی طرف کوئی سی بات بھی منسوب کروں

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ

بلاشبہ میں تم لوگوں کے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے معجزے لے کر آیا ہوں تو (اے فرعون) بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کر دے

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

(فرعون) بولا اگر تو (واقع میں) کوئی معجزہ لے کر آیا ہے اور اپنے دعوے میں سچا ہے تو وہ (معجزہ) لا دکھا

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ

اس پر (موسیٰ نے) اپنی لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح ایک اژدہا ہے اور اپنا ہاتھ (باہر) نکالا تو کیا دیکھتے ہیں

بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا

کہ وہ دیکھنے والوں کی نظروں میں (بڑا) چمک رہا ہے (اس پر) فرعون کے لوگوں میں سے جو (اُس کے) درباری تھے (آپس میں) لگے کہنے کہ یہ تو

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝

بڑا ماہر جادوگر ہے - چاہتا ہے کہ تم (سب) کو تمہارے ملک سے نکال باہر کرے تو (اب تم لوگ) کیا صلاح دیتے ہو

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ

(آخر کار) سب مل کر (فرعون سے) کہا کہ موسیٰ اور اُس کے بھائی ہارون (کے معاملے) کو اُس وقت ملتوی رکھیے اور اطراف (و جوانب کے) قصبات

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

ماہر جادوگروں کو (جمع کر کے) آپ کے حضور میں حاضر کریں - غرض کہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے (اور) لگے کہنے

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

کہ اگر ہم (موسیٰ پر) غالب آئے تو ہم کو (اس کا) بہت بھاری انعام ملنا چاہئے (فرعون نے) کہا ہاں ہاں اور (نہ صرف انعام بلکہ) ضرور تم (دربار کے) مقربین (میں سے ہو گے)

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝

اس پر جادوگروں نے (موسیٰ سے) کہا کہ اے موسیٰ یا تو تم (اپنی لاٹھی) سب کے سامنے ڈالو اور یا ہم ہی (اپنا سامان) ڈالیں

منزل ٢

ع ١٣/٩/٣

قَالَ أَلْقُوا ۚ فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ

(موسیٰ نے) کہا (اچھا پہلے) تم ہی ڈالو جب انہوں نے (اپنی لاٹھیاں اور رسیاں) ڈالیں تو جادو کر کے لوگوں کی نظر بندی کر دی (اور ان کو ڈرا دیا)

وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ۝ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۚ

اور (بہت ہی) بڑا (بھاری) جادو (بنا کر) لائے اور (اُس وقت) ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ تم بھی اپنی لاٹھی (میدان میں) ڈال دو (موسیٰ نے لاٹھی ڈال دی)

فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا

تو کیا دیکھتے ہیں کہ جادوگروں نے جو جھوٹ موٹ کے سانپوں کا ڈھکوسلا بنا کھڑا کیا تھا لاٹھی (اژدہا بن کر سب کو) نگلے چلی جا رہی ہے (پس) حق ثابت ہوا اور جو کچھ

يَعْمَلُونَ ۝ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ۝ وَأُلْقِيَ

(سب) ملیا میٹ ہو گیا پس فرعون اور اُس کے لوگ اُس اکھاڑے میں ہارے اور ذلیل (و خوار) ہو گئے

السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَىٰ

جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) بول اُٹھے کہ ہم تو پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے ایمان لائے

وَهَارُونَ ۝ قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ

فرعون بولا (کیا) اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ کے حامی اور ایمان لے آئے

إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ

ہو نہ ہو یہ تمہارا اور موسیٰ کا فریب ہے کہ باہم اتفاق کر کے تم نے (اس) شہر میں (آ کر) یہ ہنگامہ مچایا ہے تاکہ شہر کے لوگوں کو (یعنی ہم سب کو) اس شہر سے

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ

تم کو اپنے کئے کا نتیجہ ابھی (تھوڑی دیر میں) معلوم ہو جائے گا۔ میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اُلٹے (سیدھے) کٹواؤں

ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝

پھر تم سب کو سولی پر چڑھاؤں تو بھی ف۱ وہ لگے کہنے کہ (ہم تیری اس سختی سے نہیں ڈرتے) ہم کو تو (مر کر) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ

اور تو نے ہم میں قصور بھی کیا پایا یہی نا کہ جب ہمارے پروردگار کے معجزے ہمارے سامنے آئے تو ہم اُن پر ایمان لے آئے اور اے ہمارے (رب) ہم پر صبر کا فیضان کر

عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝ وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ

اور (ہم کو) فرماں برداری (ہی) کی حالت میں ہم کو دنیا سے اٹھا لے۔ اور فرعون کے لوگوں میں سے بڑے بڑے سرداروں نے (فرعون سے) کہا

فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ

کہ کیا آپ موسیٰ اور اُس کی قوم (کے لوگوں) کو اسی حال پر رہنے دیں گے کہ ملک میں فساد پھیلاتے پھریں

وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا

اور آپ کے (بنائے ہوئے) بتوں سے سرتابی کرتا ہے ف۲ (فرعون) بولا (نہیں) ہم ابھی اِن کے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ماریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ

ف۱ اُلٹے سیدھے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں کاٹ دینے سے مراد یہ کہ مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں کہ اس سے سارا بدن بے کار ہو جاتا ہے ۱۲

ف۲ فرعون اپنے تئیں سب سے بڑا معبود سمجھتا تھا اور اطراف ملک کے لوگوں کے لئے پرستش کے لئے اس نے بت بنا دئے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ گائیوں کو پجواتا تھا ۱۲

منزل ۲



فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَ

(ہر طرح سے) غالب ہیں ف۱ (یہ سن کر) موسیٰ نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور

اصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ

صبر کیے رہو ملک تو سب اللہ ہی کا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝ قَالُوا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَ

انجام (بخیر) پرہیزگاروں (ہی) کا ہے وہ کہنے لگے کہ تمہارے آنے سے پہلے اور

مِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

تمہارے آنے کے پیچھے ہم کو (فرعون کے ہاتھ سے) تکلیفیں (ہی تکلیفیں) پہنچتی رہیں (موسیٰ نے) کہا کہ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور

يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ وَلَقَدْ أَخَذْنَا

تم کو ملک میں (اس کا) جانشین بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور ہم نے تو

آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

فرعون کے لوگوں کو برسوں کی خشک سالیوں اور میووں کی پیداوار کے نقصان (میں رکھی) میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ نصیحت حاصل کریں

فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ

تو جب ان کو کوئی فائدہ پہنچتا تو کہتے یہ ہمارا حق ہی (اور ہماری وجہ سے ہی) اور اگر ان پر کوئی مصیبت آتی

يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ

تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتاتے سن رکھو! ان کی نحوست تو خدا کے ہاں (ان کی تقدیر میں لکھی جا چکی) ہے

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا

لیکن ان میں سے اکثروں کو (یہ حقیقت) معلوم نہیں تھی ف۲ اور (فرعون کے) لوگوں نے موسیٰ سے کہا کہ تم کوئی سی نشانی بھی ہمارے سامنے لاؤ تاکہ اس کے ذریعے سے تم ہم پر

فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَ

تو (جادو) بھی کرو ہم تو تم پر (کسی طرح) ایمان لانے والے نہیں پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں

الْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا

ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون کہ یہ سب جدے جدے معجزے تھے اس پر بھی وہ لوگ اکڑتے رہے

وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى

اور نافرمانی تو ان لوگوں کا شیوہ ہی تھا ف۳ اور جب (جب) ان پر عذاب نازل ہوتا (تو) کہتے اے موسیٰ

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ

تم سے جو عہد اس نے (نبوت کا) کیا ہے اس کے واسطے سے اپنے پروردگار سے ہمارے حق میں دعا کرو اور اگر تم نے ہم سے عذاب دور کر دیا

ف۱ لڑکوں کا مارنا اور لڑکیوں کا زندہ رکھنا ایک تو حضرت موسیٰ کی ولادت کے وقت ہوتا تھا پھر بیچ میں ہاتھ روک لیا تھا۔ اب جادوگروں کے ایمان لانے پر فرعون نے وہی اپنا ظلم سابق پھر شروع کیا پہلی دفعہ کا ظلم تو موسیٰ کے تولد کو روکنے کے لیے تھا اور اب اس دفعہ کا بنی اسرائیل کی قوت توڑنے کی غرض سے

ف۲ الفاظ قرآنی تو زمانہ حال پر دلالت کرتے ہیں اور قصہ زمانہ سابق کا ہے اور اس کلام کے مخاطب ہمارے پیغمبر صاحب ہیں تو نزول کے وقت کے رعایت کرتے ہوئے ترجمے میں ہم نے ماضی کے صیغے اختیار کیے ہیں ۱۲

ف۳ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ "حضرت موسیٰ کو فرعون سے چالیس برس مقابلہ رہا اس کو بنی اسرائیل کو اپنے وطن جانے دے اُس نے نہ مانا اُن کی بددعا سے یہ بلائیں گریں دریائے نیل چڑھ گیا۔ کھیت اور باغ اور گھر بہت تلف ہوئے اور ٹڈی سبزی کھا گئی اور آدمیوں کے بدن میں اور کپڑوں میں جوئیں پڑ گئیں اسی طرح ہر چیز میں مینڈک پھیل گئے اور ہر پانی لہو بن گیا آخر ہرگز نہ مانا ۱۲

لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۝ فَلَمَّا

تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو بھی ضرور تمہارے ساتھ بھیج دیں گے پھر جب ہم

كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ هُم بَٰلِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ۝

ایک وقت خاص کے لیے جس تک اُن کو پہنچنا تھا عذاب اُن سے ٹال دیتے تو وہ فوراً ہی بدعہدی کرنے لگتے

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَٰهُمْ فِى الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِـَٔايَٰتِنَا وَكَانُوا

(غرض) آخر کار ہم نے اُن سے (اُن کی شرارتوں کا) بدلہ لیا (ہی) لیا یعنی اس (جرم) کی پاداش میں کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے اور

عَنْهَا غَٰفِلِينَ ۝ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ

اُن سے بے پروائی کرتے تھے ہم نے اُن کو سمندر میں غرق کر دیا ف۱ اور ملک شام کی زمین جس میں ہم نے (زرخیز ہونے کی) برکت دی تھی (آخر کار) ہم نے

مَشَٰرِقَ الْأَرْضِ وَمَغَٰرِبَهَا الَّتِى بَٰرَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ

اُس کے پورب اور پچھم کا مالک کر دیا جو (فرعون کے یہاں) کمزور سمجھے جاتے تھے اور (اے پیغمبر) چونکہ

رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَآءِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ

بنی اسرائیل نے (فرعون کے ظلموں پر) صبر کیا اس لیے تمہارے پروردگار کا وعدۂ نیک (جو اُس نے) بنی اسرائیل (سے کیا تھا اُن) کے حق میں پورا ہوا ف۲

يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُۥ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ۝ وَجَٰوَزْنَا

فرعون اور اُس کی قوم (کے لوگ بنی اسرائیل کے ساتھ) کرتے اور (بڑی بڑی) اونچی عمارتیں (اُن سے بیگاریں) بنواتے تھے (اُن سارے انتظام کو) ہم نے

بِبَنِىٓ إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰٓ أَصْنَامٍ

بنی اسرائیل کو سمندر پار پہنچا دیا تو وہ ایسے لوگوں پر سے ہو کر گزرے جو اپنے بتوں پر (پرستش کے واسطے) جمے بیٹھے تھے

لَّهُمْ ۚ قَالُوا يَٰمُوسَى اجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ ءَالِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ

(اُن کو دیکھ کر بنی اسرائیل موسیٰ سے) لگے کہنے کہ اے موسیٰ جس طرح اِن لوگوں کے پاس بُت ہیں (ایسا ہی) ایک بُت ہمارے لیے بھی بنا دو (موسیٰ نے

قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَٰطِلٌ مَّا كَانُوا

(بڑے ہی) جاہل لوگ ہو (اور) یہ (بُت پرست) لوگ جس (دین) میں ہیں وہ تباہ ہونے والا ہے اور جو عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں (سب) لغو ہیں

يَعْمَلُونَ ۝ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى

(موسیٰ نے یہ بھی) کہا کیا (تم چاہتے ہو کہ) خدا کے سوا کوئی (اور) معبود تمہارے لیے تجویز کروں حالانکہ اُسی نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں پر برتری دی ہے

الْعَٰلَمِينَ ۝ وَإِذْ أَنجَيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ

(تو کیا اُس کے احسان کا یہی بدلہ ہے؟) اور (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی کہ وہ لوگ تم کو (یعنی تمہارے بڑوں کو) بہت

الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم

تکلیفیں دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کر ڈالتے اور تمہاری عورتوں (یعنی بیٹی ذات) کو (اپنی خدمت کے لیے) زندہ رکھتے اور اس میں

منزل ۲

ف۱ شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ یہ سب بلائیں اُن پر آئیں ایک ہفتے کے فرق سے اول حضرت موسیٰ فرعون کو کہہ آتے کہ اللہ تم پر یہ بلا بھیجے گا پھر وہی بلا آتی پھر مضطر ہوتے حضرت موسیٰ کی خوشامد کرتے اُن کی دعا سے دفع ہوتی پھر منکر ہو جاتے آخر کو وبا پڑی نصف شب کو سارے شہر میں ہر شخص کا پہلا بیٹا مر گیا وہ لگے مُردوں کے غم میں حضرت موسیٰ اپنی قوم کو لے کر شہر سے نکل گئے پھر کئی روز کے بعد فرعون پیچھے لگا دریائے قلزم پر جا پکڑا وہاں یہ قوم سلامت گزر گئی اور فرعون ساری فوج سمیت غرق ہوا ۱۲

ف۲ وعدۂ نیک سے بنی اسرائیل کا ملک شام پر مسلط کرنا مراد ہے ۱۲

بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ وَوٰعَدْنَا مُوسٰى ثَلٰثِينَ لَيْلَةً وَّ

(تمہارے صبر کی) بڑی (سخت) آزمائش تھی (جو) تمہارے رب کی طرف سے (ہوتی تھی) اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور

اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقٰتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسٰى

ہم نے دس (راتیں اور) بڑھا کر (اُن) سے تیس کو پورا (چالیس) کر دیا اور یوں پروردگار موسیٰ کا وعدہ چالیس رات کا پورا (چلہ) ہوگیا۔ ف اور موسیٰ

لِاَخِيهِ هٰرُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ

اپنے بھائی ہارون سے کہتے گئے کہ میری قوم (کے لوگوں) میں میری نیابت کرتے رہنا اور (ان میں) عمل (قائم) رکھنا اور مفسدوں کے رستے نہ چلنا

الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَمَّا جَاءَ مُوسٰى لِمِيقٰتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ

اور جب موسیٰ ہمارے وعدے کے مطابق (کوہ طور پر) حاضر ہوئے اور اُن کا پروردگار اُن سے ہم کلام ہوا تو (موسیٰ نے) عرض کیا

رَبِّ اَرِنِيٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۚ قَالَ لَنْ تَرٰىنِي وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

کہ اے پروردگار تو (اپنے تئیں) مجھے دکھا کہ میں تیری طرف ایک نظر دیکھوں (خدا نے) فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے ہاں (ایسا ہی شوق ہے)

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِي ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ

اگر ہم اس پر ایک کرشمہ قدرت کے ذریعے سے جلوہ فرما ہوں گے (اس کو دیکھو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو (جانا کہ) ہم کو (بھی) دیکھ سکو گے پھر جب اُن کا پروردگار

جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ

اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے پھر جب ہوش میں آئے تو بول اٹھے کہ (اے پروردگار) تیری ذات پاک ہے میں (نے جو دیکھنے کی بے جا درخواست کی تھی) تیری

اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ يٰمُوسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ

اور (تجھ پر) ایمان لانے والوں میں پہلا (ایمان لانے والا بندہ) میں ہوں (خدا نے) فرمایا کہ اے موسیٰ ہم نے تم کو

عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِي وَبِكَلَامِي ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِينَ ۝

اپنی پیغمبری اور ہمکلامی سے (دوسرے) لوگوں پر امتیاز بخشا تو جو (صحیفہ تورات) ہم نے تم کو عنایت فرمایا ہے اس کو لو اور شکر گزار رہو

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيلًا لِّكُلِّ

اور ہم نے (تورات کی) تختیوں میں موسیٰ کے (کارآمد) ہونے کے لئے ہر طرح کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی تھی

شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيكُمْ

تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ (اس کتاب تورات) کو زور (مضبوطی) سے پکڑے رہو (یعنی اس پر عمل کرو) اور اپنی قوم کے لوگوں کو بھی حکم دو کہ اس کتاب کی اچھی

دَارَ الْفٰسِقِينَ ۝ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي

نافرمانوں کے گھر بھی دکھا دیں گے (کہ کیسے اجڑتے ہیں) ف اور جو لوگ ناحق (ناروا) ملک میں اکڑتے (پھرتے) ہیں

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۖ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا

(یعنی فرعون اور اس کی قوم کے لوگ) ہم اُن کو اپنے احکام سے برگشتہ کئے رہیں گے اور اگر یہ سب نشانیاں بھی دیکھ لیں

ف موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے وعدہ کیا تھا کہ تم کوہ طور پر آ کر ایک مہینے تک عبادت الٰہی کرو تو ہم تم کو تورات عنایت کریں گے یہ تنہائی کی طرح کی خلوت تھی جو ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نبوت سے پہلے غار حرا میں کیا کرتے تھے پھر خدا نے ایک عشرے کا اضافہ کر دیا تاکہ اپنا پورا تزکیہ کر لیں جب چلہ پورا ہو گیا تو تورات ملی اور طور سے رخصت ہوئے۔

ف جن کاموں کے کرنے کا حکم ہے وہ سب اچھے ہیں اور جن کی مناہی ہے وہ برے فعل ہیں۔

ف جو معنی ہم نے ترجمے میں اختیار کئے ہیں اُن کی رو سے نافرمانوں کے گھر سے مراد اہل مصر کے گھر ہیں اُن کے ظلموں کی وجہ سے بنی اسرائیل کو مصر چھوڑنا پڑا پھر آخر کو آپ بھی اجڑ گئے یا نافرمانوں کے گھروں سے مراد ہو ملک شام جس کا وعدہ بنی اسرائیل سے تھا اور موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں تو نہیں مگر اُن کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کے ہاتھ آیا پہلی صورت میں کلام بطور عبرت کے ہے اور دوسری صورت میں بشارت مگر بشارت کی صورت میں ترجمہ یوں ہوگا کہ نافرمانوں کے گھر بھی دکھا دیں گے (اور تم اُن میں بسو گے)

سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ

سیدھا رستہ دیکھ پائیں تو اُس کو (اپنا) مسلک (یعنی طریقہ) نہ بنائیں اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھ پائیں تو اُس کو (اپنا) مسلک بنالیں

سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا

یہ کجروی اُن میں اِس سے پیدا ہوئی کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے بے پروائی کرتے رہے۔ اور جن لوگوں نے

بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ہماری آیتوں کو اور (روزِ) آخرت کے پیش آنے کو نہ مانا اُن کا کیا دھرا سب اکارت ہے سزا اُن کو اُن ہی اعمال (بد) کی دی جائے گی جو (دنیا میں) کرتے تھے

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا

اور موسیٰ کے (کوہ طور پر گئے) پیچھے اُن کی قوم (کے لوگوں) نے اپنے زیور (گلا گر اُس) کا ایک بچھڑا بنا کھڑا کیا کہ وہ ایک جسم (بے روح) تھا جس کی آواز بھی

أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ۝

اتنی بات بھی نہ دیکھی کہ وہ آپ بات چیت بھی تو نہیں کر سکتا اور نہ اِن کو دین کا کوئی رستہ دکھا سکتا ہے (بہرکیف) یہ لوگ بچھڑے کو (پرستش کے لیے) لے بیٹھے اور ایسا

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا

اور جب اُن کا کیا اُن کے آگے آیا ف اور انھوں نے اپنے تئیں (راہِ راست سے) بھٹکا ہوا پایا تو لگے کہنے کہ اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے گا

رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ

اور ہمارے قصور معاف نہ فرمائے گا تو بے شک ہم گھاٹے میں آجائیں گے اور جب موسیٰ (کوہِ طور سے)

إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ

اپنی قوم کی طرف غصّے اور رنج میں بھرے ہوئے لوٹے (تو لوگوں سے مخاطب ہو کر) بولے کہ میرے (گئے) پیچھے میری غیبت میں تم نے یہ (گوسالہ پرستی کی)

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ

کیا تم لوگ اپنے پروردگار کے حکم کے منتظر نہ رہ کر جلدی کر بیٹھے؟ اور موسیٰ نے (مارے غصّے کے توراۃ کی) تختیوں کو پھینک دیا اور اپنے بھائی (ہارون) کے سر

إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي

(کے بال) پکڑ کر ان کو اپنی طرف کھینچنے لگے (اس پر ہارون نے کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا اور قریب تھا کہ مجھ کو مار ڈالیں

فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ قَالَ

تو (میری بے حرمتی کرنے سے) دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دو اور مجھ کو (اِن) ظالم لوگوں کے ساتھ مت سانو (اس پر موسیٰ نے متنبہ ہو کر خدا سے) دعا کی

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

کہ اے میرے پروردگار میرا اور میرے بھائی کا قصور معاف فرما اور ہم (دونوں) کو اپنی رحمت (کے سایہ) میں لے لے اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ

(خدا نے فرمایا کہ موسیٰ!) جو لوگ بچھڑے کو پرستش کے لیے لے بیٹھے عنقریب اُن پر اُن کے پروردگار کا غضب نازل ہوگا اور

ف سقط فی ایدیہم عربی کا ایک خاص محاورہ ہے اور ندامت۔ اور پشیمانی اور افسوس اور پچھتانے کے محل پر استعمال کیا جاتا ہے لفظی معنی ہیں اُن کے ہاتھوں میں گرا دیا گیا۔ مفسرین نے کئی توجیہیں کی ہیں کہ ندامت سے اور ان لفظوں سے کیا تعلق ہے مگر وہ توجیہیں تاویل کی طرح کی ہیں ہم نے اصل خیال کو پیش نظر رکھ کر کسی قدر لفظوں سے ملتا ہوا ترجمہ کر دیا ہے اگر لفظوں کا خیال نہ کرتے تو نادم ہوئے یا پشیمان ہوئے یا پچھتائے ترجمہ کرتے ۱۲

فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا

(اس) دنیا کی زندگی میں ذلت (اس کے علاوہ) اور جھوٹ بہتان باندھنے والوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور جو لگ

السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

گناہوں کے مرتکب ہوئے پھر اس کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو بے شک تمہارا پروردگار توبہ کے بعد

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚ

البتہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب موسیٰ کا غصہ فرو ہوا تو انہوں نے (تورات کی) تختیوں کو (زمین پر سے) اٹھا لیا

وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ۝ وَاخْتَارَ

اور تورات کے نسخے میں ان لوگوں کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں (دکانی) ہدایت اور (ردانی) رحمت ہے اور

مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

موسیٰ نے ہمارے وعدے (پر حاضر لانے) کے لیے اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کیے پھر جب ان کو زلزلے نے آلیا

قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا

تو (موسیٰ نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر تو چاہتا تو مجھ سمیت ان لوگوں کو پہلے ہی سے ہلاک کر دیتا ہم میں سے

فَعَلَ السُّفَهَاۗءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۗءُ

جو لوگ احمق ہیں وہ ایک حرکت کر بیٹھے کیا اس کی پاداش میں تو ہم کو ہلاک کیے دیتا ہے یہ سب تیرے کرشمے ہیں ان (کرشموں) سے جس کو تو چاہے

وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

اور جس کو چاہے ہدایت دے تو ہی ہمارا کارساز ہے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو

الْغٰفِرِيْنَ ۝ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

تمام بخشنے والوں سے بہتر (بخشنے والا) ہے ف اور اس دنیا اور آخرت (دونوں) کی بہتری ہمارے نام لکھ دے

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۗءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

ہم تیری ہی طرف رجوع ہو گئے (خدا نے) فرمایا کہ ہمارا جو عذاب ہے اس کو ہم جس پر چاہتے ہیں (مستوجب سمجھ کر) نازل کرتے ہیں اور ہماری (جو) رحمت (ہے)

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

وہ (اہل و نااہل) سب چیزوں کو شامل ہے تو ہم اس کو (خاص کر) ان لوگوں کے نام لکھ لیں گے جو پرہیزگاری اختیار کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں (ان سے ہماری مراد اس زمانے کے وہ اہل کتاب تھے) جو ہمارے (ان) رسول

النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

نبی امی (محمد) کی پیروی کرتے ہیں جن (کی بشارت) کو اپنے ہاں تورات

ف حضرت موسیٰ علیہ السلام گوسالہ پرستی کی توبہ کرنے کو اپنی قوم کی طرف سے ستر آدمی منتخب کرکے کوہ طور پر لے گئے وہاں جب ان لوگوں نے کلامِ الٰہی سنا تو موسیٰ سے درخواست کی کہ جب تک ہم خدا کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں تمہارے کہنے کا اعتبار نہیں کریں گے کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے اس گستاخی کی سزا میں جب ان پر بجلی آ گری اور ہلاک ہو گئے موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ خدایا یہ لوگ کم عقل ہیں ان پر رحم فرما تو خدا نے ان کو پھر زندہ کیا اگرچہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ لوگ کیوں گئے تھے مگر سیاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گوسالہ پرستی کی توبہ کرنے گئے تھے واللہ اعلم ۱۲۔

منزل ۲

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ

اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں ف۱ وہ اُن کو نیک کام (کرنے) کو کہتے اور بُرے کام سے اُن کو منع کرتے ہیں اور

الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ

پاک چیزوں کو اُن کے لیے حلال اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام کرتے ہیں اور (احکام سخت کے) بوجھ جو اُن لوگوں (کے سَر) پر (لدے ہوئے) تھے

الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَ

جو اُن پر (چڑھے ہوئے) تھے (ان) سب کو اُن پر سے دور کرتے ہیں ف۲ تو جو لوگ ان (پیغمبر محمد) پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کی اور ان کو مدد دی اور

اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

جو نور (ہدایت یعنی قرآن) ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے اُس کے پیچھے ہوئیے وہی لوگ کامیاب ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اُس خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں کہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

آسمانوں اور زمین کی (تمام) سلطنت اُسی کی ہے اُس کے سوا کوئی اور معبود نہیں (وہی) جِلاتا اور (وہی) مارتا ہے تو لوگو! اللہ پر ایمان لاؤ اور

رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ

اُس کے رسول نبی اُمّی (محمد) پر (بھی) کہ (وہ خود بھی) اللہ اور اُس کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اُن ہی کی پیروی کرو

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓي اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ

تاکہ تم سیدھے رستے پر آجاؤ۔ اور موسیٰ کی قوم میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو حق بات کی ہدایت اور حق ہی کے مطابق (لوگوں کے معاملات میں)

بِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ

انصاف (بھی) کرتے ہیں۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو بانٹ کر ایک ایک دادا کی اولاد کے الگ الگ بارہ قبیلے بنائے

اِلٰي مُوْسٰٓي اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ

اور جب موسیٰ سے اُن کی قوم (کے لوگوں) نے (پینے کو) پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا اس (سامنے والے) پتھر پر مارو

فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ

(عصا کا مارنا تھا) کہ پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (اور) ہر ایک قبیلے نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا

اور ہم نے بنی اسرائیل پر ابر کا سایہ کیا اور اُن پر منّ و سلویٰ اُتارا (اور اجازت دی) کہ

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

یہ ستھری چیزیں جو ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اُن لوگوں نے (اُن کا ذخیرہ کرنے میں ہماری) نافرمانی کی کہ بے حکم لگے ذخیرہ کرنے تو اس نافرمانی سے ہمارا کچھ نقصان نہیں کیا بلکہ اپنا (ہی نقصان کیا)

---

۱۹ ع ۹

ف۱ اُمّی کے لفظی معنے مادر زاد کے ہیں اور مراد ہے اَن پڑھ۔ اَن پڑھ ہونا اور سب لوگوں کے لیے عیب ہے مگر جناب پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے موجبِ فخر تھا کہ نہ پڑھے نہ لکھے اور وحی کے ذریعے سے بڑے بڑے پڑھے لکھوں کو دُنیا اور دین کے انتظام سکھا گئے ۱۲

ف۲ تورات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسوی شریعت کے احکام نماز، روزہ، طہارت، ذبیحہ وغیرہ بہت ہی سخت تھے چنانچہ نجس کپڑے کے کاٹ کر پھینک دینے اور بدن پر نجاست لگ جائے تو اُس کے چھیلنے کا حکم تھا یہودیوں کا ذبیحہ اس قدر مشکل ہے کہ شرعی طور پر ذبح کرنے والا سیکڑوں میں کوئی ہوتا ہے ۱۲

منزل ۲

وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ

اور جب بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا کہ اس گاؤں (اریحا) میں جا کر رہو اور اس (کی پیداوار) میں سے جہاں سے تمہارا جی چاہے کھاؤ

وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ ۚ

اور منہ سے حطۃ کہنا اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا (ایسا کرو گے) تو ہم تمہارے قصور معاف کر دیں گے

سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ○ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ

(اور) جو لوگ خلوص دل سے ہمارے حکم کی تعمیل کریں گے ہم ان کو (اپنی طرف سے) کچھ زیادہ بھی دیں گے۔ تو جو لوگ ان میں سے ظالم تھے وہ دعا

الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا

جو ان کو سکھائی گئی تھی (اس کو) بدل کر کچھ اور کہنے لگے تو ہم نے ان کی شرارتوں کی پاداش میں آسمان سے ان پر عذاب نازل کیا ف۱

يَظْلِمُونَ ○ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ

اور ان سے (بنی اسرائیل کو یاد دلانے کے لیے) اس گاؤں کا حال تو دریافت کرو جو دریا کنارے واقع تھا

إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

جب (اس کے رہنے والے) سنبت میں زیادتیاں کرنے لگے کہ جب ان کے سنبت کا دن ہوتا تو مچھلیاں سینہ سپر ان کے سامنے آ جمع ہوتیں

وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا

اور جب ان کے سنبت کا دن نہ ہوتا تو مچھلیاں ان کے پاس بھی نہ آتیں ف۲ چونکہ یہ لوگ نافرمان تھے ہم بھی اسی طرح ان کو مبتلائے آزمائش رکھتے

يَفْسُقُونَ ○ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ

اور جب ان میں سے بعض لوگوں نے (دوسرے لوگوں سے جو سنبت کے دن شکار کرنے سے منع کرتے تھے) کہا کہ جن لوگوں کو خدا

مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ

ہلاک کرنا یا ان کو عذاب سخت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے ان کو تم (بے فائدہ) کیوں نصیحت کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ (ہم تو) تمہارے پروردگار کی جناب

رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا

اور (یہ بھی) خیال ہے کہ شاید یہ لوگ باز آجائیں۔ تو جب (ان نافرمان لوگوں نے) وہ نصیحتیں جو ان کو کی گئی تھیں بھلا دیں تو

الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ

جو لوگ برے کام سے منع کرتے تھے ان کو تو ہم نے بچا لیا اور جو لوگ شرارت (یا ظلم) کرتے تھے ان کی نافرمانیوں کی پاداش میں ہم نے ان کو

بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ○ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ

عذاب سخت میں مبتلا کیا۔ پھر جس کام سے ان کو منع کیا جاتا تھا جب اس میں حد سے بڑھ گئے

قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ○ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ

تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ (اور وہ بندر بن گئے) اور (اے پیغمبر بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے (ان کو) آگاہ کر دیا

ع ۵/۱۰ ۴۰ منزل ۲

ف۱ یہاں سے لے کر یہاں تک جن باتوں کا مذکور ہے وہ سب پہلے پارے کے چھٹے رکوع میں آ چکی ہیں ان کو دیکھنا چاہیے ۱۲ ف۲ سنبت ہفتے کے دن کو کہتے ہیں اور اس کا مختصر مذکور بھی پہلے پارے کے آٹھویں رکوع میں آ چکا ہے ۱۲

لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ

کہ وہ ضرور اُن پر روزِ قیامت تک ایسے حاکم مسلط رکھے گا جو اُن کو بُری (بُری) تکلیفیں پہنچاتے رہیں گے

إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ وَقَطَّعْنَاهُمْ

(اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار البتہ سزا بھی بہت جلد دیتا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ

گروہ گروہ کرکے مُلک (کے اطراف وجوانب) میں پراگندہ کر دیا (سو) اُن میں سے بعض تو نیک تھے اور بعض نیک نہیں تھے اور ہم نے اُن کو

بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ

سکھ اور دُکھ (دونوں طرح) سے آزمایا تاکہ (ہماری طرف) رجوع لائیں۔ پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف (اُن کے) جانشین ہوئے

خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ

کہ (وہ) بڑوں کی جگہ کتاب (تورات) کے وارث (تو) بنے (مگر کس طرح کہ تبدیل حکم الٰہی کے صلے میں) اُن کو اس دنیائے دُوں کی (رکنی) چیز ملے تو اُس کو لے لیتے اور کہتے

سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ

کہ یہ گناہ تو ہمارا معاف ہو ہی جائے گا اور اگر اسی طرح کی کوئی دُنیاوی چیز (پھر) اُن کے سامنے آجائے تو اُسے (بھی) لے کر رہیں ف۱ کیا اِن لوگوں سے

عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَ

وہ عہد جو کتاب (تورات) میں لکھا ہے لیا نہیں گیا کہ حق بات کے سوا دوسری بات خدا کی طرف منسوب نہیں کریں گے اور

دَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

جو کچھ اُس (کتاب) میں ہے اُنھوں نے اُس کو پڑھ لیا اور جو لوگ پرہیزگار ہیں آخرت کا گھر اُن کے حق میں (اس دنیا سے) کہیں بہتر ہے (اے بنی اسرائیل) کیا تم (اتنی بات)

وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ

نہیں سمجھتے اور (بنی اسرائیل میں سے) جو لوگ کتاب (تورات) کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں تو ہم ایسے نیکوکاروں کے ثواب کو ضائع نہیں ہونے دیں گے

الْمُصْلِحِينَ ۝ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا

اور (اے پیغمبر اپنے وقت کے یہود کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب ہم نے اِن (کے بڑوں) پر پہاڑ کو اس طرح لا لٹکایا کہ گویا وہ سایبان تھا اور سمجھے

أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ

کہ یہ (پہاڑ) اِن پر آن گرا کہ اور ہم نے حکم دیا کہ یہ کتاب (تورات) جو ہم نے تم کو دی ہے (اس کو خوب) مضبوطی کے ساتھ لیے رہنا اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اُس کو یاد

تَتَّقُونَ ۝ وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ

رکھنا تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ اور (اے پیغمبر اِن لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی اُن کی پیٹھوں سے

ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ

اُن کی نسلوں کو باہر نکالا اور اُن کے مقابلے میں خود اُن ہی کو گواہ بنایا اس طرح پر کہ اُن سے پوچھا کیا میں تمہارا پروردگار نہیں سب نے کہا

منزل ۲

۲۱ ع ۹ ۱۱

ف۱ یہود کو خدا کے ساتھ ناحق کی خصوصیت کا دعویٰ تھا وہ کہا کرتے تھے نحن ابناء الله واحباؤه یعنی ہم خدا کے بیٹے اور اُس کے چہیتے ہیں اور لن تمسنا النار الا اياما معدودة یعنی چند روز کے سوا دوزخ کی آگ ہم کو چھوئے گی بھی تو نہیں اور ان ہی دعاوی کی وجہ سے اُن کو تحریف تورات پر جرأت ہوئی تھی آیۃ کا مطلب یہ ہوا کہ اب تک جو اُنھوں نے تحریف تورات کی تھی وہ بھی اس جرأت بے جا کی وجہ سے اور آیندہ بھی کتاب اُن کے ہاتھ میں محفوظ نہیں ہے کہ سامنے آئی اور اُن کے من بھائے ۱۲



شَهِدْنَا ۚ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِينَ ۙ

ہم (اس بات کے) گواہ ہیں (اور یہ اس غرض سے کیا کہ) ایسا نہ ہو کہیں قیامت کے دن تم کہنے لگو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر ہی رہے (کیونکہ کسی نے ہم کو جتایا بتایا نہیں)

أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ

یا کہنے لگو کہ شرک ابتدا میں تو ہمارے بڑوں نے کیا اور ہم اُن ہی کی اولاد تھے (کہ) اُن کے بعد (دنیا میں آئے جیسا بڑوں کو کرتے دیکھا ہم بھی ویسا ہی کرنے لگے)

أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ○ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيٰتِ وَ

تو (اے خدا) کیا تو ہم کو اُن لوگوں کے جرم کی پاداش میں ہلاک کیے دیتا ہے جنھوں نے (پہلے) غلطی کی۔ اور اسی طرح ہم (اپنی) آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنٰهُ آيٰتِنَا

تاکہ یہ لوگ (ہماری طرف) رجوع کریں ف اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اُس شخص کا حال پڑھ کر سناؤ جس کو ہم نے اپنی کرامتیں دی تھیں

فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِينَ ○ وَ

پھر اُس نے وہ کینچلی اتار دی تو شیطان اُس کے پیچھے لگا (اور اُس کو بہکایا) تو وہ گمراہوں میں جا ملا اور

لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰهُ ۚ

اگر ہم چاہتے تو اُن (ہی کرامتوں) کی برکت سے اُس کا مرتبہ بلند کرتے مگر اُس نے پستی میں گرنا چاہا اور اپنی خواہش نفسانی کے پیچھے لگ لیا

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ

تو اُس کی کہاوت کتے کی سی کہاوت ہوگئی کہ اگر اُس کو کھدیر کر دیکھو تو زبان باہر لٹکائے رہے اور اگر اُس کو (اُسی کے حال پر) چھوڑے رکھو

يَلْهَثْ ۚ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

تو بھی زبان باہر لٹکائے رہے۔ یہی کہاوت اُن لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو (اے پیغمبر)

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ

یہ قصے (اِن لوگوں کو) بیان کرو تاکہ یہ لوگ سوچیں ف جن لوگوں نے

كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ○ مَنْ يَهْدِ اللّٰهُ

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن کی (بھی) کیا ہی (بری) کہاوت ہے اور (اس جھٹلانے سے) وہ کچھ اپنا ہی بگاڑتے رہے ہیں۔ جس کو خدا راہ دکھائے تو وہی راہ پر ہے

فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ○ وَلَقَدْ

اور جن کو وہ گمراہ کرے تو وہی لوگ گھاٹے میں ہیں ف اور

ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ

ہم نے بہتیرے جن اور انسان جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں اُن کے دل تو ہیں (مگر) اُن سے سمجھنے کا کام نہیں لیتے

بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ

اور اُن کی آنکھیں بھی ہیں (مگر) اُن سے دیکھنے کا کام نہیں لیتے اور اُن کے کان بھی ہیں (مگر) اُن سے سننے کا کام نہیں لیتے

ف مطلب یہ ہے کہ خدا نے انسان کے دل کو ایسی طرح کا بنایا ہے کہ از خود اُس کو معلوم ہوتا ہے کہ خدا ہے اور اکیلا ایک ہے اس کے لیے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے اور نہ کسی کے سمجھانے کی حاجت انسان کا دل آپ سے آپ گواہی دیتا ہے اور یہ خیال خود بخود دل سے پیدا ہوتا ہے غرض انسان کی فطرت ہی اسی طرح کی واقع ہوئی ہے کہ وہ خدا کا انکار کر ہی نہیں سکتا اور یوں خوش حالی کے نشے میں کوئی کچھ بک دے تو اُس کی سند نہیں بڑے سے بڑے بیکر مصیبت پڑے پر چیخ بول اُٹھتے ہیں الست بربکم اور قالوا بلیٰ کے یہی معنی ہیں ۱۲ ف مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے کہ یہ کس شخص کی طرف اشارہ ہے کوئی بھی ہو مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک باخدا شخص تھا پھر شامت نفس سے وہ گناہ کر بیٹھا جو کرامتیں اُس کو حاصل تھیں سب سلب ہو گئیں گویا اُس کو جو خلعت مقبولیت عطا ہوا تھا وہ اُس نے اُتار پھینکا۔ اور دنیاوی تعظیم بھی اُن ہی کرامتوں پر متفرع تھی اب اُس پر بیہر گاری کے جاتے رہنے سے وہ دنیا و دین دونوں میں ذلیل ہو گیا جیسے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اور بعینہ یہی حال یہود کا کہ خدا کی نافرمانیوں سے اُن کی نہ دینی سلطنت بھی گئی گزری ہوئی اور عاقبت اُس سے زیادہ تباہ ہو گئی کتے کی زبان لٹکانے کا جو مذکور ہے اُس کو وجہ تشبیہ میں کچھ دخل نہیں بلکہ کتے کی ذلت و خواری کی ایک حالت کا بیان ہے کہ زبان کے لٹکانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس پر بڑی مصیبت پڑی ہی ہے یا اُس کو بڑے زور کی پیاس ہے اور وہ اس مصیبت کو زبان کے باہر لٹکانے سے ظاہر کرتا ہے مراد یہ ہے کہ وہ شخص کتے کی طرح ذلیل ہو گیا اور نہ صرف وہ شخص بلکہ تمام بنی اسرائیل جنھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا ۱۲ ف جہاں کہیں بھی قرآن میں اس طرح کا مضمون آیا ہے اور ایسے مقامات بہت ہیں جن میں خدا نے ہدایت اور ضلالت کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے مقصود اصلی یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کافروں کے انکار سے تنگدل نہ ہوں اور سمجھے رہیں کہ ہدایت اور ضلالت دونوں باتیں من جانب اللہ ہیں وہی جس کو چاہتا راہ راست دکھاتا اور جس کو چاہتا گمراہ کرتا ہے اور یہ اس طرح پر کہ خدا چاہتا تو آدمیوں کی جگہ فرشتے پیدا کرتا اور اُن کی طبیعتوں میں کفر اور گناہ کا تقاضا ہی نہ ہوتا مگر اُس نے کسی مصلحت جس کو وہی خوب جانتا ہے آدمی کو نیک و بد کی تمیز دی اور اُس کو فاعل مختار بنایا کہ چاہے نیکی اور ایمان کا رستہ اختیار کرے اور چاہے بدی اور کفر کا نیک اور ایمان دار یا کافر و بدکردار بننا آدمی کا کام ہے اور آدمی کو تمیز اور اختیار

منزل ۲

أُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○

(غرض) یہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بھٹکے ہوئے۔ یہی وہ (لوگ) ہیں جو (دین سے) غافل (اور) بے خبر ہیں

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ

اور اللہ کے (سب ہی) نام اچھے ہیں تو اُس کو اُس کے نام لے کر اُس کو جس نام سے چاہو پکارا کرو اور جو لوگ اُس کے ناموں میں کفر کرتے ہیں اُن کو اُن ہی

فِیْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ

کوئی دن جاتا ہے کہ وہ اپنے کیے کا بدلہ پالیں گے ف۱ اور ہماری مخلوقات میں ایسے لوگ بھی ہیں

يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

جو حق بات کی ہدایت اور اُسی کے مطابق (لوگوں کے معاملات میں) انصاف بھی کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ

ہم اُنھیں اس طرح پر کہ اُن کو خبر بھی نہ ہو آہستہ آہستہ جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ اور ہم اُن کو (دنیا میں) مہلت دیتے ہیں

كَيْدِیْ مَتِيْنٌ ○ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

ہمارا داؤ بے شک بڑا پکا (داؤ) ہے۔ کیا اُن لوگوں نے خیال نہیں کیا کہ اُن کے صاحب (یعنی ہمارے اِن پیغمبر محمدؐ) کو کسی قسم کا جنون ہی نہیں وہ

اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تو کھلم کھلا (لوگوں کو عذابِ خدا سے) ڈرانے والے ہیں اور بس۔ کیا اِن لوگوں نے آسمانوں اور زمین کے انتظام

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ

اور خدا کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر بھی نظر نہیں کی اور نہ اس بات پر کہ عجب نہیں اُن کی موت قریب آگئی ہو

فَبِاَیِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ○ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِیَ

تو اب اتنا سمجھانے کے پیچھے اور کونسی بات ہے جس کو سن کر ایمان لائیں گے۔ جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اُس کا راہ دکھانے والا نہیں

لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ

اور خدا ہی اِن (کافروں) کو (اِن کے حال پر) چھوڑے ہوئے ہے کہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکا کریں (اے پیغمبر) یہ لوگ تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں

اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؔۘ

کہ کہیں اُس کا تھل بیڑا بھی ہے؟ ف۲ تم (اُن کو) جواب دو کہ اُس کا علم تو صرف میرے پروردگار ہی کو ہے بس وہی اُس کو اُس کے وقت (مقرر) پر دکھا دے گا

ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْــَٔلُوْنَكَ

وہ ایک بڑا بھاری حادثہ ہے (جو) آسمانوں اور زمین میں (واقع) ہوگا (قیامت تو بس) اچانک تم لوگوں کے سامنے آموجود ہوگی (اے پیغمبر) یہ لوگ تم سے

كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

اس طرح (دریافت کرتے ہیں) کہ گویا تم اُس کی ٹوہ میں لگے رہتے ہو (اور تم کو اُس کا وقت معلوم ہے) تو (اُن سے) کہہ دو کہ قیامت کا علم تو بس خدا ہی کو ہے لیکن اکثر آدمی

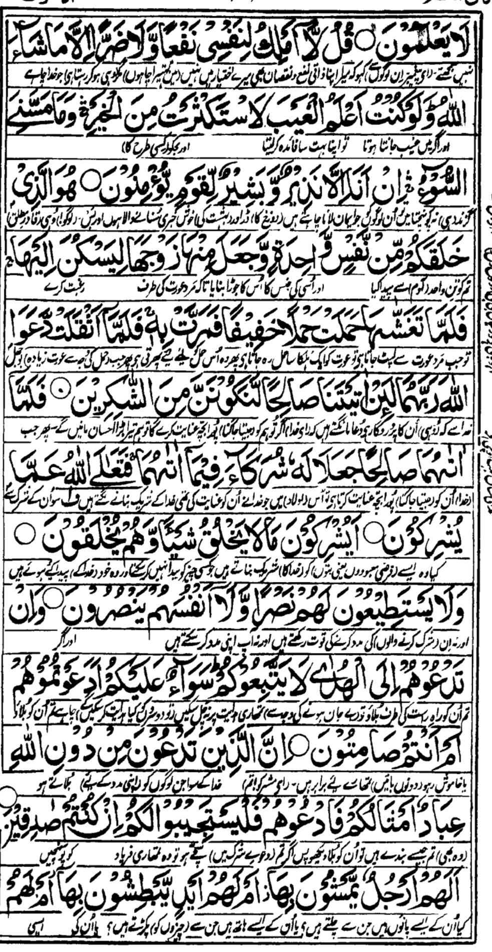
۲۲ ع ۱۰ ۱۲

منزل ۲

وقف لازم
وقف منزل

ف۱ ناموں میں کفر کرنے کے بہت پیرائے ہیں از انجملہ جو بدنصیبی سے مسلمانوں میں بھی بکثرت شائع ہے یہ کہ خدا کے سوا کسی اور کو اُن صفتوں سے پکارا جائے جو خدا کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے مشکل کشا، دستگیر، ان داتا، شہنشاہ وغیرہ ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ لوگ قیامت کا وقت دریافت کرتے تھے کہ کب آئے گی ۱۲



لَا يَعْلَمُونَ ○ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ

نہیں جانتے - (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ میں اپنے واسطے نفع و نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے

اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِىَ

اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا اور مجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچتا

السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ هُوَ الَّذِىْ

میں تو صرف ڈرانے والا اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دینے والا ہوں - وہی ہے

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۚ

جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت حاصل کرے

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا

سو جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے۔ پھر جب کچھ بوجھ معلوم کرتی (یعنی بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا) ہے تو دونوں میاں بیوی

اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ فَلَمَّا

اپنے پروردگار خدائے عزوجل سے التجا کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں صحیح و سالم (بچہ) دے گا تو ہم تیرے شکرگزار ہوں گے۔ جب

اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا

وہ ان کو صحیح و سالم (بچہ) دیتا ہے تو اس (بچے) میں جو وہ ان کو دیتا ہے اس کا شریک مقرر کرتے ہیں۔ جو وہ شرک کرتے ہیں

يُشْرِكُوْنَ ○ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○

(خدا کا) اس سے (کوئی تعلق نہیں) کیا وہ ایسوں کو شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے اور خود پیدا کئے جاتے ہیں

وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ○ وَاِنْ

اور نہ ان کی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں اور اگر

تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ۭ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ

تم ان کو سیدھے رستے کی طرف بلاؤ تو تمہارا کہا نہ مانیں۔ تمہارے لئے برابر ہے کہ تم ان کو بلاؤ

اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

یا چپکے ہو رہو۔ (مشرکو) جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

وہ تمہاری طرح کے بندے ہی ہیں (اچھا) تم ان کو پکارو اگر سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۡ اَمْ لَهُمْ

بھلا ان کے پاؤں ہیں جن سے چلیں یا ہاتھ ہیں جن سے پکڑیں یا آنکھیں ہیں

مع

ع ۲۳

منزل

ف یعنی اولاد کو غیروں کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ فلاں پیر اور فلاں ولی پیغمبر نے ہم کو یہ اولاد دی ہے چنانچہ اُن کے نام بھی ویسے ہی رکھتے ہیں جیسے پیر بخش سالار بخش - نبی بخش عبد النبی - عبد الرسول بندہ علی وغیرہ حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں کے ناموں میں عبد اللہ اور عبد الرحمٰن دو نام خدا کو بہت پسند ہیں ۱۲

أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ادْعُوا

آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں ؟ یا اُن کے ایسے کان ہیں جن سے سنتے ہیں ؟ (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ اپنے (ٹھہرائے ہوئے)

شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ۝ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي

شریکوں کو (اپنی مدد کے لیے) بُلالو پھر (سب مل کر) مجھ پر داؤ کر چلو اور مجھ کو (ذرا بھی) مہلت نہ دو میرا مددگار تو خدا ہی ہے جس نے

نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ

اس کتاب (یعنی قرآن) کو اُتارا ہے اور وہی میرا کارساز ہے اور وہی (تمام) نیک بندوں کی مدد اور حمایت کرتا ہے اور جن معبودوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو

دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝ وَإِنْ

نہ وہ تمہاری مدد پر قادر ہیں اور نہ آپ ہی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم

تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ

ان کو راہِ راست کی طرف بلاؤ تو تمہاری ایک نہ سنیں اور (اے مخاطب) تو اُن کو دیکھتا ہے کہ (گویا) وہ تیری طرف (نظر کر رہے ہیں) مگر

لَا يُبْصِرُونَ ۝ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

دیکھتے (بھالتے) خاک بھی نہیں (اے پیغمبر) درگزر کرنا اختیار کرو اور لوگوں سے نیک کام کرنے کو کہو اور جاہلوں سے کنارا کئے رہو

وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ

اور اگر شیطان کی طرف سے (انتقام وغیرہ کی) کوئی گدگدی تمہارے دل میں پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو کیونکہ وہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ

عَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا

جانتا ہے جو لوگ پرہیزگار ہیں جب کبھی شیطان کی طرف کا کوئی خیال اُن کو چھوتا بھی ہے تو (ذرا) ہوشیار ہو جاتے ہیں یعنی پر دفعتہً اُن کی آنکھیں

فَإِذَا هُمْ مُبْصِرُونَ ۝ وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ

تو وہ اسی دم (راہِ صواب) دیکھنے لگتے ہیں اور ان (کفاروں) کے بھائی (شیطان) اُن کو گمراہی میں کھینچے چلے جاتے ہیں پھر (ان کو برباد کرنے

وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ

اور (اے پیغمبر) جب تم ان لوگوں کے پاس کوئی (خاص قسم کی) آیت نہیں لاتے ہو تو (اپنے خیال کے) مطابق کہتے ہیں کہ تم نے اس کو (اپنی طرف سے) کیوں نہیں بنا لیا

مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي هَٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَ

(اپنی طرف سے) کچھ بھی نہیں بناتا بلکہ جو کچھ میرے پروردگار کے ہاں سے میری طرف وحی کی جاتی ہے اسی کا اتباع کرتا ہوں (لوگو) یہ (قرآن) تمہارے پروردگار کی جانب سے سوجھ بوجھ کی باتیں ہیں اور

رَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ

جو لوگ ایمان لاتے ہیں ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے (یعنی پیغمبر کو قرآن سناتے ہوں) تو (غل مچاؤ) بلکہ اُس کو کان لگا کر سنو

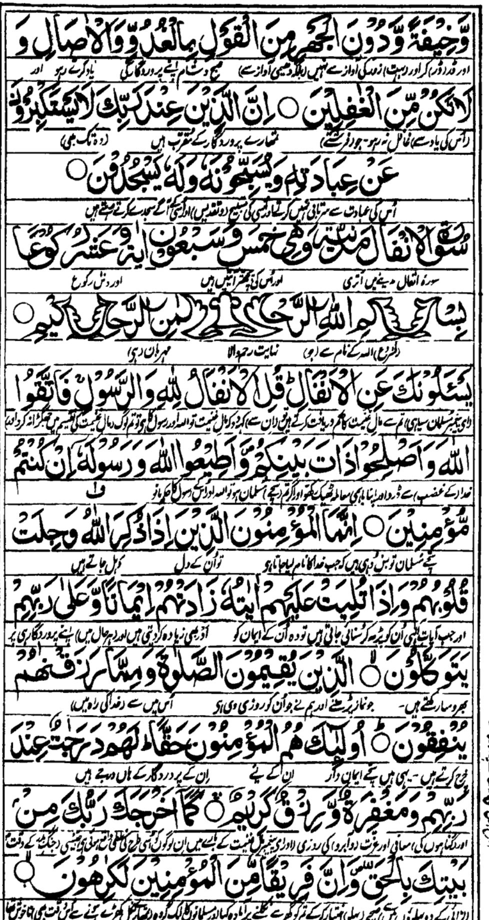
وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا

اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی ہی جی میں گڑگڑا کر اور ڈر کر

ف اس عرب کا مضمون سورۂ یونس کے دوسرے رکوع میں بھی ذکر ہوا ہے کہ لوگ پیغمبر صاحب سے فرمائشی آیتیں طلب کرتے ہیں اسی طرح فرمائشی آیتیں بھی چاہتے تھے خدا نے پیغمبر صاحب کی طرف سے جواب دیا کہ پیغمبر قرآن کو اپنی طرف سے تو بناتے نہیں کہ تمہاری فرمائشیں پوری کریں ۱۲

منزل ۲

الثلثة



وَخِيفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ

اور ڈر (ڈر) کر اور پست (زور کی) آواز سے (یعنی بلکہ دھیمی آواز سے) صبح و شام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور

لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

(اُس کی یاد سے) غافل نہ رہو - جو لوگ (فرشتے) تمہارے پروردگار کے مقرب ہیں (وہ تک بھی)

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝

اُس کی عبادت سے سرتابی نہیں کرتے اور اُسی کی تسبیح (و تقدیس) اور اُسی کے آگے سجدے کرتے رہتے ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انفال مدینے میں اتری اور اُس کی پچھتر آیتیں ہیں اور دس رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

(اے پیغمبر مسلمان سپاہی) تم سے مالِ غنیمت کا حکم دریافت کرتے ہیں (ان سے) کہہ دو کہ مالِ غنیمت تو اللہ اور رسول کا ہے تو تم لوگ (مال غنیمت کی تقسیم میں جھگڑا نہ کرو اور)

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

خدا (کے غضب) سے ڈرو اور اپنا باہمی معاملہ ٹھیک رکھو اور اگر تم (سچے) مسلمان ہو تو اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانو

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

سچے مسلمان تو بس وہی ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہیں

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

اور جب آیاتِ الٰہی اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ اُن کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور (ہر حال میں) اپنے پروردگار پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

بھروسا رکھتے ہیں۔ جو نماز پڑھتے اور ہم نے جو اُن کو روزی دی ہے اُس میں سے (خدا کی راہ میں)

يُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ

خرچ کرتے ہیں۔ یہی ہیں سچے ایمان دار ان کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں درجے ہیں

رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ

اور گناہوں کی معافی اور عزت (و آبرو) کی روزی (اور اے پیغمبر مال غنیمت کے بارے میں ان لوگوں کی اسی طرح کی نااتفاقی ہو رہی ہے جیسی (جنگ بدر) کے وقت تم

بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝

(لڑائی کے دو پہلوؤں میں سے) صحیح (پہلو) اختیار کر کے تم کو گھر سے نکلنے پر آمادہ کیا اور مسلمانوں کا ایک گروہ (تمہارا مقابل کھڑے ہونے سے کس قدر) ناخوش تھا

وا تقسیم مالِ غنیمت کے وقت مسلمانوں میں ایک دوسرے سے ایک طرح کی بدگمانی پیدا ہو گئی تھی کہ ہر شخص اپنے آپ کو زیادہ کا مستحق سمجھتا تھا اس واسطے کہ اُس نے اپنے زعم میں زیادہ کوشش کی تھی سو خدا نے سمجھایا کہ یہ فتح جو تم کو نصیب ہوئی یا مالِ غنیمت ہاتھ آیا یہ تمہاری کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ سراسر خدا کا فضل ہے اور مالِ غنیمت سارے کا سارا اللہ اور اُس کے رسول کا ہے جس کو جتنا دیا جائے خوشی سے لو اور خدا رسول کا انعام سمجھو۔

يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ

وہ لوگ (حق بات کے) ظاہر ہوئے پیچھے تمہارے ساتھ حق بات میں لگے جھگڑا کرنے (اور مارے ڈر کے پیچھے سٹنے) گویا اُن کو (زبردستی) موت کی طرف دھکیلا

وَهُمْ يَنظُرُونَ ۝ وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا

اور وہ (موت کو آنکھوں سے) دیکھ رہے ہیں۔ اور (مسلمانو! یہ وہ) وقت تھا جب خدا تم (مسلمانوں) سے وعدہ فرماتا تھا کہ (مشرکین مکہ کی ان) دو جماعتوں میں سے (کوئی سی)

لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ

تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم چاہتے تھے کہ جس میں (لڑنے کا) کھٹکا نہیں وہ تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ کی مرضی یہ تھی

أَن يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ

کہ اپنے حکم سے (دین) حق کو قائم کرے اور کافروں کی جڑ بنیاد کاٹ ڈالے تاکہ حق کو حق

وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ

اور ناحق کو ناحق کر دکھائے گو (کافروں کو) بُرا ہی کیوں نہ لگے۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم (مسلمان) اپنے پروردگار کے آگے فریاد کرتے تھے

فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝

تو اُس نے تمہاری سُن لی (اور فرمایا) کہ ہم لگاتار ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کریں گے

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ

اور یہ فرشتوں کی امداد جو خدا نے کی تو صرف (تمہارے) خوش کرنے کو (کی) اور تاکہ تمہارے دل اُس کی وجہ سے مطمئن ہو جائیں اور فتح تو

إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ إِذْ يُغَشِّيكُمُ

اللہ ہی کی طرف سے ہے بے شک اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے یہ وہ وقت تھا کہ خدا اپنی طرف سے (تم مسلمانوں کی)

النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم

تسکین (خاطر) کے لیے اُونگھ کو تم پر طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر پانی برسا رہا تھا تاکہ اُس کے ذریعے سے تم کو پاک کرے

بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَ

اور شیطانی گندگی کو تم سے دُور کر دے اور تاکہ تمہارے دلوں کی ڈھارس بندھائے اور

يُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ۝ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ

اُسی (پانی) کے ذریعے سے (میدان جنگ میں) تمہارے پاؤں جمائے رکھے۔ (اے پیغمبر) یہ وہ وقت تھا کہ تمہارا پروردگار فرشتوں کو حکم دے رہا تھا کہ

فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

تو تم مسلمانوں کو جمائے رکھو ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دیں گے

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝ ذَٰلِكَ

(اچھا) تو لگے (ان کافروں کی) گردنوں پر اور لگے ان کی پور پور پر یہ

منزل ۲

ع ۱
۱۵

بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ

اِس بات کی سزا ہے کہ اُنھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرے گا تو (اُس کو ایسی ہی سزا ملے گی کیونکہ)

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ

اللہ کی مار بڑی سخت ہے یہ (کافرو) تمہاری (یہی سزا) ہے تو (ذرا) اس کا مزہ چکھو اور جانے رہو کہ آخرکار کافروں کو دوزخ کا عذاب (بھی ہونا) ہے

النَّارِ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا

مسلمانو! جب کافروں سے تمہارے لشکر کی مٹھ بھیڑ ہو جائے

فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا

تو اُن کو پیٹھ نہ دینا اور جو شخص ایسے موقع پر کافروں کو اپنی پیٹھ دے گا تو (سمجھو کہ)

لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ

وہ خدا کے غضب میں آ گیا اور (آخرکار) اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے (مگر ہاں) لڑائی کے لیے کنی کاٹتا ہو یا اپنے لوگوں میں جا شامل ہونے

جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ

تو (مسلمانو!) کافروں کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اُن کو اللہ نے قتل کیا

وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَ لِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ

اور (اے پیغمبر) جب تم نے تیر چلائے تو تم نے تیر نہیں چلائے بلکہ اللہ نے تیر چلائے (تاکہ کفر کی بنیاد کو ڈگمگا دے) اور تاکہ مسلمانوں کو اپنی سرکار سے

بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ

اچھا انعام (یعنی فتح) عنایت فرمائے بے شک اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے یہ بات (اچھی طرح سن رکھو) اور (جان رکھو کہ) خدا کافروں کی

الْكٰفِرِيْنَ ۝ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا

(اے اہلِ مکہ) اگر تم فتح مانگتے تھے (کہ جو برسرِ حق ہو اُس کی فتح ہو) تو (لو) فتح (بھی) تمہارے سامنے آ موجود ہوئی (کہ مسلمان غالب آئے) پھر اسلام (کی مخالفت) سے باز آ جاؤ

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ

تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا اور اگر تم پھر (اسلام کی) مخالفت کرو گے تو ہم بھی پھر (اہلِ اسلام کی مدد) کریں گے اور تمہارا جتھا کتنا ہی بہت (کیوں نہ) ہو

شَيْئًا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

کچھ بھی تمہارے کام نہیں آئے گا اور یہ (بھی جانے رہو) کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے

اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝

مسلمانو! اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو اور اُس (کے حکم) سے سرتابی نہ کرو اور (ہمارا ارشاد) تو تم سن ہی رہے ہو

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ اِنَّ شَرَّ

اور اُن لوگوں جیسے نہ ہو جنھوں نے منہ سے تو کہہ دیا کہ ہم نے سنا حالانکہ وہ سنتے سناتے خاک نہیں

ف کما اخرجک ربک سے لے کر یہاں تک جنگِ بدر کے نقشے کی طرف اشارہ ہے اُس کا مختصر حال یہ ہے کہ جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفارِ مکہ کی ایذا دہی سے عاجز آ کر مدینے تشریف لے آئے تھے اور مسلمانوں میں سے بھی جس جس کو موقع ملتا تھا مدینے چلا آتا تھا لیکن کفارِ مکہ اس پر بھی مسلمانوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے تھے اور ہمیشہ لڑائی کی بنیاد پڑ گئی تھی اتنے میں پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا کہ کفارِ قریش کا قافلہ شام سے مالِ تجارت لے کر مکے کو جا رہا ہے پیغمبر صاحب نے سوچا کہ آیندہ کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کی فوجی قوت اور اُن کی جرأت دکھانے کا یہ اچھا موقع ہے آپ قافلے پر حملہ کرنے کے ارادے سے مسلمانوں کو لے کر نکلے اُدھر اہلِ مکہ کو اپنے قافلے کی اور مسلمانوں کے ارادے کی خبر لگی تو ابوجہل بڑا لشکر جمع کر کے قافلے کی مدد کو چلا قافلے والوں نے دریا کنارے کا رستہ اختیار کیا اور مسلمانوں کی زد سے بچ گئے مگر ابوجہل مقامِ بدر تک چڑھا چلا آیا تو مسلمانوں میں اختلاف ہوا بعض نے کہا ہم قافلے پر حملہ کرنے کی غرض سے آئے تھے اُن ہی کا تعاقب کرنا چاہیے اور پیغمبر صاحب کو یہ منظور ہوا کہ دشمن چھاتی پر چڑھا چلا آ رہا ہے اس کا روکنا ضرور ہے آخر پیغمبر صاحب کے سمجھانے بجھانے سے ابوجہل کے ساتھ لڑائی ٹھن گئی اور باوجودیکہ مسلمان تھوڑے اور بے سامان تھے خدا نے اُن کو کافروں پر فتح دی یہ تو جنگِ بدر کا قصہ ہے اب الفاظِ قرآن کی بعض باتوں کی طرف اشارہ کرنا ضرور ہے اوّل بعد ما تبین کے یہ معنی ہیں کہ جب لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ پیغمبر صاحب سچ مچ خدا کے رسول ہیں اور جیسا فرماتے ہیں اسلام کو کفر پر غلبہ ہونا ہے تو اُن کو ابوجہل کے مقابلے سے خلاف رائے پیغمبر منہ پھیرنا مناسب تھا دوسری بات ہے فرشتوں کا مذکور کہ مسلمانوں کی تسکینِ قلب کے لیے خدا نے فرشتوں سے مدد کی پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار فرشتوں کا آنا ایک سببِ ظاہر تھا ورنہ خدا کا حکم بس کرتا تھا تیسری بات اُونگھ اور مینہ کا مذکور ہے سو بغرضِ اضطراب کے لیے ایسا اتفاق ہوا کہ مسلمان لگے اُونگھنے اور بعض کو نہانے کی حاجت بھی ہو گئی اگلے دن برسا مینہ جس کی ملکِ عرب میں ہمیشہ سخت ضرورت رہتی ہے اور خاص کر اس موقع پر کہ ابوجہل نے بدر کے تالاب پر پہلے سے قبضہ کر لیا تھا اگر پانی نہ برستا تو مسلمان پیاس کی برداشت نہ کر سکتے اب جب خدا نے پانی برسا دیا تو نہا دھو کر تازہ دم ہو گئے اور پانی کی طرف سے بے فکر کافروں سے لڑے تو اُن کو مار ہٹایا اب ایک آخری بات ہے ما رمیت اذ رمیت سو رمی عربی کا ایک لفظِ مشترک ہے تیر چلانے کو بھی کہتے ہیں اور کنکر پھینکنے کو بھی کہتے ہیں چونکہ پیغمبر صاحب محاورہ ہے لگے اُن کی گردنوں پر یہ وہ حکم ہے جو عین وقت پر ان الفاظ سے دیا جاتا ہے اور یہ بہترین ترجمہ ہے جو خاطر خواہ کا ہو سکتا ہے۔

منزل ۲ — ع ۹ — ۱۶

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ○ وَلَوْ

اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات (یہ کافر ہیں) بہرے گونگے جو (کچھ) نہیں سمجھتے اور اگر

عَلِمَ اللّٰهُ فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○

اللہ ان میں (کچھ بھی) بہتری پاتا تو ان کو سننے کی قابلیت بھی ضرور عطا فرماتا لیکن (یہ ایسی کج سرشت ہیں کہ) اگر خدا ان کو سننے کی قابلیت بھی دیتا تاہم یہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

مسلمانو! جب (ہمارے پیر) رسول (محمد) تم کو ایسے دین کی طرف بلاتے ہیں جو تم میں نئی روح پھونکتا ہے تو تم اللہ اور رسول کا حکم (بگوش دل) سنو اور مانو

لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ

اور جانے رہو کہ اللہ (کو ایسی قدرت ہے کہ وہ) آدمی اور اس کے دل (کے ارادے) میں آڑے آجاتا ہے اور (یہ بھی جانتے رہو) کہ (آخر کار)

اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ○ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

تم (سب) اسی کے حضور میں حاضر کیے جاؤ گے اور اس بلا سے ڈرتے رہو

مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○ وَاذْكُرُوْۤا

جو خاص کر ان ہی لوگوں پر نازل نہیں ہوگی جنھوں نے تم میں سے سرتابی کی ہو (بلکہ سب اس کی زد میں آجاؤ گے) اور جانے رہو کہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے ف۱

اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ

جب تم (مسلمان) سرزمین (مکہ) میں تھوڑے سے تھے (اور) کمزور سمجھے جاتے تھے (اور) اس بات سے ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو زبردستی پکڑ کر

یَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَیَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ

(کہیں کو) اڑا لے جائیں پھر خدا نے تم کو (مدینے میں) جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہاری تائید کی اور

الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا

(اچھی اچھی) چیزیں تمہیں کھانے کو دیں (یہ سب احسانات) اس لیے کہ تم شکر کرو۔ مسلمانو! اللہ اور رسول کی (امانت میں) خیانت نہ کرو

اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ وَاعْلَمُوْۤا

اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم تو (خیانت کے وبال سے) واقف ہو اور جانے رہو کہ

اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○

تمہارے مال اور تمہاری اولاد بس (دنیا کے) بکھیڑے ہیں اور نیز یہ کہ اللہ (وہ ذات پاک ہے کہ) اس کے ہاں (نیکو کاروں) کے لیے بڑا اجر موجود ہے ف۲

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ

مسلمانو! اگر تم خدا سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لیے ایک امتیاز پیدا کر دے گا ف۳ اور

عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○ وَاِذْ

تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور (آخر کار) تم کو بخشے گا (بھی) اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب

ف۱ قیامت کا عذاب تو رہا قیامت کے ساتھ کہ وہ بجائے خود بلائے بے درماں ہو دنیا کا یہ عذاب کیا کم تھا کہ مسلمان بزدلی اس پہلی لڑائی میں مارے جاتے تو کافر کسی مسلمان کو جیتا نہ چھوڑتے ۱۲

ف۲ جب مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ٹھن گئی تو اس وقت تک مسلمانوں کے عزیز و قریب مکے میں تھے اور یہاں لڑائی کے مشورے ہوتے تھے اور ضرور تھا کہ یہ مشورے کافروں پر ظاہر نہ ہوں مسلمانوں میں امانت رہیں مال اور اولاد کے پاس خاطر سے یہاں کے ان مشوروں کے ظاہر کر دینے کو خدا اور رسول کی خیانت فرمایا ۱۲

ف۳ امتیاز پیدا کرنے سے شاید یہ مراد ہو کہ تم نیکی اور دین داری میں دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو گے یا یہ کہ تم دشمنوں پر غالب آؤ گے ۱۲

ع ۳ / ۹ / ۱۷

منزل ۲

يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ ۚ وَ

کافر تم پر داؤ چلانا چاہتے تھے کہ تم کو گرفتار کر رکھیں یا تم کو مار ڈالیں یا تم کو جلاوطن کر دیں اور (حال یہ تھا کہ)

يَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ○ وَإِذَا تُتْلَىٰ

کافر (اپنا) داؤ کر رہے تھے اور اللہ (اپنا) داؤ کر رہا تھا اور اللہ سب داؤ کرنے والوں سے بہتر داؤ کرنے والا ہے ف۱ اور جب

عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا ۙ إِنْ هَٰذَا

ہماری آیتیں ان کافروں کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں (ہاں جی ہاں) ہم نے سن (تو) لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی اسی طرح کا (قرآن) کہہ لیں تو

إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○ وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ

اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں اور بس۔ اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب ان کافروں نے دعا میں مانگیں کہ یا اللہ اگر یہ (دین اسلام) یہی (دین)

الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا

حق ہے (اور) تیری طرف سے (آیا) ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا ہم پر (کوئی اور)

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ

عذاب دردناک لا نازل کر۔ اور (اے پیغمبر) خدا ایسا بے مروت نہیں ہے کہ تم ان (لوگوں) میں (موجود) رہو اور وہ (تمہارے رہتے) ان کو عذاب دے اور اللہ

اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ

کہ (بعض لوگ اپنے گناہوں کی) معافی (خدا سے) مانگتے رہیں اور وہ ان (سب) کو عذاب دے ف۲ اور اب (کہ تم نے ہجرت کر کے چلے آئے تو) ان (کفار مکہ) کو کیا

وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ

کہ یہ تو مسجد الحرام (یعنی خانہ کعبہ کے جانے) سے (مسلمانوں کو) روکیں اور خدا ان کو عذاب نہ دے حالانکہ یہ لوگ اس کے متولی ہونے کے مدعی ہیں مگر (انصافاً) اس کے مستحق نہیں

أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَمَا كَانَ

اس کے مستحق تو بس پرہیزگار لوگ ہیں لیکن ان (کافروں) میں سے اکثر (اس بات کو) نہیں سمجھتے ف۳ اور

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ

خانہ کعبہ کے پاس سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا ان کی نماز ہی کیا تھی تو (اے کافرو) جیسا تم کفر کرتے رہے ہو اب اس کے بدلے عذاب کے

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

اس میں شک نہیں کہ یہ کافر اپنے مال (اس لئے) خرچ کرتے رہتے ہیں

لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

تاکہ (لوگوں کو) راہ خدا سے روکیں سو یہ لوگ تو مال کو اسی طرح پر خرچ کرتے ہی رہیں گے مگر پھر (آخرکار وہی مال) ان کے حق میں موجب حسرت ہوگا

ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ○ لِيَمِيزَ اللَّهُ

پھر مغلوب (بھی) ہوں اور (قیامت کے دن) کافر (سب) جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے تاکہ اللہ

ف۱ اس آیت میں ہجرت کی طرف اشارہ ہے جو پیغمبر صاحب کی زندگی کا ایک بڑا مشہور واقعہ ہے۔ مختصر یہ ہے کہ کفار مکہ شروع اسلام کے مخالف تھے اور جس جس طرح بن پڑتا تھا شیوع اسلام کو روکتے تھے مگر سہ چراغے را کہ ایزد برفروزد ہر کسی کو تف زند ریشش بسوزد ۔ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواههم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ کہ جوں جوں دھمکایا ستایا اسلام تھا کہ ترقی کرتا چلا جاتا تھا آخرکار عاجز آکر سب دار الندوہ میں جمع ہوئے۔ دار الندوہ کہتے ہیں ایسی جگہ تھی جیسے ہمارے بڑے شہروں میں میونسپل کمیٹی کا ہال اور ہر طرح کی پنچایتیں وہیں ہوا کرتی تھیں غرض ہر ایک نے اپنی اپنی تجویز پیش کی کسی نے کہا پیغمبر صاحب کو شہر بدر کر دو کسی نے رائے دی کہ قید رکھو نہ کوئی اس شخص کے پاس آنے پائے گا اور نہ یہ کسی کو بہکائے گا کسی نے صلاح بتائی کہ مار ڈالو۔ رد و قدح کے بعد یہ ٹھیرا کہ بلوے کے طور پر بہت سے آدمی مل کر قتل کر دیں اور دعویداران قصاص کو دیت یعنی خونبہا یا تاوان بھر دیں پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا تو آپ شب کے وقت حضرت علی کو اپنی جگہ سلا حضرت ابو بکر کو ساتھ لے ثور پہاڑ کے غار میں جا چھپے اور دشمن ہیں کہ ساری رات پیغمبر صاحب کے گھر کو گھیرے پڑے ہیں صبح ہوئی تو دیکھا کہ پیغمبر صاحب کا پتہ نہیں اور جن کو پیغمبر صاحب سمجھے تھے وہ حضرت علی نکلے بھڑوں کی طرح جستجو کے لئے چاروں طرف کو نکل پڑے جس غار میں پیغمبر صاحب تشریف رکھتے تھے اس پر بھی بعض کا گزر ہوا مگر خدا نے ان کو اندھا کر دیا اور پیغمبر صاحب تین رات اسی غار میں چھپے رہ کر سموں رستہ کتراتے ہوئے مدینے جا پہنچے ۱۲ ف۲ پیغمبر صاحب کے وجود باجود کی برکت اور مسلمانوں کے استغفار کے طفیل سے کفار مکہ بھی عذاب سے محفوظ ہے ۱۲ ف۳ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم کا بنایا ہوا تھا اور کفار قریش انہی کی نسل سے تھے اور اسی وجہ سے وہ اپنے تئیں خانہ کعبہ کا متولی سمجھتے تھے جس کو چاہتے آنے دیتے اور جس کو چاہتے نہ آنے دیتے مگر خدا نے ان کی تولیت کو کفر کی وجہ سے نامنظور کیا کہ ابراہیم جو بانی کعبہ تھے بڑے پکے موحد تھے اور یہ اہل مکہ کٹے مشرک اپنے خلاف عقائد انسب کیا کام تھے ۱۲ ف۴ جس طرح ہمارے ملک کے ہندو پوجا کے وقت مندروں میں ناچتے اور گھنٹے بجاتے ہیں اور اسی سے قریب قریب عیسائی گرجوں میں کرتے ہیں اسی طرح اہل مکہ سیٹیاں و تالیاں بجاتے ہوں گے ۱۲

الخبيث من الطيب ويجعل الخبيث بعضه على بعض فيركمه

(پاک لوگوں) کو پاک (لوگوں) سے الگ کرے اور ناپاک (لوگوں) کو ایک دوسرے پر رکھ کر اُن سب کا (ایک ڈھیر بنائے

جميعا فيجعله في جهنم اولئك هم الخسرون ○ قل للذين

پھر اُس ڈھیر (کے ڈھیر) کو جہنم میں جھونک دے یہی لوگ ہیں جو گھاٹے میں (رہے۔ (اے پیغمبر) کافروں سے کہو

كفروا ان ينتهوا يغفر لهم ما قد سلف وان يعودوا فقد

کہ اگر (اب بھی اپنی شرارتوں سے) باز آجائیں تو اُن کے پچھلے قصور معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر پھر (شرارت) کریں گے تو

مضت سنت الاولين ○ وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة و

(اگلے لوگوں کی روش پر چکی ہو (وہی انجام اِن کا بھی ہونا ہے) اور (مسلمانو!) کافروں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فساد (کا نام نشان) باقی نہ رہے اور

يكون الدين كله لله فان انتهوا فان الله بما يعملون بصير ○

دین سارا خدا ہی کا ہو پس اگر یہ لوگ (فساد سے) باز آجائیں تو جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے (تو اسی کے مطابق اِن کو جزا دے گا)

وان تولوا فاعلموا ان الله مولىكم نعم المولى ونعم النصير ○

اور اگر سرتابی کریں تو (مسلمانو!) تم سمجھے رہو کہ اللہ تمہارا حامی ہے (اور کیا ہی) اچھا حامی (اور کیا ہی) اچھا مددگار ہے

واعلموا انما غنمتم من شيء فان لله خمسه

اور جان رکھو کہ جو چیز تم (لڑائی میں) لوٹ کر لاؤ اُس کا پانچواں حصہ خدا کا

وللرسول ولذي القربى واليتمى والمسكين وابن السبيل

اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت والوں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا

ان كنتم امنتم بالله وما انزلنا على عبدنا يوم الفرقان

(اسی تقسیم پر تم کو عمل کرنا چاہیے) اگر تم خدا کا اور اُس (مدد غیبی) کا یقین رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے (محمد) پر فیصلے کے دن (یعنی جنگ بدر میں)

يوم التقى الجمعن والله على كل شيء قدير ○ اذ انتم بالعدوة

جس دن کہ (مسلمانوں اور کافروں کی) دو لشکر ایک دوسرے سے گتھ گئے تھے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مسلمانوں کی یہ فتح بھی اسی کی قدرت سے ہوئی جب تم

الدنيا وهم بالعدوة القصوى والركب اسفل منكم و

ورے کے سرے پر تھے اور کافر پرلے سرے پر اور قافلہ (دریا کنارے) تم سے نیچے کی طرف (اُترا ہوا) اور اگر تم (دونوں فریقوں) نے پہلے سے

لو تواعدتم لاختلفتم في الميعد ولكن ليقضي الله امرا

آپس میں (لڑائی کا) ٹھیراؤ کیا ہوتا تو ضرور وقت (کی پابندی) میں تم (میں کسی نہ کسی فریق) سے اور یہ تو یہ ہوتی پر ہوتی ف۱ لیکن (تم کو خدا نے اکٹھا کیا) تاکہ ایک

كان مفعولا ليهلك من هلك عن بينة ويحيى من حي

امر کو جو کرنا منظور تھا اُس کو پورا کر دکھائے (اور) تاکہ جو شخص ہلاک ہونے والا ہے وہ حجت تمام ہوئے پیچھے ہلاک ہو اور جو زندہ رہنے والا ہے وہ بھی حجت تمام ہوئے پیچھے زندہ رہے

ع ۹ ۱۸

یعنی کہ اللہ اعلم منزل ۲

ف۱ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تم آپس میں لڑائی کا ٹھیراؤ کرتے تو وقت میں ضرور اختلاف کرتے کوئی جلدی مچاتا اور کوئی مہلت مانگتا غرض ممکن تھا کہ لڑائی کی نوبت نہ آئے اور جھگڑا فیصل نہ ہو ۱۲

عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ

اور بے شک اللہ ضرور سب کی سُنتا اور سب کچھ جانتا ہے ف۱ (اے پیغمبر اُس وقت کا قصہ یہ بھی ہے) جب خدا نے تم کو خواب میں کافر تھوڑے کر دکھائے

قَلِيْلًا ۗ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ

اور اگر انھیں تم کو بہت کر دکھاتا تو تم (مسلمان) ضرور ہمت ہار دیتے اور لڑائی کے بارے میں بھی ضرور آپس میں جھگڑنے لگتے (کہ لڑیں یا نہ لڑیں)

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ

مگر خدا نے (تم کو نامردی کی رسوائی سے) بچا لیا بے شک وہ لوگوں کے (دلی خیالات تک سے واقف ہے اور (اسی لڑائی میں) جب تم (دونوں فریق)

اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ

ایک دوسرے سے بھڑ پڑے کافروں کو تم مسلمانوں کی آنکھوں میں تھوڑا کر دکھایا اور کافروں کی آنکھوں میں تم مسلمانوں کو تھوڑا کر دکھایا تاکہ خدا کو

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۗ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جو کچھ کرنا منظور تھا (اُس کو) پورا کر دکھائے اور آخر کار سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر جا کر ٹھہرتا ہے

اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ

مسلمانو! جب (کافروں کی) کسی فوج سے تمہاری مٹھ بھیڑ ہو جایا کرے تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرو تاکہ (آخر کار)

تُفْلِحُوْنَ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ

تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ (آپس میں جھگڑا کرنے سے) تم ہمت ہار دو گے اور

تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۗ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا

تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور (لڑائی کی تکلیفوں پر) صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ اور اُن (کافروں) جیسے نہ بنو

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ

جو مارے شیخی کے اور لوگوں کے دکھانے کے لیے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے اور (کر دار یہ ہیں کہ لوگوں کو)

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ

راہ خدا سے روکتے ہیں اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں اللہ کے احاطۂ (علم) میں ہے اور جب

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ

شیطان نے اُن (کافروں) کی حرکات اُن کو عمدہ کر دکھائیں اور (اُن سے) کہا کہ آج لوگوں میں کوئی (ایسا زور آور) نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ

تمہارا پشت پناہ ہوں پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے آگئیں اپنے الٹے پاؤں چلتا بنا اور لگا کہنے کہ مجھ کو

بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ

تم سے کچھ سروکار نہیں میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم کو نہیں سوجھ پڑتی (یعنی فرشتے) میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کی مار بڑی سخت ہے

ع ۵ / ۱

ف۱ بدر کی لڑائی اتفاقی لڑائی تھی فریقین میں سے کسی کا ارادہ لڑنے کا نہ تھا اِدھر سے مسلمان قافلۂ قریش پر چڑھ کر گئے اُدھر سے ابوجہل قافلے کی حمایت کو چلا تھا قافلہ کترا کر نکل گیا اتفاق سے دونوں لشکروں کی مٹھ بھیڑ ہوگئی اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اگر یہ لڑائی نہ ہوتی تو ہر ایک فریق وہی اپنی جگہ شیخی مارتا اور اپنے ہی تئیں غالب سمجھتا اب لڑائی کے ہونے سے سب نے دیکھ لیا کہ حقیقت میں غالب کون ہے اور مغلوب کون اور خدا کس کے ساتھ ہے۔

منزل ۲

الْعِقَابِ ۝ إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ

(یہ وہ وقت تھا) جب منافق اور جن لوگوں کے دلوں میں (کفر کی) بیماری تھی کہتے تھے

هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۗ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

کہ ان (مسلمانوں) کو تو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے (سو مسلمان مغرور نہیں ہیں بلکہ ان کو خدا پر بھروسا ہے) اور جو خدا پر بھروسا رکھے گا تو وہ قوی اور حکمت والا ہے

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا ۙ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ

اور (اے پیغمبر) کاش تم (اس وقت کافروں کی حالت) دیکھو جب فرشتے (ان) کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں (اور) ان کے مونہوں

وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ

اور پیٹھوں پر (کوڑے اور لاتیں) مارتے جاتے ہیں اور (کہتے جاتے ہیں) کہ (اب) عذاب دوزخ کے مزے (تو چکھو) (کافرو) یہ سختی جو تمہارے ساتھ کی جاتی ہے یہ تمہارے ان (اعمال) کی

وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ

اور تم اس سزا کے مستحق ہوئے اس لیے کہ خدا تو اپنے بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرتا (کافرو) تمہاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت فرعون کی قوم اور ان لوگوں کی

مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ

جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ انھوں نے خدا کی آیتوں سے انکار کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کے بدلے ان کو دھر پکڑا بے شک اللہ

قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

زبردست ہے (اور) اس کی مار بڑی سخت ہے۔ یہ (سزا ان لوگوں کو) اس وجہ سے (دی گئی) کہ جو نعمت

أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ۙ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

خدا نے کسی قوم کو دی ہو جب تک وہ لوگ آپ ہی اپنی صلاحیت کو نہ بدلیں (کی عادت نہیں (اس میں کچھ) ردو بدل کرے اور خدا سنتا جانتا ہے

كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ

(کافرو) تمہاری بھی وہی گت ہوئی جیسی گت فرعون کی قوم اور ان لوگوں کی ہوئی جو ان سے پہلے تھے کہ انھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا

فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝

تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے بدلے ہلاک کر مارا اور فرعون کے لوگوں کو غرق کر دیا اور (یہ) سب (کے سب بڑے) سرکش تھے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

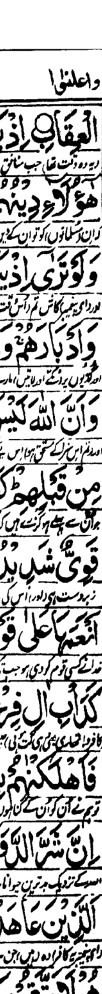
اللہ کے نزدیک بدترین حیوانات وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں تو وہ کسی طرح ایمان لانے والے ہی نہیں ف۲

الَّذِينَ عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَ

(اے پیغمبر یہ کافر وہ) ہیں جن سے تم نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا پھر اپنے عہد (و پیمان) کو ہر بار توڑتے اور

هُمْ لَا يَتَّقُونَ ۝ فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ

وہ (دنیا کی) بدعہدی سے بھی نہیں ڈرتے۔ تو اگر تم ان کو لڑائی میں (موجود) پاؤ تو ان پر ایسا زور ڈالو کہ جو لوگ ان کی پشت پر ہیں ان کو بھاگتے دیکھ



ف۱ اس مقام پر خدا کو یہ بیان فرمانا منظور ہے کہ کافروں کو گرفتار عذاب کرنے کے دو سبب ہوئے ایک یہ کہ خود ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں پر لات ماری دوسرے یہ کہ خدا سب کی سنتا اور سب کے حال سے واقف ہے تو اس نے جو وہ کافروں کی باتیں بھی سنتا تھا اور ان کے دل کی خرابیوں سے بھی واقف تھا اس سبب سے کافروں کو مستحق عذاب سمجھ کر ان پر عذاب نازل کیا ۱۲ ف۲ اس مقام پر کافروں کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا ہے اور ایک جگہ فرمایا ہے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل کہ یہ لوگ جانوروں کی طرح کے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں کیونکہ جانور کو عقل نہیں ہے کہ وہ اس سے کام لے کافروں کو عقل ہے اور پھر اس سے کام نہیں لیتے اور جو کہ عقل سے کام نہیں لیتے اسی واسطے ایمان بھی نہیں لاتے عقل سے کام لیں تو جانیں اور ایمان بھی لائیں ۱۲

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ○ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ

شاید یہ لوگ شکست سے عبرت پکڑیں اور اگر تم کو کسی قوم کی طرف سے دغا کا اندیشہ ہو تو

إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ○ وَلَا يَحْسَبَنَّ

ساوات کو ملحوظ رکھ کر (اُن کے عہد کو) اُن ہی کی طرف پھینک دو بے شک اللہ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا اور

الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ○ وَأَعِدُّوا لَهُم

کافر یہ نہ سمجھیں کہ (ہمارے قابو سے) نکل گئے وہ ہرگز (ہم کو) ہرا نہیں سکتے اور (مسلمانو!) سپاہیانہ

مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ

قوت سے اور گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے جہاں تک تم سے ہو سکے (مقابلے کے) لیے سازوسامان مہیا کیے رہو کہ ایسا کرنے سے

عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ

اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے اور (نیز) اُن کے سوا دوسروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے (اور) اللہ

يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَ

اُن (کے حال) سے (خوب) واقف ہے اور خدا کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تم کو پورا پورا بھر دیا جائے گا اور

أَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ○ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ

(کسی طرح بھی) تمہاری حق تلفی نہ ہوگی اور (اے پیغمبر) اگر (کافر) صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف جھکو

عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ

اور اللہ پر بھروسا رکھو کیونکہ وہی (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور اگر اُن کا ارادہ تم سے دغا کرنے کا بھی ہوگا تاہم (تم کچھ پروا نہ کرو)

فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ○ وَ

اللہ تم کو بس کرتا ہے (اے پیغمبر) (خدا تو مطلق) وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مسلمانوں سے تم کو قوت دی اور

أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ

مسلمانوں کے دلوں میں باہم الفت پیدا کر دی اگر تم روئے زمین کے سارے خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی

بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ يَا أَيُّهَا

اُن کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے مگر (وہ تو اللہ ہی تھا جس) نے ان لوگوں میں الفت پیدا کر دی بے شک وہ زبردست (اور) صاحب تدبیر ہے

النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

پیغمبر اللہ اور مسلمان جو تمہارے تابع فرمان ہیں تم کو بس کرتے ہیں اے پیغمبر

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ

مسلمانوں کو (کافروں کے ساتھ) لڑنے پر برانگیختہ کرو کہ اگر تم (مسلمانوں) میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہوں گے

ف۱ ساوات ملحوظ رکھنے کا مطلب یہ کہ دفعۃً دشمن کی بے خبری میں اپنی طرف سے صلح نہ توڑ دی جائے کہ یہ دغابازی ہے بلکہ اُن کو جتا کر اتنی مہلت دی جائے کہ دونوں فریق لڑائی کے لیے یکساں طور پر اطمینان سے تیاری کر لیں۔

منزل ۲

ع

ع

صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا

(تو وہ) دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر تم (مسلمانوں) میں سے (ایسے) سو ہوں گے تو

اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ

ہزار کافروں پر غالب رہیں گے کیونکہ یہ (کافر) ایسے لوگ ہیں جو (اجر عاقبت کو) سمجھتے ہی نہیں (کہ اس کے لیے جان دینے میں مضایقہ نہ کریں) (مسلمانو!)

اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

اب خدا نے تم پر سے (اپنے حکم کا) بوجھ ہلکا کر دیا اور اُس نے دیکھا کہ تم میں (ابھی) کمزوری ہے تو اگر تم میں سے ثابت قدم رہنے والے سو ہوں گے

صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ

(تو وہ) دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے (ایسے ایک) ہزار ہوں گے (تو وہ) خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہیں گے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ

اور اللہ اُن لوگوں کا ساتھی ہے (جو لڑائی کی تکلیفوں پر) صبر کرتے ہیں نبی

اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ۚ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ

جب تک مُلک میں (کافروں کو) اچھی طرح مار دھاڑ نہ لے اُس کے پاس قیدیوں کی بھیڑ کا رہنا مناسب نہیں (مسلمانو!) تم مالِ دنیا کے (خواہاں ہو)

يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ

(تم کو) آخرت (کی نعمتیں دینی) چاہتا ہے اور اللہ زبردست (اور) باتدبیر ہے۔ اگر خدا (کے ہاں) سے (تمھارے اس قصور کی معافی کا) حکم تحریری پہلے

لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا

تو جو کچھ تم نے (بدر کے قیدیوں سے اُن کو چھوڑ دینے کے بدلے میں) لیا ہے اس (قصور کی سزا میں) ضرور تم پر بڑا ہی عذاب نازل ہوتا۔ تو (خیر جو کچھ) تم کو غنیمت میں (ملا ہے)

طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

اور اللہ (کے غصے) سے ڈرتے رہو (اور اُس کی معافی کے اُمیدوار رہو) کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے پیغمبر (بدر کے) قیدی (جو ہنوز) تم مسلمانوں کے قبضے میں (ہیں)

لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا

کہ اگر اللہ دیکھے گا کہ تمھارے دلوں میں نیکی ہے تو جو (مال) تم سے چھینا گیا ہے

يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اس سے بہتر تم کو عطا فرمائے گا اور تمھارے قصور بھی معاف کرے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ

اور (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ تمھارے ساتھ دغا کرنی چاہیں گے تو پہلے بھی اللہ سے دغا کر چکے ہیں تو (اُس کی سزا میں) اُس نے اِن کو (تمھارے) ہاتھ (قید کرا دیا)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

اور اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) صاحبِ تدبیر ہے جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے ہجرتیں کیں اور

ف بدر کی لڑائی میں دشمنوں کے ستر آدمی گرفتار ہو آئے تھے اور یہ لوگ مسلمانوں کے رشتے ناطے کے تھے مسلمانوں میں سلطنت کا اسلوب کچھ مہتمانہ تھا کہ ان قیدیوں کا معاملہ پیش آیا پیغمبر صاحب نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ ان قیدیوں کو کیا کیا جائے بعض نے رائے دی کہ تاوان لے کر چھوڑ دیا جائے عجب نہیں رفتہ رفتہ یہ لوگ اسلام کی خوبیوں کو سمجھ کر مسلمان ہو جائیں اور چونکہ پیغمبر صاحب نہایت درجے کے رحم دل تھے اُنھوں نے بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ اتفاق کیا اور تاوان لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا لیکن بعض اصحاب کی یہ رائے تھی کہ یہ لوگ مسلمانوں کے جانی دشمن ہیں ہاتھ آئے ہیں یا کر پھر فساد کریں گے اب ہمارے بس میں ہیں ان کا قتل کر دینا مناسب ہے خدا تعالیٰ نے مصلحت وقت کے اعتبار سے اسی رائے کی تصویب فرمائی مگر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا تھا اس اتنا ہوا کہ مسلمانوں کو اپنی غلطی پر تنبیہ ہو گیا ظاہر میں یہ احکام سخت معلوم ہوتے ہیں لیکن جب تک آدمی لڑائی میں خود موجود نہ ہو وہ دشمنوں کی عداوت کا اندازہ کر نہیں سکتا اور مصلحت وقت کو سمجھ سکتا ہے بے شک ستر آدمیوں کی جان کا بچا دینا ظاہر میں مقتضائے رحم ہے لیکن یہ ستر مفسد شاید ستر ہزار آدمی کا خون کرا دیتے غرض یہ احکام اسی قسم کے ہیں جو انگریزوں میں مارشل لا یعنی فوجی قانون کہلاتے ہیں اور ان کی مصلحتوں کو حکام فوج ہی خوب سمجھتے ہیں پھر جب مسلمانوں کو اُن کی غلطی پر تنبیہ کیا گیا تو وہ لوگ ڈرے کہ شاید ساری کارروائی بیجا ہوئی اس لیے مالِ غنیمت کے بارے میں جو تامل کرتے تھے خدا نے اس خدشے کو بھی رفع کر دیا ۱۲

منزل ۲ ۹ ع ۵ ۵

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ

اللہ کے رستے میں اپنے جان و مال سے جہاد کیے اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور (ان کی) مدد کی وہی لوگ

بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن

ایک کے وارث ایک اور جو لوگ ایمان تو لے آئے اور ہجرت نہیں کی تو تم مسلمانوں کو

وَلَايَتِهِم مِّن شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ

ان کی وراثت سے کچھ تعلق نہیں یہاں تک کہ ہجرت کر کے تم میں (نہ) آجائیں ہاں اگر دین (کے بارے) میں تم سے طالب مدد ہوں

فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ

تو تم کو ان کی مدد کرنی لازم ہے مگر اس قوم کے مقابلے میں نہیں کہ تم میں اور ان میں (صلح کا) عہد (و پیمان) ہو اور (جو کچھ) تم کرتے ہو اللہ

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ إِلَّا

اس کو دیکھ رہا ہے اور کافر ایک کے وارث ایک (ان کو ایک دوسرے کی میراث لینے دو)

تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اگر ایسا نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیل جائے گا اور بڑا فساد مچے گا ف۱ اور جو لوگ ایمان لائے

وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا

اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے رستے میں جہاد بھی کیے اور جن لوگوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

یہی لوگ سچے مسلمان ہیں ان کے لیے (گناہوں کی) بخشش ہے اور عزت (و آبرو) کی روزی

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ

اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تم مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد بھی کیے تو وہ

مِنكُمْ ۚ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

تم ہی میں داخل ہیں اور رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق (غیر رشتہ داروں کی نسبت) ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (اور اس میراث کی مصلحتوں سے بھی) ف۲

سُورَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا سِتَّ عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ توبہ ف۳ مدینے میں اتری اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں ہیں اور سولہ رکوع

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

جن مشرکوں کے ساتھ تم (مسلمانوں) نے (صلح کا) عہد (و پیمان) کر رکھا تھا (اب) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان کو صاف جواب ہے

ف۱ ان الذین آمنوا سے یہاں تک دو جگہ تو لفظ اولیاء واقع ہوا ہے اور ایک جگہ لفظ ولایت ہم نے ولایت کا ترجمہ وراثت اور اولیاء کا وارث کیا اور مفسرین متقدمین نے بھی ایسا ہی لکھا ہے تو الا تفعلوہ الخ کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر تم مسلمان کافروں کو ایک دوسرے کی میراث نہ لینے دو گے اور قرابت کی بنیاد پر اپنے دعوے پیش لاؤ گے تو ابھی تک دین کی وجہ سے کافروں کے ساتھ جھگڑا ہوتا تھا آگے کو میراث بھی وجہ مخاصمت قرار پائے گی اور جھگڑے بڑھیں گے لیکن بعض مفسرین نے ولایت کا ترجمہ مدد اور اولیاء کا مددگار کیا ہے تو وہ الا تفعلوہ الخ کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ اگر تم مسلمان آپس میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرتے رہو گے تو دشمن ضعیف مسلمانوں کو جو کافروں میں گھرے ہوئے ہیں بے یار و مددگار سمجھ کر ستاتے رہیں گے اور دین کی وجہ سے جو لڑائی چھڑ گئی ہے اس کا سلسلہ جاری رہے گا ۱۲

ف۲ شروع شروع میں جب مسلمان ہجرت کر کے مدینے میں آ کر رہے تو پیغمبر صاحب نے مہاجرین و انصار میں بھائی چارا کرا دیا تھا اور ایک کو ایک کا وارث بھی ٹھیرا دیا تھا اس مصلحت سے کہ مہاجرین کو مالی ضرورتیں تھیں پھر جب اسلام کی فتوحات ہوئیں اور مہاجرین کو خدا نے مستغنی کر دیا تو صرف رشتہ داروں میں میراث کا قاعدہ جاری رہا اور مہاجرین و انصار کا باہمی توارث موقوف ہوا ۱۲

ف۳ اس سورۃ کے اول میں بسم اللہ کے نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سورتوں کا ٹھیرانا پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا ہے اور بسم اللہ سورتوں کی علیحدگی کی علامت ہے اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کو قرآن کے جمع کرتے وقت تحقیق نہیں ہوا کہ یہ سورت خود مستقل سورت ہے یا اس کی آیتیں دوسری سورتوں کے ٹکڑے ہیں لیکن چونکہ اس سورت کی آیتوں کا مطلب سورۂ انفال کے مطالب سے ملتا ہوا تھا اس مناسبت سے اس سورت کی آیتوں کو سورۂ انفال کے بعد رکھ دیا مگر بنظر احتیاط اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی تاکہ دوسری سورتوں کی طرح مستقل سورۃ نہ سمجھی جائے اللہ اللہ ان بزرگوں نے کلام الٰہی کی کس درجے حفاظت کی ہے کہ سورتوں کی تقسیم تک بھی اپنی رائے سے نہیں کی ۱۲

منزل ۲

الربع ۱۰

فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ

تو (اے مشرکو! تم) زمین میں چار مہینے (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) ملک میں چلو پھرو اور جانے رہو کہ تم اللہ کو کسی طرح بھی ہرا نہیں سکو گے

وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ ۝ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى

اور یہ کہ (آخر کار) اللہ کافروں کو (مسلمانوں کے ہاتھ سے دنیا میں) رسوا کرنے والا ہے۔ اور حج اکبر کے دن اللہ اور اس کے رسول کی طرف

النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ

لوگوں کو (آگاہ کرنے کے لئے عام) منادی کی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے دست بردار ہیں۔

فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي

پس (اے مشرکو!) اگر تم توبہ کرو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر (اب بھی خدا اور رسول سے) پھرے رہو تو جان رکھو کہ تم اللہ کو کسی طرح ہرا نہیں

اللَّهِ وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم مِّنَ

اور (اے پیغمبر) کافروں کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو۔ ہاں مشرکین میں سے جن کے ساتھ تم (مسلمانوں) نے (صلح کا) عہد و پیمان کر رکھا

الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا عَلَيْكُمْ أَحَدًا

پھر انہوں نے (اپنے عہد میں) تمہارے ساتھ کسی طرح کی کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد کی وہ مستثنیٰ ہیں

فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝

تو ان کے ساتھ جو عہد (و پیمان) ہے اسے اس مدت تک جو ان کے ساتھ ٹھہری تھی پورا کرو کیونکہ اللہ ان لوگوں کو (جو بدعہدی سے) بچتے ہیں دوست رکھتا ہے

فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ

پھر جب (ان) ادب کے مہینے نکل جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو

وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ فَإِن تَابُوا

اور ان کو گرفتار کرو اور ان کا محاصرہ کرو اور ہر گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھے رہو پھر اگر وہ لوگ توبہ کریں

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللَّهَ

اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا رستہ چھوڑ دو (یعنی ان سے کسی طرح کا تعرض نہ کرو) کیونکہ اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ

بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر مشرکین میں سے کوئی شخص تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دو

حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ

یہاں تک کہ وہ (اطمینان سے) کلام خدا کو سن لے پھر اس کو اس کی امن کی جگہ واپس پہنچا دو یہ رعایت ان لوگوں کے حق میں اس وجہ سے ہے

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَعِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ

اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکین کا عہد (و پیمان صلح) کیونکر معتبر ہو (کہ آخر) وہ عہد شکنی کر کے آپ ہی بے اعتباری کر لی؟ مگر جن

ف۱ یعنی جو کہ ان لوگوں میں تم یوں مشہور ہو گیا کہ جیسے ان حج ہو تو وہ حج اکبر ہے اگر شرع میں اس کی کچھ اصل نہیں قصہ یہ ہے کہ مطلق حج عنوان عام کر حج اکبر بولا جاتا ہے کیونکہ ایک طرح کا حج عمرہ بھی ہے مگر اس کے مقابلے میں حج متعارف حج اکبر ہے جب میں لوگوں کا بڑا اجتماع ہوتا ہے ۱۲



عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۗ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ۝ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۗ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

علی کو بھیج کر یہ منادی کرا دی کہ اب آیندہ مشرکین سے ہم مسلمانوں کا کوئی تعلق نہیں جن سے صلح ہے اور انھوں نے شرائطِ صلح کو نہیں توڑا اُن کے ساتھ مدت صلح تک صلح برقرار اور اُن کے سوا جنھوں نے صلح کی شرائط کو توڑ دیا ہو یا جن کے ساتھ صلح نہیں ہے اُن کو چار مہینے کی مہلت اس مدت میں مسلمانوں کی اطاعت اختیار کریں یا لڑنے کے لئے آمادہ ہو جائیں اگرچہ اس سورت کی آیتوں سے ظاہر ہے مسلمانوں کی طرف سے ایک طرح کی سختی ظاہر ہوتی ہے لیکن ایک گروہ جو بیس برس تک برابر طرح طرح کی ایذائیں اور تکلیفیں اور بے آبروئی اور بے حرمتی کی نقصان اٹھاتا رہا ہو اور اب اس کو خدا اپنی حفاظت کی طاقت دے تو ہم نہیں سمجھتے کہ اس مدت کے حکم سے بڑھ کر کوئی دشمن کے ساتھ کیا کر سکتا ہے بگاڑ ہو مگر انصاف اور درگزر بات بات سے ظاہر ہے وہ کانہیں دنیا نہیں قریب نہیں ١٢ ف٢ قرآن میں اس طرح کا الزام تو اکثر یہود کو دیا گیا ہے کہ توراۃ کی تحریف کرتے ہے

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ ۗ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اور اُن کے دلوں میں جو (کافروں کی طرف سے) غصہ (بھرا ہوا) ہے اُس (کی خلش) کو بھی دور کر دے گا اور اللہ جس کی چاہے توبہ قبول کرے اور

حَكِيمٌ ○ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا

حکمت والا ہے مسلمانو! کیا تم نے ایسا سمجھ رکھا ہے کہ (ایسے ہی) چھوٹ جاؤ گے اور ابھی اللہ نے اُن لوگوں کو (اچھی طرح) ٹھوک بجا کر دیکھا تک نہیں جو تم میں جہاد کرتے

مِنكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِن دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی کو اپنا دوست نہیں بناتے

وَلِيجَةً ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن

اور جو کچھ بھی تم لوگ کر رہے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے۔ مشرکوں کو کوئی حق نہیں کہ (اپنے جیسے کافروں سے)

يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ ۚ أُولَٰئِكَ

اللہ کی مسجدیں آباد رکھیں اور (شرک کے افعال و اقوال سے) اپنے اوپر کفر کی گواہی بھی دیتے جائیں یہی لوگ ہیں

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ○ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ

جن کا کیا دھرا سب اکارت ہوا اور یہی لوگ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ میں رہنے والے ہیں (حقیقت میں تو) اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد رکھتا ہے

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَ

جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا اور نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور

لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ ۖ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ○

جس نے خدا کے سوا کسی کا ڈر نہ مانا تو ایسے لوگوں کی نسبت توقع کی جا سکتی ہے کہ آخرکار اُن لوگوں میں (جا شامل) ہوں گے جو منزل مقصود پر پہنچے

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

کیا تم لوگوں نے حاجیوں کے پانی پلانے اور ادب و حرمت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) آباد رکھنے کو اس شخص (کی خدمتوں) جیسا سمجھ لیا جو اللہ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِندَ اللَّهِ ۗ وَ

اور روز آخرت پر ایمان لاتا اور اللہ کے رستے میں جہاد کرتا ہے اللہ کے نزدیک تو یہ (لوگ ایک دوسرے کے) برابر نہیں اور

اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ○ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا

اللہ ظالم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا ف جو لوگ ایمان لائے اور (دین کے لیے) اُنھوں نے ہجرت کی اور

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَ

اپنے جان و مال سے اللہ کے رستے میں جہاد کیے ف۲ (یہ لوگ) اللہ کے ہاں درجے میں کہیں بڑھ کر ہیں اور

أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ○ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

یہی ہیں جو منزل مقصود کو پہنچنے والے ہیں۔ اُن کا پروردگار اُن کو اپنی مہربانی اور رضامندی اور ایسے باغوں (میں رہنے) کی خوشخبری دیتا ہے

ع ۲ / ۸

منزل ۲

نصف

ف حضرت عباس پیغمبر صاحب کے چچا تھے مگر فتح مکہ کے وقت ایمان لائے اور حضرت علی پیغمبر صاحب کے چچازاد بھائی اور داماد تھے سب سے پہلے ایمان لائے پیغمبر صاحب کے ساتھ ہجرت کی جہاد کیے پس اسلامی خدمتیں حضرت علی کی زیادہ تھیں اور قرابت حضرت عباس کی قریب تھی اور حاجیوں کے پانی پلانے اور خدمت خانہ کعبہ کو بھی وہ اپنے مفاخر میں سمجھتے تھے ان آیتوں میں اسلامی خدمتوں کی فضیلت کا مذکور ہے

ع بندگی بادیہ پیرزاد کی دستکار نیست ۱۲

ف۲ جان سے جہاد کرنے سے مراد ہے اپنی ذات سے لڑائی میں شریک ہونا اور مال سے جہاد کرنا لڑنے والوں کے خرچ بات کی ذمہ داری کرنا ۱۲

وَجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جن میں ان کو دائمی آسائشیں ملے گی (اور یہ لوگ) اُن باغوں میں سدا کو (اور) ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے بے شک اللہ کے ہاں

عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ

ثواب (کا) بڑا (ذخیرہ موجود) ہے مسلمانو! اگر تمہارے باپ

وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو اُن کو (اپنا) رفیق نہ بناؤ اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی رکھا برتاؤ رکھے گا

مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَ

تو یہی لوگ (ہیں) جو خدا کے نزدیک نافرمان ہیں۔ (اے پیغمبر مسلمانوں کو) سمجھا دو کہ اگر تمہارے باپ اور

اَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ

تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبے دار اور مال

اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جن (میں رہنے) کو تمہارا جی چاہتا ہے

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا

(اگر یہ چیزیں) اللہ اور اُس کے رسول اور اللہ کے رستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو

حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ لَقَدْ

یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ (تمہارے سامنے) لا موجود کرے اور اللہ اُن لوگوں کو جو (اُس کے حکم سے) سرتابی کریں (راہ ہدایت) نہیں دکھاتا (مسلمانو!)

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ

اللہ بہت سے موقعوں پر تمہاری مدد کر چکا ہے اور خاص کر حُنین (کی لڑائی) کے دن جبکہ تمہاری کثرت نے تم کو مغرور کر دیا تھا

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَـيْــــًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا

(کہ ہم بہت ہیں) تو وہ (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور (اتنی بڑی) زمین باوجود وسعت کے

رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي

تم پر تنگی کرنے لگی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے پھر اللہ نے

رَسُوْلِهٖ وَعَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ

اپنے رسول پر اور (نیز) مسلمانوں پر اپنی (طرف سے) تسلی نازل فرمائی اور (تمہاری مدد کو فرشتوں کے) ایسے لشکر بھیجے جو تم کو دکھائی نہیں دیتے تھے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ

(اور آخرکار) کافروں کو بُری شکست ماردی اور کافروں کی یہی سزا ہے پھر اِس کے بعد خدا جس کو چاہے توبہ نصیب کرے

ف۱ اس آیت میں شروع شروع کے مسلمانوں کے حق میں بڑی سختی ہے ایک حساب سے اُن کو سارے علاقے دنیا کے ترک کرنے کو حکم دیا گیا ہے لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت بھی قائم نہ ہوتی اور اگر یہی ہوا کرتا ... اس حکم پر ثابت قدم رہے اور کفار گروہ کے گروہ مسلمان ہوتے گئے ... تک ترک علائق کی فضل شعبیت نہ اٹھائی

منزل ۲

ع ۳ ۹

بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو

اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

مشرک تو (نرے) گندے ہیں تو اس برس کے بعد (ادب) حرمت والی مسجد (یعنی خانہ کعبہ) کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ

اور اگر ان کے ساتھ (لین دین بند ہو جانے سے) تم کو مفلسی کا اندیشہ ہو تو خدا پر (بھروسا رکھو وہ) چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا

اِنْ شَآءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

بے شک خدا (سب کی نیتوں کو) جانتا (اور) حکمت والا ہے اہل کتاب جو نہ خدا کو مانتے ہیں (جیسا کہ ماننے کا حق ہے)

وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ

اور نہ روز آخرت کو اور نہ اللہ اور اس کے رسول کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ

دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ

دین حق کو تسلیم کرتے ہیں (مشرکوں کے علاوہ) ان (لوگوں) سے (بھی) لڑو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں

وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ

اور یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں

النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ

کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کے منہ کی کہنی ہے

قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○

لگے ان ہی کافروں کی سی باتیں بنانے جو ان سے پہلے (ہو گزرے) ہیں خدا ان کو غارت کرے (دیکھو تو) کدھر کو (شیطان کے) بھٹکائے (رہے)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ

ان لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور اپنے مشائخوں اور مریم کے بیٹے مسیح کو

ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ

خدا بنا ٹھہرایا حالانکہ (ہمارے ہاں سے) ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک ہی خدا کی عبادت کرتے رہنا اس کے سوا کوئی (لائق) معبود نہیں

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

وہ ان کے شرک سے پاک ہے چاہتے ہیں کہ خدا کے نور (اسلام) کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْٓ

اور خدا کو منظور ہے کہ ہر طرح پر اپنے نور (کی روشنی) کو پورا کر کے رہے اگرچہ کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے وہی (ذات پاک) ہے

منزل ۲ ع ۵

ف حنین ایک جگہ کا نام ہے جو مکے اور طائف کے بیچ میں ہے فتح مکہ کے بعد پیغمبر صاحب جب حنین میں لڑائی کے لیے بکثرت جمع ہوئے ہیں آپ دس ہزار مسلمان مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکے کے نو مسلم۔ لشکر اُن پر چڑھ گئے لشکر کو ایک پہاڑ کی گھاٹی میں سے گزرنا تھا اور تنگی راہ کی وجہ سے تھوڑے تھوڑے آدمی گھاٹی میں سے گزر سکتے تھے اور قوم ہوازن کے لوگ گھاٹی کے قریب مسلمانوں کی گھات میں لگے تھے موقع پا کر ان پر ٹوٹ پڑے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور مکے سے نکلتے وقت بعض مسلمانوں کو بڑا غرّہ تھا کہ اب ہم اتنے سارے ہیں کافروں پر ضرور فتح پائیں گے اور یہ غرّہ تھا توکل کے خلاف شکست سے مسلمانوں کی تادیب کر دی گئی حنین میں گو اول بار شکست ہوئی یہاں تک کہ لوگ پیغمبر صاحب کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے مگر حضرت عباس پیغمبر صاحب کے ساتھ تھے اور وہ آدمی تھے بلند آواز انھوں نے للکارا تو مسلمان پھر سمٹ آئے اور لڑائی مار لی ۱۲ ف کیونکہ گو اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ خدا کو بھی مانتے ہیں اور روز آخرۃ کے بھی قائل ہیں مگر جب انھوں نے یا عیسیٰ یا عزیر کو خدا کا بیٹا سمجھا تو یہ خدا کا ماننا نہیں ہے اور چونکہ فلاح عاقبت خدا کے ماننے پر موقوف ہے جس کے عقیدہ توحید میں تزلزل ہے وہ گویا روز آخرۃ کا بھی قائل نہیں روز آخرۃ کا قائل ہو تو پھر خدا ہی کیوں نہ مانے اور کسی کو خدا کا بیٹا ہی کیوں بنائے ۱۲ ف ہمیشہ سے تمام سلطنتوں کا دستور چلا آتا ہے کہ بادشاہ اپنی رعیت سے خراج لیتا ہے پھر جو بادشاہ نیک دل اور رعیت پرور ہوتا ہے وہ خراج کو رعیت کے فائدے رعیت کے آرام و آسایش کے کاموں میں خرچ کرتا ہے جیسے سڑکیں مدرسے شفاخانے وغیرہ اور جو عیاش اور تن پرور ہیں رعیت سے لیتے اور دل کھول کر بے رحمی کی طرح بیہودہ مصارف میں اڑا دیتے ہیں تو ویسے ہی ان کی سلطنت کمزور اور رعیت بے چین رہتی ہے نہ ان کے پاس قوی فوج ہوتی ہے نہ مستعد پولیس نہ بے لوث عدالت جزیہ جس کا اس آیت میں ذکر ہے وہ بھی ایک خراج تھا جو مسلمان بادشاہ غیر مذہب کی رعایا سے لیا کرتے تھے اس خراج کے بدلے میں وہ ملک کی حفاظت کرتے اور رعایا میں امن قائم رکھتے ۱۲



أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ

وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ

لَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ

يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ

هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ إِنَّ

عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ

فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا

يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا النَّسِيءُ

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ

عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ

ف ۱ قمری مہینوں میں موسم کے لحاظ سے تو کمی بیشی ہوتی ہی رہتی ہے وہی مہینے جو کبھی جاڑے میں پڑتے ہیں وقتی کا تفاوت ہوتے ہوتے گرمیوں میں آپڑتے ہیں تو کبھی ایسا ہوتا کہ امن و ادب کے چار مہینے لڑائی کے موسم میں آپڑتے تو ایسے موقع پر مشرکین مہینوں کو اپنی مرضی کے مطابق ہٹا سرکا دیتے اس کی ممانعت فرما دی گئی کیونکہ لوگوں کو دھوکا ہوتا تھا ۱۲

ع ۵ / ۸ / ۱۱

سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ان کی بداعمالیاں ان کو بھلی کر کے دکھائی گئی ہیں اور اللہ ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں (راہ حق کی) ہدایت نہیں دیا کرتا ف مسلمانو!

آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ

تم کو کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ راہ خدا میں (لڑنے کے لیے) نکلو

إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ

تو تم زمین پر ڈھیر ہوئے جاتے ہو۔ کیا آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر قناعت کر بیٹھے ہو (اگر یہ بات ہے تو یہ تمہاری سخت غلط فہمی ہے کیونکہ

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ

آخرت کے (فائدوں) کے مقابلے میں (دنیا کی) زندگی کے فائدے محض بے حقیقت ہیں ف اگر تم (بلائے جانے پر بھی) راہ خدا میں (لڑنے کے لیے) نہ نکلو گے

عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ

دردناک مار دے گا اور تمہارے بدلے دوسرے لوگ (رسول کی مدد کو) لا موجود کرے گا اور تم اس کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تم رسول کی مدد نہ بھی کرو تو (کچھ) پروا کی بات نہیں اللہ اس کا مددگار ہے اور (اسی نے اپنے رسول کی مدد اس وقت بھی کی تھی)

الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ

جب کافروں نے ان کو (ایسا بے سر و سامان گھر سے) نکال باہر کیا (کہ صرف دو آدمی) اور دو میں دوسرے (پیغمبر) اس وقت یہ دونوں غار (ثور) میں تھے

لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ

(دیکھو) رنج (وفکر) نہ کرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اپنے پیغمبر پر اپنی (طرف سے) تسلی اتاری اور

بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ

ان کو (فرشتوں کی) ایسی فوجوں سے مدد دی جن کو تم لوگ نہ دیکھ سکے اور کافروں کی بات کو ہیٹا کر دیا اور (سدا)

اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ انفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا

اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب (اور) صاحب تدبیر ہے ف (مسلمانو!) نکلے (چاہے) بے ہتھیار ہو (یا) ہتھیار بند اور (جیسی بھی) استطاعت ہو خدا کی راہ میں

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

اور اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم (جہاد کی مصلحتوں کو) جانتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے

إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا

(اے پیغمبر) اگر سر دست فائدہ ہوتا اور سفر بھی متوسط درجے کا ہوتا تو یہ منافق تمہارے ساتھ چلنے کو (بلاتے)

لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِن بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ

تو دیر بے تامل تمہارے ساتھ ہو لیتے لیکن ان کو مسافت دور (دراز) معلوم ہوئی اور (تم پیچھے رہ جانے کا سبب پوچھو گے تو) یہ اللہ کی قسمیں کھا کھا کر

ف ۲ یہ جنگ تبوک کا مذکور ہے کہ اس میں جانے سے منافق جی چرانے لگے تھے پورا قصہ اگلے رکوع کے فائدے میں دیکھو ۱۲ ف ۳ پیغمبر صاحب نے کامل دس برس مکے میں دین اسلام کی منادی کی اور طرح طرح کی اذیتیں اور تکلیفیں جو کافروں سے پہنچیں نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ ان کو برداشت کرتے رہے یہاں تک کہ کافر ان کے مار ڈالنے کے منصوبے کرنے لگے جب یقین ہو گیا کہ اب ان لوگوں کے ہاتھ سے جان کا بچنا مشکل ہے تو پیغمبر صاحب شب کے وقت حضرت علیؓ کو اپنے بچھونے پر لٹا حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لے کے نکل تین میل کے فاصلے پر جبل ثور کے غار میں جا چھپے ادھر کافروں نے خبر پاتے ہی جستجو شروع کی پیغمبر صاحب غار میں چھپے بیٹھے رہے اس غار پر کافروں کا گزر بھی ہوا مگر خدا نے ان کو اندھا کر دیا اور پیغمبر صاحب کو نہ دیکھ سکے ایسی وقت کا مذکور ہے کہ حضرت ابوبکرؓ غار کے سر پر کافروں کا چلنا پھرنا دیکھ کر گھبراتے تھے اور پیغمبر صاحب ان کو تسلی دیتے تھے اس درجے کا توکل پیغمبر کے سوا کسی سے ہو نہیں سکتا غرض جب تو اہل مکہ کی جستجو کی شورش فرو ہوئی تو پیغمبر صاحب سیدھا رستہ چھوڑ بالا بالا گرد آتے ہوئے مدینے نکل گئے اسی کا نام ہجرت ہے جس سے مسلمانوں کا سن ہجری شمار کیا جاتا ہے جب تک غار میں رہے ابوبکرؓ کے گھر سے کھانے اور سواری کا انتظام ہوتا رہا حضرت ابوبکرؓ کی یہ بڑی خدمت نمایاں ہے جس کو کوئی مسلمان فراموش نہیں کر سکتا اور ایسی بہت ہیں۔ جو فرشتوں کی مدد کا مذکور ہے کیا تعجب ہے کہ ہجرت کے وقت بھی فرشتے آئے ہوں اور انہوں نے کسی طور پر کافروں کو اندھا رہنے پر قابو کر دیا ہو یا شاید جنگ بدر حنین وغیرہ کی طرف اشارہ ہو کیونکہ ان لڑائیوں میں فرشتوں کا آنا اور مدد کرنا بصراحت قرآن سے ثابت ہے ۱۲

لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ

کہ اگر ہم سے بن پڑتا تو ہم ضرور تم لوگوں کے ساتھ چل کھڑے ہوتے یہ لوگ (جھوٹی قسمیں کھا کر عذاب آخرت کے اعتبار سے) آپ اپنے تئیں ہلاکت میں ڈال

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۞ عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ

کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں (اے پیغمبر) خدا تمہارا قصور معاف کرے تم نے ان کو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت ہی کیوں دی اس وقت تک (انتظار کیا ہوتا)

لَكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ۞ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ

کہ تم پر سچے (علیحدہ) ظاہر ہو جاتے اور جھوٹوں کو (الگ) معلوم کر لیتے (اے پیغمبر) جو لوگ

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ

خدا کا اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں وہ تو تم سے اس بات کی رخصت مانگتے نہیں کہ اپنی جان و مال سے شریک جہاد نہ ہوں اور

أَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۞ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ

اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ (پیچھے رہ جانے کے لئے) تم سے خواہان اجازت وہی لوگ ہوتے ہیں

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي

جو اللہ کا اور روز آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں

رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ۞ وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً

تو وہ اپنے شک (کی حالت) میں حیران ہیں (کہ کیا کریں کیا نہ کریں) اور اگر یہ لوگ (دل میں گھر سے) نکلنے کا ارادہ رکھتے ہوتے تو اس کے لئے کچھ تیاری

وَلَٰكِن كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ ۞

مگر اللہ کو ان کا جگہ سے ہلنا ہی ناپسند ہوا تو اس نے ان کو احدی[1] بنا دیا اور گویا ان سے کہہ دیا گیا کہ جہاں اور (لولے لنگڑے اپاہج) بیٹھے ہیں تم بھی

لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ

اگر یہ لوگ تم (مسلمانوں) میں (مل کر) نکلتے بھی تو بس تم میں اور زیادہ خرابیاں ہی ڈالتے اور تم میں فساد پھیلانے کی غرض سے تمہارے درمیان ادھر

يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۞

ادھر دوڑے پڑے پھرتے (سو الگ) اور غضب یہ ہے کہ تم میں ایسے بھی ہیں جو ان کی سن لیتے ہیں اور اللہ شریر لوگوں کو خوب جانتا ہے

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِن قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ

(اے پیغمبر) انہوں نے پہلے بھی فساد ڈلوانا چاہا اور تمہارے (بگاڑنے کے) لئے تدبیروں کی الٹ پلٹ کرتے ہی رہے یہاں تک کہ (تائید الٰہی کا) سچا وعدہ آ پہنچا

وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ۞ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي

اور خدا کا حکم غالب رہا اور ان کو ناگوار ہی گزرا کیا۔ اور ان ہی منافقوں میں وہ (نابکار بھی) ہے جو (تم سے) درخواست کرتا ہے کہ مجھ کو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے

وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ

اور مجھ کو (حسینان روم کی) بلا میں نہ پھنسائیے۔ سن رکھو یہ لوگ بلا میں تو آ ہی گرے (حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی بلا سہی) اور بے شک جہنم (سب)

ع ۵ ۱۲

منزل ۲

ف۱ پیغمبر صاحب کے وقت میں لوگ مسلمان ہوئے تھے وہ بڑی سخت آزمائشوں میں تھے اسلام ابتدائی حالت میں تھا کمزور بے مقدرت اور مغلوب اور اسی وجہ سے اس وقت کے مسلمانوں کے وصلے بہت بڑے ہیں پیغمبر صاحب کو بہت لڑائیاں لڑنی پڑی ہیں سب سے اخیر لڑائی تبوک کی تھی تبوک ملک شام کا ایک شہر ہے جہاں روم کی عملداری تھی اور وہ لوگ نصارے تھے مشہور یہ ہوا کہ عرب میں قحط پڑا ہے اور پیغمبر صاحب کی نسبت دشمنوں نے اڑا دیا کہ ان کا انتقال ہو گیا بادشاہ روم کو ملک عرب کے زیر کرنے کا حوصلہ ہوا اس نے کچھ لشکر اس طرف کو متوجہ کیے پیغمبر صاحب کو خبر معلوم ہوئی اور ملک گیری کی غرض سے نہیں لڑنے کے لیے نہیں بلکہ صرف رومیوں کے حوصلے پست کرنے کے ارادے سے آپ نے چڑھائی کی موسم موافق نہ تھا کہ سخت گرمی پڑ رہی تھی ادھر نخلستان کی فصل تیار تھی کہ اسی پر مدینے والوں کی گزران تھی بے سامانی کا یہ حال کہ ہتھیار اور باربرداری بقدر ضرورت موجود نہیں مگر پیغمبر صاحب کو تو صرف یہ منظور تھا کہ ادھر سے سبقت ہو اور رومی دھمکی میں آجائیں چنانچہ لڑائی بھڑائی کچھ ہوئی ہی نہیں مگر بعض دودلے مسلمانوں نے پیغمبر صاحب کا ساتھ دینے میں مضایقہ کیا اور اس کے لیے طرح طرح کے حیلے بنائے چنانچہ ان میں سے کسی نے یہ حیلہ بھی کیا تھا کہ روم کا حسن مشہور ہے ایسا نہ ہو کہ میں وہیں کا ہو رہوں ۱۲۔

ان

[1] بادشاہی زمانے میں کچھ لوگ احدی ہوتے تھے کہ کوئی خدمت ان سے متعلق نہ ہوتی اور گھر بیٹھے تنخواہ پاتے اب احدی کاہل و سست کے معنے بولا جاتا ہے ۱۲

إِن تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا

(اے پیغمبر) اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچ جائے تو ان (منافقوں) کو برا لگتا ہے اور اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ

قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ فَرِحُونَ ○ قُل لَّن

(اپنے خیال سے) ہم نے پہلے ہی سے اپنا کام (ٹھیک ٹھاک) کر لیا تھا اور یہ کہہ کر خوش خوش (تمہارے پاس سے اٹھ کر) واپس چلے جاتے ہیں (اے پیغمبر)

يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

کہ جو کچھ خدا نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے اس کے سوا کوئی (اور) مصیبت تو ہم کو پہنچ سکتی نہیں وہی ہمارا کارساز ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ بس اللہ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُونَ ○ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں (خواہ مخواہ) ایک نہ ایک ہی کا تو انتظار کرتے ہو ف

وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللَّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ

اور ہم تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ خدا تم پر اپنے ہاں سے کوئی عذاب نازل کرے

أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُوا إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ ○ قُلْ أَنفِقُوا

یا ہمارے ہاتھوں سے (تم کو کوئی سزا دلوائے) تو (اچھا) تم (بھی) منتظر رہو ہم (بھی) تمہارے ساتھ منتظر ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

طَوْعًا أَوْ كَرْهًا لَّن يُتَقَبَّلَ مِنكُمْ إِنَّكُمْ كُنتُمْ قَوْمًا فَاسِقِينَ ○

کہ تم خوش دلی سے خرچ کرو یا بے دلی سے تمہاری خیرات تو خدا کے ہاں کسی طرح قبول ہونی نہیں کیونکہ تم نافرمان لوگ ہو

وَمَا مَنَعَهُمْ أَن تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَاتُهُمْ إِلَّا أَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَ

اور ان کی خیرات کے قبول ہونے کی کوئی وجہ مانع نہیں ہوئی مگر یہی کہ انہوں نے اللہ اور

بِرَسُولِهِ وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا

اس کے رسول کی نافرمانی کی اور نماز کو آتے ہیں تو کسلمندی سے آتے ہوئے اور (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں

وَهُمْ كَارِهُونَ ○ فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ إِنَّمَا

تو بری دلی سے تو (اے پیغمبر) نہ تو ان کے مال تمہارے لئے موجب حیرت ہوں اور نہ ان کی اولاد کہ بس خدا نے ان کو دنیوی برکتیں کیوں دے

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ

خدا چاہتا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ان کو مال اور اولاد کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہی رکھے اور (یہ) کہ (ان کی) جان نکلے اور (اس وقت بھی)

وَهُمْ كَافِرُونَ ○ وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ

یہ کافر (ہی) ہوں۔ اور (مسلمانو) یہ منافق تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ بھی تم ہی میں کے ہیں حالانکہ وہ تم میں کے نہیں ہیں

وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ○ لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا

بلکہ وہ بزدلے لوگ ہیں۔ اگر کہیں پناہ پائیں یا (چھپ رہنے کے قابل) غار یا گھس بیٹھنے کی (کوئی اور) جگہ

ف یعنی ہماری تمہاری لڑائی کا انجام ہمارے حق میں دو طرح کا ہو سکتا ہے کہ یا ہم فتح پائیں اور غازی ہوں اور یا مارے جائیں تو شہید یعنی جنت اور لطاق دونوں (مسلمانوں) کے ۱۲

منزل ۲

لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ

تو رسّی تُڑا کر اُس کی طرف دوڑ پڑیں۔ اور (اے پیغمبر) ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ (لوگوں کے مال) خیرات (کی تقسیم) میں تم پر بے انصافی کا الزام

فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ۝

پھر اگر ان کو اس میں سے (ان کی خواہش کی قدر) دیا جائے تو خوش رہتے ہیں اور اگر ان کو اس میں سے (ان کی خواہش کی قدر) نہ دیا جائے تو بس وہ خفا ہی

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ

اور جو خدا نے اور اس کے رسول نے ان کو دیا تھا اگر یہ اس کو خوشی سے لے لیتے اور کہتے کہ ہم کو اللہ بس کرتا ہے

سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۝

(اور اب نہیں ملا تو کیا ہوا) آگے کو اپنے کرم سے اللہ اور اس کا رسول ہم کو (بہتیرا) دیں گے ہم تو اللہ ہی سے لو لگائے بیٹھے ہیں (تو یہ ان کے حق میں کہیں بہتر ہوتا)

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَ

خیرات (کا مال) تو بس فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور ان کارکنوں کا جو (مال) خیرات (کے) وصول کرنے پر (تعینات) ہیں اور

الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ

ان لوگوں کا جن کے دلوں کا پرچانا منظور ہے (اِن مصارف میں مالِ خیرات یعنی زکوٰۃ کو خرچ کیا جائے) اور (نیز) قیدِ غلامی سے غلاموں کی گردنوں کے چھڑانے

وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَمِنْهُمُ

اور مسافروں (کے زادِ راہ) میں (یہ حقوق) اللہ کے ٹھہرائے ہوئے (ہیں) اور اللہ جاننے والا (اور) صاحبِ تدبیر ہے (مناسب جگہ خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے)۔ اور

الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ

ان (منافقوں) میں (بعض) ایسے بھی ہیں جو پیغمبر کو ایذا دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ شخص کان (لگا) بڑا کچا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کان (لگا) کچا ہے تو اس کا کان کا

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ

وہ اللہ کا یقین رکھتا ہے اور مسلمانوں (کی بات) کا بھی یقین رکھتا ہے اور جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں ان کے لیے (سراسر) رحمت ہے

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ يَحْلِفُونَ

اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کو (قیامت کے دن) عذاب دردناک ہونا ہے ف (مسلمانو!) یہ لوگ تمہارے سامنے

بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا

خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم کو راضی کر لیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ حق رکھتے ہیں کہ یہ لوگ سچے مسلمان ہیں تو اللہ رسول کو راضی کریں

مُؤْمِنِينَ ۝ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ

کیا انھوں نے ابھی تک اتنی بات بھی نہیں سمجھی کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے

لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ۝

تو اس کے لیے دوزخ کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہے گا (اور) یہ بڑی ہی رسوائی (کی بات) ہے

ف کان ہیں یعنی کان کے کچے ہیں اپنی رائے کچھ نہیں رکھتے جو کچھ کسی نے کہہ دیا یقین کر لیا اور یہ جو فرمایا کہ کان ہے تمہاری بھلائی کے لیے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں پر اعتماد کرنا اور ان کو سچا سمجھنا پیغمبر کی صفت ہے اور تمہاری بہتری کا موجب مگر اس کسی مدعی ایمان ہی کے دل میں کھوٹ ہو تو یہ اس کا قصور کہ اس نے پیغمبر کو غلط خبر دی اور پیغمبر نے اس کے ظاہر اسلام پر اعتماد کر کے اس کا یقین کر لیا ۱۲

الثلثة

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ

منافق (اس بات سے بھی) ڈرتے ہیں کہ (مبادا) خدا کی طرف سے مسلمانوں (پیغمبر کے ذریعے سے) ایسی سورت نازل ہو جائے کہ انکے دلوں کی باتیں مسلمانوں کو بتا دے

قُلُوْبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَئِنْ

(ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہدو کہ (اچھا) ہنستے رہو جس بات سے تم ڈرتے ہو اُس کو تو خدا ظاہر کر کے رہے گا ف۱ اور (ای پیغمبر) اگر

سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ

تم ان لوگوں سے پوچھو کہ یہ کیا حرکت تھی؟ تو وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ ہم تو یونہی باتیں چیتیں (دل لگی) اور ہنسی مذاق کر رہے تھے (ای پیغمبر ان سے) کہو کہ تم کو ہنسی بھی کرنی تھی تو خدا کی

وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ

اور اُسی کے رسول کے ساتھ　باتیں نہ بناؤ　حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لائے پیچھے کافر ہو گئے

اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ

اگر ہم تم میں سے بعضوں کے قصور معاف بھی کر دیں تاہم دوسروں کو ضرور سزا دیں گے کہ (اصل میں)

كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ

وہی قصوروار تھے ف۲ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک کے ہم جنس ایک ف۳

يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ

بُرے کام کرنے کی (لوگوں کو) صلاح دیں اور بھلے کاموں (کے کرنے) سے منع کریں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنیکا وقت آئے تو اپنی مٹھیاں بھینچ لیں

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ

(حقیقت کلام یہ ہے کہ) ان لوگوں نے اللہ کو بھلا دیا تو (اُس کے بدلے میں گویا) اللہ نے بھی ان کو بھلا دیا ف۴ کچھ شک نہیں کہ منافق (بڑے ہی) سرکش ہیں

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا هِيَ

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں کے حق میں خدا نے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ (ہمیشہ) اسمیں رہیں گے (اور وہی

حَسْبُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ كَالَّذِيْنَ مِنْ

ان کو بس کرتی ہے اور خدا نے اِن کو پھٹکار دیا ہے اور ان کے لیے عذاب ابدی ہے (منافقو! تمہاری بھی وہی مثل ہوئی) جیسی مثل

قَبْلِكُمْ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا

تم سے پہلوں کی ہوئی تھی کہ وہ تم سے بہت زیادہ زور آور تھے اور مال اور اولاد بھی (تم سے) زیادہ رکھتے تھے

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

تو وہ اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اٹھا گئے سو تم نے بھی اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اٹھائے جیسے

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا اُولٰٓئِكَ

تم سے پہلے اپنے حصے کے (دنیاوی) فائدے اٹھا گئے اور جیسی باتیں وہ کیا کرتے تھے تم بھی ویسی ہی باتیں کرنے لگے (وہ) لوگ (کہ

ف۱ منافقوں میں بعضے تو محض بدعقیدت تھے اور کسی وجہ سے خلاف واقع اپنے تئیں مسلمان ظاہر کرتے تھے اور بعض شکی اور ڈانواں ڈول تھے اس آیت میں اسی قسم کے اخیر منافقوں کا تذکرہ ہے کہ وہ کسی کسی وقت ڈر بھی جاتے تھے مگر اللہ کے دین کے ساتھ تمسخر ترک نہیں کرتے تھے ۱۲

ف۲ منافق لوگ جو تمسخر کرتے تھے اُن میں بعض تو ایسے ہوں گے کہ فقط مشغلے کے طور پر لوگوں کی دیکھا دیکھی آپ بھی ہاں میں ہاں ملانے لگے اُن کا قصور ہلکا ہے اور بعض حقیقت میں اسلام کی طرف سے بدگمان ہو گئے کہ اصل باعث تمسخر کے وہی تھے اور وہی خدا کے نزدیک مستوجب سزا قرار پائے یہاں کسی کی تصریح نہیں فرمائی تاکہ اپنی اپنی جگہ متنبہ ہو جائیں ۱۲

ف۳ جو مطلب سگ زرد برادر شغال کا ہے وہی مفہوم بعضہم من بعض کا ہے یعنی ان سب کی ایک ست ہے ۱۲

ف۴ بھلا دینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا ان کی دنیا درستی تھیں جانتا

وقف لازم — ع ۱۴ — منزل ۲

ع
ربع

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

دُنیا اور آخرت (دونوں) میں اُن کا کیا دھرا (سب) اکارت ہوا اور یہی نقصان میں رہے (سو منافقو! تمہارا بھی یہی انجام ہونا ہے)

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۵

کیا ان منافقوں کو اُن لوگوں کی خبر نہیں ملی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود

وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اور ابراہیم کی قوم اور مدین کے لوگ اور الٹی ہوئی بستیوں (یعنی دیہات قوم لوط) کے رہنے والے کہ ان (سب) کے پیغمبر ان کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کھلے ہوئے معجزے لیکر آئے (اور انھوں نے ایک نہ سنی اور مبتلائے عذاب الٰہی ہوئے) سو خدا تو ان پر کبھی ظلم کرنیوالا نہ تھا مگر یہ لوگ (خدا کی نافرمانی کرکے) آپ اپنے اوپر

يَظْلِمُوْنَ ۝ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ

ظلم کر رہے تھے اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک کی رفیق ایک

يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

کہ لوگوں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے اور بُرے کام (کرنے) سے روکتے اور نماز پڑھتے

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ

اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں کہ جن کے حال پر اللہ عنقریب رحم کرے گا

اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

بے شک اللہ زبردست (اور) صاحب تدبیر ہے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے اللہ نے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً

(بہشت کے) باغوں کا وعدہ کر لیا ہے جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُنمیں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور (نیز اللہ نے ان سے)

فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

دائمی بہشت میں عمدہ عمدہ مکانوں کا (وعدہ کر لیا ہے) اور خدا کی خوشنودی (جو ان کو حاصل) ہوگی وہ ان سب نعمتوں سے بڑھ کر۔ یہی ہے

الْعَظِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ

بڑی (اعلیٰ درجہ کی) کامیابی۔ اے پیغمبر کافروں (سے ہتھیار سے) اور منافقوں (سے زبان) سے جہاد کرو اور

عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

ان پر سختی کرو (کہ یہ اسی سختی کے مستحق ہیں) اور آخرکار ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے یہ منافق اللہ کی قسمیں

مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

کہ ہم نے تو یہ (بے جا بات) نہیں کہی حالانکہ ضرور انھوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لائے پیچھے کافر ہو گئے

وقف لازم

ملہ ہتھیار اور زبان کی قید ہم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برتاؤ سے لی ہے کہ منافقوں پر کبھی کافروں کا سا جہاد نہیں ہوا ۱۲

منزل ۲

ع ۹ ۱۵

معانقہ

وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

اور پیغمبر کے ساتھ گستاخیاں کرنی چاہیں جن پر ان کو دسترس نہ ہوا اور یہ لوگ کاہے پر بگڑے۔ اسی پر کہ اپنی مہربانی سے اللہ نے اور رسول نے ان کو

مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ۖ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ

سو یہ لوگ اگر اب بھی توبہ کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر نہ مانیں تو

اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ

اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں (بھی) دردناک عذاب دیگا اور روئے زمین پر نہ کوئی ان کا

وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ

حامی ہوگا نہ مددگار۔ اور ان منافقوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے خدا کے ساتھ قول کیا تھا کہ اگر وہ اپنے فضل سے ہمکو (مال و دولت) دیگا

لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور ضرور خدا کے نیک بندے ہو کر رہیں گے۔ پھر جب خدا نے اُن کو اپنے فضل سے (مال) عطا فرمایا

بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝ فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ

تو لگے اس میں بخل کرنے اور سرتابی کر کے (اپنے قول سے) پھر بیٹھے۔ تو نتیجہ یہ ہوا کہ اس دن تک کہ خدا سے ملیں گے (یعنی روز قیامت تک) خدا نے انکے دلوں میں نفاق پیدا کر دیا

إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝

اس لیے کہ انہوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اُس کو پورا نہ کیا اور (نیز) اس لیے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ

کیا انھوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ اللہ ان کے بھیدوں کو اور ان کی سرگوشیوں کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ غیب کی باتوں سے بھی خوب آگاہ ہے

الْغُيُوبِ ۝ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي

یہ (منافق) ایسے ہیں کہ مسلمانوں میں جو لوگ (با مقدور ہیں اور) خوش دلی سے خیرات کرتے ہیں اُن پر (ریاکاری کا) عیب لگاتے ہیں

الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ

اور جو لوگ اپنی محنت کی کمائی کے سوا (زیادہ کا) مقدور نہیں رکھتے اور (اس میں بھی جو میسر آیا خدا کی راہ میں دیتے ہیں) ان پر (ناحق کی) ہنسی اڑاتے ہیں

سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا

سو اللہ ان منافقوں پر ہنستا ہے اور ان کے لیے عذاب دردناک (تیار) ہے۔ (اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دعا کرو یا

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ

اُن کے حق میں مغفرت کی دعا نہ کرو اگر تم ستر دفعہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو گے تو بھی خدا ہرگز انکی مغفرت نہ کرے گا

اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

یہ اُن کے اس عمل کی سزا ہے کہ انھوں نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے)

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ

سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا - جو منافق (ان کے اپنے اصرار سے) پیچھے چھوڑ دیئے گئے وہ رسول خدا (کی رائے) کے خلاف اپنے (گھروں میں) بیٹھ رہنے سے بہت خوش ہوئے

اللّٰهِ وَكَرِهُوْا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور راہ خدا میں اپنی جان و مال سے جہاد کرنا ان کو ناگوار ہوا

وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا

اور (اور لوگوں کو بھی) سمجھانے لگے کہ (ایسی) گرمی میں (گھر سے) نہ نکلنا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ گرمی تو آتش دوزخ کی بہت سخت ہے کاش ان کو

يَفْقَهُوْنَ ○ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً

(اتنی) سمجھ ہوتی تو (ایک دن ہوگا کہ) یہ لوگ ہنسیں گے کم اور روئیں گے بہت (اور یہ) بدلہ (ہوگا)

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ

ان اعمال کا جو (دنیا میں) کیا کرتے تھے - تو (اے پیغمبر) اگر خدا تم کو (جہاد سے) ان منافقوں کی کسی گروہ کیطرف (صحیح و سلامت) لوٹا کر لے جائے

فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ

اور (پھر کبھی) یہ لوگ جہاد کیلئے) نکلنے کی تم سے اجازت چاہیں تو تم (اسوقت انسے) کہہ دینا کہ تم نہ تو کبھی میرے ساتھ (جہاد کیلئے) نکلو گے اور نہ

تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا

میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑو گے ف۱ چونکہ تم پہلی مرتبہ (گھروں میں) بیٹھنے سے راضی ہوئے اب بھی

مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ○ وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ

پیچھے رہنے والوں کے ساتھ (گھر دنیں) بیٹھے رہو اور (اے پیغمبر) اگر ان میں سے کوئی مر جائے تو تم ہرگز (اس کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ

عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ○

اس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا (کیونکہ) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور یہ سرکشی ہی کی حالت میں مر گئے

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ

اور انکے مال اور انکی اولاد تمہارے لیے موجب تعجب نہ ہوں (کہ پھر یہ دنیاوی برکت انکے یہاں کیوں ہے - ہاں یہ دنیاوی برکت اسلئے ہے کہ) بس

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ○ وَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

دنیا میں مبتلائے عذاب رکھے اور ان کی جان نکلے اور یہ (اسوقت بھی) کافر ہی ہوں اور (اے پیغمبر) جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے اور اس میں حکم ہوتا ہے

اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کی ساتھ ہو کر جہاد کرو تو دو جو ان میں سے صاحب مقدور ہیں (وہی) تم سے اجازت مانگنے لگتے ہیں

مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ○ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا

اور کہتے ہیں کہ ہمکو رہنے دیجئے (چھوڑ جائے) کہ (دوسرے) بیٹھنے والوں کے ساتھ ہم بھی (گھر دنیں بیٹھے) رہیں - انکو عورتوں کو ساتھ جو پیچھے (گھر دنیں بیٹھی) رہ جاتی ہیں

ع ۱۶

ف۱ مطلب یہ ہے کہ تم جھوٹ کہتے ہو اور تمہارا پچھلا طریق عمل اس بات کا شاہد ہے ۱۲

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ

اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی تو یہ لوگ (جہاد کی مصلحتوں کو کچھ) نہیں سمجھتے لیکن رسول

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

اور جو لوگ انکے ساتھ (اللہ پر) ایمان لائے ہیں (ان سب نے) اپنی جان و مال سے (خدا کی راہ میں) جہاد کیے اور یہی لوگ ہیں

لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ

جن کے لیے (دنیا اور آخرت کی سب) خوبیاں ہیں اور (آخر کار) یہی فلاح پانیوالے ہیں ان کے لئے اللہ نے (بہشت کے) باغ تیار کر رکھے ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

جنکے تلے نہریں (بہ رہی) ہیں (اور یہ) انہیں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اور) یہی بڑی کامیابی ہے

وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ

اور (اے پیغمبر) دیہاتیوں میں سے (بھی کچھ) بہانہ ساز (تمہارے پاس) عذر کرتے ہوئے آئے تاکہ انکو (بھی پیچھے رہجانے کی) اجازت دیجائے اور جن

كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ

اللہ اور اسکے رسول سے جھوٹ بولا تھا (وہ گھر میں بیٹھے رہے) سو ان میں سے جنہوں نے کفر کیا عنقریب انکو عذاب

اَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاۗءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ

دردناک پہونچے گا۔ (اے پیغمبر) کمزوروں پر کچھ گناہ نہیں اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن لوگوں پر جن کو

لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي

خرچ میسر نہیں بشرطیکہ (جہاد سے پیچھے بیٹھے رہ کر بھی) اللہ اور اُس کے رسول کی خیر خواہی میں لگے رہیں

الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ

(ان) نیکوکاروں پر کوئی الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور نہ اُن لوگوں پر (کسی طرح کا الزام ہے)

اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّ

کہ جس وقت وہ تمہارے پاس (درخواست لیکر) آئے کہ تم انکے لیے سواری بہم پہنچاؤ اور تم نے (انکو جواب دیا کہ) میرے پاس تو کوئی (سواری) موجود نہیں

اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ۝ اِنَّمَا

خرچ میسر نہ آنے کے غم کے مارے اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ

الزام تو (حقیقت میں) انہیں لوگوں پر ہے جو مالدار ہوتے ہوئے تم سے (پیچھے رہ جانیکی) اجازت چاہتے ہیں

يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

کہ وہ (گھروں میں) پیچھے رہ جانے والی (عورتوں) کے ساتھ (رہنا) پسند کرتے ہیں اور اللہ نے انکے دلوں پر مہر لگا دی سو یہ لوگ (جہاد کی مصلحتوں کو) نہیں جانتے

ع ۹ / ۱۱ / ۱۷

منزل ۲

يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ ۚ قُل لَّا تَعْتَذِرُوا

(مسلمانو!) جب تم (جہاد سے) لوٹ کر ان (منافقوں) کے پاس واپس جاؤ گے تو یہ لوگ تمہارے سامنے (طرح طرح کے) عذر پیش کریں گے تو (اے پیغمبر!) کہہ دینا کہ باتیں نہ بناؤ

لَن نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ ۚ وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ

ہم (مسلمان) کسی طرح تمہارا اعتبار کرنے والے نہیں اللہ تمہارے سب حالات ہم کو بتا چکا ہے اور ابھی تو اللہ اور اس کا رسول تمہارا طرز عمل (اور) دیکھیں گے

وَرَسُولُهُ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا

پھر (آخر کار) تم اس (قادر مطلق) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو حاضر و غائب (دونوں) کو جانتا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں)

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ

کرتے رہے ہو (وہ سب) تم کو بتا دیگا (مسلمانو) جب تم جہاد سے لوٹ کر ان کے پاس واپس جاؤ گے تو یہ لوگ تمہارے آگے خدا کی قسمیں کھائیں گے

لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ

تاکہ تم ان سے درگذر کرو تو تم ان کو منہ نہ لگانا کیونکہ یہ لوگ گندے ہیں اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہو

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۖ

(اور یہ) اس کا بدلہ (ہوگا) جو (دنیا میں) کرتے تھے یہ تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ

فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ○

سو اگر تم ان سے راضی (بھی) ہو جاؤ تو اللہ ان نافرمان لوگوں سے راضی ہونیوالا نہیں

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ

دیہات کے لوگ کفر اور نفاق میں بڑے سخت ہیں اور (جہالت کی وجہ سے) اسی لائق ہیں

مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ وَمِنَ الْأَعْرَابِ

کہ خدا نے جو اپنے رسول پر کتاب اتاری ہے اس کے احکام (کچھ سمجھیں) (جو سمجھیں) نہیں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور دیہاتیوں میں سے

مَن يَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۚ عَلَيْهِمْ

کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں کہ ان کو خدا کی راہ میں جو خرچ کرنا پڑتا ہے اس کو ناحق (کا جرمانہ) سمجھتے اور تم مسلمانوں کے حق میں (زمانے کی) گردشوں کے منتظر ہیں

دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ

سو ان ہی پر برے زمانے کی گردش (پڑے) اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے۔ اور دیہاتیوں میں سے کچھ ایسے (بھی) ہیں جو

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَ

اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے اور جو کچھ (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اس کو خدا کی جناب کے تقرب اور

صَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي

رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سو سن رکھو حقیقت میں (وہ خرچ کرنا) ان کے لئے (موجب) قربت ہے کہ ضرور دے رہیگے اللہ ان کو

رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ

(اپنی) رحمت میں لے لے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے (اسلام کے قبول کرنے میں) سبقت

الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ

(اور) سب سے پہلے (ایمان لائے) اور (نیز) وہ لوگ جو اُن کے بعد خلوص دل سے داخل ایمان ہوئے خدا اُن سے خوش

عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ

اور وہ خدا سے خوش اور خدا نے اُن کے لیے (بہشت کے ایسے) باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ وَمِمَّنْ حَوْلَكُم

(اور یہ) اُن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہی بڑی کامیابی ہے ف۱ اور (مسلمانو!) تمہارے آس پاس کے

مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى

دیہاتیوں میں سے (بعض) منافق ہیں اور خود مدینے کے رہنے والوں میں سے (بھی) جو نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں

النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ

(اے پیغمبر) تم اُن کو جانتے نہیں ہم اُن کو (خوب) جانتے ہیں سو ابھی تو ہم (دنیا میں) اُن کو دوہری مار دیں گے ف۲ پھر

يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ○ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا

(آخر کار قیامت میں) بڑے (سخت) عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے اور (کچھ) اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنی خطا کا اقرار کیا (اور) انہوں نے ملے جلے

عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

(کچھ) بھلے اور (کچھ) بُرے سو عجب نہیں کہ اللہ اُن کی (بھی) توبہ قبول کرے کیونکہ اللہ

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ

بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر) یہ لوگ (اپنے مال کی زکوٰۃ دیں تو) ان کے مال کی (بھی) زکوٰۃ لے لیا کرو کہ زکوٰۃ دے کر دل کو تم ان کو (جن سے) پاک

تُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ

صاف کرتے ہو اور ان کو دعائے خیر دو کیونکہ تمہاری دعا ان کے لیے تسکین (کی موجب ہوتی) ہے اور اللہ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ

سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ کیا ان لوگوں کو اس کی خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا

عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○

اور وہی خیرات (کا مال) لیتا اور اللہ ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَسَتُرَدُّونَ

اور (اے پیغمبر ان کو) سمجھا دو کہ تم (اپنی جگہ) عمل کیے جاؤ سو ابھی اللہ تمہارے عملوں کو دیکھے گا اور اللہ کا رسول اور مسلمان (بھی دیکھیں گے) اور [illegible] تم

ع ۱۲

معانقہ منزل ۲

ف۱ پیغمبر صاحب کافروں کی ایذاؤں سے عاجز آکر مکے سے مدینے چلے گئے ہیں اس ترک وطن کا نام ہوا ہجرت دوسرے مسلمان بھی پیغمبر صاحب کے پیچھے مدینے میں جمع ہوتے گئے یہ پردیسی مسلمان مہاجر کہلائے اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے پردیسی مسلمانوں کو جگہ دی اور ایسے وقت میں اسلام کی مدد کی وہ انصار کہلائے ۱۲

ف۲ دوہری مار سے شاید یہ مراد ہو کہ پہلے مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ٹھہرے پھر دوبارہ وہ کافروں کا ساتھ دیا اور وہ مغلوب ہوئے ازیں سورہ انفال و سورہ مائدہ ۱۲

إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَءَاخَرُونَ

اُس (قادر مطلق) کیطرف لوٹائے جاؤ گے جو غائب اور حاضر (سب کچھ) جانتا ہے پھر جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ تمکو اُس (کی حقیقت) سے آگاہ کر دیگا اور کچھ

مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ ٱللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ

کہ حکم خدا کے انتظار میں اُن کا معاملہ ملتوی ہے (اسکو اختیار ہے) کہ یا تو انکو عذاب دے اور یا اُن کی توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا

حَكِيمٌ ۝ وَٱلَّذِينَ ٱتَّخَذُوا۟ مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًۢا

حکمت والا ہے ف اور (ایک قسم کے منافق وہ بھی ہیں) جنہوں نے اِس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی کہ (مسلمانوں کو) نقصان پہنچائیں اور کفر کریں اور

بَيْنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ مِن قَبْلُ ۚ

مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں اور اُن لوگوں کو پناہ دیں جو اللہ اور رسول کے ساتھ پہلے لڑ چکے ہیں

وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّا ٱلْحُسْنَىٰ ۖ وَٱللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ۝

اور (پوچھا جائیگا تو) قسمیں کھانے لگیں گے کہ ہمنے تو بھلائی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ کیا نہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ ضرور جھوٹے ہیں

لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى ٱلتَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ

(سو اے پیغمبر) تم اُس (مسجد) میں کبھی (جا کر) کھڑے بھی نہ ہونا ہاں وہ مسجد جسکی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی

أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا۟ ۚ وَٱللَّهُ

اُسکا البتہ حق ہے کہ تم اُس میں کھڑے ہو (کر امامت کیا کرو) کیونکہ اُس میں ایسے لوگ ہیں جو خوب صاف ستھرے رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ

يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ ۝ أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَٰنَهُۥ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ ٱللَّهِ

خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اُسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ

وَرِضْوَٰنٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَٰنَهُۥ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَٱنْهَارَ

بہتر ہے یا وہ جو بہتے کھوکھلے گڑھے کے کنارے پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے پھر وہ (عمارت دھڑام سے)

بِهِۦ فِى نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ۝ لَا يَزَالُ

اُس کو جہنم کی آگ میں لے گرے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

بُنْيَٰنُهُمُ ٱلَّذِى بَنَوْا۟ رِيبَةً فِى قُلُوبِهِمْ إِلَّآ أَن تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ

عمارت جو ان لوگوں نے بنائی ہے اسکی وجہ سے ان لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ دُغدغہ لگا رہے گی یہانتک کہ (آخرکار اس عمارت کے گر اور) جا ہیں (انکے دلوں کے)

وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ إِنَّ ٱللَّهَ ٱشْتَرَىٰ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ

اور اللہ (سب کا حال) جاننے والا (اور) صاحب تدبیر ہے ف۲ اللہ نے مسلمانوں سے اُنکی جانیں اور اُنکے مال (اس وعدے پر) خرید لئے ہیں

وَأَمْوَٰلَهُم بِأَنَّ لَهُمُ ٱلْجَنَّةَ ۚ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ

کہ اُن کے بدلے اُن کو جنت (دے گا یہ لوگ جان و مال کی پروا نہ کرکے) اللہ کے رستے میں لڑتے ہیں

ف اِن لوگوں کے بارے میں جو حکم آخیر ہوا وہ اسی سورت میں اسی پارے کے تیسرے رکوع میں عنقریب آتا ہے وہاں ہم تفصیل سے لکھدیں گے ۱۲ ف۲ شاہ عبدالقادر صاحب نے والذین اتخذوا سے لیکر یہانتک کی آیتوں کے متعلق جو حاشیہ لکھا ہے اُس میں تاریخی باتیں ضروری سب موجود ہیں اسکو ہم بجنسہ نقل کئے دیتے ہیں حضرت مکے سے ہجرت کر آئے تو مدینے سے باہر اُتر ایک محلہ تھا بنی عمرو بن عوف کا بعد چند روز کے شہر میں جا پڑے اور وہ مسجد تعمیر کی اُس محلہ میں جہاں آپ نماز پڑھتے تھے وہاں کے لوگوں سے مسجد بنا رہی اور جماعت قائم رہی مسجد قبا کر مشہور ہے حضرت اکثر ہفتہ کے روز وہاں جاتے اور نماز پڑھتے اُس محلے میں بعض منافقوں نے چاہا کہ اور مسجد بنا دیں پہلوں کی ضد اور اپنی جماعت جدا ٹھیرا دیں اور ایک راہب ابو عامر کہ اسلام کی ضد سے نکل گیا تھا اُسکو نفاق سے بلا کر دیکھیں سردار اور امام کریں حضرت سے چاہا کہ اول ایکبار آپ وہاں نماز پڑھیں تو ہم جماعت قائم کریں حضرت کو انکی دغا معلوم نہ تھی وعدہ کیا کہ جنگ تبوک سے پھر آئیں گے تو اول وہاں نماز پڑھکر شہر میں داخل ہونگے حق تعالیٰ نے خبردار کر دیا اور مسجد قبا کے لوگوں کی تعریف کی۔ آدمی خیر دانے رہے کہ ظاہر بعضی عبادت ہے اور نیت اُس میں نفسانیت ہے اُس کا یہ حال ہے" ۱۲

فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيلِ

تو (دشمنوں کو) مارتے اور (آپ بھی) مارے جاتے ہیں یہ خدا کا پکا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے (اور یہ وعدہ) توراة اور انجیل

وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

اور قرآن (سب) میں لکھا ہوا موجود ہے اور خدا سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا اور کون ہو سکتا ہے تو (مسلمانو!) اپنے (اس) سودے کی

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ اَلتَّآئِبُوْنَ

جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے خوشیاں مناؤ اور یہ (معاملہ جو تم نے خدا کے ساتھ کیا ہے) اس میں تمہاری بڑی کامیابی ہے وہی لوگ ہیں جن میں اتنی صفتیں

الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ

عبادت گزار (خدا کی) حمد (وثنا) کرنے والے (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے ف۱ رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے (یعنی نماز گزار۔ لوگوں کو)

الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ

نیک کام کی صلاح دینے والے اور برے کام سے منع کرنے والے اور اللہ نے جو حدیں باندھ دی ہیں اُن کے نگاہ رکھنے والے ف۲

لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور (اے پیغمبر ایسے) مسلمانوں کو خوش خبریاں سنا دو جب پیغمبر اور مسلمانوں کو

أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا أُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ

مشرکین کا دوزخی ہونا (خدا کے فرمانے سے) معلوم ہو گیا تو (اب) اُن کو زیبا نہیں کہ ایسے لوگوں کی مغفرت کی دعائیں مانگا کریں

مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ○ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيْمَ

گو وہ (اُن کے) قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور (وہ جو) ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے مغفرت کی دعا مانگی تھی

لِأَبِيْهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ أَنَّهٗ

سو (وہ) ایک وعدے (کی وجہ) سے (مانگی تھی) جو ابراہیم نے اپنے باپ سے کر لیا تھا پھر اُن کو (بھی) جب معلوم ہو گیا کہ

عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرٰهِيْمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ○ وَمَا كَانَ

یہ دشمن خدا ہی تو باپ سے (مطلقاً) دست بردار ہو گئے بے شک ابراہیم البتہ بڑے نرم دل (اور) بردبار تھے اور

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ

اسکی شان سے بعید ہے کہ ایک قوم کو ہدایت دیے پیچھے گمراہ قرار دے تاوقتیکہ اُن کو وہ چیزیں بتا دے جن سے وہ بچتے رہیں

إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ إِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے ف۳ بے شک آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

وہی جِلاتا اور (وہی) مارتا ہے اور (مسلمانو!) اللہ کے سوا نہ تو تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ کوئی مددگار

ف۱ جیسے مجاہد، حاجی، طالب العلم وغیرہ ۱۲

ف۲ حدیں نگاہ رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ حد شرعی سے تجاوز نہ کرے اُس سے قدم باہر نہ رکھے ۱۲

ف۳ اس آیت کے بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کی رائے ہے کہ یہ آیت آیت سابقہ کا ضمیمہ ہے تو مطلب ہوگا کہ مشرکین کے لیے جو استغفار تم ممانعت سے پہلے کر چکے ہو اُس سے مواخذہ نہیں اور بعض نے اس کو آیت مستقل اور جداگانہ سمجھا کر تو وہ کہتے ہیں کہ کچھ بیابانی مدینے میں آئے اسلام لائے اور واپس گئے اُس وقت تک نہ تو شراب حرام ہوئی تھی اور نہ کعبے کی طرف تحویل قبلہ ہوئی تھی بلکہ بیت المقدس کی طرف کو نماز پڑھی جاتی تھی چنانچہ یہ لوگ شراب بھی پیتے اور بیت المقدس کی طرف کو نماز پڑھتے رہے پھر ایک مدت بعد ان کا مدینے آنا ہوا تو ان کو معلوم ہوا کہ شراب حرام ہو چکی ہے اور قبلہ بھی بدل گیا تو انھوں نے پیغمبر صاحب سے عرض کیا کہ ہم تو بڑی گمراہی میں رہے ان لوگوں کی تسکین کے لیے یہ آیت نازل ہوئی کہ لاعلمی میں جو کچھ کیا معاف ۱۲

منزل ٢

نصف

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

البتہ خدا نے پیغمبر پر بڑا ہی فضل کیا اور (نیز) مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے

فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ

تنگدستی کے وقت میں پیغمبر کا ساتھ دیا جب کہ ان میں سے بعض کے دل ڈگمگا چلے تھے

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

پھر اسی نے ان پر (بھی) اپنا فضل کیا (کہ ان کو سنبھال لیا) اس میں شک نہیں کہ خدا ان سب پر نہایت درجے مہربان (اور) ان کے حال پر (نہایت)

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ

(تینوں) پر بھی جو (بانتظارِ حکمِ خدا) ملتوی رکھے گئے تھے یہاں تک کہ جب زمین باوجود فراخی اُن پر تنگی کرنے لگی اور

عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ

وہ اپنی جان سے بھی تنگ آ گئے اور سمجھ لیے کہ خدا (کی گرفت) سے اُس کے سوا (کہیں) پناہ نہیں پھر خدا نے

عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؒ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اُن کی توبہ قبول کر لی تاکہ (قبولِ توبہ کے شکریے میں آیندہ کے لیے بھی) توبہ کیے رہیں بے شک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے (والا) مہربان ہے اے

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِاَهْلِ

(اہلِ ایمان) خدا (کے غضب) سے ڈرو اور سچ بولنے والوں کے ساتھ رہو اہل

الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ

مدینہ اور ان کے گرد و نواح کے دیہاتیوں کو مناسب تھا کہ رسولِ خدا (کے ساتھ) سے پیچھے رہ جائیں

اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ

اور نہ یہ (مناسب تھا) کہ رسول کی جان کی پروا نہ کر کے اپنی جانوں کی فکر میں پڑ جائیں یہ اس لیے کہ ان (جہاد کرنے والوں) کو خدا کی راہ میں

ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا

پیاس اور محنت اور بھوک کی تکلیف پہنچتی ہے یا وہ ایسے مقامات پر چلتے ہیں جن سے کافروں کو غصہ آتا ہے یا ان کا چلنا ناگوار گزرتا ہو تو

يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ

اور دشمنوں سے (کبھی) کچھ (حل) مار رہتا ہی تو (غرض تکلیف اور راحت دونوں حالتوں میں) ہر ہر کام کے بدلے (خدا کے ہاں) ان کا عمل نیک لکھا

صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً

جاتا ہے بے شک اللہ خلوص (دل) سے (اسلام کی خدمت کرنے) والوں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیا کرتا اور (اسی طرح)

صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ

تھوڑا یا بہت جو کچھ (خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور جو میدان اُن کو طے کرنے پڑتے ہیں یہ سب (ان کے نامۂ اعمال میں) ان کے نام لکھا

ف۱ غزوۂ تبوک بڑے امتحان کا سفر تھا۔ گرمی کا موسم، دور کا سفر، بے سامانی اور نخلستان پھلے ہوئے کہ یہی اہلِ مدینہ کی معاش کا ذریعہ تھا تو اس لڑائی میں پانچ فریق ہو گئے۔ اول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مہاجرین اور انصار کہ انھوں نے مشکلات کی مطلق پروا نہ کی اور بے پس و پیش چل کھڑے ہوئے۔ دوسرا فریق ان ہی انصار و مہاجرین میں وہ تھا جو نکلتے ہوئے ہچکچاتے تھے مگر آخر کار چل کھڑے ہوئے۔ تیسرا فریق خاص تین آدمی تھے۔ کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیع کہ یہ لوگ کاہلی کے مارے پیچھے رہے۔ پیغمبر صاحب مدینے واپس آئے تو یہ لوگ بھی حاضرِ خدمت ہوئے اور جب ان سے پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھی تو جو سچی بات تھی وہ کہہ دی کہ قصور ہوا۔ ان ہی تین آدمیوں کی نسبت پیغمبر صاحب نے حکم دیا تھا کہ وحی کا انتظار کرو خدا کا جیسا حکم ہوگا کیا جائے گا۔ چوتھے منافق کہ اس تمام سورۃ میں اُن پر سخت ملامت کی گئی ہے۔ ان ہی لوگوں نے حیلے اور بہانے بنائے۔ پانچواں فریق وہ لوگ تھے جو کسی عذر سے نہ جا سکے۔ اب اس آیت میں جو خدا کے فضل کا ذکر ہے سو ہر ایک کے مناسبِ حالت جداگانہ فضل ہے۔ پیغمبر صاحب اور مہاجرین اور انصار پر تو خدا نے یہ فضل کیا کہ اُن کے ارادے متزلزل نہیں ہوئے اور جو ہچکچائے تھے اُن پر یہ فضل ہوا کہ آخر کار انھوں نے پیغمبر صاحب کا ساتھ دیا اور کعب اور ہلال اور مرارہ پر یہ فضل ہوا کہ انھوں نے اعتراف کر لیا اور خدا نے اُن کو توبہ کی توفیق دی اور وہ توبہ قبول ہوئی ۱۲۔

ع ۳ ۸ ۱۴

ٱللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ۝ وَمَا كَانَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا۟

اللہ اِن کو اُن کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے اور (یہ بھی) مناسب نہیں کہ مسلمان سب کے سب (اپنے اپنے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں

كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا۟

(اور مدینے میں کچھ نہ رہیں) ایسا کیوں نہ کیا کہ اُن کی ہر ایک جماعت میں سے کچھ لوگ (اپنے گھروں سے) نکلے ہوتے کہ دین کی سمجھ پیدا کرتے

فِى ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُوا۟ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓا۟ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

اور جب (سیکھ سمجھ کر) اپنی قوم میں واپس جاتے تو اُن کو (نافرمانی خدا سے) ڈراتے تاکہ وہ لوگ (بھی برے کاموں سے) بچیں

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قَٰتِلُوا۟ ٱلَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ ٱلْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا۟

مسلمانو! اپنے آس پاس کے کافروں سے لڑو اور چاہیئے کہ وہ

فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلْمُتَّقِينَ ۝ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ

تم میں (لڑائی میں) سختی معلوم کریں (اور کسی پر بے جا زیادتی نہ کرو) اور جانے رہو کہ اللہ اُن لوگوں کا ساتھی ہے جو زیادتی سے بچتے ہیں اور جب کوئی

سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ

سورت نازل کی جاتی ہے تو منافقوں میں سے بعض لوگ (ایک دوسرے سے) پوچھنے لگتے ہیں کہ بھلا اس (سورت) نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا سو جو

ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى

ایمان رکھتے ہیں اس (سورت) نے اُن کا تو ایمان بڑھایا اور وہ (اپنی جگہ) خوشیاں مناتے ہیں اور جن لوگوں کے

قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ۝

دلوں میں (نفاق) کا روگ ہی تو اس (سورت) نے اُن کی (اگلی) خباثت پر ایک خباثت اور بڑھائی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِى كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

کیا یہ لوگ (اتنی بات بھی) نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک بار یا دو بار مبتلائے مصیبت ہوتے رہتے ہیں اس پر بھی

لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ

نہ تو توبہ ہی کرتے ہیں اور نہ نصیحت ہی پکڑتے ہیں۔ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو اُن میں سے

بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَىٰكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ ٱنصَرَفُوا۟ ۚ صَرَفَ ٱللَّهُ

ایک کی طرف ایک دیکھنے لگتا ہے پھر (یہ کہہ کر کہ) کہیں تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں (اٹھ کر) چل دیتے ہیں (یہ لوگ پیغمبر کی مجلس سے کیا پھرے) اللہ نے

قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ

اِن کے دلوں کو (دین حق سے) پھیر دیا اس لیئے کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اِن کو مطلق سمجھ نہیں (لوگو!) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں

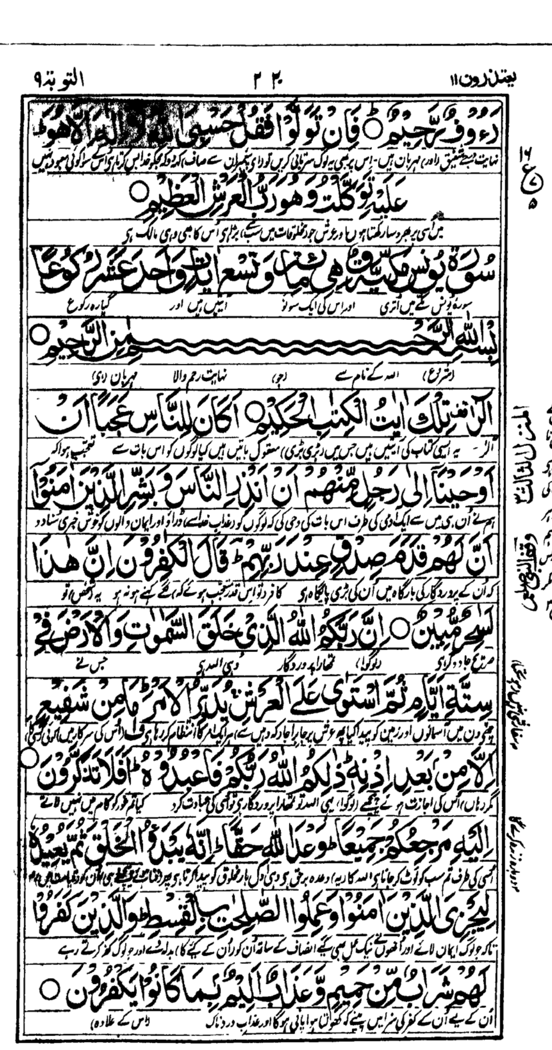
أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِٱلْمُؤْمِنِينَ

تمہاری تکلیف اِن پر شاق گزرتی ہے (اور) اِن کو تمہاری بہبود کا ہوکا ہے اور مسلمانوں پر

١٥ ع ٤

الربع

منزل ٢



رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

نہایت درجے شفیق (اور) مہربان ہیں۔ اِس پر بھی یہ لوگ سرتابی کریں تو (اے پیغمبر اِن سے صاف) کہہ دو کہ مجھکو خدا بس کرتا ہی اُس کے سوا کوئی معبود نہیں

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○

میں اُسی پر بھروسا رکھتا ہوں اور عرش جو (مخلوقات میں سب سے) بڑا ہی اُس کا بھی وہی مالک ہی

سُورَةُ يُونُسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَتِسْعُ آيَاتٍ وَإِحْدَىٰ عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ یونس مکے میں اُتری اور اِس کی ایک سو نو آیتیں ہیں اور گیارہ رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہی)

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ○ أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ

الر۔ یہ ایسی کتاب کی آیتیں ہیں جس میں (بڑی بڑی) معقول باتیں ہیں کیا لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

ہم نے اُن ہی میں سے ایک آدمی کی طرف اس بات کی وحی کی کہ لوگوں کو (عذابِ خدا سے) ڈراؤ اور ایمان والوں کو خوش خبری سنا دو

أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا

کہ اُن کے پروردگار کی بارگاہ میں اُن کی بڑی پائگاہ ہی کافر (تو اِس قدر متعجب ہوئے کہ) لگے کہنے ہو نہ ہو یہ (شخص) تو

لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ ○ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي

صریح جادوگر ہی (لوگو!) تمھارا پروردگار وہی اللہ ہی جس نے

سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ

چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا پھر عرش پر جا براجا (کہ وہیں سے) ہر ایک امر کا انتظام کر رہا ہی ف (اُس کی سرکار میں) کوئی (کسی کا)

إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○

سفارشی نہیں مگر (ہاں) اُس کی اجازت ہو نے پیچھے (لوگو!) یہی اللہ تو تمھارا پروردگار ہی تو اُسی کی عبادت کرو کیا تم غور کو کام میں نہیں لاتے

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

اُسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہی اللہ کا (یہ) وعدہ برحق ہی وہی اوّل بار مخلوق کو پیدا کرتا ہی پھر (قیامت کے دن) وہی اُن کو دوبارہ (پیدا کرے گا)

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل بھی کیے انصاف کے ساتھ اُن کو اُن کے کیے کا بدلہ دے اور جو لوگ کفر کرتے رہے

لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○

اُن کے لیے اُن کے کفر کی سزا میں پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا اور عذاب دردناک (اِس کے علاوہ)

ع ۱۶ ۷ ۵

ف خدا کی شان کے لحاظ سے کہنے میں آتا ہی کہ وہ آسمان پر ہی تو یہ ایک محاورے کی بات ہی ورنہ خدا تو ہر جگہ موجود ہی اگرچہ ہم سمجھ نہیں سکتے کہ کس طرح پر ہی اور کیونکر ہی ۱۲

منزل ۳



هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ

وہی (قادر مطلق) ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو روشن اور اس کی منزلیں ٹھیرائیں

لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

تاکہ تم لوگ برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو ف۱ یہ (سب کچھ) خدا نے مصلحت ہی سے بنایا ہے

يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لیے خدا (اپنی قدرت کے) دلائل تفصیل کے ساتھ بیان فرماتا ہے جو لوگ (خدا کا) ڈر رکھتے ہیں ان کے لیے رات اور

وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۝

اور جو کچھ خدا نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ہے اس میں (خدا کی قدرت کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا

جن لوگوں کو (مرنے کے پیچھے) ہم سے ملنے کا کھٹکا ہی نہیں اور (اس) دنیا کی زندگی سے خوش ہیں اور (خطر عاقبت سے فارغ ہو کر) اطمینان

بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ

اور جو لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں یہی لوگ ہیں جن کے کرتوت کا بدلہ یہ ہوگا کہ ان کا (آخری) ٹھکانا دوزخ

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کے ایمان کی برکت سے اُن کو اُن کا پروردگار (نجات کا) رستہ دکھائے گا

رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

کہ (مرنے کے پیچھے) آسائش کے باغوں میں (رہیں گے اور) ان کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی

دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ

اُن (باغوں) میں (داخل ہوتے ہی) پکار اُٹھیں گے کہ سبحانک اللّٰھم (یعنی بار خدایا تیری ذات پاک ہے) اور اُن (باغوں) میں اُن کی (باہمی) دعا

دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ

بات ہوگی الحمد للہ رب العالمین (یعنی ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو دنیا جہان کا پروردگار ہے) ف۳ اور جس طرح لوگ فائدے کے لیے جلدی کیا

الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ

(بد اعمالیوں کی سزا میں) اُن کو جلدی سے نقصان پہنچا دیا کرتا تو اُن کی موت (کبھی کی) آ چکی ہوتی ف۴ اور ہم اُن لوگوں کو جنھیں (مرنے کے پیچھے) ہمارے پاس آنے کا

لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ

کھٹکا نہیں اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکا کریں اور جب انسان کو (کسی قسم کی) تکلیف پہنچ جاتی ہے

الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ

تو پڑا یا بیٹھا یا کھڑا (کسی حال میں ہو) ہم کو پکارے چلا جاتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف اُس سے دور کر دیتے ہیں

ف۱ منزلوں سے مسافت مراد ہے جو چاند اپنی روز کی رفتار میں طے کرتا ہے اور یہ علم ہیئت کی باتیں ہیں ۱۲ ف۲ رد و بدل میں رات دن کا یکے بعد دیگرے آنا اور جانا اور گرمی میں گھٹنا بڑھنا داخل ہیں ۱۲ ف۳ دعوٰہم فیہا سے لے کر یہاں تک اس بات کا بیان ہے کہ جنتی جب بہشت میں داخل ہوں گے تو جنت کی خوبیاں دیکھ کر بے اختیار سبحان اللہ پکار اٹھیں گے کہ یہ کلمہ اظہار حیرت مع اظہار مسرت کے لیے کہا جاتا ہے پھر اُن میں آپس میں صاحب سلامت یعنی سلام علیک ہوگی صاحب سلامت کا ہونا باہمی محبت اور صفائی کی دلیل ہے اور جب اپنے ٹھکانے سے بیٹھ جائیں گے تو خدا کا شکر کریں گے اور کہیں گے الحمد للہ رب العالمین اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جنت کی نعمتوں میں سے ہر ہر نعمت پر پہلے سبحان اللہ کہیں گے اور اُس نعمت سے متمتع ہونے کے بعد کہیں گے الحمد للہ رب العالمین ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ ہم نے اُن کو کبھی کا ہلاک کر دیا ہوتا ۱۲

منزل ۳ ع ۱

مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ

تو ایسا بے پروا ہو کر چل دیتا ہے کہ گویا اس تکلیف کے (دور کرنے کے) لیے جو اس کو پہنچ رہی تھی ہم کو کبھی پکارا ہی نہ تھا جو لوگ حد (بندگی) سے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ

اُن کو اُن کے اعمال اسی طرح بھلے کر دکھائے گئے ہیں ف۱ اور (لوگو!) تم سے پہلے کتنی امتیں ہو گزری ہیں کہ جب انہوں نے شرارت پر کمر باندھی

وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي

اور اُن کے رسول اُن کے پاس کھلے ہوئے نشان (بھی) لے کر آئے اور (اس پر بھی) اُن کو ایمان لانا نصیب ہوا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

گنہگار لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر اُن کے (ہلاک ہونے کے) بعد ہم نے زمین میں تم لوگوں کو (اُن کا) جانشین بنایا

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ

تاکہ ملاحظہ فرمائیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور (اے پیغمبر) جب ہمارے کھلے کھلے احکام ان لوگوں کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ

جن لوگوں کو (مرنے کے پیچھے) ہمارے پاس آنے کا (ذرا سا بھی) کھٹکا نہیں وہ (تم سے) فرمائش کرتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ

مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى

کہ میرا تو ایسا مقدور نہیں کہ اپنی طرف سے اس میں (کسی قسم کا بھی) رد و بدل کروں میری طرف جو وحی آتی ہے میں تو اسی پر چلتا ہوں

اِلَيَّ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ قُلْ لَّوْ شَآءَ

اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو مجھے (قیامت کے) بڑے (مشکل) دن کے عذاب سے (بہت ہی) ڈر لگتا ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو اگر

اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ

خدا چاہتا تو میں یہ (قرآن) تم کو پڑھ کر سناتا ہی نہیں اور نہ خدا تم کو اس سے آگاہ کرتا

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

اس سے پہلے میں مدتوں تم میں رہ چکا ہوں (اور کبھی وحی کا نام ہی نہیں لیا) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

جھوٹ (جھوٹ) بہتان باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے اس میں (کچھ) شک نہیں کہ (ایسے) گنہگار فلاح نہیں پائیں گے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

اور (مشرکین) خدا کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو اُن کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں اور نہ اُن کو فائدہ ہی پہنچا سکتی ہیں اور

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

کہ (سارے) یہ (معبود) اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جس کا وہ (تو کہیں)

ف۱ یعنی اُن کے عمل واقع میں تو برے ہیں مگر خدا نے اُن کی ایسی مت ماری ہے کہ وہ اُن کو اچھا سمجھتے ہیں ۱۲

منزل ۳

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَ

آسمانوں میں پاتا ہے اور نہ (کہیں) زمین میں وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک اور بالاتر ہے اور

مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

(شروع میں) لوگ (دین کے) ایک ہی طریقے پر تھے اختلاف تو ان میں پیچھے (پیدا) ہوا اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے (پہلے) ایک (وعدہ)

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَ

پہلے سے نہ ہوا ہوتا تو جن چیزوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں (کبھی کا) ان کے درمیان ان کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا اور

يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ

کہتے ہیں اس (پیغمبر محمدؐ) کو اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی معجزہ (جیسا ہم چاہتے ہیں) ف۱ کیوں نہیں دیا گیا تو (اے پیغمبر ان لوگوں

فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

تو تم (بھی حکم خدا کا) انتظار کرو میں (بھی) تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں اور جب لوگوں کو

رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ

تکلیف پہنچنے کے بعد (اپنی) رحمت (سے آسائش) کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ہماری آیتوں میں حیلے کرنے لگتے ہیں کہہ دو کہ خدا بہت جلد حیلہ کرنے والا ہے

اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ

(اور) جو حیلے تم کرتے ہو ہمارے فرشتے ان کو لکھتے جاتے ہیں وہی تو (خدا) ہے جو

يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ

تم کو جنگل اور دریا میں چلنے پھرنے اور سیر کرنے کی توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ جب تم جہازوں میں (سوار) ہوتے ہو اور جہاز پاکیزہ ہوا (کے نرم نرم جھونکوں) سے سواروں کو لے کر چلنے لگتے ہیں

بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ الْمَوْجُ

اور وہ ان سے خوش ہوتے ہیں تو ناگہاں زناٹے کی ہوا چل پڑتی ہے اور لہریں ہر طرف سے ان کے پاس آتی ہیں

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ

اور وہ خیال کرتے ہیں کہ (اب تو) لہروں میں گھر گئے تو اس وقت خالص خدا ہی کی عبادت کر کے اس سے دعا مانگنے لگتے ہیں

لَهُ الدِّيْنَ ڬ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝

کہ (اے خدا) اگر تو ہم کو اس سے نجات بخشے تو ہم (تیرے) بہت ہی شکر گزار ہوں

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا

لیکن جب وہ ان کو نجات دے دیتا ہے تو ملک میں ناحق شرارت کرنے لگتے ہیں

النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ

لوگو! تمہاری شرارت کا وبال تمہاری ہی جانوں پر ہوگا تم دنیا کی زندگی کے فائدے اٹھا لو

ف۱ ہم نے یہ قید اس سے بڑھا دی ہے کہ قرآن فی نفسہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے چنانچہ دوسری جگہ فرمایا ہے وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون

ف۲ جہاز رانوں کی اصطلاح میں باد موافق کو باد شرطہ کہتے ہیں حافظ شیرازی فرماتے ہیں: کشتی شکستگانیم اے باد شرطہ برخیز ۔ باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

ع ۲

ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِنَّمَا مَثَلُ

آخر کار تم کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے تو اُس وقت (جو کچھ بھی تم (دنیا میں) کرتے ہو ہم تم کو اُس کا بتا دیں گے (اِس دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

زندگی کی مثال تو مینہ پانی کی سی ہے کہ ہم نے اُس کو آسمان سے برسایا پھر زمین کی روئیدگی

الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰى إِذَآ أَخَذَتِ الْأَرْضُ

جس کو آدمی اور چارپائے کھاتے ہیں پانی کے ساتھ مل گئی (اس طرح پر کہ پانی کو جذب کر لیا اور وہ پھلی پھولی) یہاں تک کہ جب زمین نے

زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُونَ عَلَيْهَآ أَتٰهَآ

(فصل سے) اپنا سنگھار کر لیا اور خوش نما ہو گئی اور کھیت والوں نے سمجھا کہ (اب) وہ اُس پر قابو پا گئے (جب چاہیں گے کاٹ لیں گے ناگاہ)

أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ

رات کے وقت یا دن کے وقت ہمارا حکم (عذاب) اُس پر آ نازل ہوا پھر ہم نے اُس کو ایسا صاف کر دیا گویا کل (کھیت میں) اُس کا نام نشان ہی نہ تھا

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ○ وَاللّٰهُ يَدْعُوٓا إِلٰى

جو لوگ (بات کو) سوچتے سمجھتے ہیں اُن (کی ہدایت) کے لیے ہم (اپنی قدرت کی) دلیلیں اسی طرح تفصیل کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اور اللہ لوگوں کو

دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ لِلَّذِيْنَ

سلامتی کے گھر (یعنی بہشت) کی طرف بلاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے جن لوگوں نے

أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ

(دنیا میں) بھلائی کی اُن کے لیے (آخرت میں بھی) ویسی ہی (بھلائی) ہے اور کچھ بڑھ کر بھی اور (گنہگاروں کی طرح) اُن کے مونہوں پر نہ

أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا

یہی ہیں جنتی کہ وہ جنت میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور جن لوگوں نے بُرے کام کیے

السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۭ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا لَهُمْ مِّنَ

تو بُرائی کا بدلہ ویسی ہی (بُرائی) اور (اس کے علاوہ) اُن (کے مونہوں) پر ذلت چھا رہی ہو گی

اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَأَنَّمَآ أُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ

اللہ (کی مار) سے کوئی اُن کو بچانے والا نہیں (اُن کے مونہ ایسے کالے ہوں گے) گویا اندھیری رات کی چادر کو پھاڑ کر اُس کے ٹکڑے اُن

مُظْلِمًا ۭ أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ

یہی ہیں دوزخی کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو اُس دن سے ڈراؤ) جس دن ہم اِن سب کو (اپنے حضور میں) جمع کریں گے

جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ

پھر مشرکین کو حکم دیں گے کہ تم اور جن کو تم نے شریک (خدا) بنایا تھا وہ (ذرا اپنی جگہ ٹھہرو

منزل ۳

النصف

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ○

پھر ہم اُن کے آپس میں پھوٹ ڈال دیں گے اور ان کے شریک (اُن سے) کہیں گے کہ تم ہماری پرستش تو کرتے ہی نہ تھے

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

پس (اب) ہمارے اور تمہارے درمیان بس خدا ہی شاہد ہے ہم کو تو تمہاری پرستش کی

لَغَافِلِينَ ○ هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ

مطلق خبر نہ تھی (غرض) وہاں ہر شخص اپنے اعمال کو جو اس نے (زاد عاقبت بنا کر) پہلے سے بھیجے ہیں جانچ لے گا اور سب لوگ اللہ کی طرف

مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ

کہ وہ اُن کا مالک حقیقی ہے لوٹا کر لائے جائیں گے اور جو افترا پردازیاں (دنیا میں) کرتے رہتے ہیں وہ سب اُن سے گئی گزری ہو جائیں گی (اے پیغمبر) پوچھو

مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ

آسمان و زمین سے کون روزی دیتا ہے یا (حقیقت میں) تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کس کے قبضہ (قدرت) میں ہیں اور کون زندہ کو

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ

زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے نکالتا ہے ف اور کون (دنیا کا) انتظام چلا رہا ہے

فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ○ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ

تو بے تامل بول اٹھیں گے کہ اللہ تو پھر تم (ان سے) کہو کیا تم اس پر بھی (اس سے) نہیں ڈرتے پھر یہی اللہ تو تمہارا پروردگار برحق ہے

فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ○ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ

تو حق (بات) کے (معلوم ہوئے) پیچھے (اس کو نہ ماننا) گمراہی نہیں تو اور کیا ہے تو تم لوگ کدھر کو پھرے چلے جاتے ہو (اے پیغمبر) اسی طرح

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ قُلْ هَلْ

تمہارے پروردگار کا فرمودہ (ان) نافرمان لوگوں پر صادق آکر رہا کہ یہ کسی طرح ایمان نہیں لانے کے ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو

مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ

کہ تمہارے ٹھیرائے ہوئے شریکوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرے پھر اُن کو (مار کر) دوبارہ پیدا کرے (یہ تو) اس کا کیا جواب

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ○ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ

مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی (اُن کو مار کر) دوبارہ پیدا کرے گا تو اب تم کدھر کو الٹے چلے جاتے ہو (اے پیغمبر) ان سے پوچھو کہ تمہارے

مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَنْ يَهْدِي

کوئی بھی ایسا ہے جو دین حق کی راہ دکھا سکے (تم ہی) ان سے کہو کہ اللہ ہی (دین) حق کی راہ دکھاتا ہے تو کیا جو

إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَىٰ فَمَا لَكُمْ

دین حق کی راہ دکھائے وہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس (کے حکم) کی پیروی کی جائے یا جو ایسا (عاجز) ہو کہ جب تک دوسرا اُس کو راہ نہ دکھائے وہ خود ہی راہ نہ پائے

ع النصف ۳

منزل ۳

ف مردے سے زندے کو نکالنے کی مثال انڈے سے مرغ کا پیدا ہونا ہے اور زندہ سے مردے کے نکالنے کی انڈے کا مرغی سے نکلنا ۱۲ ف۲ مطلب یہ کہ خدا کی وحدانیت سے انکار کرنے کی کوئی وجہ معقول تو ہے نہیں مگر اس پر بھی جو ایمان نہیں لاتے تو یہ اُن کی تقدیر ہے ۱۲

كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

کیسے فیصلے کرتے ہو۔ اور ان لوگوں میں سے اکثر تو (بس) اٹکل پر چلتے ہیں سو اٹکل کے تکے حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتے

مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ وَمَا كَانَ هٰذَا

جیسی جیسی (نادانیاں) یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ ان سے خوب واقف ہے اور یہ

الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰي مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

قرآن اس قسم کی کتاب نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنا لائے بلکہ جو (کتابیں) اس (کے زمانۂ نزول) سے

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

پہلے (موجود) ہیں (یہ قرآن) پروردگار عالم کی طرف سے اُن کی تصدیق ہے اور (ان ہی) کتابوں (کے احکام) کی تفصیل ہے (اور) اس (کے کتاب...

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

کیا (لوگ قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ اس کو خود پیغمبر نے بنا لیا ہے تو (اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو اور جس کو تم اپنی مدد کے لئے بلا سکتے ہو اس کے سوا بلا لو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

ایسی ہی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جس جس کو تم سے (بلاتے) بن پڑے (اپنی مدد کو) بلا لو۔ سو (یہ لوگ) اس پہلو سے گریز کرکے (لگے اس چیز کو جھٹلانے

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اور ابھی تک اُس کی تصدیق کا موقع ہی ان کو پیش نہیں آیا ف ۱ اسی طرح اُن لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ

تو (اے پیغمبر) دیکھو (ان) ظالموں کا کیسا (برا) انجام ہوا اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو قرآن پر (آئندہ) ایمان لے آئیں گے

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ○ وَاِنْ كَذَّبُوْكَ

اور بعض ایسے ہیں جو (آئندہ بھی) اس پر ایمان لانے والے نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار مفسدوں کو خوب جانتا ہے اور (اے پیغمبر) اگر (اتنے سمجھانے پر بھی) یہ لوگ

فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا

تو ان سے (کہہ دو کہ) میرا کیا مجھ کو اور تمہارا کیا تم کو تم میرے عمل کے ذمہ دار نہیں اور میں تمہارے عمل کا ذمہ دار نہیں

تَعْمَلُوْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ

اور (اے پیغمبر) ان میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں کہ تمہاری (باتوں کی) طرف کان لگاتے ہیں تو کیا اس سے تم نے سمجھ لیا کہ یہ ایمان لے آئیں گے اور کیا تم (ان) بہروں کو سنا سکو گے

كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ○ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ

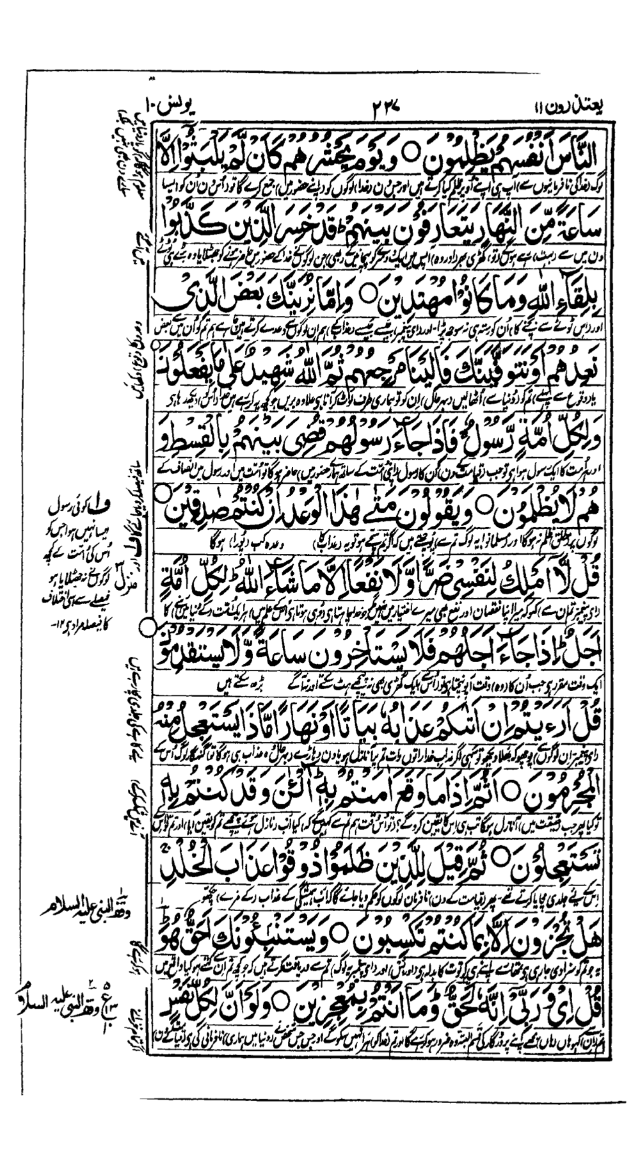
عقل بھی رکھتے ہوں۔ اور ان میں سے کچھ لوگ (ایسے بھی) ہیں جو تمہاری طرف دیکھتے (تکتے) ہیں تو کیا ان کے تکنے سے تم نے سمجھ لیا کہ یہ لوگ ایمان لے آئیں گے اور کیا تم (ان) اندھوں کو

وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔا وَّلٰكِنَّ

گو ان کو (کچھ بھی) نہ سوجھ پڑتا ہو اللہ تو لوگوں پر ذرہ بھی ظلم نہیں کرتا لیکن

ف ۱ مطلب یہ ہے کہ جو باتیں ان کی سمجھ سے باہر تھیں مثلاً حالات بعد مرگ یا مثلاً حالات ابتدائے آفرینش عالم جب اُن کی کیفیت ان کی سمجھ میں نہ آئی تو بجائے اس کے کہ اپنے قصور فہم کا اعتراف کریں اُن کو لگے جھٹلانے اور تصدیق کا موقع پیش نہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً وہی حالات بعد مرگ ہیں کہ مرنے کے پیچھے اُن کی حقیقت کھلے گی یا مثلاً بعض وعید ہیں کہ دنیا ہی میں اپنے وقت پر واقع ہوں گے اور ابھی تک واقع نہیں ہوئے لیکن صرف اتنی ہی بات سے ان کو جھٹلانے کا تو کوئی حق نہیں ۱۲

منزل ۳



النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا

لوگ (خدا کی نافرمانیوں سے) آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا کرتے ہیں اور جس دن (خدا) لوگوں کو (اپنے حضور میں) جمع کرے گا تو (وہ) اس دن کو ایسا

سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا

(دیکھیں گے کہ گویا دنیا میں) دن میں سے (بہت) سے ہوئے (تو) گھڑی بھر (ہی رہے) اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان بھی لیں گے جن لوگوں نے خدا کے حضور میں حاضر ہونے کو جھٹلایا وہ بڑے ہی ٹوٹے

بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

اور (اس ٹوٹے سے بچنے کا) ان کو رستہ ہی نہ سوجھ پڑا۔ اور (اے پیغمبر) جیسے جیسے (عذاب کے) ہم ان لوگوں سے وعدے کرتے ہیں ان میں سے ہم تم کو بعض

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ

یاد (دکھا دیں) یا (اس وقت سے) پہلے تم کو (دنیا سے) اٹھا لیں (دونوں حال) ان کو تو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اس کو دیکھ رہا ہے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَ

اور ہر ایک امت کا ایک رسول ہوا ہے تو جب (قیامت کے دن) ان کا رسول (اپنی امت کے ساتھ ہمارے حضور میں) حاضر ہوگا تو ان میں اور رسول میں انصاف کے

هُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

لوگوں پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور یہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ (عذاب کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا

قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ

(اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ میں اپنے نقصان اور نفع کا بھی کچھ اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے (وہی ہوتا ہے) ہر ایک امت کے (لئے موت کا)

أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آ پہنچتا ہے تو ایک گھڑی بھی نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر اس کا عذاب تم پر (ناگہاں) آ جائے رات کو یا دن کو تو پھر گنہگار کس بات کی جلدی کریں گے

الْمُجْرِمُونَ ۝ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ

کیا جب وہ آ واقع ہوگا تب اس پر ایمان لاؤ گے (اس وقت کہا جائے گا کہ) اور اب (ایمان لائے) اس کے لئے تم جلدی مچایا کرتے تھے

تَسْتَعْجِلُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ

پھر ظالم لوگوں سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو

هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ

(اب) تم انہی (اعمال) کا بدلہ پاؤ گے جو (دنیا میں) کرتے رہے۔ اور تم سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا یہ سچ ہے

قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

کہہ دو ہاں خدا کی قسم سچ ہے اور تم (بھاگ کر خدا کو) عاجز نہیں کر سکو گے اور اگر ہر ایک نافرمان شخص کے پاس روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں

ف کوئی رسول ایسا نہیں ہوا جس کو اس کی امت کے کچھ لوگوں نے نہ جھٹلایا ہو فیصلے سے اسی اختلاف کا فیصلہ مراد ہے ۱۲

منزل ۳

وقف النبی علیه السلام

ع ۵ وقف النبی علیه السلام

ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا

جو زمین میں ہیں (اس کے قبضے میں ہوں تو وہ فوراً ان کو اپنی جان) کے بدلے میں دے ڈالے ف۱ اور جب عذاب (اپنی نظر سے) دیکھ لیں گے تو (اظہارِ

الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ أَلَا إِنَّ

اور لوگوں دکھے اختلاف کے بارے) میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر مطلق ظلم نہ ہوگا یاد رکھو کہ

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

(اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (اور) یاد رکھو کہ اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے مگر اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ○ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ

یقین نہیں کرتے۔ وہی جِلاتا اور مارتا ہے اور اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے لوگو!

قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ

(اتمامِ حجت کے طور پر) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آچکی اور امراضِ قلبی (یعنی شرک وغیرہ) کی دوا اور

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (یہ قرآن) اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے (اور) لوگوں کو چاہیے کہ خدا کا فضل اور

فَلْيَفْرَحُوْا ۗ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ قُلْ أَرَءَيْتُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللّٰهُ

خوش ہوں کہ جن (دنیاوی فائدوں) کے جمع کرنے کے پیچھے پڑے ہیں یہ اُن کہیں بہتر ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی خدا نے تو

لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ۗ قُلْ آٰللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ

تم پر روزی اتاری اب تم لگے اس میں سے (بعض کو) حرام اور (بعض کو) حلال ٹھیرانے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ کیا خدا نے تم کو (اس کی) اجازت

أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ○ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

یا (اپنی طرف سے) خدا پر بہتان باندھتے ہو اور جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں وہ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

روزِ قیامت کو کیا سمجھے بیٹھے ہیں اس میں شک نہیں کہ اللہ لوگوں پر بڑا ہی فضل رکھتا ہے (کہ ان کو فوراً سزا نہیں دیتا) مگر بہت لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ○ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَأْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ

(اس پر بھی اس کا) شکر نہیں کرتے اور (اے پیغمبر) تم کسی حال میں ہو اور قرآن کی کوئی سی آیت بھی (لوگوں کو) پڑھ کر سناتے

وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا إِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ

اور (لوگو!) تم کوئی سا عمل بھی کرتے ہوتے ہو ہم (ہمہ وقت) جب تم اس کام میں مشغول ہوتے ہو تم کو دیکھتے رہتے ہیں

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار (کے علم) سے ذرہ بھر چیز بھی غائب نہیں رہ سکتی (نہ) زمین میں اور نہ آسمان میں

منزل ۳

ع ۶ / ۱۱

ف۱ یعنی تمام زمین کے خزانے اس کو ملنے ہی کیوں لگے اور اگر ملیں بھی تو مقبول نہ ہوں ۱۲ ف۲ قرآن میں لفظ اَسَرُّوا ہے اور وہ مشتق ہے اسرار سے اور اسرار لغات اضداد میں سے ہے یعنی اس کے معنے اخفاء اور اظہار دونوں ہیں اخفاء لفظ ستر سے لیا گیا جس کے معنی چھپانے کے ہیں اور اظہار اسارير الوجه سے لیا جس کے معنی شکنوں کے ہیں جو پیشانی پر پڑ جاتی ہیں ہم نے ترجمے میں اظہار کے معنے اختیار کیے ہیں یعنی وہ کہیں گے کہ ہم بہت ہی نادم ہیں اور اخفاء کے معنی لو تو یہ ترجمہ ہوگا کہ دل ہی دل میں نادم ہوں گے یعنی مارے لحاظ کے مونہہ سے تو نہیں کہیں گے مگر دل میں پشیمان ہوں گے ۱۲۔

وَلَآ أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَٰبٍ مُّبِينٍ ۝ أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ

اور ذرے سے چھوٹی چیز ہو یا بڑی (سب) کتاب روشن (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی (موجود) ہے یاد رکھو کہ جو خاصان

اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا

خدا (ایسے) ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن پر نہ کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ کسی طرح پر آزردہ خاطر ہوں گے یہ (وہ لوگ ہیں)

يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ

(خدا سے) ڈرتے رہے۔ ان کے لیے (اس) دنیا کی زندگی میں بھی (عافیت کی) خوش خبری ہے ف اور آخرت میں بھی (نجات کی)

لِكَلِمَٰتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ

خدا کی باتوں میں (ذرہ بھی) فرق نہیں آتا یہی تو بڑی کامیابی ہے اور (اے پیغمبر) ان (کافروں) کی (طعن آمیز) باتوں سے تم آزردہ خاطر نہ ہونا

إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِي

کیونکہ عزت ساری اللہ ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے ف۲ یاد رکھو کہ جو (فرشتے)

السَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ

آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں ہیں سب اللہ ہی کے (مملوک) ہیں اور جو لوگ خدا کے سوا (اپنے بنائے ہوئے) شریکوں کو پکارتے ہیں

اللَّهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝

(کچھ معلوم ہے کہ) کس (طریقے) پر چلتے ہیں وہ صرف وہم پر چلتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑا رہے ہیں

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ

(لوگو) وہی تو (قادر مطلق) ہے جس نے تمہارے لیے رات کو بنایا تاکہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو (روشن) بنایا تاکہ تم اس کی روشنی میں کام کرو

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَٰتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ

اس میں کچھ شک نہیں کہ رات دن کے بنانے میں ان لوگوں کے لیے جو (معقول بات کو) گوش ہوش سے سنتے ہیں (قدرت خدا کی) نشانیاں ہیں

سُبْحَٰنَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ

(یہ بالکل جھوٹ ہے) وہ (تمام عیوب اور نقصانات سے) پاک ہے (اور) وہ اولاد سے بے نیاز ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَٰنٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

(لوگو!) تمہارے پاس اس کی کوئی دلیل تو ہے نہیں (تو) کیا بے جانے بوجھے خدا پر جھوٹ بولتے ہو

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَٰعٌ

(اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہہ دو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں اُن کو فلاح ہوتی نہیں

فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ

دنیا کے (عارضی) فائدے ہیں (سو چند روز مزے اٹھا لیں) پھر (آخر کار) اُن کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے

ف مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ خوش حالی میں اتراتے نہیں پھرتے ہیں اور خدا کی شکر گزاری کرتا ہے اور مصیبت پڑے پر گھبرا نہیں جاتا۔ غرض ظالم اور نا ظالم جیسی حالت بھی پیش آئے خدا پر بھروسا رکھے سلطنت ہے او عافیت سے یہی مراد ہے ۱۲

ف۲ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو خستہ حال دیکھ کر کافر ان کو حقیر سمجھتے ہیں جب خدا ان کو سلطنت اور دنیاوی عزت دے گا تو کافر ان کی وقعت کرنے لگیں گے ۱۲

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

تب اُن کے کفر کی سزا میں ہم اُن کو عذاب سخت کے مزے چکھائیں گے۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو نوح کا حال پڑھ کر سنا دو کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے

يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ

کہ بھائیو اگر میرا رہنا اور خدا کی آیتیں (پڑھ پڑھ کر) سمجھانا تم پر گراں گزرتا ہے

فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

تو میرا بھروسا اللہ ہی پر ہے۔ پس تم اور تمہارے (ٹھیرائے ہوئے) شریک (سب) مل کر (اپنی) (ایک) بات ٹھیرا لو پھر تمہاری (وہ)

أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ ۝ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ

بات تم (میں کسی) پر مخفی نہ رہے (تاکہ سب اس تدبیر کی تکمیل میں شریک ہو سکیں) پھر (جو کچھ تم کو کرنا ہو) میرے ساتھ کر چکو اور مجھے مہلت نہ دو

فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

تو میں نے تم سے کچھ مزدوری تو مانگی نہ تھی (کہ تم نے اس کو گرانی سمجھا) میری مزدوری تو بس خدا ہی پر ہے اور (اسی کی طرف سے) مجھکو حکم دیا گیا ہے کہ میں

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَ

فرماں بردار (کے زمرے) میں رہوں۔ پھر (اتنا سمجھانے پر بھی) لوگوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے نوح کو اور جو لوگ اُن کے ساتھ کشتی میں (سوار) تھے اُن کو

جَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُن سب کو غرق کر کے ان لوگوں کو (اُن کا) جانشین بنایا تو (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ

جو لوگ (عذاب طوفان سے) ڈرائے جا چکے تھے اُن کا کیسا (خراب) انجام ہوا۔ پھر نوح کے بعد ہم نے (اور) رسولوں کو اُن کی (اپنی اپنی) قوم کی طرف بھیجا

فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَٰلِكَ

تو پیغمبر اُن کے پاس معجزے بھی لے کر آئے اس پر بھی جس چیز کو یہ لوگ پہلے جھٹلا چکے تھے اُس پر ایمان نہ لائے (پر نہ لائے) اسی طرح

نَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ وَ

ہم اُن لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیا کرتے ہیں جو (حد عبودیت سے) قدم باہر رکھتے ہیں۔ پھر ان (پیغمبروں) کے بعد ہم نے موسیٰ اور

هَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا

ہارون کو اپنے نشان (یعنی معجزے) دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اکڑ بیٹھے اور یہ لوگ کچھ تھے ہی نافرمان

مُجْرِمِينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ

تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق بات پہنچی (یعنی معجزات) تو وہ لگے کہنے کہ یہ تو ضرور کھلا جادو ہے

مُبِينٌ ۝ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَ

موسیٰ نے کہا کہ جب حق بات تمہارے پاس آئی تو کیا تم اُس کی نسبت (ایسی لغو بات) کہتے ہو؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور

منزل ٣

لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

جادوگروں (کا تو یہ حال ہے کہ ان) کو کبھی کامیابی نہیں ہوتی وہ کہنے لگے کیا تم اس غرض سے ہمارے پاس آئے ہو کہ جس (راہ) پر ہم نے اپنے

اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِى الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اُس سے ہم کو برگشتہ کر دو اور ملک میں تم دونوں (بھائیوں) کی ہی سرداری ہو اور ہم تو تم (دونوں) پر ایمان لانے والے ہیں نہیں

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِىْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ

اور فرعون نے (اپنے لوگوں کو) حکم دیا کہ ہر ایک ماہر جادوگر کو ہمارے حضور میں لا حاضر کرو پھر جب جادوگر (آ کھڑے ہوئے) آموجود ہوئے تو ان سے موسیٰ نے کہا

لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى

کہ تم کو جو کچھ ڈالنا منظور ہو (میدان میں) ڈال چلو۔ تو جب انھوں نے (اپنی رسّیوں اور لاٹھیوں کو سانپ بنا بنا کر) ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا کہ

مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ

یہ جو تم (بنا کر) لائے ہو جادو ہے (سو) بے شک اللہ اس (جادو) کو دم کے دم میں ملیا میٹ کر دے گا کیونکہ اللہ مفسد لوگوں کے کام بننے نہیں دیا کرتا

الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ ع

اور اللہ اپنے کلام (کی برکت) سے حق بات کو حق کر دکھائے گا گو منکروں کو برا ہی کیوں نہ لگے

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ

باایں ہمہ موسیٰ پر ان ہی کی قوم کی نسل کے صرف چند لوگ ایمان لائے سو بھی فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں

وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ

(فرعون) ان پر کوئی مصیبت نہ لا ڈالے اور (ان کا خوف جا بجا بھی) تھا اس لیے کہ فرعون ملک میں بہت بڑھا چڑھا تھا اور (نیز اس لیے کہ) وہ

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

(لوگوں پر) زیادتی کیا کرتا تھا اور موسیٰ نے (اپنی قوم کے لوگوں کو) سمجھایا کہ بھائیو! اگر تم (حقیقت میں) اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو بشرطیکہ فرماں برداری کرو

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

کہ اسی پر بھروسا رکھو اس پر انھوں نے جواب دیا کہ ہم کو خدا ہی کا بھروسا ہے (اور ساتھ ہی دعا کی کہ)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ

اے ہمارے پروردگار ہم کو (ان) ظالم لوگوں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا۔ اور اپنی رحمت سے ہم کو (ان) لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا

جو کافر ہیں اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی (ہارون) کی طرف وحی بھیجی کہ

بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ

مصر میں اپنے لوگوں کے (رہنے کے) گھر بنا لو اور (تم سب لوگ) اپنے ان ہی گھروں کو مسجدیں قرار دو اور (ان) میں نماز پڑھو اور (اے موسیٰ)

ع ١٢
١٣
منزل ٣

الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ

ایمان والوں کو خوش خبری بھی سنا دو (کہ اب تمہاری نجات کا وقت قریب آ لگا) اور موسیٰ نے دعا مانگی کہ اے ہمارے پروردگار تو نے فرعون اور اس کے

زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا

(اس) دنیا کی زندگی میں (بہت) سامان شوکت اور دولت دے رکھی ہے اور اے ہمارے پروردگار ان کا مآل یہ ہے کہ تیرے رستے سے گمراہ کر دیں، اے پروردگار

اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا

ان کے مالوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے کہ یہ لوگ عذاب درد ناک کے دیکھے بدون ایمان ہی نہ لائیں

الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ

(خدا نے) فرمایا کہ تم دونوں (بھائیوں) کی دعا قبول ہو گئی تو تم دونوں ثابت قدم رہو اور

سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ

(ان) جاہلوں کے رستے نہ چلنا اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ

پھر فرعون اور اس کے لشکریوں نے سرکشی اور شرارت کی راہ سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب فرعون (کے سر پر) ڈوبا ہوا (پانی) آ پہنچا

قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا

تو لگا کہنے کہ اب مجھ کو یقین آیا کہ بس (خدا) وہی ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اور (اب) میں (بھی) اسی کے

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اٰۗلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ

فرماں برداروں میں ہوں (تو خدا نے اس کو ملامت کی اور فرمایا کہ) کیا اب (ایسے وقت میں ایمان؟) اور (تیرا حال تو یہ تھا کہ اس سے) پہلے برابر نافرمانی کرتا

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا

تو آج (تیری روح کو تو نہیں مگر) تیرے بدن کو ہم (دریا میں تہ نشین ہونے سے) بچا دیں گے (وہ بھی اس غرض سے) کہ جو لوگ تیرے بعد آنے والے ہیں تو

مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں سے غافل ہیں ۳ اور ہم نے بنی اسرائیل کو (ملک شام میں)

مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَھُمُ

ایک بہت اچھے ٹھکانے سے جا بسایا اور ان کو عمدہ عمدہ چیزیں (کھانے کو) دیں تو بنی اسرائیل نے جو دین میں اختلاف کیا تو علم آ چکنے کے

الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَھُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

(اے پیغمبر دنیا میں) یہ لوگ جن جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان اختلافات کا فیصلہ کر دے گا

فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ

تو (اے پیغمبر یہ قرآن) جو ہم نے تمہاری طرف اتارا ہے اگر بالفرض اس کی نسبت تم کو کسی قسم کا شبہ ہو تو تم سے پہلے (بھی) کتاب پڑھتے ہیں

ف یعنی لوگ ان کی دنیاوی ہوشحالی سے دھوکا کھائیں اور سمجھیں کہ وہ ان کے کام سے راضی ہے اور ان کی دنیاوی خوشحالی خدا کی رضامندی کی دلیل ہے ۲ بنی اسرائیل نے دریا کا سوکھ ہونا اور اپنا دریا کے پار سے کاٹ پانا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا تو چاہیے تھا کہ آئندہ کوئی طرح کی چوں و چرا نہ کرتے کیونکہ موسیٰ کا پیغمبر ہونا بخوبی ثابت ہو چکا تھا مگر ان کی تکرار کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بات بات میں موسیٰ سے اختلاف کرتے رہے یہ حالات مفصل سورہ بقرہ اور دوسرے مقامات میں مذکور ہیں اور بڑا مواخذہ اس سے ہوتا ہے جو جان بوجھ کر اختلاف کرے ۱۲

ع ۹ ۱۴

مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝

(وہ تصدیق کر دیں گے کہ پہلے بھی لوگوں پر وحی نازل ہوئی ہے) کچھ شک نہیں کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے کتاب برحق نازل ہوئی ہے تو ہرگز شبہ

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

اور نہ ان لوگوں (کے زمرے) میں ہونا جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (اگر ایسا کرو گے) تو (اس کا نتیجہ) نقصان اٹھانے والوں میں ہو جاؤ گے ف

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(اے پیغمبر) جو لوگ (اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے) تمہارے پروردگار کے حکم (عذاب) کے مستوجب ہو چکے ہیں وہ (تو جب تک عذاب دردناک کو اپنی آنکھوں سے

وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ

اگرچہ (دنیا جہان کی) تمام نشانیاں ان کے سامنے (کیوں نہ) آ موجود ہوں تو

قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا

تو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ (نزول عذاب سے پہلے) ایمان لے آتی اور اس کو ایمان لانا فائدہ دیتا کہ (یونس کی قوم) قوم یونس کی بستی کے سوا

عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝

دنیا کی (زندگی) میں ان سے رسوائی کے عذاب کو دفع کر دیا اور ان کو ایک وقت (خاص) تک رسا بسا یا

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ

اور اگر (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار چاہتا تو جتنے آدمی زمین پر ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم لوگوں کو مجبور کر سکتے ہو

النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا

کہ وہ (سب) ایمان لے آئیں اور بے حکم خدا کسی شخص کو قدرت نہیں ہے کہ ایمان لے آئے

بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ قُلِ انْظُرُوا

اور (خدا) شرک اور کفر کی نجاست انہی لوگوں پر ڈالتا ہے جو (دلائل قدرت میں) عقل کو کام میں نہیں لاتے (ان کفار سے) کہو کہ

مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ

دیکھو تو زمین اور آسمانوں میں کیا کچھ ہے مگر جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ان کی نشانیاں اور ڈراوے

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا

تو کیا یہ لوگ بھی (ایسے ہی) دنوں کے منتظر ہیں جیسے ان سے پہلے لوگوں پر گزر چکے ہیں

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝ ثُمَّ

(اگر ایسا ہے تو) ان سے کہہ دو کہ تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں پھر

نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(جب عذاب کا وقت آتا ہے تو) ہم اپنے پیغمبروں کو اور ایمان لانے والوں کو بچا لیتے ہیں اسی طرح ہمارا ذمہ ہے کہ مسلمانوں کو نجات دیں

منزل ۳

ع ۱۰ / ۱۱ / ۱۵

ف یہ تو واقعی حقیقت ہے کہ ... قرآن کے بیان ... [illegible]



قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ لوگو! اگر تم کو میرے دین کے بارے میں کسی طرح کا شک ہو تو (میں تم سے صاف کہے دیتا ہوں کہ)

تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ

خدا کے سوا جن (معبودوں) کی تم پرستش کرتے ہو میں تو ان کی پرستش کرتا نہیں بلکہ میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں جو (ایسا قادر ہے کہ) تم (سب کی روحوں) کو قبض کرتا ہے اور مجھ کو حکم ہوا ہے

أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا

کہ میں ایمان والوں (کے زمرے) میں رہوں اور (نیز خدا نے مجھ سے) یہ (بھی فرمایا ہے) کہ (اسی) دین کی طرف اپنا مونھ کیے سیدھا چلا جا

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ

اور مشرکوں (کے زمرے) میں ہرگز (شامل) نہ ہونا اور خدا کے سوا کسی کو نہ پکارنا کہ وہ تجھ کو نہ تو نفع ہی پہنچا سکتا ہے

وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ وَإِنْ يَمْسَسْكَ

اور نہ تجھ کو نقصان ہی پہنچا سکتا ہے اور (اس پر بھی) اگر تو نے (ایسا) کیا تو اس وقت تو بھی ظالموں میں (شمار) ہوگا اور اگر

اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ

خدا تجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی اس (تکلیف) کا دور کرنے والا نہیں اور اگر تجھ کو کسی قسم کا فائدہ پہنچانا چاہے تو کوئی اس کے فضل کا پھیرنے والا نہیں

يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْ

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہنچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا

کہ لوگو! (جو) حق بات (تھی وہ) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس آ چکی پھر جس نے راہ راست اختیار کی تو

يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ

اپنے ہی (فائدے کے) لیے اس کو اختیار کرتا ہے اور جو بھٹکا تو وہ بھٹک کر کچھ اپنا ہی کھوتا ہے اور میں تم پر

بِوَكِيلٍ ۝ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ

(کچھ ٹھیکہ داروں کی طرح تو) مسلط (رہوں) نہیں ف۱ اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے اسی پر چلے جاؤ اور جب تک اللہ تمہارے (اور ان کے درمیان) فیصلہ نہ کرے صبر کیے رہو اور وہ

خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

(سب) فیصلہ کرنے والوں میں بہتر (فیصلہ کرنے والا) ہے ف۲

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ ہود مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے) | ایک سو تیئیس آیتیں ہیں اور دس رکوع

الر ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝

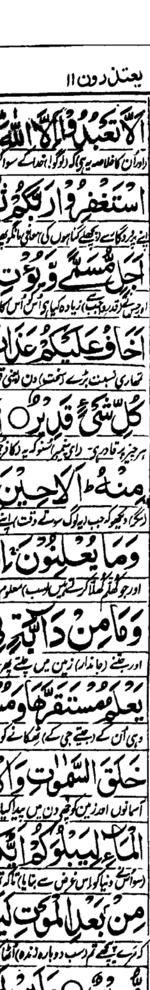
الر (اے پیغمبر لوگوں سے کہو کہ یہ قرآن ایسی) کتاب ہے (جو) حکمت والے باخبر خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے (اس کے مضامین (دلائل و براہین سے) خوب ہی ثابت کیے گئے ہیں)

منزل ۳

ف۱ مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارے ایمان کا ٹھیکہ نہیں لیا اور نہ میں اس کا جوابدہ ہوں ۱۲

ف۲ وہ فیصلہ جس کا وعدہ تھا یوں ظہور پذیر ہوا کہ پیغمبر صاحب مکے سے مدینے گئے اور اسلامی فتوحات شروع ہوئیں شدہ شدہ مسلمانوں کی سلطنت قائم ہو گئی ۱۲

ع ۱۱ / ۶ / ۱۴



أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنِ

(اور) اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ (لوگو!) خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو میں اُسی کی طرف سے تم کو (عذاب سے) ڈرانا اور (ایمان لانے والوں کو) اُس کی خوشخبری (دینے والا ہوں) اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ

اپنے پروردگار سے (اپنے پچھلے گناہوں کی) معافی مانگو پھر (آگے کو) اُس کی جناب میں توبہ کرو (اگر ایسا کرو گے) تو وہ تم کو ایک وقت مقرر تک (دنیا میں) اچھی طرح برتنے کو سامان دے گا

أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي

اور ہر صاحبِ (قدر و) بزرگ کو زیادہ کیا ہے اُس کو اُس کا زیادہ (ثواب) دے گا اور اگر (اُس کے ارشاد سے) منہ موڑو گے تو مجھ کو

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ

تمہاری نسبت بڑے (سخت) دن (یعنی قیامت) کے عذاب کا (بڑا ہی) اندیشہ ہے (کیونکہ) تم (سب) کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا

ہر چیز پر قادر ہے۔ (اے پیغمبر) سنو کہ یہ (کافر) جھک جھک کر اپنے سینوں کو دوہرا کئے ڈالتے ہیں تاکہ خدا سے چھپے رہیں

مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ

(مگر) دیکھو کہ جب (یہ لوگ) سوتے وقت اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں (اُس وقت بھی) خدا اُن کے تمام افعال) جو چھپا کر کرتے ہیں

وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

اور جو کھلم کھلا کرتے ہیں (سب) معلوم رہتے ہیں وہ تو دلوں کے بھید تک کا جاننے والا ہے ف

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَ

اور جتنے (جاندار) زمین میں چلتے پھرتے ہیں اُن (سب) کی روزی اللہ ہی کے ذمے ہے ف اور

يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ وَهُوَ الَّذِي

وہی اُن کے (جیتے جی کے) ٹھکانے کو اور (مرنے کے پیچھے) اُن کے (مدفن میں) سونپے جانے کی جگہ کو جانتا ہے یہ سب کچھ کتاب روشن (میں لکھا ہوا ہے) اور وہی تو ہے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى

جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور (اُس وقت) اُس کا تخت (کبریائی) پانی پر تھا ف

الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ

(سو اُس نے دنیا کو اس غرض سے بنایا) تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں عمل کے لحاظ سے کون بہتر ہے اور اگر تم (ان سے) کہو

مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ

کہ تم لوگ مرنے کے بعد (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہہ دیں گے کہ (جو کچھ تم ہم کو سمجھاتے ہو) یہ تو صریح

مُّبِينٌ ۝ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ

جادو (کی سی باتیں) ہیں ف اور اگر ہم عذاب (کا نازل کرنا) ان (لوگوں) سے گنتی کے چند روز تک ملتوی (بھی) کئے رہیں

ف آدمی کا قاعدہ ہے کہ جب کسی کی نظر سے چھپنا چاہتا ہے تو آڑ میں ہو جاتا ہے یا دبک جاتا ہے یا جھک جاتا ہے ایسا ہی کافر لوگ کرتے تھے کہ وعظ و نصیحت کے وقت پیغمبر صاحب کے روبرو ہوتے تو دبک جاتے کہ ایسا نہ ہو کہیں کچھ دیکھ لیں اور ہماری نسبت کچھ فرما دیں ۱۲ ف خدا نے جو تمام جانداروں کی روزی کا ذمہ لیا تو اُس عہدے کو یوں پورا کر دکھایا کہ روئے زمین پر خشکی اور تری اور پہاڑ اور جنگل اور آبادی اور پانی اور ہوا غرض جو جاندار جہاں کہیں بھی پڑے ہیں اُس کی روزی بھی وہیں کر دی گئی ہے مگر طلب شرط ہے اور ہر جاندار کی حالت کے مناسب طلب کے طریق متفاوت ہیں قطعہ رزق بے گماں برسد لیکن شرط عقل است جستن از درہا گرچہ کسی بے اجل نخواہد مرد تو مرو در دہان اژدرہا بعض لوگ اس نکتے کو نہ سمجھ کر طلب میں کوتاہی کرتے اور اس کو توکل قرار دیتے اور لیس للانسان الا ما سعی کو بھول جاتے ہیں ف مطلب یہ ہے کہ پانی پر جلوہ فرما تھا جلوہ فرما تو خود خدا کے فرمانے سے معلوم ہوا مگر اس کی کیفیت معلوم نہیں اس لئے کہ خدا نے ہم کو معلوم نہیں کرائی

لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَ

تو (یہ لوگ) ضرور کہنے لگیں گے کہ کون سی چیز (عذاب کو) روک رہی ہے۔ سنو جس دن (عذاب) ان پر نازل ہوگا (پھر وہ ان پر) سے کسی کے ٹالے نہ

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ

جس (عذاب) کی یہ لوگ ہنسی اڑا رہے ہیں وہ ان کو گھیر لے گا۔ اور اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی (کی لذت) چکھائیں

مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ

پھر اس (رحمت) کو اس سے چھین لیں تو (ہماری شکایت کرنے لگتا ہے کیونکہ) وہ (ذرا سی بات میں) نا امید ہو جانے والا (اور) ناشکرا ہے۔ اور

نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ

کوئی تکلیف پہنچی ہو اور اس کے بعد ہم اس کو آرام (کی لذت) چکھائیں تو کہنے لگتا ہے کہ (اب مجھ پر) سے سب سختیاں دور ہو گئیں کیونکہ وہ

لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ

بہت ہی (جلد) خوش ہو جانے والا (اور) شیخی خورا ہے۔ مگر جو لوگ صبر (کے خوگر ہیں) اور نیک عمل کرتے ہیں (ان کا یہ حال نہیں) یہی ہیں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ

جن کے لیے (خدا کے ہاں) بخشش اور بڑا اجر ہے ف۱ تو (اے پیغمبر عجب نہیں کہ) جو وحی تم پر نازل کی جاتی ہے (لوگوں کو سناتے وقت) تم اس میں سے

وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ

اور اس کی وجہ سے تنگ دل ہو کہ (مبادا) وہ لوگ کہیں یہ نہ کہنے بیٹھیں کہ اس (شخص) پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا (اس کی تصدیق کے لیے)

مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ اَمْ

اس کے ساتھ (خدا کی طرف سے) کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ سو (اے پیغمبر) تم تو (ان لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈرانے والے ہو اور بس۔ اور ہر چیز خدا ہی کے

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ

یہ کافر کہتے ہیں کہ اس (شخص یعنی تم) نے قرآن کو اپنے دل سے بنا لیا ہے تو (ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو کہ یہ قرآن اس نے

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

اور خدا کے سوا جس کو (مدد کے لیے) تم سے بلاتے بن پڑے بلا لو

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

پس اگر (تمہارے یہ مددگار) تمہارا کہنا نہ کر سکیں تو جانے رہو کہ (قرآن) خدا ہی کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ

تو کیا (اب اس حجت کے تمام ہوئے پر بھی) تم اسلام لاتے ہو (یا نہیں)۔ (نیک کام کرنے سے) جن کا مطلب (یہ) دنیا کی زندگی اور

زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

دنیاوی رونق ہوتی ہے ہم ان کے عملوں کا بدلہ (یعنی) دنیا میں ان کو پورا پورا بھر دیتے ہیں اور وہ دنیا میں (کسی طرح) گھاٹے میں نہیں رہتے ف۲ لیکن

ف۱ اس مقام پر خدا تعالیٰ نے انسان کی وہ حالت بیان فرمائی ہے جس کے لیے فارسی کی ایک مثل مشہور ہے "دیر رنجد زود بیاید" ف۲ یعنی کچھ نہ کچھ کما ہی لیتے ہیں تو جیسے کھوٹے عمل ویسے دنیا کے بے حقیقت اور فانی فائدے ۱۲

الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا

جن کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں اور جو (نیک) عمل ان لوگوں نے دنیا میں کیے (آخرت میں سب) گئے گزرے ہوئے

وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَ

اور ان کا کیا دھرا (سب) لغو　تو کیا جو لوگ اپنے پروردگار کے　کھلے رستے پر ہوں　اور

يَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ

ان کے ساتھ (ساتھ) ان ہی میں کا ایک گواہ ہو (یعنی خود ان کا دل اور عقل سلیم) اور قرآن سے پہلے (ان کی رہنمائی کو) موسیٰ کی کتاب ہو جو

أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ

(کیا ایسے لوگ منکر قرآن ہو سکتے ہیں؟ نہیں بلکہ) یہ لوگ تو (چار و ناچار) قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور دوسرے فرقوں میں سے جو اس کے منکر ہوں ان کا آخری ٹھکانا

مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَٰكِنَّ

تو (دوزخ ہے) تو اے پیغمبر تم (بھی) قرآن کی طرف سے (کسی طرح کے) شک میں نہ رہنا اس میں کچھ شک نہیں وہ برحق ہے (اور) تمہارے پروردگار کی طرف سے (تم پر نازل ہوا ہے) لیکن

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ⓣ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ

اکثر لوگ (اس پر) ایمان نہیں لاتے　اور جو خدا پر جھوٹ جھوٹ　بہتان باندھے　اس سے بڑھ کر ظالم کون

كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ

یہی لوگ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے حضور میں پیش کیے جائیں گے اور گواہ گواہی دیں گے　کہ یہی ہیں

الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ○ الَّذِينَ

جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ بولا ف۲　سنو جی! (ہاں) ظالموں پر خدا ہی کی مار　جو

يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ

خدا کے رستے سے (لوگوں کو) روکتے اور اس میں کجی (پیدا کرنی) چاہتے ہیں　اور یہی ہیں　جو آخرت سے (بھی)

هُمْ كَافِرُونَ ○ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ

منکر ہیں　یہ لوگ　نہ دنیا ہی میں (خدا کو)　ہرا سکے اور نہ

لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ

خدا کے سوا ان کا کوئی　حمایتی (ہی) کھڑا ہوا　(تو قیامت میں) ان کو دوہرا عذاب ہوگا

مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

کیونکہ (مارے حسد کے) نہ (حق بات) سن سکتے تھے اور نہ (آپ سیدھا رستہ) ان کو سوجھ پڑتا تھا　یہی لوگ ہیں جنھوں نے

خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ○ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ

آپ اپنا نقصان کر لیا اور وہ جو (دنیا میں) افترا پردازیاں کیا کرتے تھے (آخرۃ میں سب) ان کی گزری ہو گئیں (بس) ضرور یہی لوگ

ف۱ اس آیت میں روئے سخن غالباً یہود کی طرف ہے اور ان کو ان یہودیوں کی مثال دے کر قائل کیا جاتا ہے جو مسلمان ہو گئے تھے استدلال کا طریقہ یہ ہے کہ جو یہودی مسلمان ہو گئے تھے ان کو اسلام لانے پر تین باتوں نے مجبور کیا ایک نفس اسلام کی سلاست اور سہولت اور سادگی نے کہ اس میں کسی طرح کی پیچیدگی نہیں دوسرے عقلی گواہی نے کہ اسلام کوئی چیز خلاف عقل تعلیم نہیں کرتا تیسرے کتاب توریت نے جس کے یہودی معتقد تھے اس میں پیغمبر صاحب کی نسبت پیشینگوئیاں موجود تھیں اور قرآن اور توریت دونوں کے اصول دین واحد ہیں اختلاف اگر ہے تو جزوی شرائع میں ہے جو یہود مسلمان نہیں ہوئے وہ بھی اگر ان تین باتوں پر انصاف کے ساتھ نظر کریں تو ناگزیر ان کو مسلمان ہونا پڑے گا ۱۲

منزل ۳

ف۲ گواہوں سے مراد ہیں فرشتے جو کاتب اعمال ہیں یا آدمی کے اعضاء جوارح جو قیامت کے دن آدمی کے مقابلے میں گواہی دیں گے یا رسول ۱۲

فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

آخرت میں سب سے زیادہ نقصان پانے والے یہی ہوں گے جو لوگ ایمان لائے اور (ایمان کے علاوہ انہوں نے) نیک عمل (بھی) کیے

وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ مَثَلُ

اور اپنے پروردگار کے آگے عاجزی کرتے رہے یہی جنتی لوگ ہیں کہ یہ بہشت میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (کافروں اور مسلمانوں کے)

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ

دو فریقوں کی مثال اندھے اور بہرے اور آنکھوں والے اور سننے والے کی سی ہے کیا دونوں کی حالت یکساں ہو سکتی ہے؟

مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي

کیا تم لوگ غور نہیں کرتے اور ہم ہی نے نوح کو ان کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر بھیجا (اور انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا) کہ میں

ع ۱۶/۲

لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

تم کو (عذاب خدا کا) صاف صاف ڈر سنانے آیا ہوں (اور تم کو سمجھاتا ہوں کہ) خدا کے سوا کسی کی (بندگی) عبادت نہ کرو (اگر ایسا کرو گے تو) مجھ کو

عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ۝ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ

ایک روز دردناک کے عذاب (کے آنے) کا خوف ہے۔ اس پر ان کی قوم کے سردار جو ان کو نہیں مانتے تھے کہنے لگے کہ ہم تو تم کو اپنے ہی جیسے

إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا

منزل ۳

اور ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ تمہارے پیرو ہوگئے ہیں جو ہم میں رذیل ہیں

بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ

(اور پیرو بھی ہوئے ہیں تو) بے سوچے سمجھے (سرسری نظر سے) اور ہم تم لوگوں میں اپنے سے کوئی برتری نہیں دیکھتے بلکہ ہم تم کو

كَاذِبِينَ ۝ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي

جھوٹا سمجھتے ہیں (نوح نے) کہا بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل (روشن) رکھتا ہوں

وَآتَانِي رَحْمَةً مِنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ

اور اس نے مجھے اپنی سرکار سے رحمت (نبوت) بخشی ہو جس کی حقیقت تم سے پوشیدہ رکھی گئی ہے تو کیا ہم اس کے لیے تمہیں مجبور کر سکتے ہیں اور تم ہو

لَهَا كَارِهُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

اس کو ناپسند کیے چلے جاتے ہو۔ اور بھائیو! میں اس (نصیحت) کے بدلے تم سے مال و زر کا خواہاں نہیں ہوں، میرا صلہ تو

عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي

خدا کے ذمے ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں میں ان کو نکالنے والا بھی نہیں ہوں وہ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں لیکن

أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ۝ وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ ۚ

میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو اور برادران ملت! اگر میں ان کو نکال دوں تو عذاب خدا سے (بچانے کے لیے) کون میری



أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ○ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ

کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ اور میں تم سے دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ (یہ دعویٰ) کرتا ہوں کہ میں

الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ

غیب جانتا ہوں اور نہ یہ (اپنی نسبت) کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور جو لوگ تمہاری نظروں میں حقیر ہیں میں اُن کی نسبت یہ بھی نہیں کہتا

لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ

کہ خدا ان پر (اپنا) فضل نہیں کرے گا ان کے دل کی بات کو اللہ ہی خوب جانتا ہے اگر میں بڑھ بڑھ کر ایسی باتیں کروں تو اس صورت میں ظالموں

الظَّالِمِينَ ○ قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا

وہ بولے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور بہت جھگڑا کیا

بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ○ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ

اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) سے ہم کو ڈراتے ہو اُس کو ہم پر لا نازل کرو۔ نوح نے کہا کہ خدا کو منظور ہوگا

إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ○ وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ

تو وہی عذاب بھی تم پر نازل کرے گا اور (وہ) تم (اس کو کسی طرح) ہرا (بھی) نہ سکو گے۔ اور میں تمہاری کتنی ہی خیر خواہی کرنی چاہوں

أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ

اگر خدا یہ چاہے کہ تمہیں گمراہ کرے تو میری نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی وہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی طرف تم کو

تُرْجَعُونَ ○ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي

لوٹ کر جانا ہے۔ (اے پیغمبر جس طرح نوح کی قوم نے نوح کو جھٹلایا تھا) کیا اسی طرح کفار مکہ بھی تم کو جھٹلاتے اور تم پر اعتراض کرتے ہیں کہتے ہیں کہ قرآن کو اس نے اپنے دل سے بنا لیا ہے

وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ○ وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن

اور تم جو (ناحق جھٹلانے کا) گناہ کرتے ہو اس سے بری (الذمہ) ہوں۔ اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ

قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ وَاصْنَعِ

تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے سوا اب ہرگز کوئی ایمان نہیں لائے گا تو جیسی جیسی بدکرداریاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں تم اُس کا رنج نہ کھاؤ

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم

ہماری نگرانی میں اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور نافرمان لوگوں کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ

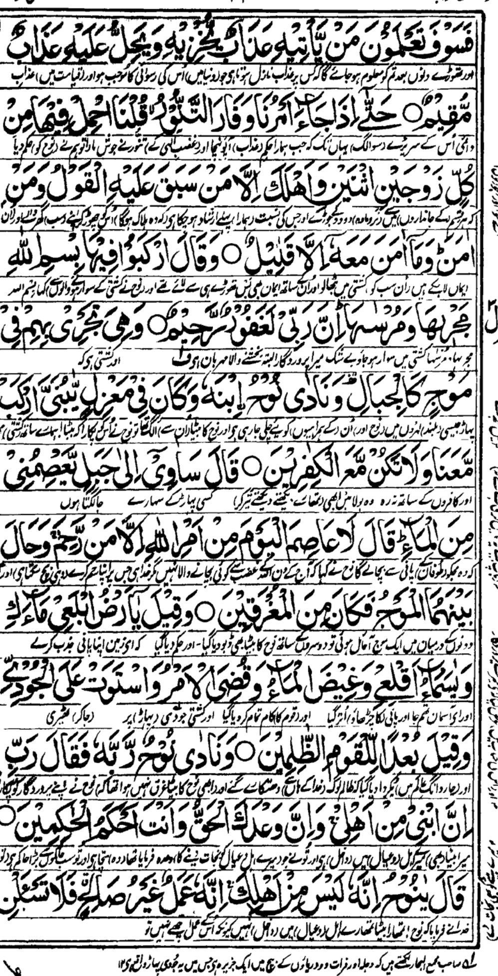
مُّغْرَقُونَ ○ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ

ضرور غرق ہوں گے۔ چنانچہ نوح نے کشتی بنانی شروع کی اور جب کبھی ان کی قوم کے سردار ان کے پاس سے ہو کر گزرتے تو

سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ

اُن سے تمسخر کرتے۔ نوح (اُن کے تمسخر کا یہ) جواب دیتے کہ اگر (آج) تم ہم پر ہنستے ہو تو جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو اسی طرح (ایک دن) ہم بھی تم پر ہنسیں گے

منزل ۳



فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

اور تھوڑے دنوں بعد تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو (دنیا میں) اُس کی رسوائی کا موجب ہو اور (قیامت میں) عذاب

مُّقِيمٌ ○ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن

دائمی اُس کے سر پڑے (سو الگ) یہاں تک کہ جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا اور (غضب الٰہی کے) تنور نے جوش مارا تو ہم نے (نوح کو) حکم دیا

كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ

کہ ہر قسم کے جانداروں میں سے (نر و مادہ) دو دو کا جوڑا اور جس کی نسبت (ہمارا) ارشاد ہو چکا ہے (کہ وہ ہلاک ہوگا) اُس کو چھوڑ کر اپنے (سب) گھر والوں اور اُن

آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ○ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ

ایمان لائے ہیں (اُن سب کو) کشتی میں بٹھا لو اور اُن کے ساتھ ایمان بہت ہی تھوڑے لوگ لائے تھے اور (نوح نے کشتی کے سواروں سے) کہا بسم اللہ

مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي

مجریہا و مرسیہا کشتی میں سوار ہو جاؤ بے شک میرا پروردگار البتہ بخشنے والا مہربان ہے ف اور کشتی ان کو

مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب

پہاڑ جیسی (بلند) لہروں میں (نوح اور) اُن کے ہمراہیوں کو لئے چلی جا رہی تھی اور نوح کا بیٹا اُن سے الگ تھا تو نوح نے اُس کو پکارا کہ بیٹا ہمارے ساتھ کشتی میں

مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ ○ قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي

اور کافروں کے ساتھ نہ رہ وہ بولا میں ابھی (تماشا دیکھتے دیکھتے تیر کر) کسی پہاڑ کے سہارے جا لگتا ہوں

مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ

کہ وہ مجھکو (طوفان کے) پانی سے بچالے گا نوح نے کہا کہ آج کے دن اللہ کے غضب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر خدا ہی جس پر اپنا رحم کرے (وہی بچ سکتا ہے) اور

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ ○ وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ

دونوں کے درمیان میں ایک موج آ حائل ہوئی تو دوسروں کے ساتھ نوح کا بیٹا بھی ڈوب گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی جذب کرلے

وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ

اور اے آسمان تھم جا اور پانی لگا گھٹنے اور اُتر گیا اور (قوم کا) کام تمام کر دیا گیا اور کشتی جودی (پہاڑ) پر (جا کر) ٹھہری

وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ

اور (چاروں طرف) اعلان کر دیا گیا کہ ظالم لوگ (خدا کی رحمت سے) دھتکارے گئے اور (ابھی) نوح کا بیٹا غرق نہیں ہوا تھا کہ نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا

إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ ○

میرا بیٹا بھی میرے اہل (و عیال) میں (داخل) ہے اور تو نے جو میرے اہل عیال کو نجات دینے کا وعدہ فرمایا تھا وہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے تو

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ

خدا نے فرمایا کہ نوح! تمہارا بیٹا تمہارے اہل (و عیال) میں (داخل) نہیں کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں تو

منزل ۳

الربع

ف ہم مسلمانوں میں ہر ایک موقع پر بسم اللہ الرحمن الرحیم یا صرف بسم اللہ کہنے کا دستور ہے لیکن کشتی میں سوار ہوتے وقت بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بجائے بسم اللہ کے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کہنا چاہیے یہی مطلب ہے کہ حضرت نوح نے لوگوں سے کہا کہ بسم اللہ سوار ہو بسم اللہ مجریہا و مرسیہا کے لفظی معنی یہ ہیں کہ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہو یعنی اسی کے ہاتھ اور اختیار میں ہو وہ اپنے نام کی برکت سے اس کو خیر و عافیت کے ساتھ پار لگائے ۱۲

ف صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں کہ دجلہ اور فرات دو دریاؤں کے بیچ میں ایک جزیرہ ہے جس میں یہ جودی پہاڑ واقع ہے ۱۲

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ

ہم سے اس کی درخواست نہ کرو ہم تم کو سمجھائے دیتے ہیں کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو (نوح نے) عرض کیا

رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔـلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ

کہ اے میرے پروردگار میں (ایسی جرأت سے) تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ جس چیز کی حقیقت الحال مجھے معلوم نہیں اس کی تجھ سے درخواست کروں اور اگر تو

وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا

اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں (دنیا میں) برباد ہو جاؤں گا (جب طوفان ہٹ گیا تو نوح کو) حکم دیا گیا کہ اے نوح ہماری طرف سے سلامتی

وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ

اور برکتوں کے ساتھ (کشتی سے) اترو (اور وہ برکتیں) تم پر اور ان لوگوں کے شامل حال رہیں گی جو تمہارے ساتھ ہیں اور (تم لوگوں) آگے چل کر

يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ

ہماری طرف سے ان کو عذاب دردناک پہنچے گا (اے پیغمبر) یہ غیب کی چند خبریں ہیں جن کو وحی کے ذریعے سے ہم تم کو پہنچاتے ہیں

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا ړ فَاصْبِرْ ړ اِنَّ

اس (قرآن کے نازل ہونے) سے پہلے نہ تم ہی ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی ان سے واقف تھی) تو صبر کرو ف (اور نیکی کرتے رہو) کہ

الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

پرہیزگاروں کا انجام بخیر ہے۔ اور عاد کی طرف ہم نے ان کے بھائی ہود کو (بھیجا) انہوں نے کہا کہ میری قوم خدا ہی کی عبادت کرو

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (اور خدا کے ساتھ جو شریک کرتے ہو تو یہ) تم نری بہتان بندیاں کرتے ہو۔ میرے بھائیو (اس نصیحت کے) عوض میں تم

عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ وَيٰقَوْمِ

سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں میری مزدوری تو اسی کے ذمے ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ بھلا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے اور بھائیو!

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا

اپنے پروردگار سے (اپنے پچھلے قصوروں کی) معافی مانگو پھر (آگے کو) اس کی جناب میں توبہ کرو وہ تم پر (اس کے صلے میں) خوب برستے مینہ

وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰهُوْدُ

اور تمہارے بل بوتے (میں برکت دے کر اس) کو اور بڑھائے گا اور سرکشی کرکے (اس سے) انحراف کرو۔ وہ لگے کہنے ہود!

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ

تو ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر نہیں آیا اور ہم (صرف) تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہم

لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ

تجھ پر ایمان لانے والے ہیں۔ ہم تو بس یہی سمجھتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے (کہ تو) ایسی بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔

منزل ۳

ف جس طرح تمام دنیا کے باپوں کو اپنی اولاد کی محبت ہوتی ہے اور ماں باپ اولاد کے قصور کو ہمیشہ محبت کی وجہ سے بلکہ سمجھا کرتا ہے یا اس کی خطاؤں سے چشم پوشی کرتا ہے یہی حال نوح علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے ساتھ تھا آخر تک اس کی نجات کی دعا کرتے رہے خدا نے ان کو متنبہ کر دیا کہ تم اس کے اعمال سے منصف نہیں ہو سکتے اور نہ تم کو اس کے انجام کی خبر ہے کہ اس کو نجات دی جائے تو یہ کیسے کہتے ہو فساد برپا کرے گا جو ظاہر میں تم کو بھلی لگتی ہے اس کا انجام خراب ہے ۱۲ ف یعنی یہ خبریں ہی قرآن کے کتاب اللہ ہونے کی دلیل ہیں اس پر بھی کفار کہ جھٹلائے چلے جائیں تو ان کی ایذاؤں پر صبر کرو ۱۲

ع ۴ ع ۵

قَالَ اِنِّیْۤ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ

ہود نے جواب دیا کہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جو تم (دوسرے دوسرے) شریک بناتے ہو میں اُن سے (بالکل) بیزار ہوں

دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

(کہ وہ) تو تم سب مل کر میرے ساتھ اپنی بدی کر چلو اور مجھ کو مہلت نہ دو۔ میں تو اللہ ہی پر بھروسا رکھتا ہوں

رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ

میرا (بھی) پروردگار (ہے) اور تمہارا (بھی) پروردگار (ہے) جتنے جاندار ہیں سب ہی کی تو چوٹی اُس کے ہاتھ میں ہے بے شک میرا پروردگار (عدل و انصاف کے)

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ

سیدھے رستے پر ہے ف اس پر بھی اگر تم لوگ (اس سے) پھرے رہو تو جو حکم دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ تو میں تم کو پہنچا چکا

اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ

اور میرا پروردگار تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو تمہاری جگہ لا موجود کرے گا اور تم اُس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے بے شک

رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۝ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا وَّ الَّذِیْنَ

میرا پروردگار ہر چیز کا نگران (حال) ہے اور جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے اپنی مہربانی سے ہود کو اور اُن لوگوں کو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ۝ وَ تِلْكَ

جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے نجات دی اور اُن (سب) کو عذاب سخت سے بچا لیا اور (اے پیغمبر) یہ (اُجڑی ہوئی بستیاں جو تم دیکھتے ہو یہی قوم)

عَادٌ ۛ جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ

عاد (کے لوگ) ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کے حکموں سے انکار کیا اور اُس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سخت گیر

عَنِیْدٍ ۝ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

دشمن (خدا) کے حکم پر چلتے رہے اور اس دنیا میں بھی لعنت اُن کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی دیکھو

عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝ وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

(قوم) عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی (جس کی اُن کو سزا ملی) دیکھو عاد جو ہود کی قوم کے لوگ تھے (خدا کے ہاں) دھتکارے گئے۔ اور ثمود کی

صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انھوں نے (اپنی قوم کے لوگوں سے) کہا کہ بھائیو! خدا ہی کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اُسی نے تم کو

مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ

زمین (کی مٹی) سے بنا کھڑا کیا اور تم کو اُس میں بسایا تو اُسی سے (پچھلے گناہوں کی) معافی مانگو اور (آیندہ کو) اُسی کی جناب میں توبہ کرو بے شک

رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۝ قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ

میرا پروردگار (ہر ایک کے) پاس ہے (سب کی سنتا اور دعا) قبول کرتا ہے وہ کہنے لگے کہ صالح! اس سے پہلے تو ہم لوگوں میں تم سے (بڑی بڑی) اُمیدیں کی جاتی

ف یعنی دین کے جس رستے پر خدا اپنے بندوں کو چلانا چاہتا ہے وہی رستہ سیدھا ہے

منزل ۳

ع ۱۱ ۵

أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَا

سو کیا تم ہم کو اُن (معبودوں) کی عبادت سے منع کرتے ہو جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ○ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَ

جس نے (ہم کو سخت) حیرت میں ڈال رکھا ہی۔ (صالح نے) جواب دیا کہ بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور

آتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي

اُس نے مجھ پر اپنا کرم کیا ہی پھر اگر میں اُس کی نافرمانی کرنے لگوں تو ایسا کون ہی جو خدا کے مقابلے میں میری مدد کو کھڑا ہو تو (ایسی صلاح دے کر) تم

غَيْرَ تَخْسِيرٍ ○ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي

اور نقصان ہی کر رہے ہو۔ اور بھائیو! یہ خدا کی (بھیجی ہوئی) اُونٹنی تمہارے لیے (میری رسالت کی) ایک نشانی ہی تو اس کو (اسی کے حال پر) چھٹا رہنے دو

أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ○ فَعَقَرُوهَا

کہ خدا کی زمین میں سے (جہاں چاہے) کھاتی پھرے اور اس کو کسی طرح کی ایذا نہ پہنچانا ورنہ فوراً ہی تو تم کو عذاب آ لے گا (رستے سمجھانے پر بھی) تو

فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ○

تو (صالح نے) کہا (اچھا) تین دن اپنے گھروں میں (اور) رس بس لو پھر تو تم پر عذاب آئے ہی گا) یہ (خدا کا) وعدہ ہی جو (ہرگز) خلاف نہ ہوگا

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا

تو جب ہمارا حکم (عذاب) آ پہنچا تو ہم نے صالح کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی مہربانی سے نجات دی

وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ○

اور اُس (قیامت کے) دن کی رسوائی سے (بچا لیا - اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بے شک وہی زبردست (اور) غالب ہی

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ○ كَأَنْ

اور جن لوگوں نے زیادتی کی تھی اُن کو (بڑے زور کی) کڑک نے آ لیا تو اپنے گھروں میں (بیٹھے کے) بیٹھے رہ گئے (اور ایسے مٹے کہ) گویا

لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ أَلَا بُعْدًا لِثَمُودَ ○ وَ

اُن میں (کبھی) بسے ہی نہ تھے دیکھو! ثمود نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور اپنی سزا کو پہنچے) دیکھو! ثمود (خدا کے ہاں) دھتکارے گئے اور

لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ

(جب) ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوش خبری لے کر آئے ف۱ (تو) انھوں نے (ابراہیم کو) سلام کیا ابراہیم نے سلام کا جواب دیا

فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ○ فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ

پھر ابراہیم نے بلا توقف بچھڑا (یعنی اس کا) بھنا ہوا گوشت اُن کے سامنے) لا موجود کیا پھر جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ تو کھانے کی طرف اُٹھتے نہیں

نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ

تو اُن سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں اُن سے ڈرے ف۲ وہ بولے (کہ آپ کسی طرح کا) خوف نہ کیجیے ہم تو فرشتے ہیں اور) قوم لوط کی

ف۱ اس خوش خبری کا بیان آگے آتا ہی ۱۲

ف۲ ٹھگوں کا دستور سُنا جاتا ہی کہ جس کا نمک چکھ لیتے ہیں اُس کے ساتھ دغا نہیں کرتے اور جس کے ساتھ دغا کرنی ہوتی ہی اُس کا نمک نہیں چکھتے حضرت ابراہیم کو نہ کھانے کی وجہ سے فرشتوں کی نسبت اسی طرح کا خدشہ ہوا ہوگا سو فرشتوں نے حضرت ابراہیم کا اطمینان کر دیا کہ ہمارے نہ کھانے کا سبب یہ ہے کہ ہم فرشتے ہیں ۱۲

منزل ۳

ع ۶ ۸

قَوْمِ لُوْطٍ ۝ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ

کہ اُن کو اُن کی بدکرداریوں کی سزا دیں) اور (اس گفتگو کے وقت) ابراہیم کی بی بی (سارہ) بھی کھڑی ہوئی تھیں وہ (فرشتوں کے اطمینان کر دینے

وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا

اسحٰق کے بعد یعقوب (پوتے کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی۔ وہ کہنے لگیں ہائے میری کم بختی کیا (اس عمر میں) میرے اولاد ہوگی اور میں تو بڑھیا ہوں اور (یہ جو)

بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ۝ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

میرے شوہر ہیں (یہ بھی) بوڑھے (ہیں) ایسے میں ہمارے ہاں اولاد کا ہونا بے شک (بڑی) عجیب بات ہے۔ فرشتے بولے کیا تم خدا کی قدرت (یا رحم)

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اے اہل بیت (نبوت) تم پر خدا کی رحمت اور اُس کی برکتیں (نازل ہوں) بے شک خدا سزاوار حمد (و ثنا) اور (اپنے بندوں پر) بڑا ہی کرم کرنے والا ہے

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِىْ

پھر جب ابراہیم (کے دل) سے خوف دور ہوا اور (اُن کو اولاد کی) خوش خبری بھی ملی تو قوم لوط کے بارے میں ہم سے جھگڑنے لگے

قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ۝ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ۝ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ

بے شک ابراہیم بڑے تحمل والے نرم دل (اور ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے (ہم نے فرمایا کہ) اے ابراہیم!

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ

اس خیال کو چھوڑ دو تمہارے پروردگار کا حکم (آ) پہنچا ہے اور ان لوگوں پر ایسا عذاب آنے والا ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا

مَرْدُوْدٍ ۝ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو وہ ان (کے آنے) کی وجہ سے نا خوش اور تنگ دل ہوئے

وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ

اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مشکل کا دن ہے اور لوط کی قوم کے لوگ (لڑکوں کا آنا سن کر) ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئے اور

مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىْ هُنَّ

یہ لوگ پہلے ہی سے فعل شنیع کیا کرتے تھے۔ لوط نے کہا کہ اے قوم! یہ (جو) میری (قوم کی) لڑکیاں ہیں یہ

اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِىْ ضَيْفِىْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

تمہارے لیے (جائز اور) پاک ہیں تو خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں (کے بارے) میں میری آبرو نہ کھوؤ۔ کیا تم میں کوئی بھی

رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِىْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ

شائستہ آدمی نہیں؟ وہ بولے تم کو معلوم ہے کہ تمہاری (قوم کی) بیٹیوں کی ہمیں کچھ حاجت نہیں اور جو ہماری غرض ہے اسے تم (خوب) جانتے ہو

مَا نُرِيْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ لِىْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِىْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ۝ قَالُوْا

(لوط نے) کہا اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کسی مضبوط قلعے میں پناہ پکڑ سکتا۔ (فرشتوں نے) کہا

ف۱ اس لیے کہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل بن کر آئے تھے ۱۲

منزل ۳

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ

کہ لوط! ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں یہ لوگ ہرگز تم تک نہیں پہنچ پائیں گے تو تم اپنے اہل (وعیال) کو لے کر کچھ رات (رہے) سے نکل جاؤ

مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا

اور (پھر) تم میں سے کوئی مڑ کر (بھی ادھر کو) نہ دیکھے مگر تمہاری بی بی کہ (وہ بے دیکھے رہنے کی نہیں اور) جو (عذاب) ان لوگوں پر نازل ہونے والا ہے وہ اس پر بھی

مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ۝ فَلَمَّا

ان (کے عذاب) کا وقت مقرر صبح ہے کیا صبح قریب نہیں؟ پھر جب

جَاۗءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ

ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو (اے پیغمبر) ہم نے (الٹ کر) اس (بستی) کے اوپر کے حصے کو اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور (اوپر سے) اس پر برسائے

سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

جمے ہوئے کھڑنجے کے پتھر جن پر تمہارے پروردگار کے ہاں نشان کیا ہوا تھا کہ یہ اس قوم پر برسیں گے اور یہ (جگہ ان) ظالموں (یعنی کفار مکہ) سے

بِبَعِيْدٍ ۝ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

(کچھ ایسی) دور (بھی) نہیں (تو چاہیے کہ اسی کے حال سے عبرت پکڑیں) اور مدین کی طرف (ہم نے) ان کے ہم قوم بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا انہوں نے

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو میں تم کو خوش حال دیکھتا ہوں (تو تم کو ماپ اور تول میں کمی کرنے کی کیا ضرورت ہے) ف۱

بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا

اور (اس پر بھی اس حرکت سے باز نہ آؤ گے تو) مجھ کو تمہاری نسبت عذاب (عام) کے دن کا اندیشہ ہے جو (تم سب کو) آگھیرے گا اور بھائیو!

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ

ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری (پوری) کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ کا (دیا) جو کچھ (تجارت میں) بچ رہے وہی تمہارے لیے اچھا ہے

مُّؤْمِنِيْنَ ڬ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ

اور میں تمہارا نگہبان تو ہوں نہیں (کہ ہر ایک کی ماپ تول کو دیکھتا پھرا کروں) وہ لگے کہنے کہ شعیب! کیا تمہاری نماز

تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْٓ اَمْوَالِنَا

تم سے متقاضی ہے کہ جن (بتوں) کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہم ان کو چھوڑ بیٹھیں یا اپنے مال میں جس طرح کا تصرف کرنا چاہیں کریں

مَا نَشٰۗؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

ہاں جی ہاں تم ہی تو (معاملے کے بڑے) نرم (اور) راستباز (رہ گئے) ہو ف۲ (شعیب نے) کہا بھائیو! بھلا دیکھو تو سہی اگر

Margin notes:

مزید نازل ہوگا

ف۱ اگر تم بخیر کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں تم کو نیک صلاح دیتا ہوں ۱۲ ف۲ ان کا مطلب تھا کہ کیا تمہارا تشرع اجازت نہیں دیتا کہ تم ہم کو ہمارے حال پر رہنے دو اور چونکہ نماز دلیل تشرع ہے اسی لیے انہوں نے خصوصیت کے ساتھ نماز کا طعنہ دیا اب بھی لوگ ایسے موقع پر کہہ دیتے ہیں ہاں جی ہاں ہم ہی تو بڑے نمازی پرہیزگار رہ گئے ہو ۱۲

النصف

ع ۷ ۱۵

منزل ۳

الضف

كنت على بينة من ربي ورزقني منه رزقا حسنا وما أريد

میں اپنے پروردگار کے کھلے رستے پر ہوں اور وہ مجھکو اپنے (فضل) سے عمدہ (یعنی حق حلال) روزی دیتا ہے (تو کیا اس طریقے کو چھوڑ کر تمہاری طرح

أن أخالفكم إلى ما أنهاكم عنه إن أريد إلا الإصلاح

کہ جس (کام کے کرنے) سے تم کو منع کرتا ہوں تمہارے برعکس آپ اُس کو کرنے لگوں میں تو اپنے حتی المقدور (لوگوں میں معاملے کی) اصلاح چاہتا ہوں اور مجھ

ما استطعت وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت وإليه أنيب ○

اور (اس ارادے میں) میرا کامیاب ہونا توبس خدا ہی (کی تائید) سے ہوسکتا ہے میں تو اُسی پر بھروسا رکھتا اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

ويقوم لا يجرمنكم شقاقي أن يصيبكم مثل ما أصاب قوم نوح

اور بھائیو! میری ضد میں آکر کہیں ایسا جرم نہ کر بیٹھنا کہ جیسی مصیبت قوم نوح

أو قوم هود أو قوم صالح وما قوم لوط منكم ببعيد ○ واستغفروا

یا قوم ہود یا قوم صالح پر نازل ہوچکی ہے (اُس جرم کی پاداش میں) ویسی ہی مصیبت تم پر بھی آنازل ہو اور قوم لوط (کے کھنڈر) بھی تم سے (کچھ ایسے) دور

ربكم ثم توبوا إليه إن ربي رحيم ودود ○ قالوا يشعيب

اور اپنے پروردگار سے (اپنے پچھلے گناہوں کی) معافی چاہو پھر (آیندہ کے لیے) اُسی کی جناب میں توبہ کرو بے شک میرا پروردگار رحم والا (اور) محبت کرنے والا

ما نفقه كثيرا مما تقول وإنا لنريك فينا ضعيفا و

جو باتیں تم کہتے ہو اُن میں سے اکثر تو ہماری سمجھ میں آتی نہیں علاوہ بریں ہم تم کو اپنے (لوگوں) میں (بہت ہی) بودا پاتے ہیں اور

لولا رهطك لرجمنك وما أنت علينا بعزيز ○ قال يقوم

اگر تمہاری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تم کو (کبھی کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور (برادری کے سوا) ہم پر کسی طرح کا، تمہارا دباؤ تو ہی نہیں (شعیب نے) جواب دیا کہ بھائیو

أرهطي أعز عليكم من الله واتخذتموه وراءكم ظهريا إن

کیا اللہ سے بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ ہوا اور تم نے (اپنے زعم میں) خدا کو اپنے پس پشت ڈال دیا بے شک

ربي بما تعملون محيط ○ ويقوم اعملوا على مكانتكم إني عامل

جو کچھ تم کرتے ہو (سب) میرے پروردگار کے احاطۂ (علم) میں ہے۔ اور بھائیو! تم اپنی جگہ عمل کرو میں (اپنی جگہ) عمل کرتا ہوں

سوف تعلمون من يأتيه عذاب يخزيه ومن هو كاذب وارتقبوا

چند روز بعد تم کو معلوم ہوجائے گا کہ کس پر عذاب نازل ہوتا ہے جو اُس کو (سب کی نظروں میں) فضیحت کرے گا اور کون جھوٹا ہے اور (اُس وقت کے) تم بھی

إني معكم رقيب ○ ولما جاء أمرنا نجينا شعيبا والذين آمنوا

میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اپنی مہربانی سے شعیب کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے

معه برحمة منا وأخذت الذين ظلموا الصيحة فأصبحوا في

بچالیا اور جو لوگ نافرمانی کیا کرتے تھے اُن کو آواز سخت (کے عذاب) نے آپکڑا تو (جیسے)

ف اور یہ بھی معنے ہوسکتے ہیں کہ قوم لوط کا زمانہ بھی تم سے کچھ ایسا دور نہیں (ابھی حال کی بات ہے) اُسی سے عبرت پکڑنے کو

۳ منزل

دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے (اور ایسے نابود ہوئے) کہ گویا اُن میں کبھی بسے ہی نہ تھے (لوگو!) سُن رکھو کہ جیسے ثمود (خدا کے

ثَمُوْدُ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ

دھتکارے گئے۔ اور ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیوں اور دلیل واضح کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا

وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۝ يَقْدُمُ

تو لوگ فرعون کے کہنے پر چلے اور فرعون کی بات کچھ راہ کی (بات) نو تھی نہیں

قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ۝

قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو دوزخ میں لے جا اُتارے گا اور وہ بہت ہی بُرا گھاٹ ہے جس پر لوگ جا اُتریں گے

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝

اس دنیا میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (پیچھے رہے گی) بُرا انعام ہے جو ان کو دیا جائے گا

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝

(اے پیغمبر) یہ (چند) بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ان میں سے (بعض تو اس وقت تک) قائم ہیں اور (بعض) اُجڑ گئیں

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ

اور ہم نے ان لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) اپنے اوپر آپ ظلم کیا تو (اے پیغمبر) جب تمہارے پروردگار کا حکم (عذاب) آیا

الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ

تو خدا کے سوا جن معبودوں کو وہ لوگ (وقت پڑنے پر) پکارا کرتے تھے (اب) وہ اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے بلکہ (اُلٹے)

غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ

ان کی تباہی کے باعث ہوئے (کہ ان ہی کی پرستش کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا) اور (اے پیغمبر) جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور تمہارا پروردگار

اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ

تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے بے شک اس کی پکڑ (بڑی) دردناک (اور بڑی) سخت ہے ان (واقعات) میں اس شخص کے لیے جو عذاب آخرۃ سے ڈرے

الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝

روز آخرت وہ دن ہوگا جب کہ (سب) لوگ جمع کیے جائیں گے اور روز آخرۃ وہ دن ہوگا جب (سب ہمارے حضور میں) حاضر کیے جائیں گے

وَمَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝ ؕ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا

اور ہم اس کے لیے ایک میعاد معین تک (کسی مصلحت سے) ملتوی کیے ہوئے ہیں جس دن وہ آ جائے گا تو کوئی متنفس (خدا کے) حکم کے بغیر

بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ

پھر اس وقت لوگ دو قسم کے ہوں گے (یعنی) بعض بدبخت اور بعض نیک بخت تو جو بدبخت ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے

منزل ۳

لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ ۝ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

(اور) وہاں اُن کو چلانا اور دہاڑنا (لگا) ہوگا (اور) جب تک آسمان و زمین (قائم) ہیں ہمیشہ (ہمیشہ) اسی میں رہیں گے ف

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝ وَ

مگر (اے پیغمبر) جس کو تمہارا پروردگار (نجات دینا) چاہے بے شک تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور

اَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

جو لوگ نیک بخت ہیں تو (وہ) بہشت میں ہوں گے (اور) جب تک آسمان

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ

و زمین (قائم) ہیں برابر اسی میں رہیں گے مگر جس کو خدا چاہے (سزا دے کر بعد میں جنت میں داخل کرے یہ جنت خدا کی) دین ہے جو کبھی ختم ہی نہیں

مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُونَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ

جو (بتوں کی) پرستش کرتے ہیں اس کے بارے میں تم کسی طرح کے شبہے میں نہ پڑنا ف۲ جیسی پرستش (ہے سمجھے بوجھے ان سے) پہلے ان کے باپ دادا کرتے

وَاِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ

اور ہم (قیامت کے دن عذاب میں سے) ان کا حصہ ان کو بے کم و کاست پورا پورا پہنچا دیں گے ۱۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) دی تھی

فَاخْتُلِفَ فِيهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ

تو لوگ اس میں اختلاف کرنے لگے اور (اے پیغمبر) اگر تمہارا پروردگار ایک بات پہلے سے فرما چکا ہوتا (کہ قیامت ہی میں عملی فیصلہ ہوگا) تو لوگوں میں (ان کے اختلافات

لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ

یعنی کفار مکہ بھی قرآن کی طرف سے ایسے شک میں (پڑے) ہیں جس نے (ان کو) حیران کر رکھا ہے اور تمہارا پروردگار ان (سب) کو ان کے اعمال کا بدلہ ضرور پورا پورا

اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ

کیونکہ جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو سب خبر ہے تو (اے پیغمبر) جیسا تم کو حکم دیا گیا ہے تم اور جو لوگ (شرک و کفر سے) توبہ کر کے تمہارے ساتھ (ہو لیے) ہیں رہو سب

وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ وَلَا تَرْكَنُوٓا اِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور حد (اعتدال) سے نہ بڑھو بے شک جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو خدا دیکھ رہا ہے اور (مسلمانو!) جن لوگوں نے (ہماری) نافرمانی کی اُن کی طرف کو نہ جھکنا

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ۝

ورنہ (دوزخ کی) آگ تم کو آ لگے گی اور خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار تو ہے نہیں (نافرمانوں کی طرف جھکنے کی صورت میں اُس کی طرف سے بھی) تم کو مدد نہیں ملے گی

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ

اور (اے پیغمبر) دن کے دونوں سرے (یعنی صبح اور شام) اور اوائل شب نماز پڑھا کرو کیونکہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں

السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ

جو لوگ ذکر (الٰہی) کرنے والے ہیں ان کے حق میں یہ (ہمارا فرمانا) ایک طرح کی یاد دہانی ہے اور (اے پیغمبر عبادت کی تکلیف کو خوشی کے ساتھ) برداشت کرو کیونکہ اللہ

ف جب تک آسمان زمین (قائم) ہیں یہ ہم لوگوں کے محاورے کے مطابق فرمایا ہے اور مراد اس سے ہمیشگی ۱۲

ف۲ یعنی بتقاضائے بشریت تم کو یہ وہم نہ گزرے کہ اس کثرت سے بت پرستی ہو رہی ہے اتنے لوگوں نے ایک صریح غلط بات پر کیونکر اجماع کر لیا ہوگا۔ آگے خدا نے سمجھا دیا کہ یہ سب لوگ بھیڑ چال کے طور پر ایک دوسرے کی اندھی تقلید کرتے چلے آئے ہیں ۱۲

الْمُحْسِنِيْنَ ○ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ

نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا تو جو اُمتیں تم لوگوں سے پہلے ہو گزری ہیں ان میں ایسے ہوش مند کیوں نہ ہوئے جو

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ

ملک میں فساد کرنے سے منع کرتے (سو ایسے لوگ تھے تو سہی) مگر تھوڑے (اور یہ وہی لوگ تھے) جن کو ہم نے (عذاب سے) بچا لیا اور

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو اُن ہی (دنیاوی لذتوں) کے پیچھے پڑے رہے جو اُن کو دی گئی تھیں اور گنہگار تھے ہی گردار اور (اے پیغمبر) تمھارا

لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ○ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ

کہ بستیوں کو ناحق ہلاک کر مارے اور وہاں کے لوگ نیکوکار ہوں اور اگر تمھارا پروردگار چاہتا تو

النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

لوگوں کو ایک ہی جماعت کر دیتا لیکن لوگ ہمیشہ (آپس میں) اختلاف کرتے رہیں گے مگر جس پر تمھارا

رَبُّكَ ۚ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۚ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ

پروردگار رحم کرے اور اسی لیے تو اُن کو پیدا کیا ہے اور (اسی اختلاف سے تو) تمھارے پروردگار کا (وہ) فرمودہ پورا ہو گیا کہ میں

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

(کیا) جنات اور (کیا) بنی آدم سب سے دوزخ بھر دوں گا اور (اے پیغمبر) دوسرے) پیغمبروں کے جتنے قصے ہم تم سے بیان کرتے ہیں اُن کے ذریعے سے

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

ہم تمھارے دل کو ڈھارس بندھاتے ہیں اور ان (قصوں) کے ضمن) میں (ایک تو) حق بات (بھی وہ) تمھارے پاس پہنچی اور (اس کے علاوہ ان میں)

وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

اور یاددہانی (بھی ہے) اور (اے پیغمبر) جو لوگ ایمان نہیں لاتے اُن سے کہہ دو کہ تم اپنی جگہ عمل کرو

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ○ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○

ہم (مسلمان اپنی جگہ) عمل کرتے ہیں اور تم بھی (خدا کے حکم کے) منتظر رہو ہم (مسلمان بھی) منتظر ہیں

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ

اور آسمانوں اور زمین میں جو غیب کی باتیں ہیں اُن کا علم اللہ ہی کو ہے اور ہر ایک کام (کا دارومدار) آخر کار اسی پر جا کر ٹھیرتا ہے

فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

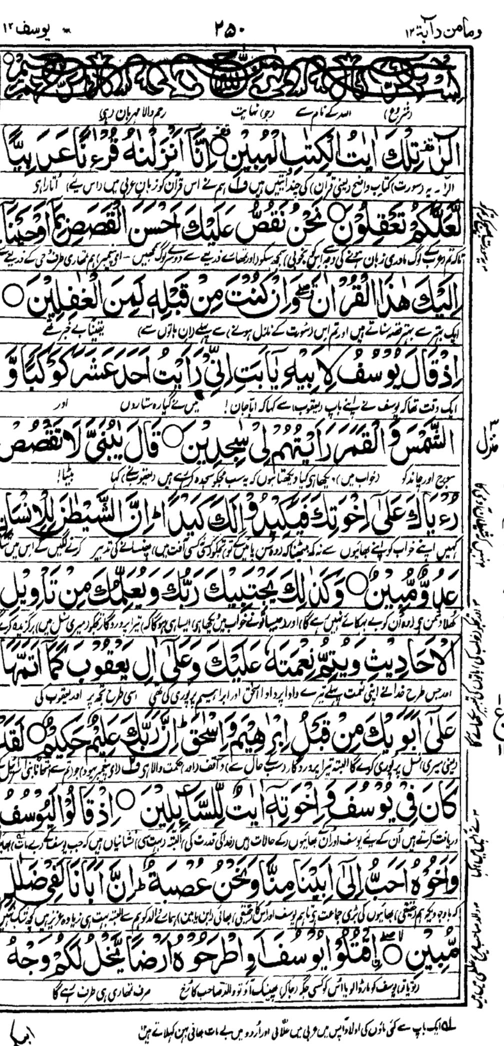
تو (اے پیغمبر) اُسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسا رکھو اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو (اے پیغمبر) تمھارا پروردگار اُس سے غافل نہیں

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا اثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یوسف مکے میں اُتری اور اس کی ایک سو گیارہ آیتیں ہیں اور بارہ رکوع

منزل ۳

ع ۱۰



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الۤرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا
الٓرٰ۔ یہ (سورت) کتابِ واضح (یعنی قرآن) کی چند آیتیں ہیں ف۱ ہم نے اس قرآن کو زبانِ عربی میں (اس لیے) اُتارا ہے

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ
تاکہ تم (اہلِ عرب کے لوگ مادری زبان ہونے کی وجہ سے اس کو بخوبی) سمجھ سکو (اور تمہارے ذریعے سے دوسرے لوگ سمجھیں) — (اے پیغمبر) ہم تمہاری طرف (یہ) وحی کے ذریعے سے

اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝
ایک بہتر سے بہتر قصہ سناتے ہیں اور تم اس (سورت کے نازل ہونے) سے پہلے (ان باتوں سے) یقیناً بے خبر تھے

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ
ایک وقت تھا کہ یوسف نے اپنے باپ (یعقوب) سے کہا کہ ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ
سورج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا ہے کیا دیکھتا ہوں کہ یہ سب مجھکو سجدہ کر رہے ہیں (یعقوب نے) کہا بیٹا!

رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ
کہیں اپنے خواب کو اپنے بھائیوں سے نہ کہہ بیٹھنا کہ (وہ سن پائیں تو) تمہارے لیے کسی آفت میں پھنسانے کی تدبیر کرنے لگیں کہ اس میں شک (نہیں کہ) شیطان

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ
کھلا دشمن ہے (وہ ان کو بہکائے بغیر نہیں رہے گا) اور (جیسا تو نے خواب میں دیکھا ہے) ایسا ہی ہوگا کہ تیرا پروردگار تجھکو (میری نسل میں) برگزیدہ کرے گا

الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا
اور جس طرح خدا نے اپنی نعمت پہلے تیرے دادا پردادا اسحٰق اور ابراہیم پر پوری کی تھی اسی طرح تجھ پر اور یعقوب کی

عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ لَقَدْ
(یعنی میری) نسل پر پوری کرے گا البتہ تیرا پروردگار (سب حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے ف۲ (اے پیغمبر یہود جو تم سے امتحاناً اس قصہ کا حال)

كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ
دریافت کرتے ہیں ان کے لیے یوسف اور ان کے بھائیوں (کے حالات) میں (خدا کی قدرت کی) البتہ (بہت سی) نشانیاں ہیں کہ جب یوسف کے سوتیلے بھائیوں نے

وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ
کہ باوجودیکہ ہم (حقیقی) بھائیوں کی بڑی جماعت ہیں تاہم یوسف اور اس کا حقیقی بھائی (ابن یامین) ہمارے والد کو ہم سے البتہ بہت ہی زیادہ عزیز ہیں کچھ شک نہیں

مُّبِيْنِۨ ۝ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
(دونوں یا تو) یوسف کو مار ڈالو یا اُس کو کسی جگہ (جا کر) پھینک آؤ تو والد صاحب کا رُخ صرف تمہاری ہی طرف رہے گا

ف۱ قرآن کو اس سے واضح فرمایا کہ اس کے مطالب سہل الوصول اور عام فہم ہیں ۱۲ ف۲ حضرت یوسف علیہ السلام کا نسب نامہ ایک حدیث میں یوں مذکور ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم اسی ترتیب کے لحاظ سے دادا پردادا کا محاورہ نباہنے کے لیے ہم نے اسحٰق علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام پر ترجمے میں مقدم رکھا ہے ۱۲

منزل ۳

ع ۱

ف۳ ایک باپ سے کئی ماؤں کی اولاد آپس میں عربی میں علّاتی اور اُردو میں سوتیلے بھائی بہن کہلاتے ہیں

أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ○ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ
اور اس کے بعد سے تم لوگوں کے (سب) کام ٹھیک ہو جائیں گے ان میں سے ایک کہنے والا بول اٹھا

لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو ہاں تم کو (ایسا ہی) کرنا ہے تو اس کو لے جا کر کسی اندھے کوئیں میں ڈال دو

السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ○ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ
کہ کوئی راہ چلتا قافلہ اس کو نکال لے جائے گا (سب نے مل کر یعقوب سے) کہا کہ ابا جان! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ یوسف کے بارے میں ہمارا اعتبار نہیں کرتے

يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ○ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ
حالانکہ ہم تو اس کے دلی خیر خواہ ہیں (تو) اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ جنگل کی کھلی (پھلاری) کھائے اور ذرا کھیلے (کودے)

وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَ
اور ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں ف (یعقوب نے) کہا کہ تمہارا اس کو لے جانا مجھ پر شاق گزرتا ہے اور

أَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ○ قَالُوا لَئِنْ
میں اس بات سے بھی ڈرتا ہوں کہ (ایسا نہ ہو) کہیں تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اس کو بھیڑیا کھا جائے وہ کہنے لگے

أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ ○ فَلَمَّا ذَهَبُوا
کہ اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم اتنے سارے ہیں تو اس صورت میں ہم (بڑے) نکمے ہی ٹھہرے۔ آخر کار جب لوگ (یعقوب کی اجازت سے)

بِهِ وَأَجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ
یوسف کو اپنے ساتھ لے گئے اور سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اس کو کسی اندھے کوئیں میں ڈال دیں تو (جیسا ٹھہرایا تھا ویسا ہی کیا) اور (اسی وقت)

لَتُنَبِّئَنَّهُم بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ
کہ (زندگی میں) ایک دن آئے گا کہ تم ان کو ان کی بدسلوکی سے متنبہ کرو گے اور وہ تم کو جانیں (پہچانیں) گے بھی نہیں۔ غرض لوگ (یوسف کو کوئیں میں)

عِشَاءً يَبْكُونَ ○ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا
کچھ رات گئے روتے پیٹتے باپ پاس آئے۔ (اور) لگے کہنے کہ ابا جان! ہم تو جا کر (ایک طرح کی) کبڈی کھیلنے لگے ف اور

يُوسُفَ عِندَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا
یوسف کو ہم نے اپنے اسباب پاس چھوڑ دیا اتنے میں بھیڑیا آ کر اس کو کھا گیا اور گو ہم سچ ہی (کیوں نہ) کہتے ہوں تاہم آپ تو ہماری بات کا یقین کرنے کے نہیں

وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ○ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ
اور یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے یعقوب نے (ان کا بیان سن کر اور خون آلودہ کرتہ دیکھ کر) کہا

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ
کہ یوسف کو بھیڑیئے نے تو نہیں کھایا بلکہ تم نے اپنے دل سے ایک بات بنا لی ہے (خیر) صبر و شکر ف اور جو حال تم

منزل ۳

الثلثة

ف حضرت یوسف کے بھائی بکریاں جنگل میں چرانے جایا کرتے تھے اس حیلے سے انھوں نے یوسف کو ساتھ لے جانا چاہا ۱۲

ف نستبق نکلا ہے استباق سے جس کے لغوی معنی ہیں کئی آدمیوں کا اس طرح پر دوڑنا کہ دیکھیں کون آگے نکلے چونکہ ایک طرح کا استباق کبڈی میں بھی ہوتا ہے اس لئے ہم نے اپنے محاورے کے مطابق کبڈی ترجمہ کر دیا ہے ۱۲

ف جمیل کے لفظی معنی ہیں اچھا اور نیک اور محمود یعنی وہ صبر جو شرعاً محمود ہو اور جس میں رضا و تسلیم کے خلاف کوئی بات نہ ہو ہمارے محاورے میں اس مطلب کو صبر و شکر سے ادا کرتے ہیں اور جب صبر کے ساتھ شکر کا شمول ہو تو اس صبر کے محمود ہونے میں کیا کلام ہے ۱۲

عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى

اور (دانائی) سے ایک قافلہ (اس جگہ) آوارد ہوا اور انہوں نے اپنے سقے کو (پانی لانے کے لیے) بھیجا جونہی اس نے

دَلْوَهٗ ۚ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۚ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

اپنا ڈول لٹکایا (تو یوسف اس سے لپٹ گئے) وہ بولا زہے قسمت یہ تو (نہایت حسین) لڑکا ہے اور اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا

کرتے تھے خدا کو سب معلوم تھا اور اس کو تھوڑی سی قیمت (یعنی) معدودے چند درہموں پر بیچ ڈالا اور انہیں ان (کے بارے)

فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ

میں کچھ لالچ بھی نہ تھا ف اور مصر کے لوگوں میں سے جس نے ان کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ

اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۚ وَكَذٰلِكَ

اس کو عزت و اکرام سے رکھو عجب نہیں کہ یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا بنا لیں اور اسی طرح ہم نے

مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ

یوسف کو سرزمین (مصر) میں جگہ دی ف اور غرض یہ تھی کہ ہم ان کو (خوابوں کی) باتوں کی تعبیر سکھائیں

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَمَّا

اور خدا اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب

بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝

وہ اپنی جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو دانائی اور علم بخشا اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ

تو جس عورت کے گھر میں وہ رہتے تھے اس نے ان کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر کے

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ

کہنے لگی (یوسف) جلدی آؤ انہوں نے کہا کہ خدا پناہ میں رکھے وہ (یعنی تمہارے میاں) تو میرے آقا ہیں انہوں نے مجھے اچھی طرح سے رکھا ہے (میں ان کی امانت میں خیانت نہیں کر سکتا)

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ

بیشک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے اور اس عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے

بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ

تو جو ہوتا ہوتا یوں اس لیے (کیا گیا) کہ ہم ان سے برائی اور بے حیائی کو روک دیں بیشک وہ ہمارے خالص

عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ

بندوں میں سے تھے اور دونوں دروازے کی طرف بھاگے (آگے یوسف اور پیچھے زلیخا) اور عورت نے ان کا کرتا پیچھے سے (پکڑ کر جو کھینچا تو) پھاڑ ڈالا

ف یعنی یوسف بار بار شاہی میں پرورش پائیں اور ہر طرح کے معاملات ان کی نظر سے گزریں اور اس طریقے سے ان کو خواب کی تعبیر کا ملکہ حاصل ہو ۱۲

ف اس آیت سے لے کر ... اس کے خلاف یہ لوگ ... یوسف کو خرید لیا ... اور یوسف کو بیچ ڈالا ... عزیز مصر ... اور عزیز مصر نے ان کو اپنی بیوی کے حوالے کیا ... یوسف کا ... زلیخا ...

وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ

اور دونوں نے عورت کے خاوند کو دروازے کے پاس (کھڑا) پایا (وہ شوہر سے پیش بندی کے طور پر) بولی کہ جو شخص تیری بی بی کے ساتھ برا (ارادہ) کرے

سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ

بس اُس کی یہی سزا ہے کہ (یا تو اُس کو) قید کر دیا جائے یا دُکھ کی (کوئی) درد ناک سزا دی جائے (یوسف نے) کہا کہ یہ (عورت خود) مجھ سے میری طالب (ہوئی) تھی

نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ

اور اس (عورت) کے کنبے والوں میں سے گواہ (کے طور پر ایک شخص) نے یہ بات بتائی کہ (یوسف کا کرتا دیکھنا چاہئے) اگر آگے سے پھٹا ہو

قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ

تو عورت سچی اور یوسف جھوٹا ۔ اور اگر اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہو

مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ

تو عورت جھوٹی اور یوسف سچا ف۱ تو جب (عورت کے شوہر نے) یوسف کے کرتے کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا

مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○ يُوْسُفُ

تو اُس نے (اپنی بی بی سے) کہا کہ یہ (بے وفائی) تم عورتوں کے چرتر ہیں کچھ شک نہیں کہ تم عورتوں کے چرتر بڑے (غضب کے) ہوتے ہیں (اور یوسف کی طرف مخاطب ہو کر)

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ○

اس (بات) کو جانے دو اور (اے عورت) تو اپنے قصور کی معافی مانگ کیونکہ سراسر تیری ہی خطا تھی

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

اور شہر میں عورتوں نے چرچا کیا کہ عزیز (مصر) کی عورت اپنے غلام سے مطلب (ناجائز) حاصل کرنے کے درپے ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ

غلام کا عشق اُس کے دل میں جگہ کر گیا ہے ہمارے نزدیک تو وہ صریح غلطی میں ہے تو جب (عزیز مصر کی) عورت نے اُن (عورتوں) کے طعنے سنے

اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ

اُن کو (اپنے ہاں) بلوا بھیجا اور اُن کے لیے ایک محفل کی تیاری کی اور (پھل تراش تراش کر کھانے کے لیے) ایک ایک

مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ وَ

چھری اُن میں سے ہر ایک کے حوالے کی اور (عین وقت پر یوسف سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ (اور ذرا اپنی شکل تو دکھاؤ) پھر جب انہوں نے یوسف

قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَآ اِلَّا

کو دیکھا ... کہ انھوں نے (بے خودی میں) پھلوں کو کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور لگیں کہنے حاشَ للہ ف۲ یہ بشر تو نہیں ہو نہ ہو یہ

مَلَكٌ كَرِيْمٌ ○ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ

ایک معزز فرشتہ ہے ف۳ (عزیز مصر کی عورت) بولی کہ بس یہی تو ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو ملامت کیا کرتی تھیں اور بے شک میں نے

ع ۳ / ۱۲ — منزل ۳

ف۱ ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ تدبیر بتانے والا خود زلیخا کا ماموں زاد بھائی تھا شیر خوار اور وہ خلاف عادت خدا کی قدرت سے بول اٹھا تھا ف۲ حاشَ عربی کے اعتبار سے تو سبحان اللہ کا ہم معنی ہے اور مواقع استعمال اردو میں جدا جدا ہیں حاش تعجب میں زیادہ تر زبان زد ہے اور دلی کی عورتیں ایسے موقع پر حاش للہ بولتی ہیں جس میں ایک شائبہ تعجب کا بھی پایا جاتا ہے ف۳ فرشتوں کا نورانی ہونا معلوم ہے اسی سے یوسف علیہ السلام کو عورتوں نے فرشتہ کہہ دیا

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا

اس سے مطلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا مگر یہ بچا رہا اور جس کام کے کرنے کو میں اُس سے کہتی ہوں اگر اُس نے نہیں کرے گا تو قید کر دیا جائے گا

مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ۞ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ

ذلیل (بھی) ہوگا (یہ سن کر) یوسف نے (اُس نے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار جس (حرکت ناشایستہ) کی طرف (یہ عورتیں) مجھکو بلاتی ہیں قید (رہنا)

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۞

اور اگر ان کے فریبوں کو تو نے مجھ سے دفع نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں (کا ایک نادان) ہو جاؤں گا

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَیْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۞

تو یوسف کے پروردگار نے اُن کی سن لی اور اُن سے عورتوں کے فریب کو دفع کر دیا بیشک نہیں خدا ہی (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ ۞ وَدَخَلَ

پھر جب (عزیز مصر اور اس کے) لوگوں نے (یوسف کی پاک دامنی کی) نشانیاں دیکھ لیں اس کے بعد (بھی زلیخا کی دلجوئی اور یوسف کو اس کی نظر سے دور

مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ

(اور ایسا اتفاق ہوا کہ) یوسف کے ساتھ دو جوان آدمی (اور بھی) جیل خانے میں داخل ہوئے ف ۱ (اور ایک نے) دیکھے خواب یوسف کو بزرگ صورت سمجھ کر تعبیر پوچھنے کی غرض سے ایک

الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ

دوسرے نے کہا کہ میں نے اپنے تئیں (کیا) دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں (اور) پرندے (ہیں کہ) اُن میں سے کھا کھا جاتے ہیں

نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۞ قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا

(یوسف!) ہم کو (ہمارے) اس (خواب) کی تعبیر بتا دیجئے کہ ہم تم کو نیک آدمی دکھائی دیتے ہو ف ۲ (یوسف نے) جواب دیا کہ جو

طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا

کھانا تم کو (اب جیل خانے میں) ملنے والا ہے (اور اس کا وقت قریب ہی) وہ تم تک آنے بھی نہیں پائے گا کہ اس کے آنے سے پہلے (پہلے تمہارے) خواب کی تعبیر

مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ

(تعبیر خواب بھی) منجملہ اُن باتوں کے ہے جو مجھکو میرے پروردگار نے تعلیم فرمائی ہیں جو (شروع سے) اُن لوگوں کا مذہب چھوڑے بیٹھا ہوں جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے اور

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۞ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ

آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں اپنے باپ دادوں (یعنی) ابراہیم اور اسحٰق

وَیَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ

اور یعقوب کے دین پر چلتا رہا ہوں ہم کو شایاں نہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک بنائیں یہ عقیدہ

اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۞

خدا کا ایک فضل ہے (جو اس نے) ہم پر اور لوگوں پر کیا ہے لیکن اکثر لوگ (اس کی اس نعمت کا) شکر نہیں کرتے ف ۳

ف ۱ اِن میں سے ایک بادشاہ کا ساقی تھا اور دوسرا باورچی دونوں بادشاہ کو زہر دینے کی تہمت میں ماخوذ تھے ۱۲

ف ۲ ہمیشہ سے لوگوں کا یہ معتقد رہا ہے کہ خواب کی تعبیر ان ہی لوگوں سے ٹھیک بیٹھتی ہے جن کی روحانی کو تزکیہ باطن کی وجہ سے عالم قدس کے ساتھ تعلق ہے اور اس سے آدمی کے بشرے پر بھی نورانیت آجاتی ہے جیسا کہ عبداللہ بن سلام نے پیغمبر صاحب کو دیکھتے ہی کہہ دیا تھا کہ ما ھذا بوجہ کذاب یعنی اس صورت شکل کا آدمی جھوٹ نہیں بول سکتا اسی طرح قیدیوں کو یوسف کی نسبت خیال ہوا ہوگا کہ یہ خواب کی تعبیر ٹھیک دیں گے اور ایک حدیث میں ایسا آیا ہے کہ پیغمبری کے سالٹھ حصوں میں سے ایک حصہ تعبیر خواب ہے ۱۲

ف ۳ عقیدہ توحید کا پیغمبروں کے حق میں فضل خدا ہونا تو ظاہر ہے کہ وہ اُن کی نجات کا ذریعہ ہے اور لوگوں کے حق میں ہر سے پیغمبروں کا آنا بھی فضل خدا ہے کیونکہ وہ اُمت کو عقیدہ توحید کی تعلیم کرتے اور نجات کے رستے پر لے چلتے ہیں

منزل ۳ ع ۴/۶ ۱۴

بتعلیم

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اے یاران محبس ! (بھلا دیکھو تو سہی) جدا جدا معبود اچھے یا خدائے یگانہ (و) زبردست

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

تم لوگ خدا کے سوا نرے ناموں ہی کی پرستش کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ داداوں نے (اپنے دل سے) گھڑ رکھے ہیں

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ

خدا نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی سند اتاری نہیں (تمام جہان میں) حکومت تو بس ایک اللہ ہی کی ہے (اور) اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اسی

اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

یہی دین (کا) سیدھا (رستہ) ہے مگر (افسوس) اکثر لوگ نہیں جانتے

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ

اے یاران محبس ! تم میں سے ایک (جس نے انگور کے تیرے کا نچوڑنا دیکھا ہے وہ) تو (بدستور) اپنے آقا (کا ساقی بنا رہے گا اور اس) کو شراب پلائے گا اور جو دوسرا

فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ

سولی دیا جائے گا اور پرند اس کا سر (نوچ نوچ کر) کھا جائیں گے جس امر کو تم دریافت کرتے تھے (وہ یہ ہے اور خدا کے ہاں سے) فیصل ہو چکا ہے

تَسْتَفْتِيٰنِ ۝ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ

اور جس شخص کی نسبت یوسف نے سمجھا تھا کہ ان دونوں میں سے وہ مخلصی پا جائے گا اس سے کہا کہ اپنے آقا کے پاس میرا بھی تذکرہ کرنا (کہ میں ناحق قید ہوں)

رَبِّكَ ۟ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝

سو شیطان نے اس کو اپنے آقا سے (اس کا) تذکرہ کرنا بھلا دیا تو (یوسف) کئی برس قید خانے میں رہے

منزل ۳

ع ۵

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

اور (اسی اثنا میں) بادشاہ نے (بھی ایک خواب دیکھا اور اپنے دربار میں اس کو) بیان (بھی) کیا کہ میں دیکھتا ہوں (کہ) سات گائیں (ہیں) موٹی

وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ

اور (نیز) سات بالیں (ہیں) سبز اور دوسری (سات ہیں) خشک۔ اے اہل دربار اگر تم کو خواب کی تعبیر دینی آتی ہے

رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ

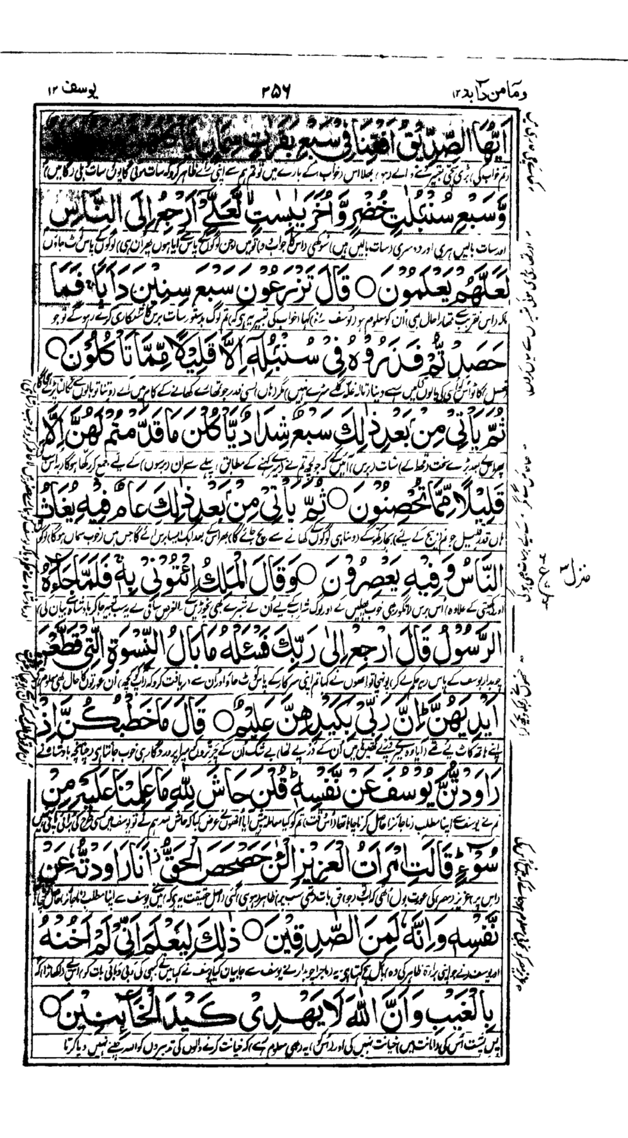
تو میرے (اس) خواب کے بارے میں مجھ سے اپنی رائے ظاہر کرو (یعنی اس کی تعبیر دو) انہوں نے عرض کیا کہ یہ تو یونہی پریشان سے خیالات ہیں

وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا

اور ایسے خیالات کی تعبیر تو ہم کو آتی نہیں۔ اور وہ شخص جو (یوسف کے ان) دو (ساتھیوں) میں سے (تحقیقات ہو کر آخرکار) رہائی پا گیا تھا

وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝ يُوْسُفُ

اور (اب) اس کو ایک عرصے کے بعد (یوسف کا قصہ) یاد آیا بادشاہ اور سب اہل دربار کی گفتگو سن کر بول اٹھا کہ مجھ کو (قید خانے تک) جانے کی اجازت ہو



يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

(تم خواب کی) بڑی سچی تعبیر کرنے والے (ہو) بھلا اس (خواب) کے بارے میں تو تم ہم سے اپنی رائے ظاہر کرو کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی (گائیں) کھا رہی ہیں

وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ

اور سات بالیں ہری اور دوسری (سات بالیں ہیں) سوکھی (اس کا جواب دو) تاکہ میں (جن لوگوں نے مجھے بھیجا ہے ان) لوگوں کے پاس لوٹ جاؤں

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا

تاکہ (اس تعبیر سے) ان کو معلوم ہو (یوسف نے) کہا (خواب کی تعبیر یہ ہے کہ) تم لوگ بدستور سات برس کاشتکاری کرتے رہو گے تو جو

حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ۝

فصل کاٹو اس کو اس کی بالوں ہی میں رہنے دینا (تاکہ غلہ گلنے سڑنے نہ پائے) مگر ہاں اسی قدر جو تم کھانے کے کام میں لاؤ (وہ تو بالوں سے نکال ہی لو گے)

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا

پھر اس کے بعد بڑے سخت (قحط کے) سات (برس) آئیں گے کہ جو کچھ تم نے (ذخیرہ) کرنے کے مطابق پہلے سے ان (برسوں) کے لیے جمع کر رکھا ہوگا اس

قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ ۝ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ

ہاں قدر قلیل جو تم (بیج کے لیے) بچا رکھو گے (وہ تباہی لوگوں کو کھانے سے بچ جائے گا) پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئے گا جس میں (خوب سماں) ہوگا لوگوں

النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ

(کو کھیتی کے علاوہ) اس برس (انگور بھی خوب) پھلیں گے اور لوگ شراب کے لیے ان کے شیرے بھی نچوڑیں گے الغرض ساقی نے یہ سب تعبیر جا کر بادشاہ سے بیان کی

الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ

چوبدار یوسف کے پاس (یہ حکم لے کر) پہنچا تو انہوں نے کہا تم اپنی سرکار کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے دریافت کرو کہ (آپ کو) ان عورتوں کا حال بھی معلوم ہے

أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ

اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے (آیا وہ مجھے دیکھ کر) بے شک ان کے فریبوں سے میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے (چنانچہ) بادشاہ نے

رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ

تم نے یوسف سے اپنا مطلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا تھا (اس وقت) تم کو کیا معاملہ پیش آیا تھا انہوں نے عرض کیا کہ حاش للہ ہم نے تو یوسف میں کسی طرح کی برائی پائی نہیں

سُوءٍ ۚ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ

(اس پر) عزیز (مصر) کی عورت بول اٹھی کہ اب (جو) حق بات تھی سب پر ظاہر ہو ہی گئی (اصل حقیقت یہ ہے کہ) میں نے یوسف سے اپنا مطلب (ناجائز) حاصل کرنا چاہا

نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ

اور یوسف نے جو اپنی براءت ظاہر کی وہ (بالکل) سچا ہے یہ (ماجرا جو بادشاہ نے یوسف سے جا بیان کیا) یوسف نے کہا میں نے کسی کی بی بی کی بات کو اس لیے (اٹھا رکھا) تاکہ

بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝

پس پشت اس کی امانت میں خیانت نہیں کی اور (اس کو) یہ (بھی) معلوم ہو کہ خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو اللہ چلنے نہیں دیا کرتا

منزل ۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا

اور میں (بھی) بجز و بشر ہوں) اپنی نسبت نہیں کہتا کہ میں (فرشتوں کی طرح) پاک صاف ہوں کیونکہ نفس (انسانی آتو آدمی کو بدی کیلئے) ہمیشہ اُکساتا ہی رہتا ہے مگر

مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ

یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ف۱ اور بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو ہمارے حضور میں حاضر کرو

بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا

کہ ہم اسکو (سرپرستی سے جدا کر) خاص اپنے (کام کے) لئے رکھینگے پھر جب یوسف سے بات چیت کی تو بادشاہ کو یوسف کی لیاقت ثابت ہوئی اور اُنسے کہا کہ آج سے تم ہمارے نزدیک

مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ۝ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ

بڑے با وقار (اور) صاحب اعتبار ہو یوسف نے عرض کیا کہ اگر سرکار نے میری ایسی قدر دانی فرمائی ہے تو مجکو ملکی خزانوں پر مسلط فرما دیجئے کیونکہ (میں خزانہ کی)

عَلِیْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ

(اور حساب کتاب سے بھی) خوب واقف ہوں غرض یوسف شاہی خزانوں کے افسر مقرر ہو گئے اور یوں ہمنے یوسف کو ملک (مصر) میں جگہ دی کہ اسمیں جہاں چاہیں رہیں

یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ

ہم جس پر چاہتے ہیں اپنا فضل کرتے ہیں اور نیکوکاروں کے اجر کو (دنیا میں بھی) ضائع نہیں ہونے دیا کرتے

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ وَجَآءَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اجر آخرت (اُن کے لیے اس سے کہیں) بہتر ہے اور (چونکہ کنعان کے تمام علاقے میں قحط پڑا تھا)

اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ وَ

یوسف کے (بے ماں) بھائی (غلہ خریدنے مصر میں) آئے اور یوسف پاس گئے تو یوسف نے اُن کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور وہ اُنکو نہ پہچان سکے

لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا

اور جب یوسف نے بھائیوں کا سامان (غلہ) اُن کے لیے تیار کر دیا تو (اُن سے) کہا کہ (ایکبار) آؤ تو اپنے بے ماں بھائی (ابن یامین) کو جسکو گھر چھوڑ آئے ہو ساتھ لیتے آنا

تَرَوْنَ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ

تم نہیں دیکھتے کہ ہم ماپ بھی پوری دیتے ہیں اور (نیز) ہم سب سے بہتر مہمان نواز بھی ہیں۔ لیکن اگر تم اس کو ہمارے پاس نہ لائے

بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

تو تم کو ہمارے ہاں سے غلہ نہیں (ملیگا) اور (اُس صورت میں) تم ہمارے پاس (بھی) نہ آنا ف۲ اُنہوں نے کہا کہ ہم جاتے ہی

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ

اُسکے والد سے اُسکے بارہ میں عرض معروض کرینگے اور ہم اُسکے لانیکا ضرور انتظام کرینگے۔ اور یوسف نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی جمع (پونجی) جسکے بدلہ میں

فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

ان ہی کی بوریوں میں رکھدو تاکہ جب یہ لوگ اپنے اہل (و عیال) کی طرف لوٹ کر جائیں تو اپنی پونجی کو پہچانیں عجب نہیں (لالچ کر کے)

ف۱ ذلک لیعلم سے لے کر ان ربی غفور رحیم تک کے بارے میں مفسرین کا اختلاف ہے کہ یہ کس کا مقولہ ہے۔ اکثر نے یوسف علیہ السلام کا مقولہ سمجھا اور ہم نے بھی اسی توجیہ کے مطابق ترجمہ کیا اور بعض زلیخا کا مقولہ بتاتے ہیں پھر ان لوگوں میں ایک اندرونی اختلاف یہ بھی ہے کہ لیعلم کا فاعل کون ہے بعض کے نزدیک یوسف بعض کے نزدیک عزیز یہ لوگ ما ابرئ نفسی کو ایک اقرار جرم سمجھتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام سے ایک ارادہ بد سرزد ہوا گو فعل کا وقوع نہیں ہوا اور اتنا بھی یوسف علیہ السلام کی شان کو شایان نہیں کہ وہ پیغمبرزادے اور پیغمبر تھے تو یہ لوگ اس طرح مطلب بناتے ہیں کہ زلیخا نے اعتراف کیا کہ میری طرف سے صرف ارادہ ہوا مگر عزیز کو معلوم ہے کہ فعل بد سرزد نہیں ہوا یا یہ کہ یوسف کو معلوم رہے کہ میں نے اُس کے حق میں اس کے قید ہوتے پیچھے اُس کے پس پشت کوئی برائی نہیں کی

ع ۸

منزل ۳

ف۲ یوسف نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر میں جیسی پیشین گوئی کی تھی اُسی کے مطابق سارے ملک میں بڑا قحط پڑا مصر میں یوسف نے یہ التزام کیا تھا کہ قحط کے لیے غلہ جمع کرا رکھا تھا اور بادشاہ کی طرف سے اپنے اہتمام میں اُس کو بکواتے تھے مگر لوگوں کی ضرورت سے زیادہ غلہ نہ دیتے کہ کہیں جمع نہ کر رکھیں یا تجارت نہ کرنے لگیں یہ خبر اطراف و جوانب میں مشتہر ہوئی اور یوسف کے بھائی اپنے وطن یعنی کنعان سے مصر میں غلہ خریدنے آئے تو اُن کو یوسف کے پاس جانا ہی تھا یوسف نے اُن کی ضرورت دریافت کرنے کے لیے اُن کے خاندان کے حالات دریافت کئے اور معلوم ہوا کہ اُن کا ایک بے ماں بھائی ابن یامین اور بھی ہے جس کو گھر چھوڑ آئے ہیں۔ یوسف نے تجاہل عارفانہ کے طور پر شبہہ کیا کہ کہیں بھائی کے نام سے اُس کے حصے کا غلہ تو نہیں لیجاتے ہوں اس حیلے سے بھائیوں پر تاکید کی کہ اگلے پھیرے میں اُس بھائی کو بھی لیتے آنا جسے کہتے ہو کہ ہم گھر چھوڑ آئے ہیں ۱۲

يَرْجِعُونَ ۝ فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

یہ لوگ پھر بھی (غلہ لینے کو) آئیں۔ تو جب (یہ لوگ) اپنے والد کے پاس لوٹ کر گئے تو (ان سے) عرض کیا کہ ابا جان (آگے کو) ہمیں غلہ کی ممانعت کر دی گئی ہے

الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝

تو آپ ہمارے بھائی (بن یامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے کہ ہم (پھر) غلہ لائیں اور ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ

(یعقوب نے) کہا میں تو اسکے بارے میں تمہارا اعتبار کرتا نہیں مگر (ہاں) ویسا ہی اعتبار جیسا میں نے پہلے اس کے بھائی (یوسف کے بارے) میں کیا تھا

فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ

تو خدا سب سے بہتر (اسکا) حافظ (نگہبان) ہے اور وہ سب سے زیادہ مہربان ہے۔ اور جب ان لوگوں نے اپنا اسباب کھولا

وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ

تو دیکھا کہ انکی (جمع) پونجی بھی ان کو واپس کر دی گئی ہے (پونجی کو دیکھ کر باپ سے) کہنے لگے کہ ابا جان ہمیں (اور) کیا چاہیے یہ

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ

ہماری (جمع) پونجی (تک) بھی تو ہم کو لوٹا دی گئی (اب ہم کو اجازت دیجئے کہ بن یامین کو ساتھ لیکر جائیں) اور اپنے اہل (و عیال) کے لیے رسد لائیں اور ہم

كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۝ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ

ایک بار شتر غلہ اور لیں گے کہ یہ غلہ جو اس مرتبہ ہم لائے ہیں تھوڑا ہے (یعقوب نے) کہا جب تک تم خدا کی قسم کھا کر مجھکو

تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا

پکا قول نہ دو گے کہ تم اس کو ضرور میرے پاس پھر لا کر حاضر کر دو گے مگر یہ کہ تم آپ ہی گھر جاؤ (اگر مجبوری ہو) ایسے قول کے بدون تو میں اس کو تمہارے

آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ وَقَالَ يَا بَنِيَّ

تو جب انہوں نے باپ کو اپنا پکا قول دیدیا تو (باپ نے) کہا کہ یہ قول (و قرار) جو ہم کرتے ہیں اس کا اللہ شاہد حال ہے اور (باپ نے) ان کو چلتے وقت یہ بھی ہدایت کی

لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ

کہ بیٹا (دیکھو) ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا (کہ کہیں نظر بد نہ لگ جائے) بلکہ علیحدہ علیحدہ دروازوں سے داخل ہونا

وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ

اور میں (اس حیلے سے) خدا کے حکم کو تو تم پر سے ذرا بھی نہیں ٹال سکتا حکم تو بس اللہ ہی کا (چلتا) ہے

تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ

میں نے اسی پر بھروسہ کر لیا ہے اور (سب) بھروسا کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی پر بھروسہ کریں۔ اور جب یہ لوگ (اس طرح پر)

حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ

جیسے ان کے باپ نے ان سے کہا تھا (شہر میں) داخل ہوئے تو یہ احتیاط خدا کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہیں آ سکتی تھی

منزل ۳

إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضٰهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

وہ تو یعقوب کا ایک دلی ارمان تھا جس کو انھوں نے (اپنے نزدیک اس طرح پر) پورا کیا اور اسمیں شک نہیں کہ یعقوب بسبب اُسکے جو ہمنے اُن کو تعلیم فرمایا تھا ایک علم رکھتے

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰى

مگر اکثر لوگ (اس راز سے) واقف نہیں ف۱ اور جب (یہ لوگ دوبارہ) یوسف کے پاس گئے تو یوسف نے

إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اپنے (ماجائے) بھائی (یا ابن یامین) کو اپنے پاس بٹھالیا (اور چپکے سے اُس سے) کہا کہ میں تمھارا بھائی (یوسف) ہوں سو جو (بدسلوکی) یہ لوگ تمھارے ساتھ کرتے

فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ

پھر جب (یوسف نے) بھائیوں کو اُن کا سامان (غلہ) بہم پہنچادیا تو اپنے بھائی (ابن یامین) کی بوری میں (اپنا) پانی پینے کا کٹورا رکھوا دیا پھر اُن کے ابھارے

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم

ایک پکارنے والے نے پکارا کہ قافلے والو ہو نہو تم ہی چور ہو۔ یہ پکارنے والوں کی طرف پھر کر پوچھنے لگے

مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ

کہ (کیوں جی) تمھاری کیا چیز گم ہوگئی انھوں نے کہا شاہی پیمانہ ہم کو نہیں ملتا ف۲ اور جو شخص اُسے لا حاضر کرے

حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا

اُس کو ایک بار شتر (غلہ انعام) اور میں اس انعام کا ضامن۔ (یہ سن کر یہ لوگ) لگے کہنے کہ بخدا تم تو جانتے ہو کہ ہم

لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ

(تمھارے) ملک میں فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے اور چوری ہمارا شیوہ (بھی) نہیں (کٹورے کے ڈھونڈنے والے) بولے کہ (بھلا)

إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ

اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی سزا وہ لگے کہنے کہ چور کی یہ سزا کہ جس کی بوری میں کٹورا نکلے وہ

جَزَاؤُهُ ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ ۝ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ

آپ اپنی سزا (یعنی کٹورے کے بدلے بادشاہ کا غلام) ہم تو (اپنے ہاں) ظالموں (یعنی چوروں) کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ آخرکار یوسف نے اپنے

وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ ۚ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ

دوسرے بھائیوں کے تھیلیوں کی تلاشی لوانی شروع کی پھر (سب کے بعد) اپنے بھائی (ابن یامین) کے تھیلے سے کٹورا نکلا یا یوں ہمنے یوسف کو تدبیر بتلائی

مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللّٰهُ ۚ نَرْفَعُ

(ورنہ) بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے وہ اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر یہ کہ خدا کو منظور ہوتا (تو کوئی دوسری تدبیر نکلتی)

دَرَجٰتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ قَالُوا إِن يَسْرِقْ

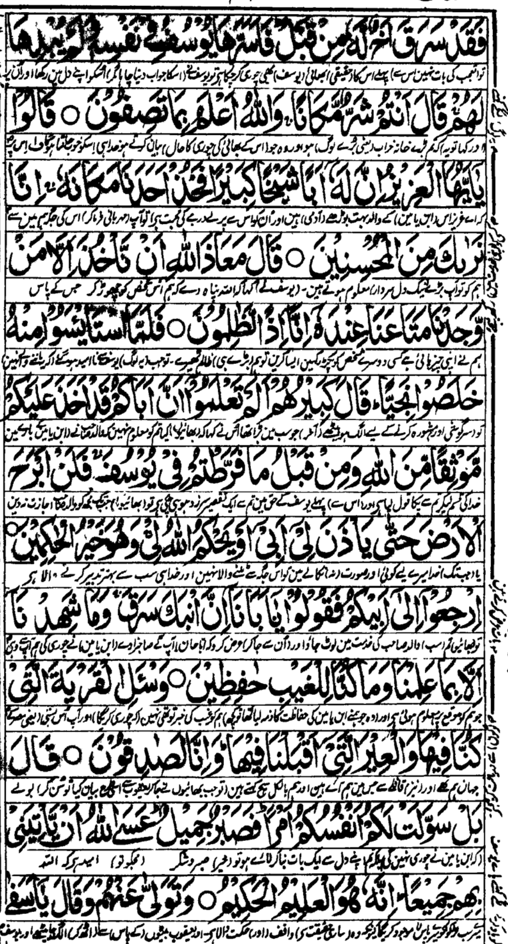
ہم جس کو چاہتے ہیں (ایسی تدبیریں) اُس کے درجے بلند کر دیتے ہیں اور (دنیا میں) ہر ایک دانا سے بڑھکر (دوسرا) دانا (موجود) ہے (کہنے لگے) کہ اگر ابن

۸ ع ۲

ف۱ باطن کی صفائی کی وجہ سے حضرت یعقوب کے دل پر واقعات آئندہ کا یہ پرتو پڑا تھا اور اُن کو خدشہ تھا کہ اس سفر میں بھی اُن کے بیٹے صحیح و سلامت واپس آتے معلوم نہیں دیتے اور اسی وجہ سے انہوں نے ابن یامین کے بھیجنے میں تامل کیا تھا اور بیٹوں سے کہدیا تھا کہ سب کے سب ایک دروازہ میں سے نہ جانا مگر خدا کے حکم کے سامنے کسی کی احتیاط کیا کام آئے سو جو ہونا تھا ہو کر رہا اُس کا بیان آگے آتا ہے ۱۲

منزل ۳

ف۲ یوسف علیہ السلام جس کٹورے سے پانی پیتے تھے اسی کو غلہ ناپنے کا پیمانہ بنالیا تھا کہ قحط زدوں کو عزت کے ساتھ غلہ دیا جائے اور چونکہ یوسف علیہ السلام تقسیم غلہ کی کارروائی بادشاہ کی طرف سے اور اُس کے نام سے کرتے تھے وہ کٹورہ صواع الملک یعنی شاہی پیمانہ کہا جاتا تھا ۱۲



فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِن قَبْلُ ۚ فَأَسَرَّهَا يُوسُفُ فِي نَفْسِهِ وَلَمْ يُبْدِهَا

تو تعجب کی بات نہیں اس سے) پہلے اس کا (حقیقی) بھائی (یوسف) بھی چوری کر چکا ہے تو یوسف نے (اسکا جواب دینا چاہا مگر) اسکو اپنے دل میں رکھا اور ان پر

لَهُمْ ۚ قَالَ أَنتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۖ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَصِفُونَ ۝ قَالُوا

ظاہر نہ ہونے دیا اور کہا تو یہ کہ تم بڑے خانہ خراب (یعنی برے لوگ) ہو اور وہ جو (اس کے بھائی کی چوری کا حال) بیان کرتے ہو خدا اسکو خوب جانتا ہے

يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ ۖ إِنَّا

کہ اے عزیز اس (ابن یامین) کے والد بہت بوڑھے (آدمی) ہیں اور ان کو اس سے بہت محبت ہے تو آپ (مہربانی فرما کر) اس کی جگہ ہم میں سے

نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَن نَّأْخُذَ إِلَّا مَن

ہم کو تو آپ بڑے نیک دل (سردار) معلوم ہوتے ہیں۔ (یوسف نے) کہا کہ اللہ پناہ دے کہ ہم اس شخص کو چھوڑ کر جس کے پاس

وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِندَهُ إِنَّا إِذًا لَّظَالِمُونَ ۝ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ

ہم نے اپنی چیز پائی ہے کسی دوسرے شخص کو پکڑ لیں ایسا کریں تو ہم (بڑے ہی) بے انصاف ہیں۔ تو جب وہ لوگ اس سے ناامید ہو گئے (تو) الگ ہو کر

خَلَصُوا نَجِيًّا ۖ قَالَ كَبِيرُهُمْ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُم

تو (سرگوشی اور) مشورہ کرنے کے لیے الگ ہو بیٹھے (آخر) جو سب میں بڑا تھا اس نے کہا کہ (بھائیو!) کیا تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے والد نے (ابن یامین کے بارے میں)

مَّوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ وَمِن قَبْلُ مَا فَرَّطتُمْ فِي يُوسُفَ ۖ فَلَنْ أَبْرَحَ

خدا کی قسم لے کر تم سے پکا قول لیا ہے اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے حق میں ایک تقصیر سرزد ہو چکی ہے تو (بھائیو!) جب تک مجھ کو والد صاحب اجازت نہ دیں

الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝

یا جب تک خدا میرے لیے کوئی اور صورت (نہ) نکالے میں تو اس جگہ سے ٹلنے والا نہیں اور خدا سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

ارْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَا

تم سب والد صاحب کی خدمت میں لوٹ جاؤ اور (ان سے جا کر) عرض کرو کہ ابا آپ کے صاحبزادے (ابن یامین) نے چوری کی اور ہم نے تو

إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ ۝ وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي

جو ہم کو معلوم تھا اس کے مطابق (کہا) اور ہم غیب کی باتوں کے (جاننے اور) یاد رکھنے والے تو تھے نہیں اور آپ اس بستی سے (یعنی مصر سے)

كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۝ قَالَ

جہاں ہم ٹھہرے تھے اور (نیز) قافلے سے جس میں ہم آئے ہیں (دریافت کر لیجئے) اور ہم بالکل سچ کہتے ہیں (جب انہوں نے یعقوب سے یہ بات کہی تو وہ) بولے

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي

(کہ ابن یامین نے چوری نہیں کی) بلکہ تم اپنے دل سے ایک بات بنا لائے ہو تو (میرا) صبر و شکر (ہی بہتر ہے) امید ہے کہ اللہ

بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ

ان سب کو میرے پاس لے آئے بیشک وہ دانا (اور) حکمت والا ہے۔ پھر ان کے پاس سے چلے گئے اور کہنے لگے ہائے افسوس یوسف

ف یوسف علیہ السلام کو پھوپھی نے پرورش کیا تھا بڑے ہوئے تو حضرت یعقوب نے لینا چاہا پھوپھی نے اپنا ایک پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا اور ان پر چوری کا الزام لگایا اور اس حیلے سے اس وقت کی شریعت کے مطابق ان کو اپنے پاس سے نہ جانے دیا بھائیوں نے اس چوری کی طرف اشارہ کیا ہو تو عجب نہیں اور وہ جو یوسف علیہ السلام نے ان کو خانہ خراب کہا اس کا یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ اپنی برات کے لئے بھائی کو پھنسا دینا سخت بے مروتی اور بے وفائی پر دلالت کرتا ہے اور ان باتوں سے ان بھائیوں کی برات بھی تو پورے طور سے نہیں ہوتی تھی ممکن ہے کہ انہوں نے آپ کٹورا چرا کر ابن یامین کے تھیلے میں کس دیا ہو وہاں کی ایک چوری کٹورے کی یہاں پکڑی گئی اور ایک پچھلی چوری کا یہ آپ نشان دیتے ہیں تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ خاندانی چور ہیں اور باپ اپنے خاندان کو بدنام کرتے ہیں۔

۹ ع ۱۱ ۳

عَلٰى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ○ قَالُوْا تَاللّٰهِ

اور (ہر چند ضبط کرتے تھے مگر) مارے غم کے اُن کی دونوں آنکھیں سفید پڑ گئی تھیں ف۱ اور وہ (جی ہی جی میں) گھٹا کرتے تھے (بابا کا یہ) حال دیکھ کر بیٹے

تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ○

تم تو سدا یوسف ہی کی یادگاری میں لگے رہو گے یہانتک کہ (جھر جھر کر) یا تو ازکار رفتہ ہو جاؤ گے یا ہلاک ہی ہو جاؤ گے

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(یعقوب نے) کہا (میں تم سے تو کچھ نہیں کہتا) جو پریشانی اور رنج مجھ کو ہے اُس کی فریاد خدا ہی سے کرتا ہوں اور خدا ہی کیطرف سے مجھ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ

لڑکو (ایک بار پھر مصر) جاؤ اور یوسف اور اُس کے بھائی کی ٹوہ لگاؤ اور خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو

اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ○ فَلَمَّا

کیونکہ خدا کی رحمت سے وہی لوگ نا امید ہوا کرتے ہیں جو کافر ہیں (چنانچہ چند آدمی ان میں سے پھر مصر گئے) تو جب

دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَ

(یہ لوگ تیسری بار) یوسف تک پہونچے تو (جا کر) لگے گڑگڑانے کہ اے عزیز ہم کو اور ہمارے اہل وعیال کو (قحط کی وجہ سے) بڑی ہی تکلیف پہونچ رہی ہے اور

جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ

ہم کچھ تھوڑی سی پونجی لیکر آئے ہیں تو ہم کو پورا غلہ دلوا دیجئے اور (بقدر قیمت نہیں بلکہ) ہم کو اپنی خیرات دیجئے

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ○ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ

کیونکہ اللہ خیرات کرنے والوں کو (اچھا) بدلہ دیتا ہے (اب تو یوسف سے بھی نہ رہا گیا اور) لگے کہنے کہ تم کو کچھ یاد ہے کہ جسوقت تم جہالت پر اتار ہو رہے تھے تو تم نے یوسف

وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ○ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ

اور اُس کے بھائی کے ساتھ کیا کچھ کیا تھا۔ (اس کہنے سے بھائیوں کو تنبہ ہوا اور) لگے کہنے کیا واقع میں تم ہی یوسف ہو؟

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ

یوسف نے کہا (ہاں) میں ہی یوسف ہوں اور یہ (ابن یامین) میرا ہی بھائی ہے ہم پر اللہ نے (بڑا ہی) فضل کیا ہے بیشک جو (اللہ سے) ڈرتا اور

يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ

(مصیبت پڑنے پر) صبر کرتا رہتا ہے تو اللہ (ایسے) نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں ہونے دیا کرتا (وہ) بولے بخدا کچھ شک نہیں کہ تم کو

اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ○ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ

اللہ نے ہم پر (بڑی) برتری دی اور بے شک ہم ہی قصوروار تھے۔ یوسف نے کہا اب تم پر کچھ الزام نہیں (میں نے معاف کیا اور)

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا

خدا بھی تمہارے قصور معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے (بھائیوں کے کہنے سے معلوم ہوا کہ والد کی آنکھیں جاتی رہی ہیں تو) میرا یہ کرتہ لیجاؤ

منزل ۳

ف۱ آنکھوں کے سفید پڑجانے سے یہ مراد ہے کہ روتے روتے اندھے ہو گئے تھے ۱۲

فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ○

اور اس کو والد صاحب کے منہ پر ڈال دو کہ وہ دیکھنے لگیں گے اور اپنے تمام خاندان کو میرے پاس لے آؤ

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَن

اور قافلہ مصر سے چلا ہی تھا کہ ان کے باپ (یعقوب) نے کہنا شروع کیا کہ اگر مجھ کو سٹرا بہترا نہ بناؤ تو ایک بات کہوں کہ مجھ کو تو یوسف کی مہک آ رہی ہے

تُفَنِّدُونِ ○ قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ○ فَلَمَّا أَن جَاءَ

(تو جو بیٹے یعقوب پاس ٹھہرے رہے تھے) وہ لگے کہنے کہ بخدا تم تو (وہی) اپنے قدیمی خبط میں (مبتلا) ہو پھر جب (یوسف کے زندہ سلامت ہونے کی)

الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي

خوشخبری دینے والا (یعقوب پاس) آ پہونچا (اور آتے کے ساتھ یوسف کا کرتہ یعقوب کے منہ پر ڈال دیا اور ان کو فوراً دکھائی دینے لگا (اب یعقوب بیٹوں سے) کہا کہ

أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا

کہ میں اللہ (کی طرف) سے وہ (باتیں) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے (وہ) بولے ابا جان (خدا سے) ہمارے قصور معاف کرائیے

إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ○ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ

بے شک ہم ہی قصوروار تھے (یعقوب نے) کہا کہ میں اپنے پروردگار سے ایک وقت خاص میں تمہارے قصوروں کی معافی کی دعا کروں گا بے شک وہی بخشنے والا

الرَّحِيمُ ○ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ

مہربان ہے پھر جب (یہ لوگ آخری بار) یوسف پاس گئے تو یوسف نے اپنے والدین کو (تعظیم دے کر) اپنے پاس جگہ دی اور (سب کی طرف خطاب کر کے) کہا کہ

ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ○ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

(شہر مصر میں) داخل ہو (اور) خدا نے چاہا تو تم سب) امن (چین) سے رہو گے وف اور (مصر کے دستور کے مطابق یوسف نے) اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا

وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ

اور سب (اُن وقتوں کے دستور کے مطابق یوسف کے تعظیم کے لیے) اُن کے آگے سجدہ میں گر پڑے اور (یوسف نے (اپنا خواب یاد کر کے اپنے والد سے) عرض کیا کہ ابا جان

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَ

میرے پروردگار نے (آج) اُس (خواب) کو سچ کر دکھایا اور (اس کے سوا) اس نے مجھ پر (اور بھی بڑے بڑے) احسان کیے ہیں کہ (بے کسی کی سفارش کے) مجھ کو قید

جَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ

(باوجودیکہ) مجھ میں اور میرے بھائیوں میں شیطان نے (ایک طرح کا) فساد ڈلوایا تھا اس کے بعد باہر سے تم سب کو (مجھ سے) لا ملایا

إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○

بے شک میرے پروردگار کو جو کچھ کرنا) منظور ہوتا ہے وہ اس کی تدبیر خوب جانتا ہے کیونکہ وہ (ہر ایک بات سے) واقف (اور) حکمت والا ہے

رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

(ان سب معاملات کے بعد یوسف کی طبیعت دنیا سے سیر ہو گئی اور خدا سے ملنے کا شوق غالب آیا تو انہوں نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار تو نے (اپنی مہربانی سے)

وف تفسیروں میں لکھا ہے کہ حضرت یوسف نے باپ بھائیوں کی آمد سن کر شہر کے باہر ان کا استقبال کیا اور اُس جگہ سب کی آسائش کے لیے خیمہ نصب کرا دیا۔ وہیں ان سب کی ملاقات ہوئی اور یہ اُسی موقعہ کی گفتگو ہے ۱۲

منزل ۳

لہ سٹرا بہترا، سٹر بہتر سے نکلا چونکہ اتنے برسوں کی عمر کو پہنچ کر اکثر آدمیوں کے حواس بجا نہیں رہتے اردو کے محاورے میں سٹرا بہترا بڈھے مرد اس کو کہنے لگے ہیں جو بہکی بہکی باتیں کرے ۱۲



فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ

اے آسمان زمین کے پیدا کرنے والے دنیا اور آخرت (دونوں) میں تو ہی میرا کارساز ہے (تو آپ) مجھکو اپنی فرمانبرداری کی حالت میں (دنیا سے) اٹھانے

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ

اور مجھکو (اپنے) نیک بندوں میں (رکھیو) داخل کر ف (اے پیغمبر) یہ چند غیب کی باتیں ہیں جن کو ہم وحی کے ذریعہ سے تمھیں معلوم کراتے ہیں

اِلَیْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ○

(اور یہ تمھاری صداقت کی دلیل ہے) ورنہ جس وقت یوسف کے بھائیوں نے اپنا مصمم ارادہ کر لیا تھا (کہ یوسف کو کوئیں میں ڈال دیں) اور وہ اُن کی ہلاکت

وَمَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ○ وَمَا تَسْــَٔلُهُمْ عَلَیْهِ

اور ان بہت سے لوگوں کا یہ حال ہے کہ تم کتنا ہی چاہو وہ تو ایمان لانے والے ہیں نہیں — حالانکہ تبلیغ رسالت پر تم ان سے

مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ وَكَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ

کچھ معاوضہ بھی نہیں مانگتے (اور) قرآن (جو تم سناتے ہو) دنیا جہان کے لیے (سر تا سر نصیحت ہی) نصیحت ہے (اور وہ بھی بے مزد) اور آسمان زمین میں خدا

وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ○ وَمَا یُؤْمِنُ

جن پر سے لوگ ہو کر گزر رہے ہیں اور وہ ان کی کچھ پروا نہیں کرتے اور اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ

اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ○ اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ

خدا کو مانتے ہیں اور شرک بھی کرتے جاتے ہیں تو کیا اس سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ ان پر عذاب خدا کی کوئی آفت پڑے

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○

کہ (سب پر) چھا جائے یا ایک دم سے اِن پر قیامت آجائے اور اِن کو خبر بھی نہ ہو ف

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو میرا طریق تو یہ ہے کہ (سب کو) خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور جو لوگ میرے پیرو ہیں (وہ بھی) سب دین کے ایک معقول سیدھے پیرو

وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ○ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

(اور اللہ کی ذات) پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں نہیں ہوں۔ اور اے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھی بستیوں ہی کے رہنے والے (لوگ یعنی)

اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی

آدمی ہی (پیغمبر بنا کر بھیجے تھے کہ) ہم ان پر وحی نازل کیا کرتے تھے تو کیا یہ لوگ ملک میں کہیں چلے پھرے نہیں

الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

کہ (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (انھوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا) اُن کا انجام کیسا ہوا

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ حَتّٰۤى اِذَا

اور کچھ شک نہیں کہ جو لوگ پرہیزگار ہیں اُن کے لیے عاقبت کا گھر (اس دنیا کے چند روزہ گھر سے کہیں) بہتر ہے تو (لوگو) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے

ف یوسف علیہ السلام کی یہ دعا اس رتبے کی ہے کہ اُن کی پیغمبری کے ثبوت کے لیے بس کرتی ہے ۱۲ ف شرک ایسی بدبلا ہے کہ اس سے بہت ہی کم نفوس محفوظ ہیں مسلمان کو چاہیے کہ اپنے اسلام پر نازاں نہ ہو اور ہمیشہ شرک سے خدا کی پناہ مانگتا رہے خدا کے سوائے کسی کو اور لفظ کسی میں فرشتے اور پیغمبر اور اولیا اللہ اور بزرگان دین زندہ اور مردہ اور اجرام فلکی چاند سورج ستارہ اور عناصر آب و خاک و باد و آتش کل مخلوقات بلا استثنا ء احدے داخل ہیں غرض خدا کے سوا کسی چیز اور کسی شخص کو کسی حالت میں بااختیار مطلق اور کسی واقعے کا سبب مستقل سمجھنا شرک ہے اور چونکہ خدا نے دنیا کو عالم اسباب بنایا ہے آدمی دھوکے میں آجاتا ہے اور واقعہ متقدم کو واقعہ مابعد کا سبب مستقل سمجھ لیتا ہے کونین کو اس معنی کر دھوی تپ سمجھنا کہ کونین کو تپ کے دور کر دینے کی قدرت ہے شرک ہے۔ قدرت نہیں۔ بلکہ خدا نے کونین میں دفع تپ کا خاصہ پیدا کر دیا ہے پس دافع تپ حقیقت میں حکم خدا ہے نہ کونین لیکن چونکہ یہ فرق بہت ہی باریک ہے آدمی کے ذہن سے یہ بات اتر جاتی ہے اور اسی سے ہزاروں لاکھوں بندگان خدا کھلم کھلا شرک کرنے لگتے ہیں جیسے بت پرست آتش پرست وغیرہ اس قسم کے شرک کو شرک جلی کہتے ہیں اور اس سے عوام مسلمان نہیں تو خواص بچے دار بچے ہوئے بھی ہیں مگر شرک کی دوسری قسم جس کو شرک خفی کہتے ہیں اس سے وہی بچ سکتا ہے جو ہمہ وقت خدا کا تصور پیش نظر اور آسی پر پورا بھروسا رکھتا ہے اور ایسے خاص بندے کم بہت کم ہیں جناب پیغمبر خدا صلعم شرک خفی کی ایک مثال بیان فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح شب تاریک میں سیاہ پتھر پر چیونٹی کا چلنا نہ سوجھ پڑتا ہے اور نہ سن پڑتا ہے یہی حال شرک خفی کا ہے کہ معلوم نہیں ہوتا اور آدمی کے دل میں جگہ کر لیتا ہے

ع ۱۱ ۵ منزل ۳

اسْتَايْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا

پیغمبر ناامید ہو گئے اور (بتقضاے بشریت) اُن کو ایسا واہمہ گذرا کہ (کہیں کسی وجہ سے) ہمارے ساتھ وعدہ خلافی (تو نہیں) کی گئی تو (عین وقت پر) ہماری مدد آ پہنچی

فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ لَقَدْ

(اور عذاب موعود آ نازل ہوا) تو جس کو ہم نے چاہا بچا لیا اور گنہگار لوگوں (کے سر پر) سے ہمارا عذاب کسی طرح بھی ٹل ہی نہیں سکتا (اس میں) شک نہیں

كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا

کہ عقل والوں کے لیے اِن لوگوں کے حالات میں (بڑی) عبرت ہے یہ (قرآن) کوئی بنائی ہوئی بات تو ہے نہیں

يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَىْءٍ

بلکہ جو (آسمانی کتابیں) اس (کے نزول) سے پہلے (موجود) ہیں اُن کی تصدیق کرتا ہے ف۱ اور اس میں

وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○

اُن لوگوں کے لیے جو ایمان والے ہیں ہر چیز کا تفصیلی بیان اور ہدایت اور رحمت ہے

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ رعد مکے میں اتری اور اس کی تینتالیس ۴۳ آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِىْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ

المرٰ (اے پیغمبر) یہ کتاب (یعنی قرآن) کی (چند) آیتیں ہیں اور تمھارے پروردگار کی طرف سے جو تم پر اترا ہے وہ (سرتاسر) حق ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اَللّٰهُ الَّذِىْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ

مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے - اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں کو بدون کسی سہارے کے اونچا بنا کھڑا کیا

عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

(جیسا کہ) تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر جا براجا اور چاند اور سورج کو زیر کیا

كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

کہ ہر ایک وقت مقرر تک (اپنے رستے لگا) چلا جا رہا ہے وہی تمام دنیا کا انتظام کرتا ہے اور تاکہ تم کو

بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا

اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین ہو ف۲ (اپنی قدرت کی) نشانیاں تفصیل کیساتھ بیان فرماتا ہے اور وہی قادر مطلق ہے جس نے زمین کو پھیلایا ف۳ اور زمین

رَوَاسِىَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ

(بڑے بڑے) اٹل پہاڑ اور دریا بنا دیے اور (نیز) اُس میں ہر طرح کے پھلوں کی دو دو قسمیں پیدا کیں (مثلاً میٹھے اور کھٹے - اور وہی)

ف۱ قرآن میں اس طرح کا مضمون بہت جگہ آیا ہے تو اگلی کتابوں توریت اور انجیل وغیرہ کی تصدیق سے اُن کی اجمالی تصدیق مراد ہے کہ مثلاً حضرت موسیٰ خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے اور جیسے قرآن خدا کا کلام ہے توریت بھی خدا کا فرمودہ ہے فقط اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم مسلمان قرآن کے حکم سے اگلی کتابوں کو صحیح اور محفوظ تسلیم کرلیں قرآن میں جابجا اگلی کتابوں کی تصدیق ہے جابجا اہل کتاب کو تحریف و تبدیل کا الزام بھی دیا گیا ہے تاہم جیسی اجمالی تصدیق ہے ویسا ہی اُن کا اجمالی ادب بھی مسلمانوں کو ملحوظ رکھنا لازم ہے ۱۲

ع ۱۲ / ۶

منزل ۳

ف۲ قیامت کا آنا اور مردوں کا زندہ کیا جانا اور اعمال کے حساب و کتاب کے بعد جزا سزا کا ہونا۔ مراد ہے ۱۲

ف۳ - زمین کا گول ہونا جیسا کہ اب عقلی اور عملی دلیلوں سے بخوبی ثابت ہو گیا ہے اُس کے پھیلانے کی منافی نہیں زمین کا پھیلا ہوا ہونا تو سب کو دکھائی دے رہا ہے - اور قرآن کے مقصد کے لیے اسقدر بس کرتا ہے مقصود اصلی یہ ہے کہ لوگ مخلوقات سے خالق کو پہچانیں ۱۲

(پیدا) کر دن کا پردہ پوش کرتا ہے بے شک اِن باتوں میں اُن لوگوں کے جو (غور) فکر کرتے ہیں بہت سی (قدرت الٰہی کی بہت سی) نشانیاں

اور زمین میں پاس پاس (یعنی) کئی قطعے ہوتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور کھیتی

وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ

اور کھجوروں کے درخت (جن میں بعض) دو شاخے (ہوتے ہیں) اور (بعض) دو شاخے نہیں (ہوتے) حالانکہ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے

بَعۡضَهَا عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ

بعض کو بعض پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں بے شک جو لوگ عقل کو کام میں لاتے ہیں اُن کے لیے ان باتوں میں (قدرت خدا کی

وَاِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ

اور (اے پیغمبر) اگر تم (دنیا میں کسی بات پر) تعجب کرو تو کافروں کا (یہ) قول بھی عجیب ہے کہ جب ہم (مر کر) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا ہوں گے

اُولٰٓـئِكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ‌ۚ وَاُولٰٓـئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِىۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ‌ۚ

یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کا انکار کیا اور یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں (قیامت کے دن) طوق (پڑے) ہوں گے

وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ وَيَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ

اور یہی لوگ اہل دوزخ ہیں کہ یہ دوزخ میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ اور (اے پیغمبر) بھلائی سے پہلے یہ لوگ تم سے برائی کی جلدی مچاتے ہیں

بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَقَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ‌ؕ

حالانکہ ان سے پہلے (ایسے) واقعات ہو گزرے ہیں (جن کی) کہاوتیں چلی آتی ہیں ف١

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ‌ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ

اور (اے پیغمبر اس میں) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں سے باوجود اُن کی شرارتوں کے درگزر کرنے والا ہے اور (اس میں بھی) شک نہیں

لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ

مار بھی بڑی سخت ہے۔ اور جو لوگ (خدا اور رسول کے) منکر ہیں (اعتراض کے طور پر یہ بھی) کہتے ہیں کہ اس شخص یعنی محمد پر اس کے پروردگار کی طرف سے

اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ‌ؕ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ‌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ۝ اَللّٰهُ يَعۡلَمُ

(کوئی) نشانی (کیوں نہیں اُتری) (اے پیغمبر) تم تو صرف (عذاب خدا سے لوگوں کو) ڈرانے والے ہو اور ہر ایک قوم کا (ایک) ہادی ہوا ہے ف٢ اور تم کچھ معجزوں کے ذمہ دار نہیں۔ اللہ ہی جانتا ہے

مَا تَحۡمِلُ كُلُّ اُنۡثٰى وَمَا تَغِيۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَمَا تَزۡدَادُ‌ؕ وَكُلُّ

ہر مادہ جو (بچہ) پیٹ میں لیے ہوئے ہے اُس کو اللہ ہی جانتا ہے اور نیز ہر ایک مادہ کے پیٹ کا گھٹنا بڑھنا (اسی کو معلوم رہتا ہے) ف٣ اور

شَىۡءٍ عِنۡدَهٗ بِمِقۡدَارٍ ۝ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡكَبِيۡرُ الۡمُتَعَالِ ۝

اس کے ہاں ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر ہے (وہی) باطن اور ظاہر (دونوں) کا (یکساں) جاننے والا ہے سب سے بڑا (اور) عالی شان

ف١ نئے جنم سے اُن کی مراد قیامت میں دوبارہ زندہ ہونے سے تھی جیسا کہ قرآن میں جابجا کثرت سے مذکور ہے ١٢ ف٢ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کی رسالت سے تو دو نتیجے ایمان والوں کو دنیا و آخرۃ کے فائدوں کی اُمید دلانا اور کافروں کو دنیا و آخرۃ کے عذاب سے ڈرانا تو کافروں کو چاہیے تھا کہ ایمان لا کر دنیا و آخرۃ کے فائدوں کی اُمیدواری کرتے مگر اُن کی عقل ایسی ماری پڑی تھی کہ خدا اور رسول کی نافرمانی کر کے اپنے اوپر عذاب بلاتے تھے حالانکہ اُن کو پہلی قوموں کی تباہی سے عبرت پکڑنی چاہیے تھی کہ عذاب آیا تو اُن کو بھی اُن ہی کی طرح نیست و نابود کر دے گا ١٢ ف٣ یعنی معجزہ تمہارے اختیار میں نہیں کہ وہ جب چاہیں اور جیسا چاہیں تم اُن کو لا دکھاؤ جیسا کہ دوسری جگہ قرآن میں ہے وما کان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ۔ اور نشانی کے ساتھ (جو ہم چاہتے ہیں) کی قید ہم نے اس لیے بڑھائی کہ یوں تو قرآن خود ایک عظیم الشان معجزہ تھا اور ہے اور اس کے ہوتے دوسرے معجزے کے طلب کرنے کی ضرورت نہ تھی مگر وہ قرآن کو مانتے ہی کب تھے اکیسویں پارے کے شروع میں یہ مطلب زیادہ صراحت سے ہے جہاں فرماتے ہیں وقالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الآیات عند اللہ وانما انا نذیر مبین اولم یکفہم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیہم ان فی ذلک لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون ١٢ ف٣ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے مراد ہے بچے کا اوپر سویرا ہونا اور صورتا ایک یا دو جوڑواں پیدا ہونا وغیرہ وغیرہ ١٢

منزل ٣ ع ٧



سَوَآءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ

تم لوگوں میں جو شخص کوئی بات چپکے سے کہے اور جو شخص پکار کر کہے (اُس کے نزدیک دونوں) برابر اور (اسی طرح) جو (تم میں سے) رات کے وقت

بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝ لَهُ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ

اور جو دن دہاڑے (سڑک پر) چلا جا رہا ہو (اُس کے نزدیک سب برابر۔ انسان کسی حالت میں بھی ہو) اُس کے آگے اور

مِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ

اُس کے پیچھے باری باری سے (خدا کے) موکل لگے رہتے ہیں جو حکم خدا اُس کی حفاظت کرتے ہیں جو (نعمت) کسی قوم کو (خدا کی طرف سے) حاصل ہو

حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوٓءًا فَلَا مَرَدَّ

جب تک وہ (قوم) اپنی ذاتی صلاحیت کو نہ بدلے خدا اُس (نعمت) میں کسی طرح کا تغیر (و تبدل) نہیں کیا کرتا اور جب خدا کسی قوم پر (اُن کے عملوں کی بدولت) سختی

لَهُ وَمَا لَهُم مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ۝ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ

اور خدا کے سوا اُن لوگوں کا کوئی (حامی و) مددگار بھی نہیں (کھڑا ہوتا) وہی (قادر مطلق) ہے جو (گرنے سے) ڈرانے اور (نیز بارش کی) اُمید دلانے کے لئے

خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ

بجلی تم لوگوں کو دکھاتا — اور (پانی سے بھرے ہوئے) بوجھل بادلوں کو ابھارتا ہے۔ اور (بادلوں کی) گرج

بِحَمْدِهِ وَالْمَلَٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَٰعِقَ فَيُصِيبُ

اُس کی تعریف کے ساتھ (اُس کی) پاکیزگی بیان کرتی اور (نیز) فرشتے اُس کے ڈر کے مارے (اُس کی حمد و ثنا میں لگے رہتے ہیں) اور (وہی)

بِهَا مَن يَشَآءُ وَهُمْ يُجَٰدِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ۝

پھر (اہل زمین میں سے) جس پر چاہتا ہے اُن کو گرا دیتا ہے اور یہ (منکر ایسے ہی) خدا (قادر) کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ اُس کے داؤ (ایسے) سخت ہیں

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ

(مصیبت پڑے پر) اُسی کو (پکارنا) سچا پکارنا ہے اور جو لوگ اُس کے سوا (دوسرے معبودوں کو) پکارتے ہیں وہ اُن کی کچھ نہیں سنتے

إِلَّا كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَٰلِغِهِ وَمَا دُعَآءُ

مگر (ویسا ہی ہے کا سننا) جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی (آپ سے آپ) اُس کے مونہہ میں (آ کر) آ جائے حالانکہ وہ (کسی طرح)

الْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ ۝ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ

کافروں کی دعا تو یوں ہی بھٹکتی (پھرا کرتی ہے کوئی اس کا سننے والا نہیں) اور جس قدر مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے

طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَٰلُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝ قُلْ مَن رَّبُّ

چاروناچار (سب) اللہ ہی کے آگے سر بسجود ہیں اور (اسی طرح) صبح و شام اُن کے سائے ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ

السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِۦٓ أَوْلِيَآءَ

آسمانوں اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی (اُن سے) کہو کہ (آسمانوں اور زمین کا مالک) اللہ (پھر اُن سے) کہو کیا تم نے اُس کے سوا

ف۱ دوسری جگہ قرآن میں فرمایا ہے ان من شئ الا یسبح بحمدہ یعنی تمام موجودات عالم خدا کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یعنی ہر ایک مخلوق اپنے خالق کی ہستی اور قدرت پر دلالت کرتی ہے یہی اُس کی تسبیح و تقدیس ہے اور مخلوقات میں سے بادل کی گرج بھی ہے ف۲ مطلب ہے کہ خدا نے جو قانون انتظام دنیا کے لئے باندھ دیا ہے وہ کسی کی تسلیم کا محتاج نہیں جیسے سایہ کہ وہ کبھی ادھر کو اور کبھی اُدھر کو اپنے اختیار سے زمین پر نہیں گرتا اور نہ اپنے اختیار سے پھیلتا اور سکڑتا ہے تو جو لوگ منکر خدا ہیں وہ اگرچہ اپنے مونہہ سے انکار کرتے ہیں مگر خدا کے حکم سے باہر نہیں ہو سکتے وہ پیدا ہوئے ہیں خدا کے حکم سے وہ جیتے ہیں خدا کے حکم سے وہ مریں گے خدا کے حکم سے خدا کا انکار مستند تب ہو جب کوئی نیا قانون دنیا میں جاری کریں یوں ہی زبانی نہ ماننا جس کے جی میں آئے انگریزی عملداری سے انکار کرے حالانکہ اُن کا سکہ چلتا اُن کی فوج وہ ملک سے خراج لیتے اُن کی عدالت اُن کے جیل خانے اسی طرح خدا سے انکار کرنا حق کی ہیکڑی اور انکار بداہت ہے ۱۲

لَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى

جو اپنے ذاتی نفع و نقصان کے (بھی) مالک نہیں (ان سے) کہو بھلا کہیں اندھا اور آنکھوں والا (بھی) برابر (ہو سکتا) ہے

وَالْبَصِيرُ ۙ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّورُ ۚ أَمْ جَعَلُوا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ

یا کہیں اندھیرا اور اجالا برابر (ہو سکتا) ہے؟ ف یا ان لوگوں نے اللہ کے ایسے شریک ٹھیرا رکھے ہیں کہ

خَلَقُوا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

اُسی کی سی مخلوقات انھوں نے بھی پیدا کر رکھی ہے اور اب ان کو مخلوقات کے بارے میں شبہہ واقع ہو گیا ہے (کہ کس کی پیدا کی ہوئی ہے) اے پیغمبر ان سے کہو

وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ

اور وہ اکیلا ہے کوئی اُس کا شریک نہیں اور باوجود اس کے سب پر غالب ہے (اسی نے) آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی (اپنی سمائی کے) قدر نالے بہ نکلے

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ

پھر نالوں میں جو پانی کا ریلا آیا تو جھاگ جو پانی کے اوپر آ گیا تھا اس کو (پانی کے) ریلے نے اٹھا کر اپنے ساتھ لے لیا اور یہ جو (لوگ) زیور یا دوسری

فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

آگ میں تپاتے ہیں (اس میں بھی) اسی طرح کا جھاگ (یعنی کھوٹ ملا) ہوتا ہے (اور وہ تپانے سے الگ نکل آتا ہے) یوں

اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَأَمَّا

اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے (کہ پانی حق کی جگہ ہے اور جھاگ باطل کی جگہ) سو جھاگ تو رائگاں جاتا ہے اور (پانی)

مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

جو لوگوں کے کام آتا ہے وہ زمین میں ٹھیرا رہتا ہے (الغرض) اللہ (لوگوں کے سمجھنے کے لیے) اسی طرح

الْأَمْثَالَ ۝ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۚ وَالَّذِينَ

مثالیں بیان فرماتا ہے۔ جن لوگوں نے اپنے پروردگار کا کہا مانا اُن کے حق میں بہتری (ہی بہتری) ہے اور جنھوں نے

لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهٗ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

اُس کا کہا نہ مانا (قیامت کے دن اُن کا یہ حال ہو گا کہ) جو کچھ روئے زمین پر ہے اگر (وہ سارے کا سارا) اُن کے اختیار میں ہو اور اس کے ساتھ اتنا

لَافْتَدَوْا بِهٖ ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

تو یہ لوگ اپنے بدلے میں اس کو (خوشی سے) دے ڈالیں یہی لوگ ہیں جن سے بُری طرح (یعنی کاوش کے ساتھ) حساب لیا جائے گا اور اُن کا آخری

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ أَفَمَنْ يَّعْلَمُ أَنَّمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ

اور وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہے۔ (اے پیغمبر) بھلا جو شخص اس بات کو سمجھتا ہے کہ (قرآن) جو تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر اترا ہے

الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ

برحق ہے (کیا یہ شخص) اس شخص کی طرح (بے نصیب) ٹھیر سکتا ہے جو اندھا ہے (اور اس کو ایسی صریح بات بھی نہیں سوجھتی) قرآن سے تو بس وہی لوگ

ف کفر کو اندھیرے سے اور ایمان کو نور سے تشبیہ دی گئی ہے اور کافر کو اندھے سے اور مومن کو آنکھوں والے سے ۱۲

وقف النبی علیہ السلام

النصف



يُوفُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ۝ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ

کہ اللہ کے ساتھ جو انھوں نے بندہ ہونے کا عہد کر لیا ہے اُس کو پورا کرتے ہیں اور (اپنے) اقرار کو نہیں توڑتے اور (نیز یہ) وہ لوگ ہیں

مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ

کہ خدا نے جن (باہمی تعلقات) کے جوڑے رکھنے کا حکم دیا ہے اُن کو جوڑے رکھتے اور اپنے پروردگار سے ڈرتے اور (قیامت کے دن) بُری طرح

الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا

حساب لیے جانے کا اندیشہ رکھتے ہیں اور (نیز یہ) وہ لوگ ہیں (جنھوں) نے اپنے پروردگار کا خوشنود کرنے کے (دنیا کی) تکالیف پر صبر کیا اور

الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ

نمازیں پڑھیں اور ہم نے جو اُن کو رزق دیا تھا اُس میں سے چھپکے چھپکے اور ظاہر (ظہور خدا کی راہ میں) خرچ کیا اور

بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ

برائی کے مقابلے میں (لوگوں کے ساتھ) نیکی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کی دنیا کا انجام (بخیر) ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ

يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

جن میں وہ آپ بھی جائیں گے اور اُن کے بڑوں اور اُن کی بیبیوں اور اُن کی اولاد میں سے جو جو نیکوکار ہوں گے (سب اُن کے ساتھ جائیں گے)

وَالْمَلٰئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

اور (جنت کے) ہر دروازے سے فرشتے اُن کے پاس آ آ کر اُن سے سلام علیک کریں گے (اور کہیں گے کہ دنیا میں) جو

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ

تم صبر کرتے رہے ہو یہ اُسی کا صلہ ہے سو (دیکھو) تمھاری دنیا کا بھی کیسا اچھا انجام ہوا اور جو لوگ خدا کے ساتھ پکا قول قرار کیے پیچھے

مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ

اُن کو توڑتے اور جن (باہمی تعلقات) کے جوڑے رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے اور

يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ

ملک میں فساد برپا کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کے لیے پھٹکار ہے اور اُن کے لیے (پھٹکار کے علاوہ) بُرا

الدَّارِ ۝ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرِحُوا

انجام بھی ہے۔ اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور (کفار)

بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا مَتَاعٌ ۝

دنیا ہی کی زندگی سے (بڑے) خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں محض بے حقیقت چیز ہے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِنْ رَبِّهِ قُلْ

اور (اے پیغمبر) جو لوگ (تمھاری رسالت کے) منکر ہیں (وہ یہ بھی) کہتے ہیں کہ اس (شخص یعنی تم) پر اس کے پروردگار کی طرف سے (ہمارا) مانگا ہوا معجزہ کیوں نہیں اُترا

منزل ۳

ل ابتغاء وجہ ربہم کے لفظی معنے یہ ہیں کہ "اپنے پروردگار کا منہ چاہنے کے لیے" اور مراد ہے اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اور محاورۂ اردو میں "منہ کر کے" سے بھی یہی مطلب سمجھا جاتا ہے یعنی خدا کا پاس کر کے ۱۲

إن الله يضل من يشاء ويهدي إليه من أناب ○ الذين

اللہ ہی جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو (اس کی طرف) رجوع ہوتا ہے اس کو اپنی طرف پہنچنے کا رستہ دکھاتا ہے — جو لوگ

آمنوا وتطمئن قلوبهم بذكر الله ألا بذكر الله تطمئن القلوب ○

ایمان لائے اور اُن کے دلوں کو خدا کی یاد سے تسلی ہوتی ہے (اور) سُن رکھو کہ خدا کی یاد سے دلوں کو تسلی ہوا ہی کرتی ہے

الذين آمنوا وعملوا الصالحات طوبى لهم وحسن مآب ○

تو جو لوگ ایمان لائے اور (انھوں نے) نیک عمل (بھی) کیے اُن کے لیے (آخرت میں) خوش حالی ہے اور (بہشت کا) اچھا ٹھکانا

كذلك أرسلناك في أمة قد خلت من قبلها أمم لتتلو

(اے پیغمبر جس طرح ہم نے اور پیغمبر بھیجے تھے) اِسی طرح ہم نے تم کو بھی (اس اُمت کے) لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے جن سے پہلے اور لوگ

عليهم الذي أوحينا إليك وهم يكفرون بالرحمن قل

(اور تمہارے بھیجنے سے غرض یہ ہے) کہ جو (قرآن) تم پر وحی کے ذریعے سے ہم نے اتارا ہے وہ اِن کو پڑھ کر سُنا دو اور یہ لوگ (نہ صرف تمہاری

هو ربي لا إله إلا هو عليه توكلت وإليه متاب ○ ولو أن

کہ وہی میرا پروردگار ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اُسی کا بھروسا رکھتا ہوں اور (ہر بات میں) اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں - اور اگر

قرآنا سيرت به الجبال أو قطعت به الأرض أو كلم به

کوئی قرآن (ایسا بھی نازل ہوا) ہوتا جس (کی برکت) سے پہاڑ چلنے لگتے یا اس (کی برکت) سے زمین (کی مسافت) بآسانی طے کی جاتی یا اُس کی برکت

الموتى بل لله الأمر جميعا أفلم ييأس الذين آمنوا أن

مُردوں کے ساتھ گفتگو ہو سکتی (تو بھی یہ لوگ راہِ راست اختیار کرنے والے نہیں تھے) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) سارا اختیار اسی کو ہے تو کیا (ابھی) اطمینان

لو يشاء الله لهدى الناس جميعا ولا يزال الذين كفروا

کہ اگر خدا چاہتا تو سب لوگوں کو ہدایت کر دیتا — اور جو لوگ منکر ہیں (یعنی کفار مکہ) ان کو ان کے کرتوت کی سزا میں (کوئی نہ کوئی)

تصيبهم بما صنعوا قارعة أو تحل قريبا من دارهم حتى

مصیبت پہنچتی ہی رہے گی (جو ان سب کو گھر) آتی رہے گی یا ان (کو نہ پہنچے گی تو ان کے) رہنے کی بستی کے آس پاس آ نازل ہوگی یہاں تک

يأتي وعد الله إن الله لا يخلف الميعاد ○ ولقد استهزئ

کہ خدا کا (آخری) وعدہ (فتح مکہ) آ پورا ہو کچھ شک نہیں کہ خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا ف — اور (اے پیغمبر)

برسل من قبلك فأمليت للذين كفروا ثم أخذتهم

تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اُڑائی جا چکی ہے تو ہم نے (چند روز) منکروں کو مہلت دی پھر (آخر کار) اُن کو دھر پکڑا

فكيف كان عقاب ○ أفمن هو قائم على كل نفس بما كسبت

تو (تم نے دیکھا کہ) ہماری سزا (کیسی سخت) تھی — تو کیا جو (خدا) ہر ایک شخص کے اعمال کی خبر رکھتا ہے (اُن کو بے سزا چھوڑ دے گا)

ف مطلب یہ کہ کافر اپنی بدکرداریوں کی پاداش میں اُس چین سے تو نہیں بیٹھنے پائیں گے یا تو خود اُن پر کوئی مصیبت نازل ہوتی رہے گی یا اُن کے آس پاس کے لوگوں پر یہاں تک کہ ایک دن اسلام کو پورا پورا غلبہ ہوگا جس کا خدا نے وعدہ کر رکھا ہے اور ایسا ہی ہوا کہ مسلمان فتوحات کرتے کرتے آخر خود شہر مکہ پر جا قابض ہوئے ۱۲

منزل ۳

ع ۵ ۴ ۱۰

قف

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

اور یہ لوگ اللہ کے لیے (دوسرے دوسرے) شریک ٹھہراتے ہیں (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ تم (ان شریکوں) کے نام تو لو یا تم خدا کو ایسے شریکوں

الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ

(کی خبر دیتے ہو) زمین میں (کہ وہ بستے ہیں) یا (زبانی) اوپری (بے اصل) باتیں بناتے ہو بات یہ ہے کہ منکروں کو اپنی چالاکیاں بھلی معلوم ہوتی ہیں

وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝

اور (یوں) راہ (راست) سے رُکے ہوتے ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو کوئی اس کا راہ دکھانے والا نہیں

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ

ان لوگوں کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی) عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) البتہ بہت (زیادہ) سخت ہے اور

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ

خدا (کے غضب) سے کوئی اُن کا بچانے والا نہیں پرہیزگاروں کے لیے جس باغ (بہشت) کا وعدہ کیا جا رہا ہے اس کا حال یہ ہے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ

کہ اس کے تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہوں گی اس کے پھل سدا بہار اور (اسی طرح) اس کی چھاؤں یہ ہی اُن لوگوں کا انجام ہے جو (دنیا میں)

اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

پرہیزگاری کرتے رہے اور کافروں کا انجام ہی دوزخ - اور (اے پیغمبر) جن (مسلمانوں) کو ہم نے (یہ) کتاب دی ہے

يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ

وہ تو جو (جو احکام) تم پر اتارے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے ہیں اور دوسرے فرقے اس کی بعض باتوں کا انکار رکھتے ہیں

قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ

(تم ان منکروں سے) کہو کہ (تم مانو یا نہ مانو تمہارا اختیار ہے) مجھ کو تو یہی حکم ملا ہے کہ میں خدا ہی کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں میں (تم)

اِلَيْهِ مَاٰبِ ۝ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ

(کو بھی) اسی کی طرف (بلاتا ہوں اور اسی کی طرف) رجوع کرتا ہوں ف اور ایسا ہی (جیسا کہ یہ قرآن ہے) ہم نے اس کو فرمان (زبان) عربی اتارا ہے تاکہ اہل عرب سمجھیں

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ

اس کے بعد بھی کہ تم کو علم ہو چکا ہے تم نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو پھر خدا کے مقابلے میں نہ کوئی تمہارا حامی ہوگا اور

لَا وَاقٍ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ

نہ کوئی بچانے والا - اور تم سے پہلے بھی ہم نے (بہتیرے) پیغمبر بھیجے اور ہم نے اُن کو

اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ

بیبیاں بھی دیں اور اولاد (بھی دی) اور کسی رسول کی طاقت نہ تھی کہ بے حکم خدا کوئی معجزہ لا دکھائے

ف ہم نے ترجمے میں الذین اتینہم الکتاب سے مسلمان مراد لیے ہیں مگر ان لفظوں سے اکثر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ مراد ہوتے ہیں سو اگر یہاں بھی ہوں تو بھی مطلب ٹھیک بیٹھتا ہے اس صورت میں اُن یہودیوں اور نصرانیوں کی طرف اشارہ ہوگا جو مسلمان ہو گئے تھے جیسے پارے کے شروع میں بھی اسی طرح کی ایک آیت ہو گزری ہے ہم نے ترجمے میں یہی شق اختیار کی ہے ۱۲

منزل ۳

ع ۶ / ۱۱

اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗ

ہر ایک وقت (موعود) کے لیے (ہمارے ہاں ایک قسم کی) تحریر (ہوتی) ہے ف (پھر اُس میں سے) خدا جس کو چاہتا ہے منسوخ کردیتا ہے اور (جس کو چاہتا ہے)

اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ

اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ موجود) ہے (کہ اُس میں سب کچھ لکھا رہتا ہے) اور (اے پیغمبر عذاب و غیرہ کے) جیسے جیسے وعدے ان (کفار مکہ) سے ہم کرتے ہیں

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِى

(ہمارے احکام کا) پہنچا دینا تمہارا کام ہے اور (ان سے) حساب لینا ہمارا (کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم (فتوحات اسلام سے)

الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ

مُلک کو سب طرف سے دباتے چلے آتے ہیں اور اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے کوئی (شخص ذی اختیار ہو کر) اُس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا

وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ

اور وہ بڑی جلدی حساب لینے والا ہے اور جو لوگ اِن (کفار مکہ) سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی پیغمبروں کی مخالفت میں اپنی اپنی تدبیریں کیں (تو کیا ہوا) تدبیریں

جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى

سب ہی کی ہیں جو شخص جو کچھ کر رہا ہے خدا کو (سب) معلوم ہے اور کافروں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کس کا انجام بخیر ہے

الدَّارِ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

اور (اے پیغمبر) منکر کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو تو (تم ان سے) کہو

شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝

کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ اور جن کے پاس (آسمانی) کتابوں کا علم ہے (اور اُن میں میری نسبت پیشین گوئیاں موجود ہیں) گواہ بس ہیں

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَهِىَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ابراہیم مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | باون آیتیں ہیں اور سات رکوع

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۵

الٓر (اے پیغمبر یہ قرآن ایک بہت ہی اعلیٰ درجے کی) کتاب (ہے) اس کو ہم نے تم پر اس غرض سے اتارا ہے کہ تم لوگوں کو اُن کے پروردگار کے حکم سے (کفر کے) اندھیرے

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى

(یعنی) اُس (ذات پاک) کے رستے پر (لاؤ) جو (سب پر) زبردست (اور ہمہ وقت اور ہر حال میں) تعریف کے لائق ہے (یعنی) اللہ کہ اُسی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ۝

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور عذاب سخت (کے اعتبار) سے (جو آخرت میں ہونے والا ہے) کافروں (کے حال) پر (بڑا سخت) افسوس ہے

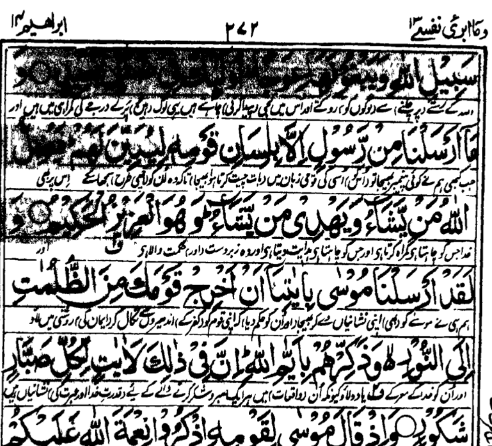
الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ

کہ یہ لوگ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند رکھتے اور

ف مطلب یہ ہے کہ جتنے واقعات ہیں ازانجملہ معجزہ بھی ہے سب کا ایک وقت مقرر ہے جلدی کرنے سے کوئی کام وقت سے پہلے نہیں ہو سکتا واقعات کے لیے ایک طرح کا دفتر ہو تو ایسا ہے کہ اُس میں خدا کی مرضی سے ردّ و بدل بھی ہوتا رہتا ہے اور ایک حکم قطعی ہے وہ کبھی نہیں مٹتا اور نہ بدلتا ہے پہلے کو قضائے معلق کہتے ہیں اور دوسرے کو قضائے مبرم ۱۲

منزل ۳

ع ۶ ۱۲



سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولٰٓئِكَ فِي ضَلٰلٍ بَعِيدٍ ○ وَ

اللہ کے رستے (پر چلنے) سے (لوگوں کو) روکتے اور اس میں کجی (پیدا کرنی) چاہتے ہیں یہی لوگ (پرلے) درجے کی گمراہی میں ہیں اور

مَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ

جب کبھی ہم نے کوئی پیغمبر بھیجا تو (اس) اسی کی قومی زبان میں (بات چیت کرتا ہوا بھیجا) تاکہ وہ ان کو (اچھی طرح) سمجھا سکے اس پر بھی

اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ وَ

خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے اور

لَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَآ أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ

ہم ہی نے موسیٰ کو (بھی) اپنی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو (کفر کے) اندھیرے سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لاؤ

إِلَى النُّورِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيّٰىمِ اللّٰهِ ۚ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

اور ان کو خدا کے معرکے ف۲ یاد دلاؤ کیونکہ ان (واقعات) میں ہر ایک صبر و شکر کرنے والے کے لیے (قدرت خدا اور عبرت کی) نشانیاں ہیں

شَكُورٍ ○ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور ان ہی وقتوں کا تذکرہ بھی ہے کہ موسیٰ نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ (بھائیو) اللہ نے جو تم پر احسانات کیے ہیں ان کو یاد کرو

إِذْ أَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ

جب کہ (اس نے) تم کو فرعون کے لوگوں (کے ظلم) سے نجات دی کہ وہ تم کو بری طرح عذاب دیتے اور

أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِي ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تمہارے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر حلال کرتے (تاکہ تمہارا زور ٹوٹے) اور تمہاری عورت ذات (یعنی بیٹیوں) کو (کار خدمت کے لیے) زندہ

عَظِيمٌ ○ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِنْ

(تمہارے صبر کی) بڑی آزمائش تھی اور (وہ وقت بھی یاد رہے) جب تمہارے پروردگار نے جتا دیا تھا کہ اگر (ہمارا) شکر کرو گے تو ہم تم کو اور زیادہ (نعمتیں)

كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ○ وَقَالَ مُوسٰٓى إِنْ تَكْفُرُوٓا أَنْتُمْ

تم نے ناشکری کی تو (تم کو معلوم رہے کہ) ہماری مار (بھی بڑی) سخت (مار) ہے اور موسیٰ نے (اپنی قوم کے لوگوں سے یہ بھی) کہا کہ اگر تم

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۙ فَإِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ○ أَلَمْ يَأْتِكُمْ

اور جتنے لوگ روئے زمین پر ہیں وہ سب (کے سب) مل کر بھی (خدا کی) ناشکری کرو تو خدا کو ذرا بھی پروا نہیں کیونکہ وہ بے نیاز (اور) سزاوار حمد ہے

نَبَؤُا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ

ان کے حالات نہیں پہنچے جو تم سے پہلے (ہو گزرے) ہیں (یعنی) نوح کی قوم اور عاد کی اور ثمود کی اور (دوسرے لوگ) جو

مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ ۗ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

ان کے بعد ہوئے جن کی خبر بس خدا ہی کو ہے ان کے پیغمبر معجزے لے لے کر ان کے پاس آئے اور جیسا دستور ہے ان کو باتیں سنا سنا کر تھکا گئے

ف۱ منکرین کے اعتراضوں میں سے ایک بوتگا بے تکا اعتراض یہ بھی تھا کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور عربی ہماری اور اس مدعی پیغمبری کی مادری زبان ہے ہو نہ ہو یہ شخص آپ بناتا اور خدا کی طرف منسوب کر دیتا ہے کہ اس کا کلام ہے اور بولنا انصاف... ہم چاہیں تو ایسا کلام ہم بھی بنا لیں پس اگر واقع میں خدا کو کسی پیغمبر کا بھیجنا منظور تھا تو ایسا شخص بھیجتا جس کی بولی میں ہم کلام نہ کر سکتے خدا نے اس اعتراض کا نہایت معقول جواب دیا اور اس کلام کے معنی کا خلاصہ کہ اہل عرب ہیں کہ وہی اعتراض پیش لاتے تھے اور خدا کو منظور تھا کہ ان لوگوں کی اخلاقی حالت سب سے زیادہ بگڑی ہوئی ہے پہلے ان ہی کو درست کیا جائے اور پیغمبر کا کام وہیں کہ ان کے ذریعے سے دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح ہے ۱۲

ف۲ معرکوں سے بڑے مشہور اور قابل یادگار واقعات مراد ہیں جیسے نوح کا طوفان فرعون کا ڈوبنا قارون کا گھر بار سمیت زمین میں دھنسنا وغیرہ وغیرہ ۱۲

ع ۱۳ منزل ۳ مع ۶

فَرَدُّوٓا اَيْدِيَهُمْ فِيٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

تو انھوں نے ان کے ہاتھوں کو ان ہی کے مونہوں پر رکھ دیا وا اور بولے جو حکم تم (خدا کی طرف سے) دے کر بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے

وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

اور جس (دین) کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہم تو اس کی نسبت بڑے شک و شبہ میں (پڑے) ہیں۔ ان کے پیغمبروں نے (ان سے) کہا

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ

کیا (تم کو) خدا (کے بارے) میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے (اور) وہ تم کو اس لئے (اپنی طرف) بلاتا ہے کہ تمہارے گناہ بخشے

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

اور ایک وقت مقرر تک تم کو (دنیا میں) آرام سے رہنے دے وہ کہنے لگے کہ تم بھی تو ہم

بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۭ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَا

ہماری ہی طرح کے آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ جن (معبودوں) کو ہمارے بڑے پوجتے آئے ہیں ان (کی پرستش) سے ہم کو روک دو

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا

(اچھا) تو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو ہم کو (ہماری خواہش کے مطابق) کوئی (صاف) صریح معجزہ لا دکھاؤ۔ ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَمَا

(ہم) تمھاری ہی طرح کے آدمی ہیں مگر خدا اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے (اپنا) فضل کرتا (اور اس کو خدمت پیغمبری سے سرفراز فرماتا) ہے اور

كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ

بے حکم خدا ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تم کو لا دکھائیں اور اللہ ہی پر

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَي اللّٰهِ وَقَدْ

(سب) ایمان والوں کو بھروسا رکھنا چاہئے وا اور ہمارے لئے کیا (عذر) ہو سکتا ہے کہ اللہ پر بھروسا نہ رکھیں حالانکہ

هَدٰىنَا سُبُلَنَا ۭ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰي مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ

ہمارے (دین کے) رستے (جن پر ہم چلتے ہیں) اسی نے ہم کو بتائے ہیں اور جو ایذائیں تم ہم کو پہنچاتے رہے ہو (اب تک بھی) ہم سہتے

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ

اور توکل کرنے والوں کو چاہئے کہ خدا ہی پر توکل کریں۔ اور سرکشوں نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ

لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ

ہم تم کو اپنے ملک سے ضرور نکال باہر کریں گے یا (مار کر) تم پھر ہمارے مذہب میں جاؤ گے اس پر پیغمبروں کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ

کہ ہم (ان) سرکش لوگوں کو ضرور غارت کریں گے اور ان کے (غارت ہونے کے) پیچھے ضرور تم کو اسی سرزمین میں بسائیں گے

وا الفاظ قرآنی میں دو ضمیریں ہیں ایک ایدیہم کی دوسری افواہہم کی ان دونوں ضمیروں کے مرجع کے متعین کرنے میں مفسرین نے بہت تجویزیں کی ہیں بعض نے دونوں ضمیروں کا مرجع پیغمبروں کو ٹھیرایا بعض نے ایدیہم کی ضمیر کا مرجع کافروں کو اور افواہہم کی ضمیر کا مرجع پیغمبروں کو اور ہر ایک صورت میں مطلب کی ایک توجیہ کردی سب کا حاصل یہ ہے کہ کافروں نے پیغمبروں کی بات کو نہ مانا ان کو نہ سننے دیا یا ان کی باتوں پر خوب کھل کھلا کھل کھلا کر ہنسے یہاں تک کہ ضبط نہ ہو سکے لئے اپنے مونہہ بند کر لئے یا پیغمبروں کی باتوں پر براہ تعجب دانتوں میں انگلیاں رکھ لیں اور ایک توجیہ جو ہم کو سوجھی ہم نے ترجمے میں اختیار کی ۱۲

وا یعنی ہم کو بھی خدا کی ذات پر بھروسا ہے کہ وہ معجزے سے یا کسی اور طرح ہم کو تم پر غلبہ دیگا ۱۲

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ○ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ

یہ صلہ اس شخص کا ہی جو ہمارے حضور میں (اعمال کی جوابدہی کے لیے) کھڑے ہونے سے ڈرا اور (نیز) ہمارے عذاب سے ڈرا اور پیغمبروں نے چاہا کہ (ان کا

كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ○ مِنْ وَرَائِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ ○

ہر ایک سرکش ضدی ہلاک ہوا (یہ تو دنیا کی سزا تھی اور) اس کے بعد اس کے لیے دوزخ ہی اور وہاں اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا

يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

کہ اس کو زبردستی چسکیاں لے لے کر پیے گا اور (پھر بھی) اس کے گلے سے نہ اتار سکے گا اور موت (کا یہ کہ اس کو) ہر طرف سے آتی (ہوئی دکھائی دیتی) ہی

وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَائِهِ عَذَابٌ غَلِيظٌ ○ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور وہ (پھر بھی) نہیں مرتا اور اس کو (آگے) عذاب سخت (رکھی) درپیش ہی۔ جو لوگ اپنے پروردگار کو نہیں مانتے ان کی مثال ایسی ہی

بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ

کہ ان کے عمل (نیک) گویا راکھ (کا ڈھیر) ہیں کہ آندھی کے دن اس کو ہوا لے اڑی (اسی طرح)

لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ○

جو (اعمال نیک) یہ لوگ (دنیا میں) کر گئے ہیں ان میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آئے گا پرلے درجے کی ناکامیابی یہی (کہلاتی) ہی

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ

(اے آدم زاد) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو (ضرور کسی) مصلحت ہی سے پیدا کیا ہی اگر چاہے تو تم (سب) کو فنا کر

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ○ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ○ وَبَرَزُوا

نئی خلقت کو لا بسائے۔ اور یہ خدا پر کچھ دشوار نہیں اور (قیامت کے دن)

لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ

سب کے سب خدا کے روبرو نکل کھڑے ہوں گے تو جو لوگ (دنیا میں) کمزور (تھے اس وقت) ان لوگوں سے جو بڑی عزت رکھتے تھے کہیں گے

تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا

کہ ہم تو تمہارے قدم بقدم چلنے والے تھے تو کیا (آج) تم عذاب خدا میں سے کچھ (تھوڑا سا) ہم پر سے ہٹا سکتے ہو وہ کہیں گے کہ (بھائی ہم تو آپ ہی عذاب میں ہیں)

لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا

اگر خدا ہم کو نجات کا کوئی طریقہ دکھاتا تو (وہ طریقہ ہم بھی) تم کو دکھا دیتے (اب) بے صبری کریں تو اور صبر کریں تو ہمارے (تمہارے) لیے (دونوں) یکساں ہیں

مِنْ مَحِيصٍ ○ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ

عذاب سے کسی طرح چھٹکارا نہیں اور جب (نیز) فیصلہ ہو چکے گا (اور لوگ شیطان کو الزام دیں گے) تو شیطان کہے گا کہ خدا نے تم سے

وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ

سچا وعدہ کیا تھا (سو اس نے پورا کیا) اور وعدہ تم سے میں نے بھی کیا تھا مگر میں نے تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی اور تم پر میری

منزل ۳

ع ۳ ۱۵

سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ

کچھ زبردستی تو تھی نہیں بات تو اتنی ہی تھی کہ میں نے تم کو (اپنی طرف) بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا تو اب مجھے الزام نہ دو بلکہ

لُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّيْ

اپنے تئیں الزام دو (آج) نہ تو میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو میں (آو رکے سے) مانتا ہی نہیں

كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

کہ تم مجھ کو (اس سے) پہلے (دنیا میں) شریک (خدا) بناتے تھے اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نافرمان ہیں اُن کو (قیامت کے دن) بڑا دردناک

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور جو لوگ (ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (بہشت کے) باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے تلے

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۭ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ○ اَلَمْ تَرَ

نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اپنے پروردگار کے حکم سے اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے وہاں اُن کی (ملاقات کے وقت کی) دعا

كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ

کہ خدا نے نیک بات (یعنی مثلاً کلمۂ توحید) کی کیسی (اچھی) مثال دی ہے کہ (نیک بات) گویا ایک پاکیزہ درخت ہے اُس کی جڑ مضبوط ہے

وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ○ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ وَ

اور اُس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت (اپنے) پھل لاتا رہتا ہے اور

يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ وَمَثَلُ

اللہ لوگوں کے لیے (اس واسطے) مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سوچیں سمجھیں اور

كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

گندی بات (یعنی مثلاً کلمۂ شرک) کی مثال گندے درخت کی سی ہے کہ (جب چاہا) زمین کے اوپر (اوپر) سے اکھاڑ پھینکا ف۲ اُس کو

مِنْ قَرَارٍ ○ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

کچھ ٹھیراؤ تو ہی نہیں ف۳ جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کو پکی بات (یعنی کلمۂ توحید) کی برکت سے اللہ دنیا میں بھی (ایمان پر) ثابت (قدم)

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ڐ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ

اور آخرت میں (بھی) ثابت قدم رکھے گا۔ یعنی سوال و جواب کے وقت اُن کو کسی طرح کی لغزش نہ ہوگی) اور اللہ نافرمان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور

مَا يَشَآءُ ○ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا

جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جنھوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے میں ناشکری کی اور (آخر کار)

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ○ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۭ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ وَ

اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر۔ (یعنی) جہنم میں لے جا اتارا کہ (وہ سب) اُس میں داخل ہوں گے اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے ف اور

ف کفار مغلوب ہوئے کچھ لڑائیوں میں مارے گئے کچھ جلاوطن ہوئے دنیا میں تو یوں برباد ہوئے اور آخرت میں جہنم داخل ۱۲۔

ف۱ مطلب یہ کہ جنتی جب جب ایک دوسرے سے ملیں گے خوش ہو ہو کر ایک دوسرے سے سلام علیک کریں گے جس کے یہ معنی ہیں کہ تم سلامت رہو تو یہ سلام جنتیوں کا سلام ہے یا شاید فرشتوں کا سلام ہو کہ وہ بھی جنتیوں کو سلام کریں گے بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے کہ خدا بھی جنتیوں کو سلام کرے گا جیسا کہ سورۂ یاسین میں ہے سلامٌ قولاً من ربٍّ رحیم اللہ اللہ کیا بندہ نوازیاں ہیں ۱۲

ف۲ اجتثت من فوق الارض کے ایک معنی عبارت سے نکلتے ہوئے یہ بھی ہیں کہ زمین کے اوپر (اوپر) سے تم کھڑا ہوا ۱۲

ف۳ یعنی اہل توحید کی بات نہایت ہی معقول اور مستحکم ہے اور اہل کفر و شرک کا دعویٰ بہت ہی بودا بے اصل ہے ۱۲

ف۴ اس آیت میں کفار قریش کی طرف اشارہ ہے کہ خدا نے اُن میں سے ایک پیغمبر بھیج کر اُن پر بڑا ہی احسان کیا تھا اُنھوں نے اس احسان کے بدلے میں ناشکری کی اور پیغمبر کی یہاں تک مخالفت کی کہ مجبور ہو کر اُن کو چھوڑ دینا پڑا اور آخر کار مسلمانوں کے ساتھ لڑائیاں ٹھنیں

منزل ۳

ع ۱۶

جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ

ان لوگوں نے اللہ کے مدمقابل (دوسرے معبود) کھڑے کیے ہیں تاکہ (لوگوں کو) اس کے رستے سے گمراہ کریں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (خیر چند روز)

مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ۝ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

تو تم کو دوزخ کی طرف جانا ہی ہے (اے پیغمبر) ہمارے بندے جو ایمان لائے ہیں ان سے کہو کہ نمازیں پڑھا کریں

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ

اور اس سے پہلے کہ (قیامت کا) دن آموجود ہو جب کہ نہ (اعمال کی) خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی (محبت چلے گی) ہماری دی ہوئی روزی میں

اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

(راہ خدا میں) چھپے (چھپے) اور ظاہر (ظہور) خرچ کرتے ہیں۔ اللہ ہی (ایسا قادر مطلق) ہے جس نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا

اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر پانی کے ذریعے سے (درختوں کے) پھل نکالے کہ وہ تم لوگوں کی روزی ہے

لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۝

اور کشتیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلیں اور (نیز) ندیوں کو تمہارے اختیار میں کر دیا

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝

اور (اسی طرح ایک اعتبار سے) سورج اور چاند کو تمہارے اختیار میں کر دیا کہ دونوں برابر چکر کھا رہے ہیں اور (ایسا ہی ایک طرح سے) رات اور دن کو

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

اور جو کچھ تم کو درکار تھا بقدر مناسب تم کو دیا اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ان کو پورا پورا گن نہ سکو

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ

کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا ہی بے انصاف (اور) بڑا ہی ناشکرا ہے ف اور (اے پیغمبر اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیم نے (خدا سے) دعا کی کہ اے میرے (پروردگار)

هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝

اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ کر اور مجھ کو اور میری نسل کو اس (گمراہی) سے بچا کہ لگیں بتوں کو پوجنے

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ

اے میرے پروردگار کچھ شک نہیں کہ ان بتوں نے اکثر لوگوں کو گمراہ کیا ہے ف۲ تو جس نے میری پیروی کی وہ

مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ رَبَّنَآ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ

میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو تو بخشنے والا مہربان ہے ف۳ اے ہمارے پروردگار میں نے

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا

تیرے معزز گھر (خانہ کعبہ) کے پاس (اس) بیابان (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں اپنی کچھ اولاد (لاکر) بسائی ہے تاکہ اے ہمارے پروردگار

ف۱ کشتی اور ندی اور سورج اور چاند اور رات اور دن کو آدمی کے اختیار میں کر دینے کے یہ معنی ہیں کہ آدمی ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتا اور اپنا کام لیتا ہے ورنہ حقیقت میں تمام چیزیں خدا کے اختیار میں ہیں مگر ان چیزوں پر اختیار چلانے کے مدارج مختلف ہیں کشتی پر یہ اختیار ہے کہ ہم اس کو جدھر کو چاہیں چلائیں یا لنگر کر دیں یا تیز چلائیں یا آہستہ چلائیں ندیوں پر یہ اختیار ہے کہ ان کا رخ بدل دیں ان کا پانی ایک طرف کو کاٹ دیں سورج اور چاند پر یہ اختیار ہے کہ ان کی روشنی سے کام لیں ان کے پتے سے جنگلوں اور دریاؤں میں سمت دریافت کریں مہینوں اور برسوں کے حساب کریں علیٰ ہذا القیاس رات اور دن ۱۲ ف۲ چونکہ لوگ بتوں کی پرستش کرتے ہیں اس تعلق سے گمراہ کر دینے کو ان کی طرف منسوب کیا ورنہ بت پرست حقیقت میں گمراہ ہوئے اپنی غلطی سے اور بت ان کی گمراہی کا ذریعہ ہوئے ۱۲ ف۳ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے پہلے اپنے اور اپنی نسل کے حق میں دعا کی پھر امت میں سے جو لوگ ان کے پیرو تھے ان کو بھی دعا میں شامل کر لیا اور یہ بالکل مقتضائے طبیعت بشری کے مطابق ہے اول خویش بعدہ درویش ۱۲

ل ۳ منزل ع ۵/۷ ۱۷

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ

یہ لوگ یہاں نمازیں پڑھیں تو ایسا کر (کہ لوگوں کے دل اِن کی طرف کو مائل ہوں) ف

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور (دوسرے ملکوں کی) پیداوار سے اِن کو روزی دے تاکہ یہ (تیرا) شکر کریں - اے ہمارے پروردگار جو (مطلب) ہم چھپاتے

مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي

اور جو ظاہر کرتے ہیں تجھکو (سب) معلوم ہیں اور اللہ پر کوئی چیز چھپی نہیں رہتی (نہ) زمین میں اور نہ

السَّمَاۗءِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ

آسمان میں ف۲ خدا کا شکر ہے جس نے مجھکو باوجود بڑھاپے کے اسمٰعیل اور

اِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

اسحٰق (دو دو بیٹے) عنایت کیے کچھ شک نہیں کہ میرا پروردگار دعا کو سنتا ہے - اے میرے پروردگار مجھکو توفیق دے کہ میں نماز پڑھا کرتا رہوں

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

اور نہ صرف مجھکو بلکہ میری اولاد کو (بھی) اور اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرما - اے ہمارے پروردگار جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے مجھکو اور

وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

اور (سب) ایمان والوں کو بخش دیجیو اور (اے پیغمبر) ایسا نہ سمجھنا کہ خدا اِن ظالموں (یعنی کفارِ مکہ) کے اعمال سے غافل ہے

عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ڛ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝

(اور یہ جو فوراً اِن پر عذاب نازل نہیں ہوتا اُس کی وجہ) بس (یہی ہے کہ) خدا اِن کو اُس دن تک کی مہلت دے رہا ہے جب ڈر کے مارے خوف کے لوگوں کی

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ

اپنے سر اٹھائے بھاگے چلے جا رہے ہیں (اور) ٹکٹکی بندھی ہوئی ہے کہ جدھر کو دیکھ رہے ہیں اُدھر سے نگاہ پھر اِن کی طرف کو لوٹ کر نہیں آتی اور اِن کے دل

هَوَاۗءٌ ۝ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

(ہیں کہ) ہوا ہوئے چلے جاتے ہیں - اور (اے پیغمبر) لوگوں کو اُس دن (کے آ پہنچنے) سے ڈراؤ جب اُن پر عذاب آ نازل ہوگا تو جو لوگ نافرمانی کرتے رہے

ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۭ

کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو تھوڑی سی مدت کی مہلت اور دے تو اب کی بار ہم تیرے بلانے پر اٹھ کھڑے ہونگے اور پیغمبروں کے پیچھے ہو لیں گے

اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۝ وَّسَكَنْتُمْ

(تو اُن کو جواب دیا جائے گا کہ) کیا تم (وہی لوگ) نہیں ہو جو اس سے پہلے قسمیں کھایا کرتے تھے (اور ایک دوسرے سے کہا کرتے تھے) کہ تم کو کسی طرح

فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ

(ہی) زوال نہیں ہوگا اور جن لوگوں نے (ہماری نافرمانی کر کے) آپ اپنے اوپر ظلم کیے تھے اُن ہی کے گھروں میں تم بھی رہے اور تم پر (یہ بھی) ظاہر ہو چکا تھا کہ

ف۳ اوپر کی طرف اٹھانے کو اِقناع کہتے ہیں ۱۲

ف۱ حج کے لیے جانا یہی لوگوں کے دلوں کا اہلِ مکہ کی طرف مائل ہونا ہے کہ حج کو جاتے ہیں تو لوگ اہلِ مکہ کے ساتھ بہت کچھ سلوک کرتے ہیں اور یوں بھی اہلِ مکہ کو مسلمانوں سے فائدے پہنچتے رہتے ہیں ۱۲

ف۲ ابراہیم علیہ السلام کی دو بیبیاں تھیں سارہ اور ہاجرہ اور دونوں سوکنوں میں بنتی نہ تھی چنانچہ ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ کو اُن کے بیٹے اسمٰعیل سمیت اس مقام پر لے آئے جہاں اب شہرِ مکہ آباد ہے تو ظاہر میں ابراہیم علیہ السلام کی ملکِ شام سے آنے کی وجہ دونوں بیبیوں کی ناسازگاری تھی مگر بڑا مطلب یہ بھی تھا کہ کوہستانِ مکہ میں خدائے واحد کی پرستش قائم ہو اور ربنا لیقیموا الصلوٰۃ کی صراحت ہمارے اس خیال کی تائید کر رہی ہے دوسری تاویل یہ ہے کہ جب انسان ایک خیال میں مستغرق ہوتا ہے اور خصوصیت کے ساتھ عرضِ مطلب کرتا ہے تو جیسے جیسے خیال اس کو آتے جاتے ہیں ظاہر کرتا جاتا ہے ابھی اپنی اولاد کے لیے دعائے رزق کر رہے تھے پھر خدائے دانا سے نہاں و آشکار ہونے کا بیان ہے ۱۲

منزل ۳

ع ۷



وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ

اور ہم نے تمہارے (سمجھانے کے) لیے (بہتیری) مثالیں بھی بیان کر دی ہیں۔ اور وہ لوگ بھی اپنی چالیں چلتے ہیں اور ان کی (سب) چالیں خدا

وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ

اور اگرچہ ان کی چالیں (اس بلا کی) تھیں کہ پہاڑوں کو جگہ سے ٹال دیں (مگر) کوئی تدبیر پیش نہ گئی، تو (اے پیغمبر) ایسا خیال نہ کرنا کہ خدا

مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ

جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کر چکا ہے اس کے خلاف کرے گا بے شک خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے۔ (مگر یہ بدلہ پورا پورا) اس دن لیا جائے گا

الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ ۖ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(یہ) زمین بدل کر دوسری طرح کی زمین کر دی جائے گی اور (علیٰ ہذا القیاس) آسمان اور (سب) لوگ خدائے واحد (و) زبردست کے سامنے

وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُمْ

اور (اے پیغمبر) تم اس دن گنہگاروں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں گے

مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ

تارکول کے ان کے کرتے ہوں گے اور ان کے مونہوں کو آگ لگی ہوگی (اور یہ تمام سختیاں) اس غرض سے (کی جائیں گی) کہ خدا ہر شخص کو

مَا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ هَٰذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا

اس کے کیے کا بدلہ دے۔ بے شک خدا کو حساب لیتے کچھ بھی دیر نہیں لگتی۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے ایک اطلاع نامہ ہے اور (اس کو) نازل کرنے سے غرض یہ ہے کہ

بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

اس کے ذریعے سے لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرایا جائے اور تاکہ (سب کے سب) معلوم کر لیں کہ خدا ہی ایک معبود ہے اور تاکہ جو لوگ عقل رکھتے ہیں نصیحت پکڑیں

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ

سورہ حجر مکے میں نازل ہوئی اور اس کی ننانوے آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ ۝

الرٰ۔ یہ (خدا کی) کتاب یعنی قرآن کی (چند) آیتیں ہیں جس کے مطالب ظاہر ہیں (اور ہر شخص کی سمجھ میں آسکتے ہیں)

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ذَرْهُمْ

(ایک دن) ہوگا کہ کافر بہتیرے ہی ارمان کریں گے کہ (اے کاش) ہم بھی مسلمان ہوتے۔ تو (اے پیغمبر) ان کو ان ہی کے حال پر رہنے دو

يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَهْلَكْنَا

کہ کھائیں (پئیں) اور دنیا کے چند روزہ فائدے اٹھالیں اور (طول) امل ان کو غافل کیے رہے پھر آخر (قیامت میں) تو ان کو معلوم ہو

منزل ۳

الجزء الرابع عشر ۱۴

ف مطلب یہ ہے کہ فرشتے ایسے مواقع پر عذاب ہی لے کر آتے ہیں اور جب عذاب آیا تو پھر مہلت کیسی ١٢ ف یہ قرآن کے حق میں پیشین گوئی ہے اور کیسی عمدہ طرح پر پوری ہو رہی ہے



مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا

کوئی بستی غارت نہیں کی مگر اُس (کی تباہی) کے لیے ایک میعاد مقرر (پہلے سے) لکھی ہوئی (موجود) تھی۔ کوئی اُمت نہ اپنے وقت سے آگے بڑھ

وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ

اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے اور (اے پیغمبر) کفار مکہ تم سے اس طرح پر خطاب کرکے کہتے ہیں کہ اے وہ شخص جس پر نصیحت (کی کتاب) نازل ہوئی ہے تو

لَمَجْنُوْنٌ ۝ لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰۤئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

تو دیوانہ ہے۔ اگر تو (اپنے دعوے میں) سچا ہے تو فرشتوں کو ہمارے سامنے کیوں نہیں لا کھڑا کرتا

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰۤئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝ اِنَّا

سو ہم فرشتوں کو نہیں بھیجا کرتے مگر فیصلے کے لیے اور (فرشتے نازل ہوں تو) پھر ان کو مہلت بھی نہ دی جائے ف بے شک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ

ہم ہی نے قرآن اُتارا ہے اور بے شک ہم ہی اُس کے نگہبان بھی ہیں ف اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے

قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا

پہلے بھی اگلے لوگوں (کے بہت سے) گروہوں میں (پیغمبر) بھیجے تھے۔ اور (ان لوگوں کا بھی یہی دستور تھا کہ) جب جب اُن کے پاس پیغمبر آتا

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اُس کی ہنسی اُڑاتے (تو جس طرح اگلے لوگ اپنے پیغمبروں کے ساتھ تمسخر کرتے تھے) اسی طرح ہم (اس) کا فروں کے دلوں میں (ابھی یہی)

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَوْ فَتَحْنَا

یہ قرآن پر ایمان لانے والے نہیں اور یہ رسم (کچھ انوکھی نہیں) اگلوں (ہی) سے ہوتی چلی آئی ہے اور اگر ہم

عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْۤا اِنَّمَا

ان لوگوں پر آسمان کا ایک دروازہ بھی کھول دیں اور یہ لوگ دن دہاڑے اُس دروازے سے (آسمان پر) چڑھ بھی جائیں تو بھی یہی کہیں گے کہ

سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ جَعَلْنَا

ہماری آنکھیں متوالی ہو گئی ہیں (بلکہ) یہ نہیں تو ہم پر کسی نے جادو کر دیا ہے اور ہم ہی نے

فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ

آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے اُس کو (ستاروں سے) آراستہ کیا اور ہر

شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ

شیطان مردود سے اُس کی حفاظت کی (کہ وہاں شیاطین میں سے کوئی جانے نہیں پاتا) مگر چوری چھپے کوئی بات سن بھاگے تو شہاب کا

مُّبِيْنٌ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا

اور ہم نے زمین کو پھیلایا (کہ آدمی اور جانور اُس پر بسیں) اور ہم نے اُس میں (میخ کی طرح بھاری بوجھل) پہاڑ گاڑ دیئے (کہ زمین ایک جگہ قائم



فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ○ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَ

اس میں ہر ایک چیز مناسب اگائی۔ اور (علاوہ بریں) ہم (ہی) نے زمین میں تم لوگوں کی معاش کے سازوسامان مہیا کیے اور (نہ صرف تمہارے بلکہ دوسرے)

مَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ○ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ

جن کو تم روزی نہیں دیتے (بلکہ ہم دیتے ہیں) اور جتنی چیزیں ہیں ہمارے ہاں سب کے خزانے (کے خزانے بھرے پڑے) ہیں

وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ○ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا

مگر ہم ایک اندازہ معلوم (و مقرر) کے ساتھ اُن کو (مخلوقات کے لیے) بھیجتے رہتے ہیں اور ہم ہی ہواؤں کو چلاتے ہیں جو بادلوں (کو پانی) سے باردار کرتی ہیں ف۱

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ○ وَإِنَّا

پھر ہم (ہی) آسمان سے پانی برساتے پھر ہم (ہی) وہ (پانی) تم لوگوں کو پلاتے ہیں۔ اور تم لوگ تو اس کو جمع کر کے نہیں رکھ سکتے تھے اگر ہم نے ہی برسا دیا ہو ف۲

لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ○ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ

(اور لوگوں کو) جِلاتے اور ہم ہی (اُن کو) مارتے ہیں اور (سب کے مرے پیچھے) ہم ہی (اُن کے مال و متاع کے) وارث ہوں گے اور ہم اُن لوگوں کو بھی جانتے

مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ○ وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ

اور ہم اُن لوگوں کو بھی جانتے ہیں جو (تمہارے) بعد آنے والے ہیں اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں تمہارا پروردگار ہی (قیامت کے دن) اِن (سب) کو (اپنے حضور میں) جمع کرے

إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ

بلا شبہ وہ حکمت والا (اور سب باتوں سے) واقف ہے۔ اور ہم ہی نے گارے (اور) سڑے ہوئے گارے سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا ہو آدم کو پیدا کیا

مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ○ وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ مِن نَّارِ السَّمُومِ ○

اور ہم جنات کو آدم سے بھی پہلے لو کی گرمی سے پیدا کر چکے تھے

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن صَلْصَالٍ مِّنْ

اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گارے (اور) سڑے ہوئے گارے سے جو (سوکھ کر) کھنکھن بولنے لگتا

حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ○ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا

تو جب میں اُس کو پورا (بنا) چکوں اور اُس میں اپنی (طرف سے) روح پھونک دوں تو تم

لَهُ سَاجِدِينَ ○ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ○ إِلَّا إِبْلِيسَ

اُس کے آگے سر بسجود گر پڑنا چنانچہ تمام فرشتے سب کے سب (آدم کے سامنے) سر بسجود ہو گئے مگر ابلیس

أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ○ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ

کہ اس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔ (اس پر خدا نے) فرمایا کہ اے ابلیس تجھ کو کیا (وجہ مانع) ہوئی

مَعَ السَّاجِدِينَ ○ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن

کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہیں ہوتا۔ وہ بولا میں وہ نہیں کہ ایسے شخص کو سجدہ کروں جس کو تُو نے

منزل ۳ ع ۲/۱۰

ف۱ بات یہ ہے کہ تین چوتھائی کے قریب زمین کا بڑا حصہ سمندر ہے اور اسی لیے خشکی جس پر آبادی ہے ربع مسکون کہلاتی ہے آفتاب کی گرمی پا کر سمندر اور ہر سیلی اور گیلی چیز سے بھاپ اُٹھتی ہے۔ جو ہوا میں اُڑ کر جا کر بادلوں کی صورت میں دکھائی دیتی ہے پھر ہوا بادل کو اُڑائے اُڑائے پھرتی ہے یہاں تک کہ ایک خاص بلندی پر پہنچ کر اُس بھاپ کا مینہ بن جاتا ہے دیگچی میں پانی بھر کر نیچے آگ جلاؤ تو پانی سے بھاپ اُٹھے گی اور پھر وہ بھاپ چپنی کو لگ لگ کر پانی کی بوندیں بن جائے گی بعینہٖ یہی قاعدہ مینہ کا ہے بادل اصل میں پانی ہی ہے آفتاب کی گرمی سے بھاپ بنا اور پھر اُوپر کی خنکی پا کر پانی۔ مگر چونکہ بادل کو ہوا اُوپر لیے جاتی ہے اتنے تعلق کی وجہ سے فرمایا کہ ہوا بادل کو پانی سے باردار کرتی ہے گویا ہوا نر ہے اور بادل مادہ ۱۲

ف۲ اور یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ تم لوگ تو مینہ کے پانی کو جمع کرکے نہیں رکھتے مگر ہم مینہ کا پانی زمین کی سوتوں میں پہاڑوں میں جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسی کو تم لوگ پیتے رہتے ہو ۱۲۔

صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ○ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ○

کالے (اور) سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا ہے (سوکھ کر) کھنکھنانے لگتا ہے (خدا نے) فرمایا کہ (سجدہ نہیں کرتا) تو بہشت سے نکل جا کہ تو راندہ

وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ○ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي

اور روز جزا تک تجھ پر پھٹکار (برسا کرے گی)۔ (شیطان نے) کہا کہ اے میرے پروردگار (تو مجھ کو) اس روز تک کی مہلت دے

إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ○ إِلَىٰ يَوْمِ

جب کہ (بنی آدم قیامت میں دوبارہ) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے (خدا نے) فرمایا کہ (اچھا) روز (قیامت کے)

الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي

وقت معلوم تک کی تجھ کو مہلت (دی گئی)۔ شیطان نے کہا اے میرے پروردگار جیسا تو نے (بنی آدم کی خاطر) میری راہ ماری میں بھی

الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○

اور ان سب کو بہکاؤں گا۔ ہاں ان میں سے تیرے خاص بندے (کہ وہ تو میرے بہکانے میں آنے والے نہیں)

قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ○ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ

(خدا نے) فرمایا کہ (بس) یہی (خالص بندگی کی) ایک سیدھی سڑک ہے جو ہم تک (آپہنچتی ہے)۔ (جو) ہمارے بندے (ہیں)

عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ○ وَإِنَّ جَهَنَّمَ

اُن پر تیرا کسی طرح کا زور نہیں۔ ہاں گمراہوں میں سے جو کوئی تیرے پیچھے چلے (تو چلے)۔ اور (ان) ایسے تمام لوگوں سے

لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ○ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِّكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ

(ہمارے ہاں سے آخری) وعدہ جہنم کا بھی ہے۔ کہ اس کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے (میں داخل ہونے) کے لیے

جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ○ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ○ ادْخُلُوهَا

دوزخیوں کی ٹولیاں ہوں گی (الگ الگ رہے) جو پرہیزگار ہیں وہ (اس دن بہشت کے) باغوں اور چشموں میں ہوں گے (اور باغوں میں آتے وقت)

بِسَلَامٍ آمِنِينَ ○ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ

سلامتی (اور) خاطر جمع سے (تمام) (ان باغوں) میں تشریف لاؤ اور (دنیا میں ایک دوسرے کی طرف سے) ان کے دلوں میں کچھ رنجش رہی ہوگی تو

سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ○ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ○

تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (جیسے) بھائی بھائی۔ ان کو بہشت میں کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں گے

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ○ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ

(اے پیغمبر) ہمارے بندوں کو آگاہ کر دو کہ (ایک طرف) ہم بخشنے والے مہربان ہیں اور (دوسری طرف) ہمارا عذاب بھی بڑا

الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ○ وَنَبِّئْهُمْ عَن ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ○ إِذْ دَخَلُوا

موذی عذاب ہے اور ان کو ابراہیم کے مہمانوں کا حال سناؤ کہ جب ابراہیم کے پاس آئے

منزل ۳

ع ۳ / ۱۹ / ۲

وقف لازم

عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۝ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ

تو (پہلے) سلام کیا۔ ابراہیم نے (جواب سلام کے بعد) کہا کہ ہم کو تو تم سے ڈر لگ رہا ہے وہ بولے آپ (مطلق) خوف نہ کیجیے

اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ

ہم آپ کو ایک لائق فرزند (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری سناتے ہیں (ابراہیم نے) کہا کہ جب مجھے بڑھاپے نے آپکڑا تو تم خوش خبری دینے لگے

فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ

تو اب کاہے کی خوش خبری سناتے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ ہم آپ کو سچی خوش خبری سناتے ہیں تو آپ ناامید نہ ہوں

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ۝ قَالَ فَمَا

(ابراہیم نے) کہا کہ گمراہوں کے سوا ایسا کون ہے جو اپنے پروردگار کی رحمت سے ناامید ہو ف (پھر ابراہیم نے) کہا

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ

کہ (خدا کے بھیجے ہوئے) فرشتو! (اچھا) پھر آپ کو کیا مہم (درپیش) ہے (انھوں نے) جواب دیا کہ ہم (عذاب نازل کرنے کے لیے) ایک گنہگار قوم

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ

مگر لوط کا خاندان کہ ہم ان سب کو بچا لیں گے الا ان کی عورت (کہ اسے) ہم نے تاک رکھا ہے

اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ ۧ فَلَمَّا جَاۗءَ اٰلَ لُوْطِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ

کہ وہ پیچھے رہ جائے گی۔ پھر جب (خدا کے) بھیجے ہوئے (فرشتے) خاندان لوط کے پاس آئے (تو لوط نے) کہا

اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ

تم تو کچھ اجنبی (سے لوگ معلوم ہوتے) ہو۔ وہ کہنے لگے (نہیں) بلکہ جس (عذاب کے بارے) میں (تمھاری قوم کے لوگ) شک کرتے تھے

يَمْتَرُوْنَ ۝ وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

اور ہم (خدا کا) حکم قطعی لے کر تمھارے پاس آئے ہیں اور ہم (تم سے) سچ کہتے ہیں تو تم کچھ رات رہے سے اپنے (خاندان کے) لوگوں کو لے کر

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ

(اس بستی سے) نکل جاؤ اور تم ان (سب) کے پیچھے رہنا اور تم میں سے کوئی (پیچھے) مڑ کر نہ دیکھے اور

امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ۝ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ

جہاں (جانے کا) تم کو حکم دیا گیا ہے (یعنی ملک شام) اسی طرف کو (سیدھے) منہ کیے چلے جانا۔ اور ہم نے لوط کی طرف اس بات کی وحی بھیجی

هٰٓؤُلَاۗءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَجَاۗءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

صبح ہوتے ہوتے ان کی جڑ بنیاد کاٹ (کر پھینک) دی جائے گی اور ادھر تو یہ باتیں ہو رہی تھیں اور ادھر شہر کے لوگ (بارادہ بد) خوشیاں مناتے

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ۝

(لوط نے ان سے) کہا کہ یہ میرے مہمان ہیں تو (ان کے بارے میں) مجھکو فضیحت نہ کرو اور خدا سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو

ف یعنی میں خدا کی طرف سے ناامید نہیں ہوں بلکہ اپنی عمر کے لحاظ سے مجھکو تعجب معلوم ہوتا ہے ۱۲

منزل ۳ — ع ۴

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ

وہ بولے (کیوں جی) ! کیا ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں کی ممانعت نہیں کر دی تھی (کہ اُن کو نہ آنے دیا کرو) ۔ لوط نے کہا اگر (ایسا ہی) تم کو کرنا ہو تو یہ

فٰعِلِيْنَ ○ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ○ فَاَخَذَتْهُمُ

(اِن سے) نکاح کر لو ۔ (اے پیغمبر) تمہاری جان کی قسم کہ یہ (لوط کی قوم کے لوگ) اپنی (بد) مستی میں (پڑے) جھوم رہے تھے (وہ لوط کی کب سنتے تھے) غرض

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ○ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

اُن کو ایک بڑے زور کی آواز نے آلیا ۔ پھر ہم نے (اس بستی کو الٹ کر) اس کے اوپر کے حصے کو اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ○

اُن پر (اوپر سے) برسایا کھنگر کا پتھراؤ ۔ کچھ شک نہیں کہ اس (واقعے) میں اُن لوگوں کے لیے جو (بات کی اصلیت کو) تاڑ جاتے ہیں (قدرت

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ○ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور اُن کی اُلٹی ہوئی بستی ہمیشہ (کی آمد و رفت) کے رستے پر (ابھی تک موجود) ہے کچھ شک نہیں کہ اس بستی کی حالت) میں ایمان لانے والوں کے لیے قدرت خدا کی

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ○ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا

اور (قوم لوط کی طرح) بن والے (یعنی شعیب کی اُمت کے لوگ بھی بڑے ہی) سرکش تھے تو اُن سے (بھی) ہم نے نافرمانی کا بدلہ لیا اور (قوم لوط کی اور اُن

لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○ وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ○

کی) شارعِ عام پر (اُجڑی ہوئی اب تک موجود) ہیں ف اور اسی طرح حجر کے رہنے والوں (یعنی قوم ثمود) نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ف۲

وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ○ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ

اور (باوجودیکہ) ہم نے اُن کو اپنی نشانیاں دیں (مگر پھر بھی) وہ اُن سے رُوگردانی ہی کرتے رہے اور (پائیداری اور) امن کے خیال سے

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ○ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ○

پہاڑوں کو تراش تراش کر گھر بناتے تھے تو اُن کو (بھی) صبح ہوتے ہوتے بڑے زور کی آواز نے آلیا

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ

اور (اپنی حفاظت کی) جو تدبیریں کرتے تھے اُن کے کچھ بھی کام نہ آئیں اور ہم نے آسمانوں کو اور

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ

زمین کو اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے (اُس کو کسی بڑی) مصلحت ہی سے بنایا ہے اور قیامت ضرور (ضرور آنے والی ہے تو (اے پیغمبر کافروں کی شرارتوں)

الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ○ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○ وَلَقَدْ

وضعداری کے ساتھ درگزر کرو ۔ کچھ شک نہیں تمہارا پروردگار ہی (سب کا) پیدا کرنے والا (اور سب کے حال سے) واقف ہے اور (اے پیغمبر)

اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ○ لَا تَمُدَّنَّ

ہم نے تم کو (سورۂ فاتحہ یعنی الحمد کی) سات آیتیں عطا فرمائیں جو (نماز کی ہر رکعت میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں اور (یہ) قرآن کی ایک (بڑی) عمدہ سورت

ف زمانے میں جب کسی طرح کا فساد پھیلا خدا نے اُس کی اصلاح کے لیے کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجا بن والے جن کا نذکور اس آیت میں ہے شعیب علیہ السلام کی اُمت کے لوگ ہیں اُن کا اصلی شہر مدین تھا اور مدین کے پاس ایک بہت بڑا بن واقع تھا تو وہ لوگ مدین والے بھی کہلاتے تھے اور بن والے بھی اُن میں شرک اور بت پرستی کے علاوہ ڈنڈی مارنا کم تولنا اُن کا بڑا رواج تھا اور ان ہی خرابیوں کی اصلاح کے لیے حضرت شعیب بھیجے گئے تو انھوں نے شعیب علیہ السلام کی ایک نہ سنی اور وہ بھی زلزلے اور کڑک سے تباہ ہوئے اور قوم لوط کی بستیاں سدوم وغیرہ اور مدین والوں کی بستیاں یہ سب پاس پاس ہیں اور عرب سے ملک شام کو جاتے ہوئے سرِ راہ ابھی تک دکھائی دیتی ہیں ۱۲

ف۲ ایک پیغمبر کے نہ ماننے سے کل پیغمبروں کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ سب کا اصل دین ایک ہی ہے گو زمانے کی مصلحت کے لحاظ سے شریعت بدلتی رہی ہے ۱۲

ع ۱۹ ۵ ۵ منزل

عَيْنَيْكَ

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَٱخْفِضْ

ان کافروں میں کئی قسم کے لوگوں کو (دنیا کے چند روزہ) فائدوں سے بہرہ مند کر رکھا ہی تم ان پر اپنی نظر نہ دوڑاؤ ف۱ اور (دین کی طرف سے

جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ وَقُلْ إِنِّىٓ أَنَا ٱلنَّذِيرُ ٱلْمُبِينُ ○ كَمَآ

مسلمانوں (کو کیسے ہی غریب ہوں ہمیشہ) جھک کر ملو ف۳ اور (ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میں کھلے طور پر (تم سب کو عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں۔ (ای پیغمبر)

أَنزَلْنَا عَلَى ٱلْمُقْتَسِمِينَ ○ ٱلَّذِينَ جَعَلُوا۟ ٱلْقُرْءَانَ عِضِينَ ○

ہم نے ان لوگوں پر (یعنی یہود پر کتاب) نازل کی تھی۔ جنھوں نے بانٹ کر لیا تھا قرآن (یعنی اس کتاب) کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے (بعض احکام کو مانا اور بعض کو نہیں)

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ عَمَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ○ فَٱصْدَعْ

سو (اے پیغمبر) تمھارے پروردگار کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم ہی کہ ہم ان سب سے ان اعمال کی ضرور باز پرس کریں گے جو یہ کرتے تھے پس

بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْمُشْرِكِينَ ○ إِنَّا كَفَيْنَٰكَ ٱلْمُسْتَهْزِءِينَ ○

تم کو جو حکم دیا گیا ہی اس کو کھول کر سنا دو اور مشرکین کی مطلق پروا نہ کرو یہ لوگ جو (تم پر) ہنستے (اور)

ٱلَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ وَلَقَدْ

خدا کے ساتھ دوسرے دوسرے معبود قرار دیتے ہیں تمھاری طرف سے ہم ان (کی سزادہی) کو بس کرتے ہیں تو آگے چل کر ان کو معلوم ہو جائے گا

نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

ہم کو معلوم ہی کہ یہ کافر جیسی جیسی باتیں کہتے ہیں ان کی وجہ سے تم تنگ دل ہوتے ہو تو تم اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ (اس کی) تسبیح (کرو)

وَكُن مِّنَ ٱلسَّٰجِدِينَ ○ وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ ○

اور (اس کی جناب میں) سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو یہاں تک کہ تم کو امر یقینی (یعنی موت) پیش آئے ف۴

سُورَةُ ٱلنَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِىَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُونَ ءَايَةً | بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ | وَسِتَّ عَشْرَةَ رُكُوعًا

سورۂ نحل مکے میں اتری اور اس کی ایک سو اٹھائیس | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہی | آیتیں ہیں اور سولہ رکوع

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

(ای کفار مکہ) خدا کا حکم (یعنی روز قیامت) آیا (کا آیا) تو (بے فائدہ) اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ (ای پیغمبر ان) شرک سے خدا کی ذات پاک اور بالاتر ہی

يُنَزِّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ بِٱلرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ

وہی اپنے حکم سے فرشتوں کو وحی دے کر اپنے بندوں میں سے جس کی طرف چاہتا ہی بھیجتا ہی

أَنْ أَنذِرُوٓا۟ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ○ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَ

کہ (لوگوں کو) اس بات سے آگاہ کر دو کہ ہمارے سوا کوئی اور معبود نہیں تو ہم سے ڈرتے رہو اسی نے (کسی بڑی) مصلحت سے آسمان اور

ٱلْأَرْضَ بِٱلْحَقِّ ۚ تَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن

زمین کو پیدا کیا تو یہ لوگ جو (دوسروں کو اس کا) شریک بناتے ہیں وہ اس (پاک اور) بالاتر ہی۔ اسی نے انسان کو

الربع

ف۱ یعنی ان کی دنیاوی خوش حالی کا رشک نہ کرو تم کو جو قرآن دیا گیا ہی یہ سب سے بڑی نعمت ہی ۱۲ ف۲ اس میں شک نہیں کہ کفر بجائے خود بڑی سخت مصیبت ہی مگر کافر اس کو مصیبت ہی نہیں سمجھتا اور نہ اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہی اور سمجھاؤ تو الٹا برا مانتا ہی تو ایسے کے حال پر افسوس کرنا اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھیں کھونا ہی ۱۲ ف۳ خفض جناحک للمؤمنین کے لفظی معنی تو یہ ہیں کہ مسلمانوں کے لیے اپنا بازو جھکا دینا یا پر عرب کا محاورہ ہی اور اس سے مراد ہی تواضع خاطر مدارات دلجوئی ہم نے ترجمے میں اپنے محاورے کے لحاظ سے صرف جھکنا لیا ہی ۱۲ ف۴ قرآن کے لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہی کہ یقین کے آنے تک اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو مگر حدیث میں آیا ہی کہ یہاں یقین سے مراد موت ہی اور عرب کا محاورہ بھی یہی ہی کہ موت کو یقین کہتے ہیں کیونکہ اس کا آنا تمام یقینوں سے بڑھ کر ہی ۱۲ ✦

ع ۲۰ | منزل ۳

نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ○ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا

نطفے سے پیدا کیا پھر وہ ایک دم سے لگا کھلم کھلا (خدا ہی کے بارے میں) جھگڑنے ف۱ اور اسی نے چارپایوں کو پیدا کیا جن (کی کھال اور اون) میں

دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ

تم لوگوں کی جڑاول سلہ ہے اور (اور بھی) بہت طرح کے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے (بھی) ہو اور جب شام کے وقت

وَحِينَ تَسْرَحُونَ ○ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا

اور جب صبح کو (جنگل) چرانے لے جاتے ہو تو ان کی وجہ سے تمہاری رونق بھی ہے اور جن شہروں تک

بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ وَ

تم بے جانکاہی نہیں پہنچ سکتے جا پہنچے وہاں تک تمہارے بوجھ (بھی) اٹھا کر لے جاتے ہیں کچھ شک نہیں تمہارا پروردگار (تم پر) بڑی شفقت رکھتا

الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ

(اور اسی نے) گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو (پیدا کیا) تاکہ تم ان سے سواری لو اور (سواری کے علاوہ یہ چیزیں موجب) زینت (بھی) ہیں اور وہ ایسی

مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ

جن کو تم نہیں جانتے۔ اور (دین کے رستے دو قسم کے ہیں ایک) سیدھا رستہ (جو دم) خدا تک (پہنچتا) ہے اور بعض ٹیڑھے (میڑھے)

وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ○ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

اور خدا چاہتا تو تم سب کو سیدھا رستہ دکھا دیتا وہی (قادر مطلق) ہے جس نے آسمان سے

مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ○ يُنبِتُ

پانی برسایا جس میں سے کچھ تمہارے پینے کا ہے اور (کچھ اتنا ہے کہ) اس سے درخت (پرورش پاتے) ہیں جن میں تم (اپنے) مویشیوں کو چراتے ہو اسی

لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ

تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے

الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمُ

پھل پیدا کرتا ہے جو لوگ سوچ سمجھ کو کام میں لاتے ہیں ان کے لیے اس میں (قدرت خدا کی) ایک بڑی نشانی ہے۔ اور اسی نے

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ

رات اور دن اور سورج اور چاند کو (ایک انتظام سے) تمہارا تابع کر رکھا ہے اور اسی طرح ستارے (بھی) اسی کے حکم سے (تمہارے) تابع فرمان ہیں ف۲

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ

جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے ان چیزوں میں (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں اور (بہت سی) چیزیں جو تمہارے (فائدے کے)

مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ○ وَ

(اور) ان کی مختلف رنگتیں ہیں ان میں (بھی) ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں (قدرت خدا کی بڑی) نشانی (موجود) ہے

ف۱ یعنی اپنی اصلیت پر تو نظر نہیں کرتا کہ ایک نطفہ ناپاک سے پیدا ہوا ہے اور چھوٹا منہ بڑی بات خدا کے بارے میں بحث کرتا ہے ۱۲

ف۲ رات اور دن اور چاند اور سورج اور ستارے ان چیزوں کو آدمی کا تابع فرمان اس لیے فرمایا کہ ان سے آدمی کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں تو اس اعتبار سے وہ گویا آدمی کے تابع ہوئے ۱۲

ع ۷ منزل ۳

سلہ جاڑے کے سامان کو جڑاول کہتے ہیں ۱۲

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوا

وہی (تو قادر مطلق) ہے جس نے (اپنے اختیار سے) دریا کو (تمہارے) مطیع کر دیا ہے ف تاکہ اُس میں سے تم مچھلیاں نکال کر اُن کا تازہ (تازہ) گوشت کھاؤ اور دریا

مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا

اُس میں سے زیور (کی چیزیں یعنی جواہرات) نکالو جن کو تم لوگ پہنتے ہو اور (اے مخاطب) تو کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ (دریا کو) پھاڑتی ہوئی دریا میں چلی جا رہی ہیں

مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ

خدا کا فضل (یعنی تجارت کے فائدے) تلاش کرو اور تاکہ (آخر کار اُس سب نعمتوں پر نظر کر کے) خدا کا شکر کرو اور (اُسی نے) بھاری بوجھل پہاڑ زمین میں گاڑ رکھے

أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَ

تاکہ زمین تمہیں لے کر کسی اُور طرف کو نہ جھکنے پائے اور (اُسی نے) ندیاں اور رستے (بنائے) تاکہ تم (اپنی) منزل مقصود کو پہنچو اور (مسافروں کے لیے) اور بھی

عَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۗ

(لوگ) ستاروں سے بھی راہ معلوم کرتے ہیں تو کیا جو (خدا اتنی مخلوقات) پیدا کرے وہ اُن (بتوں) کے برابر ہو سکتا ہے جو کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ

پھر کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ اور اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو (اتنی بہت ہیں کہ) تم لوگ اُن کو پورا پورا گن سکو بے شک خدا

لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝

بڑا بخشنے والا مہربان ہے (کہ تمہاری ناشکری پر بھی سزا نہیں دیتا اور اپنی نعمتیں موقوف نہیں کرتا) اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ

اور خدا کے سوا جن (بتوں) کو یہ لوگ (حاجت روا سمجھ کر) پکارتے ہیں (اُن کا حال یہ ہے کہ) وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ

يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ

خود بنائے جاتے ہیں ف۲ مُردے ہیں جن میں جان نہیں اور اتنی بھی خبر نہیں کہ کب

يُبْعَثُونَ ۝ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

(قیامت ہوگی اور مُردے) اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے (پھر یہ قیامت میں کیا کام آسکتے ہیں۔ لوگو!) تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو جو لوگ (روز) آخر

قُلُوبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ

اُن کے دل (ہی کچھ اِس قسم کے ہیں کہ کیسی ہی واجبی بات ہو) انکار (ہی) کیے چلے جاتے ہیں اور وہ (بڑے) مغرور ہیں۔ یہ لوگ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۝

جو کچھ چھپا کر کرتے اور جو ظاہر کرتے ہیں بے شک اللہ (سب کچھ) جانتا ہے وہ غرور کرنے والوں کو (بالکل) پسند نہیں کرتا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَّاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

اور جب اِن (کافروں) سے (قرآن کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ (وہ تو)

منزل ۳

ع ۱۴

ف۱ دریا ایک اعتبار سے آدمی کا مطیع اس لیے ہے کہ لوگ اُس میں کشتیاں اور جہاز چلاتے، مچھلی کا شکار کرتے اور موتی نکالتے ہیں اور پانی کاٹ کر دریا کا رُخ بھی بدل دیا جاتا ہے۔ ف۲ یعنی لوگ اُن کو بناتے ہیں۔

لِيَحْمِلُوٓا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ

(اِن کے اِس کہنے کا ضروری) نتیجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن اپنے (گناہوں کے) سارے بوجھ اور جن لوگوں کو

يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ أَلَا سَآءَ مَا يَزِرُونَ ۝ قَدْ مَكَرَ

بے سمجھے بوجھے گمراہ کرتے ہیں اُن کے (گناہوں کے) بوجھ بھی اِن ہی کو اُٹھانے پڑیں گے دیکھو تو (کیسا) بُرا بوجھ یہ لوگ اپنے اوپر لادے

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ

ان سے پہلے لوگوں نے بھی (خدا کے خلاف) تدبیریں کی تھیں تو خدا نے اِن (کے منصوبوں) کی عمارت کی جڑ بنیاد سے ڈھا دی تو اُس (خیالی

عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

چھت (و منزل) سے) اِن ہی پر اِن کے اوپر سے گر پڑی (اور سارے منصوبے غلط ہو گئے) اور جدھر سے اِن کو خبر تک نہ تھی عذاب نے اِن کو آلیا

لَا يَشْعُرُونَ ۝ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِيَ

پھر (اسی پر بس نہیں) قیامت کے دن خدا اِن کو (اور بھی) رسوا کرے گا اور (اِن سے) پوچھے گا کہ (تم نے جو) ہمارے شریک (بنا رکھے تھے اور

الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَآقُّونَ فِيهِمْ ؕ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

جن کے بارے میں تم (ایمان والوں سے) جھگڑا کرتے تھے (اب وہ) کہاں ہیں؟ (اُس وقت اِن سے تو کچھ جواب دیتے بن نہ پڑے گا مگر) جن لوگوں کو (دنیا میں)

إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوٓءَ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ۙ الَّذِينَ

کہ آج کے دن فضیحت اور خرابی (یہ ساری مصیبت) کافروں پر ہے کہ (دنیا میں بھی)

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ ۪ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا

جس وقت فرشتوں نے اِن کی روحیں قبض کی تھیں یہ لوگ (شریک خدا بنا کر) آپ اپنے اوپر ستم کر رہے تھے تو (جن سے دنیا میں لڑا کرتے تھے اُن

نَعْمَلُ مِنْ سُوٓءٍ ؕ بَلٰىٓ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ فَادْخُلُوٓا

اپنے نزدیک) کسی قسم کی بُرائی نہیں کیا کرتے تھے (اس پر خدا فرمائے گا کہ) ہاں ہاں (تم نے بُرائی کی اور) جو کچھ تم کرتے تھے اللہ اس سے خوب واقف ہے سو

أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

جہنم کے دروازوں سے (دوزخ میں) جا داخل ہو (اور) اسی میں سدا (سدا کو) رہو غرض غرور کرنے والوں کا بھی (کیا ہی) بُرا ٹھکانا ہے

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَآ أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا خَيْرًا ؕ لِلَّذِينَ

اور جو لوگ پرہیزگار ہیں اُن سے (قرآن کے بارے میں) پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا نازل کیا تو جواب دیتے ہیں کہ (اچھے سے) اچھا جن

أَحْسَنُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَ

بھلائی کی اُن کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور (اُن کا) آخری ٹھکانا (تو اس سے بھی) کہیں بہتر ہے اور

لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ

پرہیزگاروں کا (آخرت کا) گھر (کیسا) عمدہ ہے یعنی (اُن کے) ہمیشہ رہنے کے (لیے بہشت کے) باغ ہیں جن میں جا داخل ہوں گے

ع ۵ ۳

منزل ۳

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ

اُن (باغوں) کے تلے نہریں (رہی) بہ رہی ہوں گی اور جس چیز کو اُن کا جی چاہے گا وہاں اُن کیلئے موجود ہوگی پرہیزگاروں کو اللہ ایسا ہی عوض

الْمُتَّقِيْنَ ○ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

جن کی جانیں فرشتے ایسی حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (شرک کی گندگی سے) پاک (و صاف) ہوتے ہیں (اور جب) فرشتے (قبض روح کیلئے

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

سلام علیک کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسے (نیک) عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو اُن کے صلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ (اے پیغمبر) کیا

اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ كَذٰلِكَ فَعَلَ

کافر فرشتوں کی (اُن کی روحیں قبض کرنے کے لیے) اُن کے پاس آموجود ہوں یا تمھارے پروردگار کا حکم (عذاب) آنازل ہو　جو لوگ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اِن سے پہلے ہوگزرے ہیں اُنھوں نے بھی ایسا ہی کیا اور خدا نے اُن پر (ذرا بھی) ظلم نہیں کیا بلکہ وہ (کفر کے اختیار کرنے سے) اپنے اوپر آپ

يَظْلِمُوْنَ ○ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

ظلم کرتے رہے -　انجام یہ ہوا کہ (جیسے بُرے عمل کرتے تھے ویسے ہی) اُن کے عملوں کے بُرے بدلے اُن کو ملے اور جس (عذاب) کی

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

ہنسی اُڑایا کرتے تھے وہ اُن پر نازل ہو کر رہا　اور مشرکین کہتے ہیں　کہ اگر خدا چاہتا

مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَ

تو نہ تو ہم ہی اُس کے سوا کسی اور چیز کی پرستش کرتے　اور نہ ہمارے بڑے (ہی کرتے)　اور

لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

نہ ہم اُس کے (حکم کے) بدون (اپنی طرف سے) کسی چیز کو حرام ٹھہراتے جو لوگ اِن سے پہلے ہوگزرے ہیں اُنھوں نے بھی ایسا ہی (حیلہ حوالہ) کیا

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ

تو پیغمبروں پر سوا اس کے (احکامِ خدا کو) صاف طور پر پہنچا دیں　اور کچھ ذمہ داری نہیں　اور ہم

اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ

ہر ایک اُمت میں (کوئی نہ کوئی) پیغمبر (اس اُمت کے سمجھانے کے لیے) بھیجتے رہے ہیں کہ (لوگو!) خدا کی عبادت کرو اور (شیطان) سرکش

مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيْرُوْا

بعض کو تو خدا نے ہدایت دی - اور اُن میں سے　بعض (کے سر) پر　گمراہی سوار ہوئی تو (لوگو!)

فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ اِنْ

روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ (پیغمبروں) کے　جھٹلانے والوں کا کیسا خراب انجام ہوا　(اے پیغمبر) اگر

منزل ٣

تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُضِلُّ وَمَا لَهُمْ

تم اِن لوگوں کو راہِ راست پر لانے کا شوق ہو تو اِس خیال کو چھوڑ دو کیونکہ خدا جس کو گمراہ کرتا جاتا ہے اس کو ہدایت نہیں دیا کرتا اور کوئی

مِنْ نَاصِرِينَ ۝ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ

مدد کو بھی نہیں کھڑا ہوتا کہ اُن کو عذاب سے بچالے) اور یہ منکر خدا کی بڑی سخت قسمیں کھاتے ہیں

مَنْ يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

کہ جو مر جاتا ہے اس کو خدا (دوبارہ) نہیں اٹھا کھڑا کرے گا (اے پیغمبر ان سے کہو کہ) ضرور (اٹھا کھڑا کرے گا یہ) وعدہ برحق ہے اور اس کا ایفا

لَا يَعْلَمُونَ ۝ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ

(اس کا یقین نہیں کرتے (مُردوں کو جلا اٹھانا) اس لیے (ضروری ہے) کہ جن چیزوں میں یہ لوگ (دنیا میں) اختلاف کرتے رہے ہیں (قیامت کے دن)

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ۝ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا

کافر جان لیں کہ وہی بر سر غلط تھے جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا کہنا اس کے بارے میں اتنا ہی ہوتا ہے

أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي

کہ ہم اس کو فرما دیتے ہیں کہ ہو اور وہ ہو جاتی ہے (تو ہم کو مُردوں کا جلانا کیا مشکل ہے) اور جن مسلمانوں نے کافروں کی طرف سے ظلم سہنے اور ظلم سہنے پیچھے اُن کو خدا

اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ

ہم اُن کو ضرور دنیا میں اچھے ٹھکانے سے بٹھائیں گے ف اور اجر

الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ

آخرت (جو ان کو ملنے والا ہے) وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے ای کاش یہ لوگ جو (راہِ خدا میں) صبر کرتے اور

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي

اپنے پروردگار (پر بھروسا رکھتے ہیں (اجر آخرت کے تفصیلی حالات) جانتے (تو تنگدل نہ ہوتے) اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے (بھی) آدمی ہی (تھے)

إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

کہ اُن کی طرف وحی بھیج دیا کرتے تھے تو (ان منکروں سے کہو کہ) اگر (یہ بات) تم کو خود معلوم نہیں تو (پچھلی آسمانی کتابوں کے) پڑھنے پڑھانے والوں سے پوچھ دیکھو

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ

اور (اسی طرح) ہم نے تم پر (بھی) یہ قرآن ف اتارا ہے تاکہ جو احکام لوگوں (کی ہدایت) کے لیے اُن کی طرف بھیجے گئے ہیں تم اُن کو اچھی طرح سمجھا

إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ

اور تاکہ وہ (بھی) ان باتوں کو سوچیں۔ تو کیا جو لوگ بُری بُری تدبیریں کیا کرتے ہیں اُن کو اس بات کا مطلق خوف نہیں

أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ

کہ خدا اُن کو زمین میں دھسا مارے یا جدھر سے اُن کو خبر بھی نہ ہو عذاب (خدا) ان پر نازل ہو

منزل ۳

ف۱ علیہ السلام کی پیشین گوئیوں میں سے یہ بھی ایک پیشین گوئی ہے جس کا وقوع ہو چکا

ف۲ ہم نے ذکر کا ترجمہ قرآن کیا قرآن کو ذکر اس لیے فرمایا کہ وہ سرتاسر نصیحت اور یاد دہانی ہے ۱۲

النصف

لَا يَشْعُرُونَ ۝ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝

یا اُن کے چلتے پھرتے خدا اُن کو آپکڑے (اور ایسا کرنے پر آئے) تو (کسی تدبیر سے) وہ (اُس کو) ہرا دبھی نہیں سکتے

أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا

یا اُن کو (خدا کی پکڑ کا کھٹکا ہو اور) کھٹکا ہوتے ہوتے دھر پکڑے سو (لوگو!) اس میں شک نہیں تمھارا پروردگار بڑی ہی شفقت والا مہربان ہے کیا

إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ

خدا کی مخلوقات میں سے کسی چیز کی طرف نظر نہیں کی کہ اُس کے سایے (کبھی) داہنی طرف کو اور (کبھی) بائیں طرف کو جھکے رہتے ہیں۔ گویا

سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ۝ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

اللہ کے آگے سر بسجود ہیں اور وہ عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں اور جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور

الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝ يَخَافُونَ

جتنے جاندار زمین میں ہیں (سب) اللہ ہی کے آگے سربسجود ہیں ف۱ اور (نیز) فرشتے اور وہ (حکم خدا سے) سرتابی نہیں کرتے (اور)

رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ وَقَالَ اللَّهُ

اپنے پروردگار سے جو (بالائے عرش بریں) اُن کے اوپر ہے (ہمہ تن) ڈرتے رہتے ہیں اور (اُس کی جناب سے) جو حکم اُن کو دیا جاتا ہے اُس کی تعمیل

لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ

کہ دو دو معبود نہ ٹھیراؤ بس وہی (خدا) ایک معبود ہے

فَارْهَبُونِ ۝ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ

تو صرف ہمارا ہی خوف رکھو اور اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اُسی کی فرماں برداری لازم ہے

أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ۝ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ

تو کیا تم لوگ خدا کے سوا (دوسری دوسری چیزوں) سے ڈرتے ہو۔ اور جتنی نعمتیں تم کو حاصل ہیں (سب) خدا ہی کی طرف سے ہیں پھر جب تم کو

الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ۝ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيقٌ

کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُسی کے آگے بلبلاتے ہو پھر جب وہ (اُس) تکلیف کو تم پر سے دور کر دیتا ہے تو بس ہی دم تم میں سے کچھ لوگ

مِنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۝ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ

اپنے پروردگار کے ساتھ شریک بنانے لگتے ہیں۔ تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے اُن کو دی ہیں اُن کی ناشکری کریں تو (خیر دنیا کے چند روزہ) فائدے

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ

پھر آخر کار (قیامت میں) تو تم کو معلوم ہو ہی جائے گا اور ہم نے جو اِن کو روزی دی ہے اُس میں یہ لوگ اُن (بتوں) کا حصہ بھی ٹھیراتے ہیں جن

تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ ۝ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ

سو خدا کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم کہ جیسی جیسی بہتان بندیاں تم لوگ کرتے رہے ہو (قیامت کے دن) تم سے ضرور اُن کی بازپرس ہونی ہے اور یہ منکر (فرشتوں

ف۱ چیزوں کے سربسجود ہونے کے یہ معنی کہ جس چیز کو جس طرح کا بنایا ہے اسی حالت پر قائم ہے سرِ مو اُس سے تجاوز نہیں کر سکتی ۱۲ ف۲ خدا کو اُس کی شان کے اعتبار سے آسمان کے ساتھ نسبت دی جاتی ہے ورنہ وہ ہر جگہ موجود ہے لیکن کس طرح پر ہے اور کیونکر ہے ہماری سمجھ سے باہر ہے ۱۲

مجھ

سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى

سبحان اللہ (خدا کے لیئے بیٹیاں) اور ان کے لیے مُن مانے (بیٹے) اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خوش خبری دی جائے

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ

تو (مارے رنج کے) اُس کا مُونہہ کالا پڑجائے اور زہر کے سے گھونٹ پی کر رہ جائے ف لوگوں سے بیٹی کی

سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ

عار کے مارے جس کے پیدا ہونے کی اُس کو خوش خبری دی گئی ہے چھپا چھپا پھرے (اور دل میں منصوبے سوچے کہ) آیا (اس) ذلت پر بیٹی کو لیے رہے

اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ

دیکھو تو (خدا کے بارے میں) ان لوگوں کی (کیا) بری رائے ہے ف۲ بری (بری) باتیں تو اُن ہی لوگوں کے مناسب حال ہیں جو کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ

اور اللہ کی شان کے مناسب وہ باتیں ہیں جو (عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے) اعلیٰ ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے ف۳ اور اگر

اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ

خدا بندوں کو اُن کی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

ایک وقت مقرر (یعنی موت) تک ان کو مہلت دیتا ہے پھر جب ان کا (وہ) وقت آپہنچا تو نہ تو (اس سے) ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے اور

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ

نہ آگے بڑھ سکتے ہیں - اور (یہ لوگ) جن چیزوں کو آپ نہیں پسند کرتے ف اُن کو خدا کے لیئے تجویز کرتے ہیں اور اپنی زبان سے جھوٹ

الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝

کہ (آخرت میں بھی) اُن کے لیئے بھلائی ہے (بھلائی تو نہیں) البتہ اُن کے لیئے دوزخ ہے بلکہ یہ (دوزخیوں کے) پیشرو ہیں

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

(اے پیغمبر خدا کی (یعنی ہم کو اپنی) قسم، تم سے پہلے (بھی) ہم نے اُمتوں کی طرف پیغمبر بھیجے تو شیطان نے (ان لوگوں کی راہ ماری اور)

اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَمَآ اَنْزَلْنَا

اُن کے اعمال (بد) اُن کو عمدہ کر دکھائے سو وہی (شیطان) اس زمانے میں ان (کفار کا بھی) رفیق (بنا ہوا) ہے اور (آخر کار) ان کو عذاب دردناک

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى

ہم پر (یہ) کتاب اسی غرض سے اتاری ہے کہ جن باتوں میں (یہ لوگ آپس میں) اختلاف کر رہے ہیں وہ ان کو اچھی طرح سمجھا دو علاوہ بریں (یہ قرآن)

وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا

ایمان والوں کے لیئے (موجب) ہدایت و رحمت ہے اور اللہ ہی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اُس پانی کے ذریعے سے

ف۱ کظم کے لفظی معنی ضبط کرنے کے ہیں مطلب یہ کہ چار و ناچار اس کو اپنا غصہ ضبط کرنا پڑے اور غصے کے ضبط کو ہمارے محاورے میں پی جانا بھی کہتے ہیں اسی لحاظ سے ہم نے "زہر کے سے گھونٹ پی کر رہ جائے" ترجمہ کر دیا ہے ۱۲ ف۲ یعنی باوجود اس کے کہ بیٹیوں سے خود عار رکھتے ہیں خدا کے لیئے اُن کا ہونا تجویز کرتے ہیں ۱۲ ف۳ اول تو خدا کے لیے اولاد ہی نہیں کیا کہ اولاد کا رکھنا اس کی بے نیازی اور وحدانیت کے خلاف ہے اور پھر بیٹیاں کہ وہ تو اولاد میں سے بھی گئی گزری ہوئی ہیں یہاں تک آدمی بھی اُن کا ہونا اپنے حق میں موجب عار سمجھتے ہیں تو مطلب یہ کہ ذلت اور حقارت اور احتیاج کی جتنی باتیں ہیں وہ کافروں کے مناسب حال ہیں اور خداوند تو ایسی باتوں سے جو موجب کسر شان ہیں پاک اور بالاتر ہے ۱۲ ف اس سے مراد یا تو وہی بیٹیاں ہوں گی جن کا مذکور اوپر سے چلا آرہا ہے یا شاید شرک مراد ہو کہ آدمی اپنے اختیار میں اپنی دولت میں سیلنے کا روادار نہیں یا انہیں خدا کے بندوں اور

ف۴ دابۃ کے لغوی معنی تو زمین پر چلنے والے کے ہیں ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے متنفس ترجمہ کیا ہے اور دابۃ کو متنفس لازم بھی ہے ۱۲

بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ○

زمین کو اس کے مرے (یعنی پژمردہ ہو جانے) پیچھے (از سرِ نو) زندہ کر دیا ف۱ کچھ شک نہیں کہ جو لوگ (بات کو) سنتے (سمجھتے) ہیں اُن کے لیے ان واقعات میں

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ

اور (لوگو!) تمہارے لیے چارپایوں میں بھی سوچنے کی جگہ ہے کہ اُن کے پیٹ میں جو (الا بلا بھری) ہے اس سے

فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ○ وَمِن ثَمَرَاتِ

(یعنی) گوبر اور خون میں سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جس کو پینے والے آسانی سے غٹ غٹ پی جاتے ہیں - اور (اسی طرح)

النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ

کھجور اور انگور کے پھلوں سے (ہم تم کو اُن کا شیرہ پلاتے ہیں) کہ تم اُن کی شراب بناتے ہو ف۲ اور (اُن ہی کو) عمدہ روزی (سمجھ کر) دوسری طرح

فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ

جو لوگ عقل رکھتے ہیں اُن کے لیے ان چیزوں میں (بھی قدرت خدا کی ایک بڑی) نشانی ہے اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں

اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ○ ثُمَّ

پہاڑوں میں اور درختوں میں اور لوگ جو اونچی اونچی ٹٹیاں بنا لیتے ہیں اُن میں چھتے بنا پھر

كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِن

ہر طرح کے پھلوں میں سے (اُن کا رس) چوستی پھر - پھر (مزے سے) اپنے پروردگار کے (تعلیم کیے ہوئے) آسان طریقوں پر چلی جا ف۳

بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

مکھیوں کے پیٹ سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے (یعنی شہد) جس کی رنگتیں کئی طرح کی ہوتی ہیں (اور) اُس میں لوگوں کی بہت سی بیماریوں کی شفا

لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ○ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم

غور کرنے والوں کے لیے اس میں (بھی قدرت خدا کی ایک بڑی) نشانی ہے اور (لوگو!) خدا ہی نے تم کو پیدا کیا پھر وہی تمہاری روح قبض کرتا ہے اور تم میں

مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ

بعض ایسے بھی ہیں جو عمر (کی) بدترین (حالت) کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تاکہ (بہت کچھ) جاننے (بوجھنے) کے بعد (ایسے سٹھیا جائیں کہ) کچھ

عَلِيمٌ قَدِيرٌ ○ وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا

(ہی سب کچھ) جاننے والا قدرت والا ہے ف۵ اور خدا ہی نے تم میں سے بعض کو بعض پر روزی میں برتری (یعنی زیادہ روزی) دی ہے تو

الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ

جن کو زیادہ روزی دی گئی ہے (وہ) اپنی روزی لوٹا کر اپنے زیردستوں (یعنی نوکروں غلاموں) کو نہیں دے دیا کرتے

فِيهِ سَوَاءٌ ۚ أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ○ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ

کہ روزی میں ان (سب) کا حصہ برابر ہو تو کیا یہ لوگ خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں ف۶ اور تم ہی میں سے خدا نے تمہارے لیے (تمہاری) بیبیاں پیدا کیا اور

ف۱ زمین پر جب فصل لہلہاتی ہوتی ہے اور کسان کھیتوں پر آمد و رفت رکھتے ہیں اسی کو زمین کی زندگی فرمایا ہے ۱۲ ف۲ شراب کا پینا حرام ہے مگر باینہمہ اس میں خدا کی قدرت ہے کہ انگور حلال طیب ہے اور اُس کا کھانا کوئی برا اثر پیدا نہیں کرتا مگر اُس کے سڑنے سے اُس میں خدا کی قدرت سے ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان کی عقل زائل ہو جاتی ہے ۱۲ ف۳ شہد کی مکھیوں کے عجیب حالات ہیں کہ اُن کے چھتوں کے خانے اصول علم ریاضی کے مطابق بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ تھوڑی سی تھوڑی جگہ میں بہت سے بہت شہد کے چھتے میں ایک سلطنت کا سا انتظام پایا جاتا ہے مکھیوں کی ایک ملکہ ہوتی ہے اور چھتے کی تمام مکھیاں اُسی کی فرمان بردار مکھیوں میں کئی قسم کی مکھیاں ہوتی ہیں کچھ شہد جمع کرنے والی کچھ پہرا دینے والی پہاڑی لوگ بیٹیوں کے جہیز میں شہد کے چھتے دیتے ہیں جو چھتا دینا منظور ہو اُس کی ملکہ کو پکڑ کر حوالے کر دیا سب مکھیاں اُس کے ساتھ ہو لیں مکھیاں بہار کے موسم میں شہد جمع کرتی ہیں اور موسم خزاں کے لیے اُس کا ذخیرہ رکھتی ہیں جب اُن کو چھتے کا چھوڑ دینا منظور ہوتا ہے تو باقیماندہ تمام شہد چاٹ جاتی ہیں غرض ان مکھیوں میں بہت سے عجائبات قدرت الٰہی ہیں جن طریقوں سے مکھیاں شہد جمع کرتی ہیں اور اُس کی حفاظت رکھتی ہیں اُن ہی کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ طریقے خدا نے اُن کو تعلیم کیے ہیں ۱۲ ف۴ تھوڑی دور آگے چل کر آدمی کی ابتدائی پیدائش کا اس طرح پر بیان ہے واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئا و جعل لکم السمع والابصار والافئدۃ لعلکم تشکرون جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت آدمی پیدا ہوتا ہے تو بے عقل محض ہوتا ہے اور اسی مضمون کو سعدی علیہ الرحمۃ نے اپنی زبان میں یوں ادا کیا ہے قطعہ مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد ✤ آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز ✤ آں بناگاہ کسی گشت و بچیزے نرسید ✤ ویں بہ تمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز ✤ اس تمام پر انسان کی آخری حالت کا بیان ہے کہ جب وہ بہت بوڑھا ہو جاتا ہے تو سٹھیا کر بچوں کی سی باتیں کرنے لگتا ہے ۱۲ ف۵ یہ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کا انتظام اختلاف حالات پر مبنی ہے اگر سب آدمی سب باتوں میں یکساں ہوں تو کیوں کوئی حاکم ہو اور کوئی محکوم اور کیوں کوئی محتاج اور کوئی محتاج الیہ کیوں کوئی کثیر الاولاد اور کوئی بے اولاد کیوں کوئی مالک مکان اور کوئی کرایہ دار لیکن جس طرح یہ خلاف حالت خدا کے کرنے سے ہے اسی طرح ان اختلافات کا دنیا میں قائم رکھنا خدا کے انتظام سے ہے چنانچہ چور - اُچکے - ڈاکو - غاصب اسی قاعدے کو توڑنا چاہتے ہیں جن لوگوں کی عافیت میں خلل پڑتا ہے پس دنیا میں اُن ہی کا قائم رکھنا اختلاف حالت جو اختیاری بات نہیں باقی رہے الغرض یہ ایک نعمت ہے اور خدا کی دی ہوئی نعمت ہے کیونکہ انسان نے نہ اختلاف حالت اپنے اختیار سے پیدا کیا اور نہ اپنے اختیار سے اس کو باقی رکھ سکتا ہے جب یہ نہیں تو کافروں کا نعمت خدا کا اقرار ہوا اور نعمت ۱۲

أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً

تمھاری بیبیوں سے تمھارے لیے (تمھارے) بیٹوں اور پوتوں کو پیدا کیا

وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ

اور تم کو اچھی (اچھی) چیزیں کھانے کو دیں تو کیا (یہ لوگ) باطل (جھوٹے معبودوں کے منعم ہونے) کا یقین کرتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی

هُمْ يَكْفُرُونَ ۝ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ

ناشکری کرتے ہیں (حالانکہ واقع میں منعم وہی ہی) اور خدا کے سوا اُن (معبودوں) کی پرستش کرتے ہیں

رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝

جو آسمان و زمین سے اِن کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ (ایسے اختیار پر) دسترس پا سکتے ہیں

فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝

تو (دنیا کے بادشاہوں کے قیاس پر) خدا کے لیے مثالیں تصنیف نہ کرو (ٹھیک مثال کا دینا) اللہ کو معلوم ہی اور تم کو معلوم نہیں ف

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ

ایک مثال خدا بیان فرماتا ہی کہ ایک غلام ہی دوسرے کی ملک جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک (دوسرا شخص) ہی (خود مختار) جس کو ہم نے

مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ

اپنی سرکار سے اچھی (معقول) روزی دے رکھی ہی تو وہ اُس میں سے چھپے چھپائے اور کھلے (خزانے جس طرح چاہتا ہی) خرچ کرتا ہی کیا (ایسے دو شخص)

الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ

(یہ مثال سن کر مشرکین ضرور بول اٹھیں گے کہ نہیں) برابر ہو سکتے تو اے پیغمبر تم ان سے کہو الحمد للہ (کہ تم کو اتنی تو سوجھی) مگر (ان لوگوں کا حال یہ ہی کہ) ان

أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَىٰ مَوْلَاهُ أَيْنَمَا

ان میں کا ایک گونگا (اور گونگا ہونے کے علاوہ پرایا غلام کہ خود) کچھ نہیں کر سکتا اور (گونگے ہونے کی وجہ سے) وہ اپنے آقا کا بارِ خاطر بھی ہی کہ جہاں کہیں

يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ

اُس کو بھیجے اُس سے کچھ بھی ٹھیک نہیں بن آتا کیا ایسا غلام اور وہ شخص (دونوں) برابر ہو سکتے ہیں جو (لوگوں کو) حدِ اعتدال پر قائم رہنے کو کہتا

وَهُوَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ ع

اور خود بھی (اعتدال یعنی انصاف کے) سیدھے رستے پر (قائم) ہی ف۳ اور آسمانوں اور زمین کی مخفی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں

وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

اور قیامت کا واقع ہونا تو بس ایسا ہی جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ وہ (اس سے بھی) جلد تر ہی بے شک اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ

ہر چیز پر قادر ہی۔ اور (لوگو) اللہ ہی نے تم کو تمھاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا (اور اس وقت)

ف۱ مشرکین شرک کی تائید میں کیا کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں کہ جس طرح بادشاہوں کے ہاں بااختیار وزیر اور کارپرداز ہوتے ہیں اسی طرح خدا کی سرکار میں اُن کے دوسرے معبود ہیں خدا تعالیٰ نے ان کے اس خیال کو باطل ٹھیرا دیا کہ تم کو مثال دینے کا سلیقہ نہیں تمھاری مثالیں نکل بے تکی مثالیں ہیں چنانچہ آگے خدا نے خود دو مثالیں بیان فرمائی ہیں جو نہایت موزوں و چسپاں ہیں اور ان اللہ یعلم و انتم لا تعلمون کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ خدا لوگوں کے حال سے واقف ہی اور تم بنی آدم واقف نہیں ہو اسی نا واقفیت کی وجہ سے تم میں جو بادشاہ ہوتے ہیں اُن کو مدد دینے کی ضرورت ہوتی ہی اور حاجتمندوں کو بھی ضرورت پڑتی ہی کہ کوئی اُن کا سفارشی ہو اور بادشاہ تک اُن کی خبر پونہچائے لیکن خدا خود دانا بینا ہی وہ بغیر واسطے کے تمھاری سنتا اور تمھارا سب حال جانتا ہی ۱۲ ف۲ اس مثال میں مومن اور اُن جھوٹے معبودوں کو غلام بے اختیار ٹھیرایا ہی جو اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا اور خدائے تعالیٰ نے اپنی مثال اُس شخص بااختیار کی سی دی جو اپنے مال میں جس طرح چاہتا ہی تصرف کرتا ہی ۱۲ (کذا فی تفسیر) ف۳ یہ دوسری مثال بھی پہلی کی طرح بتوں کی ہی کہ وہ گویا غلام ہیں اور بے اختیار محض اور غلام ہونے کے علاوہ گونگے اور بد عقل جیسا کہ در زاد گونگے ہوا کرتے ہیں مالک کسی کام کو بھیجتا اور وہ اس سے ٹھیک نہیں بیٹھتا دوسری طرف خدا ہی کہ مثال میں اُس کو ایک شخص فرض کیا گیا ہی جو راہ راست دکھاتا اور آپ بھی راہِ راست پر ہی اور راہِ راست کے دکھانے کے لیے بڑی گویائی بڑی عقل درکار ہی ۱۲

منزل ۳

لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ

تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں (دیں) اور دل (دیئے)

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ

تاکہ تم (اس کا) شکر کرو کیا لوگوں نے پرندوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو آسمان کے میدان میں گھرے ہوئے ہیں (کہ اس سے باہر نہیں جا سکتے)

السَّمَاءِ ۖ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ

(ان کو اڑتے وقت) بس خدا ہی سنبھالتا ہے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں (خدا کی قدرت کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں

يُؤْمِنُونَ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ

اور اللہ ہی نے تمہارے لیئے تمہارے گھروں کو ٹھکانا بنایا

مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ

اور چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے لیئے (ایک خاص قسم کے) گھر (یعنی خیمے وغیرہ) بنائے کہ تم اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھیرنے کے وقت ان کو

إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَ

اور چارپایوں کی اون اور ان کے رووں اور ان کے بالوں سے (تمہارے) بہت سے سامان اور کارآمد چیزیں بنائیں (کہ تم)

مَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا وَجَعَلَ

ایک وقت خاص تک (ان سے فائدہ اٹھاؤ) اور اللہ ہی نے تمہارے لیئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے اور

لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ تَقِيكُمُ الْحَرَّ

پہاڑوں سے (از قسم غار وغیرہ) تمہارے لیے چھپ بیٹھنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے (کپڑے کے) کرتے بنائے جو تم کو گرمی (سردی)

وَسَرَابِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

اور (کچھ لوہے کے) کرتے (بنائے یعنی زرہیں) جو تم کو تمہاری (ایک دوسرے کی) زد سے بچائیں یوں (خدا) اپنی نعمتیں تم لوگوں پر پوری کرتا ہے

تُسْلِمُونَ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ يَعْرِفُونَ

(اس کے آگے) جھکو پھر اگر (لوگ اتنے سمجھانے پر بھی) منہ موڑیں تو (اے پیغمبر) تمہارے ذمے کھلے طور پر (خدا کے حکم کا) پہنچا دینا ہے اور بس

نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ

خدا کی نعمتوں کو پہچانتے پھر (دیدہ و دانستہ) ان سے مکرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ناشکر ہیں اور (لوگو) اس روز (قیامت کو یاد کرو) جب ہم

مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ

ہر ایک امت میں سے (اس امت کے پیغمبر کو) گواہ (بنا کر) اٹھا کھڑا کریں گے پھر کافروں کو (بولنے بات کرنے کی) اجازت نہیں دی جائے گی ف۲ اور نہ

يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ

عذر (و معذرت) کے لیے کہا جائے گا اور جن لوگوں نے (خدا کی جناب میں) گستاخیاں کی ہیں جب (قیامت کے دن) عذاب کو دیکھ لیں گے تو (کچھ بھی)

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جب پیدا ہوتے وقت تم بے شعور محض تھے تو اسی سے معلوم ہوا کہ تم اپنے ارادے سے نہیں پیدا ہوئے ۱۲ ف۲ مجرم کے حق میں یہ بھی ایک طرح کا عذاب ہے کہ اس سے جواب تک نہ لیا جائے دنیا کا حاکم ایسا کرے تو بے انصافی ہے مگر خدا کو جواب لینے کی ضرورت ہی کیا ہے وہ تو بے کہے سب کچھ جانتا ہے ۱۲

منزل ۳

ع ۱۷

عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ

اُن سے (عذاب ہی) ہلکا کیا جائے گا اور نہ اُن کو مہلت ہی دی جائے گی اور جو لوگ (دنیا میں خدا کے) شریک بناتے رہے جب (قیامت

قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ

بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار یہی ہیں وہ ہمارے شریک جن کو ہم تیرے سوا (دنیا میں اپنی حاجت روائی کے واسطے) پکارا کرتے تھے

فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ

تو وہ شریک (اُن کی) بات (اُلٹی) اُن ہی کی طرف پھینک ماریں گے کہ تم سر تا سر جھوٹے ہو اور وہ لوگ اُس دن خدا کے آگے سر تسلیم خم کر دیں گے

النّٰلثۃ

اِلسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور (دنیا میں) جو بُہتان بندیاں کیا کرتے تھے وہ سب اُن سے گئی گزری ہو جائیں گی جو لوگ کفر کرتے

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

اور (لوگوں کو) راہِ خدا سے روکتے رہے اُن کی مفسدہ پردازیوں کی پاداش میں ہم اُن کے حق میں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے

يُفْسِدُوْنَ ○ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ

اور (لوگو) اُس دن کو یاد کرو کہ جب ہم ہر ایک اُمت میں اُن ہی میں کا ایک گواہ (یعنی پیغمبر) ان کے مقابلے میں کھڑا کریں گے

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ

اور (اے پیغمبر) تم کو (تمہارے زمانے کے) اِن (کافروں) کے مقابلے میں گواہ بنا کر لائیں گے ف اور (اے پیغمبر) ہم نے تم پر

الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○

(یہ) کتاب نازل کی ہے (جس میں) ہر چیز کا بیان (شافی) ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت اور خوش خبری

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ

(مسلمانو!) اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا اور (لوگوں کے ساتھ) احسان کرنے کا اور قرابت والوں کو (مالی امداد) دینے کا اور

يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○

بے حیائی (کے کاموں) اور ناشائستہ حرکتوں اور (ایک دوسرے پر) زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے (تم لوگوں کو (ایسی ایسی) نصیحتیں کرتا ہے تاکہ تم

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ

اور جب تم لوگ آپس میں قول و قرار کر لو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو ف اور قسموں کو اُن کے پکا کیے پیچھے

تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو کچھ شک نہیں کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے بخوبی واقف ہے

مَا تَفْعَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ

اور (قسموں کے توڑنے میں) اُس عورت جیسے نہ ہو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے

ف اس طرح کا مذکور قرآن میں اور جگہ بھی ہے اور مطلب ہے کہ قیامت میں جب حساب کتاب ہوگا ایک ایک اُمت کے لوگ ان کے پیغمبر کے ساتھ پیش کیے جائیں گے اور پیغمبر گواہی دیں گے کہ ہم نے حکم خدا ان لوگوں کو سنا سمجھا دیا تھا ۱۲ ف ۲ لوگوں میں باہمی قول و قرار اکثر قسما قسمی سے ہوا کرتا ہے اس لیے فرمایا کہ قول و قرار کرو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو مطلب ہے کہ قول و قرار کو پورا کرو ۱۲

منزل ۳

ع ۱۲ / ۱۸

قُوَّةٍ أَنكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ

ٹکڑے ٹکڑے کرکے توڑ ڈالا کہ تم اپنی قسموں کو (اس وجہ سے) آپس کے فساد کا سبب بنانے کہ ایک گروہ

هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

دوسرے گروہ سے زبردست ہے خدا نے جو بعض کو زبردست اور بعض کو کمزور بنا رکھا ہے بس اس (اختلاف حالت) سے تم لوگوں کی آزمائش

الْقِيَامَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ

اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے رہے ہو قیامت کے دن خدا تم پر ان کی اصل حقیقت کو ضرور ظاہر کرے گا اور خدا چاہتا تو تم (سب) کو

أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ

ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ جس کو چاہتا گمراہ کرتا اور جس کو چاہتا ہدایت دیتا ہے

وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

اور (لوگو) جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو اس کی تم سے ضرور باز پرس ہوگی اور اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ

بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدتُّمْ

کہ (لوگوں کے) قدم جمے پیچھے (اسلام سے) اکھڑ جائیں اور (آخرکار) راہ خدا سے (لوگوں کو) روکنے کی پاداش میں تم کو

عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ

عذاب (الٰہی کا مزہ) چکھنا پڑے اور تم کو بڑی (سخت) سزا ہو اور اللہ کی قسم کے بدلے (دنیا کے)

اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

تھوڑے فائدے مت حاصل کرو (قول پورا کرنے کا اجر) جو خدا کے ہاں ہے وہی تمہارے حق میں بہت بہتر ہے بشرطیکہ تم (اس بات کو) سمجھو

مَا عِندَكُمْ يَنفَدُ ۖ وَمَا عِندَ اللَّهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا

جو مال و متاع دنیا تمہارے پاس ہے (وہ سب ایک نہ ایک دن) نبڑ جائے گا اور جو (اجر) اللہ کے پاس ہے وہ (ہمیشہ ہمیشہ کو) باقی رہے گا اور جن

أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ

(اس) بہترین عمل کا صلہ ہم ضرور عطا فرمائیں گے جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو

أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

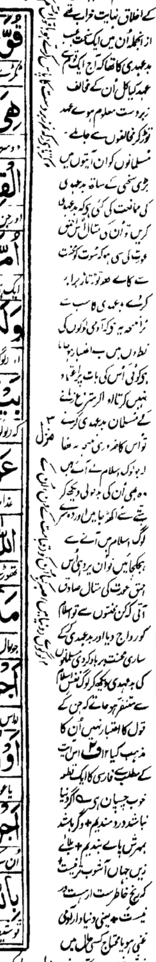
یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم (دنیا میں بھی) اس کی زندگی اچھی طرح بسر کرائیں گے اور ان کو (آخرت میں بھی)

أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ

ان کے (ان) بہترین اعمال کا صلہ ضرور عطا فرمائیں گے ف تو (اے پیغمبر) جب تم قرآن پڑھنے لگو

بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ

تو شیطان مردود (کے وسوسوں) سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو جو لوگ ایمان رکھتے



ف اسلام سے پہلے اہل عرب کے اخلاق نہایت خراب تھے از انجملہ ان میں ایک سخت عیب بدعہدی کا تھا کہ آج ایک قوم سے عہد کیا کل ان کے مخالف زبردست معلوم ہوئے عہد توڑ کر مخالفوں سے جا ملے۔ مسلمانوں کو ان آیتوں میں بڑی سختی کے ساتھ بدعہدی کی ممانعت کی گئی ہے کہ بدعہدی کریں تو ان کی مثال اس نٹنی عورت کی سی ہو کہ سوت کو محنت سے کاتے پھر توڑ تار تار برابر کرے۔ بدعہدی کا سبب یہ ہوتا ہے کہ آدمی لوگوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو جاتا ہے کوئی اس کی بات پر اعتبار نہیں کرتا اور اگر اس زمانے کے مسلمان بدعہدی کرتے تو اس کا ضرر یہی ہوتا کہ جو لوگ اسلام نئے آئے ہیں وہ بھی ان کی بدقولی دیکھ کر سنتے سے اکھڑ جاتے اور دوسرے لوگ اسلام میں آنے سے ہچکچاتے تو ان پر وہی اس احمق عورت کی مثال صادق آتی کہ جن محنتوں سے تو اسلام کو رواج دیا اور بدعہدی کر کے ساری محنت برباد کر دی مسلمانوں کی بدعہدی دیکھ کر لوگ نفس اسلام سے متنفر ہو جاتے کہ جن کے قول کا اعتبار نہیں ان کا مذہب کیا ۱۲ ف اس آیت کے مطلب سے فارسی کا ایک قطعہ خوب چسپاں ہے۔ اگر دنیا نباشد دردمندیم + وگر باشد بمہرش پائے بندیم + بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست + کہ رنج خاطر ست ار ہست ور نیست + یعنی دنیادار آدمی غنی ہو یا محتاج کسی حال میں

منزل ۳

خوش نہیں رہ سکتا صرف دینداری ہی ایک چیز ہے جو آدمی کو دنیا میں خوش رکھ سکتی ہے کہ اگر اس کو نعمت حاصل ہو تو شکر کرتا ہے اور مصیبت ہو تو صبر ۱۲

أَمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ

اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھتے ہیں اُن پر شیطان کا کچھ قابو نہیں (چلتا) اس کا قابو تو اُن ہی لوگوں پر (چلتا) ہے

يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ○ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً

جو اس کے ساتھ ارتباط رکھتے اور جو شریک خدا ٹھیراتے ہیں - اور (اے پیغمبر) جب ہم ایک آیت کو بدل کر

مَّكَانَ آيَةٍ ۙ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مُفْتَرٍ ۚ

اس کی جگہ دوسری آیت نازل کرتے ہیں اور اللہ جو (احکام) نازل فرماتا ہے اس (کی مصلحتوں) کو وہی خوب جانتا ہے تو (کافر تم سے) کہنے لگتے ہیں

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ مِن

(اُن کا یہ شبہ غلط ہے) بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان میں سے اکثر (وقت کی مصلحتوں کو) نہیں سمجھتے (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہہ کہ حق تو یہ ہے کہ اس قرآن

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِينَ آمَنُوا وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُسْلِمِينَ ○

تمہارے پروردگار کی طرف سے روح القدس (یعنی جبرئیل) لے کر آئے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں خدا (اس کے ذریعے سے) ان کو (ایمان پر) ثابت

ثابت قدم رکھے اور (خدا کے) فرماں برداروں کے لئے ہدایت اور خوش خبری ہو

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي

اور (اے پیغمبر) ہم کو تحقیق معلوم ہے کہ کافر (قرآن کی نسبت) یہ اشتباہ کرتے ہیں کہ ہو نہ ہو اس شخص کو (یعنی تم کو فلاں) آدمی سکھایا کرتا ہے سو

يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ○ إِنَّ

جس شخص کی طرف (سکھانے کی) نسبت کرتے ہیں اس کی بولی تو عجمی ہے اور یہ (قرآن) صاف عربی زبان (میں) ہے ف جو

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ

لوگ (ہیکڑی اور ہٹ دھرمی سے) خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے خدا بھی اُن کو راہ راست نہیں دکھایا کرتا اور (آخرت) میں ان کو عذاب

أَلِيمٌ ○ إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ۖ

دردناک (ہونا) ہے - دل سے جھوٹ بنانا تو اُن ہی لوگوں کا کام ہے جن کو خدا کی آیتوں کا یقین نہیں

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَاذِبُونَ ○ مَن كَفَرَ بِاللَّهِ مِن بَعْدِ إِيمَانِهِ

اور (اصل میں) یہی لوگ جھوٹے ہیں جو شخص (کفر پر) مجبور کیا جائے

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ

مگر اس کا دل ایمان کی طرف سے مطمئن ہو (اس سے کچھ مواخذہ نہیں) لیکن جو شخص ایمان لائے پیچھے خدا کے ساتھ کفر کرے

بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

اور کفر بھی کرے تو جی کھول کر تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب اور اُن کے لئے بڑا (سخت) عذاب ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ

یہ اس وجہ سے کہ اُنھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت پر (ترجیح دے کر) عزیز رکھا اور (نیز) اس وجہ سے کہ اللہ

ع ١٣ / ١١ / ١٩

ف مطلب یہ ہے کہ قرآن کی عبارت بڑی فصیح عربی ہے غیر ملک کا آدمی ایسی عمدہ عربی جان نہیں سکتا تو وہ دوسرے کو کیا سکھائے گا ١٢

منزل ٣

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

ان لوگوں کو جو کفر کرتے ہیں ہدایت نہیں دیا کرتا یہی وہ لوگ ہیں

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○

جن کے دلوں پر اور جن کے کانوں پر اور جن کی آنکھوں پر اللہ نے مہر کردی ہے اور یہی (پرلے درجے کے) غافل ہیں

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ

پس ضرور آخرت میں (بھی) یہی لوگ گھاٹے میں رہیں گے پھر جن لوگوں نے

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ

مبتلائے مصیبت رہنے پیچھے گھر بار چھوڑے پھر (خدا کی راہ میں) جہاد کیے اور تکلیفوں پر جو اُن کو ترکِ وطن اور جہاد میں پہنچیں صبر کیا

مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ

بے شک تمہارا پروردگار ان (سب امتحانوں) کے بعد (قیامت کے دن) البتہ بخشنے والا مہربان ہے جب کہ ہر شخص

نَفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ وَضَرَبَ

اپنی ذات کے لیے جھگڑنے کو آموجود ہوگا اور ہر شخص کو اُس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور لوگوں پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ اور

اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا

خدا ایک گانوں کی مثال بیان فرماتا ہے کہ وہاں کے لوگ (ہر طرح پر) امن و اطمینان سے تھے

رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ

ہر طرف سے بافراغت اُن کا رزق اُن کے پاس چلا آتا تھا پھر انھوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اُن کے کرتوتوں کے سبب اللہ نے

الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

کہ بھوک اور خوف کو (اُن کا) اوڑھنا (بچھونا) بنادیا۔ اور اُن ہی میں کا ایک رسول (بھی) اُن کے پاس آیا

مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ فَكُلُوْا

تو انھوں نے اُس کو جھٹلایا اس پر عذاب (الٰہی) نے اُن کو آپکڑا اور وہ برسرِ ناحق تھے ف۱ تو (مسلمانو!)

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

خدا نے جو تم کو حلال طیب روزی دی ہے اُس کو (بے تامل) کھاؤ اور اگر تم اللہ ہی کی فرماں برداری کا دم بھرتے ہو

اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

تو اُس کی نعمت کا شکر (بھی) کرو اُس نے تو تم پر بس مُردار کو حرام کیا ہے اور خون کو اور سور کے گوشت کو

الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ

اور اُس (جانور) کو جسے خدا کے سوا کسی اَور کی تعظیم اور اُس کے تقرب کے لیے (حلال اور) نامزد کیا جائے ف۲ پھر جو شخص بھوک سے بے قرار

ف۱ خدا نے جس گانوں کی مثال بیان کی اُس کے نام کی صراحت نہیں فرمائی لیکن جو حالت بیان کی ہے خود مکہ اُس کا مصداق معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں بھی اہل مکہ امن اطمینان سے رہتے تھے تمام جزیرۂ عرب میں لوٹ مار رہتی تھی مگر خانہ کعبہ کے لحاظ سے کوئی ان لوگوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا تھا اور باوجود یکہ سرزمین مکہ کوہستان ہے اس میں کھیتی باڑی کی صلاحیت نہیں اور پانی کی بھی بہت ہی قلت ہے تاہم اطراف و جوانب کی پیداوار بافراط کھنچ کھنچ کر چلی آتی ہے تو یہ امن اطمینان اور روزی کا سامان اہل مکہ کے حق میں بڑا احسانِ الٰہی تھا اور اہل مکہ پر اس کا شکر واجب مگر وہ بجائے منعم اور محسن یعنی خدا کو بھول کر بت پرستی کرنے لگے خدا نے پیغمبر صاحب کو اُن کی ہدایت کے لیے بھیجا اور انھوں نے اُن کی قدر نہ جانی ان ناشکریوں کی سزا میں سات برس مبتلائے قحط رہے اور چونکہ مسلمانوں کے ساتھ لڑائی ٹھن گئی اُن کی طرف کا بھی کھٹکا لگا رہتا تھا ۱۲

ف۲ پارہ سیقول کے پانچویں رکوع میں اس آیت کا فائدہ دیکھو ۱۲

(حاشیہ میں: یعنی مکہ کو بتوں سے پاک کر دے گا — ع ۱۰ / ۱۴ / ۲۰ — منزل ۳ — ان کو بھوک کا مزا چکھایا — ...)

عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ

نہ (حد ضرورت سے) تجاوز کرنے والا اور مجبور ہو کر کوئی حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (کافروں کی طرح) جھوٹ موٹ جو کچھ تمہاری

الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۗ إِنَّ

کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے (اس کو اس لئے) کہ خدا پر جھوٹ تہمت باندھنے لگو

الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ

جو لوگ خدا پر جھوٹ بہتان باندھتے ہیں ان کو (بھی) فلاح ہونی نہیں (یہ بھی دنیا کے چند روزہ)

قَلِيلٌ ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا

تھوڑے سے فائدے ہیں اور (آخر کار) ان کو عذاب دردناک (ہونا) ہے۔ اور (اے پیغمبر) ہم نے یہودیوں پر وہ چیزیں جو

مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ

پہلے تم سے بیان فرما چکے ہیں حرام کر دی تھیں اور (ان چیزوں کو حرام کرنے سے) ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے

يَظْلِمُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا

پھر جو لوگ براہ جہالت گناہ کرتے ہیں پھر اس کے بعد توبہ کی

مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا ۙ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اور (توبہ کے بعد اپنی) اصلاح (حالت) بھی کی تو (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بے شک تمہارا پروردگار توبہ اور اصلاح (حالت) کے بعد ان کے بخشنے والا

إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيفًا ۖ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

بے شک ابراہیم (لوگوں کے) پیشوا ہو گزرے ہیں خدا کے فرماں بردار (اور) جو ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے

شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبٰهُ وَهَدٰهُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَ

خدا کی نعمتوں کے شکر گزار خدا نے ان کو انتخاب کر لیا تھا اور ان کو (دین کا) سیدھا رستہ بھی دکھا دیا تھا اور

اٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ۝

ہم نے ان کو دنیا میں بھی (ہر طرح کی) بہتری دی تھی اور آخرت میں بھی وہ ضرور (ہمارے) نیک بندوں میں ہوں گے

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرٰهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ

پھر (اے پیغمبر) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو جو ایک (خدا) کے ہو رہے تھے اور

الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَ

مشرکین میں سے نہ تھے ہفتے (کے دن) کی تعظیم تو بس ان ہی لوگوں پر لازم کی گئی تھی جنہوں نے (آخر کار) اس (کے بارے) میں (طرح طرح

إِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(اے پیغمبر) جن جن باتوں میں یہ لوگ آپس میں اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا (قطعاً) فیصلہ کر دے گا



ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم

(اے پیغمبر لوگوں کو) عقل کی باتوں اور اچھی اچھی نصیحتوں سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور ان کے ساتھ بحث (بھی) کرو (تو)

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ

ایسے طور پر کہ وہ (لوگوں کے نزدیک) بہت ہی پسندیدہ ہو (اے پیغمبر) جو کوئی خدا کے رستے سے بھٹکا تمہارا پروردگار اس (کے حال) سے

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ

(اور نیز) وہ ان (لوگوں کے حال) سے بھی بخوبی واقف ہے جو راہ راست پر ہیں اور (مسلمانو) دین کی بحث میں مخالفین کے ساتھ سختی بھی کرو تو ویسی ہی سختی

مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ○ وَاصْبِرْ وَ

تمہارے ساتھ کی گئی ہو اور اگر (لوگوں کی ایذاؤں پر) صبر کرو تو بہرحال صبر کرنے والوں کے حق میں صبر بہتر ہے اور (اے پیغمبر تم مخالفوں کی ایذاؤں پر)

مَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ

خدا کی توفیق کے بدون تو تم صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان (مخالفوں کے حال) پر افسوس نہ کرو اور یہ لوگ جو تمہاری مخالفت میں

مِّمَّا يَمْكُرُونَ ○ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ○

تدبیریں کیا کرتے ہیں اس سے تنگ دل نہ ہو کیونکہ جو لوگ پرہیزگاری کرتے ہیں اور جو (لوگوں کے ساتھ) حسن سلوک سے پیش آتے ہیں اللہ ان

سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ مِائَةٌ وَإِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ بنی اسرائیل مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | ایک سو گیارہ آیتیں ہیں اور بارہ رکوع

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

وہ (خدا عجز اور درماندگی کے عیب سے) پاک ہے جو اپنے بندے (محمد) کو راتوں رات مسجد

الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ

حرام (یعنی خانہ کعبہ) سے مسجد اقصے (یعنی بیت المقدس) تک لے گیا جس کے گرداگرد ہم نے (دنیا و دین) کی برکتیں دے رکھی ہیں ف۱ (اور

آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ○ وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَ

چند نمونے معاینہ کرائیں (اور ان کو بعض اسرار غیب معلوم ہوں ورنہ اصل) سننے والا دیکھنے والا (یعنی عیب داں) تو ہی خدا ہے ف۲ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب

جَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِن دُونِي وَكِيلًا ○

اس کو بنی اسرائیل کے لیے ہدایت (کا دستور العمل) ٹھیرایا (اور ان سے کہہ دیا) کہ ہمارے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنانا

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ○ وَقَضَيْنَا

(کہ تم) ان لوگوں کی نسل (ہو) جن کو ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کر لیا تھا (اور) وہ ہمارے بندۂ شکر گزار تھے اور ہم نے

إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ

بنی اسرائیل سے (اسی) کتاب (توراۃ) میں صاف کہہ دیا تھا کہ تم ضرور ملک میں دو دفعہ فساد کرو گے اور

ف۱ دنیا کی برکتوں سے مراد ہے کہ وہاں کی زمین اعلیٰ درجے کی زرخیز ہے اس میں عمدہ سے عمدہ پیداوار بکثرت ہوتی ہے اور دین کی برکتوں سے مراد ہے اس مکان کی مقبولیت کہ بیت المقدس تمام اہل کتاب کا قبلہ رہا ہے سیکڑوں پیغمبر اس سرزمین میں پیدا ہوئے اور وہیں دفن کیے گئے ۱۲ ف۲ اس آیت میں انہ ہو السمیع البصیر کا تعلق عبارت سابق سے غور طلب ہے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ علم غیب خدا کے ساتھ خاص ہے مگر اس کو منظور ہوتا ہے تو کسی قدر پیغمبروں پر بھی ظاہر کر دیتا ہے چنانچہ ایک مقام پر فرمایا ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول کے ۔ راتوں رات بیت المقدس پہنچانا تو متفق علیہ ہے مگر مفسرین نے بڑے بڑے اختلافات کیے ہیں کوئی کہتا ہے روحانی جیسے خواب کوئی کہتا ہے جسمانی کوئی کہتا ہے صرف ایک بار کوئی کہتا ہے کئی بار کوئی کہتا ہے صرف بیت المقدس تک اکثر کہتے ہیں پہلے بیت المقدس تک پھر آسمان تک بہرکیف معراج کا ہونا اور اس میں پیغمبر صاحب پر نئے نئے حالات کا منکشف ہونا متفق علیہ ہے تو آیت کا مطلب ہے کہ پیغمبر صاحب کو جو معراج ہوئی تو اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ پیغمبر صاحب کو بعض اسرار غیب معلوم ہوں لیکن باینہمہ ان کا یہ علم محدود ہے اصل میں عالم الغیب خدا ہے اور اسی کا علم اتم و اکمل ہے سمع و بصر کی خصوصیت اس وجہ سے ہے کہ معمولی طور پر انسان کے حق میں یہی دو ذریعے علم کے حاصل ہونے کے ہیں اور اقصے کے لغوی معنے ہیں دور تر بیت المقدس کو مسجد اقصے اس لیے فرمایا کہ وہ مکے سے بہت دور ہے یا اس لیے کہ دوسری عام مساجد سے درجۂ مقبولیت میں بالاتر ہے ۱۲

منزل ۴ ۱۶ ع ۹ ۲۲

ف۱ "تو پھر ہم نے اپنے دوسرے بندوں کو اُٹھا کھڑا کیا" یہ اتنی عبارت مقدر ہے اور مقدر ہونے کا قرینہ ہی جملہ بعثنا علیکم جو پہلے آچکا ہے ہم نے مقدر کا ترجمہ ظاہر کر دیا ہے اس کے نہ تو عبارت کا ربط ٹھیک بیٹھتا اور نہ مطلب سمجھ میں آتا ہے ۱۲



لَتَعۡلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ۝ فَإِذَا جَآءَ وَعۡدُ أُولَىٰهُمَا بَعَثۡنَا عَلَيۡكُمۡ

(دونوں دفعہ لوگوں پر) بڑی زیادتیاں بھی کرو گے تو جب اُن (فسادوں) میں پہلے (فساد) کا وقت آیا تو ہم نے تمہارے مقابلے میں

عِبَادًا لَّنَآ أُوْلِي بَأۡسٖ شَدِيدٖ فَجَاسُواْ خِلَٰلَ ٱلدِّيَارِۚ وَكَانَ

اپنے ایسے بندے اُٹھا کھڑے کیے جو بڑے سخت گیر تھے اور وہ (تمہارے) شہروں کے اندر گھس گئے اور

وَعۡدٗا مَّفۡعُولٗا ۝ ثُمَّ رَدَدۡنَا لَكُمُ ٱلۡكَرَّةَ عَلَيۡهِمۡ وَأَمۡدَدۡنَٰكُم

(خدا کا) وعدہ (پورا) ہونا ہی تھا پھر ہم نے (تم کو) دشمنوں پر (غلبہ دے کر دوبارہ) تمہارے دن پھیرے اور

بِأَمۡوَٰلٖ وَبَنِينَ وَجَعَلۡنَٰكُمۡ أَكۡثَرَ نَفِيرًا ۝ إِنۡ أَحۡسَنتُمۡ

مال سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تم کو بڑے جتھے والے بنا دیا اگر (اس وقت تم نے) اچھے کام کیے

أَحۡسَنتُمۡ لِأَنفُسِكُمۡۖ وَإِنۡ أَسَأۡتُمۡ فَلَهَاۚ فَإِذَا جَآءَ وَعۡدُ

تو اپنے ہی (ذاتی فائدے کے) لیے اچھے کام کیے اور اگر بُرے کام کیے تو بھی اپنے ہی لیے پھر جب

ٱلۡأٓخِرَةِ لِيَسُـُٔواْ وُجُوهَكُمۡ وَلِيَدۡخُلُواْ ٱلۡمَسۡجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ

دوسرے (فساد) کا وقت آیا (تو پھر ہم نے اپنے دوسرے بندوں کو اُٹھا کھڑا کیا) ف۱ کہ (تم کو اس قدر ماریں) تمہارے مُونہ بگاڑ دیں اور (تمہاری)

أَوَّلَ مَرَّةٖ وَلِيُتَبِّرُواْ مَا عَلَوۡاْ تَتۡبِيرًا ۝ عَسَىٰ رَبُّكُمۡ أَن يَرۡحَمَكُمۡۚ

پہلی دفعہ مسجد (بیت المقدس) میں گھسے تھے (اور اُس کو ڈھا گئے تھے) اسی طرح (اس دفعہ بھی) اس میں گھسیں اور جس چیز پر قابو پائیں توڑ پھوڑ کر...

وَإِنۡ عُدتُّمۡ عُدۡنَاۚ وَجَعَلۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكَٰفِرِينَ حَصِيرًا ۝ إِنَّ

اور اگر تم پھر (وہی پہلی سی شرارتیں) کرو گے تو ہم بھی پھر (وہی) (کریں گے (جو پہلے کیا تھا یعنی سزا دیں گے) اور ہم کافروں کے لیے جہنم کا قید خانہ تیار کر رکھا ہے ف۲ بے

هَٰذَا ٱلۡقُرۡءَانَ يَهۡدِي لِلَّتِي هِيَ أَقۡوَمُ وَيُبَشِّرُ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ٱلَّذِينَ

یہ قرآن (دین کا) وہ (رستہ) دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو

يَعۡمَلُونَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أَنَّ لَهُمۡ أَجۡرٗا كَبِيرٗا ۝ وَأَنَّ ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ

نیک عمل کرتے ہیں اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ اُن کو بڑا اجر ملے گا اور نیز (لوگوں کو) یہ (بھی سمجھاتا ہے) کہ جو لوگ

بِٱلۡأٓخِرَةِ أَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا أَلِيمٗا ۝ وَيَدۡعُ ٱلۡإِنسَٰنُ بِٱلشَّرِّ

آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُن کے لیے ہم نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے اور آدمی جس طرح (اپنے حق میں) بہتری کی دعا مانگتا ہے اسی طرح

دُعَآءَهُۥ بِٱلۡخَيۡرِۖ وَكَانَ ٱلۡإِنسَٰنُ عَجُولٗا ۝ وَجَعَلۡنَا ٱلَّيۡلَ وَ

اور انسان بڑا جلد باز ہے اور ہم نے رات اور

ٱلنَّهَارَ ءَايَتَيۡنِۖ فَمَحَوۡنَآ ءَايَةَ ٱلَّيۡلِ وَجَعَلۡنَآ ءَايَةَ ٱلنَّهَارِ مُبۡصِرَةٗ

دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں قرار دیا سو رات کی نشانی کو تو ہم نے ماند بنایا اور دن کی نشانی کو ہم نے روشن بنایا کہ اس میں سب چیزیں دکھائی دیں

ف۲ روئے زمین پر شاید یہود سے بڑھ کر کوئی شریر قوم نہیں ہوئی اور جیسی اُن کی شرارتیں تھیں ویسی ہی اُن کو خدا کی طرف سے سزائیں ملتی رہتی تھیں ایک وقت تھا کہ وہ بڑی زبردست سلطنت رکھتے تھے یا اب یہ حال ہے کہ اتنی بڑی زمین اور کہیں ایک انچ پر اُن کی سلطنت نہیں اور جہاں ہیں بے اعتماد اور ذلیل وخوار۔ اس مقام پر یہود کو صرف دو واقعے یاد دلائے گئے ہیں غالباً پہلا بخت نصر کا اور دوسرا طیطس شاہ روم کا کہ دونوں بار قلمرو یہود کی نسل ہوئے اور ہیکل شریف یعنی بیت المقدس جلا دیا گیا مسمار کر دیا گیا یہ تمام تفصیلی حالات کتب تواریخ اور عہد عتیق کے صحیفوں میں بشرح وبسط مذکور ہیں اب خدا یہود کو سمجھاتا ہے کہ اس پیغمبر آخر الزماں کے ساتھ پہلے کے سے معاملات نہ کرنا ورنہ ویسی ہی آفتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے چنانچہ یہود نے ویسی ہی شرارتیں کیں اور ویسی ہی سزا پائی ۱۲ ف۳ اپنے حق میں دعاء بد کرنے کے دو پہلو ہو سکتے ہیں ایک یہ آدمی کو علم غیب تو دیا نہیں گیا بسا اوقات وہ ایک مطلب کو نہمی سے اپنے حق میں مفید سمجھ کر خدا سے اُس کی خواستگاری کرتا ہے اور حقیقت میں وہ اُس کے حق میں مضر ہے مثلاً ایک لا ولد خدا سے فرزند کے لیے دعا کرتا ہے اور وہ بڑا ہو کر ایسا نالائق ثابت ہو کہ خاندان کی دولت اور آبرو کو تباہ کر دے۔ دوسرا پہلو وہ ہے کہ پیغمبر کافروں کو عذاب خدا سے ڈراتے تھے اور کافر جھوٹ سمجھ کر اُس کے لیے جلدی مچاتے تھے وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ

ع ۱۰

منزل ۴

من نخیل وعنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ (بنی اسرائیل ۶-۱۰) اور واذ قالوا اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم (انفال ۴۶) اور وقالوا ربنا عجل لنا قطنا قبل یوم الحساب (ص ۲۲) اور اس طرح کی آیتیں قرآن میں تقریباً ہر پیغمبر کے بیان میں ہیں ۱۲ (حنفیؒ)

لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَ

تاکہ تم (لوگ) اپنے پروردگار کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش کرو اور تاکہ برسوں کی گنتی اور

الْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝ وَكُلَّ إِنسَانٍ

حساب کو جانو اور ہم نے سب باتیں (قرآن میں) خوب تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں (از انجملہ رات اور دن کے پیدا کرنے کی مصلحت بھی ہے)

أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا

اس کے ساتھ لازم کر کے اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے (یعنی ہر ایک کی تقدیر ہر ایک کے ساتھ ہے) اور قیامت کے دن ہم (اس کا) نامۂ اعمال

يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۝ اقْرَأْ كِتَابَكَ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ

(اور وہ) اس کو اپنے روبرو کھلا ہوا دیکھ لے گا (اور ہم اس سے کہیں گے کہ) اپنا نامہ (اعمال) پڑھ لے (اور) آج اپنا حساب لینے کے لیے

عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝ مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَ

تو آپ ہی بس کرتا ہے۔ جو شخص سیدھے رستے چلا تو وہ اپنے ہی (ذاتی) فائدے کے لیے سیدھے رستے چلتا ہے اور

مَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ

جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا خمیازہ بھی اسی کو بھگتنا پڑے گا اور کوئی (شخص کسی) دوسرے (شخص) کے بارِ (گناہ) کو اپنے اوپر نہیں لے گا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۝ وَإِذَا أَرَدْنَا أَن

اور جب تک ہم رسول نہ بھیج (کر اتمام حجت) نہ (کر) لیں (کسی) کو اس کے گناہ کی سزا نہیں دیا کرتے اور جب ہم کو

نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا

کسی گاؤں کا ہلاک کرنا منظور ہوتا ہے تو ہم اس کے خوش حال لوگوں کو (کوئی سا بھی) حکم دیتے ہیں پھر وہ اس (بستی) میں نافرمانیاں کرتے ہیں پھر وہ بستی

الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ مِن

حکم (عذاب) کی مستحق ہو جاتی ہے پھر ہم اس بستی کو مار کر تباہ کر دیتے ہیں ف اور نوح کے بعد ہم نے کتنی امتوں کو ہلاک کر مارا

بَعْدِ نُوحٍ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہ جاننے اور دیکھنے کو بس ہے

مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ

جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں (اور) جتنا چاہتے ہیں اسی (دنیا) میں سردست اس کو دے دیتے ہیں (مگر)

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا ۝ وَمَنْ أَرَادَ

پھر (آخرکار) ہم نے اس کے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی ہے جس میں وہ برے حالوں راندۂ (درگاہِ خدا) ہو کر داخل ہوگا اور جو شخص طالب

الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم

آخرت ہو اور آخرت کے لیے جیسی کوشش کرنی چاہیے ویسی اس کے لیے کوشش بھی کرے اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو یہی لوگ ہیں جن کی

ف یا تو یہی مطلب ہے جو ترجمے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ایک حکم صادر فرماتا ہے اور سب سے پہلے امرا اور اغنیا (اس حکم کو توڑ کر) چلتے ہیں یعنی نافرمانی خوش حال لوگوں سے شروع ہوتی ہے پھر امیر غریب سب وبالِ نافرمانی کی لپیٹ میں آ جاتے ہیں اور واقع میں ایسا ہی دیکھا بھی جاتا ہے کہ اکثر امیر ہی زیادہ تر مبتلائے فسق و فجور ہوتے ہیں یا چونکہ خدا ہی بندوں کا اور ان کے افعال کا خالق ہے یعنی بندے برا بھلا جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا ہی نے اُن کو کرنے کی قدرت دی ہے اس سے فولاظ



مَّشْكُورًا ۝ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ

مقبول ہوگی (اے پیغمبر) وہ (دنیا کے طالب) اور یہ (آخرت کے طالب) سب ہی کو ہم تمہارے پروردگار کی (یعنی اپنی) بخشش سے امداد دیتے ہیں

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

اور تمہارے پروردگار کی بخشش (عام ہے کسی پر) بند نہیں (اے پیغمبر) دیکھو (تو سہی کہ) ہم نے (دنیا میں) بعض لوگوں کو

عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيلًا ۝ لَا تَجْعَلْ

بعض پر کیسی برتری دی ہے اور البتہ آخرت کے درجے کہیں بڑھ کر ہیں اور ویسے ہی اُس (کی) برتری (بھی) کہیں بڑھ کر ہے ف۱ (اے پیغمبر)

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ۝ وَقَضٰى رَبُّكَ

خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنانا ورنہ تم ایسے (بدحال) بیٹھے رہ جاؤ گے کہ (خدا اور فرشتے اور ایمان والے سب) تم کو نفرین کریں اور تم

اَلَّا تَعْبُدُوٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ

(لوگو!) اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا (اے مخاطب) اگر

عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا

والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو اُن کے آگے ہُوں بھی نہ کرنا اور نہ

تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ

اُن کو جھڑکنا اور اُن سے (کچھ) کہنا (سننا ہو تو) ادب کے ساتھ کہنا (سننا) اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُن کے آگے جھکائے رکھنا

مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝ ؕ

اور (اُن کے حق میں) دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار جس طرح انھوں نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے (اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں)

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُونُوا صٰلِحِينَ فَاِنَّهُ كَانَ

(لوگو!) تمہارے دل کی بات کو تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے اگر تم (حقیقت میں) سعادتمند ہو (اور تم ماں باپ کے حق میں بھولے سے کوئی فروگذاشت بھی ہو گئی)

لِلْاَوَّابِينَ غَفُورًا ۝ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ

توبہ کرنے والوں (کی خطاؤں) کا بخشنے والا ہے۔ اور رشتہ دار اور غریب اور مسافر (ہر ایک) کو اُس کا حق پہنچاتے رہو

السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوٓا اِخْوَانَ

اور (دولت کو) بے جا مت اڑاؤ (کیونکہ دولت کے) بے جا اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

الشَّيٰطِينِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ

اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکرا ہے ف۲ اور اگر

عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝

تم کو اپنے پروردگار کے فضل کے انتظار میں جس کی تم کو توقع ہو (مجبوری) ان (غربا) سے مُنہ پھیرنا پڑے تو نرمی سے ان کو سمجھا دو ف۳

ع ۲ / ۱۲ / ۲

(تمہارے حامی) ... اور نصیحت ... (حسب) ... اور ... کو خرچ کرنے کا ... یہ ہے کہ ...

ف۱ یعنی دنیاوی عزت اور فضیلت آخرت کی عزت اور فضیلت کے مقابلے میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جیسے دنیا میں لوگوں کی حالتیں مختلف ہیں اسی طرح آخرت میں ہوں گی ۱۲

ف۲ شیطان گروہ ملائکہ میں سے تھا اُس نے اس نعمت کی قدر جانی اور خدا کی نافرمانی کی اسی طرح مال بھی خدا کی نعمت ہے اور جو اُس کو بے جا اڑائے وہ اُس کی قدر نہیں کرتا تو وہ نعمت کی قدر نہ جاننے میں شیطان کا بھائی ہوا اور دولت بے جا اڑائی جاتی ہے تو اکثر شیطانی حرکات اور ممنوعات شرعیہ میں اڑائی جاتی ہے اس اعتبار سے بھی دولت کے بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں ۱۲

ف۳ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وقت پر آدمی کے ہاتھ تلے روپیہ نہیں ہوتا اور کہیں سے کچھ آنے والا ہوتا ہے اور ابھی اس کے آنے میں دیر ہے اور لوگ اپنی حاجت کے آگے اور دیر سویر کا خیال نہیں کرتے اور بے جا تقاضا کرتے ہیں تو خدا فرماتا ہے کہ ایسی صورت میں ان لوگوں کی دل شکنی نہ کرو اور آسانی کے ساتھ سمجھا دو ۱۲



وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

اور اپنا ہاتھ نہ تو اتنا سکیڑو کہ (گویا) گردن میں بندھا ہے اور نہ بالکل اُس کو پھیلا ہی دو

فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ○ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ

(ایسا کرو گے) تو تم ایسے بیٹھے رہ جاؤ گے کہ لوگ تم کو ملامت بھی کریں گے (اور) تم تہی دست بھی ہو گے ف۱ (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار جس کی

وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ○ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ

اور (جس کی) روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے (اور) وہ اپنے بندوں (کے حال) سے باخبر (اور اُن کے فرق کا) دیکھنے والا ہے۔ اور (لوگو!)

خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ

افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اُن کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں اولاد کا جان سے مارنا

خِطْئًا كَبِيرًا ○ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ

بڑا بھاری گناہ ہے اور زنا کے پاس (ہو کر) بھی نہ پھٹکنا کیونکہ وہ بے حیائی ہے اور (بہت ہی)

سَبِيلًا ○ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَ

بُرا چلن ہے اور کسی (کی) جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کر دیا ہے ناحق قتل نہ کرنا اور

مَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي

جو شخص ظلم سے مارا جائے تو ہم نے اُس کے ولی (وارث) کو (قاتل سے قصاص لینے کا) اختیار دیا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ خون (کا بدلہ لینے) میں

الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ○ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي

کیونکہ (وہ بھی) بدلہ لینے میں بھی اُس کی حمایت ہے ف۲ اور جب تک یتیم اپنی جوانی کو نہ پہنچے اُس کے مال کے پاس بھی نہ جانا مگر ایسی طرح پر

هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ

کہ (یتیم کے حق میں) بہتر ہو اور عہد کو پورا کیا کرو کیونکہ عہد کی (قیامت میں)

مَسْئُولًا ○ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ

باز پرس ہوگی اور جب ماپ کر دو تو پیمانے کو پورا بھر کر دیا کرو اور (جب) تول کر دینا ہو تو ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو

ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ○ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

(معاملے کا) یہ بہتر (طریق) ہے اور (اس کا) انجام بھی اچھا ہے۔ اور (اے مخاطب) جس بات کا تجھ کو علم (یقینی) نہیں (خواہ مخواہ) اُس کے پیچھے نہ ہو لیا کر۔

إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ○

کیونکہ کان اور آنکھ اور دل اِن سب سے (قیامت کے دن) پوچھ گچھ ہونی ہے ف۳

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ

اور زمین میں اکڑ کر نہ چلا کر کیونکہ (اس دھماکے کے ساتھ چلنے سے) تو زمین کو تو پھاڑ نہیں سکے گا اور نہ (تن کر چلنے سے)

ع ۸ ۳ — منزل ۴

ف۱ اس آیت میں توسّط یعنی اعتدال اور میانہ روی کی ہدایت ہے کہ آدمی خیر خیرات میں تو ایسا عمل کرے کہ مٹھی کھلے ہی نہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولے کہ آپ تکلیف اٹھائے اور لوگ اُلٹے ملامت کریں اور اُس کی داد و دہش کو فضول خرچی قرار دیں

ف۲ مطلب یہ ہے کہ مثلاً زید نے خالد کو ظلماً مار ڈالا تو اس صورت میں خالد کی جانب مغلوب تھی ورنہ خالد مارا ہی کیوں جاتا۔ اب تحت آیۂ قصاص کا تو خالد کی جانب خدا نے غلبہ دیا اور قاعدہ قصاص ہے جاری کر کے اُس کی مدد کی تو وارثان خالد کو اسی بدلے پر قناعت کرنی چاہیئے یہ نہ سمجھیں کہ یہی بدلہ اُن کا کافی انتقام نہیں ہے

ف۳ انسانی معلومات کے چند ذریعے ہیں حواس ظاہر و باطن اور انسان کو ان ہی ذریعوں سے کسی بات کا یقین ہو سکتا ہے لیکن بے دین آدمی خیالی تکے چلاتا اور بے ہی منصوبے گھڑا کرتا ہے چنانچہ جو حالات بعد مرگ پیش آئیں گے اُن کے بارے میں منکرین اور دوسرے منکرین حشر ایسے ہی ڈھکوسلے ہانکتے ہیں اسی طرح معلومات انسانی محدود ہیں بہت لوگ حدِ بشری سے تجاوز کر کے اُن باتوں میں فکر دوڑایا کرتے ہیں جو اُن کی فکر کی رسائی سے باہر ہیں اس آیت میں یہ ہدایت فرمائی گئی ہے کہ انسان اپنی حدِ فطرت سے قدم باہر نہ رکھے اور ہر ایک کا اعتقاد نہ کرے اور نصِ شرعی کا پابند رہے ۱۲

الْجِبَالَ طُولًا ۝ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۝

پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکے گا۔ (اے پیغمبر) ان سب باتوں میں جو بری ہیں سب ہی تمہارے پروردگار کے نزدیک ناپسند ہیں

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۭ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

(اور اے پیغمبر) یہ باتیں (بھی) اُن (عقل و دانش) کی باتوں میں سے ہیں جن کو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کیا ہے اور خدا کے ساتھ

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۝ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

کوئی اور معبود نہ بنانا ورنہ تم ملزم (اور) راندۂ (درگاہ) بنا کر جہنم میں جھونک دیئے جاؤ گے (اے مشرکو!) کیا تمہارے پروردگار نے تم کو

بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا

بیٹوں کے لئے خاص کیا اور آپ بیٹیاں یعنی فرشتے (بنا لیں) تم بڑی (ہی سخت) بات کہتے ہو

عَظِيْمًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ

اور ہم نے اس قرآن میں (لوگوں کو) طرح طرح سے سمجھایا تاکہ یہ لوگ (کسی طرح) سمجھیں

اِلَّا نُفُوْرًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا

مگر (وہ) اس سے اُن کی نفرت ہی بڑھتی گئی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر خدا کے ساتھ جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں اور معبود (بھی) ہوتے تو اس صورت میں

لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ

اُن معبودوں نے کبھی کا (خدائے) مالک عرش (یعنی خدا) تک (پہنچنے کا) رستہ ڈھونڈ نکالا ہوتا ف۱ جیسی (جیسی نالائق) باتیں یہ لوگ (خدا کی نسبت)

عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ

وہ پاک اور بالاتر ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو (فرشتے اور آدمی) آسمان و زمین میں ہیں (سب) اُس کی تسبیح (و تقدیس)

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۭ

اور جتنی چیزیں ہیں سب اُس کی حمد (و ثنا) کے ساتھ اُس کی تسبیح (و تقدیس) کرتی ہیں مگر تم لوگ اُن کی تسبیح (و تقدیس) کو نہیں سمجھتے بے شک

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ

اس میں شک نہیں کہ وہ بڑا تحمل والا اور بڑا ہی درگزر کرنے والا ہے (کہ فوراً ان کی نافرمانی کی سزا نہیں دیتا) اور (اے پیغمبر) جب تم قرآن

وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّ

اور اُن لوگوں میں جن کو آخرت کا یقین نہیں ایک گاڑھا پردہ حائل کر دیتے ہیں (تاکہ راہِ حق نہ دیکھ سکیں) اور

جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَ

اُن کے دلوں پر غلاف ڈال دیتے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھ سکیں اور اُن کے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی (پیدا کر دیتے ہیں تاکہ سن نہ سکیں) اور

اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓي اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝

جب تم قرآن میں تنہا اپنے پروردگار وحدہٗ (لاشریک لہٗ) کا ذکر کرتے ہو تو کافر نفرت کر کے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں

ع ۴ / ۱۰

منزل ۳

ف۱ مطلب یہ کہ جس طرح ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں ہو سکتے جیسا کہ مشہور ہے "دو بادشاہ در اقلیمے نگنجند" اسی طرح دو خدا بھی نہیں ہو سکتے لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا۔ اگر بفرض محال دو یا زیادہ خدا ہوتے تو کبھی کے لڑ مرے ہوتے اور جھوٹے معبود کچھ قدرت رکھتے تو خدائے حقیقی پر چڑھ گئے ہوتے

ف۲ مطلب یہ کہ دنیا میں جو مخلوق بھی ہے وہ اپنے خالق کی ہستی کی گواہ ہے اور مخلوق کا ہونا عقلاً دلالت کرتا ہے کہ وہ آپ سے آپ موجود نہیں ہو گئی بلکہ کسی نے اس کو پیدا کیا اور جس نے پیدا کیا وہی خدا ہے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

جب یہ لوگ تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو جس نیت سے سنتے ہیں ہم کو خوب معلوم ہے اور جب یہ

نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝

سرگوشیاں کرتے ہیں (یعنی) جب ظالم (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ تم تو بس ایک (باؤلے) آدمی کے پیچھے پڑے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے (تو ان کا یہ کہنا

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

(اے پیغمبر) دیکھو (تو سہی) تمہاری نسبت کیسی کیسی باتیں بناتے ہیں تو (ان ہی باتوں کی وجہ سے) یہ لوگ گمراہ ہوئے اور اب (حق کا)

سَبِيْلًا ۝ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ

رستہ نہیں پا سکتے اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مرنے کے پیچھے گل سڑ کر) ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا (ایسی حالت میں) ہم کو (دوبارہ)

خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ خَلْقًا

از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑا کیا جائے گا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم (مرنے کے پیچھے) پتھر یا لوہا یا کوئی اور چیز بھی بن جاؤ

مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِيْ

جو تمہارے خیال میں بڑی (سخت) ہو (اور اس کا زندہ ہونا تمہارے نزدیک دشوار ہو تو بھی تم زندہ ہو کر رہو گے) اس پر (یہ لوگ تم سے) پوچھیں گے کہ بھلا

فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

ہم کو (دوبارہ کون زندہ کرے گا) تو جس نے تم کو اول بار پیدا کیا اس پر یہ لوگ تمہارے آگے سر مٹکانے لگیں گے ف۱ اور پوچھیں گے

مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ

کہ بھلا قیامت کب آئے گی (تم ان سے) کہو عجب نہیں کہ قریب آ گئی ہو جب کہ خدا تم کو بلائے گا تو تم اس کے حکم کی تعمیل کرو گے

بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا

(یعنی) اس کی تعریف کرتے ہوئے (قبروں سے نکل نکل کر چلے آؤ گے) اور خیال کرو گے کہ (مرنے کے پیچھے) تم بس تھوڑے ہی دنوں (حالت برزخ میں رہے ف۲) اور (اے پیغمبر) میرے بندوں سے کہہ دو کہ

الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

کرو (اخلاق کے اعتبار سے) بہتر ہو کیونکہ شیطان (سخت بات کہلوا کر) لوگوں میں فساد ڈلوا تا ہے (اور) اس میں شک نہیں کہ شیطان

كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ

انسان کا کھلا دشمن ہے (لوگو!) تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے چاہے (رحم کا مستحق سمجھ کر)

يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝

تم پر رحم کرے اور چاہے (عذاب کا مستحق سمجھ کر) تم کو عذاب دے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو لوگوں کا ٹھیکہ دار بنا کر تو بھیجا نہیں ف۳

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ

اور (اے پیغمبر فرشتے اور جن و انسان) جو آسمانوں اور زمین میں ہیں تمہارا پروردگار ان (کے حال) سے بخوبی واقف ہے اور ہم نے بعض

ف۱ سر کا مٹکانا یعنی ہلانا اسی طرح پر ہوتا کہ کبھی تسلیم کبھی انکار یہاں انکاری مٹکانا مراد ہے ۱۲

ف۲ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ دنیا میں تھوڑے ہی دن سے مطلب ہے کہ زندگی کی حالت میں انسان موت اور آخرت سے غافل ہے اور غافل اگرچہ منہ سے نہ کہے مگر اس کے افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ گویا اس کو مرنا نہیں اور وہ ہمیشہ کی زندگی کے لیے پٹہ لکھوا کر لایا ہے مگر مرے پیچھے وہ سمجھے گا کہ دنیا میں بہت ہی کم رہا ۱۲

ف۳ یعنی حکم خدا کا پہنچا دینا پیغمبر کا کام ہے وہ لوگوں کے ایمان لانے کا ذمہ دار نہیں ۱۲

ع ۵/۱۲/۵

ف۱ یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو پیغمبروں یا بزرگوں یا جنات یا فرشتوں کو کسی طرح پر شریکِ خدائی بناتے تھے ان کے قائل کرنے کو فرمایا کہ جن کو تم معبود قرار دیتے ہو وہ خود خدا کی رضا جوئی کے ذریعے ڈھونڈتے اور عذابِ خدا سے ڈرتے رہتے ہیں جو بندگی کی شان ہے مطلب یہ کہ وہ بندے ہیں اور بندہ معبود نہیں ہو سکتا ۱۲



النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ○ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ

پیغمبروں کو بعض پر برتری دی اور ہم ہی نے داؤد کو زبور (کتاب) عطا فرمائی (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ

زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ○

خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم (شریکِ خدائی) سمجھتے ہو (حاجت پڑے پر) ان کو بلا دیکھو (پھر دیکھو) نہ تو تم سے تکلیف کو دور کر سکیں اور نہ (اس کو) بدل سکیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ

یہ لوگ جن کو مشرکین (حاجت روا سمجھ کر) بلاتے ہیں ان میں جو دوسروں کی نسبت زیادہ مقرب ہیں وہ (بھی) اپنے پروردگار کی (درگاہ میں) ذریعہ ڈھونڈتے رہتے ہیں

اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

اور اُس کی رحمت کی اُمید رکھتے اور اُس کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں (اور) واقع میں تمہارے پروردگار کا عذاب

كَانَ مَحْذُوْرًا ○ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ

ڈرنے کی چیز ہے (بھی) ف اور (لوگوں کی) کوئی بستی نہیں مگر روزِ قیامت سے پہلے (پہلے نافرمانی کی سزا میں) تو ہم اُس کو ہلاک کر دیں گے

الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ

یا اُس کو (کوئی اور) سخت عذاب دیں گے (اور) یہ بات کتاب (لوحِ محفوظ) میں

مَسْطُوْرًا ○ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا

لکھی جا چکی ہے۔ اور ہم کو (فرمائشی) معجزوں کے بھیجنے سے (کوئی اور وجہ) مانع نہیں (ہوئی) مگر یہی کہ اگلے لوگوں نے ان کو جھٹلایا ف۲

الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ

چنانچہ ہم نے (قوم) ثمود کو اونٹنی (کا کھلا ہوا) معجزہ دیا تھا پھر بھی لوگوں نے (ناحق) اُس کو ستایا (یہاں تک کہ اُس کو ہلاک کر دیا) اور رہے ہم

بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ○ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ

معجزے (بھیجا کرتے ہیں) تو صرف ڈرانے کی غرض سے بھیجا کرتے ہیں ف۳ اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تم سے فرمایا کہ تمہارے پروردگار

وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ

اور خواب جو ہم نے تم کو دکھایا تو بس اُس کو لوگوں (کے ایمان) کی آزمائش (کا ذریعہ) ٹھیرایا اور (اسی طرح تھوہر کے) درخت کو

الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا

جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔ غرض باوجودیکہ ان لوگوں کو ہم (طرح طرح) ڈراتے ہیں لیکن ہمارا ڈرانا ان کی سرکشی کو اور کچھ بڑھاتا ہی ہے

كَبِيْرًا ○ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ

اور (ایک وقت وہ بھی تھا) جب کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سبھی نے سجدہ کیا مگر

اِبْلِيْسَ ۭ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ○ قَالَ اَرَءَيْتَكَ

ابلیس لگا حجت کرنے کہ کیا میں ایسے شخص کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے (اور آدم کی طرف حقارت آمیز اشارہ کر کے)

ف۲ پیغمبر صاحب سے معجزوں کی فرمائشیں ہوتی تھیں اور وہ ہوائی جیسی باتیں تھیں ایسی درخواستیں منظور نہیں ہوتیں اور وہ منظور ہونے کے قابل بھی نہ تھیں ایسے ہی معجزوں کی نسبت فرمایا ہے کہ ہم نے اگلے لوگوں کی تکذیب کے خیال سے ایسے معجزوں کا بھیجنا بند کر دیا ہے اور مثال بھی فرمائشی معجزے ہی کی دی ہے کہ قوم ثمود نے حضرت صالح سے تقاضا کی تھی کہ پہاڑ سے اونٹنی پیدا ہو اُس پر بھی لوگوں نے نہ مانا اور ہمارے پیغمبر صاحب کے زمانے کے لوگ بھی اسی قسم کے تھے کہ فرمائشی معجزے دیکھتے اور نہ مانتے ورنہ دوسرے معجزات سے قطع نظر خود قرآن ایک عظیم الشان جیتا جاگتا معجزہ موجود ہے ۱۲ ف۳ یعنی معجزوں سے بس ڈرانے کے سوا کوئی اور غرض متعلق نہیں قرآن کی تعلیم کا ملاحظہ یہ ہے کہ لوگ دنیا کے معمولی واقعات آسمان اور زمین اور دن اور رات اور ہوا اور بادل اور مینہ اور بجلی اور موت اور حیات اور حیوانات اور کچھ وغیرہ سے خدا اور اُس کی قدرت کے قائل ہوں پیغمبر صاحب بھی معجزے دکھائے مگر انھوں نے معجزات پر کبھی زور نہیں دیا اور جو کہ معجزے کا وقوع ایک وقت خاص میں خاص شخصوں کے روبرو ہو سکتا ہے اور اس میں بھی مخالفین چند در چند شکوک اور احتمال پیدا کرتے رہتے تھے تو معجزہ کوئی ایسی محکم دلیل نہیں ہو سکتا جس پر ہر زمانہ اور ہر جا کے معمولی واقعات ایسے معجزات ہیں جو ہر وقت واقع ہوتے رہتے ہیں اور کسی کو ان میں گنجائش انکار نہیں ہو سکتی وہ خاص طبیعتیں ہیں جو معجزے کی محتاج ہیں اور جن کی ایسی طبیعتیں ہوتی ہیں وہ معجزے پر بھی مشکل سے ایمان لاتے ہیں وہ ایک امر غیر معمولی دیکھ کر فی الفور ڈر جاتے مگر ادھر خوف زائل ہوا ادھر پھر اصل طبیعت کے شکوک نے عود کیا اور سحر وغیرہ پر محمول کرنے لگے ۱۲ ف۳ بات کا سلسلہ یوں چلا آتا ہے کہ معجزات صرف لوگوں کو ڈرانے کے لیے بھیجے جاتے ہیں لیکن جن کی طبیعتوں میں خود سری ہے وہ معجزوں سے بھی نہیں ڈرتے جیسے قوم ثمود اور یہی حال تھا قریش کے لوگوں کا کہ اُن کے ڈرانے میں بھی کچھ کمی نہیں کی گئی مگر جو نہ ماننے والے تھے آخر تک نہ مانتے تھے … پیغمبر صاحب نے پہلے سے اُس کے بارے میں ایک صاف صحیح خواب دیکھا تھا …

هٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِکَنَّ

یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر فوقیت دی ہے اگر تو مجھکو روزِ قیامت تک کی مہلت دے تو میں تھوڑے سے لوگوں کے سوا

ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ

اس کی تمام نسل کی جڑ کاٹتا رہوں گا۔ خدا نے فرمایا چل (دور ہو) جو شخص ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو

جَهَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ

تم سب کی سزا جہنم (ہے اور) سزا بھی پوری۔ اور ان میں سے جس کو بہکا سکے اپنی آواز سے بہکاتا رہ

مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِکْهُمْ

اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کو چڑھا کر لاتا رہ اور ان کے مال

فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ۔ اور شیطان جو وعدے ان سے کرتا ہے سب دھوکا ہے

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَکَفٰی بِرَبِّكَ وَکِیْلًا ۝

جو میرے (مخلص) بندے ہیں ان پر تیرا کچھ زور نہیں۔ اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار کارساز کافی ہے

رَبُّکُمُ الَّذِیْ یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ

تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کے فضل سے (روزی) تلاش کرو۔

اِنَّهٗ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا ۝ وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ

بیشک وہ تم پر مہربان ہے۔ اور جب تم کو دریا میں تکلیف پہنچتی ہے (یعنی ڈوبنے کا خوف ہوتا ہے) تو جن کو

تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىکُمْ اِلَی الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَکَانَ

تم پکارا کرتے ہو سب اس (پروردگار) کے سوا گم ہو جاتے ہیں۔ پھر جب وہ تم کو (ڈوبنے سے) بچا کر خشکی پر لے آتا ہے

الْاِنْسَانُ کَفُوْرًا ۝ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ

تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔ اور انسان ہے ہی ناشکرا۔ کیا تم (اس سے) بےخوف ہو کہ خدا تمہیں خشکی کی طرف (لے جا کر زمین میں) دھنسا دے یا

یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ

تم پر سنگریزوں کی بھری ہوئی آندھی چلا دے پھر تم اپنا کوئی نگہبان نہ پاؤ۔ یا (اس بات سے) بےخوف ہو

اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰی فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ

کہ تم کو دوسری دفعہ دریا میں لے جائے پھر تم پر تیز ہوا چلائے

الرِّیْحِ فَیُغْرِقَکُمْ بِمَا کَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِهٖ تَبِیْعًا ۝

اور تمہارے کفر کے سبب تمہیں ڈبو دے پھر تم اس غرق کے سبب ہمارا پیچھا کرنے والا کسی کو نہ پاؤ

ف ۱ شیطان کے لشکر سے مراد ہیں اس کے مددگار من الجنة والناس یعنی از قسم جن ہوں یا از قسم بشر مطلب یہ ہے کہ ان کے بہکانے میں اپنی پوری طاقت صرف کر اور تیرے ترکش میں کوئی تیر رہ نہ جائے اور مال اور اولاد میں شرکت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مال اور اولاد دو ہی بڑی چیزیں ہیں اور ان ہی کی وجہ سے اکثر گناہ واقع ہوتے ہیں کہ ان کے فکر میں آدمی خدا سے غفلت کرتا ہے منزل ۴ اور ان ہی کی وجہ سے دنیا میں بہت سا فساد برپا ہوتا ہے مال و اولاد کو خلاف شرع حد سے زیادہ عزیز رکھنا اغوائے شیطانی ہے جس کو شیطان کی شرکت سے تعبیر کیا گیا ہے اور مال اور اولاد میں شیطان کی شرکت کے بہت سے پیرائے ہیں از انجملہ یہ کہ مال کو خلاف شرع بے جا صرف کیا جائے جیسے نذر و نیاز غیر اللہ یا اس کو زنا یا کام میں یا واجب خرچ میں بخل کیا جائے اسی طرح اولاد کو برا اٹھایا جائے کہ ان کو دین داری سے کچھ نسبت نہ ہو یا ان کے لیے ٹونے ٹوٹکے ناجائز باتیں کی جائیں جن سے بوئے شرک آتی ہو ۱۲

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ

اور البتہ ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور خشکی اور تری میں اُن کو (جانوروں اور کشتیوں پر) سوار کیا اور عمدہ (عمدہ) چیزیں اُنھیں

الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝ يَوْمَ

(کھانے کو) دیں اور جتنی مخلوقات ہم نے پیدا کی ہے اُن میں سے بہتیروں پر اُن کو برتری دی (اور بڑی برتری تو اُس دن کی ہے) جب

نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ

ہم سب لوگوں کو اُن کے پیشواؤں سمیت (اپنے سامنے) بُلا کھڑا کریں گے تو جن کا نامۂ (اعمال) اُن کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا

فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ وَمَنْ كَانَ

وہ (مارے خوشی کے) اپنے نامۂ (اعمال) کو (جلدی سے) پڑھنے لگیں گے اور اُن پر ایک تس برابر بھی ظلم نہ ہوگا اور جو

فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰي فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰي وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ وَاِنْ

اِس (دنیا) میں (دیدہ و دانستہ) اندھا (بنا) رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور (نجات کے) رستے سے بہت دُور بھٹکا ہوا ف۱ اور (اے پیغمبر)

كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا

ہم نے وحی کے ذریعے سے تمھاری طرف بھیجا ہے لوگ تم کو اس سے بچلانے ہی لگے تھے تاکہ اِس (قرآن) کے سوا تم (جھوٹ) جھوٹ دوسری

غَيْرَهٗ ڰ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ

اور تم ایسی جرأت کرتے تو یہ لوگ تم کو (اپنا سچا) دوست بنا لیتے اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ہم نے تم کو ثابت (قدم بنائے) رکھا تو

كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـــًٔا قَلِيْلًا ۝ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ

تم بھی کسی قدر تو اِن کی طرف کو ضرور جھکنے ہی لگے تھے (لیکن) ایسا ہوتا تو ہم تم کو جیتے

وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝ وَاِنْ كَادُوْا

اور مرتے دُوہری دُوہری (سزا کا مزہ بھی) چکھا دیتے (اور) پھر تم کو ہمارے مقابلے میں کوئی مددگار بھی نہ ملتا اور

لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ

یہ لوگ تو تم کو (سر) زمین (مکہ) سے دل برداشتہ کرنے ہی لگے تھے تاکہ تم کو یہاں سے نکال باہر کریں اور ایسا ہوتا تو

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

تمھارے (نکلنے کے) پیچھے یہ لوگ بھی چند روز سے زیادہ (اطمینان سے اپنے وطن میں) نہ رہنے پاتے۔ تم سے پہلے جتنے رسول ہم نے بھیجے ہیں اُن کا

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ۝ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰي

اور (جو) دستور ہمارے (ٹھیرائے ہوئے) ہیں اُن (میں) (تم کبھی بھی) ردّ و بدل ہوتا ہوا نہ پاؤ گے ف۲ (اے پیغمبر) آفتاب کے ڈھلنے سے

غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝

رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی) نمازیں پڑھا کرو اور نماز صبح (بھی) کیونکہ نماز صبح کا وقت نور ظہور کا وقت ہے ف۳

ف۱ دنیا اور آخرت میں اندھے ہونے سے ظاہری نابینائی مراد نہیں ہے بلکہ دنیا کا اندھا ہونا یہ کہ اُس نے راہ حق نہ دیکھی اور آخرت کا اندھا ہونا یہ کہ اُس کو جنت میں جانے کا رستہ نہ سُوجھ پڑے گا ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ جب کبھی کسی اُمت نے اپنے پیغمبر کو ستایا یا اُس کو جلاوطن کیا ہے تو وہ لوگ بھی عذاب سے محفوظ نہیں رہے یہی حال اہل مکہ کا ہونا ہے اور واقع میں ہوا بھی ۱۲ ف۳ مفسرین نے لفظ مشہود کے بہت سے معنے لکھے ہیں بعض کہتے ہیں کہ انتظام دنیا کے لیے جو فرشتے آتے ہیں دن کے فرشتے الگ ہیں اور رات کے الگ ہیں اُس وقت اُن کی بدلی ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں نمازی کثرت سے جمع ہوتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ صبح کا وقت حضور قلب کا وقت ہے کہ نماز میں جی خوب لگتا ہے اور اس کے سوا اور بہت سے اقوال ہیں اِن سب تفسیروں پر نظر کر کے ہم نے ایک لگتا ہوا سا ترجمہ اختیار کر لیا ہے اور قرآن الفجر کے معنے تو ظاہر ہیں "صبح کا قرآن" مگر اس سے مراد نماز صبح ہے ۱۲

ع ۱۰ ع ۷ ۸



وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ

اور رات کے ایک حصے میں (نماز) تہجد بھی پڑھا کرو (اور نمازیں تو فرض ہیں اور یہ) تمہاری (نماز) نفل (ہے) عجب نہیں کہ (خدا اس کی برکت سے) تمہارا پروردگار

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ

مقام محمود میں پہنچائے ف۱ اور (یہ) دعا مانگا کرو کہ اے میرے پروردگار (آخر) تو مجھ کو گھر چھوڑ کر کسی جگہ جا کر رہنا ہی تو جہاں) مجھ کو (پہنچائے) خیر سے

اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

(جب) مجھ کو (کافروں کے نرغے سے نکالے تو خیر سے) اچھی طرح نکالیو اور اپنے ہاں سے مجھ کو (دشمنوں پر) فتحیابی کے ساتھ غلبہ دیجیو

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

اور (اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ (بس دین) حق آیا اور (دین) باطل نیست و نابود ہوا اور (دین) باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تھا

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ

اور ہم قرآن میں ایسی ایسی باتیں اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیئے (امراض روحانی کا) علاج اور (موجب) رحمت ہیں اور

لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ

نافرمانوں کو تو اس سے اور (الٹا) نقصان ہی ہوتا ہے اور جب ہم انسان کو کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں

اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَــــُٔوْسًا ۝ قُلْ

تو (الٹا ہم سے) منہ پھیر لیتا اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اُس کو (کوئی) تکلیف پہنچتی ہے تو اس تو ڑ بیٹھتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو

كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰي شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ۝

کہ ہر ایک اپنے طور پر عمل کرتا ہے سو جو (تم میں سے) جو ٹھیک سیدھے رستے پر ہے تمہارا پروردگار اُس کو خوب جانتا ہے ف۲

وَيَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ

اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے روح کی حقیقت دریافت کرتے ہیں تو (ان سے) کہہ دو کہ روح (بھی) میرے پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم لوگوں کو (اسرار)

الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

بس تھوڑا ہی سا علم دیا گیا ہے۔ اور (اے پیغمبر) اگر ہم چاہیں تو جو (قرآن) ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعے بھیجا ہے اُس کو (دنیا کے پردے سے) اٹھالے جائیں

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ

پھر تم کو اُس کے لیئے ہمارے مقابلے میں کوئی حمایتی بھی نہ ملے مگر (یہ صرف) تمہارے پروردگار ہی کی رحمت ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا ہے بیشک

فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

تم پر اُس کا بڑا ہی فضل ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر آدمی اور جنات

عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ

جمع (ہو کر) اس بات پر (آمادہ) ہوں کہ اس قرآن کی طرح کا (کوئی کلام) بنا لائیں تو ہم اس جیسا نہیں (بنا) لا سکتے اگرچہ

ف۱ مقام محمود کے لفظی معنی تو مقام پسندیدہ کے ہیں اور حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ مقام محمود جس کا پیغمبر صاحب سے وعدہ ہے وہ مرتبہ شفاعت ہے کہ قیامت کے دن لوگ مضطر ہو کر تمام انبیائے سابقین سے سفارش کرانی چاہیں گے اور چونکہ تمام انبیاء آدمی ہو گزرے ہیں ہر ایک سے کچھ کچھ لغزش تقاضائے بشریت ہو گئی ہے انبیائے سابقین اپنی لغزشوں کو یاد کر کے شفاعت کی جرأت نہ کر سکیں گے آخر یہ مہم ہمارے پیغمبر آخر الزماں سر کریں گے اور خدا سے ان تمام لوگوں کی شفاعت کی اجازت ہوگی اور خدا کی رحمت عام اس پیرایے میں ظاہر ہوگی کہ ہمارے پیغمبر سب کی شفاعت کریں اور خدا کی جناب میں اُن کی شفاعت قبول ہو۔

ف۲ مناظرے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب زیادہ گفتگو کرنا مخالف پر اثر نہیں کرتا تو بحث کو والا نحصر کر دیا جاتا ہے کہ یوں ہر ایک اپنی اپنی جگہ اپنے خیال میں مست ہے۔ ع ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ مگر خدا سب کی حقیقت سے واقف ہے قیامت کے دن حق کو حق اور ناحق کو ناحق کر دکھائے گا۔

منزل ۴ ع ۹ / ۹

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ

ان میں سے ایک کی پشتی پر (ایک دیگرے کا) ہو — اور باوجودیکہ ہم نے — اس قرآن میں لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝ وَقَالُوا لَنْ

سبھی (قسم کی) مثالیں (طرح طرح سے) بدل بدل کر بیان فرمائی ہیں مگر اکثر لوگ انکار کیے بدون نہ رہے۔ اور (اے پیغمبر کفار تم سے) کہتے ہیں

نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوعًا ۝ أَوْ تَكُونَ لَكَ

کہ ہم تو اُس وقت تک تم پر ایمان لانے والے ہیں نہیں کہ (یا تو) ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہا نکالو — یا

جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ۝ أَوْ

کھجوروں اور انگوروں کا تمہارا کوئی باغ ہو — اور اس کے بیچ بیچ میں تم (بہت سی) نہریں جاری کر دکھاؤ — یا

تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

جیسا تم کہا کرتے تھے — آسمان کے ٹکڑے ہم پر لا گراؤ — یا خدا اور — فرشتوں کو (ہمارے)

قَبِيلًا ۝ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِنْ زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ ۚ

سامنے لا کھڑا کرو — یا (رہنے کے لیے) — کوئی تمہارا طلائی گھر ہو — یا آسمان میں چڑھ جاؤ

وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرَؤُهُ ۗ قُلْ

اور جب تک تم ہم پر (خدا کے ہاں سے ایک) کتاب اتار کر نہ لاؤ کہ ہم اُس کو پڑھ (بھی) لیں تب تک ہم تمہارے (آسمان پر) چڑھنے (کو بھی نہیں مانیں گے)

سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ

کہ سبحان اللہ میں کیا چیز ہوں۔ میں ایک بندہ بشر (خدا کا) بھیجا ہوا ہوں وا — اور

أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ

جب لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آچکی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا اور کوئی بات مانع نہیں ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے

بَشَرًا رَسُولًا ۝ قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ

آدمی (کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا ہے — (اے پیغمبر تم ان لوگوں کو) جواب دو کہ زمین میں اگر فرشتے (بستے) ہوتے کہ (روئے زمین پر)

مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَسُولًا ۝ قُلْ

اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیغمبر (بنا کر) ان کے پاس بھیجتے — (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا

کہ میرے اور تمہارے درمیان میں خدا ہی گواہ بس ہے (اور) وہ اپنے بندوں (کے حال) سے واقف (اور ان کے کردار کو)

بَصِيرًا ۝ وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ

دیکھ رہا ہے — اور جس کو خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے — اور جس کو (وہ) گمراہ کرے — تو تم

وا قرآن میں سبحان ربی ہے اور ہم نے اپنے محاورے کے مطابق سبحان اللہ ترجمہ کر دیا ہے کیونکہ تعجب کے مقام پر ہمارے ہاں سبحان اللہ بولا جاتا ہے اور ان دونوں کے معنے قریب قریب ہیں سبحان اللہ کے معنے اللہ پاک ہے اور سبحان ربی کے معنی "میرا پروردگار پاک ہے"

منزل ٣

ع ٩ — ١٠ — ١٠

النصف



تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

(اے پیغمبر) ایسے گمراہوں کے لیے تم خدا کے سوا (دوسرے) مددگار (بھی) نہیں پاؤ گے اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو ان کے مونہوں کے بل

عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا

اندھے اور گونگے اور بہرے ان کا آخری ٹھکانا دوزخ جب بجھنے کو ہوگی ہم ان کے لیے (اس کو) اور زیادہ بھڑکا دیں گے

ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

یہ (عذاب) اس سبب سے ان کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے (اور قیامت کا ہونا ناممکن) کہا کرتے تھے کہ جب ہم (مرنے پیچھے) گل

وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ کیا ان لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ

جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اس بات پر بھی قادر ہے کہ ان جیسے (آدمی دوبارہ) پیدا کرے

وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ۝

اور اس نے ان کے (دوبارہ پیدا ہونے کے) لیے ایک میعاد مقرر کر رکھی ہے جس میں کسی طرح کا شک ہی نہیں اس پر بھی یہ ظالم انکار

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَاۗىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم (ان کو)

الْاِنْفَاقِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ

اور انسان بڑا ہی تنگ دل ہے ف۲ اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے موسیٰ کو کھلے ہوئے نو معجزے دیئے ف۳

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْــَٔـلْ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِذْ جَاۗءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ

تو (اے پیغمبر) بنی اسرائیل سے (بھی) پوچھ دیکھو کہ جب موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا

اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰي مَسْحُوْرًا ۝ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَاۗءِ

کہ موسیٰ میں تیری نسبت (ایسا) خیال کرتا ہوں کہ کسی نے تجھ پر جادو کر کے تجھ کو دیوانہ بنا دیا ہے موسیٰ نے جواب دیا کہ آپ (اپنے دل میں)

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَاۗىِٕرَ ۚ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ۝

آسمانوں اور زمین کے پروردگار ہی نے (یہ معجزے) اتارے ہیں (اور لوگوں کے) سوجھ کی باتیں (ہیں تاکہ) ان کو دیکھ کر خدا کو پہچانیں اور

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ۝

پھر فرعون نے چاہا کہ بنی اسرائیل کو کسی طرح ملک میں سے اکھیڑ دے (کہ رہنے نہ پائیں) تو ہم نے اس کو اور جو اس کے ساتھ تھے سب کو ڈبو

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ

اور فرعون کے (ڈوبنے کے) پیچھے ہم نے بنی اسرائیل سے کہا کہ (اب) تم (اس) ملک میں رہو سہو پھر جب آخرت کا وعدہ آموجود ہوگا

ع ۱۱

ف۱ انسان کے بدن میں خدا نے جو عضو جس کام کے لیے بنایا ہے وہ کام اسی عضو سے خوب بن پڑتا ہے سو منہ کے بل اٹھائے جانے کے یہ معنے ہیں کہ دوزخی مونہوں سے پیروں کا کام لیں گے یعنے مونہوں کے بل گھسیں گے اور یہ بجائے خود عذاب ہے آدمی کے بدن میں تعریف ترین اعضا اس کا مونہ ہے اور ذلیل ترین اعضا پاؤں تو جب پاؤں کا کام مونہ سے لیا جائے گا تو غایت درجے کی بے عزتی ہوئی ۱۲ ف۲ یہود نصرٰی اور مشرکین بھی اس بات کا حسد کرتے تھے کہ خدا نے کیوں پیغمبر صاحب کو پیغمبری کے لیے منتخب فرمایا اور کیوں ان پر قرآن نازل ہوا چنانچہ یہی مطلب قرآن میں اور کئی جگہ مذکور ہے اور یہاں بھی اسی کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۱۲ ف۳ صاحب معالم التنزیل نے ابن عباس اور ضحاک کی روایت سے نو معجزے یوں گنوائے ہیں عصا ایک ید بیضا دو موسیٰ کا ہکلا کہ باوجود ہکلے ہونے کے فرعون کے ساتھ مباحثے کے وقت بے ہکلائے صاف بات کرتے تھے تین۔ طوفان چار۔ ٹڈیاں پانچ۔ جوئیں چھ۔ مینڈک سات۔ خون آٹھ۔ سمندر کا عصا سے کرشمے کرشمے کر دینا نو۔ نویں پارے کے ۶ رکوع میں بھی ان معجزوں کا بیان ہے اس کو دیکھو ۱۲

ف۴ اس لیے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ہاں پرورش پائی تھی اور وہ اپنے وقت کا بادشاہ تھا اور موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے حکم بھی دیا تھا کہ فرعون کو نرمی سے سمجھانا ان سب باتوں کے لحاظ سے ہم نے فرعون کی نسبت تعظیمی الفاظ کا استعمال کیا ۱۲



الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ۝ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ

تو ہم تم سب کو سمیٹ کر (اپنے حضور میں) لا کھڑا کریں گے - اور (اے پیغمبر) سچائی ہی کے ساتھ ہم نے قرآن کو اتارا اور سچائی ہی کے ساتھ وہ اترا (اور

مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى

ہم نے تم کو تو بس نیکوں کو خوشنودی خدا کی) خوش خبری دینے والا اور بدوں کو عذاب سے ڈرانے والا (بنا کر) بھیجا ہے اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے (اس

النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ

(وقتاً فوقتاً) مہلت کے ساتھ اُسے لوگوں کو پڑھ کر سناؤ اور (اسی مصلحت سے) ہم نے اُسے رفتہ رفتہ اتارا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تم قرآن کو مانو یا نہ مانو

اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ

جن لوگوں کو قرآن سے پہلے (آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے اُن کا تو یہ حال ہے کہ جب اُن کے روبرو پڑھا جاتا ہے تو

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا

ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے - اور کہنے لگتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک (ذات) ہے بے شک ہمارے پروردگار کا وعدہ

لَمَفْعُوْلًا ۝ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩ ۝

پورا ہونا ہی تھا ف اور ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں (سجدے میں) روتے جاتے ہیں) اور قرآن کی وجہ سے اُن کی عاجزی (اور

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ تم (خدا کو) اللہ (کہہ کر) پکارو یا رحمٰن (کہہ کر) پکارو جس (نام) سے بھی پکارو تو اُس کے (سب) نام اچھے (ہی اچھے) ہیں

الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ

اور (اے پیغمبر) نہ تو اپنی نماز چلا کر پڑھو اور نہ اُس کو بالکل چپکے پڑھو بلکہ ان (دونوں) کے بیچ بیچ ایک متوسط

سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ

طریق اختیار کرلو اور کہو کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ

شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝

(دونوں جہان کی) سلطنت میں اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اُس کا مددگار ہے اور (وقتاً فوقتاً) اُس کی بڑائیاں کرتے

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيٰتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورہ کہف مکے میں اتری اور اس کی ایک سو دس آیتیں ہیں اور بارہ رکوع || (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے اپنے بندے (محمد) پر قرآن اتارا اور اس میں کسی طرح کی کجی (یعنی گورکھ دھندا) نہ رکھی

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ

بالکل سیدھی سی بات ہے تاکہ خدا کی طرف سے (جو) عذاب شدید (کافروں پر نازل ہونے والا ہے لوگوں کو اُس) سے ڈرائے اور جو ایمان دار ہیں (اور

ف یعنی قرآن کی جتنی باتیں ہیں سب بالکل ٹھیک اور سچی ہیں اور وہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی بات خلاف واقع نہیں اسی طرح قرآن خدا نے بھیجا اور جس طرح کا بھیجا اسی طرح کا بے کم و کاست دنیا میں نازل ہوا بیچ میں کسی نے کسی طرح کا اس میں تصرف نہیں کیا ۱۲

ف۲ یعنی قرآن کی پیشین گوئی اگلی آسمانی کتابوں میں موجود تھی اور اہل کتاب قرآن اور پیغمبر آخر الزمان کے منتظر تھے تو جو اُن میں حق شناس تھے قرآن کو سن کر سمجھ گئے کہ یہی وعدہ کا ایفا ہے اور ایمان لے آئے ۱۲

السجدة ۴ | منزل ۴ | ع ۱۲ ۱۱ ۱۲



يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مّٰكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝

نیک عمل (بھی) کرتے ہیں اُن کو اس بات کی خوشخبری دے کہ اُن کو (خدا کے ہاں بڑا) عمدہ اجر (ملنے والا) ہے (یعنی بہشت) جس میں وہ

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّ

اور (نیز) اُن لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈرائے جو کہتے ہیں کہ خدا اولاد رکھتا ہے ۔ نہ تو ان ہی کو اس (بات) کی کچھ تحقیق ہے اور

لَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ

نہ ان کے بڑوں ہی کو (تھی)۔ بڑی ہی (سخت) بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے

اِلَّا كَذِبًا ۝ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

نرا جھوٹ کہتے ہیں ۔ تو (اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ) اس بات کو نہ مانیں تو شاید تم

بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا

مارے افسوس کے اُن کے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے۔ جو (کچھ) روئے زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کی رونق (کا موجب) بنایا ہے

لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا

تاکہ لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور (پھر ایک دن) ہم تمام چیزوں کو جو (روئے) زمین پر ہیں (نیست و) نابود کر کے زمین کو

جُرُزًا ۝ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا

چٹیل میدان بنا دیں گے۔ (اے پیغمبر) کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور لوح والے (یعنی اصحاب کہف) ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں سے

عَجَبًا ۝ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ

(ایک) عجیب (نشانی) تھے ف۲ کہ ایک وقت چند جوان غار میں جا رہے اور (خدا سے) دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر

لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى

اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے (اس) کام میں کامیابی (کے سامان) مہیا کر۔ اس کے بعد کئی برس کے لیے

اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ

غار میں ہم نے اُن کے کان تھپک دیئے (یعنی اُن کو سلا دیا) پھر ہم نے اُن کو جگا اٹھایا تاکہ ہم دیکھیں

الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا ۝ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ

کہ دو گروہوں میں سے کس (گروہ) کو (غار میں) ٹھہرنے کی مدت خوب یاد ہے ف۳ (اے پیغمبر اب) ہم اُن کا حال ٹھیک ٹھیک تم سے بیان کرتے ہیں

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝ وَّرَبَطْنَا

وہ چند جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور (روز بروز) ہم اُن کو زیادہ ہی ہدایت دیتے گئے۔ اور ہم نے اُن کے دلوں پر (استقلال

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کی گرہ لگا دی کہ) جب اُن کو بادشاہ وقت نے بت پرستی پر مجبور کیا تو وہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بول اٹھے کہ ہمارا پروردگار تو (وہی ہے جو) آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے

ف۱ اصحاب کہف کا اجمالی قصہ علوم میں مشہور ہو ان کے تفصیلی حالات تحقیق نہیں ہو سکتے ہاں کچھ تاریخوں سے کچھ آسمانی کتابوں سے پتہ لگتا ہے قرآن میں اُن کو اصحاب الکہف والرقیم فرمایا ہے کہف کے معنی تو غار کے ہیں اور رقیم کا ترجمہ ہم نے کتبہ کیا ہے کہ اصحاب کہف کے نام لوگوں نے یادداشت کے لیے یا تو دیوار پر کندہ کرا دیئے تھے یا الگ پتھر کندہ کرا کے غار کے مونہ پر رکھوا دیا تھا غار کے اعتبار سے اُن کو اصحاب الکہف اور کتبے کے لحاظ سے اصحاب الرقیم فرمایا پھر فرمایا کہ اصحاب کہف کا حال ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے تو ہو مگر اس کو عجیب نہیں سمجھنا چاہیے دنیا کے تمام معمولی واقعات اور کل مخلوقات سب خدا کی قدرت ظاہر کرتی ہو۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ۔ ہر ورقے دفتر یست معرفت کردگار ۱۲ ف۲ اصحاب کہف نیند سے بیدار ہو کر اس بات میں اختلاف کیا کہ حالت خواب میں کتنی مدت رہے اس کی وجہ سے وہ دو گروہ ہو گئے

ف۳ قرآن میں ایک گروہ کا مقولہ تو آگے چل کر بیان کیا ہے کہ ہم ایک دن یا اس سے بھی کم رہے اور دوسرے گروہ کا مقولہ مذکور نہیں اس پر غور کرنا ہو گا ۱۲



لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا شَطَطًا ○ هٰۤؤُلَآءِ

ہم تو اُس کے سوا (اپنی حاجت روائی کے لیے) کسی (دوسرے) معبود کو پکارنے والے ہیں نہیں اگر ہم ایسا کریں تو ہم نے بڑی ہی بے جا بات کہی (ایک)

قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ

ہماری قوم (کے لوگ) ہیں جنھوں نے خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود اختیار کر رکھے ہیں ان (کے معبود ہونے) کی کوئی کھلی سند کیوں نہیں پیش کرتے

بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ○ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ

تو جو شخص خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہے؟ اور (پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ) جب تم نے اپنی قوم کے لوگوں سے

وَمَا یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَی الْكَهْفِ یَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ

اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کی یہ لوگ پرستش کرتے ہیں اُن سے کنارہ کشی کر لی تو (چلو فلاں) غار میں چل بیٹھو تمہارا پروردگار اپنی رحمت (کا)

رَّحْمَتِهٖ وَیُهَیِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ○ وَتَرَی الشَّمْسَ اِذَا

اور تمہارے اِس (ارادے) میں سہولت کے سامان مہیا کرے گا (غرض یہ جی ہی میں ٹھان غار میں) ایسی جگہ جا چھپے کہ (ای مخاطب) جب آفتاب نکلے

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

تو وہ اُن کے غار سے داہنی طرف کو بچا ہوا رہتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو اُن سے بائیں طرف کو کترا جاتا ہے

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ

اور (یہ غار کی تنگی کی وجہ سے نہیں بلکہ) وہ غار کے اندر بڑی کشادہ جگہ میں (مزے سے چھاؤں میں لیٹے) ہیں یہ (بھی) خدا کی (قدرت کی)

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ○

خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے تو (ای پیغمبر) تم کوئی اُس کا کارساز راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے

وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ

اور (ای مخاطب) تو اُن کو سمجھے کہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم داہنی طرف کو اور

ذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ

بائیں طرف کو اُن کی کروٹیں بدلواتے جاتے ہیں اور اُن کا (ایک) کتا (بھی ہے جو) چوکھٹ پر اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے (بیٹھا) ہے

عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ○ وَكَذٰلِكَ

تو جھانک کر ان کو دیکھے تو الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہو اور اُن (کی صورت حال) سے تجھ میں ایک دہشت سما جائے اور (جس طرح ہم نے اُن کو اپنی قدرت سے سلا دیا)

بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا

ہم نے اُن کو (اپنی قدرت سے جگا بھی) اُٹھایا تاکہ آپس میں پوچھ گچھ کریں (چنانچہ) اُن میں ایک بولنے والا بول اُٹھا کہ (بھلا) تم کتنی مدت (اس غار میں) رہے

لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا

ہم (بہت رہے ہوں گے تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم (آخر کار سب) بولے کہ جتنی مدت تم لوگ (غار میں) رہے تمہارا پروردگار ہی اُس کو بہتر جانتا ہے تو (اب)

ف پہاڑ میں غار کا ہونا اور وسیع ہونا اور اس طرح پر واقع ہونا کہ آفتاب طلوع کرتے وقت اپنی طرف کو بچا ہوا ہے اور زوال کے بعد بائیں طرف کو کترا تا ہوا ڈوب جائے یہ سب خدا ہی کی قدرت کے تماشے ہیں مفسرین نے غار کا موقع متعین کرنے کے لیے کہ وہ کس رخ واقع ہوا تھا کہ آفتاب طلوع و غروب دونوں وقت اُس سے الگ ہٹتا تھا کسی قدر طوالت کی ہے ہم نے اس کو ضروری نہیں سمجھا جیسا کہ اصحاب کہف کی گنتی کے بارے میں زیادہ تفتیش کرنے کو خدا نے ضروری نہیں سمجھا اور آگے چل کر پیغمبر صاحب سے فرما دیا کہ اس میں زیادہ کاوش کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ۱۲

منزل ۴ ع ۵ ۱۴

احکم



أَحَدَكُم بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا

اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر شہر کی طرف بھیجو کہ وہ دیکھے کہ کس ہاں اچھا کھانا (مل سکتا ہے)

فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝

تو اس میں سے (بقدر ضرورت) کھانا تمہارے پاس لے آئے اور چپکے سے لے کر چلا آئے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے

إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ

(کیونکہ) اگر (تمہاری قوم کے) لوگ تمہاری خبر پا جائیں گے تو تم کو سنگسار کر دیں گے یا تم کو اپنے دین میں کرلیں گے

وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ

اور ایسا ہوا تو تم کو کبھی فلاح ہونی نہیں اور (جس طرح ہم نے اُن کو اپنی قدرت سے سلایا اور اپنی قدرت سے اٹھایا) اسی طرح ہم نے (لوگوں کو) اُن

وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ

کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں ف۱ اب اطلاع ہوئے پیچھے لوگ اُن کے بارے میں

أَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ

تو بعض نے کہا (اصحاب کہف کے سونے کی جگہ) پر (بطور یادگار) ایک عمارت بنا کر دو اُن کے حال کی زیادہ تفتیش نہ کرو اُن کے حال کو اُن کا پروردگار

الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ۝ سَيَقُولُونَ

اُن کے بارے میں جن کی رائے (دوسروں پر) غالب ہی اُنھوں نے کہا کہ ہم تو اُن (کے سونے کی جگہ) پر ایک مسجد بنائیں گے (بعض تو) کہتے ہیں

ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا

کہ (اصحاب کہف) تین تھے چوتھا اُن کا کتا اور (بعض) کہتے ہیں پانچ تھے چھٹا اُن کا کتا (یہ سب)

بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ

غیب کی باتوں میں اٹکل (کے تکے) چلاتے ہیں اور (بعض) کہتے ہیں سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتا (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ اُن کی

بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا

ان (کی اصلی گنتی) کو بہت تھوڑے (لوگ) جانتے ہیں تو (اے پیغمبر) اصحاب کہف کے بارے میں (لوگوں سے) جھگڑا نہ کرو مگر سرسری طور کا جھگڑا ہو

وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا ۝ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ

اور اصحاب کہف کے بارے میں اُن میں سے کسی سے کچھ (بھی) نہ پوچھو اور کسی چیز کی نسبت (یہ) نہ کہا کرو کہ میں

ذَٰلِكَ غَدًا ۝ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ

اس کام کو کل کر دوں گا - مگر (ہاں یوں کہا کرو کہ) خدا چاہے تو اس کام کو کل کر دوں گا اور اگر (ان شاء اللہ کہنا) کبھی بھول جایا کرو تو (جب یاد آئے

عَسَىٰ أَن يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا ۝ وَلَبِثُوا فِي

کہ اُمید ہے کہ میرا پروردگار اس سے زیادہ ٹھیک راہ کی بات مجھ کو بتائے ف۲ اور (اصحاب کہف)

ف۱ بات یہ ہے کہ ایک بادشاہ تھا بت پرست اور وہ اپنے مذہب کا ایسا متعصب تھا کہ رعایا کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا اُس نے ان اصحاب کہف کو بھی اپنی عادت کے موافق بت پرستی پر مجبور کرنا چاہا ان کو خدا نے ہمت دی کہ بت پرستی سے انکار کیا اور بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے وہاں اُن پر ایک طرح کی نیند کی حالت طاری ہوئی اصحاب کہف اس حالت میں تین سو نو برس رہے اس مدت میں یہاں تمام بساط بدل گیا تھا نہ وہ بادشاہ تھا نہ وہ لوگ تھے نہ وہ بت پرستی کا غلو تھا اب بادشاہ اور اُس کی رعایا کا مذہب عیسائی تھا اصحاب کہف بیدار ہوئے تو ان کو بھوک معلوم ہوئی اور انھوں نے اپنے کسی رفیق کو کھانا لانے کے لیے بستی میں بھیجا کچھ تو اس شخص کی صورت تین سو نو برس میں متغیر ہو گئی تھی اور سکہ جس کے بدلے یہ کھانا لینے آیا تھا اُس کا چلن بھی موقوف ہو گیا تھا لوگوں نے اُس سے پوچھ گچھ شروع کی شدہ شدہ نوبت بادشاہ تک پہنچی اس نے اپنا حال بیان کیا اور سب پتے دیئے اُس کے بیان سے لوگوں کو جو عیسائی مذہب رکھتے تھے قیامت کا یقین کلی ہو گیا کہ جو خدا آدمی کو تین سو نو برس تک نیند کی حالت میں زندہ رکھ سکتا ہے وہ دوبارہ انسان کے زندہ کرنے پر کیوں قادر نہ ہوگا ۱۲

ف۲ یعنی جن لوگوں نے تم سے اصحاب کہف کا حال دریافت کیا ہے اُن سے کہہ دو کہ اصحاب کہف کے بارے میں تو مجھ کو وحی کے ذریعے سے اسی قدر معلوم ہوا ہے اور اُمید ہے کہ آئندہ ان کے علاوہ اور زیادہ ہدایت کی باتیں معلوم ہوں ۱۲

كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ○ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ

اپنے غار میں تین سو برس رہے اور نو (برس) اس کے اوپر اور رہے (اے پیغمبر اس پر بھی لوگ اس بات کو تسلیم نہ کریں تو ان سے) کہو

بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ مَا لَهُمْ

کہ جتنی مدت (کہ اصحاب کہف غار میں) رہے اللہ (تم سے) بہتر جانتا ہے آسمانوں اور زمین کا (علم) غیب اسی کو ہے (اللہ اکبر) کیا ہی دیکھنے والا اور کیا

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○ وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ

اس کے سوا لوگوں کا کوئی کارساز نہیں اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے ف۱ اور (اے پیغمبر)

اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

تمہارے پروردگار کی کتاب جو وحی کے ذریعے سے تم پر نازل ہوئی ہے اس کو پڑھتے (پڑھاتے) رہا کرو کوئی اس کی باتوں کو بدل نہیں سکتا اور

مُلْتَحَدًا ○ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ

اور (اے پیغمبر) جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے (اور)

وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ

اسی کی رضامندی چاہتے ہیں ان کے ساتھ (اٹھنے بیٹھنے پر) اپنے نفس کو مجبور کرو اور تمہاری نظر (التفات) ان سے ہٹنے نہ پائے کہ لگو

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ

دنیا کی زندگی کے ساز و سامان کا پاس کرنے اور ایسے شخص کا کہا ہرگز نہ ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے

هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ○ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ

اور اس کی دنیاداری حد سے بڑھ گئی ہے اور (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ یہ (قرآن) برحق تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوا ہے) پس جو

فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا

مانے اور جو چاہے نہ مانے (مگر) منکروں کے لیے تو ہم نے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے

اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ

جس کی قناتیں ان کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی ف۲ اور فریاد کریں گے تو (جس) پانی سے ان کی فریاد رسی کی جائے گی (وہ اس قدر گرم

يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ

(ہوگا) وہ مونہوں کو بھون ڈالے گا (کیا ہی) برا پانی ہے اور (دوزخ بھی) آرام و آسائش کے اعتبار سے کیا ہی بری جگہ ہے بے شک جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ○

ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کیے (آخرت میں ان کے لیے بڑے مزے ہیں کیونکہ) جو شخص نیک عمل کرے ہم اس کے اجر کو

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا

یہی لوگ ہیں جن کے رہنے کے لیے (بہشت کے) ہمیشگی کے باغ ہیں ان لوگوں کے (مکانوں کے) تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی ان

ف۱ جس وقت پیغمبر صاحب نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا مشرک اور بت پرست اور آتش پرست اور ستارہ پرست اور ملحد اور دہریے اور قیامت کے منکر اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں ماننے والے اور عیسائی اور یہودی مختلف عقائد کے لوگ جزیرۂ عرب میں آباد تھے اور پیغمبر صاحب کو خدا نے اس لیے بھیجا تھا کہ ادیانِ باطلہ کو مٹا کر خدائے وحدہ لاشریک لہ کی پرستش کو قائم کریں تو جتنے دین مروج تھے تھوڑی بہت سبھی کے ساتھ مخالفت تھی اور اسی مخالفت کی وجہ سے عرب کا در و دیوار تک پیغمبر صاحب کا دشمن ہو رہا تھا دشمنوں میں سے اول درجے یہود کی پھر مشرکین کی دشمنی سب سے زیادہ تکلیف دہ تھی کہ ان لوگوں نے پیغمبر صاحب کی اور اسلام کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا یہود کی چھیڑ خانیوں میں ایک چھیڑ یہ بھی تھی کہ اوندا کر پیغمبر صاحب سے ایسی باتیں پوچھتے یا پچھواتے کہ پیغمبر صاحب جواب نہ دے سکیں اور ان کی کرکری ہو اصحاب کہف کا حال بھی امتحان کے طور پر پوچھا گیا تھا پیغمبر صاحب نے اس توقع پر کہ جبرئیل وحی لائیں گے وعدہ کر لیا کہ کل تم کو بتا دوں گا مگر وعدہ کرتے وقت ان شاء اللہ کہنا ذہن سے اتر گیا پیغمبروں کے بڑے رتبے ہیں جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے اتنی سی بھول پر بھی خدا نے گرفت کی وحی آئی مگر بدیر آئی ہم کو اس قصے کے شانِ نزول سے پیغمبر صاحب کی صداقت کی ایک عمدہ دلیل کا پتہ لگا کہ یہود نے جب پیغمبر صاحب سے اصحاب کہف کا حال پوچھا یا پچھوایا تو یقیناً ان کو معلوم تھا کہ اصحاب کہف کے حالات ان کے آسمانی صحیفوں میں مرقوم ہیں لیکن وہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب تو آپ پڑھے لکھے ہیں نہ اہلِ کتاب میں سے کسی کے ساتھ ان کا ایسا ربط ضبط ہے غرض کوئی وجہ نہیں کہ اصحاب کہف کے حالات پڑھے پڑھائے یا سنے سنائے ان کو پہلے سے معلوم ہوں یا اب معلوم ہو سکیں پس پوچھا جائے گا تو ضرور لاجواب ہو کر رہ جائیں گے اور اگر یہود یوں کو ذرا بھی اشتباہ ہوتا کہ عجب نہیں اصحاب کہف کے حالات پیغمبر صاحب کے کان تک پہنچے ہوں یا اب پہنچ سکیں تو وہ ہرگز ایسے سوال کا ارادہ ہی کرتے لیکن انھوں نے پوچھا اور تفصیلی جواب بھی پایا یہ جواب ہی اس بات کی دلیل ہے کہ پیغمبر صاحب پر وحی نازل ہوتی کیونکہ اور کوئی ذریعہ ان حالات کے معلوم کرنے کا نہ تھا اور اس کو خود دشمن بھی مانتے تھے ۱۲

ف۲ عرب کے لوگ اکثر خانہ بدوش خیموں میں رہا کرتے تھے اور ان کے متعدد یا بڑے خیموں کی قناتیں ہوا کرتی تھیں اسی خیال سے دوزخیوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ ان کے دوزخ کے خیموں کی قناتیں آگ کی ہوں گی اور مراد یہ ہے کہ دوزخ کی چار دیواری آگ ہی کی ہوگی ۱۲

مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّيَلۡبَسُوۡنَ ثِيَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّ

سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے ف۱ اور وہ مہین اور دبیز ریشمی سبز کپڑے زیب تن کریں گے (اور)

اِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ‌ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ‌ؕ وَحَسُنَتۡ

وہاں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے (کیا) اچھا بدلہ ہے اور (بہشت بھی) آرام

مُرۡتَفَقًا ۝ وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ

آسائش کی (کیسی) عمدہ جگہ ہے۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے ان دو شخصوں کی مثال بیان کرو جن میں سے ایک کو ہم نے انگور کے دو باغ (عنایت) کیے تھے

مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ۝ كِلۡتَا

اور ہم نے اُن کے گرداگرد کھجوروں کے درخت لگائے تھے اور ان دونوں (باغوں) کے بیچ میں کھیتی (بھی) لگا رکھی تھی دونوں

الۡجَـنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـًٔـا‌ ۙ وَّفَجَّرۡنَا خِلٰلَهُمَا

باغ اپنے پھل (خوب) لائے اور پھل (لانے) میں کسی طرح کی کمی نہ کی اور دونوں (باغوں) کے درمیان ہم نے نہر بھی جاری کر رکھی تھی

نَهَرًا ۝ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ‌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكۡثَرُ

تو باغوں کے مالک کے پاس (ہمہ وقت طرح طرح کی) پیداوار موجود رہتی تھی (ایک دن) یہ شخص اپنے (کسی) دوست سے باتیں کرتے کرتے بولا کہ

مِنۡكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ‌ ۚ

میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور (میرا) جتھا (بھی) بڑا زبردست ہے۔ اور (وہ ایسی) باتیں کرتا ہوا اپنے باغ میں گیا اور وہ (ناحق) کے غرور اور خدا کی

قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۝ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ

لگا کہنے کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی (بھی) برباد ہو اور میں (یہ بھی) نہیں سمجھتا کہ قیامت

قَآئِمَةً وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ۝

برپا ہو اور بالفرض (میں) (کبھی بھی تو جب) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جاؤں گا تو جہاں لوٹ کر جاؤں گا (ہر حال) اس (دنیا) سے (تو) اچھی جگہ

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ

اُس کا دوست جو اُس سے باتیں کر رہا تھا (اور اسے نصیحت کر رہا تھا) بولا کہ کیا تو اس (پروردگار) کا منکر ہے جس نے تجھ کو (پہلے)

تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّـطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ؕ ۝ لّٰـكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ وَ

مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر تجھے پورا مرد بنایا مگر میں تو یہ (عقیدہ رکھتا ہوں) کہ وہی اللہ میرا پروردگار ہے اور

لَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ۝ وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ

میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو تو نے (یوں) کیوں نہ کہا کہ یہ (سب) خدا کے چاہے سے ہوا ہے

اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّوَلَدًا‌ ۝

(اور) بے مدد خدا کے کچھ بھی طاقت نہیں اگر مال اور اولاد کے اعتبار سے تو مجھے اپنے سے کم سمجھتا ہے

ع ۵ / ۱۶

ف۱ سونے کے کنگنوں کا پہننا عزت اور خوشحالی کی دلیل ہے اب بھی دنیا کے بادشاہ سونے یا جواہرات کے کڑے پہنتے ہیں یا دوسرے طور پر زر و زیور کا استعمال کرتے ہیں جو مردوں کو شرعاً منع ہے

منزل ۴

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا

تو عجب نہیں میرا پروردگار تیرے باغ سے (بھی) بہتر (باغ) مجھ کو عطا فرمائے اور تیرے باغ پر (تیری ناشکری کی سزا میں)

مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا

آسمان سے کوئی (ایسی) بلا نازل کرے کہ وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے یا اس کا پانی بہت نیچے اتر جائے

فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ

اور تو اس کو کسی طرح طلب نہ کر سکے (چنانچہ عذاب نازل ہوا) اور اس (رئیس) کے باغ کی پیداوار (عذاب کے) گھیر میں آگئی

عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ

تو وہ اُس لاگت پر جو باغ (کی درستی) میں لگائی تھی اپنے دونوں ہاتھ ملتا رہ گیا اور (باغ کا یہ حال ہو گیا کہ) وہ اپنی ٹٹیوں پر گرا ہوا تھا ف۱ اور

لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ

(کہنے لگا کہ) کاش میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا۔ اور اُس کا کوئی جتھا ایسا نہ ہوا کہ خدا کے سوا اُس کی مدد کرتا

اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۝ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ

اور نہ وہ (خود ہی) انتقام لے سکا اسی (حکایت) سے (ثابت ہوا کہ) سب اختیار خدائے برحق ہی کو ہے وہی بہتر

ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ

ثواب (دینے) والا اور (وہی) آخرکار بہتر عوض (دینے) والا ہے۔ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں سے (ایک مثال یہ بھی) بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال

اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا

(ایسی ہے) جیسے ہم نے آسمان سے برسایا تو زمین کی روئیدگی پانی کے ساتھ مل گئی (اس طرح پر کہ پانی کو جذب کر لیا اور خوب پھلی پھولی) پھر (آخرکار) چورا

تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ

ہوگئی جسے ہوائیں اڑائے اڑائے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے (اے پیغمبر) مال

وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ

اور اولاد دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) بناؤ سنگھار ہیں اور اعمال نیک (جن کا اثر دیر تک) باقی (رہے)

رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ

تمہارے پروردگار کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہتر ہیں اور توقع (آئندہ) کے اعتبار سے بھی بہتر ہیں ف۲ اور (لوگو) اس دن کی فکر کرو

بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝ وَعُرِضُوْا عَلٰي

کہ پہاڑ اور مکانات اور باغات وغیرہ سب مٹا کر کھلا میدان (کر دیں گے) اور ہم لوگوں کو لا جمع کریں اور ان میں سے کسی کو (بھی) نہیں چھوڑیں گے اور سب

رَبِّكَ صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۡ بَلْ زَعَمْتُمْ

صف بصف تمہارے پروردگار کے روبرو پیش کیے جائیں گے (اور ہم کہیں گے کہ) جیسا ہم نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا (آخر) ویسے ہی تم ہمارے حضور

ف۱ جیسے رہنے کے گھروں میں چھتیں ہوتی ہیں ویسے ہی باغوں میں ٹٹیاں ہوتی ہیں جن پر بیلیں چھائی جاتی ہیں اسی سبب سے لفظ عرش چھت اور ٹٹی میں مشترک ہے گھر کا مذکور ہو تو چھت اور باغ کا مذکور ہو تو عرش کے معنی ٹٹی اب چھت یا ٹٹی پر گرنا اس کی صورت یہ ہے کہ ستون بودے ہو جاتے ہیں تو پہلے چھت یا ٹٹی گر پڑتی ہے اس کے بعد اوپر سے خود ستون پا... ۱۲

ع ۱۳ منزل ۵

ف۲ جیسے اولاد نیک یا جیسے کوئی کتاب تصنیف کر کے چھوڑ مرا اور اس سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا جیسے پل و مسجد و چاہ و مہمان سرا وغیرہ از قسم خیر جاری ۱۲

ف۳ جگہ سے ہلا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اڑتے پھریں گے جیسا کہ اور کئی جگہ اس کی صراحت ۱۲

ف۴ مطلب یہ ہے کہ جیسے دنیا میں بے سر و سامان بھیجے گئے تھے ویسے ہی بے سر و سامان سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہمارے حضور میں موجود ہوئے



أَلَّن نَّجْعَلَ لَكُم مَّوْعِدًا ۝ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

کہ ہم تمہارے (دوبارہ زندہ کرنے کے) لیے کوئی وقت ہی نہیں ٹھیرائیں گے۔ اور (لوگوں کے اعمال کا) رجسٹر (سامنے کھول کر) رکھا جائے گا تو تم

مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ

کہ جو کچھ رجسٹر میں (لکھا) ہو گا اُس کو دیکھ دیکھ کر اُس (کی جوابدہی) سے ڈر رہے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ ہائے ہماری کم بختی یہ کیسا رجسٹر ہے

لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا

کہ بے قلم بند کیے نہ کسی چھوٹے ہی (گناہ) کو چھوڑتا ہے اور نہ بڑے ہی کو اور جو جو ان لوگوں نے (دنیا میں) کیا تھا وہ سب (رجسٹر اعمال میں لکھا ہوا)

حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا

موجود پائیں گے اور تمہارا پروردگار کسی پر (مطلق) ظلم نہیں کرتا۔ اور (اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا

لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ

کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے تو سجدہ کیا (یہ ابلیس چونکہ) جنات کی قسم میں سے تھا اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا

رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ

تو (لوگو!) کیا تم ہم کو چھوڑ کر ابلیس کو اور اُس کی نسل کو (اپنا) دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے (قدیمی) دشمن ہیں

بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝ مَّا أَشْهَدتُّهُمْ خَلْقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

ظالموں (نے جو خدا کے بدلے شیطان کو اختیار کیا ہے اُن) کے حق میں یہ بدلہ (بہت ہی) بُرا ہے۔ میں نے اُن کو نہ تو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت

وَلَا خَلْقَ أَنفُسِهِمْ وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا ۝ وَيَوْمَ

بلکہ خود شیاطین کے پیدا کرنے کے وقت بھی شیاطین کو (اپنی مدد کے لیے) نہیں بلایا اور میں (ایسا عاجز نہ تھا کہ) گمراہ کرنے والوں کو (اپنا) بازو (مددگار) بناتا

يَقُولُ نَادُوا شُرَكَائِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا

(اور جس دن) خدا (مشرکوں سے) فرمائے گا کہ (اب) میرے شریکوں کو جن کی نسبت تم گمان (الوہیت) رکھتے تھے بلاؤ تو وہ اُن کو بلائیں گے مگر وہ اُن کو جواب نہ دیں گے

لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ۝ وَرَأَى الْمُجْرِمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا

اور ہم اُن (دونوں) کے بیچ میں (ایک) ہلاکت کی جگہ بنا دیں گے۔ اور گنہگار لوگ دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کر لیں گے

أَنَّهُم مُّوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا

کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اُس سے بچنے کا کوئی رستہ نہیں پائیں گے۔ اور ہم نے

فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِن كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ

اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں لیکن انسان سب چیزوں سے بڑھ کر

شَيْءٍ جَدَلًا ۝ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ

جھگڑالو ہے۔ اور لوگوں کے پاس جب ہدایت آ گئی تو اُن کو کس چیز نے منع کیا کہ ایمان لائیں

ع ۶ — ۱۸
منزل ۴
ع ۷ — ۱۹

ف یعنی مثلاً کوئی خندق حائل ہو گی اور اُس میں آگ بھری ہو گی کہ جو اُس کو پھلانگنا چاہے جل کر بھسم ہو جائے ۱۲

ف مطلب کو مفہوم کرنے کے لئے ہم اصل لفظوں سے دُور جا پڑے ورنہ لفظی ترجمہ تو یُوں ہوتا کہ "اُن (عملوں) کو بھول جائے جن کو اس کے ہاتھوں نے پہلے سے (زادِ آخرت بنا کر) بھیجا ہے" عمل کی خصوصیت ہاتھوں کے ساتھ اس لئے ہے کہ آدمی اکثر عمل ہاتھوں کے ذریعے سے کرتا ہے حاصل کلام یہ ہے کہ خدا کی آیتوں کو جھٹلائے اور اپنے عمل کی پروا نہ کرے کہ جو کچھ کر رہا ہوں بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہوگا یا مردود ۱۲ **ف۲** مطلب یہ ہے کہ قیامت چلی آرہی ہے اور اپنے وقت مقرر پر پہنچ کر رہے گی تو اس کے پہنچنے کے بعد اُدھر یعنی پہلے کہیں پناہ نہیں کہ آدمی کسی محفوظ جگہ میں بیٹھ کر قیامت کی مصیبت سے بچ جائے ۱۲ **ف۳** حدیث میں یوں آیا ہے کہ حضرت موسیٰؑ وعظ فرما رہے تھے سننے والوں میں سے کوئی پوچھ بیٹھا کہ کوئی آپ سے زیادہ بھی علم رکھتا ہے حضرت موسیٰؑ نے فرمایا میں نہیں جانتا جس کا مطلب تھا کہ وہی سب سے بڑے عالم ہیں موسیٰؑ بے شک بڑے اولوالعزم پیغمبروں میں سے **منزل۴** تھے لیکن شانِ بندگی چاہتی تھی کہ وہ کسی حال میں تواضع اور کسرِ نفس سے غافل نہ ہوں پیغمبروں سے ایسی چھوٹی چھوٹی فروگزاشتوں پر بھی خدا کے ہاں سے مواخذہ ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا کے مقبول بندے ہوتے ہیں ذیسے مقبول ہوتے ہیں چاہیے کہ اُن کے اخلاق بھی ملی جیسے کے ہوں موسیٰؑ سے ایک انانیت کی بات سرزد ہوگئی تو خدا نے اُن کو اُن کی غلطی پر اس طرح متنبہ کیا کہ اُن کو خضر کے پاس جانے کا حکم دیا خدا نے وحی کے ذریعے سے موسیٰؑ کو پتہ بتا دیا تھا کہ خضر سے اُس جگہ ملاقات ہوگی جہاں دو دریا ملتے ہیں یہ دو دریا شاید سمندر ہی ہوں شاید میں تھا جن کے ملنے کی جگہ سے موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لے کر دریا پار بھی ہوئے تھے موسیٰؑ کو ایک پتہ یہ بھی دیا گیا تھا کہ خضر سے اور تم سے جس جگہ ملاقات ہوگی وہاں تمہارے ناشتے کی تلی ہوئی مچھلی خدا کی قدرت سے زندہ ہوکر دریا میں چلی جائے گی باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ۱۲ **ف۴** کہتے ہیں کہ موسیٰؑ اپنے اس سفر میں کسی دن نہیں تھکے تھے مگر جب اُن کا سفر ختم ہونے کو آیا تو اُن کو تکان معلوم ہوئی ۱۲

وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ

اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگنے سے اِن کو اس کے سوا اور کون امر مانع ہوسکتا تھا کہ اگلے لوگوں کا (سا) ماجرا اِن کو بھی پیش آئے یا

الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ ۚ

(ہمارا) عذاب اِن کے سامنے آموجود ہو اور ہم تو پیغمبروں کو صرف اس لئے بھیجا کرتے ہیں کہ (نیکوں کو نجات کی) خوش خبری سنائیں اور (بدوں

وَيُجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۖ وَاتَّخَذُوا

اور جو لوگ منکر ہیں (جھوٹی) جھوٹی باتوں کی سند پکڑکے جھگڑے کیا کرتے ہیں تاکہ (ناحق کے) جھگڑے سے حق کو (بھگا دیں) اکھیڑ دیں اور ان

آيَاتِي وَمَا أُنْذِرُوا هُزُوًا ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

ہماری آیتوں کو اور جس عذاب سے اِن کو ڈرایا جاتا ہے ہنسی کھیل بنا رکھا ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جس کو خدا کی آیتیں یاد دلائی جائیں

فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

اور وہ اُن سے رُوگردانی کرے اور اپنے پہلے کرتوت کو بھول جائے **ف** (بات یہ ہے کہ) ہم ہی نے اِن کے دلوں پر

أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۖ وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ

پردے ڈال دیے ہیں تاکہ (حق بات) کو سمجھ نہ سکیں اور اِن کے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی پیدا کردی ہے کہ حق بات کو سن نہ سکیں) اور (اے پیغمبر)

فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ ۖ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ

تاہم یہ کبھی رُوبراہ ہونے والے نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار بڑا بخشنے والا رحم والا ہے اگر

بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَنْ يَجِدُوا مِنْ

اِن کے کردار کی پاداش میں اِن کو پکڑنا چاہتا تو فوراً ہی اِن پر عذاب نازل کردیتا لیکن ان کے لئے ایک میعاد (مقرر) ہے جس سے

دُونِهِ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا وَجَعَلْنَا

اِدھر کہیں پناہ نہیں پا سکتے **ف۲** اور (عاد اور ثمود کی) یہ بستیاں (جن کو تم اہلِ عرب ملکِ شام کے رستے میں اُجڑا ہوا دیکھتے ہو) انھوں نے بھی

لِمَهْلِكِهِمْ مَوْعِدًا ۝ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ

اُن کی ہلاکت کی بھی ہم نے ایک میعاد مقرر کر رکھی تھی اور (اے پیغمبر اُس قصے کو یاد کرو) جب موسیٰ (خضر کی ملاقات کے ارادے سے چلے تو انھوں نے) اپنے خادم

مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا

دونوں دریاؤں کے ملنے کے مقام پر نہ پہنچ لوں (اپنے ارادے سے) باز نہیں آؤں گا یا (یوں ہی) سالہا سال چلتا رہوں گا **ف۳** پھر جب دونوں اُس

حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ

اپنی (ناشتے کی تلی ہوئی) مچھلی (وہیں) بھول اُٹھے تو مچھلی نے دریا میں سرنگ کی طرح کا اپنا رستہ بنا لیا پھر جب آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا

آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَٰذَا نَصَبًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ

کہ (لاؤ جی) ہمارا ناشتہ تو ہم کو دو ہمارے (آج کے) اس سفر سے تو ہم کو بڑی تکان ہوئی **ف۴** (خادم نے) کہا آپ نے یہ بھی دیکھا؟

إِذْ أَوَيْنَآ إِلَى ٱلصَّخْرَةِ فَإِنِّى نَسِيتُ ٱلْحُوتَ وَمَآ أَنسَىٰنِيهُ

جب ہم (دریا کنارے) اُس پتھر کے پاس ٹھہرے تو میں (اُسی جگہ) مچھلی (بھول گیا) اور

إِلَّا ٱلشَّيْطَٰنُ أَنْ أَذْكُرَهُۥ ۚ وَٱتَّخَذَ سَبِيلَهُۥ فِى ٱلْبَحْرِ عَجَبًا ۝ قَالَ

شیطان ہی نے مجھ کو بھلا دیا کہ میں (آپ سے) اُس کا تذکرہ کرتا اور مچھلی نے عجیب طور پر دریا میں (جانے کا) اپنا رستہ کرلیا (موسیٰ نے) کہا

ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَٱرْتَدَّا عَلَىٰٓ ءَاثَارِهِمَا قَصَصًا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا

کہ وہی (تو وہ جگہ) ہے جس کی ہم جستجو میں تھے پھر دونوں اپنے (پیروں) کے نشانوں کو کھوج لگاتے لگاتے اُلٹے پاؤں پھرے۔ تو (دونوں نے) پایا

مِّنْ عِبَادِنَآ ءَاتَيْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا ۝

ہمارے بندوں میں سے ایک بندے (یعنی خضر) کو پایا جس کو ہم نے اپنی (خاص) مہربانی میں سے (ایک حصّہ) دیا اور اپنی طرف سے اُس کو (خاص) علم [1]

قَالَ لَهُۥ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰٓ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝

موسیٰ نے خضر سے کہا کہ آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ساتھ رہوں بشرطیکہ جو علم (لدنی مِنْ جانب اللہ) آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھائیں

قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ

(خضر نے) کہا تم سے میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں ہوسکے گا۔ اور جو چیز تمہاری آگہی کے احاطے سے باہر ہے اُس پر تم کیسے صبر کرسکتے ہو

بِهِۦ خُبْرًا ۝ قَالَ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ صَابِرًا وَلَآ أَعْصِى لَكَ

(موسیٰ نے) کہا کہ اِن شاء اللہ آپ مجھے صابر (آدمی) [2] پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا

أَمْرًا ۝ قَالَ فَإِنِ ٱتَّبَعْتَنِى فَلَا تَسْـَٔلْنِى عَن شَىْءٍ حَتَّىٰٓ أُحْدِثَ لَكَ

(خضر نے) کہا اگر تم کو میرے ساتھ رہنا ہی (منظور) ہے تو جب تک میں (از خود) تم سے کسی بات کا تذکرہ نہ کروں تم مجھ سے اُس کی بابت کچھ نہ پوچھنا

مِنْهُ ذِكْرًا ۝ فَٱنطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَا رَكِبَا فِى ٱلسَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ

پھر (موسیٰ اور خضر) دونوں (دل کر آگے) چلے یہاں تک کہ (راہ میں ایک دریا پڑا) جب دونوں کشتی میں سوار ہوگئے تو خضر نے (ایک تختہ توڑ کر) کشتی کو

قَالَ أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا إِمْرًا ۝ قَالَ

(موسیٰ نے) کہا کیا آپ نے کشتی کو اس غرض سے پھاڑا ہے کہ کشتی کے لوگوں کو (دریا میں) ڈبو دو (یہ تو) آپ نے بڑی ہی (خطرناک) بات کی (خضر نے) کہا

أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِىَ صَبْرًا ۝ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِى

کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم سے میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں ہوسکے گا (موسیٰ نے) کہا کہ آپ مجھ سے میری بھول چوک پر گرفت نہ کیجئے

بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِى مِنْ أَمْرِى عُسْرًا ۝ فَٱنطَلَقَا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا

اور میرے (اِس) معاملے میں میرے ساتھ (اتنی) سخت گیری (بھی) نہ کیجئے (بات رفت وگزشت ہوئی) پھر دونوں (آگے) آگے بڑھے یہاں

لَقِيَا غُلَٰمًا فَقَتَلَهُۥ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ

(تک کہ) ایک لڑکے سے ملے تو (خضر نے) اُس کو (پکڑ کر) مار ڈالا (موسیٰ نے) کہا کہ کیا آپ نے ایک معصوم شخص کو مار ڈالا اور وہ بھی کسی کے خون کے (بدلے)

---

[1] قرآن میں لفظ رشد ہے جس کا ترجمہ ہم نے علم لدنی کیا ہے اور اس کے اصل معنے ہیں بات کی اصلیت کو معلوم کرلینا جس کو منزل ہے اسلم فہمی اور عقلِ سلیم اور رائے صائب سے بھی تعبیر کرسکتے ہیں مگر یہاں مراد وہی علمِ لدنی یعنی باطنی علم ہے جو خدا نے اُن کو سکھایا تھا ۱۲

[2] ضابط کے یہ معنی ہیں کہ میں اپنے نفس پر ضابط ہوں ایک بات کے پوچھنے کو جی چاہے اور نہ پوچھوں ۱۲

جئت

جئت شيئا نكرا ○ قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع
آپ نے بڑی ہی بے جا حرکت کی (خضر نے) کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا

معي صبرا ○ قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني
کہ میرے ساتھ تم سے ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا۔ (موسیٰ نے) کہا کہ اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ بھی پوچھوں تو آپ مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھیے گا

قد بلغت من لدني عذرا ○ فانطلقا حتى إذا أتيا
کہ آپ میری طرف سے (حدِ) عذر کو پہنچ چکے ف (یہ ہو ہوا کر اور) آگے بڑھے یہاں تک کہ جب ایک

أهل قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها
گانوں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کھانے کو مانگا اور انھوں نے ان کی ضیافت کا دینا منظور نہ کیا اتنے میں انھوں نے گانوں میں

جدارا يريد أن ينقض فأقامه قال لو شئت لتخذت
ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی تو (خضر نے) اُس کو (پھر از سرِ نو) کھڑا کر دیا (اس پر موسیٰ نے) کہا اگر آپ چاہتے تو (ان لوگوں سے)

عليه أجرا ○ قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل
دیوار کے کھڑا کر دینے کی مزدوری لیتے (خضر نے) کہا بس اب مجھ میں اور تم میں چھٹم چھٹا

ما لم تستطع عليه صبرا ○ أما السفينة فكانت لمساكين
جن (باتوں) پر تم سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی تم کو اُن کی اصل حقیقت بتائے دیتا ہوں۔ کہ کشتی تو (ملاحی پیشہ) غریبوں کی تھی

يعملون في البحر فأردت أن أعيبها وكان وراءهم ملك
وہ (اُس کو) دریا میں (مزدوری پر) چلاتے تھے تو میں نے چاہا کہ اُس کو عیب دار کر دوں کیونکہ ان کے سامنے کی طرف (دریا پار) ایک (ظالم) بادشاہ تھا

يأخذ كل سفينة غصبا ○ وأما الغلام فكان أبواه
جو ہر ایک (بکار آمد) کشتی کو زبردستی ضبط کر لیا کرتا تھا۔ اور وہ جو لڑکا تھا تو اُس کے ماں باپ

مؤمنين فخشينا أن يرهقهما طغيانا وكفرا ○ فأردنا
دونوں ایمان والے (لوگ) تھے تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو بڑا ہو کر) سرکشی اور کفر سے اُن کو ایذا دے۔ لہٰذا ہم نے یہ ارادہ کیا ف کہ اس

أن يبدلهما ربهما خيرا منه زكوة وأقرب رحما ○ و
اُن کا پروردگار اُس کے بدلے میں اُن کو (ایسا فرزند) عطا فرمائے (جو) پاک نفسی اور پاس قرابت میں اس سے بہتر (ہو) اور

أما الجدار فكان لغلامين يتيمين في المدينة وكان تحته كنز
رہی دیوار سو شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور دیوار کے نیچے اُن ہی (لڑکوں) کا خزانہ (گڑا ہوا) تھا

لهما وكان أبوهما صالحا فأراد ربك أن يبلغا أشدهما و
اور اُن (لڑکوں) کا باپ (ایک) نیک (آدمی) تھا پس تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں اور

ف مطلب یہ کہ جب تیسری بار مجھ سے ایسا قصور ہو تو آپ کو میرے جدا کرنے کا اختیار ہے اور آپ معذور رہیں آپ سے کچھ شکایت نہیں ۱۲

منزل ۴

ف جب حضرت خضر نے اپنے ارادے کو بالکل خدا کے ارادے کا مطیع کر رکھا تھا تو ان کا یہ کہنا کہ ہم نے چاہا گویا یہی کہنا تھا کہ خدا نے چاہا ۱۲۔

يَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ

(دیوار کے تلے سے) اپنا خزانہ نکال لیں (اور اُن کے حال پر) تمہارے پروردگار کی یہ ایک مہربانی تھی اور (دان واقعات میں) میں نے جو کچھ کیا

تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ عَن ذِي الْقَرْنَيْنِ

اصل حقیقت اُن (واقعات) کی جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ اور (اے پیغمبر) لوگ تم سے ذوالقرنین کا حال (امتحاناً) دریافت کرتے ہیں

قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَ

تم (ان سے) کہو کہ میں تم کو اُس کا تھوڑا سا تذکرہ پڑھ کر سناتا ہوں (خدا فرماتا ہے کہ) ہم نے اُس کو روئے زمین پر بڑی قدرت دی تھی اور

آتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝ فَأَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ

ہم نے اُس کو ہر طرح کے ساز و سامان دے رکھے تھے۔ چنانچہ وہ ایک سامان کے پیچھے پڑا (یعنی سفرِ مغرب کی تیاری کرنے لگا) یہاں تک کہ جب

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ

تو اُس کو آفتاب ایسا دکھائی دیا کہ (جیسے) وہ کالی کالی کیچڑ کے کنڈ میں ڈوب رہا ہے اور دیکھا کہ اُس (کنڈ) کے قریب ایک قوم (بھی آباد) ہے

قُلْنَا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا

ہم نے فرمایا کہ اے ذوالقرنین (تم بادشاہ ہو اور دونوں اختیار رکھتے ہو) چاہو (ان لوگوں کو) عذاب دو یا اِن (کے بارے) میں حسنِ سلوک کا شیوہ اختیار کرو

قَالَ أَمَّا مَن ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ

(ذوالقرنین نے) کہا کہ جو (ان میں سے) سرکشی کرے گا اُس کو تو ہم سزا دیں گے پھر (قیامت کے دن) وہ اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹا کر لایا جائے گا اور وہ

عَذَابًا نُّكْرًا ۝ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءً الْحُسْنَىٰ

عذابِ سخت دے گا۔ اور جو ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا تو (ویسا ہی) اُس کے بدلے میں اُس کو (خدا کے ہاں سے) بھلائی ملے گی

وَسَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرِنَا يُسْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ

اور ہم (بھی) اپنے کاموں میں اُس کو آسان آسان کام کرنے کو کہیں گے۔ پھر وہ ایک (اور) سامان کے پیچھے پڑا (یعنی سفرِ مشرق کی تیاری کرنے لگا) یہاں

مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَل لَّهُم مِّن دُونِهَا

آفتاب کے نکلنے کی جگہ پونہچا تو اُس کو ایسا معلوم ہوا کہ آفتاب کچھ لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کے لیے ہم نے آفتاب کے اِدھر کوئی آڑ نہیں رکھی

سِتْرًا ۝ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا ۝

(اور واقع میں بھی) ایسا ہی (تھا) ف۱ اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ف۲ ہم کو اُس کی پوری پوری آگاہی تھی پھر وہ ایک (اور) سامان (سفر) کے پیچھے پڑا

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ

یہاں تک جب (چلتے چلتے ایک پہاڑ کی گھاٹی کے) دو کگاروں کے بیچ میں پونہچا تو دیکھا کہ کگاروں کے اِدھر ایک قوم (آباد) ہے اور وہ ایسے وحشی ہیں

يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

کہ بات کے سمجھنے کے پاس تک نہیں پھٹکتے۔ اُن لوگوں نے (اپنی بولی میں) عرض کیا کہ اے ذوالقرنین (اس گھاٹی کے اُدھر) یاجوج اور ماجوج (کی قوم) ہے اور وہ

ف۱ یعنی وہ لوگ وحشی تھے گھر بنانے کا سلیقہ نہیں رکھتے تھے اور دھوپ سے بچنے کے لیے اُن کے پاس کوئی پناہ نہ تھی ۱۲

منزل ۴

ف۲ یعنی لاؤ لشکر اور دھوپ سے بچنے کا ساز و سامان وغیرہ ۱۲

مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ

ملک میں (آ کر) فساد کرتے ہیں (آپ کی مرضی ہو) تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کر دیں بشرطیکہ آپ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۝ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ

ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی (روک) بنا دیں (ذوالقرنین نے) کہا کہ وہ مال جس میں میرے پروردگار نے مجھے (پورا) اختیار دے رکھا ہے کافی

بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ

ہیں تم (لوگوں) ہیں اور اُن (لوگوں) میں ایک دیوار کھینچ دوں گا (اچھا تو کہیں سے) لوہے کی سلیں ہم کو لا دو (چنانچہ وہ سلیں لائے اور ضروری کارروائی ہوتی رہی)

حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ

یہاں تک کہ جب ذوالقرنین نے دونوں کگاروں کے بیچ (کی کشادگی) کو (پاٹ کر) برابر کر دیا تو حکم دیا کہ (اب اس کو) دھونکو یہاں تک کہ جب دیوار کو

نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ

(لال) انگارا کر دیا تو کہا کہ اب ہم کو تانبا لا دو کہ اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دیں۔ غرض (اس سے) ایسی اونچی اور مضبوط دیوار تیار ہوگئی کہ یاجوج ماجوج

يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ

اور نہ اُس میں سوراخ کر سکتے تھے (ذوالقرنین نے اس دیوار آہنی کو دیکھ کر) کہا کہ یہ میرے رب کی مہربانی ہے ف

فَاِذَا جَاۗءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاۗءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝

لیکن جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آموجود ہوگا تو اس (دیوار) کو ڈھا کر برابر کر دے گا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا ہے

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

اور (اے پیغمبر) ہم اُس دن یہ حال کر دیں گے کہ (دریا کی) لہروں کی طرح ایک میں ایک گڈمڈ ہو جائیں گے ف۲ اور صور پھونکا جائے گا پس ہم تمام لوگوں کو (میدان

جَمْعًا ۝ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝ الَّذِيْنَ

اور اُسی دن دوزخ کو (بھی) کافروں کے سامنے لا پیش کریں گے جن کی

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَاۗءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

آنکھیں ہمارے ذکر (یعنی قرآن کی طرف) سے (غفلت کے) پردے میں تھیں اور (حق کی طرف سے اُن کے کانوں میں گرانی تھی کہ) وہ (اس کو)

سَمْعًا ۝ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ

کیا (یہ) کافر اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو (اپنا) کارساز بنائیں (اور اُن سے کچھ باز پرس نہ ہو۔ نہیں)

اَوْلِيَاۗءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ

ہم نے کافروں کی ضیافت کے لئے جہنم تیار کر رکھی ہے (اے پیغمبر کافروں سے) کہہ دو کہ کہو تو ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں

بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

جو اعمال کے اعتبار سے بڑے گھاٹے میں ہیں (ہاں تو یہ) وہ لوگ (ہیں) جن کی دنیا کی زندگی کی کوشش (سب) گئی گزری ہوئی

ف ذوالقرنین کے حق میں تو خدا کی یہ مہربانی تھی کہ اُس نے اس کو دیوار کے بنانے کی توفیق دی اور لوگوں کے حق میں یہ مہربانی تھی کہ یاجوج ماجوج کے مظالم سے اُن کو پناہ ملی ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ اس وقت سدِ ذوالقرنین ہم اِدھر کے رہنے والوں میں اور قوم یاجوج ماجوج میں حائل ہے قیامت کے قریب یاجوج ماجوج اس سد کو توڑ کر اِدھر کے رہنے والوں پر ٹوٹ پڑیں گے اور سب گڈمڈ ہو جائیں گے ۱۲

منزل ۴

وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ○ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور وہ (اپنی غلط فہمی سے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھے کام کر رہے ہیں ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ

اپنے پروردگار کی آیتوں کو اور (قیامت کے دن) اُس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہ مانا تو ان کے عمل اکارت ہو گئے تو قیامت کے دن ہم ان (کے

الْقِيَامَةِ وَزْنًا ○ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي

رتی برابر) وزن (بھی حساب میں) قائم نہیں رکھیں گے ف۱ یہ جہنم ان (کی اُس بدکرداری) کا بدلہ ہے کہ انھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں

وَرُسُلِي هُزُوًا ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ

اور ہمارے پیغمبروں کی ہنسی اُڑائی ۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان کی ضیافت کے لیے

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ○ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ○ قُلْ

فردوس (بریں) کے باغ ہوں گے ۔ جن میں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (اور کبھی) یہاں سے اُٹھنا نہیں چاہیں گے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ

کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے) لیے سمندر (کا پانی) سیاہی (کی جگہ) ہو تو قبل اس کے کہ میرے پروردگار کی باتیں تمام ہوں سمندر ختم ہو جائے

كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ○ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ

اگرچہ ہم ویسا ہی (اور سمندر اُس کی) مدد کو لائیں ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں (بھی) تو تم ہی جیسا ایک بشر ہوں

يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ

(مجھ میں تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ) میرے پاس (خدا کی طرف سے) یہ وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود (وہی اکیلا) ایک معبود ہے تو جس کو اپنے پروردگار سے ملنے

رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ○

(کی توقع ہو) تو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور کسی کو اپنے پروردگار کی عبادت میں شریک نہ کرے

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورۂ مریم مکے میں اتری اور اس کی اٹھانوے آیتیں ہیں اور چھ رکوع ۔ (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

كهيعص ○ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا ○ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ

کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ (اے پیغمبر یہ اُس) مہربانی کا مذکور ہے جو تمھارے پروردگار نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی کہ جب اُنھوں نے اپنے پروردگار کو

نِدَاءً خَفِيًّا ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ

دبی آواز سے پکارا (اور) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں اور

الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ وَإِنِّي خِفْتُ

سر (ہے کہ) بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اٹھا ہے اور اے میرے پروردگار تیری جناب میں دعا کر کے میں (کبھی) محروم نہیں رہا ۔ اور

ف۱ محاورہ عربی کے اعتبار سے ایک مطلب اس کا یہ بھی ہے کہ ہم قیامت کے دن ان لوگوں کی کچھ بھی وقعت نہیں کریں گے ۔ منزل ۴

ف۲ باتوں سے مراد ہے اُس کی تعریفیں اُس کے کارنامے اُس کے تصرفات اُس کے انتظامات ۱۲

ع ۹ / ۳

الْمَوَالِيَ مِن وَرَاءِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ

اپنے (مرے) پیچھے بھائی بندوں سے خوف ہے (کہ کہیں میرے بعد دین میں کچھ خرابی نہ ڈالیں) اور میری بی بی بانجھ ہے سو اپنی طرف سے مجھے

وَلِيًّا ۝ يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝

ایک جانشین (یعنی فرزند) عطا فرما جو میری (بھی) وارث ہو اور نسل یعقوب کا (بھی) وارث ہو (یعنی دین کو سنبھالے) اور اے میرے پروردگار اس کو مقبول (بنائیو)

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ

(خدا نے فرمایا) اے زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا (اور اس سے) پہلے ہم نے

سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا

اس نام کا کوئی (آدمی) پیدا نہیں کیا ف۱ (زکریا نے بہ تقاضائے بشریت) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا کہ میری بیوی بانجھ ہے اور

وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ

اور میں بڑھاپے کی حد غایت کو پہنچ گیا ہوں۔ فرمایا ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ تم کو اس عمر میں بیٹا دینا

عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝ قَالَ رَبِّ

ہمارے لیے آسان ہے اور (اس سے) پہلے تم ہی کو ہم نے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے (زکریا نے) عرض کیا کہ اے میرے پروردگار

اجْعَل لِّي آيَةً قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝

(اس بات کی کہ میرے بیٹا ہوگا) مجھے کوئی نشانی بتا فرمایا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم برابر تین رات (دن) لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے ف۲

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً

پھر (زکریا) معمول کے مطابق وعظ و نصیحت کے لیے حجرے سے نکل کر اپنے لوگوں کے پاس آئے تو اشارے سے اُن کو سمجھا دیا کہ صبح

وَعَشِيًّا ۝ يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝

وشام (خدا کی) عبادت میں مصروف رہو (غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور ہم نے اُن کو حکم دیا کہ) اے یحییٰ کتاب (تورات) کو خوب مضبوطی سے پکڑے رہو ف۳

وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَ

اور رحم دلی اور پاک طینتی عطا فرمائی اور (اس کے علاوہ) وہ پرہیزگار اور اپنے والدین کے خدمت گزار (بھی) تھے اور

لَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ

سخت گیر (اور) خود سر نہ تھے اور اُن کو (ہر حال میں خدا کا) سلام جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے

وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ

اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے اور (اے پیغمبر) قرآن میں مریم کا بھی ذکر (کر کے لوگوں سے بیان) کرو کہ جب وہ

مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۝ فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا

اپنے لوگوں سے الگ ہو کر پورب کی طرف ایک جگہ جا بیٹھیں اور لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا ف۴

ف۱ یہ خدا کی مزید شفقت پر دلالت کرتا ہے کہ خلاف عادت زکریا کے بڑھاپے اور اُن کی بی بی کے بانجھ ہونے پر لڑکا پیدا ہوا اور فرمایا کہ ہم ہی نے اُس کا ایک نیا نام بھی تجویز کر دیا ہے لوگوں کو اس سے بھی خوشی ہوتی ہے کہ اُن کی اولاد کا کوئی نیا اور اچھا نام ہو یحییٰ میں دونوں باتیں ہیں وہ نیا ہے اس لئے کہ پہلے اس نام کا کوئی نہیں ہوا اور اچھا ہے اس لئے کہ اس میں عالم غیب کی ... ہے کیونکہ اس کے معنی ہیں جیتا رہے گا جیسے ہمارے ہاں لڑکوں کا جیونا اور عورتوں کا جیونی نام رکھ دیتے ہیں ۱۲ ف۲ ایک ترجمہ تو یہ ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے کہ سویًّا کے معنی برابر کے لیے اور بعض مفسرین نے سویًّا کے معنی بھلے چنگے صحیح سالم کے بھی کیے ہیں تو اس صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ نہ لقوہ نہ فالج اور کسی قسم کا روگ خود بخود تمہاری زبان تین شبانہ روز بند رہے گی کہ سویًّا کے معنی برابر کے لو تو لا تکلم مضارع منفی منصوب اَن ہوگا اور ہم نے لاتکلم کو صیغہ نہی سمجھ کر پارہ تلک الرسل کے ع ۲ ہی میں ایک فائدہ لکھا ہے اس کو بھی دیکھ لینا چاہیے تو مطلب ہوگا کہ تم برابر تین دن لوگوں سے بات چیت نہ کرنا یعنی روزہ رکھنا اور خدا سے لو لگانا کہ اُن کی شریعت میں بحالت صوم کھانے پینے کی طرح بات چیت کرنے کی بھی ممانعت تھی ۱۲ ف۳ یعنی تم اور تمہاری امت تورات پر عمل کرنے کو لازم سمجھنا اور یہ اس

لیے کہ یحییٰ خود صاحب شریعت نہ تھے اور اُن کا عمل موسوی شریعت پر تھا ۱۲ ف۴ مریم کو اُن کی والدہ نے خدمت بیت المقدس کے لیے خاص کر دیا تو زکریا کے سپرد کر دیا تھا زکریا نے مریم کے لیے مسجد میں ایک طرف کو جگہ معین کر دی تھی یہ اُسی جگہ کا مذکور ہے ۱۲

منزل ۴



فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ قَالَتْ

تو ہم نے اپنی روح (یعنی جبرئیل) کو اُن کی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر اُن کے روبرو آکھڑے ہوئے - وہ (اُن کو دیکھ کر) کہنے

إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ۝ قَالَ إِنَّمَا أَنَا

لگیں کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہوں (کہ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) ف۱ (جبرئیل) بولے کہ میں تو تمہارے

رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ

پروردگار کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں (اور) اس لیے (آیا ہوں) کہ تم کو ایک پاک لڑکا دوں - وہ بولیں میرے ہاں کیسے لڑکا ہو گا

وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ۝ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ

حالانکہ نہ تو (نکاح کے طور پر) مجھے کسی بشر نے چھوا اور نہ کبھی میں بدکار رہی - (جبرئیل نے) کہا کہ جیسا میں کہتا ہوں ایسا ہی (ہوگا) تمہارا پروردگار فرماتا ہے

هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ

کہ تمہارے ہاں بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا ہم پر آسان ہے اور (اسے پیدا کرنے سے) غرض یہ ہے کہ لوگوں کے لیے ہم اُسے (اپنی قدرت کی) ایک نشانی قرار دیں اور (دنیا میں) ہم سے رحمت (کا باعث بنائیں) اور

أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ فَحَمَلَتْهُ فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ۝

یہ بات (ہمارے ہاں سے) فیصل ہو چکی ہے - اس پر مریم کو (اُسی) بیٹے کا حمل رہ گیا اور وہ حمل لے کر کہیں الگ دُور کے مکان میں ہو بیٹھیں

فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ

پھر درد زِہ اُن کو ایک کھجور کے درخت کی جڑ میں لے آیا (وضع حمل کے وقت اُن کو تکلیف ہوئی تو وہ) بولیں کہ کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی

هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ۝ فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي

اور (دنیا کے پردے سے) ناپید ہو کر بھولی بسری ہو گئی ہوتی ف۳ پھر جبرئیل نے (اُس جگہ سے) جو مریم کے تلے (خدا کی قدرت سے) اُن کو آواز دی کہ غمناک نہ ہو

قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

(دیکھو) تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ

تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا

تم پر پکی پکی تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی تو مزے سے کھجوریں کھاؤ اور چشمے کا پانی پیو اور (بیٹے کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو

فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ

(اور اپنے بچے کو لے کر چلو) پھر راستے میں اگر تم کو کوئی آدمی نظر پڑے (اور وہ تم سے پوچھے) تو (تم اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے (خدائے) رحمٰن کے لیے روزے کی منت مانی ہے

صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ۝ فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ

تو میں آج کسی آدمی سے بات نہیں کر سکتی ف۴ پھر مریم لڑکے کو گود میں لے اپنی قوم کے پاس لائیں

قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝ يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ

وہ (دیکھ کر) لگے کہنے کہ مریم! یہ تو تُو نے بہت ہی نالائق کام کیا اے ہارون کی بہن ف۵ نہ تو

ف۱ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ اگر تم پرہیزگار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں" لیکن اس سے اصلی مطلب اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا لہٰذا ہم لفظی ترجمے سے کسی قدر الگ ہو گئے ہیں۔

ف۲ یعنی ہم عیسیٰ کو پیغمبر بنائیں اور وہ لوگوں کو نیکوکاری سکھائیں اور نیکوکاری کے صلے میں لوگوں پر ہم اپنی مہر کریں ۱۲

ف۳ مریم علیہا السلام سے یہ رنج اور یاس کے کلمے یا تو وضع حمل کی تکلیف کی وجہ سے سرزد ہوئے یا بدنامی کے ڈر سے۔

ف۴ اُس اُمت کی شریعت میں بولنا روزے میں منع تھا اس لیے مریم کو یہ عذر تعلیم کیا گیا اور وہ فائدہ جو ہم نے زکریا کے حال میں لکھا ہے وہ اسی پر متفرع ہے ۱۲

ف۵ صحیح مسلم میں ایک حدیث ہے کہ مغیرہ بن شعبہ صحابی کو پیغمبر صاحب نے نصارائے نجران کی طرف بھیجا تھا وہ لوگ قرآن تو سنتے سنائے رہا ہی کرتے تھے اُنہوں نے مغیرہ سے اعتراض کیا کہ تمہارے قرآن میں مریم کو اُختِ ہارون لکھا ہے حالانکہ ہارون موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور وہ حضرت عیسیٰ سے صدہا سال پہلے ہو گزرے ہیں مریم اُن کی بہن کیسے ہو سکتی ہیں مغیرہ نے یہ اعتراض پیغمبر صاحب سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ ہارون سے وہ ہارون موسیٰ کے بھائی مراد نہیں ہیں بلکہ لوگ تبرک کا پیغمبروں اور بزرگوں کے سے نام رکھ لیا کرتے تھے تو یہ ہارون دوسرے ہارون ہیں موسیٰ کے بھائی نہیں اور وہ ہارون جو یہاں مراد ہیں اس درجے کے نیک پارسا آدمی تھے کہ وہ تو وہ اُن کے خاندان میں سے بھی کوئی شخص ایسا نالائق کام نہیں کر سکتا تھا ان لوگوں کا مطلب تھا کہ تم ایسے مقدس خاندان کی لڑکی ہو کر کہ تم کو ہارونِ پارسا کی بہن کہنا چاہیے یہ حرکت بے جا کیسے کر بیٹھیں ۱۲

الربع

منزل ۴

أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا ۝ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ

تیرا باپ ہی بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار تھی (تو خلاف خاندان تو یہ کیا حرکت کی) تو مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا (کہ جو کچھ

قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ

وہ کہنے لگے ہم گود کے بچے سے کیسے بات کریں (اس پر بچہ) بول اُٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں

آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ

اُس نے مجھکو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجھکو پیغمبر بنایا اور کہیں بھی رہوں مجھکو بابرکت کیا

وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي

اور مجھکو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں اور (نیز) مجھکو اپنی ماں کا خدمت گزار بنایا

وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ

اور مجھکو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن

أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ۝ ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ

مروں گا اور جس دن (دوبارہ) زندہ اُٹھا کھڑا کیا جاؤں گا (اے پیغمبر) یہ ہیں عیسےٰ ابن مریم (کی حقیقت) سچی بات

الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ۝ مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ وَلَدٍ

جس میں لوگ جھگڑا کرتے ہیں ف۱ خدا کو شایاں نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے

سُبْحَانَهُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ وَإِنَّ

وہ پاک (ذات) ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُس کو اتنا ہی فرما دیتا ہے کہ ہوجا تو وہ ہو جاتا ہے اور کچھ شک نہیں

اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ فَاخْتَلَفَ

کہ اللہ میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو لوگو! اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین عیسےٰ کر آئے تھے) پھر

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ

(یہود و نصاریٰ کے) فرقے لگے آپس میں اختلاف کرنے سو اُن لوگوں کے حال پر افسوس ہے جو کفر کرتے ہیں کہ (اُن کو قیامت کے) بڑے (سخت) دن

عَظِيمٍ ۝ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ

جس دن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہوں گے کیسے کچھ سنتے دیکھتے ہوں گے مگر اس وقت تو یہ ظالم (اندھے اور بہرے بنے ہوئے

الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ

کھلی گمراہی میں پڑے ہیں اور (اے پیغمبر) اِن لوگوں کو (اُس رنج و) افسوس کے دن (یعنی قیامت کی مصیبت) سے ڈراؤ جب (آخر) فیصلہ کر دیا جائے گا

وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَ

اور (اُس وقت تو) یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے (انجام کار) ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور

بوجھنا ہو اُس سے پوچھ لو

ف۱ جھگڑے سے عیسائیوں اور یہودیوں کا جھگڑا مراد ہے کہ عیسائی عیسےٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور یہودی مریم علیہما السلام کو تہمت کرتے ہیں ۱۲

منزل ۴

(خدا کے حضور میں حاضر ہونا پڑے گا)

وقف لازم

وَمَن

ع ۲ ۵

مَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ○ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِبْرٰهِيمَ ۚ

اُن لوگوں کے بھی جو روئے زمین پر ہیں اور ہماری ہی طرف سب لوٹ کر آنا ہوگا۔ اور (اے پیغمبر) قرآن میں ابراہیم کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو

إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ○ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يٰأَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

کہ وہ (بھی) بڑے ہی سچے (بندے اور) نبی تھے۔ کہ جب اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ابّا جان! آپ کیوں ان (بتوں) کی پرستش کرتے ہیں

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ○ يٰأَبَتِ إِنِّي قَدْ

جو نہ (کچھ) سُنتے اور نہ (کچھ) دیکھتے اور نہ آپ کے کچھ کام آسکتے ہیں ابّا جان! مجھکو (خدا کی طرف سے)

جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرٰطًا

ایسی معلومات حاصل ہوئی ہیں جو آپ کو حاصل نہیں ہوئیں تو آپ میرے پیچھے ہو لیجئے میں آپ کو (دین کا) سیدھا رستہ دکھا دوں گا۔

سَوِيًّا ○ يٰأَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۖ إِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

ابّا جان! شیطان (کے کہنے میں آکر بتوں) کو نہ پوجیے کیونکہ شیطان (خدائے) رحمٰن سے

عَصِيًّا ○ يٰأَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

باغی ہے ابّا جان! مجھکو اس بات سے ڈر لگتا ہے کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) رحمٰن کی طرف سے آپ کو کوئی عذاب آ پکڑے

فَتَكُونَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ○ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ ءَالِهَتِي

اور آپ (آخرکار جہنم میں) شیطان کے ساتھی بنیں (ابراہیم کے باپ نے) کہا کہ ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے

منزل ۴

يٰإِبْرٰهِيمُ ۖ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ ۖ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ○ قَالَ

اگر تو (ایسی باتوں سے) باز نہیں آئے گا تو میں تجھکو سنگسار کر دوں گا اور اپنی خیر چاہتا ہے تو میرے سامنے سے دُور ہو جا (ابراہیم نے) کہا

سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۖ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ○ وَ

(اچھا تو میرا) سلام ہے (اس پر بھی) میں اپنے پروردگار سے آپ کی مغفرت کی دعا کروں گا (کیونکہ) وہ مجھ پر نہایت مہربان ہے اور

أَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُوا رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا

میں تم (بت پرستوں) کو اور (تمہارے) ان (بتوں) کو جن کو تم خدا کے سوا (حاجت برآری کے لیے) پکارا کرتے ہو سب کو چھوڑ دوں گا اور اپنے پروردگار ہی کو

أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ○ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ

میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر بے نصیب نہیں ہونگا۔ تو جب ابراہیم نے اُن (بت پرستوں) سے اور اُن (بتوں) سے جن کو وہ خدا کے سوا

دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ○ وَ

ہم نے اُن کو (بیٹا) اسحاق عنایت کیا اور (پوتا) یعقوب اور سب کو ہم نے منصب نبوت سے (بھی) سرفراز فرمایا اور

وَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ○

اپنی رحمت میں سے اُن کو (بڑا حصہ) دیا اور اُن کے لیے اعلیٰ درجے کا ذکر خیر (دنیا میں) باقی رکھا

ع ۶

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

اور (اے پیغمبر) قرآن میں موسیٰ کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ وہ (بھی ہمارے) خاص بندے اور پیغمبر صاحب شریعت تھے ف

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○ وَوَهَبْنَا

اور ہم نے اُن کو (کوہ) طُور کی داہنی طرف سے آواز دی اور (جس طرح) راز کہنے کے لئے پاس بُلایا کرتے ہیں اسی طرح ہم نے اُن (اپنے) قریب

لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ○ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ

اپنی مہربانی سے اُن کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنا کر اُن کو (ایک مددگار) عنایت کیا اور (اے پیغمبر) قرآن میں

اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○

اسمٰعیل کا ذکر (بھی لوگوں سے) بیان کرو کہ وہ وعدے کے (بڑے) سچے تھے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے پیغمبر تھے

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ

اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتے رہتے تھے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں

مَرْضِيًّا ○ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا

مقبول تھے اور قرآن میں ادریس کا مذکور (بھی لوگوں سے بیان) کرو کہ وہ (بھی) بڑے سچے (بندے اور)

نَّبِيًّا ○ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

پیغمبر تھے۔ اور ہم نے اُن کو (زمین سے) اُٹھا کر بڑی اونچی جگہ (بہشت) میں جا داخل کیا ف یہ انبیاء لوگ جن پر اللہ نے فضل کیا

مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ

آدم کی نسل میں اور اُن لوگوں کی نسل میں جن کو ہم نے (طوفان کے وقت کشتی میں) نوح کے ساتھ سوار کر لیا تھا اور

اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ابراہیم اور یعقوب کی نسل میں اور اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو ہم نے راہِ راست دکھائی اور منتخب فرمایا ف جب (خدائے)

اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ○ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

رحمٰن کی آیتیں اُن کو پڑھ کر سنائی جاتی تھیں سجدے میں گر پڑتے تھے اور روتے جاتے تھے۔ پھر اُن کے بعد ایسے ناخلف (پیدا) ہوئے

اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○

جنہوں نے نمازیں کھو دیں اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے سو اُن کی گمراہی اُن کے آگے آئے گی

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ○ جَنّٰتِ عَدْنِ ٱلَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

اور اُن کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی (اور بہشت کیا ہے) ہمیشہ رہنے کے باغ (ہیں) جن کا وعدہ خدائے (رحمٰن) نے اپنے بندوں کے ساتھ

ف بولتے ہیں رسول اور نبی دونوں ایک معنی کے مترادف یعنی ہم معنی بولے جاتے ہیں لیکن جب دونوں لفظ ایک جگہ ہوں جیسے یہاں ہیں تو اُن کے معنوں میں فرق کرنا ضروری ہے اور اس فرق کو ہم نے ترجمے میں دکھا دیا ہے گو اس میں بھی اختلاف ہے کوئی کہتا ہے رسول صاحب شریعت ہوتا ہے کوئی کہتا ہے نبی ۱۲

ف یہ ترجمہ اُن لوگوں کے خیال کے مطابق ہے جو مانتے ہیں کہ ادریس جیتے جی بہشت میں پہنچائے گئے اور ابھی بہشت میں موجود ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھے یا چھٹے آسمان پر اُٹھا لئے گئے مگر بہتر یہی ہے کہ ضعیف ہیں ٹھکانے کی بات تو یہ ہے کہ رفعنٰہ مکانا علیا سے علو منزلت مراد ہے یعنی ہم نے اُن کا رتبہ اور درجہ بلند کیا کہ رتبی تھے اور مفسرین نے لکھا ہے کہ اُن پر تیس صحیفے نازل ہوئے اور وہ فن کتابت کے موجد ہیں اور نجوم اور حساب بھی اُن ہی کی طرف منسوب کئے گئے ہیں اور کپڑے کا سینا بھی سب سے پہلے اُن ہی کو سوجھا یہ حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا ہیں اور ادریس اُن کا اصلی نام ہے

منزل ٤

سجدہ

بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا

(اور) بے شک اُس کا وعدہ (پیش) آکر رہے گا - بہشت میں کوئی بیہودہ بات اُن کے کان میں نہیں پڑے گی (ہر طرف سے)

سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ

سلام ہی سلام (کی آوازیں چلی آئیں گی) اور وہاں اُن کا کھانا صبح و شام (جس وقت چاہیں گے) اُن کو ملا کرے گا ف یہی وہ جنت ہے کہ

نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ

ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہوگا ہم اُسے اُس کا وارث بنائیں گے ف اور (اے پیغمبر) ہم (فرشتے) تمہارے پروردگار کے حکم کے بدون

رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ

جو کچھ ہمارے آگے ہونے والا ہے اور جو کچھ ہم سے پہلے ہو چکا ہے اور جو کچھ ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہے سب اسی کے حکم سے ہے اور

رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ

تمہارا پروردگار (کسی چیز سے) غافل نہیں ف آسمانوں اور زمین کا پروردگار (ہے) اور (نیز) اُن چیزوں کا جو آسمان زمین کے بیچ میں ہیں تو اسی

وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ع ۱۵ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

اور اسی کی عبادت (میں جو تکلیفیں پیش آئیں اُن) کو برداشت کرو بھلا تمہارے علم میں اس جیسا کوئی اور بھی ہے - اور (ہر) آدمی (منکر قیامت) ہی تعجب

ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ

کیا (واقعی میں) جب میں مر جاؤں گا تو مر کر دوبارہ (زندہ کر کے زمین سے) نکالا جاؤں گا کیا (یہ) آدمی (اس وقت کو) یاد نہیں کرتا کہ ہم نے پہلے

مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ

حالانکہ یہ کچھ بھی نہ تھا - تو (اے پیغمبر) ہم کو تمہارے ہی پروردگار کی (یعنی اپنی) قسم ہے کہ ہم (تمام) آدمیوں کو اور (اُن کے ساتھ) شیطانوں کو (بھی) اپنے

ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ

پھر اُن (سب) کو جہنم کے گرد لا حاضر کریں گے (مارے خوف کے مؤدب) دو زانو بیٹھے ہوئے - پھر ہر گروہ میں سے ہم اُن لوگوں کو الگ (نکال کھڑا) کریں گے

شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَي الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ

جو (دنیا میں خدائے) رحمٰن سے بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے پھر جو لوگ

هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ۝ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰي

جہنم میں جانے کے زیادہ تر سزاوار ہیں ہم اُن کو خوب جانتے ہیں اور (اے اولاد آدم) تم میں سے کوئی (ایسا بشر) نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے

رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ

وعدہ (قطعی) فیصل شدہ ہے (جس کا) پورا (کرنا) تمہارے پروردگار (نے اپنے) پر لازم کر لیا ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو بچا لیں گے اور نافرمانوں کو

فِيْهَا جِثِيًّا ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اسی میں گھٹنوں کے بل گرا ہوا چھوڑ دیں گے ف اور جب ہمارے کھلے کھلے حکام لوگوں کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو کافر (جیسے کے طور پر)

لِلَّذِيْنَ

ف۱ عادت کے مطابق صبح و شام فرما دیا ہے کہ اکثر یہی دو وقت کھانے کے ہوتے ہیں ورنہ مراد ہی کھانے کی ریل پیل ہے ۱۲

ف۲ خدائے تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے بہشت ان کے رہنے کے لیے عنایت فرمائی تھی اسی لحاظ سے جنتیوں کو بہشت کا وارث فرمایا ۱۲

ف۳ وحی کے آنے میں دیر ہوتی تو پیغمبر صاحب تنگ دل ہوتے ایک بار پیغمبر صاحب نے جبرئیل سے اس کی شکایت بھی کی تو حاملانِ وحی کی طرف سے خدا نے یہ جواب دیا کہ ہم بے حکم خدا وحی نہیں لا سکتے اور خدا کسی چیز سے غافل نہیں کہ تم پر وحی کا بھیجنا بھول گیا ہو بلکہ بندوں کی مصلحت کے لحاظ سے جب مناسب سمجھتا ہے وحی بھیجتا ہے ۱۲

منزل ۴

ف۴ مطلب یہ ہے کہ اگر دنیا کی تکلیف کے متحمل نہ ہو کر بھاگنا چاہیں گے تو اُن سے بھاگا بھی نہ جائے گا ۱۲



لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝
مسلمانوں سے پوچھنے لگتے ہیں کہ (بھلا یہ تو بتاؤ کہ) ہمارے اور تمہارے (دونوں فریقوں میں سے مکانات کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝ قُلْ
حالانکہ ہم اِن سے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے ساز و سامان اور (جن کی) نمود (ظاہری آن) کہیں عمدہ تھی (اے پیغمبر) ان

مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا
کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہے (خدائے) رحمٰن اُس کو ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب اُس چیز کو (اپنی آنکھوں) دیکھ لیں گے

مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ
جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی عذاب یا قیامت تو اُس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا

هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا
کہ اب کس کا مکان بُرا اور کس کا جتھا کمزور ہے اور جو لوگ راہِ راست پر ہیں اللہ ان کو (روز بروز) زیادہ ہدایت دیتا چلا جاتا ہے

هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝
اور (اے پیغمبر) اعمالِ نیک جن کا اثر (دیر تک) باقی رہے تو آپ کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں اور انجام کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں ف

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ
(اے پیغمبر) بھلا تم نے اس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور لگا کہنے کہ (قیامت ہوگی تو) وہاں بھی مجھ کو ضرور مال اور اولاد ملے گا

الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ
غیب کی خبر لگ گئی ہے یا اس نے (خدائے) رحمٰن سے عہد لے لیا ہے۔ ہرگز نہیں جو کچھ یہ بکتا ہے ہم (سب) لکھے لیتے ہیں

وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ۝
اور اس کے حق میں عذاب بڑھاتے چلے جائیں گے اور یہ جو مال و اولاد کا نام لیتا ہے (آخر کار) ہم ہی اس کے وارث ہوں گے اور یہ ہمارے پاس تنہا

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ۝ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ
اور مشرکوں نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے معبود (اس امید سے) بنا رکھے ہیں کہ (قیامت میں) ان کے (حامی) مددگار ہوں۔ ہرگز نہیں معبودان

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ
ان کی عبادت کا انکار کریں گے اور اُلٹے ان کے دشمن ہو جائیں گے (اے پیغمبر) کیا تم نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے شیطانوں کو

عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ
کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ اُن کو اکساتے رہتے ہیں تو (اے پیغمبر) تم ان (کافروں) پر (نزولِ عذاب کی) جلدی نہ کرو ہم ان کے لیے روز قیامت

عَدًّا ۝ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ۝ وَنَسُوقُ
جبکہ ہم پرہیزگاروں کو (خدائے) رحمٰن کے (یعنی اپنے) حضور میں مہمانوں کی طرح جمع کریں گے اور

ف نیکی ایک تو یہ کہ مثلاً بھوکے کو کھانا کھلا دیا ننگے کو کپڑا پہنا دیا تو یہ نیکی پایدار نہیں کہلاتی پایدار نیکی مثلاً پل مسجد چاہ و مہمان سرائے یا ہمارے زمانے کی ضرورت کے مطابق کتب مدرسے اور دار العلوم جن میں تعلیم پاکر آدمی دنیا اور دین دونوں کے کام کا ہو۔ انجام سے مراد عمل کرنے والے کا انجام لو تو بھی ہو سکتا ہے یا خود عمل کا انجام لو تو اُس سے مراد ہو وہ منفعت جو دیر تک لوگوں کو پہنچا کرے گی ۱۲

ف خباب صحابی لوہار تھے عاص بن وائل کافر نے اُن سے تلوار بنوائی اور دام دینے خباب نے تقاضا کیا عاص نے کہا جب تک تم اسلام سے انحراف کرو میں تم کو ایک کوڑی دوں گا خباب نے کہا یہ ناممکن ہے تو مجھ سے ہونے کی نہیں اور اگر تم مر کر بھی جیئے تاہم تب کفر کرنے والا نہیں عاص نے کہا مر کر جیوں گا تو تم مسلمانوں کے عقیدے کے موافق وہاں بھی دنیا کا ساز و سامان سب کچھ ہوگا اُس وقت میں تمہارے دام چکا دوں گا چنانچہ عاص کے خیال غلط کی تردید میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اسی کے قریب قریب ایک حکایت لوگ بیان کرتے ہیں ایک



الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

گنہگاروں کو پیاسے (اونٹوں کی طرح) جہنم کی طرف ہانک لیجائیں گے (وہاں لوگ کسی کی) سفارش (کرنے) کا اختیار نہ رکھیں گے ہاں جس نے

عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۝ لَّقَدْ جِئْتُمْ

(خدائے) رحمٰن سے وعدہ لیا ہو (وہ وعدہ اس کی) شفیع ہوگا) ف اور (بعض لوگ) قائل ہیں کہ (خدائے) رحمٰن بیٹا رکھتا ہے (اے پیغمبر ان سے کہو کہ یہ) تم

شَيْئًا إِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ

بڑی سخت بات (اپنی طرف سے گھڑ کر) لائے۔ جس (کی وجہ) سے (عجب نہیں) آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنبَغِي

اور پہاڑ ریزے ریزے ہو کر گر پڑیں۔ کہ لوگوں نے (خدائے) رحمٰن کے لیے بیٹا قرار دیا حالانکہ (خدائے)

لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ۝ إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

رحمٰن کو شایاں ہی نہیں کہ (وہ کسی کو اپنا) بیٹا بنائے جتنی مخلوقات آسمان و زمین میں ہیں سبھی تو (قیامت کے دن خدائے)

إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ۝ لَّقَدْ أَحْصَاهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ

رحمٰن کے آگے (اس کے) غلام بن کر حاضر ہوں گے۔ خدا نے ان کو (اپنی قدرت کے احاطے میں) گھیر رکھا ہے اور ان (سب) کو گن (بھی) رکھا ہے

آتِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرْدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

قیامت کے دن اکیلے (اکیلے) اس کے حضور میں حاضر ہوں گے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا ۝ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ

(خدائے) رحمٰن عنقریب ان کی محبت (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کر دے گا ف تو (اے پیغمبر) ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان (عربی) میں اس

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا

لیے آسان کیا ہے کہ تم اس کے ذریعے سے (دونوں جہان کے) پرہیزگاروں کو خوشخبری سناؤ اور (نیز) اس کے ذریعے سے (خاص کر عرب کے) اکثر لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ

قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا

ان سے پہلے ہم کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں بھلا اب تم ان میں سے کسی کو (کہیں) بھی دیکھتے یا ان کی بھنک (بھی) سنتے ہو ف

سورة طه مكية ... بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ... وهي مائة وخمس وثلاثون آية وثمان ركوعات

سورہ طٰہٰ مکے میں نازل ہوئی اور اس کی ... (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع

طه ۝ مَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ۝ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ۝

طٰہٰ (اے پیغمبر) ہم نے تم پر قرآن اس لیے تو نازل نہیں کیا کہ تم (اس کی وجہ سے) اس قدر مشقت اٹھاؤ ف (ہاں قرآن) صرف (ایک) نصیحت ہے

تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ۝ الرَّحْمَٰنُ عَلَى

(یہ) اس (خدا) کا اتارا ہوا (ہے) جس نے زمین اور اونچے (اونچے) آسمانوں کو پیدا کیا (اور) اسی کا ایک نام (ہے) رحمٰن

ف خدا سے وعدہ لینے کا مطلب یہ کہ خدا نے مومن نیک کردار سے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے اور یہ وعدہ قرآن میں جابجا مذکور ہے غرض ایسے شخص کی نجات اور مغفرت ہوگی

ف یعنی لوگ خود ان کے کردار شائستہ کے گرویدہ ہوں گے اور دیکھا بھی جاتا ہے کہ نیکوکار لوگوں کو سب عزیز رکھتے ہیں کسی کو نہیں ستاتے کہ کوئی ان کو ستائے اور ایک سنی صاحب تفسیر کبیر نے اور لکھے ہیں اور وہ بھی اپنی جگہ درست ہیں کہ خدائے رحمٰن (سامان) ان کے خاطر خواہ ان کے لیے مہیا کرے گا

ف پیغمبر صاحب کو تسلی دینی منظور ہے کہ اگر عرب کے اکثر لوگ تم کو ستاتے ہیں تو صبر کرو ان سے بڑھ کر اکثر لوگ ہو گزرے ہیں اب ان کا کہیں نام و نشان بھی باقی نہیں اسی طرح یہ لوگ بھی ایک دن گزرے ہو جائیں گے ١٢

ف پیغمبر صاحب پیغمبر ہوتے ہی اپنے نفس پر بڑی مشقت اٹھاتے تھے راتوں کو نماز میں کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج سوج جاتے تھے پھر سارا سارا دن لوگوں کو سمجھانے اور وعظ کرنے میں گزر جاتا تھا اور مسلمانوں کو کافروں کی ایذا دہی سے بچانا ہے خود بڑا کام تھا غرض منصب نبوت کی شرائط کا ادا کرنا آسان کام نہ تھا اور پیغمبر صاحب خدمت رسالت کے بجالانے میں اس قدر زحمت اٹھاتے تھے جس سے خوف تھا کہ ان کی تندرستی میں خلل واقع ہوگا اس لیے خدا نے بہ نظر مزید عنایت ان کو زحمت شاقہ سے ...

الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

(جو) عرش (بریں) پر براج رہا ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ (آسمان و زمین) دونوں کے بیچ میں ہے

وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝

اور جو کچھ (کرۂ) خاک کے نیچے ہے۔ اور (اے مخاطب) اگر تو پکار کر بات کہے تو وہ (تیرے پکارنے کا محتاج نہیں کیونکہ وہ) آہستہ اور (آہستہ سے) زیادہ مخفی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۝ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ

(وہی) اللہ (ہے کہ) اس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اچھے نام اسی کے ہیں ف۱ اور (اے پیغمبر) بھلا تم کو موسیٰ کی حکایت بھی پہنچی ہے

مُوْسٰى ۝ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ

کہ جب ان کو (دور سے) آگ دکھائی دی تو انہوں نے اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ (ذرا) ٹھیرو مجھکو (ایک) آگ (سی) دکھائی دی ہے

اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ

(میں وہاں جاؤں تو) عجب نہیں اس (آگ) سے تمہارے لیئے (ایک) چنگاری لے آؤں یا آگ (کے الاؤ) پر راہ کا پتہ معلوم کروں ف۲ پھر جب موسیٰ

يٰمُوْسٰى ۝ اِنِّىْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

کہ موسیٰ! (یہ تو) ہم ہیں تمہارے پروردگار تو اپنی جوتیاں اتار ڈالو (کیونکہ اس وقت) تم طویٰ (نام) کے میدان پاک میں ہو

طُوًى ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ

اور ہم نے تم کو (پیغمبری کے لیئے) منتخب فرمایا ہے تو جو کچھ (تم کو) ارشاد کیا جاتا ہے اس کو کان لگا کر سنو کہ ہم ہی اللہ ہیں ہمارے سوا کوئی معبود

اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

تو ہماری ہی عبادت کیا کرو اور ہماری یاد کے لیئے نماز پڑھا کرو (کیونکہ) قیامت (ضرور) آنے والی ہے (اور)

اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا تَسْعٰى ۝ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ

ہم اس (کے وقت) کو (لوگوں سے) پوشیدہ رکھنے کو ہیں تاکہ ہر شخص (قیامت کے ڈر سے نیک کام کرنے کی کوشش کرے اور قیامت میں اس کو

لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝

قیامت کا یقین نہیں رکھتا اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے تم کو قیامت (کے فکر) سے باز رکھے کہ (ایسا کرو گے تو) تم تباہ ہو جاؤ گے اور موسیٰ

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰي غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا

عرض کیا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر (درختوں کے) پتے جھاڑتا ہوں اور اس (لاٹھی) میں میرے

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝

اور بھی اغراض ہیں فرمایا موسیٰ! اس (لاٹھی) کو (زمین میں) ڈال دو چنانچہ موسیٰ نے لاٹھی ڈال دی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ سانپ ہے (اور) دوڑ رہا ہے

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۪ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ وَاضْمُمْ

فرمایا اس کو پکڑ لو اور ڈرو مت ہم ابھی دم کے دم میں اس کی پھر وہی پہلی حالت کر دیں گے اور

منزل ٤

ف۱ یعنی اصلی خوبی اور اچھائی اسی کے ناموں کی ہے اس کا مطلب ہمارے ملک کے فقیروں کی صدائے ملتا ہوا ہے "اللہ کا نام سچا سب جھوٹا ہے حق" اور واقع میں جب خدا کے سوا سب چیزیں فانی ہیں تو ان کے نام بھی جھوٹے ہیں اس لیئے کہ مسمیٰ موجود نہیں۔

ف۲ حضرت موسیٰ نے مصر میں ایک قبطی کو مار ڈالا تھا اس طرح پر کہ موسیٰ کی قوم کا ایک آدمی اور یہ قبطی دونوں لڑ رہے تھے موسیٰ نے اپنی قوم کے آدمی کی مدد کی اور قبطی کو ایک مکّا مار دیا اتفاق سے وہ مر گیا موسیٰ مارے ڈر کے مدین بھاگ گئے وہاں شعیب علیہ السلام نے اپنی بکریاں چرانے پر رکھ لیا اور انہی کی بیٹی سے ان کا نکاح ہو گیا دس برس ہوئے سسرال میں رہے پھر اپنی ماں بہن سے ملنے کا شوق ہوا تو بی بی کو لے کر مدین سے روانہ ہوئے جاڑے کا موسم اندھیری رات رستہ بھول گئے دور سے نظر آئی آگ لیکن وہ آگ نہ تھی خدا کا نور تھا یہی حال ان آیتوں میں مذکور ہے۔

يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ آيَةً أُخْرَىٰ ۝

اپنے ہاتھ کو سکیڑ کر اپنی بغل میں رکھ لو (اور پھر نکالو) تو وہ بدون اس کے کسی طرح کا روگ ہو سفید (براق) نکلے گا (اور یہ) دوسرا (معجزہ ہے)

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ۝ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝ قَالَ

(یہ دو نشانیاں اس لئے ہیں) تاکہ ہم (آگے چل کر) تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں (اچھا تو) فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش ہو رہا ہے (موسیٰ نے) کہا

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ

کہ اے میرے پروردگار میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر اور میری زبان (میں جو لکنت ہے اس) کی گرہ (جو پڑی ہوئی ہے اس) کو کھول دے

لِسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي ۝ هَارُونَ

تاکہ لوگ میری بات (اچھی طرح) سمجھیں اور میرے کنبے والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا بوجھ بٹانے والا بنا کر

أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ

اس سے میری ڈھارس بندھا اور میرے کام میں اس کو شریک کر تاکہ ہم دونوں (یک دل ہو کر) کثرت سے تیری تسبیح (و تقدیس) کریں

كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ۝ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ۝ قَالَ قَدْ

اور کثرت سے تیری یاد گاری میں لگے رہیں (کیونکہ) تو ہمارے حال کو خوب دیکھ رہا ہے ف۱ فرمایا

أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ۝ إِذْ

موسیٰ! تمہاری (سب) درخواستیں منظور اور ہم تم پر ایک بار اور بھی احسان کر چکے ہیں جب

أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ۝ أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ

ہم نے تمہاری ماں کی طرف وہ وحی بھیجی جس کا حال (تم کو اب) وحی کے ذریعے سے بتایا جاتا ہے کہ موسیٰ کو صندوق میں رکھ کر اس (صندوق) کو

فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِي وَعَدُوٌّ لَهُ ۚ

دریا میں ڈال دو اور دریا صندوق کو کنارے پر دھکیل دے گا آخر کار موسیٰ کو ہمارا دشمن اور (نیز) موسیٰ کا دشمن (یعنی فرعون) لے لے گا

وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ۝ إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ

اور (اے موسیٰ) ہم نے تم پر اپنی طرف سے محبت (کا پرتو) ڈال (کر تمہاری صورت پیاری پیاری بنا) دی (کہ جو تم کو دیکھتا محبت کرنے لگتا) اور (اس لئے) کہ ... اور جب تمہاری بہن

فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَنْ يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ

(اپنی ہی دُھن میں فرعون کے لوگوں سے) کہتی چلی جا رہی تھی کہ (کہو تو) میں تم کو ایک ایسی دایہ بتا دوں جو اس کی (اچھی طرح) پالے اور (اس پھیر سے) ہم نے تم کو پھر تمہاری ماں کے پاس لا پہنچایا تاکہ

عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ

اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور (تمہاری جدائی کا) رنج نہ کرے ف۲ اور (موسیٰ) تم نے ایک شخص (قبطی) کو مار ڈالا تھا اور اپنی جان کے ڈر سے تم بہت غمگین ہوئے

فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ

خوب ٹھوک بجا کر آزمایا ف۳ پھر تم کئی برس مدین کے لوگوں میں رہا کئے (آخر کار) اے موسیٰ تم (ٹھیک) اپنے وقت پر (ہمارے حضور میں) آ پہنچے

ف۱ یعنی تجھکو خوب معلوم ہے کہ ہمکو مددگار درکار ہے اور اللہ اس کے بیسوزوں میں ۔

ف۲ جن دنوں فرعون کی طرف سے وہ شور اٹھا ہوا تھا کہ بنی اسرائیل کے لڑکوں کو مار ڈالا جائے اسی شورش میں موسیٰ پیدا ہوئے ان کی والدہ نے الہام ربانی کے مطابق ان کو صندوق میں رکھ دریا کے سپرد کر دیا اور بہاؤ پانس کی ایک نہر فرعون کے محل میں جا نکلی غرض خدا کی قدرت سے صندوق بہتا بہتا محل میں نکلا موسیٰ صندوق سے نکالے گئے ان کے دودھ پلانے کو کسی عورت کی چھاتی منہ میں نہ لی آخر ان کی بہن نے بے غرضانہ طور پر دایہ گری کے منزل پہنچی اپنی ماں کی تقریب کی اور موسیٰ ماں کے حوالے کئے گئے ۱۲

ف۳ ٹھوک بجا کر آزمانے میں ان واقعات کی طرف اشارہ ہے جو قرآن میں دوسرے مقامات پر مذکور ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کو بے سر و سامان اکیلے بھاگنا پڑا راہ سے آشنا نہ تھے اور زاد راہ پاس تھا آخر کار مدین کی بستی کے باہر پہنچے وہاں کچھ لوگ پانی بھر رہے تھے اور حضرت شعیب کی بیٹیاں بھی اپنے جانوروں کو پانی پلانے لائی تھیں آخر موسیٰ نے ان کے لئے پانی کھینچ دیا اور یوں موسیٰ علیہ السلام شعیب علیہ السلام تک پہنچے اور ان کے ہاں بکریاں چرانے پر ماموری ہوئے اور ان کی ایک بیٹی سے موسیٰ کا عقد بھی ہو گیا ۱۲

ف۴ اس سے مراد وہ عمر ہے جب کہ اکثر پیغمبروں کو پیغمبری ملی ہے یعنی چالیس برس ۱۲

يٰمُوسٰى ۝ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ۝ اِذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِاٰيٰتِي

اور ہم نے تم کو اپنے (خاص کام پیغمبری کے) لیے تیار کیا ہے (تو) تم اور تمہارے بھائی (ہارون دونوں) ہمارے معجزے لے کر جاؤ

وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ۝ اِذْهَبَآ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُولَا لَهٗ

اور ہماری یادگاری میں سستی نہ کرنا - دونوں فرعون پاس جاؤ وہ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے - پھر (اس پاس جاکر) اس سے

قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشٰى ۝ قَالَا رَبَّنَآ إِنَّنَا نَخَافُ أَنْ يَّفْرُطَ

نرمی سے بات کرو شاید وہ سمجھ جائے یا (ہمارے عتاب سے) ڈرے - دونوں (بھائیوں) نے عرض کیا کہ اے ہمارے پروردگار ہم اس (بات) سے ڈرتے ہیں

عَلَيْنَآ أَوْ أَنْ يَّطْغٰى ۝ قَالَ لَا تَخَافَآ إِنَّنِي مَعَكُمَآ أَسْمَعُ وَأَرٰى ۝

یا (اور زیادہ) سرکشی (نہ) کرنے لگے — فرمایا ڈرو مت — ہم تمہارے ساتھ (ہیں اور سب کچھ) سنتے اور دیکھتے ہیں

فَأْتِيٰهُ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۥ وَ

غرض اس کے پاس جاؤ اور (جاکر) کہو کہ ہم دونوں آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں **ف۱** تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کیجیے اور

لَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۖ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ

ان کو (کسی طرح کی) ایذا نہ دیجیے ہم آپ کے پروردگار کے پاس سے معجزہ لے کر آئے ہیں اور سلامتی اسی کے لیے ہے جو راہِ راست کی پیروی کرے

الْهُدٰى ۝ إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَآ أَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝

ہم پر (خدا کی طرف سے یہ) وحی نازل ہوئی ہے کہ عذاب (الٰہی) اسی پر (نازل ہوگا) جو (خدا کی آیتوں کو) جھٹلائے اور (اس کے حکم سے) سرتابی کرے

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوسٰى ۝ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيٓ أَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ

(فرعون نے ازراہِ تکبر) پوچھا موسیٰ! تم دونوں (بھائیوں) کا پروردگار کون ہے (موسیٰ نے) کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر مخلوق کو اس کی (خاص طرح کی) بناوٹ

ثُمَّ هَدٰى ۝ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُونِ الْأُولٰى ۝ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ

بخشی پھر اس کو (ان اغراض خاص کے پورا کرنے کی) راہ دکھائی (جن کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے) **ف۲** (فرعون نے) پوچھا کہ بھلا اگلے (زمانے کے) لوگوں کا کیا حال ہوا

رَبِّي فِي كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

میرے پروردگار کے یہاں کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے میرا پروردگار نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے **ف۳** اسی نے تم لوگوں کے لیے زمین کا فرش بنایا

مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۖ فَأَخْرَجْنَا

اور تم لوگوں کے (چلنے کے) لیے زمین میں رستے نکالے اور آسمان سے پانی برسایا — پھر ہم ہی نے

بِهٖٓ أَزْوٰجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعٰمَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ

پانی کے ذریعے سے طرح طرح کی مختلف روئیدگیاں (زمین سے) نکالیں (تاکہ ان چیزوں کو تم بھی) کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو (بھی) چراؤ کچھ شک نہیں کہ ان

لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي النُّهٰى ۝ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا

عقل والوں کے لیے (قدرتِ خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں (لوگو!) اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور (مرے پیچھے) اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے

ف۱ چونکہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو خدا نے فرعون کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرنے کا حکم دیا ہم نے اس نرمی کو ترجمے میں اس طرح پر نباہا ہے کہ فرعون کی سلطنت کے لحاظ سے تعظیمی الفاظ فرعون کی نسبت استعمال کیے ۱۲

ف۲ مطلب یہ ہے کہ مخلوقات کی مختلف طرح کی حالتیں ہیں اور جیسی جس کی حالت ہے وہ شروع سے اس کی تکمیل کرنے لگتا ہے آدمی کا بچہ دودھ پیتا پھر غذا پر لگا - چلنا سیکھتا - پرندوں کے بچے اڑنا شروع کر دیتے مچھلیوں کے بچے تیرنا - علیٰ ہذا القیاس کچھ لوگ جنت کے لیے پیدا کیے گئے وہ نیک عمل کر چلتے ہیں کچھ دوزخ کے لیے وہ کفر اور شرک کرنے لگتے ہیں ۱۲

ف۳ موسیٰ علیہ السلام کے جواب کا مطلب غالباً یہ ہے تم کو کیا پڑی اپنی نبیڑ تو ۱۲

منزل ۴

ع ۲ / ۱۱



نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَأَبَىٰ ۝

(قیامت کے دن) تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے ف۱ اور ہم نے فرعون کو اپنی سبھی نشانیاں تو دکھائیں اس پر بھی وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا

قَالَ أَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ أَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ فَلَنَأْتِيَنَّكَ

(اور آخر الامر یہ) کہا کہ موسیٰ کیا تو ہمارے پاس اس لیے (پیغمبر بن کر) آیا ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے ہم کو ہمارے ملک سے نکال دے (بھلا) تو ہم بھی ایسا ہی

بِسِحْرٍ مِثْلِهِ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَا نُخْلِفُهُ نَحْنُ وَ

جادو تیرے سامنے لا موجود کریں گے تو ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر کہ نہ ہم اس کے خلاف کریں اور

لَا أَنْتَ مَكَانًا سُوًى ۝ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّينَةِ وَأَنْ يُحْشَرَ

نہ تو (ہمارا تیرا مقابلہ) کھلے میدان میں (رہو) - موسیٰ نے کہا کہ (ہمارا) تمہارا وعدہ (عام) آراستگی کے دن ف۲ اور یہ کہ

النَّاسُ ضُحًى ۝ فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهُ ثُمَّ أَتَىٰ ۝ قَالَ لَهُمْ

لوگ دن چڑھے جمع ہوں ف۳ یہ سن کر فرعون (اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اس نے اپنے ہتھکنڈے (یعنی جادو کے اوزار) جمع کیے پھر (وقت مقرر پر)

مُوسَىٰ وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَ

موسیٰ نے فرعونیوں (کا جادو دیکھ کر ان) سے کہا کہ (کیوں) تمہاری شامت آئی ہے خدا پر (جادو کی) جھوٹی تہمت نہ لگاؤ ورنہ وہ (تم پر کوئی) عذاب (نازل کر کے)

قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرَىٰ ۝ فَتَنَازَعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَأَسَرُّوا

جس نے خدا پر جھوٹی تہمت لگائی وہ تحقیق برباد ہو لیا ف۴ اس پر لوگ اپنے (اس) امر کی بابت آپس میں بحث اور چپکے چپکے

النَّجْوَىٰ ۝ قَالُوا إِنْ هَٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ

سرگوشیاں کرنے (آخر سب نے (بالاتفاق یہ) کہا کہ ہو نہ ہو یہ دونوں بھائی جادوگر ہیں (اور یہی) چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم کو

بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ۝ فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ

اور تمہارے عمدہ مذہب کو معدوم کر دیں تو تم بھی اپنی کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو اور

ائْتُوا صَفًّا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ ۝ قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَنْ

پرے کا پرا بن کر (ان کے مقابلے میں) آؤ اور جو آج زور پر رہا وہی بازی لے گیا (آخر جادوگروں نے) کہا کہ موسیٰ! یا تو یہ ہو

تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَىٰ ۝ قَالَ بَلْ أَلْقُوا فَإِذَا حِبَالُهُمْ

کہ تو (اپنی لاٹھی میدان میں) ڈال اور یا یہ ہو کہ ہم پہلے ڈالنے والے بنیں (موسیٰ نے) کہا نہیں تم ہی ڈال چلو (چنانچہ انہوں نے اپنے کرتب کیے) تو

وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ ۝ فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ

اور لاٹھیاں (سانپ بن بن کر ادھر ادھر) دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ اپنے جی ہی جی میں ڈرے

خِيفَةً مُوسَىٰ ۝ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ۝ وَأَلْقِ مَا فِي

ہم نے فرمایا موسیٰ! (ڈرو مت) کچھ شک نہیں کہ تم ہی زور پر رہو گے اور تمہارے داہنے ہاتھ میں جو (لاٹھی) ہے اس کو (میدان میں) ڈال دو

ف۱ اگر آدمی کی پیدائش کا سلسلہ خلق آدم سے لو تو سب آدمیوں کو خدا نے زمین سے پیدا کیا اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا تو الد و تناسل کے قاعدے سے نہیں پیدا ہوئے اور یوں بھی جب سے توالد و تناسل کا قاعدہ جاری ہے آدمی بنتا ہے نطفے سے نطفہ غذا سے غذا زمین سے اب مرنے پیچھے زمین میں لوٹایا جاتا تو جو لوگ دفن کیے جاتے ہیں ان کا لوٹایا جانا تو ظاہر ہے اور جو لوگ جلائے جاتے یا دریا میں بہائے جاتے ہیں تو بھی آخر کار ہر پھر کر وہ بھی ہیں ملتے ہیں اب آخری بات ہے قیامت کے دن مٹی سے مردوں کا نکال کھڑا کرنا تو جو خدا پیدا کرنے اور مارنے پر قادر ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۱۲ ف۲ عام آراستگی کے دن سے مراد عید کا دن یا میلے کا دن ہوگا یا شاید فرعون کی سالگرہ کا جشن کہ اس روز لوگ بن سنور کر خوشیاں مناتے اور اپنے مکانات اور دکانیں آراستہ کرتے ہوں گے اور سب کی فرصت کا دن ہوتا ہوگا ۱۲ ف۳ دن چڑھے کی قید اس لیے لگائی کہ بعض لوگ دیر کر سوتے اٹھتے

سلہ سالگرہ یعنی تہوار ۱۲



يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ

کر (ان) جادوگروں نے جو (ڈھونگ) بنا کھڑا کیا ہے (ایک دم سے) سب کو ہڑپ کر جائے (کیونکہ) جو ڈھونگ انہوں نے بنا کھڑا کیا ہے (یہ سب) جادوگر

حَيْثُ اَتٰى ۝ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ

(غرض موسیٰ کی لاٹھی نے اژدہا بن کر جادوگروں کے سنپولیوں کو ہڑپ کر لیا) تو (یہ دیکھ کر) جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور) لگے کہنے کہ ہم ہارون اور موسیٰ

مُوْسٰى ۝ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ

(فرعون نے) کہا کیا اس سے پہلے کہ ہم تم کو اجازت دیں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو نہ ہو یہ تمہارا بڑا (گرو) ہے

الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

جس نے تم کو جادو سکھایا ہے تو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پیر الٹے (سیدھے) کاٹ ڈالوں ف

وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ

اور تم کو کھجور کے تنوں پر سولی چڑھاؤں تو سہی اور (اب) تم کو (اچھی طرح) معلوم ہو جائے گا کہ ہم (دو فریقوں) میں کس کی مار زیادہ سخت اور

اَبْقٰى ۝ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا

دیرپا ہے (جادوگر) بولے کہ کھلے کھلے معجزے جو ہمارے سامنے آئے ان پر اور جس (خدا) نے ہم کو پیدا کیا ہے اس پر تو ہم تجھ کو کسی طرح ترجیح دینے

فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اِنَّآ اٰمَنَّا

تو جو تو کرنے والا ہے کر گزر تو دنیا کی اسی زندگی پر حکم چلا سکتا ہے (کہ ہم کو عذاب دے یا بہت کرے تو جان سے مروا دے) اور بس۔ ہم

بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ

اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں تاکہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور (خاص کر) جادو (کے گناہ) کو جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا اور اللہ کی

وَّاَبْقٰى ۝ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

اور زیادہ دیرپا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جو شخص (جرم کفر کا) مجرم ہو کر اپنے پروردگار کے روبرو حاضر ہوگا اس کے لیے دوزخ ہے جس میں تو وہ مرے ہی گا

وَلَا يَحْيٰى ۝ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ

اور نہ زندہ ہی رہے گا (یعنی پڑا سسکے گا) اور جو باایمان خدا کے حضور میں حاضر ہوگا (اور) اس نے نیک عمل (بھی) کیے ہوں گے تو یہی لوگ ہیں جن کے

الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

بڑے درجے ہوں گے (یعنی) رہنے کے باغ جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے

فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى ٥

اور جو شخص (لوث گناہ و کفر سے) پاک رہے اس کا یہی صلہ ہے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ

کہ ہمارے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات (مصر سے) نکال لے جاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) ان کے لیے سوکھی سڑک بنا دو (کہ کسی کا

ف یہی مضمون پارہ ۹ ۔ رکوع ۴ میں بھی آیا ہے اور وہاں ہم نے یہ حاشیہ لکھا ہے کہ الٹے سیدھے ہاتھ پاؤں کاٹنے سے یہ مراد ہے کہ مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں کہ اس سے سارا دھڑ بے کار ہو جاتا ہے ۱۲

منزل ۴

الثلثة

ع ۱۳ الثلثة



دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ○ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

(پکڑنے) تعاقب کا خوف ہوگا اور نہ (ڈوبنے سے) ڈرو گے پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ (بنی اسرائیل کا) پیچھا کیا پھر دریا کا جیسا کچھ (ریلا) ان پر آیا سو آیا

مَا غَشِيَهُمْ ○ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ○ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہی میں ڈالا اور سیدھا رستہ نہ دکھایا (جس کا انجام یہ ہوا) اے بنی اسرائیل

قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ

ہم نے تم کو تمہارے دشمن (فرعون) سے نجات دی اور تم سے (کوہ) طور کی داہنی طرف کا وعدہ کیا ف۱

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ○ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا ف۲ (اور فرمایا کہ یہ) عمدہ روزی جو ہم نے تم کو دی ہے کھاؤ

وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ

اور (ہمارے حکم سے) اس کے بارے میں (سرمو) تجاوز نہ کرنا (کہ کل کے لیے ذخیرہ کرنے لگو) اگر ایسا کرو گے تو تم پر ہمارا غضب نازل ہوگا اور جس پر

فَقَدْ هَوٰى ○ وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ

(نازل ہوا) وہ (جہنم کے) گڑھے میں جا گرا اور جو شخص (گناہوں سے) توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کرے (اور) پھر

اهْتَدٰى ○ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ○ قَالَ هُمْ اُولَآءِ

راہ راست پر (قائم بھی) رہے تو ہم اس کے گناہ (بھی) بڑے بخشنے والے ہیں۔ اور (جب موسیٰ تورات لینے آگے بڑھ آئے تو ہم نے پوچھا کہ) اے موسیٰ

عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ○ قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا

میرے پیچھے (ہی پیچھے) چلے آ رہے ہیں) اور اے میرے پروردگار میں جلدی کر کے تیری طرف اس لیے (آگے) آیا ہوں کہ تو (مجھ سے) خوش ہو۔ فرمایا کہ ہم نے تمہارے پیچھے

قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ○ فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى

تمہاری قوم کو (ایک) بلا میں مبتلا کر دیا ہے اور (وہ یہ کہ) ان کو سامری نے گمراہ کر دیا ہے تو موسیٰ

قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا

غصے (اور) افسوس کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے (اور) کہنے لگے کہ بھائیو! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے عمدہ (کتاب یعنی تورات)

حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ

تو کیا تم کو (اس کے) عہد کی مدت (بڑی) لمبی معلوم ہوئی یا تم نے چاہا کہ تم پر

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ ○ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

تمہارے پروردگار کا غضب نازل ہو اور (اس سبب سے) تم نے اس عہد کے خلاف کیا جو (خدائے واحد کی پرستش کا) مجھ سے کر چکے تھے (وہ) کہنے لگے

بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

بلکہ (ہم کو یہ معاملہ پیش آیا کہ قبطیوں کی) قوم کے زیوروں کا بوجھ (جو ہم سے لیے تھے) ہم پر لادا گیا تھا (سامری کے کہنے سے) ہم نے اس کو آگ میں

ف۱ طور کے داہنی طرف کے وعدے سے یہ مراد ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدا نے حکم دیا تھا کہ اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کر کے کوہ طور کی داہنی طرف آن کھڑے ہوں تا کہ ہم تم کو تورات دیں

منزل ۴

ف۲ من اور سلویٰ کی تحقیق پارہ اول رکوع ۶ میں گزر چکی اس کا حاشیہ دیکھ لو

أَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا

سامری نے بھی (اپنے پاس کا زیور) لا ڈالا پھر (سامری ہی نے) لوگوں کے لیے (اُس کا) ایک بچھڑا (بنا کر) نکال کھڑا کیا (یعنی بچھڑے کا بت جس کی آواز (بھی)

هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ۝ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ

کہ یہی تو تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود (بھی یہی تھا) اور وہ بھول (کر کوہ طور پر چلا) گیا ہے ف کیا ان لوگوں کو اتنی بات بھی نہیں سوجھتی تھی کہ

قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۝ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ

اور نہ ان کے کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ کسی نفع کا۔ اور ہارون نے (بچھڑے کی پرستش سے) پہلے ان سے کہا بھی

مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي

کہ بھائیو! یہ تو اس (بچھڑے) کے ذریعے سے تمہاری آزمائش کی جا رہی ہے ورنہ تمہارا پروردگار (خدائے) رحمٰن ہے تو میرے کہے پر چلو

وَأَطِيعُوا أَمْرِي ۝ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ

اور میری بات مانو (وہ) لگے کہنے جب تک موسیٰ لوٹ کر ہمارے پاس (نہ) آئیں ہم (تو) برابر اسی (بچھڑے کی پرستش) پر جمے بیٹھے رہیں گے

إِلَيْنَا مُوسَىٰ ۝ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ۝

(موسیٰ نے ہارون کی طرف خطاب کرکے) کہا کہ ہارون! جب تم نے ان کو دیکھا تھا کہ یہ لوگ گمراہ ہوگئے تو تم کو کیا وجہ مانع ہوئی

أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ۝ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي

کہ تم نے میری (ہدایت کی) پیروی نہ کی کیا تم نے میری حکم عدولی کی (وہ) بولے کہ اے میرے ماں جائے (بھائی) میری ڈاڑھی

وَلَا بِرَأْسِي ۖ إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

اور سر (کے بال) تو پکڑو نہیں میں اس (بات) سے ڈرا کہ (تم واپس آکر) کہیں یہ (نہ) کہنے لگو کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی

وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۝ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ۝ قَالَ بَصُرْتُ

اور میری بات کا پاس نہ کیا ف (اب موسیٰ نے سامری سے) پوچھا کہ سامری! تیرا کیا حال ہے (اس نے) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی

بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا

جو اوروں کو نہیں دکھائی دی (جبرئیل کو دیکھا کہ وہ گھوڑی پر سوار چلے جا رہے ہیں) تو میں نے (جبرئیل) فرشتے (کی گھوڑی) کے نقش قدم (کی مٹی)

وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ۝ قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ

(اور وہ بھائیں بھائیں کرنے لگا) اور (اس وقت) میرے دل نے مجھکو ایسی ہی صلاح دی (موسیٰ نے) کہا چل دور ہو اس (زندگی) میں تو تیری یہ سزا ہے

أَن تَقُولَ لَا مِسَاسَ ۖ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّن تُخْلَفَهُ ۖ وَانظُرْ

کہتا پھرے کہ دیکھو مجھے کوئی چھونہ جانا (ورنہ ہم دونوں کو تپ آجائے گی) اور (اس علاوہ) تیرے لیے (عذاب قیامت کا) ایک وعدہ اور بھی ہے جو کسی طرح

إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۖ لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنسِفَنَّهُ

اپنے (اس) معبود (یعنی بچھڑے) کی طرف دیکھ جس (کی پرستش) پر تو جما بیٹھا تھا اس کو ہم جلا کر (راکھ کر) دیں گے پھر اس (راکھ) کو

ف بنی اسرائیل میں عید کی تقریب تھی اور اسی حیلے سے وہ سب کے سب شہر چھوڑ کر باہر نکلے تھے اور اُن کے پاس قبطیوں کے کچھ زیور تھے بعض کہتے ہیں کہ قبطیوں نے امانت رکھوائے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے عید کے لیے مانگے لیے تھے بہرکیف ان کے پاس قبطیوں کے زیور تھے جن کو سامری کے بہکانے سے گلا کر بچھڑے کی شکل کا بت بنایا اور اُس کو لگے پوجنے ۱۲ ف اس بات کا ذکر قرآن کے ایک دوسرے مقام پر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام چلتے چلتے اپنے بھائی ہارون سے کہہ گئے تھے کہ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ یعنی میرے پیچھے خدمت نیابت بجا لاؤ اور لوگوں میں اصلاح کرتے رہو (کہ آپس میں جھگڑنے نہ پائیں) اور مفسد لوگوں کے رستے نہ چلو تو ہارون نے اس وصیت کی تعمیل یوں کی کہ بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی سے منع کیا آپ اُن الگ رہے جب انھوں نے نہ مانا خاموش ہو کر بیٹھ رہے اس خاموش ہو کر بیٹھ رہنے پر موسیٰ نے ہارون کو الزام دیا کہ تم شرط خدمت نیابت کیوں نہ بجا لائے یہ معنی ہیں اس عبارت کے کہ تم کو میری پیروی کرنے سے کون چیز مانع ہوئی موسیٰ علیہ السلام کا یہ مطلب تھا کہ جس طرح بن پڑتا بنی اسرائیل کو خدائے واحد کی پرستش پر مجبور کرتے ہارون علیہ السلام نے اصلاح فیما بین کی وصیت یاد دلا کر عذر کیا ۱۲

منزل ۴

ق

فِي الْيَمِّ نَسْفًا ۝ إِنَّمَا إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ وَسِعَ

دریا میں بکھیر (کر بہا) دیں گے۔ (لوگو!) تمہارا (اصل) معبود بس اللہ ہی جس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں (اور)

كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ

اس کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے۔ (اے پیغمبر) اسی طرح ہم واقعات گزشتہ کے حالات تم کو سناتے ہیں

وَقَدْ آتَيْنَاكَ مِنْ لَدُنَّا ذِكْرًا ۝ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ

اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے قرآن عطا فرمایا ف۱ جن لوگوں نے اس سے منہ پھیرا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وِزْرًا ۝ خَالِدِينَ فِيهِ ۖ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن وہ (اعمال بد کا) ایک (بھاری) بوجھ (اپنے سر پر) لائے ہوں گے (اور) اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے اور کیا ہی برا بوجھ ہے جو یہ لوگ

حِمْلًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ ۚ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝

اٹھائے ہوں گے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا اور ہم اس دن گنہگاروں کو (اپنے حضور میں) جمع کریں گے (اور) ان کی آنکھیں (مارے خوف کے کرنجی)

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ

آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے کہ دنیا میں تم لوگ (بہت) ٹھیرے ہوگے (تو) بس دس دن جیسی جیسی باتیں (یہ لوگ اس دن) کریں گے

إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝ وَيَسْأَلُونَكَ

کہ جو ان میں (سب سے) زیادہ رو براہ ہوگا ف۲ وہ کہے گا نہیں (جی) تم (دنیا میں بہت) ٹھیرے ہوگے (تو) بس ایک دن اور (اے پیغمبر لوگ) تم سے

عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ۝ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ۝

پہاڑوں کی نسبت دریافت کرتے ہیں (کہ قیامت کے دن) ان کا کیا حال ہوگا تو (تم ان سے) کہو کہ میرا پروردگار ان کو دھول کر کے چاروں

لَا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ

کہ جس میں (اے مخاطب) تو نہ تو کہیں موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ (نیچ) اس دن بے اینچ کے بلانے والے (یعنی صور پھونکنے والے کی آواز) سے لوگ ادھر ادھر

لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝ يَوْمَئِذٍ

اور (مارے خوف کے خدائے) رحمن کے آگے (سب کی) آوازیں بیٹھ جائیں گی پس (اے مخاطب) کھسر پھسر کے سوا تو کچھ اور نہ سنے گا۔ اس دن

لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝

(کسی کی) سفارش کام نہ آئے گی مگر جس کو (خدائے) رحمن اجازت دے اور اس کا بولنا پسند فرمائے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝ وَ

جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور لوگوں کا علم اس پر حاوی نہیں ہو سکتا اور

عَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ ۖ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَنْ

(قیامت کے دن خدائے) زندہ (و) پائندہ کے روبرو (سب کے) منہ جھکے ہوئے ہوں گے اور (اس دن) جو شخص کسی طرح کے ظلم کا بوجھ (گردن پر) لاد کر لائے گا

ف۱ قرآن مجید کی عبارت میں لفظ ذکر ہے جس کے معنے ہیں نصیحت یاد دہانی۔ اور چونکہ قرآن مجید میں یہ دونوں صفتیں ہیں ہم نے ذکر کا ترجمہ قرآن کر دیا ہے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ اس کی اٹکل دنیا میں اور بہ منزل کی نسبت زیادہ تر قرین قیاس ہوا کرتی تھی ۱۲ ف۳ قرآن میں دوسری جگہ فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم سب سے بڑا ظلم تو یہ ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک گردانا جائے ۱۲

ع ۵ (۱۵) ۱۴

۱ آہستہ آہستہ بات کرنے کو اردو کے ٹھیٹ محاورے میں کھسر پھسر کہتے ہیں ۱۲



يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝ وَ

(دنیا میں) نیک عمل کرے گا اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا تو اس کو نہ (کسی طرح کی) بے انصافی کا خوف ہوگا اور نہ (کسی طرح کی) حق تلفی کا

كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ

(جیسی کہ قرآن کی حالت موجودہ ہے) ایسا ہی ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن اتارا ہے اور اس میں طرح طرح پر ڈراوے سنا دیئے ہیں تاکہ لوگ

يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ

پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعے سے ان (کے دلوں) میں غور (اور فکر) پیدا ہو پس اللہ عالی شان (اور دونوں جہان کا) حقیقی بادشاہ

بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا

وحی کے تمام ہونے سے پہلے قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کرو اور دعا کرتے رہو کہ اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم نصیب کر

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ وَ

اور ہم نے (اگلے زمانے میں) آدم سے (درخت گندم کے نہ کھانے کا) ایک عہد (و پیمان) لیا تھا تو آدم (اس کو) بھول گئے اور ہم نے ان کا ارادہ

اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى ۝

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو سب ہی نے سجدہ کیا مگر ابلیس کہ اس نے انکار کیا

فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ

تو ہم نے (آدم سے) کہا کہ آدم یہ (ابلیس) تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن ہے تو ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو

الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۝ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۝ وَاَنَّكَ

بہشت سے نکلوا باہر کرے اور تمہاری شامت آ جائے (اور) یہاں (بہشت میں) تو تم کو ایسے مزے ہیں کہ نہ تم بھوکے رہتے ہو اور ننگے رہتے

لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۝ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ

یہاں تم پیاسے ہوتے ہو اور نہ دھوپ میں رہتے ہو پھر شیطان نے آدم کو پھسلایا (اور ان سے) کہا

يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ فَاَكَلَا مِنْهَا

کہ آدم بھلا تم کو ہمیشگی کا درخت بتا دوں (کہ جس کو کھا کر سدا جیتے رہو) اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو (یعنی اس میں کسی طرح کا ضعف

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ

تو ابھی (اتنی ہی) ہو نہ کی چیزیں ان پر ظاہر ہو گئیں اور لگے باغ (بہشت) کے پتے اپنے اوپر چپکانے

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝ قَالَ

اور آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور (راہ صواب سے) بھٹک گئے (پھر آخر کار) ان کے پروردگار نے ان کو نوازا اور ان کی توبہ قبول کی اور (راہ)

اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى

کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اتر جاؤ ایک کا دشمن ایک اور زمین میں (چلو پھرو)

ف جبرئیل وحی لاتے تو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ وحی کا کوئی لفظ رہ جائے جلدی کر کے الفاظ قرآنی کو بیچ بیچ میں دوہرانے لگتے اس سے جبرئیل علیہ السلام کو ادائے وحی میں اشتباہ ہوتا تھا خدائے تعالیٰ نے پیغمبر صاحب کو پڑھنے اور سیکھنے کا ادب تعلیم فرمایا کہ پہلے بات پوری سن لو تب آپ دوہرانا اور اسی تقریب سے آدم کی نامستقل مزاجی کا بھی ذکر فرمایا جس کا یہ مطلب ہے کہ عموماً بنی آدم جلدباز ہوتے ہیں چنانچہ ان ہی کے مورث اعلیٰ آدم علیہ السلام بھی نامستقل مزاج تھے اور نامستقل مزاجی جلدبازی کی دلیل ہے دوسری جگہ فرمایا ہے خلق الانسان من عجل اور وکان الانسان عجولا اور ادب کھانے کا کیا اچھا طریقہ ہے کہ ملامت بھی ہے اور معذرت بھی ہے ۱۲

منزل ۴ — ع ۶ / ۱۱ / ۱۵

ف۱ جو لوگ دینداری سے زندگی بسر نہیں کرتے وہ دراصل کسی حال میں ہوں کبھی خوش نہیں رہ سکتے ایک غریب دیندار اگر مصیبت میں ہے تو صبر کرتا ہے اس کے دل کو تسلی ہے اور اگر راحت میں ہے تو اس رحمت کی قدر اور خدا کی شکر گزاری کرتا ہے برخلاف بے دین آدمی کے کہ وہ اگر مصیبت میں ہے تو سخت بے قرار ہے اور فارغ البالی کو ایسی بری طرح استعمال کرتا ہے کہ آخر کار بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کبھی امراض خبیثہ اس کو آگھیرتے ہیں کبھی دولت کو بے احتیاطی سے ضائع کرتا اور اچھے کھانے اور اچھے کپڑے سے کبھی اس کو راحت نہیں ملتی وہ اس کی قدر ہی نہیں کرتا اور پھر دولت کا کمانا اور اس کا رکھ رکھاؤ ایک مصیبت ہے کسی کی خوشامد کرنی پڑتی کہیں جھوٹ بولنا پڑتا جس سے معاملہ کرتا ہے آخر کار اس سے دشمنی قائم ہوتی ہے ع اگر دنیا نباشد دردمندیم - وگر باشد بمہرش پائے بندیم - بلائے زین جہان آشوب تر نیست - کہ رنج خاطرست ار ہست ور نیست - یعنی بے دین تنگی میں زندگی بسر کرنے کے واقعات کو دیکھو تو یہی پاؤ گے از خود کسی کو خوش و خرم رہنے سے وہ شخص واقع میں خوش نہیں ہو سکتا ۱۲ ف۲ تسبیح سے مراد مطلق ذکر الٰہی ہو یا پانچوں نماز ۱۲ ف۳ ایک معنی تو یہ ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے جن کا حاصل یہ ہے کہ ہم تم سے اپنی عبادت چاہتے ہیں کچھ یہ تو نہیں کہتے کہ ہمیں کما کر کھلاؤ جیسا کہ دنیا کے بادشاہ رعایا سے لینے لیے کرواتے اور محنتیں کراتے ہیں اور دوسری جگہ اس طرح پر فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین تو مطلب یہ ہے کہ اگر ہم تم سے کمائی کرتے تو تمہی بجا تھا مگر ہم تم سے صرف عبادت کرتے ہیں اور وہ کمائی کے مقابلے میں آسان تر ہے تو اگر نماز کی پابندی میں تھوڑی سی زحمت بھی ہو تو اس کو برداشت کرو اور حق بندگی بجا لاؤ دوسرے معنے مفسرین نے یہ بھی لکھے ہیں کہ ہم تم سے (تمہارے) رزق کے بھی خواستگار نہیں (کہ کماؤ اور کھلاؤ) بلکہ ہم تم کو رزق دیتے ہیں (اور دین کے) تو فارغ البالی سے خدا کی عبادت پر جمے رہو ۱۲



فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ

پھر اگر تمہارے (یعنی تمہاری نسل کے) پاس ہماری طرف سے ہدایت آئے تو جو ہماری ہدایت پر چلے گا نہ (راہ راست سے) بھٹکے گا اور نہ (آخر کار) تکلیف میں پڑے گا

لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى ۝ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ

اُس کی زندگی تنگی میں گزرے گی ف۱ اور قیامت کے دن (بھی) ہم اُس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے (وہ) کہے گا کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھ کو اندھا کر کے کیوں اٹھایا

أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ

اور میں (دنیا میں) اچھا خاصا دیکھتا (بھالتا) تھا (خدا) فرمائے گا ایسا ہی (ہونا چاہیے تھا دنیا میں) ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو تو نے اُن کی کچھ خبر (نہ لی)

الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۚ وَ

آج تیری (بھی) خبر نہ لی جائے گی اور جو شخص (حد اعتدال سے) بڑھ چلا اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا ہم اُس کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں اور

لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقٰى ۝ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

آخرت کا عذاب (دنیا کے عذاب سے) بہت ہی سخت اور دیرپا ہے۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ان سے پہلے ہم نے کتنی

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي النُّهٰى ۝

جماعتوں کو ہلاک کر مارا (اور اب) یہ لوگ اُن ہی کے رہنے سہنے کی جگہوں میں چلتے (پھرتے) ہیں جو لوگ عقل والے ہیں اُن کے لیے اسی (ایک بات) میں (بہت سی نشانیاں ہیں)

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّأَجَلٌ مُّسَمًّى ۝ فَاصْبِرْ

اور (اے پیغمبر لوگوں کے کردار تو ایسے ہیں کہ) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے سے ایک بات نہ ٹھہر چکی ہوتی اور (آخرت کی) ایک میعاد مقرر نہ (ٹھہرائی) ہوتی تو (فی الفور)

عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ

جیسی باتیں (یہ کافر) کہتے ہیں اُن پر صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور (نیز) اس کے ڈوبنے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اس کی) تسبیح و

اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى

رات کے وقتوں میں اور (دوپہر) دن کے اطراف (یعنی ظہر کے وقت بھی) تسبیح (و تقدیس) کیا کرو تاکہ تم (اس عبادت کا صلہ پا کر) خوش ہو جاؤ ف۲ اور

مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۚ وَ

ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سازوسامان استعمال کے لیے دے رکھے ہیں کہ اُن کو اُن (کے حال) میں آزمائیں تم اپنی

رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ۝ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۚ لَا نَسْأَلُكَ

تمہارے پروردگار کی (دی ہوئی) روزی (یعنی ثواب آخرت اس سے) کہیں بہتر اور پائندہ تر ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو

رِزْقًا ۚ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ وَقَالُوْا لَوْلَا يَأْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ

کچھ روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تم کو روزی دیتے ہیں اور انجام (بخیر) تو پرہیزگاری ہی کا ہے ف۳ اور (یہود و نصاریٰ) کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر اپنے

رَّبِّهٖ ۚ أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْأُوْلٰى ۝ وَلَوْ أَنَّآ أَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

کیا اگلی کتابوں کی پیشینگوئیوں کی گواہی اُن کے پاس نہیں پہنچی (کہ وہ رسالت کا کافی نشان ہے) اور اگر ہم قرآن (کے آنے) سے پہلے ان کو عذاب سے

من

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَ

تو کہتے پر کہتے کہ اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل اور رسوا ہونے سے پہلے ہم تیرے حکم پر چلتے

نَخْزٰى ۝ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى

(اے پیغمبر ان سے) کہہ دو کہ (اپنی اپنی جگہ) سبھی (انجام کار کا) انتظار کر رہے ہیں سو تم بھی انتظار کرو تو آگے چل کر تم جان لوگے کہ سیدھے رستے والے کون

(ہیں) اور کون (سیدھی راہ پر) آئے ہیں

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ انبیاء مکے میں اتری اور اس کی ایک سو بارہ آیتیں ہیں اور سات رکوع

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

(با وجودیکہ) لوگوں کا حساب (اعمال یعنی اس کا وقت) قریب آ گیا اس پر بھی وہ غفلت میں پڑے کو منہ کیے ہوئے (چلے جاتے) ہیں

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

اُن کے پاس اُن کے پروردگار کی طرف سے جو نیا حکم آتا ہے اُسے ایسے (بے پروا ہوکر) سنتے ہیں کہ (اس کا) ہنسی کھیل بناتے ہیں

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

(اور) اُن کے دل (اُس سے) مطلق متوجہ نہیں اور یہ ظالم چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ (شخص یعنی محمد) ہے ہی کیا

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ

تم ہی جیسا ایک آدمی ہے اور (نہ) تو کیا تم دیدہ و دانستہ جادو (کی باتیں سننے) کو آتے ہو (پیغمبر نے ان کی یہ سرگوشیاں معلوم کرکے) کہا کہ (تم لوگ کیا

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ

جتنی باتیں آسمان و زمین میں ہوتی ہیں میرا پروردگار (سب) معلوم ہیں اور وہ (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے (ظالموں نے) قرآن (جادو) کہنے پر (بس کیا) بلکہ

اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ

خیالات کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے یہ جھوٹی جھوٹی باتیں اپنے دل سے بنالی ہیں بلکہ یہ شخص شاعر ہے اور اگر واقع میں پیغمبر ہے تو جس طرح اگلے پیغمبر (معجزے دے کر

الْاَوَّلُوْنَ ۝ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝

بھیجے گئے تھے اسی طرح یہ بھی کوئی معجزہ) ہمارے سامنے لے آئے۔ جن بستیوں کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا وہ (تو معجزے دیکھ کر بھی) ایمان نہ لائے تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے (کہ ہم کو جو کچھ فرمانا منظور ہوتا تھا) اُن کی طرف وحی کر دیا کرتے تھے تو (لوگو!)

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ

اگر تم کو (یہ بات) معلوم نہیں تو اہل کتاب سے پوچھ دیکھو اور ہم نے اُن کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھاتے ہوں

وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ

اور نہ وہ لوگ (دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے ہی تھے پھر ہم نے (عذاب کا) وعدہ اُن کو سچ کر دکھایا (یعنی وقت موعود پر عذاب بھیجا) تو اُن (پیغمبروں) کو اور جس (جس

الجزء السابع عشر ۱۷

ف ہم نے یہ قید اس لئے لگادی کہ اُن کو مطلق معجزہ درکار ہوتا تو خود قرآن عظیم الشان معجزہ تھا اور تا قیامت تک رہے گا ۱۲

منزل ۴

وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝ لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ ۖ
اور جو لوگ حدِ اعتدال سے بڑھ گئے تھے ہم نے اُن کو ہلاک کر مارا۔ (لوگو!) ہم نے تمہاری طرف (یہ قرآن ایسی) کتاب اتاری ہے جس میں تمہارا تذکرہ ہے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَ
تو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ف۱ اور ہم نے بہت سی بستیوں کو جہاں کے لوگ (رہنے والے) سرکش تھے توڑ پھوڑ کر برابر کر دیا اور

أَنْشَأْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا آخَرِينَ ۝ فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ
اُن کے بعد دوسرے لوگ اُٹھا کھڑے کیے۔ تو جب اُن ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو

مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ
لگے اُس (بستی) سے بھاگنے (ہم نے کہا) بھاگو مت اور اُسی (ساز و سامانِ دنیا) کی طرف لوٹ جاؤ جس میں تم چین کرتے تھے اور

مَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَمَا
(نیز) اپنے مکانات کی طرف (واپس جاؤ) جن میں تم رہا کرتے تھے (شاید (تمہارے خیال کے مطابق) تمہاری کچھ پوچھ ہو ف۲ وہ لگے کہنے ہائے ہماری

زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَامِدِينَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا
وہ لوگ برابر یہی بڑے پکارا کیے یہاں تک کہ ہم نے اُن کو (تباہ و برباد) کر دیا گویا کہ اُن کو اُن کی خوش حالی کی وجہ کھیت سمجھو تو کٹے ہوئے (کھیت) تھے اور اگر اُن کو

السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ۝ لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا
آسمان اور زمین کو اور جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے اُس کو کھیل کے لیے پیدا نہیں کیا۔ اگر ہم کو کھیل بنانا منظور ہوتا

لَاتَّخَذْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا إِنْ كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
تو ہم اپنی تجویز سے کھیل کی طرح کا کوئی (کھیل بناتے (لیکن) ہم کو ایسا کرنا منظور ہی نہ تھا ف۳ بات یہ ہے کہ ہم حق کو (پتھر کی طرح)

عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝
باطل (کے سر) پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ باطل کے سر کو کچل دیتا ہے اور باطل اسی دم ملیا میٹ ہو جاتا ہے اور (لوگو!) تم پر افسوس ہے کہ تم ایسی باتیں بناتے ہو ف۴

وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
اور جو (فرشتے) آسمانوں (میں) اور (جو لوگ) زمین میں ہیں سب اُسی کے (بندے) ہیں اور جو (فرشتے) اُس کی سرکار میں ہیں وہ نہ تو

عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
اُس کی عبادت سے سرتابی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں رات دن اُس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہتے ہیں (اور)

لَا يَفْتُرُونَ ۝ أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنْشِرُونَ ۝
کاہلی نہیں کرتے کیا ان لوگوں نے ایسے معبود بنا رکھے ہیں جن کو یہ لوگ خود زمین (کی چیزوں) سے (پتھر وغیرہ سے) بنا کھڑا کرتے ہیں

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
اگر زمین و آسمان میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان دونوں کبھی کے برباد ہو گئے ہوتے تو جیسی جیسی باتیں یہ لوگ بناتے ہیں اُس

ف۱ مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب تمہاری اصلاح کے لیے اتاری گئی ہے تمہارے عیوب تمہاری خرابیوں اور تمہاری بداخلاقیوں کا اس میں بیان ہے تاکہ اُن کی درستی ہو اگر اس میں صرف دوسرے لوگوں کے حالات کا مذکور ہوتا یا فقط پچھلی امتوں کی تاریخ ہوتی اور تم اُس کو اپنے حق میں بیکار سمجھتے تاہم وہ عذر ہو سکتی تھی لیکن اب تم کو اس کتاب سے بے پروائی کرنے کا کوئی سبب نہیں بلکہ تم پر سخت الزام عائد ہوتا ہے۔

ف۲ یعنی وہ لوگ اپنے ساز و سامانِ دنیا پر مغرور تھے تو اُن سے خدا تعالیٰ استہزاء کے طور پر فرماتا ہے کہ تم سے ہو سکے تو اپنے اُسی حال میں رہو عجب نہیں نزولِ عذاب کے وقت تمہاری خوش حالی کی وجہ سے لوگ ہمدردی کے طور پر تمہاری احوال پرسی کریں۔

ف۳ مطلب منزل ۴ سلام یہ ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کا اگر کھیل بنانا منظور ہوتا تو ہم نے اُس کو کھیل ہی کی طرح کا بنایا ہوتا نہ اس طرح حکمت و تدبیر کے ساتھ کہ اسباب کا ایک سلسلہ ہے ہر شے کا ایک نتیجہ اور ذرے ذرے میں ہزاروں مصلحتیں مضمر غرض دنیا کی بناوٹ کھیل کے طور پر ہوتی تو کسی اور طرح پر ہوتی نہ موجودہ حالت پر۔

ف۴ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے پیدا کرنے میں چند در چند مصلحتیں ہیں از آں جملہ یہ کہ حق و باطل خیر و شر ایمان و کفر صدق و کذب بھی دنیا میں ہیں اور ان سے آدمی کی آزمائش منظور ہے کہ آدمی اِن دشمنوں میں کس کی جانب ہوتا ہے اگرچہ دونوں دشمنوں کو خدا نے بنایا ہے مگر وہ حق کا طرف دار ہے اور حق کو غلبہ دیتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے پیدا کرنے سے انسان کا امتحان کرنا منظور ہے ۱۲

عَمَّا يَصِفُونَ ۝ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُونَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا

اُن (عیبوں اور نقصانوں) سے پاک ہے۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اُس کی بازپُرس اُس سے نہیں کی جاتی اور (جو لوگ) اُن سے (اُن کے کیے کی) بازپُرس ہوگی۔ کیا لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ

خدا کے سوا اور معبود بنا لیے ہیں (اے پیغمبر) تم اِن لوگوں سے کہو کہ اپنی دلیل تو پیش کرو جو لوگ میرے ساتھ ہیں اُن کی کتاب (قرآن) اور

مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ وَ

جو مجھ سے پہلے ہو چکے ہیں اُن کی کتابیں (تورات انجیل وغیرہ) یہ موجود ہیں (ان میں دوسرے معبودوں کی سند دکھاؤ) بات یہ ہے کہ ان میں اکثر حق (بات)

مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ

(اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے جب کبھی کوئی رسول بھیجا تو اُس پر یہی وحی نازل کرتے رہے کہ　ہمارے سوا کوئی اور معبود نہیں تو

اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ

(لوگو!) ہماری ہی عبادت کرو اور (بعض کافر) کہتے ہیں کہ خدا رحمٰن بیٹیاں رکھتا ہے (یعنی فرشتے اُس کی بیٹیاں ہیں) اُس کی ذات (اس تہمت سے

مُّكْرَمُوْنَ ۝ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۝

(اُس کے) معزز بندے ہیں　اُس کے آگے بڑھ کر　بات نہیں کر سکتے　اور وہ اُسی کے حکم پر کاربند رہتے ہیں

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى

اُن کا اگلا پچھلا (سب) حال اُس کو معلوم ہے اور یہ (فرشتے کسی کی) سفارش (تک) نہیں کر سکتے مگر جن کے حق میں خدا اُن کی سفارش پسند

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۝ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ

اور وہ اُس کے جلال سے (ہر وقت) ڈرتے رہتے ہیں۔ اور (بالفرض) جو اُن میں سے یہ دعویٰ کرے کہ خدا نہیں (بلکہ) میں معبود ہوں (یہ فرشتہ مردود) گا

دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ

اُس کو ہم جہنم کی سزا دیں گے　(اور) سرکشوں کو ہم　ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں　کیا جو

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ

لوگ منکر ہیں انھوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمان و زمین دونوں کا ایک بھنڈا سا تھا[1] تو ہم نے (اُس کو توڑ کر) زمین آسمان کو الگ الگ کیا اور

جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِي

پانی سے تمام جان دار چیزیں بنائیں　تو کیا اس پر بھی لوگ (ہم پر) ایمان نہیں لاتے　اور ہم ہی نے

الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا

زمین میں بھاری بوجھل پہاڑ (موافق مناسب پر) رکھے تاکہ زمین لوگوں کو لے کر کسی طرف کو جھک نہ پڑے اور ہم ہی نے اُس میں چوڑے

لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ

تاکہ لوگ اپنی اپنی منزل مقصود کو جا پہنچیں　اور ہم ہی نے آسمان کی چھت بنائی (جو سب آفتوں سے) محفوظ ہے　اور لوگ ہیں

ف یعنی آسمان دار نیکوکار ۱۲

منزل ۴

ع ۲

[1] ایک گول سول ڈھیر کو ہندی میں بھنڈا کہتے ہیں ۱۲

عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَ

کہ آسمانی نشانیوں کی مطلق پروا نہیں کرتے　اور وہی (قادر مطلق) ہے　جس نے رات اور دن　اور

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ

سورج اور چاند کو پیدا کیا کہ تمام (اجرام فلکی اپنے اپنے) مدار میں چڑے تیر رہے ہیں ف اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے پہلے کسی بشر کے لیے

قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ

ہمیشگی نہیں رکھی پس اگر تم مرجاؤ گے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ ہر ایک جان دار (ایک نہ ایک دن) موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے

الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاِذَا

اور (لوگو!) ہم تم کو بری اور بھلی حالتوں میں (رکھ کر) آزماتے ہیں اور (آخر کار تم سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے ۔ اور (اے پیغمبر) جب

رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ

منکر لوگ تم کو دیکھتے ہیں تو بس (آپس میں) تمہاری ہنسی اڑانے لگتے ہیں کہ کیا یہی (حضرت) ہیں جو تمہارے معبودوں کو (بری طرح) یاد کرتے ہیں

اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ

اور (ان منکروں کا اپنا حال یہ ہے کہ) خود (خدائے) رحمٰن کے ذکر سے منکر ہیں (تو حقیقت میں ان کے حمق پر ہنسنا چاہیے) انسان (گویا) جلدی کا

عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

(لوگو! ذرا صبر کرو) ہم عنقریب تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھائے دیتے ہیں تو ہم سے جلدی مچاؤ ف اور (منکر) کہتے ہیں

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ

اگر تم (مسلمان) سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا　کاش (یہ) منکر اس وقت (کی حقیقت) کو جانیں جب کہ

لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝

(دوزخ کی آگ ان کو آگھیرے گی اور اس) آگ کو نہ (سامنے سے) اپنے مونہہ پر سے روک سکیں گے اور نہ (پیچھے سے) اپنی پیٹھ پر سے اور نہ ان کو کہیں سے مدد ملے گی

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ

(قیامت آئے گی تو ان کو جتا جتا کر تھوڑا ہی آئے گی) بلکہ وہ ایک دم سے ان پر آموجود ہوگی اور ان کو ہکا بکا کردے گی پھر اس وقت نہ تو اس کو ہٹا سکیں گے

يُنْظَرُوْنَ ۝ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ

ان کو مہلت ہی ملے گی ۔ اور (اے پیغمبر) تم سے پہلے بھی پیغمبروں کے ساتھ　ہنسی کی جا چکی ہے　تو جو لوگ

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ

ان کے ساتھ مذاق کرتے تھے جس (عذاب) کی ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ ان پر نازل ہو کر رہا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ (خدائے) رحمٰن (کے عذاب)

وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ

یا دن رکا تمہاری کون پاسبانی کر سکتا ہے (تو ان کو خدا سے ڈرنا چاہیے) لیکن (ڈرنا تو درکنار یہ ان کو تو اپنے پروردگار کے نام سے بھی گریز ہے) کیا

ف لفظ فلک کے معنی گھیرے کے ہیں اور آسمان کو بھی فلک اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ گھیرا سا دکھائی دیتا ہے چاند اور سورج کی رفتار بھی ایک خیالی دائرے یعنی گھیرے کی شکل میں ہے شاہ عبدالقادر صاحب نے گھیرا ترجمہ کیا ہے ہم نے مدار جس کے لفظی معنے ہیں دورہ (یعنی گردش) کرنے کی جگہ ۱۲ ف۲ کافر ادھر عذاب کی جلدی مچاتے تھے اور ادھر قیامت کے لیے کہ جو کچھ ہونا ہے کہیں ہو چکے اس کے جواب میں فرمایا کہ گھبراؤ نہیں عذاب آنا ہے وہ بھی اپنے وقت پر عنقریب آئے گا اور قیامت بھی اپنے وقت پر ہوگی ۱۲

منزل ۴

ف۱ آسمانی نشانیوں سے مراد ہیں اجرام فلکی چاند ۔ سورج ۔ ستارے وغیرہ ۔ اور ان کے حالات جو بجائے خود قدرت خدا کی دلیل ہیں ۱۲

ف۲ دفعۃً کسی چیز کے آنے سے آدمی حیران ہو جائے تو اس کو ہکا بکا ہو جانا بولتے ہیں ۱۲

آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا ۚ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ وَلَا هُم

ہمارے سوا ان کے کوئی اور معبود ہیں جو ان کو (ہمارے عذاب سے) بچا سکتے ہیں (یعنی کیا سکیں گے مصیبت بچے پر) آپ اپنی مدد تو کر سکتے ہی نہیں

مِّنَّا يُصْحَبُونَ ۝ بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ

ہمارے مقابلے میں کوئی ان کا ساتھ دے گا۔ بات یہ ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو اور ان کے بڑوں کو (دنیا میں) رسایا بسایا یہاں تک (خوش حالی

الْعُمُرُ ۗ أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ أَفَهُمُ

عمریں گزر گئیں (اور یہ مغرور ہو گئے) تو کیا یہ لوگ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم ملک کو چاروں طرف سے دباتے (اور فتح کرتے) چلے آتے ہیں (اس صورت میں یہ لوگ)

الْغَالِبُونَ ۝ قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا

غالب ہیں (یا مسلمان) ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو تم کو حکم خدا کے مطابق (عذاب سے) ڈراتا ہوں (مگر یہ لوگ بہرے ہیں) اور بہروں کو جب ڈرایا جائے

مَا يُنذَرُونَ ۝ وَلَئِن مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا

(ڈریں کیا خاک) ف۲ اور (اے پیغمبر) اگر ان کو تمہارے پروردگار کے عذاب کی ذرا سی بھی ہوا لگ جائے تو بے اختیار بول اٹھیں کہ ہائے ہماری کم بختی

إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ

حقیقت میں ہم ہی قصوروار تھے۔ اور ہم قیامت کے دن (لوگوں کے اعمال تولنے کے لئے) سچی ڈنڈیاں لگا دیں گے تو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا

نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ

اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی (کسی کا عمل) ہوگا تو ہم اس کو بھی (تولنے کے لئے) لا موجود کریں گے اور

بِنَا حَاسِبِينَ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً وَ

حساب لینے کو ہم (اکیلے) کافی ہیں اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو (حق و باطل میں) فرق کرنے والی (کتاب یعنی تورات) دی اور (راہ راست

ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَهُم مِّنَ السَّاعَةِ

نصیحت (نامہ مگر) ان ہی پرہیزگاروں کے لئے۔ جو بے دیکھے اپنے پروردگار کا خوف مانتے اور وہ (روز) قیامت سے بھی

مُشْفِقُونَ ۝ وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ ۚ أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝

ڈرتے ہیں اور یہ (قرآن بھی) نصیحت ہے بابرکت کہ ہم ہی نے اس کو اتارا ہے تو کیا تم لوگ اس کو نہیں مانتے

وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ۝ إِذْ قَالَ

اور ابراہیم کو ہم نے شروع ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان (کی صلاحیت) سے (خوب) واقف تھے جب انہوں نے

لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ۝ قَالُوا

اپنے باپ اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ (یہ) مورتیں جن (کی پرستش) پر تم معتکف (و قائم) ہو یہ ہیں کیا چیز؟ وہ بولے

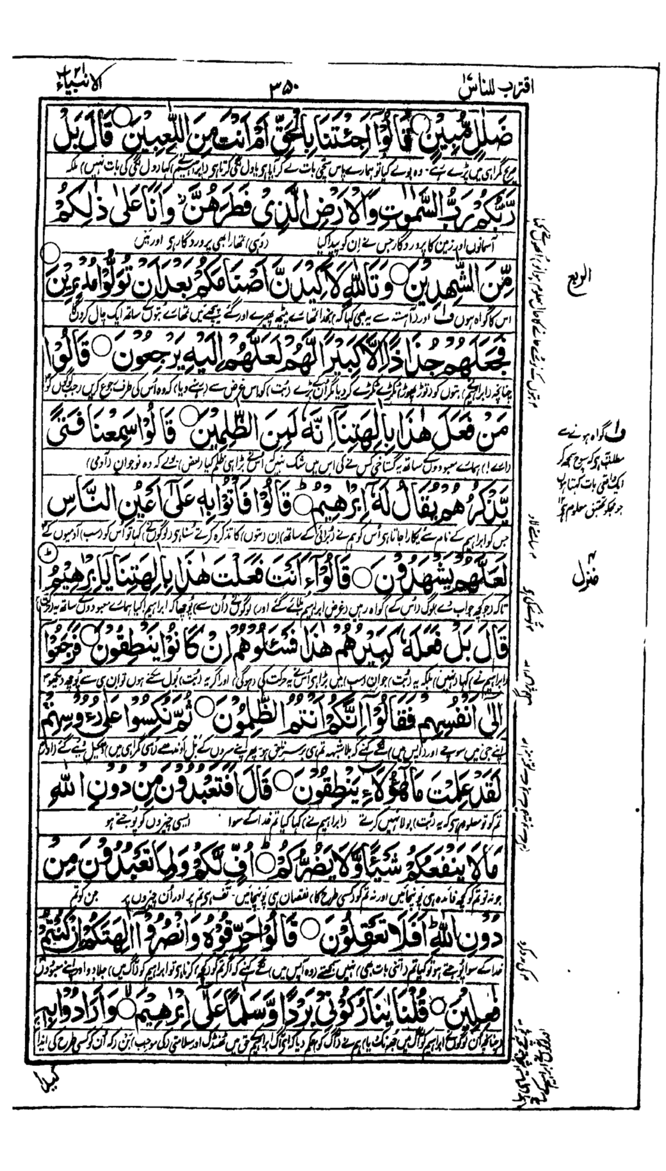
وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي

ہم نے اپنے بڑوں کو ان ہی کی پرستش کرتے دیکھا ہے (ابراہیم نے) کہا کہ بے شک تم اور تمہارے بڑے

ف۱ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کا گروہ بہت ہی ضعیف تھا اور اس وقت ان کو غلبے اور فتوحات کی بشارت دی جاتی تھی یعنی منجملہ اور دلائل کے اسلام کی صداقت کی ایک دلیل یہ پیشین گوئی بھی تھی کہ مسلمانوں کی سلطنت قائم ہوگی تو کفار کو چاہیئے تھا کہ اسلام کی فتوحات دیکھ کر اس کی صداقت کے قائل ہوتے ۱۲

ف۲ یعنی جس طرح بہرا آدمی آواز نہیں سنتا کافر بھی دل کے بہرے ہیں کہ عذاب خدا سے ان کو ڈرایا جاتا ہے نہیں ڈرتے اس واسطے کہ نہیں سنتے تو ڈرتے پر ڈرتے ۱۲

منزل ۴



ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ قَالَ بَلْ

صریح گمراہی میں پڑے رہے۔ وہ بولے کیا تو ہمارے پاس سچی بات لے کر آیا ہے یا (ہم سے) دل لگی کرتا ہے (ابراہیمؑ نے) کہا (دل لگی کی بات نہیں) بلکہ

رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

آسمانوں اور زمین کا پروردگار جس نے ان کو پیدا کیا (وہی) تمہارا بھی پروردگار ہے اور میں

مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ○

اس کا گواہ ہوں ف اور (آہستہ سے یہ بھی کہا کہ) بخدا تمہارے پیٹھ پھیرے اور گئے پیچھے میں تمہارے بتوں سے ایک چال چلوں گا

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ○ قَالُوْا

چنانچہ (ابراہیمؑ) بتوں کو (توڑ پھوڑ کر) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر ان کے بڑے (بت) کو (اس غرض سے رہنے دیا) کہ وہ اس کی طرف رجوع کریں (جب لوگوں نے)

مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى

(اے!) ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ گستاخی کس نے کی اس میں شک نہیں کہ اس نے بڑا ہی ظلم کیا (بعض) بولے کہ وہ نوجوان (آدمی)

يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِيْمُ ○ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى اَعْيُنِ النَّاسِ

جس کو ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے اس کو ہم نے (برائی کے ساتھ) ان (بتوں) کا تذکرہ کرتے سنا ہے (لوگوں نے) کہا تو اس کو (سب) آدمیوں کے

لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ○ قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ○

تاکہ (جو کچھ جواب دے) لوگ (اس کے) گواہ رہیں (غرض ابراہیم بلائے گئے اور) لوگوں نے (ان سے) پوچھا کہ ابراہیم! کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ (حرکت)

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ○ فَرَجَعُوْۤا

(ابراہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ یہ (بت) جو ان (سب) میں بڑا ہے اس نے یہ حرکت کی (ہوگی) اور اگر یہ (بت) بول سکتے ہوں تو ان ہی سے پوچھ دیکھو

اِلٰۤى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ

انہوں نے اپنے جی میں سوچا اور (آپس میں) لگے کہنے کہ بلاشبہ تم ہی بے انصاف ہو۔ پھر (شرمندہ ہو کر) سروں کے بل اوندھے (اسی گمراہی میں) الٹ گئے (اور)

لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ○ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تم کو تو معلوم ہے کہ یہ (بت) بولا نہیں کرتے (ابراہیم نے) کہا کیا تم خدا کے سوا ایسی چیزوں کو پوجتے ہو

مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ○ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ

جو نہ تو تم کو کچھ فائدہ ہی پہنچا سکیں اور نہ تم کو (کسی طرح کا) نقصان ہی پہنچا سکیں۔ تف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جن کو تم

دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (وہ آپس میں) لگے کہنے کہ اگر تم کو (اس سے اپنے معبود کا بدلہ لینا اور) کچھ کرنا ہے تو ابراہیم کو (آگ میں) جلا دو اور اپنے معبودوں

فٰعِلِيْنَ ○ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ○ وَاَرَادُوْا بِهٖ

(چنانچہ) ان لوگوں نے (ابراہیم کو آگ میں ڈال دیا) ہم نے آگ کو حکم دیا کہ اے آگ سرد ہو جا اور ابراہیم پر (موجب) سلامتی (بن جا) اور ان لوگوں نے ان (ابراہیم) کو کسی طرح کی ایذا

الربع

ف گواہ ہونے سے مطلب ہے کہ سوچ سمجھ کر ایک اچھی بات کہتا ہوں جو مجھکو تحقیق معلوم ہے

منزل ۴

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ

برائی کرنی چاہی تھی تو ہم نے اُن ہی کو ناکام کیا۔ اور (نیز) ہم ابراہیم کو اور (اُن کے ساتھ اُن کے بھتیجے) لوط کو (نافرمان لوگوں میں سے) صحیح سلامت نکال کر اُس

بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَ

جس میں ہم نے لوگوں کے لیے (طرح طرح کی) برکتیں رکھی ہیں اور (خدا پرستی کے صلے میں) ابراہیم کو (ایک بیٹا) عنایت کیا اسحٰق (اور پوتا یعقوب) اوپر سے اُن کی دعا

كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ

سب ہی کو تو ہم نے نیک اُٹھایا اور اُن کو (لوگوں کا) پیشوا بنایا کہ ہمارے حکم سے (اُن کی) ہدایت کرتے تھے اور

اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا

اُن کی طرف نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی بھیجی ف اور (سب) ہماری ہی

عٰبِدِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ

عبادت میں لگے رہتے تھے۔ اور لوط کو بھی ہم نے پیغمبری کے اختیارات دیے اور علم (بھی دیا) اور ہم نے لوط کو اُس بستی سے

الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَـبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝

جہاں کے لوگ ناپاک کام کیا کرتے تھے نجات دی اِس میں شک نہیں کہ وہ بڑے بُرے (اور) بدکار لوگ تھے

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى

اور لوط کو ہم نے اپنی مہربانی (کی پناہ) میں لے لیا کیونکہ وہ نیک بندوں میں سے تھے۔ اور (اے پیغمبر لوگوں کو) نوح (کا واقعہ بھی یاد دلاؤ) جب انھوں نے ہم کو

مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

(اور یہ بہت) پہلے کا واقعہ ہے) تو ہم نے اُن کی سن لی اور اُن کو اور اُن کے (خاندان کے) لوگوں کو (طوفان کی) بڑی (سخت) مصیبت سے نجات دی

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے اُن کے مقابلے میں ہم نے اُن کی مدد کی بے شک یہ لوگ (بھی بڑے) بُرے لوگ تھے

فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ

تو ہم نے اِن سب کو غرق کر مارا اور (اے پیغمبر) داؤد اور سلیمان (کا واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ)

اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا

جب کہ وہ دونوں (ایک) کھیتی کے بارے میں جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں (رات کے وقت) جا پڑی تھیں فیصلہ کرنے لگے اور ہم اُن کے فیصلے

سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

سلیمان کو سمجھا دیا ف اور (یوں تو) ہم نے دونوں ہی کو فیصلے کا سلیقہ اور علم دیا تھا اور پہاڑوں کو داؤد کا تابع کر دیا تھا کہ اُن کے ساتھ

يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ

(ساتھ خدا کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی اُن کا تابع کر دیا تھا اور ہم (قادر مطلق ہیں ایسے ایسے عجائبات) کیا ہی کرتے ہیں

لتحصنكم

ف یعنی ان احکام کے خود بھی پابند رہو اور لوگوں کو بھی اُن کی ہدایت کرو ۱۲ ف قصہ یہ تھا کہ بکریوں کا ریوڑ رات کے وقت کسی کے کھیت میں جا پڑا کچھ کھایا کچھ رَوند الست ڈالے کھیت والے نے اُن لوگوں پر جن کی بکریاں تھیں داؤد علیہ السلام کی عدالت میں دعویٰ کر دیا انھوں نے تحقیق کیا تو جتنے کی بکریاں تھیں اتنے ہی کا کھیت کا نقصان ہوا تھا چنانچہ انھوں نے بکریاں کھیت والے کو دلوا دیں اہل مقدمہ عدالت سے جانے لگے تو رستے میں مل کے حضرت سلیمان اُن کو معلوم ہوا تو کہنے لگے کہ والد صاحب سے غلطی ہوئی یہ حکم دینا چاہیے تھا کہ جب تک کھیتی درست نہ ہو اور اپنی اصلی حالت پر نہ آئے اُس مدت تک بکریوں کا مالک کھیت والے کی خدمت کرے یعنی اُس کی کھیتی کے کام میں لگا رہے اور اُس وقت تک بکریوں کا دودھ اور بکریوں کی اُون کھیت والا لیا کرے اس کے بعد بکری والے کو بکریاں واپس یہ واقعہ اس حیثیت سے قابل یادگار ہے کہ بیٹے نے باپ کی غلطی پکڑی اور باپ نے تسلیم کی

منزل ۴



لِتُحْصِنَكُم مِّنۢ بَأْسِكُمْ ۖ فَهَلْ أَنتُمْ شَاكِرُونَ ۝ وَلِسُلَيْمَانَ

کہ تم کو تمہاری (ایک دوسرے کی) زد سے بچائے تو (لوگو) تم (ہماری اس نعمت کا بھی) شکر کرتے ہو (یا نہیں؟) اور ہم نے زور کی ہوا کو (بھی) سلیمان (کا)

الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۚ وَكُنَّا

تابع کر دیا تھا کہ وہ اُن کے حکم سے ملک (شام) کی طرف کو چلتی جس میں ہم نے (طرح طرح کی) برکتیں دے رکھی تھیں اور ہم

بِكُلِّ شَيْءٍ عَالِمِينَ ۝ وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ

سب چیزوں (کے حال) سے آگاہ تھے۔ اور دیووں میں سے بعض تو ایسے تھے جو سلیمان کے لیے (دریاؤں میں) غوطے لگاتے اور

عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ ۝ وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ

اس کے سوا دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ہی اُن کو تھامے ہوئے تھے (کہ وہ محنت سے بےدل ہو کر کہیں کو بھاگ کر جا نہیں سکتے تھے) اور ایوب (کو یاد کرو) جب اُنہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی

أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا

کہ مجھکو (یہ) بیماری لگ گئی ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (تو میرے حال پر رحم فرما) تو ہم نے اُن کی (فریاد) سن لی اور جو

مَا بِهِ مِن ضُرٍّ ۖ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا

دُکھ اُن کو تھا اُس کو دُور کر دیا اور ان کو اُن کے اہل (و عیال) عطا فرمائے بلکہ اُن کے ساتھ اُتنے ہی اور (بخشے) یہ ہماری مہربانی تھی (جو ہم نے) اُن پر کی

وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ ۝ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ

اور عبادت کرنے والوں کے لیے (یہ واقعہ) نصیحت ہے (تاکہ ان کو عبادت کی طرف زیادہ رغبت ہو) ۲ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب

الصَّابِرِينَ ۝ وَأَدْخَلْنَاهُمْ فِي رَحْمَتِنَا ۖ إِنَّهُم مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَ

صابر بندے (ہو گزرے) ہیں اور ہم نے ان (سب) کو اپنی رحمت (کے سایہ) میں لیا کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ نیک بندے تھے اور

ذَا النُّونِ إِذ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَن لَّن نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ

ذوالنون (یعنی یونس) کو یاد کرو جب خفا ہو کر چل دیئے اور (جاتے وقت غصے میں بتقاضائے بشریت) گمان کیا کہ ہم اُن پر قابو نہیں پا سکیں گے آخر

فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

اندھیروں کے اندر چلانے لگے کہ (اے خدا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک (ذات) ہے میں نے (بڑا) ظلم کیا

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَ

تو ہم نے اُن کی فریاد سن لی اور اُن کو غم سے نجات دی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں ۳ اور

زَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ ۝

زکریا کو (یاد کرو) جب اُنہوں نے (اولاد کی طرف سے مایوس ہو کر) اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پروردگار مجھے اکیلا (یعنی بے اولاد) نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا

تو ہم نے اُن کی (فریاد) سن لی اور اُن کو یحییٰ (فرزند) عنایت کیا اور اُن کی بی بی کو اُن کے لیے بھلا چنگا کر دیا ۴ یہ لوگ (لپک لپک کر)

۱ ایوب علیہ السلام بڑے خوش حال پیغمبر تھے سب ہی طرح کی برکتیں مال اور اولاد اور تندرستی وغیرہ خدا نے اُن کو دے رکھی تھیں اور وہ حالت خوش حالی میں خدا کے شکر گزار بندے تھے پھر خدا نے اُن کو مصیبت سے آزمانا چاہا مال اور اولاد سب فنا ہو گئے اپنے تئیں کوڑھ کا مرض لگ گیا اور مشہور یہ ہے کہ بدن میں کیڑے بھی پڑ گئے تھے مگر اس حال میں بھی وہ خدا کا شکر کرتے رہے اور امتحان میں پورے اُترے تو خدا نے اپنے فضل سے اُن کی پھر وہی خوش حالی کی حالت کر دی بلکہ اُس سے بہتر ۱۲

۲ پارہ ۲۳ کی سورہ ص میں بھی ذوالکفل علیہ السلام کا مذکور ہے وہاں کا حاشیہ دیکھو ۱۲

۳ ذوالنون کے لفظی معنے ہیں مچھلی والا اس لقب سے حضرت یونس کے مشہور ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ اُن کی اُمت نے اُن کی مخالفت کی یہاں تک کہ لوگوں پر عذاب نازل ہونے کو ہوا تو یونس علیہ السلام نے پہلے سے خبر کر دی لوگوں نے نزول عذاب سے پہلے خدا کی جناب میں توبہ کی اور روئے پیٹے عذاب ٹل گیا یونس خوف عذاب سے پہلے نکل بھاگے تھے اب جو عذاب ٹل گیا تو اُن کو یہ خیال ہوا کہ لوگ پہلے ہی میرا کہا نہیں مانتے تھے اب میری طرف سے اور بھی بد ظن ہو جائیں گے اس لیے کسی دوسری طرف کو نکل جائیں اور قوم میں واپس نہ آئیں راہ میں پڑتا تھا دریا یہ بھی ناؤ میں سوار ہوئے ناؤ چلتے چلتے ایک جگہ رک گئی ناخدا نے کہا کشتی میں کوئی غلام ہے اپنے مالک کے یہاں سے بھاگ کر آیا ہے وہ اُترے تو ناؤ چلے قرعہ ڈالا تو یونس علیہ السلام کا نام نکلا ان کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا اور ان کو مچھلی نے نگل لیا تب اُن کو اپنی غلطی پر تنبہ ہوا اور سمجھے کہ وہ بے حکم ہوا اقدام ہے ہوں تو یہی قصور معاف ہوا اور اندھیروں سے مراد ہیں رات اور دریا اور مچھلی کے پیٹ وغیرہ کے چند در چند اندھیرے ۱۲ ۴ یعنی اُن میں جو بانجھ پن تھا اُس کو دور کر دیا ۱۲

يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۝

نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہم کو (ہمارے فضل کی) توقع اور (ہمارے عذاب کے) خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابْنَهَا آيَةً

اور اُن بی بی مریم کو (یاد کرو) جنھوں نے اپنی ناموس کی حفاظت کی تو ہم نے اُن میں اپنی روح پھونک دی (اور اُن کو بے شوہر حمل رہ گیا) اور ہم نے اُن کو اور

لِّلْعَالَمِينَ ۝ إِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ۝

دنیا جہان کے لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کاملہ کی) نشانی قرار دیا۔ (مسلمانو! مذہب کے اعتبار سے) یہ لوگ تمہارے ہی گروہ کے ہیں (اور تم سب) ایک ہی گروہ (ہو) اور میں

وَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَاجِعُونَ ۝ فَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ

اور لوگوں نے آپس میں (اختلاف کر کے) اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا لیکن آخر کار سب ہماری ہی طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔ تو جو نیک کام

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَاتِبُونَ ۝ وَحَرَامٌ عَلَىٰ

اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو اُس کی کوشش اکارت ہونے والی نہیں اور ہم اُس کے اعمال نیک سب لکھتے جاتے ہیں اور

قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَ

جس بستی کو ہم نے (لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے) ہلاک کر دیا ہو ممکن نہیں کہ وہ لوگ (قیامت کو ہمارے حضور میں) لوٹ کر نہ آئیں۔ ہاں اتنا تو ضرور ہوگا کہ یاجوج اور

مَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ

ماجوج (سد ذو القرنین کی قید سے) کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوئے چلے آئیں اور (قیامت کا) وعدۂ برحق نزدیک آ پہنچے

فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي

تو ایک دم سے کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں (اور کہنے لگیں کہ) ہائے ہماری کم بختی ہم تو

غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ

اس (دن) کی طرف سے غفلت ہی میں رہے بلکہ (سچ تو یہ ہے کہ) ہم ہی قصوروار تھے (اُس دن حکم دیا جائے گا کہ اب) تم اور جن چیزوں کی تم

اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ ۝ لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا ۖ

دوزخ کا ایندھن ہو گے (اور) تم (سب) کو دوزخ میں جانا ہوگا۔ اگر یہ (تمہارے معبود سچے) معبود ہوتے تو دوزخ میں نہ جاتے

وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

اور (اب) تم سب اسی میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہنا ہے۔ ان لوگوں کو دوزخ میں چلّانا ہوگا اور وہ (اپنے چلّانے کے غل میں) وہاں (کسی دوسرے کی بات)

سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ

جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے (اُن کی تقدیر میں) پہلے سے بھلائی (لکھی جا چکی) ہے وہ دوزخ سے دور (ہی دور) رکھے جائیں گے

حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ ۝ لَا يَحْزُنُهُمُ

اُس کی بھنک بھی تو اُن کے کانوں میں نہیں پڑے گی اور وہ اپنی من مانی مرادوں میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ اور اُن کو (قیامت کا)

منزل ۴



الفزع الاكبر وتتلقهم الملئكة هذا يومكم الذي كنتم

بڑا بھاری خوف بھی (کسی طرح) پریشان نہیں کرسکے گا اور فرشتے اُن کو (ہاتھوں ہاتھ) لیں گے (اور کہیں گے کہ) یہی تو وہ تمہارا دن ہے جس کا (دنیا میں)

توعدون ○ يوم نطوي السماء كطي السجل للكتب كما بدانا

تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (یہ وہ دن ہوگا) جب کہ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جیسے خطوں کا مکتوب لپیٹ لیا جاتا ہے ف (اور) جس طرح ہم نے

اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فعلين ○ ولقد

اول (بار مخلوقات کو) پیدا کیا تھا اسی طرح اُن کو دوبارہ بھی (پیدا) کریں گے (یہ ایک) وعدہ (ہے جس کا پورا کرنا) ہم نے (اپنی ذات) پر لازم کرلیا ہے

كتبنا في الزبور من بعد الذكر ان الارض يرثها

ہم زبور میں (ہندو) نصیحت کے بعد یہ بات لکھ چکے ہیں کہ ہمارے نیک بندے زمین

عبادي الصلحون ○ ان في هذا لبلغا لقوم عبدين ○

کی سلطنت کے وارث ہوں گے۔ جو لوگ خدا کی عبادت کرنے والے ہیں بلا شبہ اُن کے لیے اس میں (ایک بشارت کا) پہنچا دینا ہے ف

وما ارسلنك الا رحمة للعلمين ○ قل انما يوحى الي انما الهكم

اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو دنیا جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔ اور (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میری طرف تو یہی بات کی وحی

اله واحد فهل انتم مسلمون ○ فان تولوا فقل اذنتكم

خدائے واحد ہی تمہارا معبود ہے تو کیا تم (اس کے بندے) فرماں بردار (بنتے) ہو (یا نہیں) پس اگر (لوگ) نہ مانیں تو (ان سے) کہہ دو کہ میں نے تم (سب) کو

على سواء وان ادري اقريب ام بعيد ما توعدون ○ انه

یکساں طور پر خبر کر دی ہے اور میں نہیں جانتا کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (اس کا وقت) قریب آ لگا ہے یا (ابھی) دور ہے۔ وہ (اللہ)

يعلم الجهر من القول ويعلم ما تكتمون ○ وان ادري لعله

اُس بات کو بھی جانتا ہے جو پکار کر کہی جائے اور اُس کو بھی جانتا ہے جو تم لوگ چھپاتے ہو۔ اور میں نہیں جانتا شاید (خدا کی) اس مہلت سے

فتنة لكم ومتاع الى حين ○ قل رب احكم بالحق وربنا

تمہاری آزمائش (منظور) ہو اور (یہ غرض ہو کہ) ایک وقت (خاص) تک (تم کو دنیاوی) فائدے (پہنچتے) رہیں۔ پیغمبر نے لوگوں کا امر [illegible]

الرحمن المستعان على ما تصفون ○

(خدائے) رحمٰن ہی جس سے ہم اُن باتوں کے مقابلے میں جو تم لوگ بناتے ہو مدد مانگتے ہیں

سورة الحج مكية ― بسم الله الرحمن الرحيم ― وهي ثمان وسبعون آية وعشر ركوعات

سورۂ حج مکے میں اُتری اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں اور دس رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شيء عظيم ○

لوگو! اپنے پروردگار (کے عذاب) سے ڈرو (کیونکہ) قیامت کا زلزلہ ایک بڑی سخت مصیبت ہوگی

ف نبیذی لوگ خطوں کو جمع کرکے ان کو جوڑ لیتے ہیں اور جوڑے پیچھے اُن کو مٹھے کی طرح لپیٹ لیتے ہیں اس لپٹنے کو کب کہتے ہیں اسی مکتوب کے لپیٹنے سے آسمان کے لپیٹنے کو تشبیہ دی گئی ہے ... ۱۲

منزل

ف یعنی اس وعدہ زبور میں ایک طرح کی خوش خبری کا پہنچایا ہے کہ لوگ خدا کی عبادت کریں اور نیک کردار بنیں اور سمجھیں کہ عبادت الٰہی اور نیک کرداری کا صلہ نہ صرف آخرت پر موقوف ہے بلکہ دنیا میں بھی خدا ایسے لوگوں کو سلطنت اور حکومت دیتا ہے ۱۲

النصف

[illegible]

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ

جس دن وہ تمہارے سامنے آموجود ہوگی ہر دودھ پلانے والی (مارے ڈر کے) اپنے دودھ پیتے (بچے) کو بھول جائے گی اور تمام

ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ

حمل والیاں ہیں سب کے حمل گر پڑیں گے اور (مارے بدحواسی کے) لوگ متوالے دکھائی دیں گے حالانکہ وہ متوالے نہیں بلکہ

عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

خدا کا عذاب بڑا سخت ہے (جس کے ڈر سے لوگ بدحواس ہو رہے ہوں گے) اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو بے جانے (بوجھے) خدا (کے بارے) میں جھگڑتے

وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝ كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ

اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ جس کی نسبت (خدا کے ہاں سے) یہ (حکم) لکھا جا چکا ہے کہ جو اس کی رفاقت کرے گا تو یہ

يُضِلُّهُ وَيَهْدِيْهِ إِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ

اُس کو گمراہ کر کے دوزخ کے عذاب میں پہنچا کر رہے گا لوگو! اگر تم کو (قیامت کے دن پھر)

فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

جی اٹھنے میں کسی طرح کا شک ہو تو ہم نے تم کو (شروع میں) مٹی سے پھر نطفے سے پھر

مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ

خون کے لوتھڑے سے۔ پھر پوری بنی ہوئی (سڈول) اور ادھوری بنی ہوئی (بے ڈول) بوٹی سے پیدا کیا ف۱ تاکہ تم پر (اپنی قدرت) ظاہر کریں (اور)

وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

اور (عورتوں کے) پیٹ میں ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں (ایک) وقت مقرر تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا أَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ إِلٰٓى

پھر (تم کو پرورش کرتے ہیں) تاکہ تم (بڑے ہوکر) اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں سے کوئی کوئی تو (عمر طبعی سے پہلے) مر جاتا ہے اور کوئی (کوئی) سب سے زیادہ

أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ

نکمی عمر (یعنی بڑھاپے) کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے ف۲ کہ (سب کچھ) جانے پیچھے (آخر میں) سترا بہترا ہو کر کچھ بھی نہ جانے اور (اے مخاطب) تو زمین کو دیکھتا ہے

هَامِدَةً فَإِذَآ أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ

کہ بے حس و حرکت (پڑی) ہے پھر جب ہم اُس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے اور اُبھرنے لگتی اور

كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ

ہر طرح کی خوشنما روئیدگی اگاتی ہے یہ (سب تصرفات) اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ برحق ہے اور (نیز) اس کی کہ وہ (قیامت میں پھر) مردوں (کو)

أَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَّأَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَ

اس کی کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کی کہ قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کسی طرح کا شک نہیں اور

اَنَّ

ف۱ یہ آدمی کی پیدائش کا سلسلہ ہو کر مٹی سے انسان کی غذا پیدا ہوتی ہے وہ اس کو کھاتا ہے اس سے خون وغیرہ چیزیں بنتیں از انجملہ منی پھر مرد کی منی عورت کے رحم میں پڑتی اور اس میں آہستہ آہستہ گاڑھا پن آتا جاتا ہے پہلے خون کا لوتھڑا سا بنتا پھر زیادہ بستہ ہو کر بوٹی سا ہو جاتا اس درجے میں پہنچ کر صورتوں کا اختلاف ہوتا ہے اور بچے بچے کا کہ کوئی پوری مدت میں پیدا ہوتا ہے کوئی مدت سے پہلے کسی کی جسمانی بناوٹ کامل اور معمولی ہوتی ہے اور کسی کی ناقص اور غیر معمولی ۱۲

منزل ۴

ف۲ نکمی عمر کی طرف لوٹا کر لانے کے یہ معنے ہیں کہ ابتدائے ولادت میں انسان کی تمام جسمانی اور روحانی قوتیں ضعیف ہوتی ہیں پھر وہ بتدریج توانا ہوتا جاتا ہے پھر عمر کے ایک درجے کو پہنچ کر جس کو سن وقوف کہتے ہیں اس کی ترقی ٹھہر جاتی ہے پھر اس کی قوتوں میں تنزل اور انحطاط ہونے لگتا ہے ۱۲



أَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ

اس لئے کہ جو لوگ قبروں میں (گڑے پڑے) ہیں (قیامت میں) اللہ اُن کو (ضرور) اٹھائے گا اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کو خدا کی نسبت

بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ○ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ

(ذاتی) علم ہی اور نہ (اُس کے پاس) کسی طرح کی ہدایت اور نہ کوئی کتاب جو (اُس کو راہِ حق) دکھائے (اور اس پر بھی) اینٹھا ہوا خدا (کے رستے) سے بہکانے

اللّٰهِ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ

ایسے (نابکار) کی (سزا) دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور قیامت کے دن (بھی) ہم اُس کو عذاب دوزخ (کا مزہ) چکھائیں گے

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ وَمِنَ

(اور اُس سے کہیں گے کہ) یہ (تیرے) اُن (اعمالِ بد) کا بدلہ ہے جو تو نے پہلے اپنے ہاتھوں (زادِ آخرت بنا کر) بھیجے تھے ورنہ خدا تو (اپنے) بندوں پر ذرہ

النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِطْمَاَنَّ بِهٖ وَ

لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی عبادت (تو) کرتا ہے (مگر) کنارے (کنارے) کھڑا ہو کر اگر اُس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اُس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور

اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

اگر اُس پر کوئی مصیبت آ پڑی تو جدھر سے آیا تھا اُلٹا اُدھر ہی کو لوٹ گیا اس نے دنیا (بھی) کھوئی اور آخرت (بھی)

ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ○ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ

صریح گھاٹا یہی (کہلاتا) ہے۔ خدا کے سوا اُن چیزوں کو (اپنی حاجت روائی کے لئے) بلاتا ہے جو نہ اُس کو نقصان ہی پہنچا سکتی ہیں

وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ○ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗ اَقْرَبُ

اور نہ اُس کو نفع ہی پہنچا سکتی ہیں پرلے درجے کی گمراہی یہی (کہلاتی) ہے اُن چیزوں کو (اپنی حاجت روائی کے لئے) بلاتا ہے جن کے فائدے

مِنْ نَّفْعِهٖ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ○ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ

کچھ شک نہیں کہ ایسا کارساز بھی بُرا اور کچھ شک نہیں کہ ایسا رفیق بھی بُرا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ

جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کئے کچھ شک نہیں اُن کو (آخرت میں) اللہ (بہشت کے ایسے) باغوں میں (لے جا) داخل

اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ○ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا

اللہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ جو شخص (حالتِ مایوسی مرض کی نسبت ایسا) گمان (بد) رکھتا ہو کہ خدا دنیا

وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ

اور آخرت میں اُس کی مدد کرے ہی گا نہیں اُس کو چاہئے کہ اُوپر کی طرف ایک رستی تانے (اور اپنے گلے میں پھانسی لگائے اور) پھر (زمین سے اپنا) تعلق (منقطع) کرے

كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ○ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

(اُس کی) یہ تدبیر جس کی وجہ سے ناخوش تھا رفع ہوئی یا نہیں اور جیسا کہ یہ قرآن ہے ایسا ہی ہم نے اس کو اتارا ہے کہ اس میں کھلی کھلی دلیلیں (ہیں) اور اللہ جس کو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ جھوٹے معبودوں کی عبادت سے فائدہ تو کبھی کچھ ہوتا نہیں کیونکہ اُن کو فائدہ پہنچانے کی قدرت نہیں ہاں نقصان وہ دنیا میں بھی ہوا اس لئے ہم کہتے کہ مرتے کے ساتھ حقیقت معلوم ہو جائے گی اور اُس کا وقت بھی کچھ دُور نہیں موت سر پر کھڑی ہے یا یہ معنی ہوں کہ جن کے فائدے سے اُن کا نقصان زیادہ تر قریب (قیامت قریب ہے) ۱۲

ف۲ پہلے سے بت پرستوں پر یہ اعتراض چلا آ رہا ہے کہ یہ لوگ اپنی حاجت روائی کے لئے بتوں کو پکارتے ہیں اور وہ اِن کو نفع نقصان کچھ بھی نہیں پہنچا سکتے لیکن کوئی کٹ حجت آدمی ایسی بدگمانی خدا کی شان میں بھی کر سکتا ہے کیونکہ دنیا کے سارے کام آدمی کی مرضی کے مطابق نہیں چلتے اس کا جواب خدا یوں دیتا ہے کہ اس بدگمان آدمی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمارے ارادے کو اپنے ارادے کا محکوم بنانا چاہتا ہے کہ جو وہ کہا کرے ہم کر دیا کریں لیکن یہ ہم کرنے والے نہیں اگرچہ معترض اپنے تئیں ہلاک ہی کیوں نہ کر ڈالے اگر ہم اپنے ارادے کو لوگوں کے ارادوں کا ماتحت کر دیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو شریکِ خدائی بنا دیں یہ دونوں بہت محال ہی باتیں ہیں بت وہ تو بُرا بھلا کچھ کر ہی نہیں سکتے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن کسی مصلحت سے اور اپنی مرضی سے لوگوں کی خواہش کے مطابق بعض کام نہیں کرتے بت نہیں کرتے اس واسطے کہ کر نہیں سکتے ہم نہیں کرتے اس واسطے کہ کرنا نہیں چاہتے اور کیوں نہیں کرنا چاہتے یہ ہماری خوشی تمہارا اس پر کچھ زور نہیں ۱۲

مَنْ يُّرِيْدُ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِيْنَ وَالنَّصٰرٰى

جس کو چاہے (اپنے ذریعے سے) ہدایت دے۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں (یعنی مسلمان) اور جو یہودی ہیں اور صابی ف اور نصاریٰ

وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّ

اور مجوس (یعنی آتش پرست) اور مشرکین قیامت کے دن ان (سب) کے درمیان اللہ (ان کے اختلافات کا) فیصلہ کر دے گا (اور)

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

اللہ (لوگوں کی) سب باتوں کو دیکھ رہا ہے۔ (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جو (مخلوق) آسمانوں میں ہے

وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَ

اور جو (مخلوق) زمین میں ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور

الدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ

چارپائے (سب ہی) تو خدا کے آگے سرنگوں ہیں اور بہت سے آدمی (بھی) اور (آدمیوں میں) بہت سے (ایسے بھی) ہیں جن پر (نافرمانی کی

يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ○ هٰذٰنِ

جس کو خدا ذلیل کرے تو (پھر) کوئی اُس کو عزت دینے والا نہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے (دنیا میں) یہ دو (فریق) ہیں

خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ

ایک دوسرے کے مخالف (اور) آپس میں اپنے پروردگار کے بارے میں جھگڑتے ہیں (ایک فریق خدا کو مانتا ہے اور ایک نہیں مانتا) تو جو لوگ (خدا کو)

نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ○ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ

(اور وہ اُن کو دوزخ میں پہنائے جائیں گے (اور) اُن کے سروں پر جلتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا (جس کی گرمی) سے جو کچھ اُن کے پیٹ میں ہے (یعنی انتڑیاں وغیرہ)

وَالْجُلُوْدُ ○ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ○ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا

اور کھالیں (سب) گل جائیں گی۔ اور اُن کے (مارنے کے) لیے لوہے کے گرز ہوں گے (جن سے اُن کی کوباری کی جائے گی)۔ (اور دوزخ کے اندر) گھٹ گھٹ کے

مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۤ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ○ اِنَّ اللّٰهَ

اُس سے نکلنا چاہیں گے تو اُسی میں پھر دھکیل دیئے جائیں گے اور (اُن کو حکم دیا جائے گا کہ) جلنے کے عذاب (کے مزے) چکھتے رہو

يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اُن کو خدا بہشت کے باغوں میں داخل کرے گا جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ○

(اور) وہاں اُن کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور (ہار وغیرہ کی صورت میں) موتی اور وہاں اُن کا (معمولی) لباس بھی ریشمی ہوگا

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ښ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ○ اِنَّ

اور (سب آسائشیں اُن کو اس لیے ملیں گی کہ دنیا میں) اُن کو پاکیزہ بات (یعنی کلمۂ طیبہ کے اعتقاد) کی ہدایت دی گئی تھی اور اُن کو (خدائے) حمید کا رستہ دکھایا گیا تھا

ف صابی کی نسبت کہ وہ کون لوگ تھے اور کیا عقیدہ رکھتے تھے پہلے پارے کے آٹھویں رکوع کا حاشیہ دیکھو ۱۲

السجدة

منزل ۴

ع ۲/۹

الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي

جو لوگ کفر کرتے اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکتے اور مسجد حرام ف۱ (میں جانے) سے (مانع آتے)

جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ

جس کو ہم نے یکساں (بلا امتیاز سب) آدمیوں کے لئے (معبد) قرار دیا ہے وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر کے (ان روکنے والوں کو) اور جو

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ

ہم (آخرت میں) عذاب دردناک (کا مزہ) چکھائیں گے۔ اور (اے پیغمبر وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ابراہیم (کی عبادت) کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کی

أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَ

کہ ہمارے ساتھ کسی چیز کو شریک (خدائی) نہ کرنا اور ہمارے (اس) گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام اور

الرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَ

رکوع (اور) سجدہ کرنے والوں (یعنی نمازیوں) کے لئے صاف ستھرا رکھنا۔ اور لوگوں میں حج کے لئے پکار دو کہ لوگ تمہاری طرف (دوڑے چلے) آئیں پیدل

عَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ

ہر طرح کی دبلی سواریوں پر جو ہر راہ دور (دراز) سے آتی ہوں (سوار ہوں گے) (اور اس سفر سے اُن کا مقصود یہ ہوگا) کہ اپنے فائدے

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ

اور (نیز) خدا نے جو مویشی چارپائے اُن کو دیئے ہیں (اُن) خاص دنوں میں (اُن کی قربانی کرتے وقت) اُن پر خدا کا نام لیں ف۲

الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوا

تو (لوگو!) قربانی (کے گوشت میں) سے (آپ بھی) کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو (بھی) کھلاؤ۔ پھر (لوگوں کو) چاہیئے کہ (قربانی کے) پیچھے

تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ذَٰلِكَ

اپنا میل کچیل (جو احرام کے دنوں میں بدن پر جم گیا ہوگا) اُتار دیں اور اپنی منتیں پوری کریں اور (منتظم) قدیم (یعنی) خانہ کعبہ کا طواف (بھی)

وَمَن يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِندَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ

اور (اس کے علاوہ) جو شخص خدا کی (قرار دی ہوئی) تمام قابل ادب چیزوں کی تعظیم کرے تو یہ اُس کے پروردگار کے ہاں اُس کے حق میں بہتر ہے ف۳

الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَ

اُن چیزوں کے سوا جو تم کو (قرآن سے) پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (یعنی مردار اور خنزیر وغیرہ باقی) سب چارپائے تمہارے لئے حلال ہیں اور (اے دین

اجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَن يُشْرِكْ

(نیز) جھوٹی بات کے کہنے سے بچتے رہو (بس) ایک اللہ کے (ہو رہو) اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک کرو اور جو (کسی کو)

بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ

خدا کا شریک بنائے تو (اُس کا حال ایسا ہے) کہ جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (یا تو) اُس کو (راہ میں) شکاری پرندے اُچک لے جائیں یا اُس کو ہوا

ف۱ مسجد حرام یعنی مسجد محترم وہ مسجد جس میں خانہ کعبہ ہے ۱۲

ف۲ خاص دنوں سے قربانی کے تین دن مراد ہیں حج کی رسم اسلام سے پہلے بھی تھی مگر اس میں بہت سی خرابیاں اور بیہودگیاں داخل ہو گئی تھیں اسلام نے حج کو خرابیوں اور بیہودگیوں سے پاک کرکے اُس کو عبادت کا خاص رنگ دیا اور قربانی بھی ایک طرح کی عبادت تھی تو مطلب یہ کہ لوگ عبادت کی طرز پر خانہ کعبہ کا حج بھی کریں گے اور چونکہ موسم حج میں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے لین دین سے فائدہ بھی خاص ہے ۱۲

منزل ۴

ف۳ قربانی اور طواف کے علاوہ اور جو ارکان حج میں ان کی طرف اشارہ ہے ۱۲

ف احرام کے متعلق پارہ سیقول ع ۸ کا فائدہ دیکھو ۱۲

فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى

کسی دُور جگہ لے جا کر ڈال دے گی ف۱ (ایک بات) یہ ہوئی اور (اس کے علاوہ) جو شخص ان چیزوں کا ادب ملحوظ رکھے گا جو خدا کے نام کی کی گئی ہیں (یعنی قربانی کے جانوروں کا) تو یہ (فعل) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے

الْقُلُوبِ ۝ لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ

ان (چارپایوں) میں ایک وقت خاص تک تم لوگوں کے (لئے) فائدے ہیں پھر (جب تم نے اُن کو قربانی کے لئے نام کر دیا تو) معبد (یعنی) قدیم (یعنی) خانہ کعبہ کے پاس

الْعَتِيقِ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ

اور ہر ایک اُمت کے لئے ہم نے قربانی قرار دی تھی تاکہ خدا نے جو اُن کو مویشی چارپائے دے رکھے ہیں (قربانی کرتے وقت)

مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَ

اُن پر خدا کا نام لیں سو (لوگو!) تم سب کا خدا (وہی) خدائے واحد ہے تو اُسی کے فرماں بردار بنو اور

بَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ

(اے پیغمبر) عاجزی کرنے والے بندوں کو (جنت کی) خوش خبری سنا دو (جو) ایسے (نیک ہیں) کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے اُن کے دل لرز اٹھتے ہیں اور جو

عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ وَالْبُدْنَ

مصیبت اُن پر آ پڑے اُس پر صبر کرتے اور نماز پڑھتے اور جو ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اور (مسلمانو!)

جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ

ہم نے تمہارے لئے قربانی کے اُونٹوں کو بھی اُن (قابل ادب) چیزوں میں قرار دیا ہے جو خدا کے ساتھ نامزد کی جاتی ہیں اُن میں تمہارے لئے (بہت سے فائدے ہیں)

عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ

اُن کو کھڑا رکھ کر ف۳ ذبح کرو اور ذبح کرتے وقت) اُن پر خدا کا نام لو پھر جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں (اور ٹھنڈے ہو جائیں) تو اُن میں سے (آپ بھی) کھاؤ اور

وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ لَن يَنَالَ

اور گدائی پیشہ (سب طرح کے محتاجوں) کو کھلاؤ ہم نے یوں ان (جانوروں) کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ تم (ہمارا) شکر کرو

اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ

خدا تک نہ تو اُن کے گوشت ہی پہنچتے ہیں اور نہ اِن کے خون بلکہ اُس تک تمہاری پرہیزگاری (اور فرماں برداری) پہنچتی ہے خدا نے اِن کو یوں

سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ اللَّهَ

تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ اُس نے جو (احکام حج تعلیم کر کے) تم کو (دین کا) رستہ دکھایا ہے تو (اُس کے) اس (احسان) کے بدلے میں اُس کی بڑائی

يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ۝ أُذِنَ

مسلمانوں (کے دشمنوں) کو اُن سے ہٹاتا رہتا ہے بے شک اللہ کسی دغاباز ناشکر کو پسند نہیں کرتا

لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝

جن (مسلمانوں) سے (کافر) لڑتے ہیں (اب) اِن کو (بھی اِن کافروں سے لڑنے کی) اجازت ہے اس واسطے کہ اُن پر ظلم ہو رہا ہے اور کچھ شک و شبہ نہیں اللہ

ع ۸ ۴

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اُس کا انجام ہی ہلاکت کسی طرح سے بھی ہو ۱۲ ف۲ جانوروں سے اور از انجملہ اُونٹوں کے فائدے سب کو معلوم ہیں اُن کا دُودھ پیا جاتا اور دُودھ سے گھی اور مکھن اور انواع اقسام کی مزے دار چیزیں بنائی جاتیں منزل ۴ وہ لادنے اور سواری اور زمین جوتنے کے کام آتے ہیں اُن کی کھال اور بال اور ہڈی کوئی چیز بے کار نہیں ۱۲ ف۳ اونٹ کو کھڑا کر کے ذبح کیا جاتا ہے اس میں ذبح کرنے والوں کے لئے آسانی ہے اور خود اونٹ کے لئے بھی ۱۲

ع ۵ ۱۲ الثلثة

ف۱ قربانی کے ادب سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی جانور قربانی کے لئے نامزد کر دیا گیا تو نذر خدا سمجھ کر اُس کی خدمت کرے اُس کے چارے اور پانی کی خبر رکھے اور اُس سے سواری اور لادنے کا کام نہ لے ۱۲



الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ

(یہ وہ مظلوم لوگ ہیں) جو (بے چارے) صرف اتنی بات کے کہنے پر کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے ناحق (ناروا) اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ

اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے (کے ہاتھ) سے نہ ہٹواتا رہتا تو (نصاریٰ کے) صومعے اور گرجے

وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ

اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں کثرت سے خدا کا نام لیا جاتا ہے کبھی کے ڈھائے جا چکے ہوتے ف۱ اور جو اللہ کی مدد

مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ

کرتا ہے خدا اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔ کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ زبردست (اور سب پر) غالب ہے۔ یہ لوگ (یعنی شروع شروع کے مسلمان ہیں تو مظلوم لیکن) اگر (حاکم وقت بنا کر) ہم زمین میں

أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ

تو (اچھے ہی اچھے کام کریں گے یعنی) نمازیں پڑھیں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور (لوگوں کو) اچھے کام کے لیے کہیں گے اور برے کاموں سے منع کریں گے

الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ

اور سب چیزوں کا انجام کار تو خدا ہی کے اختیار میں ہے ف۲ اور (اے پیغمبر) اگر یہ کافر تم کو جھٹلاتے ہیں تو

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ ۝ وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ لُوطٍ ۝

ان سے پہلے نوح (کی امت) کے لوگ اور عاد اور ثمود اور ابراہیم (کی امت) کے لوگ اور لوط (کی امت) کے لوگ

وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكُذِّبَ مُوسَىٰ فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ

اور مدین کے رہنے والے (سب ہی اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں اور (نیز) موسیٰ بھی جھٹلائے جا چکے ہیں تو ہم نے (چند روز تک) کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا

فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ فَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ

سو (تم نے دیکھا کہ) ہماری خفگی کیسی (بلا کی خفگی) تھی غرض کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر مارا اور وہ نافرمان تھیں

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ ۝

پس اب وہ (ایسی) اجڑی پڑی ہیں کہ ان کی دیواریں اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں ف۳ اور (کتنے) کنوئیں بے کار (پڑے ہیں) اور (کتنے بچے) محل (ویران پڑے ہیں)

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ

کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے) تو ان کے ایسے دل ہوتے کہ ان کے ذریعے سے (انجام کار کو) سمجھتے اور (ان کے)

آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِنْ تَعْمَى

ایسے کان (ہوتے) کہ ان کے ذریعے سے (نصیحت کی بات) سنتے بات یہ ہے کہ کچھ آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ

الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ

دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔ اور (اے پیغمبر یہ لوگ) تم سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں اور

ف۱ عیسائیوں میں جو لوگ راہب یعنی تارک دنیا ہوتے ہیں وہ پہاڑوں یا جنگلوں میں عبادت کے لیے رہ پڑتے ہیں ان لوگوں کے رہنے کی جگہ کو صومعہ کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ دین کی حمایت میں لڑنے کی اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ بے دین لوگ آثار دینداری کو مٹا نہ سکیں۔

ف۲ اس آیت سے اس بات کا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو مسلمانوں کے پاؤں جمانے منظور ہیں اور وہ اپنے اس ارادے کو پورا کر کے رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ف۳ مکان کے گرنے کا اکثر یہ قاعدہ ہے کہ کمزور ہو کر پہلے چھت گرتی ہے اور دیواریں کھڑی رہ جاتی ہیں پھر آخر کار اوپر سے وہ بھی گر پڑتی ہیں۔

یخلف

ف اسلامی عقیدے کے متعلق یہ ایک بڑی ضروری بات ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پیغمبر کو علم غیب نہیں دیا گیا اور جو لوگ علم غیب کو لوازم پیغمبری سمجھتے ہیں وہ

يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۚ وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ

خدا تو کبھی اپنا وعدہ خلاف کرنے کا نہیں اور کچھ شک نہیں کہ تمھارے پروردگار کے ہاں تم لوگوں کی گنتی کے مطابق ہزار برس کے برابر ایک دن ہے

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ

اور بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہم نے (چند روز) مہلت دی اور وہ نافرمان تھیں پھر (آخر کار) ہم نے ان کو دھر پکڑا اور (سب ہی کو)

الْمَصِيرُ ۝ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ فَالَّذِينَ

ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ لوگو! میں تو تم کو کھلم کھلا (عذاب سے) ڈرانے والا ہوں اور بس پھر جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ

ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (اس کے صلے میں) ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی اور جو لوگ

سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن

ہماری آیتوں کے ساتھ برابر جتائی کرتے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں اور (اے پیغمبر) ہم نے تم سے

قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ

پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا اور نہ کوئی ایسا نبی کہ اس کو یہ معاملہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اس نے (اپنی طرف سے کسی بات کی) تمنا کی شیطان نے اس کی تمنا میں (وسوسہ) ڈال دیا

فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

پھر (آخر کار) خدا نے وسوسۂ شیطانی کو دور کر دیا اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیا اور اللہ (سب کے حال سے) واقف

حَكِيمٌ ۝ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم

(اور) حکمت والا ہے ف (ایسے معاملات میں منظور خدا یہ تھا) کہ اس (وسوسے) کو جو شیطان نے ڈالا ان لوگوں کی آزمائش کا ذریعہ ٹھہرائے

مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝

(جن کے دلوں میں) بدعقیدگی کا مرض ہے اور ان کے دل سخت ہیں اور کچھ شک نہیں کہ (یہ) ظالم (یعنی کافر) تو پرلے درجے کی مخالفت میں (پڑے) ہیں

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ

اور (اے پیغمبر ایسے معاملات میں خدا کو) یہ منظور رہا ہے کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ یہی برحق ہے اور تمھارے پروردگار کی

فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ صِرَاطٍ

اور ان کے دل خدا کے آگے گڑگڑانے لگیں اور جو لوگ ایمان لائے ہیں کچھ شک نہیں کہ خدا ان کو سیدھا

مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ

رستہ دکھا رہا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں (پڑے) رہیں گے یہاں تک

السَّاعَةُ بَغْتَةً أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ ۝ الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ

کہ قیامت یکایک ان کے سر پر آ موجود ہو یا (یوں کہو کہ ایک بڑے) منحوس دن کا عذاب ان پر آ نازل ہو ف (کہ) حکومت اس دن

غلطی پر ہیں پیغمبر اسی قدر علم غیب رکھ سکتے ہیں جو ان پر خدا کسی مصلحت سے ظاہر کرے ورنہ جس طرح اور لوگ منصوبے بنایا کرتے ہیں بہ تقاضائے بشریت پیغمبر بھی بہت سی آرزوئیں کرتے رہتے ہیں ان میں سے بعض پوری ہوتی ہیں اور بعض نہیں اور اگر پیغمبر کی کوئی آرزو پوری نہیں ہوئی بعض لوگ ان کی پیغمبری میں شبہ کرنے لگے ہیں حالانکہ ان کی اپنی غلطی ہے کہ انھوں نے پیغمبری کے مفہوم کو ٹھیک نہیں سمجھا ایسے اتفاقات ہمارے پیغمبر صاحب کو بھی پیش آئے وہ بھی ہم لوگوں کی طرح واقعات آیندہ کے جاننے سے بے خبر رہے تھے ناموں اور دوسرے اتفاقات سے فال نیک لیا کرتے تھے اور اکثر اصحاب سے پوچھا کرتے تھے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو اور خود بھی خواب دیکھا کرتے تھے خوابوں کی تعبیریں دیا کرتے تھے تعبیروں میں کبھی غلطی بھی ہو جاتی تھی جیسا کچھ اور ہوا کچھ اس کی وجہ سے جن لوگوں کے عقیدے متزلزل ہوتے تھے وہ رسالت کی طرف سے شک کرنے لگتے مثلاً پیغمبر صاحب نے ہجرت سے پہلے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ چھوڑ کر ایسی بستی میں چلا گیا رہا ہوں جس میں کھجور کے درخت کثرت سے ہیں آپ نے خیال کیا کہ عجب نہیں وہ بستی ہجر یا یمامہ ہو اور وہ نکلا مدینہ یکن یہ پیغمبر صاحب کا ذاتی خیال تھا نہ وحی آسمانی اگر اس کے خلاف واقع ہوا تو اس سے پیغمبری میں کیا خلل آ سکتا ہے یہ بڑا نازک تفرقہ ہے اور مسلمان عموماً اس میں بہک جاتے ہیں جن پیغمبروں کو اپنے نزدیک بزرگ سمجھ لیتے ہیں ان کی نسبت بھی علم غیب الٰہی کا عقیدہ کر لیتے ہیں اس مطلب کو پیش نظر رکھ کر وما ارسلنا من قبلک سے کر آخر رکوع تک کی آیتوں کے مطلب کو منطبق کر لو تو اچھی طرح سمجھ میں آ جائے گا

پیغمبر کے ذاتی خیال کو جس کے خلاف واقع ہوا وسوسۂ شیطانی سے تعبیر کیا ہے اور وحی کو آیات الٰہی سے جب پیغمبر کا ذاتی خیال ٹھیک نہ اترا اسی سے تو وحی کی اور مضبوطی ہوئی کیونکہ وحی کے خلاف نہ کبھی ہوا اور نہ ہو سکتا ہے ١٢ ف٢ عقیم کے لفظی معنے ہیں بانجھ یعنی وہ عورت جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اور محاورۂ عرب میں اس منحوس دن کو بھی عقیم بول دیتے ہیں جس میں خلاف مراد واقعات پیش آتے رہیں چنانچہ اسی خیال سے ہم نے لازم معنے منحوس کے اختیار کر لیے ہیں منحوس دن سے یا تو روز قیامت مراد ہو گا جیسا ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے یا شاید روز بدر یا قحط سالی کی طرف اشارہ ہو کہ جنگ بدر



لِلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِي جَنّٰتِ النَّعِيمِ ○

خدا (ہی) کی ہوگی وہ لوگوں میں (ان کے باہمی اختلافات کا) فیصلہ کرے گا تو جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے وہ آرام (و) آسائش

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيٰتِنَا فَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○

اور جو انکار کرتے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی (وہ بدنصیب) ہیں جن کو ذلت کا عذاب ہوگا

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ

اور جن لوگوں نے خدا کی راہ میں وطن چھوڑے پھر شہید ہوگئے یا (اپنی موت سے) مر گئے

اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِينَ ○ لَيُدْخِلَنَّهُم

اللہ ان کو (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی دے گا اور کچھ شک و شبہ نہیں کہ خدا ہی (دوسرے) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے وہ ان کو

مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهُ ۗ وَإِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيمٌ حَلِيمٌ ○ ذٰلِكَ ۖ وَمَنْ عَاقَبَ

جسے خوش ہو جائیں گے اور کچھ شک نہیں کہ اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) بردبار ہے یہ (تو ہو چکا) اور جو شخص (دشمن کو) اتنی ہی

بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

تکلیف دے جتنا اس کو ستایا گیا تھا پھر (دشمن کی طرف سے) اس پر (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اس (مظلوم) کی خدا ضرور مدد کرے گا کچھ شک و شبہ نہیں

غَفُورٌ ○ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي

بخشنے والا ہے یہ (مدد جو اس مظلوم کو دی جائے گی) اس سبب سے ہے کہ اللہ (اپنی مرضی سے) رات کو دن میں داخل کرتا رہتا ہے اور دن کو

اللَّيْلِ وَأَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ○ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ

رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور (نیز) اس سبب سے کہ اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) دیکھتا ہے اور (نیز) یہ (مدد جو مظلوم کو دی جائے گی) اس سبب سے ہے کہ

مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○

جن (معبودوں) کو یہ منکر خدا کے سوا (اپنی حاجت براری کے لیے) پکارتے رہتے ہیں وہ (سر تا سر) لغو ہیں اور (نیز) اس سبب سے کہ اللہ عالی شان اور

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ

(اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے پھر (پانی برسنے کے پیچھے) زمین سرسبز ہو جاتی ہے بے شک

اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ○ لَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ اللّٰهَ

اللہ (بندوں کے حال پر) مہربان (اور ان کی ضرورتوں سے) آگاہ ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ

لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَ

بے نیاز (اور) سزاوار حمد (و ثنا) ہے (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ نے ان (تمام) چیزوں کو جو زمین میں ہیں تم لوگوں کے

الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى

(خاص کر) کشتی کو جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور (وہی) آسمان کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے مگر (وہ) اس کے حکم سے

ع ۹ ۱۴

ف۱ مطلب یہ کہ مسلمانوں کو کافر ہر طرح بڑی بڑی ایذائیں پہنچاتے ہیں مسلمانوں سے جہاں تک ہو سکا صبر ہے جب ذرا جان لگی تو بعض مواقع پر انتقام بھی لیا کافروں کو چاہیے کہ حد انتقام تک آ کے زیادتی نہ کریں کیونکہ حد انتقام تک بدلا تھا مگر کافروں نے پھر بھی مسلمانوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیا اور لگے زیادتیاں کرنے تو مسلمان مظلوم ہوئے اور خدا نے ان کی امداد کا وعدہ فرمایا اس جملہ منزل ۴ بشارت فتوحات کی ہے اور اس کی وجہ بیان کی ہے رات اور دن کی مثال سے کہ جو خدا رات اور دن کو گھٹاتا بڑھاتا ہے اور اجرام فلکی پر اس کی حکومت چلتی ہے اس کی قدرت کے آگے کافروں کا مغلوب اور مسلمانوں کا غالب کر دینا کیا چیز ہے رات ان ملکوں کی طرف اشارہ ہے جن پر کفر کی تاریکی چھائی ہوئی ہے یعنی کافروں کے قبضے میں ہیں اور دن سے مسلمانوں کی عملداری کی طرف اشارہ ہے ۱۲

ع ۱۵



الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ وَهُوَ

اس کے حکم سے (ابھی دھڑام سے گر پڑے) کچھ شک شبہ نہیں کہ اللہ آدمیوں پر بڑی شفقت رکھتا (اور) مہربان ہے اور (لوگو!) وہی

الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ

جس نے (اول بار) تم میں جان ڈالی پھر (وہی) تم کو مارتا ہے پھر (اسی طرح قیامت کے دن) تم کو جلائے گا (بھی) کچھ شک شبہ نہیں انسان بڑا ہی ناشکرا ہے

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ ۖ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ

(اے پیغمبر) ہم نے ہر ایک امت کے لیے (عبادت کے) طریقے قرار دیئے کہ وہ ان پر چلتے ہیں تو [illegible] ان لوگوں کو نہ چاہیے کہ اس طریقہ (اسلام)

وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنْ جَادَلُوكَ

اور تم اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلائے چلے جاؤ کچھ شک شبہ نہیں کہ تم سیدھے رستے پر ہو اور اگر (اس پر بھی یہ لوگ) تمہارے ساتھ جھگڑا کریں

فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تو (ان سے) کہہ دو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے (لوگو!) جن باتوں میں تم (دنیا میں) باہم اختلاف کرتے رہے ہو (قیامت کے دن) اللہ

فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ

تم میں ان جھگڑوں کا فیصلہ کر دے گا۔ (اے پیغمبر) کیا تم نہیں جانتے کہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اللہ اس سے (بخوبی) واقف ہے

وَالْأَرْضِ ۗ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَ

(اس میں کچھ) شک نہیں کہ یہ (سب باتیں) کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی موجود) ہیں (اور اس میں بھی کچھ) شک نہیں کہ [illegible]

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ

(کافر) خدا کے سوا ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے لیے نہ تو خدا ہی نے کوئی سند اتاری ہے اور نہ ان (ہی) کے پاس

بِهِ عِلْمٌ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ۝ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ

اس کی کوئی عقلی دلیل ہے اور (قیامت میں ایسے) بے انصافوں کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا اور (اے پیغمبر) جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۖ يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ

تو تم (ان) منکروں کے چہروں میں ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں ان پر لپک

يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا ۗ قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكُمُ ۗ النَّارُ وَعَدَهَا

(اے پیغمبر) تم (ان سے) کہو کہ اس سے بھی بدتر تمہیں (ایک چیز) بتاؤں (وہ سنو وہ) دوزخ ہے جس کا وعدہ

اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ

خدا منکروں سے کر چکا ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے

فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا

تو اس کو کان لگا کر سنو کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکتے

ف علم ہیأۃ کے عالموں کو تحقیق ہوا ہے کہ چاند تو خیر ہماری زمین سے چھوٹا ہے مگر دوسرے اجرام فلکی یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے ستارے جو ٹمٹماتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ہیں لاکھوں کروروں کوس دور اور بجائے خود ایک جہان ہیں اور ہماری زمین ان کے مقابلے میں کسی بڑی جیسے بڑی گول کے مقابلے میں

منزل ۴

رائی کا دانہ یا اس سے بھی کم یہ سب اجرام فلکی پڑے چکر کھا رہے ہیں اور ایسے انتظام کے ساتھ گھوم رہے ہیں کہ ایک دوسرے سے ٹکرانے نہیں پاتے کبھی کبھی نجومی بیٹھے بیٹھے ڈرا دیا کرتے ہیں کہ فلاں ستارہ زمین کے ایسے پاس سے ہو کر گزرے گا کہ شاید زمین سے ٹکرا جائے مگر قیامت آئے گی تو یہی کچھ ہوگا ۱۲

ع ٩



وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ

اگرچہ اُس کے (پیدا کرنے کے) لئے (سب کے سب) اکٹھے (کیوں نہ) ہو جائیں اور اگر مکھی اُن سے کچھ چھین کر لے جائے تو اُس کو اُس سے چھڑا نہیں سکتے (ایسے) بودے ہیں

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

(کیسے) بودی وہ (پوجنے والے) اور (کیسے بودی) جس کو پوجا جاتا ہے ف ان لوگوں نے خدا کی جیسی قدر جاننی چاہیے تھی نہیں جانی (ورنہ) اللہ تو

لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ

بڑا زبردست (سب پر) غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے (بعض کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے) انتخاب فرما لیتا ہے اور (اسی طرح بعض کو) آدمیوں میں سے بھی

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

بیشک اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کا حال) دیکھتا ہے۔ وہ (ان کے) اگلے اور ان کے پچھلے (سب) حالات جانتا ہے اور سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر ہے

الْأُمُورُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا

مسلمانو (خدا کی جناب میں) رکوع کرو اور سجدے کرو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور

الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۩ ۝ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

نیکی کرتے رہو تاکہ تم (آخر کار) اپنی مراد کو پہنچو اور اللہ (کی راہ) میں کوشش کرو جیسا کہ اس کی راہ میں کوشش کرنے کا حق ہے اسی نے تم کو (دنیا کی)

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ

اور دین (کے بارے) میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی (تمہارے لئے یہی) دین (تجویز کیا جو) تمہارے باپ ابراہیم کا (تھا) اسی (خدا) نے (اگلی کتابوں)

الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَ

مسلمان رکھا (یعنی فرمانبردار بندے) اور اس (قرآن) میں (بھی) تاکہ رسول تمہارے مقابلے میں گواہ ہوں اور

تَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا

تم (دوسرے) لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو تو نمازیں پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ ہی کا سہارا پکڑو

بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

(وہی) تمہارا کارساز ہے تو (کیا ہی) اچھا کارساز ہے اور (کیا ہی) اچھا مددگار ف

سُورَةُ الْمُؤْمِنُونَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَثَمَانِ عَشْرَةَ آيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ مومنون مکے میں اتری اور اس کی ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں اور چھ رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم کرنے والا مہربان (ہے)

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ

ایمان والے (اپنی مراد کو) پہنچ گئے (اور یہ) وہ (لوگ ہیں) جو اپنی نمازیں

خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ

عاجزی کرتے اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے اور وہ جو زکوٰۃ

فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ

دیا کرتے ۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ۔ مگر اپنی بیبیوں

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ

یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان میں) ان پر کچھ الزام نہیں ۔ لیکن جو اس کے علاوہ طلبگار ہوں

ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

تو وہی لوگ حد (شرع) سے باہر نکلے ہوئے ہیں ۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس

رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ

لحوظ رکھتے ۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں ۔ یہی لوگ (آدم کے اصلی)

الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَلَقَدْ

وارث ہیں ۔ جو بہشت بریں کی میراث پائیں گے ف (اور) وہ اس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اور ہم نے

خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي

انسان کو مٹی کے ست سے بنایا ۔ پھر ہم ہی نے اس کو حفاظت کی جگہ (یعنی عورت کے رحم میں) نطفہ

قَرَارٍ مَكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

بنا کر رکھا ۔ پھر ہم ہی نے نطفے کا لوتھڑا بنایا ۔ پھر ہم ہی نے لوتھڑے کی بندھی بوٹی بنائی

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا

پھر ہم ہی نے بندھی بوٹی کی ہڈیاں بنائیں پھر ہم ہی نے ہڈیوں پر گوشت مڑھا پھر (آخر کار) ہم ہی نے اس کو (گویا بالکل) دوسری

آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ

تو (سبحان اللہ) خدا بڑا ہی بابرکت ہے جو (سب) بنانے والوں میں بہتر (بنانے والا) ہے ف۲ پھر (لوگو!) اس کے بعد تم (سب) کو

لَمَيِّتُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

مرنا ہے ۔ پھر قیامت کے دن تم (سب) اٹھا کھڑے کیے جاؤ گے ۔ اور ہم ہی نے

فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ۝ وَأَنْزَلْنَا

تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور پیدا کرنے (کے ہنر) میں ہم کچھ اناڑی نہ تھے ف۳ ۔ اور ہم ہی نے

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ

ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین میں (جمع کرکے) ٹھہرائے رکھا اور ہم اس (پانی) کے (اڑا لے جانے) پر

لَقَادِرُونَ ۝ فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا

قادر ہیں ۔ پھر اس (پانی) کے ذریعے سے ہم نے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنا کھڑے کیے کہ تمہارے لیے

ف۱ خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرکے ان کو رہنے کے لیے بہشت دے دی تھی پھر آدم سے ایک قصور سرزد ہوا کہ انہوں نے درخت ممنوع کا پھل کھا لیا تو خدا نے ان کو بہشت سے نکال دیا مگر آدم کی جائیداد ضبط نہیں کی بلکہ آدم کی توبہ و استغفار پر ان کی اولاد سے وعدہ کیا کہ دنیا میں نیک عمل کرو گے تو تم کو میراث پدری پر دخیل کر دیا جائے گا میراث کے ایک معنے تو یہ ہیں اور دوسری توجیہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نکلتی ہے کہ ہر ایک شخص کے لیے خدا نے دو گھر رکھے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں تو دوزخیوں کے جو گھر بہشت میں ہیں جنتی ان کے وارث قرار پائیں گے ان پر بھی قبضہ کر لیں گے ۱۲

ف۲ یہ منزل عام آدمیوں کی پیدائش کا مذکور ہے کہ اس کی ابتدا نطفے سے ہے اور نطفہ خلاصہ غذا اور غذا ہی مٹی کا خلاصہ جس سے حیوانات اور نباتات آدمی کے کھانے کی چیزیں ہیں پیدا ہوتی ہیں مٹی سے لے کر پیدا ہونے تک جو تصرفات ہوئے ہیں ان کو حقیقت میں آدمی سے کچھ مناسبت نہیں معلوم ہوتی نطفہ ہونے کی حالت میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آخر کار اس کا آدمی بن جائے گا دوسری خلقت کی صورت میں بنا کھڑا کرنے کے یہی معنے ہیں ۱۲

ف۳ قرآن میں لفظ طرائق ہے جس کا ترجمہ ہم نے آسمان کیا ہے اور بے شک طرائق سے مراد آسمان ہیں پھر عربی میں آسمانوں کو طرائق اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ اوپر تلے تہوں اور پرتوں کی طرح واقع ہیں یا اس وجہ سے کہ وہ فرشتوں اور ستاروں کے گزرگاہ ہیں ہم اپنی زبان میں کوئی ایسا لفظ نہیں پاتے جس سے وجہ تسمیہ بھی ظاہر ہو ۱۲



فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ

اُن میں بہت سے میوے (پیدا ہوتے) ہیں اور ان میں سے (بعض کو) تم کھاتے (بھی) ہو۔ اور (ہم ہی نے زیتون کا وہ) درخت (بھی پیدا کیا) جو

تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ ○ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً

(اور) کھانے والوں کے لیے (گویا) روغن اور سالن لیے ہوئے اُگتا ہے ف اور (لوگو!) تمہارے لیے چارپایوں میں بھی عبرت (کا مقام) ہے

نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ

کہ جو (مخلوق) اُن کے پیٹوں میں (بھری) ہوئی ہے اس میں سے ہم تم کو (دودھ) پلاتے ہیں اور (دودھ کے علاوہ) چارپایوں میں تمہارے لیے (اور بھی)

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

اور ان پر اور کشتیوں پر چڑھے (بھی) پھرتے ہو۔ اور البتہ ہم نے نوح کو ان کی قوم (کے لوگوں) کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا

فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ○

تو انھوں نے ان (لوگوں) سے کہا کہ بھائیو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيدُ

اس پر ان کی قوم کے سردار جو منکر تھے (آپس میں) لگے کہنے کہ یہ (بھی) بس تم ہی جیسا آدمی ہے (اور)

أَن يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً مَّا سَمِعْنَا

تم سے برتر بننا چاہتا ہے اور اگر خدا کو (پیغمبر ہی بھیجنا) منظور ہوتا تو فرشتوں کو اتارتا ہم نے تو

بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا

ایسی بات اپنے اگلے باپ دادوں میں (ہوتی) سُنی نہیں ہو نہ ہو بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے

بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ○ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ○ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ

سو ایک وقت (خاص) تک اس (کے انجام) کا انتظار کرو۔ نوح نے (خدا سے) دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار جیسا انھوں نے مجھ کو جھٹلایا ہے تو میری مدد کر

أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ

کہ ہمارے زیر نظر اور ہمارے ایما کے مطابق ایک کشتی بناؤ پھر جب ہمارا حکم (عذاب) آنے کو ہو اور

التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن

تنور (زمین سے پانی) اُبلنے لگے تو ناؤ میں ہر ایک (جاندار) میں سے (نر و مادہ) دو دو کا جوڑا بٹھا لو اور (ان کے ساتھ) اپنے گھر والوں کو

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُم

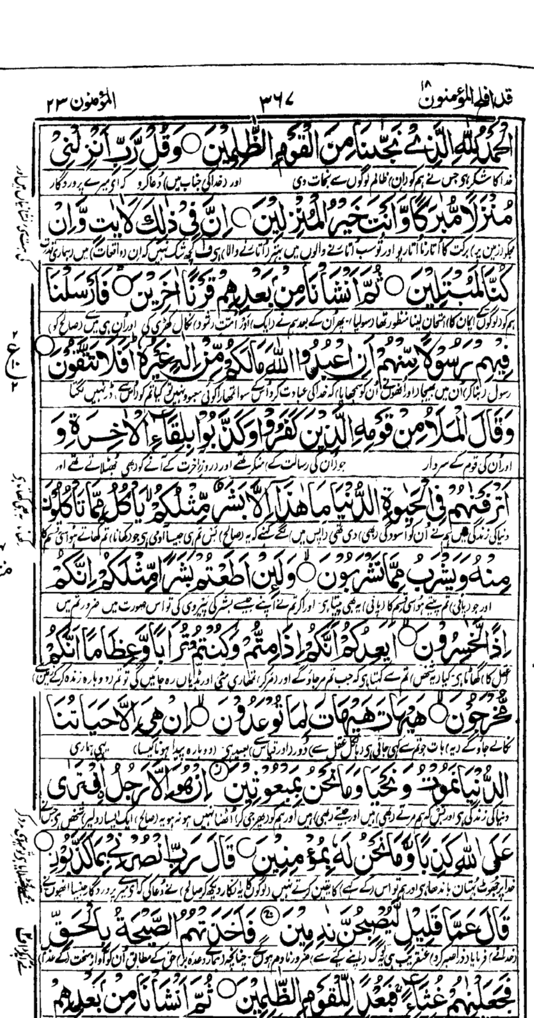
جن کی نسبت پہلے سے (غرق ہونے کا) حکم ہو چکا ہے (ان کو نہیں) اور جن لوگوں نے نافرمانیاں کی ہیں ان کے بارے میں ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا

مُّغْرَقُونَ ○ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ

(بہرحال) ڈوبنا ہے پھر جب تم اور تمہارے ہمراہی (سب اطمینان سے) کشتی میں بیٹھ لو تو کہو کہ

ع ۲۲

ف یہ کوہ طور جو مشہور ہے اس کا پورا نام طور سینا ہے اور اس میں زیتون کے درخت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں منزل ۴ روغن زیتون روغن اور سالن دونوں کا کام دیتا ہے اگر ذرے روغن زیتون میں ڈبو کر روٹی کھالو تو روٹی اور سالن کا مزہ دے ۱۲



الحمد لله الذي نجىنا من القوم الظلمين ○ وقل رب انزلني

خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دی اور (خدا کی جناب میں) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار

منزلا مبركا وانت خير المنزلين ○ ان في ذلك لايت وان

مجھ کو (زمین پر) برکت کا اتارنا اتاریو اور تو سب اتارنے والوں میں بہتر (اتارنے والا) ہے ف کچھ شک نہیں کہ ان (واقعات) میں (ہماری قدرت

كنا لمبتلين ○ ثم انشانا من بعدهم قرنا اخرين ○ فارسلنا

ہم کو (لوگوں کے ایمان کا) امتحان لینا منظور تھا (سو لیا) پھر ان کے بعد ہم نے (ایک) اور امت (ثمود) نکال کھڑی کی اور ان ہی میں (صالح کو)

فيهم رسولا منهم ان اعبدوا الله ما لكم من اله غيره افلا تتقون ○

رسول (بنا کر) ان میں بھیجا (اور انھوں نے ان کو سمجھایا) کہ خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم (اس سے) ڈرتے نہیں

ع ۲ ۱۰ ۲

وقال الملا من قومه الذين كفروا وكذبوا بلقاء الاخرة و

اور ان کی قوم کے سردار جو (ان کی رسالت سے) منکر تھے اور (روز) آخرت کے آنے کو بھی جھٹلاتے تھے اور

اترفنهم في الحيوة الدنيا ما هذا الا بشر مثلكم ياكل مما تاكلون

دنیا کی زندگی میں ہم نے ان کو آسودگی (بھی) دی تھی (وہ آپس میں) کہنے لگے کہ یہ (صالح) تو تم ہی جیسا آدمی ہے جو (کھانا) تم کھاتے ہو اسی قسم کا

منه ويشرب مما تشربون ○ ولئن اطعتم بشرا مثلكم انكم

اور جو (پانی) تم پیتے ہو اسی قسم کا (پانی) یہ بھی پیتا ہے ۔ اور اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو اس صورت میں ضرور تم میں

اذا لخسرون ○ ايعدكم انكم اذا متم وكنتم ترابا وعظاما انكم

عقل کا گھاٹا ہے کیا (یہ شخص) تم سے کہتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور (مر کر) تمہاری مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو تم (دوبارہ زندہ کر کے زمین سے)

مخرجون ○ هيهات هيهات لما توعدون ○ ان هي الا حياتنا

نکالے جاؤ گے (یہ) بات جو تم سے کہی جاتی ہے (بالکل عقل سے) دور (اور بہت) بعید ہے (دوبارہ پیدا ہونا کیسا) یہی ہماری

الدنيا نموت ونحيا وما نحن بمبعوثين ○ ان هو الا رجل افترى

دنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے (بھی) ہیں اور جیتے (بھی) ہیں اور ہم کو (پھر جی کر) اٹھنا نہیں ہے وہ (صالح) ایک ایسا دلیر شخص ہے جس نے

على الله كذبا وما نحن له بمؤمنين ○ قال رب انصرني بما كذبون ○

خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے اور ہم تو اس (کے کہنے) کا یقین کرنے والے نہیں (لوگوں کا یہ انکار دیکھ کر صالح نے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار جیسا انہوں نے

قال عما قليل ليصبحن ندمين ○ فاخذتهم الصيحة بالحق

(خدا نے) فرمایا (ذرا صبر کرو) عنقریب یہ لوگ (اپنے کیے سے) ضرور نادم ہوں گے ۔ چنانچہ (ہمارے وعدہ برحق کے مطابق) ان کو آواز سخت نے آ کر

فجعلنهم غثاء فبعدا للقوم الظلمين ○ ثم انشانا من بعدهم

اور ہم نے ان کو خس و خاشاک کی طرح پامال کر دیا پس ظالم لوگوں پر (خدا کی) لعنت ۔ پھر ان کے بعد ہم نے اور (بہت سی)

ف۱ یہاں اتارنے سے میزبانی مراد ہے یعنی نوح علیہ السلام کا مطلب تھا کہ اے خدا ہم زمین پر اترے ہیں تو تیرے ہی مہمان ہوں گے اور تو میزبان تو ہماری مہمانی اچھی طرح کیجیو یعنی فراغت سے کھانے پینے کو دیجیو یوں تو اور لوگ بھی میزبانی کرتے ہیں مگر تو ان سب سے بہتر حق میزبانی ادا کرنے والا یعنی روزی دینے والا ہے ۱۲ ف۲ ایک معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ان کو باستحقاق آواز سخت نے آ پکڑا یعنی یہ پکڑنا واجبی تھا اور وہ اس کے مستحق تھے ۱۲

منزل ۴

قُرُونًا آخَرِينَ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝

امتیں پیدا کیں کوئی امت اپنے وقت (مقرر) سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ (اس سے) پیچھے رہ سکتی ہے

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا جَاءَ أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَأَتْبَعْنَا

پھر ہم لگاتار اپنے پیغمبر بھیجتے رہے جب جب کسی امت کا رسول ان کے پاس آتا اس کو جھٹلاتے

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

تو ہم بھی ایک کے پیچھے ایک کو (ہلاک) کرتے گئے اور (نیست) نابود کر کے ہم نے ان کے افسانے بنا دیئے تو جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ۝ إِلَىٰ

پھر ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور دلیل ظاہر کے ساتھ ف

فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ۝ فَقَالُوا

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو وہ (سب) شیخی میں آگئے اور وہ تھے (بھی) سرکش لوگ (تو آپس میں) کہنے لگے

أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُمَا

کیا ہم ان دو شخصوں پر کہ وہ بھی ہمارے ہی جیسے (بشر) ہیں ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی (قوم کی) قوم ہماری خدمتگار ہے غرض ان لوگوں (نے ان کو جھٹلایا)

فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ۝ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝

تو (انجام یہ ہوا کہ) ہلاک کر دیئے گئے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات) (اس غرض سے) عنایت کی تھی کہ لوگ اس سے ہدایت پائیں

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور ان کی والدہ (مریم) کو (اپنی قدرت کی) نشانی بنایا اور ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر جو ٹھیرنے کے قابل اور

وَمَعِينٍ ۝ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي

شاداب بھی تھی (رہنے کا) پناہ دی ف (ہم نے اپنے تمام پیغمبروں سے بھی ارشاد کیا تھا کہ اے گروہ) پیغمبران ستھری چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو

بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۝ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ

جو عمل تم کرتے ہو میں ان (سب) سے واقف ہوں۔ اور یہ تمہارا (فرقہ) گروہ ہے (اور حقیقت میں سب کے سب) ایک ہی گروہ ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں

فَاتَّقُونِ ۝ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ

تو مجھ سے ڈرتے رہو۔ پھر لوگوں نے آپس میں پھوٹ کر کے اپنا (اپنا) دین جدا جدا کر لیا۔ جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے وہ اسی سے

فَرِحُونَ ۝ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ

خوش ہو رہا ہے۔ تو (اے پیغمبر) تم ان کو ایک مدت تک ان کی غفلت میں پڑا رہنے دو۔ کیا یہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ ہم جو

بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

مال اور اولاد سے ان کی امداد کئے چلے جاتے ہیں (اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ) ان کو فائدہ پہنچانے میں ہم جلدی کر رہے ہیں؟ (نہیں) بلکہ یہ (لوگ) سمجھتے ہی نہیں

ع ۳ ۱۸

ف نشانیوں اور دلیل ظاہر کا عطف بالواو عطف تفسیری ہو کہ نشانیاں یعنی معجزات سب کی سب ہی دلیل ظاہر تھے یا معجزات موسوی میں عصا عظیم الشان معجزہ تھا اس کو دوسرے معجزات سے الگ کر کے دلیل ظاہر فرمایا یا دلیل ظاہر سے وہ دلائل مراد ہوں جو موسیٰ علیہ السلام فرعون کے ساتھ مباحثہ کرتے وقت بیان کیا کرتے تھے۔

ف جس طرح کا واقعہ فرعون کے ساتھ حضرت موسیٰ کو پیش آیا تھا کہ ان کے پیدا ہونے کی خبر سے فرعون کو ہول تھی یہی اسی طرح کا اتفاق حضرت عیسیٰ کو بھی پیش آیا کہ ان کے پیدا ہونے سے پہلے ... حضرت مریم کے چچا زاد بھائی یوسف نجار ماں بیٹوں کو مصر کے علاقے کے ایک گاؤں ... میں جو کنار رود نیل پر آباد تھا لے آئے تھے حضرت عیسیٰ یہیں بڑے ہوئے ... اپنے وطن کو واپس گئے اور اپنی پیغمبری کا اعلان کیا شاید اسی واقعے کی طرف اس آیت میں مجملاً اشارہ ہو ۱۲



إِنَّ الَّذِينَ هُم مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ○ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ

جو لوگ اپنے پروردگار کے خوف سے ترساں (وہراساں) رہتے ... اور جو

رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ○ وَالَّذِينَ هُم بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ○ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ

اپنے پروردگار کی آیتوں کا یقین رکھتے - اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جتنا کچھ دیتے بن پڑتا ہے

مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ○ أُولَٰئِكَ

(خدا کی راہ میں) دیتے اور (اس پر بھی) ان دلوں کو اس بات کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ ان کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے دیکھیے یہی لوگ

يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ○ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا

نیک کاموں میں جلدی کرتے اور ان کے لیے لپکتے ہیں ف۱ اور ہم کسی شخص کو طاقت سے بڑھ کر اس پر

وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ بَلْ قُلُوبُهُمْ

بوجھ نہیں ڈالتے اور ہمارے ہاں (لوگوں کے اعمال کا) رجسٹر ہے ف۲ جو (ہر ایک کا) ٹھیک ٹھیک حال بتاتا ہے اور (لوگ اس سے) اطمینان رکھیں کسی طرح

فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ ○

ان (باتوں کی طرف) سے غفلت میں ہیں اور غفلت کے علاوہ ان کے (اور بھی بہت سے) اعمال (بد) ہیں جن کے وہ مرتکب ہوتے رہتے ہیں (اور یہ ان اعمال سے باز آنے ...)

حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ ○ لَا تَجْأَرُوا

یہاں تک کہ جب ہم ان میں سے خوش حال لوگوں کو (اپنے) عذاب میں دھر پکڑیں گے تو وہ فوراً بلبلا اٹھیں گے (اس وقت ہم ان سے کہیں گے کہ) اب مت بلبلاؤ

الْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ○ قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

تم کو ہمارے ہاں سے (کسی طرح کی) مدد ملنے والی نہیں - (قرآن میں سے) ہماری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی تھیں

فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ ○ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا

تو تم الٹے پاؤں پھر پھر جاتے تھے اکڑتے ہوئے قرآن کا مشغلہ بناتے ہوئے بیہودہ بکواس کرتے

تَهْجُرُونَ ○ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُم مَّا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ

بھاگتے تھے - کیا ان لوگوں نے (سر سے ہمارے اس) ارشاد (یعنی قرآن) میں غور ہی نہیں کیا یا (ان کے بہکنے کی یہ وجہ ہوئی کہ) ان کے پاس ایک نئی

الْأَوَّلِينَ ○ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ○ أَمْ يَقُولُونَ

یا یہ لوگ اپنے رسول (کی راستبازی) سے واقف نہ تھے اور (لاعلمی کی وجہ سے) ان (کی رسالت) سے منکر ہیں یا (اپنے) رسول کی نسبت

بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلْ جَاءَهُم بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ○ وَلَوِ اتَّبَعَ

کہ اس کو جنون ہے (ان میں کوئی سی بات بھی نہیں) بلکہ رسول ان کے پاس حق بات لے کر آیا اور ان میں سے اکثر حق سے متنفر ہیں اور اگر

الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ

حق ان کی خواہشوں کے مطابق ہو اگر تا تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے (ان) سب کا انتظام بھی درہم برہم ہو گیا ہوتا ف۳ بلکہ (حقیقۃ الحال یہ ہے کہ)

منزل ۴

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کافر کفر و شرک کرتا ہے، دنیا میں اس کو کامیابی بھی ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کامیابی اس کے کفر و شرک کا نتیجہ ہے اور کفر و شرک اچھی چیز ہے اور اسی غلط فہمی کی وجہ سے وہ خوشی خوشی کفر و شرک کرتا چلا جاتا ہے خدا نے اس کی غلط فہمی پر اس کو متنبہ کر دیا کہ دنیاوی ناکامی اور کامیابی دوسری چیز ہے اور اس سے بندوں کے صبر و شکر کا امتحان منظور ہے پس کفر و شرک کو نیکی اور دنیاوی کامیابی کو اس کا نتیجہ سمجھنا سراسر بے عقلی ہے ہاں جو لوگ کفر و شرک نہیں کرتے وہ البتہ نیکیوں کی طرف لپکتے ہیں نہ کافر و مشرک کہ کریں کفر و شرک اور سمجھیں ہم نیکیوں کی طرف لپک رہے ہیں اور ہم کو دنیا میں اسی کا بدلہ مل رہا ہے ۱۲

ف۲ اخیر پارے کی سورہ تطفیف میں اس کی زیادہ صراحت ہے ۱۲ ف۳ بات یہ ہے کہ انسان کی خواہشیں ہیں غیر محدود اور چونکہ ہر فرد بشر کا یہی حال ہے اور سب لوگ مل کر رہتے سہتے ہیں اگر خواہشوں کو محدود نہ کیا جائے اور لوگوں کو شریعت کا پابند نہ رکھا جائے تو آپس میں سب کٹ مریں ۱۲

أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا
ہم نے ان کو ان ہی کے حالات لاکر سنائے اب یہ اپنے حالات (کے سننے) سے گریز کرتے ہیں ف یا (اے پیغمبر) تم ان سے (تبلیغ رسالت کی) کچھ اجرت مانگتے ہو

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ
تو تمہارے پروردگار کی دین[1] (ان کی اجرتوں سے کہیں) بہتر ہے اور خدا (سب) روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے اور (اے پیغمبر) تم ان کو

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ
سیدھے رستے کی طرف بلاتے ہو اور جن لوگوں کو آخرت کا یقین نہیں وہ (سیدھے) رستے سے

لَنَاكِبُونَ ۝ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي
ہٹتے ہوئے ہیں۔ اور اگر ہم ان (کے حال) پر رحم فرمائیں اور جو تکلیفیں ان کو (ان کے کفر کی وجہ سے) پہنچی رہتی ہیں ان کو دور بھی کردیں (یہ ایسے بے دین ہیں)

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا
(اپنی) سرکشی پر اصرار کریں (اور راہ راست سے) بھٹکے بھٹکے (پھریں) اور ہم نے ان کو مبتلائے عذاب (الٰہی) کیا تاہم یہ لوگ

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ
اپنے پروردگار کے آگے نہ جھکے اور عاجزی کرنا تو ان کا شیوہ ہی نہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب سخت کا دروازہ کھول دیا

شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ
تو اس وقت فوراً اس کو دیکھتے ف اور (لوگو!) وہی (خدا ہے) مہربان ہے جس نے تمہارے لیئے کان اور

الْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي
آنکھیں اور دل پیدا کیئے (مگر) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو اور وہی ہے جس نے تم کو

الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ
زمین میں (ہر طرف) پھیلا رکھا ہے اور (قیامت کے دن) تم (سب) کو اکٹھا کرکے اسی کے حضور میں لایا جائیگا اور وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے اور

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ۝
رات اور دن کا ادل بدل بھی اسی کا (کام) ہے تو کیا تم (لوگ اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (ان کے پاس کچھ جواب معقول تو ہے نہیں) بلکہ جیسی بات اگلے

قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا
(یعنی) کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور (مر کے) (مٹی ہو جائیں گے اور صرف) ہڈیاں (باقی رہ جائیں گی) کیا ہم (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے

نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝
ہم کو (اور ہم سے) پہلے ہمارے بڑوں کو بھی اس کا وعدہ ہوتا چلا آیا ہے ہو نہ ہو یہ صرف اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں

قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ سَيَقُولُونَ
(اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ اگر تم (پڑھے) لکھے ہو تو بتاؤ کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے (یہ تمام کا تمام) کس کا (ہے) تو وہ فوراً (کہیں گے)

الربع — منزل ۴

ف جس وقت پیغمبر صاحب مبعوث ہوئے اہل عرب کا طرز تمدن اس قدر خراب تھا کہ ان کو انسان کہنے میں بھی مضایقہ تھا اور پیغمبر صاحب ان کے عیوب ان پر ظاہر کرکے ان کی اصلاح کرتے قاعدے کی بات ہے کہ آدمی اپنا عیب سن کر خوش نہیں ہوتا اور حق بات سب ہی کو تلخ لگتی ہے تو جو لوگ بہت خود پسند اور مغرور تھے ان کو اتنی ضد پیدا ہوئی اس آیت میں بھی الزام دیا گیا ہے ۱۲ ف مقصود یہ ہے کہ کفار مکہ کو کسی حال میں رجوع الی اللہ نہیں ہوتا مثلاً انکار رسالت کی وجہ سے ان کو تکلیفیں بھی پہنچیں سخت قحط پڑا بدر کی لڑائی میں قوم کے سردار مارے گئے اور شکست فاش ہوئی چاہیے تھا کہ عذاب آیا تھا تو خدا کے آگے گڑگڑاتے سو یہ اس وقت بھی کے نہ تھے ہلکا سا عذاب ہوا تو اپنی ضد پر اڑے رہے عذاب کی سختی ہوئی تو گڑگڑانا جاتا رہا مگر ناامیدی کی حالت طاری ہوئی اور اس وقت بھی غرض خدا کی طرف متوجہ نہ ہوئے ۱۲

[1] دین یا جو مصدر ہے اس کا حاصل مصدر دین ہے بیانے مجہول ۱۲

لِلّٰهِ ۚ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

کہ اللہ کا (ان سے) کہو کہ پھر تم کیوں نہیں غور کرتے (ان سے) پوچھو کہ سات آسمانوں کا مالک کون ہے اور (بڑے) عرش عالی شان کا مالک (کون ہے؟)

الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ۚ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ

وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے کہ (یہ سب کچھ) اللہ ہی کا ہے (ان سے) کہو کہ کیا پھر تم (اس سے) ڈرتے نہیں؟ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) پوچھو کہ اگر تم (جانتے ہو تو بتاؤ)

كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ

ہر چیز کا اختیار ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا وہ فوراً (یہی) جواب دیں گے

لِلّٰهِ ۚ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝

کہ (یہ سب صفتیں) تو اللہ ہی کی ہیں (اب ان سے) کہو کہ پھر تم پر کیسی بجلی پڑ جاتی ہے حق یہ ہے کہ سچی بات ہم نے ان کو پہنچا دی ہے اور یہ بے شک جھوٹے ہیں

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ

نہ تو اللہ نے کسی کو بیٹا بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے ورنہ ہر ایک

اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝

خدا اپنی مخلوقات کو (الگ ہے) لئے پھرتا اور (آپس میں لڑتے اور آخر کار) ایک دوسرے پر غالب آجاتا جیسی جیسی باتیں یہ (لوگ اللہ کی نسبت)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ

(وہ) غائب اور حاضر (سب) کو جانتا ہے اور وہ لوگوں کے شرک سے (بری اور) بالاتر ہے (اے پیغمبر تم) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار

مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَاِنَّا عَلٰٓي

جس (عذاب) کا وعدہ ان (کافروں) سے کیا جاتا ہے اگر شاید وہ (عذاب) تو مجھ کو دکھائے تو اے میرے پروردگار (ان) ظالم لوگوں میں کہیں مجھ کو شامل نہ کرنا اور

اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ۝ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ

قادر ہیں کہ جس (عذاب) کا وعدہ (ان کافروں) سے کر رہے ہیں (تمہاری زندگی میں) ان پر نازل کریں اور تم کو دکھائیں۔ (اے پیغمبر) اگر کوئی تمہارے

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝

(ساتھ) برا کہے یہ (لوگ تمہاری) نسبت) کہتے ہیں ہم اسے خوب جانتے ہیں اور (یہ بھی) دعا کرو کہ اے پروردگار میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

اور اے پروردگار میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور یہ کافر اپنی باتوں سے باز نہیں آتے) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا

تو کہنے لگتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے پھر (دنیا میں) واپس بھیج دے تاکہ میں اس میں جسے چھوڑ آیا ہوں نیک عمل کروں (ہم فرشتوں کی طرف)

كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝

ہرگز نہیں یہ ایک (لاف ہوتی) بات ہے کہ وہ زبان سے کہہ رہا ہوگا اور ان کے پیچھے برزخ ہے (جہاں وہ) اس دن تک (رہیں گے) جس دن (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے

ف ۱ ان آیتوں میں پیغمبر صاحب کو کفار کے ساتھ نرمی سے بات کرنے کی تعلیم ہے اگرچہ کفار پیغمبر صاحب کو جادوگر اور شاعر اور جھوٹا سبھی کچھ کہتے تھے مگر پیغمبر صاحب کو یہی حکم تھا کہ تم گالی کے بدلے گالی نہ دو ورنہ شیطان اغوا کر کے زیادہ بگاڑ دیگا ۱۲

ف ۲ یا تو کلا اسا کلمہ ہوتا تھا سارے کا سارا کافر کی دعا کا جواب ہے اور اسی مطابق ترجمہ کیا گیا اور یا دعا کا جواب لفظ کلا پر تمام ہو گیا اور انہا کلمہ ہو قائلہا علیحدہ جملہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کافر کے حال کی خبر دیتا ہے کہ وہ ہر طرف سے ناامید ہو کر یہ ان ہونی بات کہے گا ۱۲

ف ۳ مرنے کے بعد سے قیامت کے برپا ہونے تک روحیں جس حالت میں رہیں گی اس کا نام ہی برزخ اصل میں برزخ کے معنی آڑ کے ہیں اور اسی واسطے اس حالت کو برزخ کہا جو موت سے لے کر قیامت تک ہے گویا کہ اس دنیا کی زندگی اور قیامت میں ایک حد فاصل ہے ۱۲

منزل ۴ ع ۵

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ○

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اُس دن نہ تو لوگوں میں رشتے داریاں (باقی) رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے ف۱

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ

پھر جن (کے نیک عملوں) کا بوجھ بھاری نکلے گا تو یہی لوگ بامراد ہوں گے اور جن (کے نیک عملوں) کا

مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ○

بوجھ ہلکا نکلے گا تو یہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنے تئیں آپ برباد کر لیا کہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ میں رہیں گے

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ ○ أَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ

آتش (دوزخ کی لپٹ) اُن کے مونہوں کو جھلستی ہوگی اور وہ وہاں بُرے مونہہ بنائے ہوں گے (ہم اُن سے پوچھیں گے کہ) کیا (دنیا میں) ہماری آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ○ قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا

اور تم اُن کو (سن سن کر) جھٹلاتے تھے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری شامت سوار تھی

وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ ○ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ ○

اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو (کسی طرح) اس (دوزخ سے) نکال پھر اگر ہم دوبارہ (ایسا قصور) کریں تو ہم بے شک قصوروار

قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ○ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِنْ عِبَادِي

(خدا) فرمائے گا (ہمارے سامنے سے) دُور ہو اور اسی (جہنم) میں پڑے رہو اور ہم سے بات نہ کرو ہمارے بندوں میں ایک گروہ ایسا بھی تھا

يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ○

جو کہا کرتے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو ہمارے قصور معاف کر اور ہم پر رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے

فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ تَضْحَكُونَ ○

تو تم نے اُن کی ہنسی بنائی یہاں تک کہ (گویا) انھوں نے تم کو ہماری یاد (بھی) بھلا دی اور تم (اُن سے تمسخر) کرتے رہے

إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ ○ قُلْ كَمْ

آج ہم نے اُن کو صبر کا بدلہ دیا کہ وہ (خاطر خواہ اپنی) مراد کو پہنچے (پھر خدا دوزخیوں سے) پوچھے گا کہ (بھلا)

لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ○ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ

تم زمین پر گنتی کے کتنے برس رہے (رہو گے) وہ کہیں گے (برس گننا) ہم (بہت) رہے (رہو گے تو) ایک دن یا ایک دن سے بھی کم

فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ○ قُلْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ

(ٹھیک ٹھیک یاد نہیں) جو (دن اور مہینے) گنتے رہے ہوں اُن سے پوچھ دیکھیے (اس پر خدا) فرمائے گا کہ بے شک تم (روئے زمین پر) تھوڑی ہی دیر رہے، اگر

تَعْلَمُونَ ○ أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا

(لوگو!) کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو (یوں ہی) بے کار پیدا کر دیا ہے اور یہ کہ تم کو ہماری طرف

ف۱ مطلب یہ ہے کہ نہ قرابت مندی کام آئے گی اور نہ کوئی کسی کی مدد کرے گا نفسی نفسی پڑی ہوگی ۱۲

ف۲ یعنی اُس وقت اُن کو دنیا میں رہنے کی مدت نہایت قلیل معلوم ہوگی کیونکہ عجیب دیر کا عرصہ ایک دن یا ایک دن سے بھی کم مگر زندگی کی حالت میں تو لوگ موت سے ایسے بے فکر ہیں کہ گویا اُن کو مرنا ہی نہیں ۱۲

لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

پھر لوٹ کر آنا نہیں۔ تو خدا (جو) بادشاہِ برحق (اور بے فائدہ کام کرنے سے بری اور) بالاتر ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) عرشِ بزرگ کا مالک (ہے)

الْكَرِيْمِ ○ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا

اور جو شخص خدا کے سوا کسی اَور معبود کو (اپنی حاجت روائی کے لیے) بلاتا ہے (اور) اُس کے پاس اس (شرک کرنے) کی کوئی دلیل (تو ہے) نہیں تو بس

حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ

اُس کے پروردگار ہی کے ہاں اُس کا حساب ہونا ہے (مگر معلوم رہے کہ) کافروں کو (تو کسی طرح) فلاح ہونی نہیں اور (اے پیغمبر تم) دعا کرو کہ اے میرے پروردگار (ہمارے گناہ) بخش دے

وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○

اور (ہمارے حال پر) رحم فرما اور تو (سب) رحم کرنے والوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نور مدینے میں اتری اور اس کی چونسٹھ | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | آیتیں ہیں اور نو رکوع

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

(یہ ایک) سورہ ہے جس کو ہم نے اتارا اور یہ (دستور العمل) ہمارا ہی باندھا ہوا ہے اور ہم نے اس میں کھلے کھلے احکام نازل کیے تاکہ تم (مسلمان ان کو)

تَذَكَّرُوْنَ ○ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

یاد رکھو (اور ان پر عمل کرو) عورت اور مرد زنا کریں تو اُن دونوں میں سے ہر ایک کو

مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

سَو درّے[1] مارو اور اگر اللہ اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہو تو اللہ کے حکم کی تعمیل میں تم کو اُن (کے حال) پر کسی طرح کا ترس دامنگیر نہ ہو

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

اور (نیز) اُن کے سزا دیتے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت (اُن کی فضیحت کے لیے) موجود رہے

الْمُؤْمِنِيْنَ ○ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّالزَّانِيَةُ

بدکار مرد (تو اپنی رغبت سے جب نکاح کرے گا غالباً) بدکار عورت یا مشرکہ عورت ہی سے نکاح کرے گا اور بدکار عورت (بھی غالباً) اپنا ہی جیسا

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○

اُس (کو) بدکار یا مشرک کے سوا اَور کوئی نکاح میں نہیں لائے گا اور (دین دار) مسلمانوں پر تو ایسے تعلقات حرام ہیں ف

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لا سکیں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا

تو اُن کو اسّی درّے مارو اور (آئندہ) کبھی اُن کی گواہی قبول نہ کرو

ع ۶ ۲۶ ۶

منزل ۴

ف مطلب یہ ہے کہ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کے قاعدے سے بدکار مرد اور بدکار عورت اور مشرک مرد اور مشرک عورت میں باہم اختلاط اور ارتباط ہوتا ہے اور وہ اختلاط اور ارتباط بڑھتے بڑھتے کبھی دونوں میں نکاح کا تعلق بھی پیدا کر دیتا ہے ایسے مرد و زن زنا اور شرک کو برا ہی نہیں سمجھتے کہ اس سے نفرت کریں اگرچہ یہ پرلے درجے کی بے حیائی ہے مگر دنیا ایسے لوگوں سے خالی بھی نہیں مرد جو عورت کی بدکاری سے چشم پوشی کرے بھڑوا کہلاتا ہے مسلمان جو زنا اور شرک دونوں سے بالطبع متنفر ہے وہ ایسی نالائق عورتوں سے ملنے ہی کیوں لگا کہ نکاح کی نوبت پہنچے حرم ذلک علی المؤمنین کے یہ معنی ہیں ہاں عورت شرک و زنا سے توبہ کرے تو اُس کے ساتھ نکاح کی مناہی نہیں ۱۲

[1] درّے میں کوڑا چابک سب داخل ہیں ۱۲

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

اور یہ لوگ خود بدکار ہیں ف ہاں جنھوں نے ایسا کیے پیچھے توبہ کی اور

اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ

اپنی عادت درست کرلی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیبیوں پر زنا کا عیب لگائیں اور

لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ

بجز اپنے اُن کا کوئی گواہ نہ ہو ایسے مدّعیوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہی ہے کہ وہ چار بار

بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ بلاشک و شبہ (اپنے دعوے میں) سچا ہے۔ اور پانچویں (دفعے) یوں (کہے) کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اُس پر اللہ کی لعنت

اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ

اور مرد کے حلف کیے پیچھے عورت (کے سر) سے اس طرح پر سزا ٹل سکتی ہے کہ وہ

اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۙ ۝ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ

چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص سر تا سر جھوٹا ہے اور پانچویں (بار) یوں (کہے) کہ اگر

غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

یہ شخص (اپنے دعوے میں) سچا ہو تو مجھ پر خدا ہی کا غضب (پڑے) اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم لوگوں پر اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ

اور اُس کا کرم ہے (اور وہ اپنے فضل و کرم سے تم کو یہ قاعدے تعلیم فرماتا ہے) اور (نیز) یہ کہ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مصالح خانہ واری سے واقف

عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ

تم ہی میں کا ایک گروہ ہے اس (طوفان) کو اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہوا کہ (سچے مسلمان اور منافق پہچان پڑے)

امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ

طوفان اُٹھانے والوں میں سے جتنا گناہ جس نے سمیٹا اُس کی سزا بھگتے گا اور جس نے ان میں طوفان کا بڑا حصہ لیا (ویسی ہی) اُس کو

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ

بڑی (سخت) سزا ہوگی (مسلمانو!) جب تم نے ایسی (نالائق) بات سنی تھی ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں نے

بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ

اپنے (مسلمان بھائی بہنوں کے) حق میں نیک گمان کیوں نہ کیا اور (سنتے کے ساتھ ہی) کیوں نہ بول اُٹھے کہ یہ صریح بہتان ہے جن لوگوں نے یہ طوفان اٹھا

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ

چار گواہ کیوں نہ لائے پھر جب گواہ نہ لا سکے تو خدا کے نزدیک (بس) یہی

ف جرم تہمت ناحق کی ناپسندیدگی ظاہر کرنے کے لیے ایسا فرمادیا کہ وہی خود بدکار ہیں یعنی جیسے بدکاری جرم ہے ویسے ہی ناحق کی تہمت بھی جرم ہے ناحق کی تہمت لگانے سے آدمی ثقاہت کے دائرے سے خارج اور بے آبرو ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اُس کی گواہی بھی مقبول اور منظور نہیں ۱۲

منزل ۴ ۔ ع ۱۰

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا

جھوٹے ہیں ۔ اور اگر تم (مسلمانوں) پر دنیا اور آخرت میں خدا کا فضل اور اس کا کرم نہ ہوتا

وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ

تو جیسا تم نے ایسی (نالائق) بات کا چرچا کیا تھا اس میں تم پر کوئی بڑی آفت نازل ہو گئی ہوتی کہ تم لگے

بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ

اپنی زبانوں سے اس کی نقل درنقل کرنے اور اپنے مونہہ سے ایسی بات بکنے جس کی تم کو مطلق خبر نہیں اور

تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ

تم نے اس کو ایسی ہلکی (سی) بات سمجھا حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بڑی (سخت) بات ہے ۔ اور جب تم نے (ایسی نالائق) بات سنی تھی

قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ

(سنتے کے ساتھ) کیوں نہیں بول اٹھے کہ ہم کو ایسی بات مونہہ سے نکالنی زیبا نہیں حاشا وکلا یہ تو بڑا (بھاری) بہتان ہے ف

عَظِيْمٌ ۝ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ

(مسلمانو!) خدا تم کو نصیحت کرتا ہے کہ اگر ایمان رکھتے ہو تو پھر کبھی ایسا نہ کرنا

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

اور اللہ (اپنے) احکام تم سے (کھول کھول کر) بیان کرتا ہے اور اللہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ

جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُری باتوں کا چرچا ہو ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

دنیا میں عذاب دردناک ہے اور آخرت میں (بھی) اور (ایسے لوگوں کو) اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور (مسلمانو!) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم پر اللہ کا فضل اور اس کا کرم ہے اور (نیز) یہ کہ اللہ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے تو تم میں فساد عظیم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ

مسلمانو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو اور جو

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ

شیطان کے قدم بہ قدم چلے گا تو شیطان (اس کو) بے حیائی اور برے ہی کام (کرنے) کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ

اور اس کا کرم نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی کبھی بھی پاک (و صاف) نہ ہوتا لیکن اللہ

ف لفظ سبحانک اور سبحان اللہ دونوں کے ایک معنی ہیں سبحان اللہ کے معنی ہیں کہ اللہ پاک ہے اور سبحانک کے معنی ہیں کہ (اے اللہ) تو پاک ہے سبحان اللہ تعجب کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے جیسا سب ہیں ویسا ہی ہمارے ہاں فرق اتنا ہے کہ تعجب دو طرح ہوتا ہے ایک اچھی جگہ ایک بری جگہ سب دونوں جگہ سبحان اللہ بولتے ہیں ہم تعجب کے مقام پر اچھی جگہ سبحان اللہ اور بری جگہ حاشا وکلا۔ اسی خیال سے ہم نے سبحانک کا ترجمہ حاشا وکلا کر دیا ہے

منزل ۴

ع ۱۰ النصف

يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ

جس کو چاہتا ہی پاک (وصاف) کرتا ہی اور اللہ (سب کی) سُنتا (سب کچھ) جانتا ہی اور تم میں سے جو لوگ بزرگ (منش)

مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ

اور صاحب مقدور ہیں قرابت والوں اور محتاجوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو (مدد خرچ) نہ دینے

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ

بلکہ (چاہیے کہ اُن کے قصور) بخش دیں اور درگزر کریں (مسلمانو!) کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھارے قصور معاف کرے

لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی۔ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگاتے ہیں جو (بے چاریاں ایسی باتوں سے محض) بے خبر (ہیں اور)

الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ

ایمان رکھتی ہیں (ایسے لوگ) دنیا اور آخرۃ (دونوں) میں ملعون ہیں اور (قیامت کے دن) اُن کو بڑا (سخت) عذاب ہوگا جب کہ

تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے

يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ

(اور) اس دن اللہ ان کو ان کا پورا پورا واجب بدلہ دے گا اور جان لیں گے کہ اللہ ہی سچا (اور سچ کو سچ) کھول کھول دکھانے والا ہی

الْمُبِينُ ۝ الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ ۖ وَ

گندی عورتیں گندے مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لیے اور

الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ

پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہوتی ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے بہتان باندھنے والے جو کچھ بکتے پھرتے ہیں یہ اُن کی تہمتوں سے (بالکل)

مِمَّا يَقُولُونَ ۖ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ان کے لیے (آخرۃ میں) بخشش ہی اور عزت کی روزی ف مسلمانو!

لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ

اپنے گھروں کے سوا (دوسرے) گھروں میں گھر والوں سے پوچھے اور اُن سے سلام علیک کیے بدون نہ جایا کرو

أَهْلِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا

یہ تمھارے حق میں بہتر ہی (یہ حکم تم کو اس غرض سے دیا گیا ہی) کہ (جب ایسا موقع ہو تو) تم (اس کا) خیال رکھو۔ پھر اگر تم کو معلوم ہو

فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ ۖ وَإِن قِيلَ لَكُمُ

کہ گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں تو جب تک تمھیں (خاص) اجازت نہ ہو اُن میں نہ جاؤ اور اگر (گھر میں کوئی ہو اور)

ف ان الذین جاءو بالافک سے لے کر یہاں تک پورے دو رکوع اُس ناگفتہ بہ واقعے کی نسبت نازل ہوئے ہیں جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی حرمِ محترم کی نسبت پیش آیا کہ جناب رسول خدا جب کبھی سفر کو تشریف لے جاتے تو اُمّہات المومنین یعنی اپنی بیبیوں میں قرعہ ڈال لیا کرتے تھے جن کے نام کا قرعہ نکلتا اُن بی بی کو اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ ہجرت کے پانچویں برس غزوۂ بنی مُصطلق کے لیے جاتے ہوئے بی بی عائشہ کے نام کا قرعہ نکلا اور وہ پیغمبر صاحب کے ساتھ گئیں لوٹتیں کو مدینہ تھوڑی دور باقی تھا کہ ایک جگہ مقام ہوا اور کچھ رات رہے سے چل کھڑے ہوئے بی بی عائشہ قضائے حاجت کے لیے پڑاؤ سے باہر چلی گئی تھیں وہاں اُن کا منکوں کا ہار جو چلتے وقت اپنی بہن اسمار سے مستعار لائی تھیں ٹوٹ کر گر پڑا جگہ واپس آئیں تو خبر ہوئی ہار ڈھونڈنے میں لگی دیر یہ لوٹ کر آنے نہیں پائیں کہ لشکر کوچ کر گیا ساربان سمجھا کہ یہ اپنے کجاوے میں ہیں بند کا بند اُونٹ پر لاد لیا یہ اس خیال سے کہ آخر ہم کو کوئی نہ کوئی مجھے ڈھونڈنے منزل آئے گا اپنی جگہ بیٹھ گئیں لشکر کے پیچھے ایک آدمی رہا کرتا ہی جو لوگوں کی گری پڑی چیز اُٹھا لیتا ہی اتفاق سے وہ آدمی صفوان بن معطل تھا وہ جو آیا تو دُور سے آدمی کی پرچھائیں دیکھ کر اُس نے آواز دی اور معلوم کیا کہ اُمّ المومنین عائشہ ہیں اپنے اُونٹ پر سے اُتر پڑا اور اُمّ المومنین عائشہ کو سوار کر لیا اور مُہار ہاتھ میں لے کر آگے آگے ہو لیا بات تو اتنی ہی تھی مگر منافقوں کو گفت و شنید کا موقع ملا سب سے زیادہ عبداللہ بن اُبی منافق نے اس کا چرچا کیا اور بہت سے مُسلمان بھی اس آفت میں پھنسے پیغمبر صاحب کو معلوم ہوا اور بی بی عائشہ سے کشیدہ رہنے لگے اُنھوں نے بھی سُنا بیمار تو پہلے ہی سے تھیں اس رنج کے صدمے سے اور بھی نڈھال ہو گئیں اور میکے چلی گئیں آخر کار بی بی عائشہ کی براءت بڑے زور شور کے ساتھ نازل ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک خالہ زاد بھائی تھا مسطح اور وہ تھا مفلس مگر ہجرت کر کے مدینے میں آ رہا تھا اور جنگ بدر میں شریک ہوا تھا ابوبکر خرچ پات سے اُس کی مدد کیا کرتے تھے اس بہتان کے چرچے میں وہ بھی شامتِ اعمال سے شریک ہو گیا تھا ابوبکر اپنی امداد سے دست کش ہو گئے خدا نے مسطح کی سفارش کی اور ابوبکر نے بدستور اپنی امداد جاری کر دی یہ واقعہ ابوبکر کی للّٰہیت کا اعلیٰ درجے کا ثبوت ہی اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے تئیں اسلام پر وقف کر ہی رکھا تھا اسلام کے مقابلے میں اُن کو نہ اپنی جان کی پروا تھی نہ مال کی نہ دنیاوی آبرو کی اُن کی

ع ۹ ۳

ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ○

لوٹ جاؤ تو (بے تأمل) لوٹ آؤ یہ (لوٹ آنا) تمہارے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو جانتا ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا

غیر آباد مکان جن میں تمہارا اسباب ہو ان میں (بے اجازت) چلے جانے سے تم پر (کچھ) گناہ نہیں

مَتَاعٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ قُلْ

اور جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہو

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ

کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اس میں

اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ

اُن کی زیادہ صفائی ہے (لوگ) جو کچھ بھی کیا کرتے ہیں اللہ کو (سب) خبر ہے اور (اے پیغمبر) مسلمان عورتوں سے کہو

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

کہ (وہ بھی) اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَ

اپنی زینت (کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو اس میں سے (چار و ناچار) کھلا رہتا ہے (تو اس کا ظاہر ہونے دینا مضائقے کی بات نہیں) ف۱ اور

لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

اپنی زینت (کے مقامات) کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر

اَوْ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَاۗءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ

یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر

اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَاۗىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ

یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی (یعنی اپنے میل جول کی) عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈی غلاموں) پر یا (گھر کے لگے ہوئے ایسے) خدمتگاروں

غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي

کہ مرد (تو) ہیں (مگر عورتوں سے کچھ) غرض (و مطلب) نہیں رکھتے (جیسے خواجہ سرا یا بڈھے پھوس) یا لڑکوں پر جو

عَوْرٰتِ النِّسَاۗءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ

عورتوں کے پردے (کی بات) سے آگاہ نہیں اور (چلنے میں) اپنے پاؤں ایسے زور سے نہ رکھیں کہ (لوگوں کو) اُن کے اندرونی

مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ

زیور کی خبر ہو اور مسلمانو تم سب اسکی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم (آخر کار)

ف۱ مفسروں نے ما ظہر منہا کی کئی توجیہیں کی ہیں کوئی کہتا ہے مُونہ کی ٹکیہ اور ہاتھ کوئی کہتا ہے کپڑا کوئی کہتا ہے زیور جیسے انگوٹھی چھلا یا مہندی وغیرہ ہم نے زینت کے مقامات اختیار کر لیا لیکن اصلی بات یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے ماظہر کا معیار جدا گانہ ہے ہر ایک عورت آپ اپنے لیے تجویز کرے کہ پاس شرم و حیا کے ساتھ دنیا کے کاروبار کے لیے اُس کو کونسی چیز بمجبوری کھلی رکھنی ضرور ہے ۱۲ ف۲ عورتیں دوپٹہ اوڑھتے وقت اُس کا ایک پلہ ایک طرف سے دوسری طرف کو پس پشت ڈال لیا کرتی ہیں اس لپیٹ کو بُکل کہتے ہیں ۱۲

تفلحون

تُفْلِحُونَ ۝ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ

فلاح پاؤ اور اپنی رانڈوں کے نکاح کر دو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں میں سے ان کے جو نیک بخت ہوں

وَإِمَائِكُمْ ۚ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ

اگر یہ لوگ محتاج ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ گنجائش والا

عَلِيمٌ ۝ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ

(اور سب کے حال سے) واقف ہے اور جو لوگ (نکاح کرنے) کا مقدور نہیں رکھتے ان کو چاہیے کہ ضبط کریں یہاں تک کہ

اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے اور تمہارے ہاتھ کے مال (یعنی غلاموں) میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں تو تم ان کے ساتھ

فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي

مکاتبت کر لیا کرو بشرطیکہ تم ان میں بہتری (کے آثار) پاؤ اور مال خدا میں سے جو اس نے تم کو دے رکھا ہے ان کو (بھی) دو ف

آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا

اور تمہاری لونڈیاں جو پاک دامن رہنا چاہتی ہیں

لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن

ان کو دنیا کی زندگی کے عارضی فائدے کی غرض سے حرام کاری پر مجبور نہ کرو ف اور جو ان کو مجبور کرے گا تو اللہ

بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ

ان کے مجبور کیے گئے پیچھے بخشنے والا مہربان ہے ف اور (مسلمانو) ہم نے (اس قرآن میں) تمہارے پاس کھلے کھلے احکام بھیجے ہیں

مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً

اور جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کے حالات اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت (کی باتیں)

لِّلْمُتَّقِينَ ۝ اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ

اللہ (ہی کے نور سے) آسمانوں اور زمین کی روشنی ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہے

فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ

(اور) طاق میں ایک چراغ (رکھا ہے اور) چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ہے (اور) قندیل (اس قدر شفاف ہے کہ) گویا وہ موتی کی طرح چمکتا ہوا ایک ستارہ

دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ

(وہ چراغ) زیتون کے ایک مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے کہ جو نہ پورب کے رخ واقع ہے اور نہ پچھم کے رخ

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي

اس کا تیل (اس قدر صاف ہے کہ) اگرچہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ (آپ سے آپ) جل اٹھے گا (غرض کہ ایک نور نہیں بلکہ) نور

اللہ

منزل ۴ — ع ۱۰

ف۱ اصطلاح شرع میں مکاتبت کے یہ معنی ہیں کہ غلام اپنے مالک سے کہے کہ میں تم کو محنت مزدوری وغیرہ سے اتنا روپیہ کما دوں گا وہ رقم لے کر تم مجھ کو آزاد کر دینا اور مالک اس پر رضامند ہو جائے از بسکہ غلامی ایک بڑا عذاب ہے اگر کوئی غلام اس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اس کی آزادی میں بخل اور مضائقہ نہ کریں بلکہ مکاتبت ٹھہرے پیچھے خود بھی سلوک کرتے رہیں یا اپنا روپیہ دے کر اس سے کمائی کرائیں بشرطیکہ معلوم ہو کہ کمانے کا سلیقہ رکھتا ہے چور اور آوارہ۔ بد وضع نہیں ہے ۱۲

ف۲ اس جگہ ذرا سا دھوکا ہوتا ہے کہ لونڈی از خود پاکدامن ہو کر نہ رہنا چاہے تو اس کو بدکاری پر مجبور کیا جا سکتا ہے لیکن یہ صورت وقوعی نہیں کیونکہ جب لونڈی از خود پاکدامن ہو کر نہ رہنا چاہے گی تو اس کو بدکاری پر مجبور کرنے کی ضرورت ہی کیوں ہونے لگی اصل مطلب لونڈیوں کی خرچی کی کمائی سے نفرت دلانا اور منع کرنا ہے ۱۲

ف۳ یہ ایک نحوی مسئلہ ہے کہ مصدر کا استعمال دونوں طرح پر ہے وہ کبھی مبنی للفاعل ہوتا ہے کبھی مبنی للمفعول پہلی صورت میں اکراھھن کے معنی ہیں مالک کا مجبور کرنا لونڈی کو اور دوسری صورت میں مالک کی طرف سے لونڈی کا مجبور کیا جانا اسی دوسری صورت کو مترجم نے اختیار کیا ہے اور اسی کے موافق ہم نے ترجمہ بھی کیا ہے تو مطلب ہوا کہ مالک لونڈی کو بدکاری پر مجبور کرے تو لونڈی پر کچھ گناہ نہیں اور پہلی صورت میں یہ معنے ہوں گے کہ مالک نے لونڈی کو بدکاری پر مجبور کیا ہو اور پھر توبہ کرے تو خدا بخشنے والا مہربان ہے امید کی جاتی ہے کہ اس کا گناہ معاف کرے مفسروں نے اس صورت کو مرجوح لکھا ہے کہ اس صورت میں توبہ کو محذوف ماننا پڑتا ہے مگر قرآن کا طرز بیان مکالمے کے طور پر واقع ہوا ہے اور مکالمے میں محذوفات کا ہونا کوئی نئی بات نہیں قرآن میں اس کی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں ۱۲



اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۤءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ

الله اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہی راہ دکھاتا ہی اور الله لوگوں کے (سمجھنے کے) لیے مثالیں بیان فرماتا ہی اور الله

بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ۙ فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ

ہر چیز (کے حال) سے واقف ہی (اور ہاں وہ چراغ خدا کے) ایسے گھروں (یعنی عبادت گاہوں) میں (روشن کیا جاتا ہی) جن کی نسبت خدا نے حکم

يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ

اُن (عبادت گاہوں) میں صبح و شام ایسے لوگ خدا (کے نام) کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں جن کو سوداگری

وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ

اور خرید و فروخت خدا کے ذکر اور نماز کے پڑھنے اور زکوٰة کے دینے سے غافل نہیں کرنے پاتی ف (کیونکہ وہ لوگ)

يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ

اُس دن سے ڈرتے ہیں جب (مارے خوف کے) دل اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں (پھری) کی پھری رہ جائیں گی (اور اسی خیال سے یہ لوگ عبادت

مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۤءُ بِغَيْرِ

اور اُن کو اپنے فضل سے کچھ اور بھی دے اور الله جس کو چاہتا ہی بے

حِسَابٍ ۙ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ

حساب دیتا ہی اور جو لوگ منکر (اسلام) ہیں اُن کے اعمال (ایسے دھوکے کی ٹٹی ہیں) جیسے چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریت

الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

کہ پیاسا اُس کو (دور سے) پانی خیال کرتا ہی یہاں تک کہ جب اُس کے پاس آیا تو اُس کو کچھ بھی نہ پایا ف (اور پیاسا تڑپ تڑپ کر مر گیا) اور (دیکھا

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ

اور اسنے اُس (کے اعمال) کا حساب پورا پورا چکا دیا اور الله بہت جلد حساب کرنے والا ہی - یا (اُن کے اعمال کی مثال) بڑے گہرے دریا کے اندر کی

لُّجِّیٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ

کہ دریا کو لہر نے ڈھانک رکھا ہی اور (لہر بھی ایک نہیں بلکہ) لہر کے اوپر لہر اُس کے اوپر بادل

ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ

(غرض) اندھیرے ہیں ایک کے اوپر ایک کہ دریا کی تہ میں کوئی آدمی) اپنا ہاتھ نکالے تو توقع نہیں کہ اُس کو دیکھ سکے اور جس کو

لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ

الله ہی نور (یعنی ہدایت) نہ دے تو اُس کو (کسی طرف سے بھی) نور (کا سہارا) نہیں ف (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ

لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہیں (سب) الله کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہتے ہیں اور پرند (بھی جو) پر پھیلائے (اڑتے پھرتے ہیں) سب اپنی اپنی نماز

ف دنیا کا کوئی نور الله کے نور کو نہیں پا سکتا تاہم لوگوں کے سمجھانے کے لیے دنیا ہی کا کوئی نور لینا ہوگا سو جس نور سے خدا کے نور کو تشبیہ دی گئی ہی اُس میں عمدہ صفتیں جمع ہیں کہ چراغ ہی تو یہ مطلق نور ہوا پھر طاق میں رکھا ہی تاکہ روشنی منتشر نہ ہو پھر صرف چراغ نہیں بلکہ شیشے کی قندیل میں ہی اور شیشہ بھی نہایت شفاف ہی اور تیل جو اُس چراغ میں جلتا ہی زیتون کا ہی کہ دنیا کے تمام تیلوں سے اُس کی روشنی صاف ہوتی ہی اور یوں بھی زیتون کا درخت بڑا مبارک درخت ہی کہ لوگوں کو اُس میں چند در چند فائدے ہیں اور زیتون بھی سایہ پرور کہ باغ کے نہ پورب کی طرف واقع ہی نہ پچھم کی طرف بلکہ بیچ باغ میں ہی اور ہمہ وقت سائے میں رہتا ہی کہ ایسے درخت کا تیل خواہی نخواہی عمدہ سے عمدہ ہوگا پھر وہ چراغ بت خانے یا شراب خانے یا قمار خانے کا نہیں ہی بلکہ خانۂ خدا میں جل رہا ہی اور وہاں خدا پرست لوگ خلوص دل سے خدا کی عبادت میں مصروف ہیں اتنی صفتوں کا چراغ ہو تو کسی قدر اُس کو نور خدا سے دور کی مشابہت ہو سکتی ہی ۱۲ ف ۲ یہ کافروں کی حالت یاس کی تمثیل ہی کہ عاقبت کی بھلائی کی توقع پر دنیا میں عمل کرتے ہے جب عملوں سے فائدہ اٹھانے کا وقت آیا تو کفر کی وجہ سے عملوں کو جھوٹے موتی اور کھوٹا سکہ پایا اور الٹے لینے کے دینے پڑے ۱۲ ف ۳ جس طرح دنیا کے نوروں میں سے کوئی نور اس درجے کا نہیں ہو سکتا کہ اُس کو خدا کے نور سے مشابہت دی جائے اسی طرح دنیا کی تاریکیوں میں سے کوئی تاریکی ایسی نہیں ہو سکتی کہ اُس کو کفر کی تاریکی سے مشابہت دی جائے پھر بھی سب تاریک ہی۔ دریا کی تہ میں ایک آدمی ہی اور دریا میں طوفان برپا ہی کہ لہروں پر لہریں چلی آ رہی ہیں اوپر سے ابر غلیظ ہی ان سب باتوں کے جمع ہونے سے جو تاریکی تہ دریا میں ہوگی وہ کسی قدر کفر کی تاریکی سے مشابہت رکھ سکے گی ۱۲

ف چلکنے کے معنی چمکنے ہیں مگر ریت کے چمکنے کے لیے خاص کر ملکنے کا لفظ بولا جاتا ہی ہمارے ہندوستان میں تو پانی کی افراط ہی لیکن بڑے بڑے وسیع ریگستان عرب میں



وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ

اور اپنی (اپنی) تسبیح (کا طریقہ) معلوم ہے اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے ف اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے

الْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ○ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ

اور اللہ ہی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ (ہی) بادل کو ہانکتا ہے پھر

يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

بادل (کے ٹکڑوں) کو آپس میں جوڑتا ہے پھر اُن کو تہ بتہ رکھتا ہے پھر (اے مخاطب) تو بادل کے بیچ میں سے مینہ نکلتے ہوئے دیکھتا ہے

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

اور آسمان میں جو (اولوں کے) پہاڑ (یعنی جمے ہوئے بادل) ہیں وہی اُن میں سے اولے برساتا ہے تو جس پر چاہتا اولے برساتا

وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ○

اور جس سے چاہتا ہے اُن کو ہٹا دیتا ہے　بادل کی بجلی کی چمک ہے کہ گویا آنکھوں (کے نور) کو اُچک لیے　چلی جاتی ہے

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ○

اللہ رات اور دن کا رد و بدل کرتا رہتا ہے　جو لوگ سوجھ رکھتے ہیں　اُن کے لیے اس میں بڑی عبرت ہے

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ

اور اللہ (ہی) نے تمام (چلنے پھرنے والے) جانداروں کو پانی سے پیدا کیا ہے ف پھر اُن میں (بعض) وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ

(بعض) اُن میں سے وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور (بعض) اُن میں سے وہ ہیں جو چار (یا زیادہ پاؤں) پر چلتے ہیں

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ

اللہ جو چاہتا ہے بناتا ہے بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ہم ہی نے (یہ) آیتیں اتاری ہیں جو لوگوں کو ہماری قدرتیں سمجھاتی ہیں

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا

اور اللہ (ہی) جس کو چاہتا ہے　سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے　اور (دو دلے لوگ) کہتے ہیں　کہ ہم

بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ

اللہ پر اور (نیز) رسول پر ایمان لے آئے اور (خدا و) رسول کا حکم مانا پھر اس کے بعد ان میں کا ایک فریق (خدا و رسول کے حکم سے) روگردانی کرتا ہے

وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ

اور وہ (سرے سے) مسلمان (ہی) نہیں　اور جب اُن کو خدا اور اُس کے رسول کی طرف　بلایا جاتا ہے

بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا

تاکہ اُن میں (اُن کے باہمی جھگڑوں کا) چکوتا کر دیں تو بس اُن میں کا ایک فریق گریز کرتا ہے　اور اگر حق بجانب اُن کے ہو

منزل ۴

ف ۱ مطلب یہ ہے کہ عالم کا ذرہ ذرہ خدا کی گواہی دے رہا ہے اس کی ہستی اس بات کی دلیل ہے کہ وہ آپ سے آپ نہیں ہو گیا بلکہ کسی کے بنانے سے بنا اور جس نے بنایا یہی خدا ہے دین آیتوں سے خدا کا انکار کرنا دیکھ کر اس کا عطا ہونا خدائی کا سنا ہونا ہے ۱۲

ف ۲ بعض مفسرین نے پانی سے نطفہ مراد لیا ہے تو وابہ میں انسان اور حیوان از قسم چار پایہ پرندہ وغیرہ داخل ہوں گے ورنہ بہت سے جاندار از قسم حشرات الارض مٹی سے نکل پڑتے ہیں یا یہ کہ جانداروں کی بناوٹ میں مٹی کی طرح پانی کو بھی دخل ہے اور سب سے بہتر توجیہ یہ ہے کہ ابتدائے آفرینش میں پانی ہی پانی تھا پھر خدا نے پانی میں تموج پیدا کیا تموج سے پیدا ہوئے جھاگ جھاگ منجمد ہو کر بنی زمین تو اس اعتبار سے پانی سب جانداروں کی اصل ٹھیرا اور اس میں تو کچھ بھی شبہ نہیں کہ جانداروں کے لیے پانی مدار حیات ہے عجب نہیں اس جہت سے پانی سے ہر چیز کا پیدا کرنا فرمایا ہو ۱۲

إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن

تو بے تأمل (کان دبائے) رسول کی طرف (دوڑے) چلے آتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں (بے ایمانی کا) مرض ہے یا شک میں پڑے ہیں یا (اس بات سے

يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ إِنَّمَا كَانَ

(ڈرتے ہیں کہ) اللہ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی (نہ) کر بیٹھیں (خدا اور رسول تو کیوں بے انصافی کرنے لگے تھے) بلکہ یہ آپ (سب سے بڑھ کر) بے انصاف ہیں

قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن

مسلمانوں (کی شان) تو یہ ہے کہ (ان) کو جب خدا اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان میں (ان کے باہمی جھگڑوں کا) چکوتا کر دیں

يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَ

تو بس (دو ٹوک بات) کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے (طلبی کا حکم) سنا اور (خدا رسول کا) حکم مانا اور یہی لوگ (آخرت میں) فلاح پائیں گے اور جو شخص اللہ اور

رَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ وَأَقْسَمُوا

اس کے رسول کا حکم مانے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی ناراضامندی) سے بچتا ہے تو ایسے ہی لوگ (آخر کار اپنی) مراد کو پہنچیں گے ف اور (اے پیغمبر

بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ

کھا کھا کر کہتے ہیں (کہ ہم تو آپ کے ایسے فرماں بردار ہیں) کہ اگر آپ حکم دیں تو بلا عذر (گھر بار سب چھوڑ کر باہر) نکل کھڑے ہوں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

(کی حقیقت) معلوم ہے ف۲ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اللہ کا حکم مانو اور

الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن

رسول کا حکم مانو پھر اگر تم (خدا رسول کے حکم سے) روگردانی کرو گے تو (تبلیغ رسالت کی) جو ذمہ داری رسول پر ہے اس کے جواب دہ وہ ہیں اور

تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝ وَعَدَ اللَّهُ

(اطاعت کی) جو ذمہ داری تم پر ہے اس کے جواب دہ تم ہو اور اگر رسول کے کہے پر چلو گے تو راہ سر جا لگو گے اور رسول کے ذمے تو حکم خدا کا (صاف طور پر

الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل (بھی) کرتے ہیں ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ (ایک نہ ایک دن) ان کو ملک کی خلافت (یعنی سلطنت) ضرور عنایت کرے گا

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي

جیسے ان لوگوں کو خلافت عنایت کی تھی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اور جس دین کو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے (یعنی اسلام)

ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي

اس کو ان کے لیے جما کر رہے گا اور خوف (و خطر) جو ان کو (لاحق) ہے اس کے بعد (عنقریب ہی) ان کو (اس کے) بدلے میں امن دے گا کہ (با طمینان) ہماری

لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(اور) کسی چیز کو ہمارا شریک نہ کریں گے ف۳ اور جو شخص ان (تمام احسانات) کے بعد ناشکری کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں

ف یہ آیتیں نازل تو ہوئی ہیں خاص ایک منافق کے حق میں جس کا نام تھا بشر کہ اس میں اور ایک یہودی میں جھگڑا تھا یہودی کہتا تھا کہ چلو اپنے پیغمبر کے پاس وہ جو کہیں ہم دونوں تسلیم کر لیں اس یہودی کو پیغمبر صاحب کے انصاف پر اعتماد تھا اور وہ تھا بھی برسر حق بشر اس کو کعب بن اشرف یہودی کی طرف لے جانا چاہتا تھا کہ اس کے ہاں سفارش یا وجاہت یا رشوت کو دخل ہو گا پھر کیف شان نزول خاص ہے مگر افسوس ہے کہ اب بھی ہم مسلمان ان آیتوں کے مصداق ہیں کہ اپنے جھگڑے خدا اور رسول کی طرف رجوع کر دیا کریں تو کیوں عدالتوں میں جا کر زیر بار ہوں جیسے ایمان ضعیف ہیں ویسے ہی ہمیں بھی کھٹکتے ہیں ۱۲ ف۲ ایک سنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قسمیں کھانے اور باتیں بنانے کی کیا ضرورت ہے دستور کے مطابق فرماں برداری تم سے بھی طلب کی جاتی ہے اور اس پر یہ حاشیہ چڑھانا کہ ہم واجب سے ایسے فرماں بردار ہیں کہ اگر آپ حکم دیں تو بلا عذر گھر بار چھوڑ کر باہر نکل کھڑے ہوں محض دنیا سازی کی باتیں ہیں ۱۲ ف۳ ایسی صاف اور ایسی مستحکم پیشین گوئی پیغمبر صاحب کی نبوت کی بڑی قوی دلیلوں میں سے ہے اور اس کو پورا ہوتے ہوئے بھی ساری دنیا نے دیکھ لیا ۱۲

وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَآتُوا الزَّكَوٰةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

اور (مسلمانو) نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رسول کے کہنے پر چلو تاکہ تم پر رحم کیا جائے

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ

(اے مخاطب) ایسا خیال نہ کرنا کہ کافر ملک میں (کہیں بھاگ کر ہم کو) ہرا دیں گے (نہیں یہ خود ہاریں گے) اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور بے شک

الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

بُرا ٹھکانا ہے مسلمانو! تمہارے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈی غلام)

وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ مِّن قَبْلِ صَلَوٰةِ الْفَجْرِ

اور تم میں جو (حد) بلوغ کو نہیں پہنچے تین وقتوں میں (تمہارے پاس آنے کی) تم سے اجازت لیا کریں (ایک تو) نماز صبح سے پہلے

وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَوٰةِ الْعِشَاءِ ۚ

اور (دوسرے) جب تم دوپہر کو (سونے کے لئے معمول کے مطابق) کپڑے اتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) نماز عشا کے بعد

ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ ۚ طَوَّافُونَ

(یہ) تین وقت تمہارے پردے کے وقت ہیں ان (اوقات) کے سوا نہ (تو بے اذن آنے دینے میں) تم پر کچھ گناہ اور نہ (بے اذن چلے آنے میں)

عَلَيْكُم بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ وَاللَّهُ

(اور تم میں سے بعض کو (یعنی لونڈی غلاموں کو) بعض (یعنی تمہارے) پاس آنے جانے کی ضرورت لگی ہی رہتی ہے (تو بار بار اذن مانگنے میں تم کو تکلیف)

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا

جاننے والا (اور) حکمت والا ہے اور (مسلمانو) جب تمہارے لڑکے (حد) بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح ان سے اگلے (یعنی ان سے بڑی عمر کے) گھروں میں آنے کے لئے

كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ

(اسی طرح) ان کو بھی اذن مانگنا چاہئے یوں اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ

عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ

جاننے والا (اور) حکمت والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی امید (باقی) نہیں رہی اگر

عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَ

وہ اپنے کپڑے (چادر وغیرہ) اتار رکھا کریں تو اس میں ان پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ (اپنا) بناؤ دکھانا منظور نہ ہو اور

أَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ

(اگر اس کی بھی) احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں بہتر ہے اور اللہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے نہ تو اندھے (آدمی) کے لئے

حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ

کچھ مضائقہ ہے اور نہ لنگڑے (آدمی) کے لئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ بیمار کے لئے کچھ مضائقہ ہے اور نہ (عموماً)

منزل ۴

أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

تم مسلمانوں کے لئے (اس میں کچھ مضایقہ نہیں) کہ اپنے گھروں سے (کھانا) کھاؤ یا اپنے باپ کے گھر سے یا

أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ

اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے

أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ

یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اُن گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہوں

مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ

یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (اور اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں کہ سب مل کر کھاؤ یا

أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ

الگ الگ تو جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے (لوگوں) کو سلام کر لیا کرو (سلام ایک) دعائے خیر ہے جو تم مسلمانوں کو

عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

خدا کی طرف سے (تعلیم کی گئی ہے) برکت والی عمدہ۔ یوں اللہ (اپنے) احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے

تَعْقِلُونَ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا

تاکہ تم سمجھو ف (سچے) مسلمان تو بس وہ ہیں جو اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں اور جب

كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ

کسی ایسی بات کے لئے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے پیغمبر کے پاس ہوتے ہیں تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لیں مجلس سے اٹھ کر نہیں

الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ

جو لوگ (ایسے مواقع پر) تم سے اجازت لے لیتے ہیں حقیقت میں وہی لوگ ہیں جو (سچے دل سے) اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے ہیں

فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ

تو جب یہ لوگ اپنے کسی (ضروری) کام کے لئے تم سے (جانے کی) اجازت طلب کیا کریں تو تم ان میں سے جس کو (مناسب سمجھ کر) چاہو (چلے جانے کی) اجازت

اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ

خدا کی جناب میں اِن کے لئے مغفرت کی دعا بھی کر دو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو! جب)

الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِينَ

پیغمبر (تم میں سے کسی کو بلائیں تو اُن) کے بلانے کو آپس میں (معمولی بلانا) نہ سمجھو جیسا تم میں ایک کو ایک بلایا کرتا ہے اللہ اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے

يَتَسَلَّلُونَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ

جو تم میں سے چھپ کر (پیغمبر کی مجلس شوریٰ میں سے بے اجازت) کھسک جاتے ہیں تو جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو اس (بات) سے

ف لوگوں میں ارتباط و اتحاد پیدا ہونے کا بڑا عمدہ ذریعہ کھانا ہے اور اس آیت کا مقصود اصلی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اس ذریعے سے باہمی اتحاد کو بڑھائیں اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے کہ جہاں تک ہو سکتا ہے ایک دوسرے کے ہاں کھانے میں مضایقہ کرتے ہیں کہ کہیں لالچی اور بد نیت نہ سمجھے جائیں اور بعض لوگ مثلاً لنگڑے وغیرہ معذوری کی وجہ سے کنارہ کش رہتے ہیں کہ حقیر نہ سمجھے جائیں لیکن اگر یہ دستور زیادہ کثرت سے جاری ہو اگر میں نے تمہارے ہاں کھانا کھا لیا تم نے میرے ہاں کھا لیا تو کچھ شک نہیں کہ مسلمانوں میں یک دلی اور اتفاق پیدا کرنے کی عمدہ تدبیر ہے اور ما ملکتم مفاتحہ کا ایک محل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اکثر رشتے داروں میں سے کوئی شخص کہیں مہمان چلا جاتا ہے تو قریب کے رشتے دار کو جس پر اس کا اعتبار ہے گھر کی کنجیاں دے جاتا ہے اور منشے یہ اس طرح کی اجازت ہے کہ تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو گھر میں سے لے لینا لیکن یہ کنجی لینے والے خود اپنی طبیعت سے جنبیت برتتے ہیں ورنہ اگر صاحب خانہ کی غیبت میں ضرورت کی کوئی چیز لے لیں تو وہ آکر خوش ہو مگر دنیا میں نفسا نفسی پھیل گئی ہے نہ کوئی کسی کے ساتھ ایسی سخاوت کرنی چاہتا ہے اور نہ معاوضے کے ڈر سے کوئی ایسی سخاوت سے فائدہ اٹھاتا مگر اسلامی اخوت کو ترقی دینے کی ایک تدبیر خدا نے بتا دی ہے اور ما ملکتم مفاتحہ سے مقصود یتیم کا ولی سرپرست یا وصی مہتمم بھی ہو سکتا ہے ۱۲

منزل ۴ ع ۱۴



أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي

کہ (کہیں) اُن پر کوئی آفت (نہ) آن پڑے یا اُن پر کوئی اور (نہ) عذاب دردناک (نہ) آ نازل ہو سنو جی! اللہ ہی کا ہے جو کچھ

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ

آسمانوں اور زمین میں ہے تم (لوگ) جس (روش) پر ہو خدا خوب جانتا ہے اور جس روز (لوگ قیامت میں) خدا کی طرف لوٹائے جائیں گے

إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

تو جیسے (کچھ دنیا میں) عمل کرتے رہے ہیں خدا اُن کا نیک و بد اُن کو بتائے گا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○ وَسَبْعٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَسِتَّةُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ فرقان مکے میں اُتری اور اس کی (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) ستتر آیتیں ہیں اور چھ رکوع

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ نَذِيرًا ○

(خدا کی ذات بڑی) بابرکت (ذات) ہے جس نے اپنے بندے (محمد) پر فرقان اتارا تاکہ تمام جہان کے (لوگوں) کے لئے (عذاب خدا سے) ڈرانے والا (ہو)

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ

وہی تو ہے کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور وہ کوئی فرزند بھی نہیں رکھتا اور نہ

شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا ○ وَاتَّخَذُوا مِنْ

سلطنت میں (کبھی) کوئی اس کا شریک رہا اور اسی نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر ہر ایک چیز کے لئے ایک (مناسب) اندازہ ٹھیرا دیا اور کافروں نے

دُونِهٖ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ

خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود اختیار کر رکھے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ (خود دوسرے کے) بنائے اور پیدا کئے ہوئے ہیں اور خود اُن کا اپنا

ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً وَلَا نُشُورًا ○ وَقَالَ

برا بھلا (بھی) اُن کے اختیار میں نہیں اور نہ مرنا اور نہ جینا اور نہ (مرے پیچھے جی) اٹھنا اُن کے اختیار میں ہے اور کافر (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرٰىهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ

کہ یہ تو نرا جھوٹ ہے جس کو اس (شخص یعنی پیغمبر) نے (اپنے دل سے) گھڑ لیا ہے اور دوسرے لوگوں نے اس (گھڑت) میں اس کی مدد کی

آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ○ وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

(ایسی بات کہنے سے) یہ لوگ (بڑے ہی) ظلم اور (سراسر) جھوٹ کے مرتکب ہوئے اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (قرآن) اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں

اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ○ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ

جس کو اس (شخص) نے کسی سے لکھوا لیا ہے اور وہی صبح و شام اس کو پڑھ پڑھ کر سنائے (اور یاد کرائے) جاتے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ

السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهٗ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ○ وَقَالُوا

جو آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (کہ تم کو فوراً اس بہتان کی سزا نہیں دیتا) اور (کافر یہ بھی)

ع ۹ ۱۵ منزل ۴ مع ۱۰

ف۱ اصل لفظ فرقان ہے اور اس سے مراد ہے قرآن۔ فرقان کے معنی ہیں فرق کرنے والا۔ قرآن کو فرقان اس لئے کہا کہ اس نے حق باطل کو جدا کر دکھایا ۱۲

ف۲ مثلاً آدمی پیدا ہوا ایک وقت خاص تک ماں کے پیٹ میں رہتا پھر ایک وقت خاص تک دودھ سے پرورش پاتا پھر اس کے دانت نکلتے وہ کھانا کھانے لگتا ایک حد تک اس کے جسم کو ترقی ہوتی پھر تنزل شروع ہوتا پھر مرتا اسی طرح دنیا کی کل موجودات اور تمام واقعات کے لئے ایک اندازہ باندھ رکھا ہے کوئی چیز اس اندازے سے باہر نہیں جاسکتی ۱۲


مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ
کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور بازاروں میں (پڑا) پھرتا ہے اس کے پاس
اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ
کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا کہ اس کے ساتھ ہو کر (وہ بھی لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراتا۔ یا اس پر کوئی خزانہ (غیب ہی سے) برسا ہوتا یا اس کے
لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا
اس کے پاس (ایک) باغ (ہی) ہوتا کہ اس سے کھاتا (پیتا) اور (یہ) ظالم (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ تم تو بس ایسے آدمی کے پیچھے چلتے ہو جس پر کسی نے
مَّسْحُوْرًا ۝ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
جادو کر دیا ہے۔ (اے پیغمبر) دیکھو تو سہی یہ لوگ تمہاری نسبت (کیسی کیسی) باتیں بناتے ہیں جن کی وجہ سے (یہ آپ) گمراہ ہو گئے اور کسی طرح
سَبِيْلًا ۝ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
راہ پر نہیں آسکتے۔ (خدا کے ہاں کسی چیز کی بھی کمی نہیں) وہ ایسا بابرکت ہے کہ چاہے تو ایک (باغ کیسا) اس سے بہتر (بہتیرے)
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝ بَلْ كَذَّبُوْا
باغ تمہارے لیے (موجود) کر دے جن کے تلے نہریں پڑی بہ رہی ہوں اور (باغوں کے علاوہ) تمہارے رہنے کے لیے محل (تیار) کر دے اصلی بات یہ ہے
بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝ اِذَا رَاَتْهُمْ
قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور جو لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھیں ف۱ ان کے لیے ہم نے دوزخ تیار کر رکھی ہے جب وہ ان کو
مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۝ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا
دور سے دیکھے گی تو (دیکھتے ہی جوش کھائے گی اور یہ دور ہی سے) اس کا جوش و خروش سنیں گے اور جب دوزخ کی
مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ
کسی تنگ جگہ میں مشکیں باندھ کر ڈال دیے جائیں گے تو وہاں موت (ہی موت) پکاریں گے (فرشتے ان کے جلانے کو کہیں گے کہ)
ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ
ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ یہ (دوزخ) بہتر ہے یا ہمیشہ رہنے کا باغ (بہشت)
الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ۝ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ
جس کا وعدہ پرہیزگاروں کے ساتھ کیا گیا ہے کہ وہ ان (کی پرہیزگاری) کا صلہ ہو گا اور (ان کا) آخری ٹھکانا۔ جو چیز وہ چاہیں گے ان کے لیے
خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
(اور وہ اسی حال میں) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اے پیغمبر یہ ایک) وعدہ ہے جس کا ایفا تمہارے پروردگار (نے اپنے اوپر) لازم کر لیا ہے اور باعتبار وعدہ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ
خدا کے سوا یہ پوجتے ہیں (اپنے حضور میں) جمع کرے گا پھر (ان معبودوں سے) پوچھے گا کہ کیا میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ (آپ سے آپ)

ف۱ مطلب یہ ہے کہ قیامت کو جھوٹ نہ سمجھیں تو تمہاری تکذیب سے بھی ڈریں پیغمبر کی تکذیب عین خدا کی تکذیب ہے اور اس کا ضروری نتیجہ ہے دوزخ ۱۲ ف۲ موت کو پکارنے کے یہ معنی ہیں کہ جب آدمی سخت تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو موت کی آرزو کرتا ہے کہ موت بھی ایک طرح کی راحت ہے قرآن میں ایک جگہ مذکور ہے کہ دوزخیوں کی کھالیں جل جل کر اور گل گل کر گر پڑیں گی اور پھر نئی کھال پیدا ہو گی یہ بھی ایک طرح کی موت ہے تو مطلب آیت کا یہ ہے کہ ایک موت اور ہلاکت کو کیا پکارتے ہو اس سے تو تمہاری مصیبتوں کا خاتمہ نہیں ہوتا کیونکہ تم کو کئی دفعہ مرنا اور جینا اور عذاب بھگتنا ہے پکارتے ہو تو بہت سی موتوں کو پکارو ۱۲

ع ۹ ۱۴ منزل ۴



ضَلُّوا السَّبِيلَ ۝ قَالُوا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ

رستے سے بھٹک گئے (ان کے معبود) عرض کریں گے کہ تو پاک (ذات) ہے (ہم تو خود بندے تھے) ہم کو یہ بات کسی طرح زیبا ہی نہ تھی

دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ

کہ تیرے سوا اپنے لیے دوست اور دوسرے کارساز بنائے (تو ہم ان کے کارساز بننے کا کیونکر دعویٰ کرسکتے تھے) بلکہ بات یہ ہوئی کہ تو نے ان کو اور ان کے

وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ۝ فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ

اور یہ (آپ ہی) ہلاک ہونے والے لوگ تھے (اس پر ہم کافروں سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے کہ) تمہارے ان معبودوں نے تو تمہاری (ساری) باتوں میں تم کو

صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ۝ وَ

ٹال سکتے ہو اور نہ (کسی سے) مدد لے سکتے ہو اور (لوگو!) اسی طرح جو تم میں (شریک خدا بنا کر) ظلم کرے گا ہم اس کو (آخرت میں) بڑے (سخت) عذاب

مَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَ

ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور

يَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ أَتَصْبِرُونَ

بازاروں میں (بھی) چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں ایک کو ایک کے لئے آزمائش (کا ذریعہ) قرار دیا ہے ف تو (مسلمانو!) تم (اب بھی کافروں کی ایذاؤں کی)

وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۝ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار (سب کے حال کو) دیکھ رہا ہے اور جو لوگ (عاقبت میں) ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے ف وہ (اس قسم کی باتیں بھی)

لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي

کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترے یا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں (تو یقین کریں) ان لوگوں نے اپنے دل میں اپنی بڑی وقعت لگا رکھی ہے

أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ۝ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰئِكَةَ لَا بُشْرٰى

اور حد (انسانیت) سے بہت بڑھ گئے ہیں جس دن لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے

يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَحْجُورًا ۝ وَقَدِمْنَا إِلٰى

اس دن گنہگاروں کو کوئی خوشی (نصیب) نہ ہوگی اور (فرشتوں کو دیکھ کر) کہیں گے کہ (دور دفان) ف اور (دنیا میں) جو یہ لوگ

مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَنْثُورًا ۝ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ

(کوئی نیک) عمل کر گئے ہیں اب ہم ان (اعمال) کی طرف متوجہ ہوں گے اور ان کو (اس طرح) رائیگاں کر دیں گے (جیسے) بکھری ہوئی دھول جنت والوں کا

خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا ۝ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ

ٹھکانا بھی بہت بہتر اور خواب گاہ بھی عمدہ سے عمدہ۔ اور جس دن آسمان ایک بدلی پر سے پھٹ جائے گا اور وہ بدلی (اس کے اندر سے) نکل (آئے گی)

وَنُزِّلَ الْمَلٰئِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۚ وَكَانَ

اور (اسی بدلی میں سے) فرشتے جوق جوق (زمین پر) اتارے جائیں گے۔ اس دن حقیقی سلطنت (خدائے) رحمٰن (ہی) کی ہوگی اور وہ

ف مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو خدا نے پیغمبر بھیجے اور لوگوں کی حالتیں مختلف رکھیں کوئی ایمان لایا اور کوئی کافر ہوا کوئی امیر ہے کوئی غریب یہ سب امتحان ہیں پیغمبروں کا امتحان یہ ہے کہ امت کی ناملائمات پر صبر کرکے تبلیغ رسالت کے کام میں لگے رہیں امت کا امتحان یہ کہ پیغمبر کے سمجھانے پر کاربند ہوں اور رسم رواج اور بڑوں کی تقلید کی پروا نہ کریں امیروں کا امتحان یہ کہ غریبوں کو نظر حقارت سے نہ دیکھیں اور ان کی امداد حتی الامکان کریں غریبوں کا امتحان یہ کہ اگر امیر ان کو نظر حقارت سے دیکھیں تو تنگ دل نہ ہوں بہرکیف دنیا امتحان گاہ ہے ہر شخص کو اس کی حالت میں آزمایا جاتا ہے اور امتحان کے نتیجے عاقبت میں ظاہر ہوں گے ۱۲ ف یعنی اگرچہ امید کے معنوں میں مشہور ہے مگر اصل وضع میں اس کے معنے امید و بیم دونوں کے ہیں اور لغات اضداد میں سے ہے ہم نے ترجمے میں امید کے معنی اختیار کئے جو مشہور ہیں لیکن خوف کے معنے بھی ہو

سکتے ہیں تو اس صورت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ جو لوگ (عاقبت میں) ہمارے حضور میں حاضر ہونے سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف حجراً محجوراً کے لفظی معنے ہیں روک آڑ کی گئی یعنی ہم میں اور فرشتوں میں آڑ ہو کہ ان کی صورت ہم کو نہ دکھائی دے ہم نے محاورہ اختیار کر لیا ہے ۱۲

يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ○ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ

دن کافروں پر (بڑا) سخت ہوگا اور جس دن نافرمان (آدمی مارے افسوس کے) اپنے ہاتھ کاٹے گا (اور) کہے گا

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ○ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ

اے کاش میں (بھی) رسول کے ساتھ (دین کے) رستے لگ لیتا ہائے میری کم بختی کاش میں

فُلَانًا خَلِيْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ

فلاں (شخص) کو دوست نہ بناتا اس نے تو نصیحت کے آئے پیچھے بھی مجھے اس سے بہکا دیا اور

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي

شیطان (کا) تو قاعدہ ہے کہ وقت پڑے پر انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔ اور (اس وقت) پیغمبر (یعنی محمد خدا کی جناب میں) عرض کریں گے کہ اے میرے

اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

اس قرآن کو بکواس سمجھا۔ اور (اے پیغمبر جس طرح تمہارے زمانے کے کافر تمہارے دشمن ہیں) اسی طرح گنہگاروں کو ہم ہر ایک نبی کا دشمن بناتے

مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور (لوگوں کی) ہدایت دینے کو اور (پیغمبروں کی) مدد کرنے کو تمہارا پروردگار بس ہے اور کافر کہتے ہیں

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ

کہ اس (پیغمبر) پر قرآن سارے کا سارا ایک دفعہ سے کیوں نہیں نازل کیا گیا (ہم کہتے ہیں کہ جیسا وقتاً فوقتاً اترا ہے) ایسا ہی (اترنا) چاہیے تھا اور (اس

وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ○ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ

اور (اسی وجہ سے) ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر اتارا۔ اور یہ لوگ (اعتراض کے طور پر اپنے زعم میں) کیسی ہی (انوکھی) بات تمہارے پاس (رچ کر) لائیں گر (اوھی) جو

تَفْسِيْرًا ○ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰۗىِٕكَ

توجیہہ تم کو بتا دیتے ہیں جو لوگ (قیامت کے دن) اپنے مونہوں کے بل (گھسیٹ گھسیٹ کر) جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہی لوگ

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ○ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ

بدتر جگہ (یعنی دوزخ) میں ہوں گے اور (سب سے) زیادہ گمراہ ف۱ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عنایت کی اور

جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ○ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ

ان کے بھائی ہارون کو (ان کا) مددگار (بنا کر) ان کے ساتھ کر دیا۔ پھر ہم نے حکم دیا کہ دونوں (بھائی) ان لوگوں کے پاس جاؤ

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ○ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا

جو ہماری (قدرت کی) نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں (چنانچہ دونوں گئے اور سمجھایا اور انھوں نے نہ مانا) تو ہم نے ان لوگوں کا کھوج ہی کھو دیا اور قوم نوح

الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ○

تو ہم نے ان کو غرق کر دیا اور ان کو لوگوں کے لیے نشان (عبرت) بنا دیا اور ہم نے نافرمان لوگوں کے لیے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے

ف۱ گمراہ سے اس جگہ یہ مراد ہے کہ جانا چاہیے تھا جنت میں لیکن اپنی بدکرداری سے بھٹک کر جہنم میں آ پڑے ۱۲

ف۲ سب رسولوں کا دین ایک رہا ہے شریعتیں مختلف تو ایک پیغمبر کے جھٹلانے سے کل پیغمبروں کا جھٹلانا لازم آتا ہے اعاذنا اللہ منہ ۱۲

منزل ۴

مع

ع ۳ / ۱۴

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝ وَ

اور (اسی طرح) عاد اور ثمود اور خندق والوں ف۱ اور اُن کے بیچ بیچ میں اور بہت سی اُمتوں کو (ہم نے ہلاک کر مارا) اور

كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؗ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى

سبھی کو تو ہم نے (اُن لوگوں کی) مثالیں دے دے کر سمجھایا تھا (مگر کسی نے نہ سمجھا) اور ہم نے سب کا ستیاناس کر دیا۔ اور یہ (کفار مکہ) اُس بستی (قوم لوط) پر

الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا

بستی پر (ہو کر گزرے ہیں جس پر بُرا پتھر اور برسایا گیا تھا تو کیا انھوں نے اُس کو نہ دیکھا ہوگا مگر (بات یہ ہے کہ) ان لوگوں کو (مرے پیچھے دوبارہ)

لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا

جی اُٹھنے کی توقع ہی نہیں (تو ایمان کیوں لائیں) اور (اے پیغمبر جب) جب لوگ تم کو دیکھتے ہیں تمھاری ہنسی ہی بناتے ہیں (اور چھیڑنے کے طور پر کہتے ہیں)

الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ

جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم بتوں (کی پرستش) پر ثابت قدم نہ رہیں اس شخص نے تو ہم کو ہمارے معبودوں سے منحرف کر ہی دیا تھا

صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ

اور چند روز بعد (قیامت کے دن) جب یہ لوگ عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو جان لیں گے کہ (مسلمانوں اور کافروں کے دونوں فریقوں میں) کون گمراہ تھا

سَبِيْلًا ۝ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے اپنی خواہش (نفسانی) کو اپنا خدا بنا رکھا ہے تو کیا تم اُس کی نگرانی کر سکتے ہو (کہ اُس کو گمراہ نہ ہونے دو)

وَكِيْلًا ۝ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا

یا تم خیال کرتے ہو کہ ان (کافروں) میں اکثر بات کو سنتے یا سمجھتے ہیں یہ تو بس

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ

چارپایوں کی طرح کے ہیں بلکہ یہ (اُن سے بھی) بہکے گزرے ہیں (اے پیغمبر) کیا تم نے اپنے پروردگار کی اس (قدرت) پر نظر نہیں کی کہ اُس نے

وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ثُمَّ

اور اگر چاہتا تو اُس کو (ایک حالت پر) ٹھیرا ہوا کر دیتا لیکن ہم اُس کو پھیلاتے رہتے ہیں) پھر ہم نے آفتاب کو اُس کا سبب (ظاہر) ٹھیرا دیا ہے۔ پھر

قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

ہم اُس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیتے ہیں ف۲ اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے تم لوگوں کے لیے رات کو

لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ

پردہ پوش اور نیند کو (موجب) راحت بنایا اور دن کو (اس غرض سے) بنایا کہ لوگ چلیں پھریں اور وہی (قادر مطلق) ہے

اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۝

جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) کے آگے (آگے) ہواؤں کو (مینہ کی) خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے ف۳ اور ہم ہی آسمان سے پانی اتارتے ہیں پاک (صاف)

ف۱ رس کے معنوں میں بہت اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کنواں ہے کوئی کہتا ہے گانوں کوئی کہتا ہے بن اور جب اس کے معنوں میں اختلاف ہے تو لامحالہ اصحاب الرس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون لوگ تھے کس نبی کی اُمت تھے کیونکر ہلاک ہوئے بعض مفسروں نے اس کے معنی خندق کے بھی لکھے ہیں ہم نے یہی شق اختیار کر لی ہے کیونکہ عربی میں خندق کو اخدود بھی کہتے ہیں اور اصحاب الاخدود کا بیان اخیر پارے کی سورۂ بروج میں ہے وہ لوگ بت پرست تھے اور ایک خندق کھود کر اس میں آگ دہکا رکھی تھی جبرًا لوگوں سے بت پرستی کرواتے جو انکار کرتا اُس کو آگ کی خندق میں جھونک دیتے مولوی روم نے اپنی مثنوی میں اُس کی پُر درد حکایت لکھی ہے اور اس کا ماخذ حدیث ہے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ جہاں زمین آسمان چاند سورج ستارے اور کیا اور کیا خدا کی ہستی اور اس کی قدرت پر دلالت کرتے ہیں اسی طرح سایہ بھی خدا کی ہستی اور اُس کی قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ گو اُس کا سبب ظاہر آفتاب کا سامنے آنا ہے مگر سب چیزوں اور سب واقعات کا سبب اصلی خدا ہے اگر وہ چاہتا تو سایے کو ایک ایسی چیز بناتا جس کو آفتاب سے کچھ تعلق نہ ہوتا آفتاب طلوع کرتا اور دوپہر تک سر پر آجاتا اور پھر ڈھلتا یہاں تک کہ غروب ہو جاتا اور سایہ ایک ہی حالت پر رہتا لیکن اب خدا نے سایے کو ایسی چیز بنایا ہے جو آفتاب کی وجہ سے گھٹتی بڑھتی دوپہر شام کے وقت سایہ بڑھتے بڑھتے آخر کو ناپید ہو جاتا ہے اور اُس کی جگہ ظلمت شب آجاتی ہے سایے کے معدوم ہو جانے کو فرمایا کہ ہم اُس کو اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں جیسا کہ ایک مقام پر فرمایا کہ جب لوگ سوتے ہیں تو ہم سب کی روحوں کو اپنی طرف بلا لیتے ہیں ۱۲ ف۳ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ پانی کے برسنے سے پہلے ہوا چلتی ہے تاکہ بادلوں کو جمع کرے اُٹھائے اُڑا لائے تو



لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَّأَنَاسِيَّ كَثِيرًا

تاکہ اس کے ذریعے سے ایک شہر (کی زمین) مردہ (یعنی پڑتی) میں جان ڈالیں اور اپنی مخلوقات میں بہت سے چارپایوں اور آدمیوں اس سے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا وَلَوْ

اور ہم نے لوگوں میں (مختلف مقدار سے) پانی کو تقسیم کیا تاکہ لوگ منتفع ہوں لیکن اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ بھی احسان نہ مانا اور اگر

شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم

ہم چاہتے تو ہر ایک بستی میں (ایک) ڈر سنانے والا (یعنی پیغمبر) بھیج دیتے تو (اے پیغمبر) تم کافروں کا کہا نہ مانو اور ان کو دعوت اسلام سے اسی طرح

بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ

ان کا مقابلہ بڑے زور سے کرو - اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے دو دریاؤں کو (آپس میں) ملا دیا ایک (کا پانی) میٹھا مزے دار اور

هَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَّحْجُورًا وَهُوَ

ایک (کا) کھاری کڑوا اور دونوں میں ایک روک اور اٹل آڑ بنا دی ف اور وہی (قادر مطلق) ہے

الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ

جس نے پانی (یعنی منی) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو کسی کا بیٹا بیٹی اور کسی کا داماد بہو بنایا اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار ہر چیز پر

قَدِيرًا وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَ

قادر ہے ف اور کافر خدا کے سوا (جھوٹے معبودوں) کو پوجتے ہیں جو نہ ان کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور

كَانَ الْكَافِرُ عَلَىٰ رَبِّهِ ظَهِيرًا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّ

کافر تو اپنے پروردگار (کی مخالفت) پر (ہمت) کربستہ ہے اور (اے پیغمبر) ہم نے تم کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ (نیکوں کو بہشت کی) خوش خبری سنا دو اور

نَذِيرًا قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ

(بدوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ - (ان لوگوں سے) کہو کہ میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں ہاں (میری مزدوری) اگر ہے تو بس یہی

إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ

اپنے پروردگار تک پہنچنے کا رستہ اختیار کرلے اور (اے پیغمبر) اس زندہ (خدا) پر بھروسا رکھو جس کو موت نہیں اور اس کی

بِحَمْدِهِ ۚ وَكَفَىٰ بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ

حمد (و ثنا) کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو اور اپنے بندوں کے گناہوں سے اس (خدا) کا باخبر ہونا بس کرتا ہے (وہ خود ان سے سمجھ لے گا)

الْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمَٰنُ

و زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے (سب کو) چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش (بریں) پر جا براجا (وہی خدائے) رحمن ہے

فَاسْأَلْ بِهِ خَبِيرًا وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَٰنِ قَالُوا وَ

تو اس (کی شان) کو تو کسی باخبر ہی سے پوچھنا چاہئے یہ کافر بے خبر کیا جانیں اور جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ (خدائے) رحمن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں

ف سمندر دو طرح ہیں کوئی کھاری کوئی میٹھا اور ان میں خشکی یعنی زمین حائل ہے اور کہیں ایسا بھی ہے کہ میٹھا اور کھاری سمندر ایک ہی جگہ ملا ہوا ہے اور دونوں کا پانی اس طرح بہتا ہے کہ ایک سے ایک ملنے نہیں پاتا ۱۲

ف اس آیت کے دو معنی ہوسکتے ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں جن کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو ایک وقت تک ماں باپ سے تعلق رکھتا ہے اور جس خاندان کا ہے اس کا بیٹا بیٹی ہوتا یا پوتی سمجھا جاتا ہے پھر اس کا بیاہ ہوتا ہے اور دوسری جگہ اس کا تعلق شروع ہوتا ہے وہ داماد یا بہو کہلاتا ہے پس یہ دو حالتیں انسان پر طاری ہوتی ہیں دوسرے معنے یہ ہوسکتے ہیں کہ لفظ نسب سے مرد اور لفظ صہر سے عورت مراد ہو اس طرح پر کہ شرع کی رو سے نسب مردوں سے لیا جاتا ہے عورتوں کو اس میں کچھ دخل نہیں تو اس صورت میں نسب کے معنے ہوئے صاحب نسب اور صہر کے معنے ہوئے وہ جو صاحب نسب نہیں یعنی عورت غرض کچھ بھی ہو انسان کی ہر حالت سے خدا کی قدرت

ظاہر ہے کہ ایک نطفے میں اس نے اس قدر تصرفات کیے ۱۲

مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ○ تَبٰرَكَ الَّذِیْ

رحمٰن کیا چیز ہے؟ کیا جس کے آگے تم ہمیں (سجدہ کرنے کو) کہو اسی کو سجدہ کرنے لگیں اور (رحمٰن کا نام سن کر) ان کو اور زیادہ نفرت ہوتی ہے ف۱

جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ○

جس نے آسمان میں برج بنائے ف۲ اور (برجوں کے علاوہ) اس میں (آفتاب کی جگمگاتی) مشعل اور نورانی چاند بنایا

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ

اور وہی (قادر مطلق) ہے جس نے رات اور دن کو بنایا (کہ) ایک کے بعد ایک آتے جاتے رہتے ہیں (اور یہ سب کچھ) ان لوگوں (کے سمجھنے) کے لئے (بنایا)

اَرَادَ شُكُوْرًا ○ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ

(خدا کے احسانات کی) شکرگزاری کا ارادہ رکھتے ہیں اور (خدائے) رحمٰن کے (خاص) بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلیں

هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ

اور جب جاہل ان سے (جہالت کی) باتیں کرنے لگیں تو (ان کو) سلام کریں (اور الگ ہو جائیں) اور جو راتوں کو اپنے

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ○ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ

پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور (دست بستہ) کھڑے رہ کر (یعنی نماز پڑھ کر) اور جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار عذاب دوزخ کو ہم

جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○

(کیونکہ) دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری) مصیبت ہے (اور تھوڑی دیر ٹھہرنا ہو تو اور ہمیشہ رہنا ہو تو (دونوں حالتوں میں) بری جگہ ہے

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا

اور جو خرچ کرنے لگیں تو فضول خرچی نہ کریں اور نہ بہت تنگی کریں بلکہ اُن کا خرچ افراط اور تفریط کے درمیان بیچ کی راس کا ہو

وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ

اور جو خدا کے ساتھ (کسی) دوسرے معبود کو نہ پکاریں اور ناحق (مار ڈالنا) کسی شخص کو جان سے نہ ماریں کہ اُس کو

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ○

خدا نے حرام کر رکھا ہے اور نہ زنا کے مرتکب ہوں اور جو ایسا کرے گا وہ (اپنے) گناہ کا خمیازہ بھگتے گا

یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ

کہ قیامت کے دن اس کو دوہرا عذاب دیا جائے گا (شرک کا الگ اور دوسرے گناہوں کا الگ) اور ذلیل (و خوار) اسی حال میں ہمیشہ رہے گا

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ

اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو شخص توبہ کرے (اور اس کے بعد وہ) نیک عمل بھی کرے تو وہ حقیقت میں

ف۔۔ ایسے لکیر کے فقیر تھے کہ اللہ کو تو مانیں اور رحمٰن کے نام سے بدکیں جب کوئی قوم برباد ہونے کو ہوتی ہے اُس کا یہی حال ہوتا ہے ۱۲ منزل پارہ ۱۴ سورۂ حجر رکوع ۲ میں اس کا حاشیہ دیکھو ۱۲

اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ

خدا کی طرف رجوع کرتا ہے (یعنی) خدا کے خاص بندے وہ ہیں جن کا مذکور ہوا اور (نیز) وہ جھوٹی گواہی نہ دیں اور جو (اتفاقاً) بیہودہ مشغلوں کے پاس

مَرُّوْا كِرَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

تو وضعداری کے ساتھ گزر جائیں اور (نیز) وہ لوگ کہ جب ان کو ان کے پروردگار کی آیتیں سنا سنا کر نصیحت کی جائے

صُمًّا وَّعُمْيَانًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ

تو اندھے اور بہرے ہو کر ان پر نہ گریں (بلکہ ارادتمندانہ سنیں اور نصیحت پکڑیں) ف۱ اور جو دعائیں مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری

ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○ اُولٰٓئِكَ

ہماری اولاد (کی طرف) سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما ف۲ اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ف۳ یہی لوگ ہیں

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ○ خٰلِدِيْنَ

جن کو ان کے صبر کے بدلے (بہشت میں رہنے کو) بالاخانے ملیں گے اور وہاں دعا اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا (سوا اس کے) (اور یہ لوگ)

فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ

(بہشت میں) کیا ہی اچھی جگہ ہے تھوڑی دیر ٹھہرنے کے لیے ہو تو اور ہمیشہ رہنے کے لیے ہو تو (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر تم خدا کو نہ بلاؤ تو میرا پروردگار بھی

لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ○

تمہاری کچھ پروا نہیں کرتا سو تم نے اس کی آیتوں کو جھٹلایا (تو ہی) پس اب تو اس کا وبال (تمہارے سر) پڑ کر رہے گا ف۴

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاِحْدٰى عَشَرَ رُكُوْعًا | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ شعراء مکے میں نازل ہوئی اس کی دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

طٰسٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا

طٰسم یہ (سورت بھی) اسی کتاب (یعنی قرآن) کی (چند) آیتیں ہیں جس کا مطلب صاف (اور واضح) ہے (اے پیغمبر تم) تو کچھ ایسے تنگ دل ہوئے ہو کہ شاید تم خودکشی

مُؤْمِنِيْنَ ○ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ

ایمان کیوں نہیں لاتے۔ ہم چاہیں تو ان (لوگوں) پر آسمان سے ایک (زبردست) نشانی اتاریں

اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ○ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

ان کی گردنیں اس کے آگے جھک کر رہ جائیں ف۵ اور (لوگوں کا دستور ہے کہ) جب کبھی (خدائے) رحمن کی طرف سے ان کے پاس کوئی نصیحت (کی)

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ○ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ

نئی (بات) آئی تو اس سے منہ پھیرے بدون نہیں رہتے سو (خیر) انھوں نے جھٹلایا ہے مگر عنقریب ان کو اس (عذاب) کی

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ

حقیقت معلوم ہو جائے گی جس کی ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف نظر نہیں کی کہ ہم نے

ف۱ جب پیغمبر صاحب قرآن شریف پڑھ کر سناتے ہوتے تو کافر اور منافق بھی تماشے کے طور پر ہجوم کرتے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے لیکن ان کا یہ گرے پڑنا کچھ خضوع اور خشوع سے نہیں تھا کیونکہ وہ ان آیتوں کو نہ سمجھتے تھے اور نہ سمجھنے کا قصد کرتے تھے ان کو چاہیے تھا کہ آیتوں کے مطلب میں غور کرتے اور ان کو ارادت اور عقیدت سے سنتے ۱۲ ف۲ یعنی خانہ داری کے جھگڑے بکھیڑے ہم کو ایذا نہ دیں کہ آدمی ان جھگڑوں میں پڑ کر دین بھی کھو بیٹھتا ہے ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ ہم سے جو لوگ چلیں وہ ہماری دیکھا دیکھی پرہیزگار ہوا کریں پرہیزگاری میں ہم ان کے امام ہوں وہ ہمارے مقتدی یا نسل کی بھی تخصیص کیوں کرو مطلب یہ ہے کہ ہم کو اس درجے کا نیک بنا کہ لوگ ہمارے اچھے نمونے دیکھ کر پرہیزگاری اختیار کریں ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں کے بھیجنے اور کتابوں کے اتارنے سے خدا کی کوئی ذاتی غرض نہیں ہے بلکہ بندے مصیبت پڑے پر اس کو بلاتے ہیں تو وہ ان کے حال پر شفقت فرمانا اور چاہتا ہے کہ دوزخ میں نہ پڑیں سو جو لوگ خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں آپ ہی تو مصیبت پڑنے پر اس کو بلاتے اور آپ ہی اس سے انحراف کرتے ہیں اس لیے عذاب کے مستحق ہیں اور وہ ان کے سر سے کسی طرح ٹل نہیں سکتا ۱۲ ف۵ نشانی سے مراد ہے عذاب یا معجزہ غرض کوئی ایسا واقعہ جو منکروں کو ایمان لانے پر مجبور کرے ۱۲

منزل ۴ · الربع · ع ۱۷ / ۱۴



أَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ○ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

ہر ایک قسم کی عمدہ عمدہ چیزیں کس کثرت سے اس میں اگائی ہیں۔ بے شک اس میں (بھی خدا کی قدرت کی بڑی) نشانی ہے مگر (اس پر بھی)

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ○ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○ وَإِذْ

ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار البتہ (بڑا) زبردست (اور) رحم والا ہے ف اور (اے پیغمبر)

نَادَىٰ رَبُّكَ مُوسَىٰٓ أَنِ ٱئْتِ ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ○ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا

ایک وقت وہ بھی تھا کہ تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو بلایا کہ (ان) ظالم لوگوں (یعنی) فرعون کی قوم کے پاس جاؤ کیا یہ لوگ

يَتَّقُونَ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّيٓ أَخَافُ أَن يُكَذِّبُونِ ○ وَيَضِيقُ صَدْرِى

(ہمارے غضب سے) نہیں ڈرتے (موسیٰ نے) عرض کیا اے میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ (کہیں) مجھے جھٹلائیں (نہیں) اور (بات کرنے میں)

وَلَا يَنطَلِقُ لِسَانِى فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَٰرُونَ ○ وَلَهُمْ عَلَىَّ ذَنۢبٌ

اور میری زبان (اچھی طرح) نہیں چلتی تو ہارون کو کہلا بھیج (کہ وہ میرا ساتھ دیں) اور میرے ذمے قبطیوں کا ایک (خون) (بھی) ہے

فَأَخَافُ أَن يَقْتُلُونِ ○ قَالَ كَلَّا ۖ فَٱذْهَبَا بِـَٔايَٰتِنَآ ۖ إِنَّا مَعَكُم

تو میں ڈرتا ہوں کہ (کہیں اس کے بدلے میں) مجھکو مار نہ ڈالیں۔ فرمایا (ایسا) ہرگز نہیں (ہونے پائے گا اچھا) تو تم دونوں (بھائی) ہماری نشانیاں لے کر جاؤ

مُّسْتَمِعُونَ ○ فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَآ إِنَّا رَسُولُ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ○

سنتے رہیں گے۔ غرض تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور (اس سے) کہو کہ ہم تمام جہان کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں

أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ○ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَ

کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کیجئے (چنانچہ موسیٰ اور ہارون خدا کا حکم لے کر فرعون کے پاس گئے تو) فرعون نے کہا (موسیٰ) کیا ہم نے

لَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ○ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ ٱلَّتِى فَعَلْتَ

(تیری اتنی عمر ہونے آئی) تو اپنی (اس) عمر میں سے برسوں ہمارے ہاں رہا اور تو نے ایک حرکت (ایسی) کی تھی جو کی تھی (یعنی خون قبطی) اور

وَأَنتَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ○ قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَأَنَا۠ مِنَ ٱلضَّآلِّينَ ○ فَفَرَرْتُ

تو (بڑا ہی) ناشکرا ہے (موسیٰ نے) کہا میں اُن دنوں وہ (حرکت) کر بیٹھا اور میں غلطی پر تھا پھر جب مجھکو

مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِى رَبِّى حُكْمًا وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ○

تم سے ڈر لگا تو میں تمہارے ہاں سے بھاگ گیا پھر (ایک عرصے کے بعد) میرے پروردگار نے مجھکو (پیغمبری کے) اختیارات عطا فرمائے اور

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَىَّ أَنْ عَبَّدتَّ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ○ قَالَ فِرْعَوْنُ

اور یہ (بھی) کوئی احسان ہے جس کی آپ مجھ پر منت رکھتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا ف فرعون نے پوچھا

وَمَا رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ○ قَالَ رَبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ

اور تمام جہان کا پروردگار کیا (یعنی جس کی طرف سے تم نے اپنا آنا بیان کیا) (موسیٰ نے) کہا (وہی) آسمانوں اور زمین اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے

ف ۱ زبردست ہے کہ چاہے تو کفر کی ابھی سزا دے اور رحم والا ہے کہ فوراً انہیں نہیں پکڑتا ۱۲

ع ۹/۵

ف ۲ فرعون نے موسیٰ پر پرورش کا احسان رکھا تو انہوں نے اس کا جواب دیا کہ اگر خالص احسان ہوتا تو احسان تھا مگر میری پرورش کی ایک خاص وجہ تھی کہ تم نے بنی اسرائیل کو قید کر رکھا تھا اُن میں جو لڑکا پیدا ہوتا مار ڈالتے میں اسی شورش میں پیدا ہوا اور میری والدہ نے تمہارے ڈر سے صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا صندوق تمہارے محل سرائے میں پہنچا اور تمہاری بی بی کے دل میں خدا نے رحم ڈالا اور مجھکو نکلوا کر پرورش کرایا تو یہ ساری باتیں بنی اسرائیل کے تمہارے غضب میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ہوئیں بنی اسرائیل تمہارے ہاں قید نہ ہوتے اور نہ میں تمہارے ملک میں پیدا ہوتا اور نہ میری والدہ مجھکو دریا میں ڈالتیں اور نہ میں تمہارے محل تک پہنچتا اور نہ تمہارے ہاں میری پرورش ہوتی پس میری پرورش کی اصلی وجہ تمہارا ظلم ہے جو تم بنی اسرائیل پر کرتے تھے اور جب ظلم اصلی وجہ ہے تو ایسی پرورش کا کچھ احسان نہیں اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ احسان (پرورش) جو تم مجھ پر رکھتے ہو اسی کے بدلے تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ۱۲

منزل ۵



ف۱ فرعون موسیٰ سے خدا کے ہونے کی دلیل چاہتا تھا از قسم مشاہدہ اور ایسی دلیل خدا کے بارے میں نہ کبھی ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے اس واسطے کہ انسان ضعیف البنیان کو ایسے حواس نہیں دیئے گئے جن کے ذریعے سے خدا انسان کے حواس کی گرفت میں آسکے پس موسیٰؑ فرعون اور اُس کے درباریوں کو عقلی گواہی سے قائل کرتے تھے یعنی مخلوقات سے خالق کے ہونے پر استدلال کرتے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے جاتے تھے ان کنتم موقنین ان کنتم تعقلون یعنی اگر تم کو عقل ہے اور عقلی شہادت تم کو یقین دلا سکتی ہے تو یہی مخلوقات خدا کے ہونے کی دلیل ہے اور اگر سرے سے عقل ہی نہیں یا شہادت عقلی کا یقین نہیں تو یہ داخل حکمت حجتی ہے ۱۲ ف۲ حشرین کے لفظی معنی ہیں اکٹھا کرنے والے اور مراد وہ لوگ ہیں جو شہروں میں جائیں اور جادوگروں کو سمیٹ کر لے آئیں ہم نے ہرکارہ ترجمہ کر دیا ہے مگر اس کے ساتھ جادوگروں کے جمع کرنے کو اور بڑھا دیا ہے ۱۲ ف۳ فرعون کو حضرت موسیٰ کی نسبت شروع سے جادوگر ہونے کا یقین تھا اور ساتھ ہی یہ بھی یقین تھا کہ اپنے جادوگروں سے اُن کو ہرا دے گا تو اُس نے یہ منادی ہنسی کے طور پر کرائی اُس کا اصل مقصود لوگوں کو جمع کرنا تھا اور بس تو اس صورت میں جادوگروں سے مراد موسیٰ اور ہارون اور اُن کے ساتھی بنی اسرائیل ہوئے یا جادوگروں سے مراد وہ جادوگر ہیں جن کو فرعون نے جمع کیا تھا تو منادی کا مطلب یہ ہوگا کہ اگر ہمارے جادوگر غالب ہوئے تو ہم اُن ہی کا دین اختیار کریں گے مگر فرعون کا یہ کہنا بھی ہنسی کے طور پر تھا کیونکہ اس کے جادوگر پیغمبری کے دعوے دار نہ تھے اور نہ اپنے دین کی دعوت کرتے تھے بلکہ فرعون کی رعایا میں سے مبتذل لوگ سمجھے جاتے تھے ۱۲

منزل ۵

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ○ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ

(میدان میں) ڈال چلو۔ اِس پر جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈال دیں اور بولے کہ فرعون کے اقبال سے

اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ○ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ○

ہم ہی غالب رہیں گے۔ اِس پر موسیٰ نے اپنا عصا (میدان میں) ڈالا تو بس وہ ان (شعبدوں) کو جو جادوگر بنا کر لائے تھے ایک دم سے لگا نگلنے

فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَ

یہ دیکھ کر جادوگر (ایسے متاثر ہوئے کہ) سجدے میں گر پڑے (اور) لگے کہنے کہ ہم تمام جہان کے پروردگار پر۔ کہ (وہی) موسیٰ اور

هٰرُوْنَ ○ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ

ہارون کا پروردگار ہے ایمان لائے (فرعون نے) کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں تم موسیٰ پر ایمان لے آئے ہو نہ ہو یہ (موسیٰ) تمھارا بڑا (گرو) ہے جس نے

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۵ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ

تم کو جادو سکھایا ہے سو (خیر) تم کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا ہم تمھارے ہاتھ اور پاؤں اُلٹے (سیدھے) کاٹیں گے ف

مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۖ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

اور تم سب کو سولی دیں گے تو سہی وہ بولے کچھ حرج (کی بات) نہیں ہم کو (تو بہرحال) اپنے پروردگار کی طرف

مُنْقَلِبُوْنَ ○ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ

لَوٹ کر جانا ہے (اور) ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمارے قصوروں کو معاف فرمائے گا اس لیے کہ ہم سب سے پہلے

الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ

ایمان لائے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے نکلو (کیونکہ) تمھارا تعاقب کیا جائے گا

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ○ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ

اس پر فرعون نے لوگوں کی بھیڑ جمع کرنے کے لیے شہروں میں ہرکارے دوڑائے کہ بنی اسرائیل تھوڑی سی جماعت ہیں

قَلِيْلُوْنَ ○ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ○ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ○

اور انھوں نے ہم کو سخت ناراض کیا ہے۔ اور اگرچہ ہماری جماعت (کثیر ہے مگر) ہمارا شیوہ احتیاط ہے (اس لیے تم کو مدد کے لیے بلاتے ہیں)

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ○ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ○ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا

غرض ہم نے فرعون کے لوگوں کو باغوں (سے) اور چشموں (سے) اور خزانوں (سے) اور عزت کی جگہ سے نکال باہر کیا۔ ایسا ہی ہوا اور ایسا ہی ہونا چاہیے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ○ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى

(غرض موسیٰ بنی اسرائیل کو راتوں رات مصر سے لے کر نکل گئے) تو فرعون کے لوگوں نے دن نکلتے نکلتے بنی اسرائیل کا تعاقب کیا۔ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو

اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ○ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ○ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

اب تو دشمن نے ہم کو آلیا۔ (موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں (کیونکہ) میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ ضرور مجھ کو (مخلصی کا) رستہ دکھائے گا پھر ہم نے

ف ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کاٹنے سے مُراد ہے مثلاً داہنا ہاتھ بایاں پاؤں تاکہ سہارا دھڑا پایا بیچ رہ جائے ۱۲

ف۲ فرعون کے غرق ہوئے پیچھے فوراً تو بنی اسرائیل ملک مصر پر مسلط ہوئے نہیں مگر ہاں ایک زمانہ دراز کے بعد ایسے انقلاب واقع ہوئے کہ ملک مصر بھی بنی اسرائیل کی سلطنت میں شامل ہو گیا ۱۲

أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝

کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو چنانچہ (موسیٰ نے لاٹھی ماری اور) دریا پھٹ (کر ٹکڑے ٹکڑے) ہو گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا بڑا اونچا پہاڑ تھا

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝ وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا

اور اسی موقع کے قریب ہم دوسرے لوگوں (یعنی فرعون والوں) کو (بھی) لے آئے - اور ہم نے موسیٰ اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا پھر

الْآخَرِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ

کچھ شک نہیں کہ اس (قصے) میں (ایک بڑی) عبرت ہے اور فرعون کے لوگوں میں اکثر ایمان لانے والے تھے بھی نہیں - اور (اے پیغمبر) کچھ

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَ

البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے ف اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سناؤ - کہ جب انھوں نے اپنے باپ اور

قَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ۝ قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ ۝

اپنی قوم کے لوگوں سے پوچھا کہ (تم لوگ) کس چیز کو پوجتے ہو - تو انھوں نے جواب دیا کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور اُن ہی کی سیوا کرتے رہتے ہیں

قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ ۝ أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ۝

(ابراہیم نے) پوچھا کہ (بھلا) جب تم (ان کو) پکارتے ہو تو کیا یہ تمہاری (بات) سنتے ہیں یا تم کو فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں

قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ قَالَ أَفَرَأَيْتُم مَّا كُنتُمْ

انھوں نے کہا (یہ تو نہیں) مگر ہم نے اپنے بڑوں کو ایسا ہی کرتے دیکھا (اس پر ابراہیم نے) کہا کہ کچھ خبر بھی ہے

تَعْبُدُونَ ۝ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ۝ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّي إِلَّا

جن چیزوں کو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہو - یہ تو میرے دشمن ہیں ف ہاں میرا سچا دوست تو

رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي

پروردگار عالم (ہی) ہے جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی (دنیا و دین کی مشکلات میں) میری رہنمائی کرتا ہے اور جو مجھ کو کھانا کھلاتا

وَيَسْقِينِ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ

اور (جو) مجھ کو (پانی) پلاتا ہے - اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہی مجھ کو شفا دیتا ہے - اور جو مجھ کو مارے گا اور مارے پیچھے پھر (وہی)

يُحْيِينِ ۝ وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ۝

مجھ کو جلائے گا - اور جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور اس سے مجھ کو توقع ہے کہ روز جزا کو میرے قصور معاف کرے گا

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ

اے میرے پروردگار مجھ کو دین کی سمجھ عنایت فرما اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں لے جا شامل کر اور آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر

فِي الْآخِرِينَ ۝ وَاجْعَلْنِي مِن وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِي

اور مجھ کو جنت کے وارثوں میں سے (بھی) ایک وارث بنا اور میرے باپ کو بخش

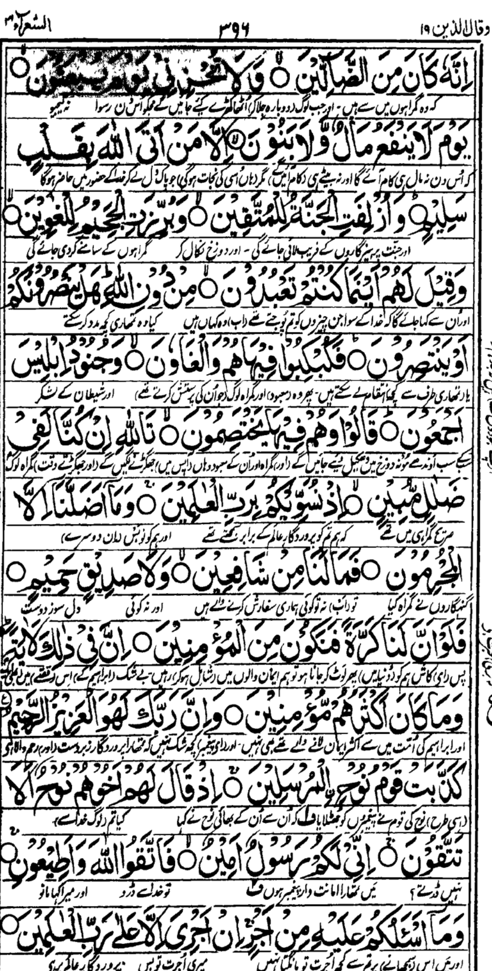
دوسروں کو (یعنی فرعون اور اس کی قوم کو) ڈبو دیا

وقف لازم

منزل ۵

ف زبردست ہے کہ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا رحم والا ہے کہ اس زمانے کے کافروں کو فوراً سزا نہیں دیتا غرض قدرت اور درگزر دونو صفتیں رکھتا ہے اور مناسب موقعوں پر دونوں صفتوں کو ظاہر فرماتا ہے یا اس پیرائے میں اس نے بنی اسرائیل پر رحم فرمایا کہ اُن کو فرعون کے پنجۂ غضب سے نجات دی ۱۲

ف یعنی میں ان سے دشمنی رکھتا ہوں ۱۲



إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ○ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ○

کہ وہ گمراہوں میں سے ہیں۔ اور جب لوگ (دوبارہ جلا کر) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے مجھکو اُس دن رسوا نہ کیجیو

يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ○ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ

کہ اُس دن نہ مال ہی کام آئے گا اور نہ بیٹے ہی (کام آئیں گے) مگر (ہاں اسی کی نجات ہوگی) جو پاک دل لے کر خدا کے حضور میں حاضر ہوگا

سَلِيمٍ ○ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ○ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ○

اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی۔ اور دوزخ نکال کر گمراہوں کے سامنے کردی جائے گی

وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ○ مِن دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ

اور اُن سے کہا جائے گا کہ خدا کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے تھے (اب) وہ کہاں ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کرسکتے

أَوْ يَنتَصِرُونَ ○ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ○ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ

یا (تمہاری طرف سے) کچھ انتقام لے سکتے ہیں۔ پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ (جو اُن کی پرستش کرتے تھے) اور شیطان کے لشکر

أَجْمَعُونَ ○ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ○ تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي

سب کے سب اوندھے منہ دوزخ میں ڈھکیل دیے جائیں گے (اور) گمراہ اور اُن کے معبود وہاں (آپس میں) جھگڑنے لگیں گے (اور جھگڑتے وقت) گمراہ لوگ

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا

صریح گمراہی میں تھے کہ ہم تم کو پروردگار عالم کے برابر سمجھتے تھے اور ہم کو تو بس (ان دوسرے)

الْمُجْرِمُونَ ○ فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ○ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ○

گنہگاروں نے گمراہ کیا تو (اب) نہ تو کوئی ہماری سفارش کرنے والے ہیں اور نہ کوئی دل سوز دوست

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً

پس (ای) کاش ہم کو (دنیا میں) پھر لوٹ کر جانا ہو تو ہم ایمان والوں میں (شامل ہوکر) رہیں۔ بےشک (ابراہیم کے) اس (قصے) میں عبرت ہے

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ○ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○

اور ابراہیم کی امت میں سے اکثر ایمان لانے والے تھے ہی نہیں۔ اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار زبردست (اور) رحم والا ہے

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ○ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا

(اسی طرح) نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا ف۱ کہ اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کیا تم (لوگ خدا سے)

تَتَّقُونَ ○ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ○ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ○

نہیں ڈرتے؟ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ف۲ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

اور میں اِس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اُجرت تو مانگتا نہیں میری اُجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے

ف۱ پیغمبروں کے جھٹلانے کے یہ معنی ہیں کہ ایک نوح کو کیا جھٹلایا سارے پیغمبروں کو جھٹلایا کیونکہ سب پیغمبر خدا کے بھیجے ہوئے اور سب برحق اور سب کا ایک دین ہی شریعتیں البتہ مختلف ہیں ۱۲

ف۲ چونکہ رسول کو ایک طرف خدا سے تعلق ہوتا ہے اور دوسری طرف امت سے تو کبھی اُس کو خدا کا رسول کہتے ہیں کیونکہ خدا نے اُس کو بھیجا ہے اور کبھی امت کا رسول کہتے ہیں کیونکہ امت کی طرف بھیجا گیا ہے۔ امانت دار کے بھی دو پہلو ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ خدا نے وحی پر رسول کا اعتبار کیا کہ یہ جیسے کا تیسا حکم بندوں کو پہنچا دیں گے یا یہ کہ وہ لوگوں میں معتبر سمجھے جاتے تھے کہ جھوٹ نہیں بولتے اس صورت میں جہاں جہاں لکم رسول امین کا لفظ واقع ہوا ہے وہاں یہی معنے مراد ہیں ۱۲

منزل ۵

ع ۳۶ ۹



فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ۝

توخدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو - وہ کہنے لگے کیا ہم تمہاری بات کو تسلیم کریں اور (ہم دیکھتے ہیں) ادنیٰ درجے کے لوگ (مزدور وغیرہ) تمہارے پیرو ہیں

قَالَ وَمَا عِلْمِىْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّىْ لَوْ

(نوح نے) کہا کہ مجھ کو (پیشہ) یہ لوگ کرتے رہے ہوں مجھ کو اس سے دریافت کرنے سے کیا مطلب (ان لوگوں کا) ان (کے کردار) کا حساب بس میرے پروردگار کے ذمے ہے کاش

تَشْعُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

(اپنی) سمجھ ہو - اور میں مسلمانوں کو (اپنے یہاں سے) دھکے دینے والا نہیں ہوں - میں (لوگوں کو) صاف طور پر (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور بس

مُّبِيْنٌ ۝ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝

وہ بولے کہ نوح! اگر تم (اپنی حرکت سے) باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیے جاؤ گے

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِىْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِىْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِىْ

(آخر کار نوح نے) دعا کی کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھ کو جھٹلایا - تو (اب) مجھ میں اور ان لوگوں میں ایک قطعی فیصلہ کر دے (یعنی ان پر عذاب بھیج)

وَمَنْ مَّعِىَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ

اور ایمان والے لوگ جو میرے ساتھ ہیں ان کو بچالے - چنانچہ ہم نے نوح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں سوار تھے

الْمَشْحُوْنِ ۝ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ

(عذاب طوفان سے) بچا لیا - پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا - بے شک اس (واقعے) میں (بھی) البتہ (ایک) عبرت ہے اور

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

نوح کی امت کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں - اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝

(اسی طرح قوم) عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا - کہ ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ

میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں - تو خدا سے ڈرو - اور میرا کہا مانو - اور میں اس (کام) کا تم سے

عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً

کچھ اجرت نہیں مانگتا میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے - کیا تم ہر اونچی جگہ پر بے ضرورت

تَعْبَثُوْنَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ وَاِذَا بَطَشْتُمْ

یادگاریں بناتے ہو - اور (بڑی صنعت کے) محل تعمیر کرتے ہو گویا تم (دنیا میں) ہمیشہ رہو گے - اور جب (کسی کو) ہاتھ ڈالتے ہو تو اس کو

بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ وَاتَّقُوا الَّذِىْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ

بڑی سختی سے پکڑتے ہو - تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو - اور اس (کے غضب) سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جن کو تم (خوب)

ف قوم عاد کو سنگ تراشی میں بڑی دستگاہ تھی اور وہ ضرورت سے زیادہ اس ہنر سے کام لیتے تھے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے اور طرح طرح کی یادگاریں کھڑی کرتے جیسا کہ اب ہمارے وقتوں میں بھی ہو رہا ہے کہ نامور لوگوں کے بت بڑے بڑے شہروں میں نظر گاہ عام پر کھڑے کیے جاتے ہیں اور اس سے مقصود ان لوگوں کی یادگار کا باقی رکھنا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک فعل عبث ہی سے زیادہ نہیں کانتو لی تو کچھ نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ لاکھوں روپے کی لاگت کے گنبد اور مزار اور قلعے اور کیا اور کیا موجود ہیں اور معلوم نہیں ہوتا کہ کس کے بنوائے ہوئے ہیں اور کس زمانے کے ہیں اور اس کی ایک عمدہ مثال اہرام مصر ہیں کہ دو تین ہزار برس ہو گئے پر ان جیسی عمدہ اور مستحکم عمارت پائی نہیں جاتی اور باوجود یکہ ان پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے لیکن اصل بانی کا حال کچھ تحقیق نہیں ہو سکتا غرض سوا نام اللہ کا ہے تو ایک دیوانہ خیال ہوا۔

أَمَدَّكُم بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ۝ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

(یعنی) چارپایوں اور بیٹوں ۔ اور باغات اور چشموں سے تمہاری امداد کی ۔ مجھ کو (تمہاری بدکرداری کی وجہ سے) تمہاری نسبت ایک روز سخت کے عذاب

عَظِيمٍ ۝ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُن مِّنَ الْوَاعِظِينَ ۝ إِنْ

(بڑا) اندیشہ ہے ۔ وہ بولے کہ تم ہم کو نصیحت کرو یا نہ کرو ہم کو (تو سب) برابر ہے ۔ یہ (عذاب کا ڈراوا جو تم ہم کو دیتے ہو)

هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ

بس اگلے لوگوں کی ایک (معمولی) عادت ہے ۔ اور ہم پر کوئی آفت نہیں آنے کی ۔ غرض قوم عاد نے ہود کو جھٹلایا

فَأَهْلَكْنَاهُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝

تو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا ۔ اس (واقعے) میں (بھی) ایک (بڑی) عبرت ہے اور ہود کی قوم میں اکثر ایمان لانے والے تھے ہی نہیں

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ الْمُرْسَلِينَ ۝

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار اللہ تو ہی زبردست (اور) رحم والا ہے ۔ (اسی طرح قوم) ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَالِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝

کہ ان کے بھائی صالح نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے ۔ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۔ اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت تو مانگتا نہیں ۔ میری اجرت تو

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ۝ فِي

بس پروردگار عالم پر ہے ۔ کیا جو چیزیں یہاں (دنیا میں) ہیں (یعنی)

جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ۝ وَتَنْحِتُونَ

باغات اور چشمے ۔ اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کی گپلیں[1] (لدے ہونے کی وجہ سے) ٹوٹی پڑتی ہیں تم ان ہی میں بے کھٹکے (ہمیشہ کے لئے) چھوڑ دئیے

جاؤ گے ۔ اور [illegible]

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ۝ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ وَلَا تُطِيعُوا

خوش ہو ہو کر پہاڑوں سے تراش تراش کر گھر بناتے ہو ۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ۔ اور

أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝

بندگی کی حد سے بڑھ جانے والوں کے کہے میں نہ آجانا ۔ جو ملک میں فساد ڈالتے ہیں اور (خرابیوں کی) اصلاح نہیں کرتے

قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۝ مَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَأْتِ

وہ بولے تم پر تو بس کسی نے جادو کر دیا ہے ۔ تم بھی ہم ہی جیسے آدمی ہو ۔ اور بس

بِآيَةٍ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ

بس اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ لا دکھاؤ ۔ (صالح نے) کہا یہ اونٹنی (معجزہ) ہے ۔ پانی پینے کی (ایک دن کی) باری اس کی ۔ اور

ع ۸ — منزل ۵

[1] کھجوروں کے خوشوں یا گچھوں کو گپل کہتے ہیں ۱۲

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ

ایک روز مقرر کے پینے کی باری تمہاری اور اسے کو کسی طرح کا گزند نہ پونہچانا ورنہ ایک روز سخت کا عذاب تم کو آلے گا

عَظِيْمٍ ۝ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ

اس پر (بھی) لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں ف پھر (بہت ہی) پشیمان ہوئے (مگر اس وقت کی پشیمانی بے سود تھی)

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ

اس (واقعے) میں (بھی ایک بڑی) عبرت ہے اور صالح کی قوم کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے بھی نہیں - اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ࣢الْمُرْسَلِيْنَ ۝ۚۖ اِذْ قَالَ

البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے (اسی طرح) قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا

لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ۚ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ۙ

کہ ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے ؟ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ۚ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

تو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو اور میں اس (دین کے سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت تو مانگتا نہیں میری اجرت

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ؕ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ۙ وَتَذَرُوْنَ

تو بس پروردگار عالم پر ہے کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے لڑکوں پر گرے پڑتے اور

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ قَالُوْا

تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لیے بیبیاں پیدا کر دی ہیں اُن سے کنارہ کشی کرتے ہو بات یہ ہے کہ تم ایسے لوگ ہو جو حد (فطرت) سے

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ

لوط! اگر تم (اپنی اِن باتوں سے) باز نہ آؤ گے تو بے تامل تم کو نکال باہر کر دیا جائے گا (لوط نے) کہا میں تو تمہارے (اس) کام سے

مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ؕ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

(سخت) بیزار ہوں (اور ساتھ ہی خدا سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو (ان کے ناپاک) کاموں (کے وبال) سے جو یہ

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۝ۙ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ۚ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ۚ

اُن کے گھر والوں کو سب کو نجات دی - مگر (لوط کی) بڑھیا عورت (کہ وہ) پیچھے رہنے والوں میں (مل کر مبتلائے عذاب ہوئی) پھر ہم نے باقی لوگوں کو ہلاک کر دیا

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور اُن پر پتھراؤ برسایا سو (کیا ہی) برا پتھراؤ تھا جو اِن لوگوں پر برسا جن کو (ہمارے عذاب سے) ڈرایا گیا تھا (اور نصیحت نہیں مانا) بے شک اس

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

عبرت ہے اور قوم لوط کے اکثر لوگ تو ایمان لانے والے تھے بھی نہیں - اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار البتہ وہی زبردست

ع ۱۹ ۸ ۱۱

ف پاؤں میں پیچھے کی طرف ایڑی کے پاس جو پٹھے ہوتے ہیں کونچیں کہلاتے ہیں کونچیں کاٹ ڈالی جائیں تو جانور چل پھر نہیں سکتا اور آخر کار پڑا پڑا ہلاک ہو جاتا ہے اصل مدعا یہ ہے کہ ان لوگوں نے اونٹنی کو مار ڈالا ۱۲

منزل ۵ ف۲ خدائے تعالیٰ نے توالد و تناسل کا جو قاعدہ آدمیوں اور جانوروں میں جاری کر رکھا ہے وہ تو مقتضائے فطرت ہے یعنی آدمیوں اور جانوروں کی نہاد چاہتی ہے کہ اس قاعدے کے پابند رہیں اس کے علاوہ جتنے طریقے ہیں سب خلاف فطرت ہیں از انجملہ قوم لوط کا عمل بھی حد فطرت سے باہر تھا ۱۲

ع ۹ ۱۶ ۱۳

الرَّحِيمُ ۞ كَذَّبَ أَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ۞ إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ

(اور) رحم والا ہے (اسی طرح) بن کے رہنے والوں نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا ف جب کہ شعیب نے ان سے کہا

أَلَا تَتَّقُونَ ۞ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۞ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ

کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے؟ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو

وَمَا أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۞

اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اُجرت تو مانگتا نہیں میری اُجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۞ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ

(کوئی چیز لوگوں کو پیمانے سے ماپ کر دیا کرو تو) پیمانہ بھر کر دیا کرو اور (لوگوں کو) نقصان پہنچانے والے نہ بنو۔ اور (تولا کرو تو) ترازو (کی ڈنڈی)

الْمُسْتَقِيمِ ۞ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ

سیدھی رکھ کر تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو اور ملک میں

مُفْسِدِينَ ۞ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ۞ قَالُوا

فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس (خدا) سے ڈرتے رہو جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا وہ بولے

إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ۞ وَمَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَإِنْ نَظُنُّكَ

تم پر تو (کسی نے) جادو کر دیا ہے اور تم تو ہماری طرح کے بس (ایک) بشر ہو اور ہم تو

لَمِنَ الْكٰذِبِينَ ۞ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ إِنْ كُنْتَ

جھوٹا ہی سمجھتے ہیں اور اگر سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ڈھیم لا گراؤ ف

مِنَ الصّٰدِقِينَ ۞ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۞ فَكَذَّبُوهُ

(شعیب نے) کہا جو کچھ تم کرتے ہو میرا پروردگار اس کو خوب جانتا ہے (اور وہ تم کو سزا دے گا) غرض ان لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا

فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۞

تو ان کو واقعہ سائبان کے عذاب نے آلیا ف اس میں شک نہیں کہ واقعہ سائبان بھی بڑے (ہی سخت) دن کا عذاب تھا

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۞ وَإِنَّ رَبَّكَ

بے شک اس (قصے) میں (بھی) عبرت ہے اور شعیب کی امت کے اکثر لوگ ایمان لانے والے تھے ہی نہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار

ع ۱۰ ۱۶ ۱۴

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۞ وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۞ نَزَلَ بِهِ

البتہ وہی زبردست (اور) رحم والا ہے اور (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے اس کو

الرُّوحُ الْأَمِينُ ۞ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۞ بِلِسَانٍ

جبرئیل امین نے ف (ہمارے حکم سے)

ف ۱ یہ شعیب علیہ السلام کی امت ہیں کبھی ان کو مدین والے کہتے ہیں اس لئے کہ مدین ان کا بڑا شہر تھا اور کبھی بن والے اس لئے کہ ان کی بستیوں کے قریب ایک بڑا جنگل واقع تھا ۱۲

ف ۲ ان کا مطلب یہ تھا کہ پتھر برساؤ ۱۲

ف ۳ یعنی بادل آکر سائبان کی طرح چھا گیا اس میں سے بجلی گری اور سب ہلاک ہو گئے ۱۲

منزل

ف ۴ امین کے لغوی معنے امانت دار کے ہیں اور یہ جبرئیل علیہ السلام کی صفت لازمی ہے اس لئے کہ جبرئیل پیغمبروں کے پاس وحی لاتے اور اس کو بے کم و کاست پہنچاتے رہے ہیں ۱۲

سلہ بڑے بڑے ڈھیلوں کو اردو میں ڈھیم کہتے ہیں ۱۲

عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً

سلیس عربی زبان میں تمہارے دل پر القا کیا ہے تاکہ (اور پیغمبروں کی طرح تم) بھی لوگوں کو عذاب خدا سے ڈراؤ۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ

اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ (١)

کہ بنی اسرائیل کے عالم اس (کی پیشین گوئی) سے واقف ہیں اور اگر ہم (قرآن) کو کسی اوپری زبان والے پر (اسی کی زبان میں) اتارتے

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ

اور وہ اسے ان (اہل عرب) کو پڑھ کر سناتا تو یہ (لوگ کبھی) اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح (اسی طرح) انکار کو ہم نے گنہگاروں کے دلوں میں رکھا ہے

الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَيَاْتِيَهُمْ

کہ جب تک عذاب دردناک نہ دیکھ لیں اس پر ایمان نہیں لائیں گے ف کہ وہ (عذاب)

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝

یکایک ان کے سامنے آموجود ہو اور ان کو (اس کے آنے کی) مطلق خبر نہ ہو۔ تو (چلا اٹھیں کہ بھلا اب بھی) ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ۝ ثُمَّ

کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں۔ تو (اے پیغمبر) ذرا دیکھو تو سہی کہ اگر ہم چند برس ان کو (دنیاوی) فائدے اٹھانے (بھی) دیں

جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝

جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ان کے روبرو آموجود ہو۔ تو وہ جو انھوں (دنیاوی) فائدے اٹھائے (اب اس حالت میں)

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ۝ ذِكْرٰى ۛ قف وَمَا كُنَّا

اور ہم نے کسی گاؤں کو بے اس کے ہلاک نہیں کیا کہ آگاہ کرنے کو اُن کے پاس ڈر سنانے والے (پیغمبر) آئے (اور انھوں نے نہ مانا) اور ہم

ظٰلِمِيْنَ ۝ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَ

ظالم نہیں ہیں۔ اور اس (قرآن) کو (جیسا یہ لوگ خیال کرتے ہیں) شیطان لے کر نہیں اترے اور نہ یہ کام ان کے کرنے کا ہے اور

مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

نہ وہ (اس کو) کر سکتے ہیں۔ (بلکہ) وہ تو (وحی) آسمانی کے سننے سے (بھی) دور (ہی) دور رکھے گئے ہیں۔ تو (اے پیغمبر) تم خدا کے ساتھ

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ (١١)

کسی دوسرے معبود کو نہ پکارنے لگنا ورنہ (اور مشرکوں کی طرح) تم بھی مبتلائے عذاب ہو جاؤ گے۔ اور (خاص کر) اپنے قریب کے رشتے داروں

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَاِنْ عَصَوْكَ

اور جو مسلمان تمہارے پیچھے ہوئے ہیں ان سے بہ تواضع پیش آؤ ف۲ پس اگر لوگ تمہارا کہنا نہ مانیں

فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝

تو (ان سے صاف) کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بری (الذمہ) ہوں۔ اور (اے پیغمبر) خدائے زبردست مہربان پر بھروسا رکھو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا جس کو اہل عرب بخوبی سمجھتے ہیں اور اس کی عبارت ایسی عمدہ ہے کہ کوئی شخص کیسا ہی فصیح کیوں نہ ہو ایسی عمدہ عبارت نہیں بنا سکتا اور اس کے علاوہ علماء بنی اسرائیل اپنی کتابوں میں اس کی پیشین گوئی بھی دیکھتے ہیں باایں ہمہ کفار نے قرآن کو نہ مانا تو اگر قرآن فرض کرو کسی اور زبان میں ہوتا اور وہ ان کو پڑھ کر سنایا جاتا تو اس صورت میں بھی یہ لوگ عذر کرتے کہ ہم تو سمجھتے ہی نہیں تو یہ لوگ کیسے ضدی ہیں کہ قرآن ان کی زبان میں ہے تو نہیں مانتے اور اوپری زبان میں ہوتا تو بھی نہ مانتے پس یہ نہ ہو یہ منتظر عذاب ہیں کہ وہ ان کو زبردستی منوائے گا غرض طبیعتیں ہی کج ہیں تو حق کسی زبان میں ہو تسلیم نہیں کرتے ہیں لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانا کرتے ۱۲

منزل ۵

ف۲ اخفض جناحک کے لفظی معنے ہیں اپنا بازو یا پہلو جھکاؤ ہم نے محاورے کے لحاظ سے ترجمے میں لازم معنے لیے ہیں اور تواضع کے لغوی معنے بھی جھکنے کے ہیں ۱۲



الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝ إِنَّهُ هُوَ

کہ جب تم (نماز میں) کھڑے ہوتے ہو وہ تمھارے کھڑے ہونے کو- اور نمازیوں (کی جماعت) میں تمھاری حرکات وسکنات کو دیکھتا ہے ف۵

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝

(سب کی) سُنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے - (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ) میں تمھیں بتاؤں کس پر شیطان اُترا کرتے ہیں ؟

تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ۝

(ہاں) تو وہ اُترا کرتے ہیں ہر جھوٹے بدکردار پر کہ شیطان سُنی سُنائی بات (اُن پر) القا کرتے ہیں اور اُن میں بیشتر (تو نرے) جھوٹے

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ۝

اور (جیسا کہ کافر خیال کرتے ہیں پیغمبر شاعر بھی نہیں کیونکہ) شاعر تو گمراہ ہوتے ہیں اور گمراہی کی تعلیم کرتے ہیں اور اُن کی پیروی (بھی) گمراہ

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور ایسی باتیں کہا کرتے ہیں جو خود نہیں کرتے ف۲ مگر ہاں جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ

اور (اپنے اشعار میں) کثرت سے خدا کا ذکر کیا اور (کسی کی ہجو بھی کی تو پہلے خود) ان پر ظلم ہو لیا ہے اس کے بعد انتقام (ہی) بدلہ لیا تو ایسی شاعری کا مضائقہ

ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝

لوگوں (پر ظلم کیے) ہیں (مثلاً ناحق کسی کی ہجو کی ہے) ان کو (مرنے پر) عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے

سورۃ النمل مکیۃ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وھی ثلث وتسعون آیۃ وسبع رکوعات

سورۂ نمل مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | ترانویں آیتیں ہیں اور سات رکوع

طس ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِينٍ ۝ هُدًى وَبُشْرَىٰ

طس یہ (سورت) قرآن یعنی اُس کتاب کی چند آیتیں ہیں جو عام فہم ہے - (اور عام فہم ہونے کے علاوہ) ایمان والوں کے لیے ہدایت اور خوشخبری

لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم

جو نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے اور وہ

بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا

روزِ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں- جو لوگ روزِ آخرۃ کا یقین نہیں رکھتے ہم نے اُن کے اعمال اُن کو عمدہ کر دکھائے ہیں ف۳

لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ

تو یہ لوگ بھٹکتے پھرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو بُری طرح کا عذاب ہونا ہے

وَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن

اور یہی لوگ ہیں جو آخرۃ میں (سب سے) زیادہ نقصان میں رہیں گے اور (اے پیغمبر) تم کو تو قرآن (خدائے)

ف۱ مشرکین پیغمبر خدا کی نسبت یہ بھی کہا کرتے تھے کہ یہ شخص کاہن یعنی عامل ہے کہ شیاطین اس کے تابع ہیں اور وہ اس کو غیب کی خبریں بتا جاتے ہیں تو خدا نے اس تہمت کا جواب دیا کہ شیاطین تو جھوٹوں اور بدکاروں کے پاس آیا کرتے ہیں اور فضول آسمان سے کوئی بات سُن پائی تو اس میں اپنی طرف سے جھوٹ ملا کر اُن کے کان میں پھونک دیتے ہیں غرض ایسے لوگ جھوٹے اور بدکردار ہوتے ہیں بخلاف پیغمبروں کے کہ ان کا کوئی قول خلاف واقع نہیں اور نہ بدکرداری ان کے پاس پھٹکتی ہے ١٢ ف۲ ان آیتوں سے ثابت ہو کہ نبیانہ شاعری کا رنگ پیغمبر صاحب کے وقت میں بھی بگڑا ہوا تھا الا ماشاء اللہ ورنہ تو جھوٹ اور مبالغے اور فحش کے سوا اور کوئی بات ہی دیکھنے میں نہیں آتی سو پیغمبر اور قرآن کو ان بیہودہ خیالات سے کیا مناسبت اس میں نصیحت کی باتیں ہیں اخلاق کی تعلیم ہے خدا پرستی کی تاکید ہے کہاں شاعرانہ خیالات اور کہاں قرآن زمین و آسمان کا فرق پورب پچھم کا تفاوت ١٢ ف۳ یعنی ہم نے ان کی طبیعتیں ہی ایسی بنا دی ہیں کہ جو کچھ بھی کرتے ہیں ان کو بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہے ١٢

ف۵ یعنی ادائے ارکان نماز ١٢

لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ○ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ

دانا اور باخبر کی طرف سے القا کیا جاتا ہے (ان لوگوں کو یہ واقعہ یاد دلاؤ) جب کہ موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ مجھکو آگ (سی) دکھائی دی ہے

سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○

میں وہاں سے تمہارے پاس (رستے کی) کچھ خبر لاؤں یا (سوکھے تو) ایک سلگتا ہوا انگارا تمہارے پاس لاؤں تاکہ تم تاپو

فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ

پھر جب موسیٰ آگ پاس آئے تو ان کو آواز آئی کہ مبارک ہے وہ (ذات) جو اس (نورانی) آگ میں (جلوہ فرما) ہے اور (مبارک ہیں) وہ جو اس

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ وَاَلْقِ

اللہ رب العالمین پاک (ذات) ہے موسیٰ! یہ تو ہم اللہ ہیں زبردست حکمت والے اور (ہاں)

عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى

اپنی لاٹھی (نیچے) ڈال دو تو جب (موسیٰ نے) دیکھا کہ لاٹھی (اس طرح) ہل رہی ہے گویا وہ (زندہ) سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگے

لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ

ڈرو نہیں ہمارے حضور میں (آ کر) پیغمبر (مطمئن ہو جاتے ہیں) ڈرا نہیں کرتے - مگر (ہاں) جس سے کوئی قصور سرزد ہو جائے پھر

بَدَّلَ حُسْنًاۢ بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ

(اس) قصور کے بعد اس کے بدلے نیکی کرنے لگے تو ہم بخشنے والے مہربان ہیں ف اور اپنا ہاتھ

جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اپنے گریبان میں رکھو (اور پھر نکالو) تو وہ (بھلا چنگا) بے روگ سفید (براق) نکلے گا یہ دو معجزے (ان) نو معجزوں میں (سے) ہیں جن کے

وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً

اور اس کی قوم کی طرف (بھیجے جاؤ گے کیونکہ) وہ نافرمان لوگ ہیں ف تو جب ان کے پاس ہمارے معجزے آئے آنکھیں کھول دینے والے

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ

تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے اور باوجودیکہ ان کے دل ان (معجزوں) کا یقین کر چکے تھے (مگر) انہوں نے

ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا

ہیکڑی اور شیخی کے مارے ان کو نہ مانا تو (اے پیغمبر) دیکھو! مفسدوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا اور ہم نے

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ

داؤد اور سلیمان کو (دین و دنیا کا) علم عنایت کیا اور وہ دونوں (خوش ہو کر) کہنے لگے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو

مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی ہے اور سلیمان داؤد کے جانشین ہوئے اور کہا

منزل ۵ — ع ۱۴ / ۱۶

ف۱ انبیاء علیہم السلام سب معصوم ہیں یعنی ان سے کوئی بڑا گناہ عمدًا سرزد نہیں ہوتا لیکن تقاضائے بشریت از قبیل صغیرہ ان سے لغزشیں ہوتی ہیں غلط فہمیاں ہوتی ہیں (از انجملہ خود موسیٰ علیہ السلام نے غلطی سے ایک قبطی کو مار ڈالا کہ مار اٹھا اور وہ مر گیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی اس غلطی پر بڑا افسوس کیا اور خدا کی جناب میں توبہ استغفار کی اس پر خدا نے ان کا وہ قصور معاف فرمایا تھا)



يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا

لوگو! ہم کو (خدا کی طرف سے) پرندوں (تک) کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر طرح کے ساز و سامان عنایت ہوئے ہیں بے شک یہ

لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ۝ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ

(خدا کا) صریح فضل ہے۔ اور سلیمان کے (وقتے) لشکر جنات اور آدمیوں اور پرندوں کے (وقتے) ان کے (ملاحظے کے) لیے جمع کیے گئے

الْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ

تو وہ مثل شل ان کے روبرو کھڑے کیے جاتے تھے (غرض اس ترتیب سے لشکر ایک طرف کو روانہ ہوا) یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے (ایک) میدان

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ

تو ایک چیونٹی نے کہا کہ چیونٹیو! اپنے (اپنے) بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور سلیمان کے لشکر تم کو کچل ڈالیں

وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ

اور ان کو (اس کی) خبر بھی نہ ہو۔ چیونٹی کی (اس) بات سے سلیمان ہنسنے اور مسکرائے ف اور

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى

لگے کہنے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو توفیق دے کہ جیسے جیسے احسانات تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیے ہیں تیرے ان احسانات

وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

اور (زندگی بھر) ایسے نیک عمل کرتا رہوں جن کو تو پسند فرمائے (اور آخر کار مر کے) تو مجھ کو اپنے کرم سے اپنے نیک بندوں میں

الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ

اور سلیمان نے پرندوں کی موجودات لی تو کہا کیا بات ہے کہ ہم ہدہد کو نہیں دیکھتے (کیا پرندوں کی کثرت کی وجہ سے ہم کو نہیں دکھائی دیتا یا وہ)

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ۝ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ

غیر حاضر ہے (اگر غیر حاضر ہے تو) ہم اس کو ضرور سخت سزا دیں یا اسے حلال ہی کر ڈالیں گے

اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ

یا وہ ہمارے حضور میں (اپنی غیر حاضری کی) کوئی وجہ پیش کرے (جس سے) ظاہر (ہو کہ وہ بے قصور) ہے پھر تھوڑی دیر کے بعد ہدہد حاضر ہوا

بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ۝ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً

جو (اب تک) حضور کو معلوم نہیں ہوا اور میں حضور میں (شہر) سبا کی ایک تحقیقی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں میں نے ایک عورت کو دیکھا

تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ۝ وَجَدْتُّهَا وَ

کہ وہ وہاں کے لوگوں کی ملکہ ہے (اور ان پر حکمرانی کر رہی ہے) اور ہر طرح کے ساز و سامان (سلطنت) اس کو میسر ہیں اور اس کے یہاں (ایک) بہت

قَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

اس کے لوگوں کو میں نے دیکھا کہ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو انہیں عمدہ کر دکھایا ہے

ف چونکہ سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا اور اس کے اس چھوٹے سے جثے پر اس کی احتیاط کو دیکھا اس سے خوش ہوئے اور اس کی بات کے سمجھ جانے پر خدا کا شکر کیا کوئی کوئی اللہ کے بندے معجزات میں شبہات کرتے ہیں از انجملہ اس میں بھی کہ سلیمان نے چیونٹی کی بات کو سمجھ لیا مگر کسی ڈاکٹر نے بڑی کاوش سے چیونٹیوں کے اشاروں کا مطلب تحقیق کر کے لغت کی طرح کی ایک کتاب لکھی ہے ڈاکٹر کا یقین کریں گے اور سلیمان کا نہیں بل کذبوا بمالم یحیطوا بعلمہ کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے لگے اس کو جھٹلانے ۱۲

منزل ۵

لہ قسم وار لوگ ترتیب کے ساتھ کھڑے کیے جائیں تو ایک قسم کے لوگوں کی جماعت کو شل کہتے ہیں ۱۲

أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝ أَلَّا يَسْجُدُوا

اور اُن کو راہِ (راست) سے روک دیا ہی تو اُن کو (اتنی بات بھی) نہیں سوجھ پڑتی کہ

لِلّٰهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَ

خدا ہی کے آگے (کیوں) نہ سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کرتا ہی ف۱ اور جو کام تم لوگ چھپا کر کرو اور

مَا تُعْلِنُونَ ۝ اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ قَالَ سَنَنْظُرُ

جو علانیہ کرو سب سے واقف ہی۔ اللہ (وہ ذات پاک ہی کہ) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) وہی عرش بریں (کے تخت) کا مالک ہی ف۲ (سلیمان نے) کہا

أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِينَ ۝ اِذْهَبْ بِكِتٰبِي هٰذَا فَأَلْقِهْ

کہ تو سچ کہتا ہی یا جھوٹا ہی۔ یہ ہماری تحریر لے کر جا اور اِس کو اُن کی طرف ڈال دے

إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ۝ قَالَتْ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا

پھر اُن سے (الگ) ہٹ جا پھر دیکھتا رہ کہ وہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں۔ (غرض ہُدہُد نے سلیمان کا فرمان ملکہ کو پہنچا دیا وہ) اُسے دیکھ کر

إِنِّيٓ أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيمٌ ۝ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

(یہ) ایک فرمان واجب الاحترام ہماری طرف ڈالا گیا ہی۔ یہ سلیمان کی طرف سے ہی اور یہ (یعنی اس کی عبارت اس طرح پر) ہی کہ سب سے پہلے اس میں

الرَّحِيمِ ۝ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَتْ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا

الرحیم ہی۔ اور (بسم اللہ کے بعد) یہ کہ ہم سے سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر ہمارے حضور میں حاضر ہو (سبا کی ملکہ سلیمان کا فرمان سنانے کے

أَفْتُونِي فِيٓ أَمْرِي مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُونِ ۝ قَالُوا نَحْنُ

ہمارے لئے (اس) معاملے میں ہم سے اپنی رائے بیان کرو (ہمارا ہمیشہ سے دستور رہا ہی کہ) تاوقتیکہ تم ہمارے حضور میں موجود نہ ہو ہم کسی امر میں قطعی حکم نہیں دیا کرتے

أُولُوا قُوَّةٍ وَّأُولُوا بَأْسٍ شَدِيدٍ ۝ وَّالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِي مَاذَا

(بڑے) طاقتور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آیندہ) سرکار کو اختیار ہی جیسا حضور حکم دیں اُس (کے نیک بد) کو (اچھی طرح) دیکھ لیں

تَأْمُرِينَ ۝ قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوٓا

(وہ) بولی بادشاہ جب کسی شہر (کو بزور فتح کر کے اُس) میں داخل ہوا کرتے ہیں تو اُن کا دستور ہی کہ اُس کو خراب اور

أَعِزَّةَ أَهْلِهَآ أَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ

وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور (واقع میں) ایسا ہی کیا کرتے ہیں ف۳ اور ہم (ایلچیوں کے ہاتھ) اُن کی طرف

بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ۝ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ

تحفے (تحائف) بھیج کر دیکھتے ہیں کہ ایلچی کیا (جواب) لے کر آتے ہیں۔ پھر جب (ایلچیوں کا سرگروہ) سلیمان کے حضور میں (تحفے تحائف لے کر) حاضر ہوا تو

أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ

کہ کیا تم لوگ مال سے ہماری امداد کرنی چاہتے ہو سو جو کچھ ہم کو خدا نے دے رکھا ہی وہ اُس سے جو تم کو دے رکھا ہی (کہیں) بہتر ہی سو کچھ تم ہی اپنے تحفے سے

ف۱ زمین کی مخفی چیزوں سے مراد ہی نباتات اور معدنیات کہ یہ چیزیں دُنیا میں زمین سے نکلتی ہیں اور قیامت کے دن مُردے زمین سے اُٹھائے جائیں گے اور آسمان کی مخفی چیزیں ہیں مینھ بجلی۔ اولے اور ستارے وغیرہ ۱۲

ف۲ سیاقِ کلام چاہتا ہی کہ یہ تمام مقولہ ہُدہُد کا ہو اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ خدا نے جانوروں کو بلکہ جمادات کو بھی اس کا ادراک دیا ہو کہ وہ خدا کو اور اُس کی بعض صفات کو جانتے پہچانتے ہوں دوسری جگہ فرمایا ہی وان من شیٔ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم اس سے بھی تمام مخلوقات عالم میں اس ادراک کا ظاہر ہوتا ہی مگر بنی آدم کو حیوانات اور جمادات کے اس ادراک کا شعور نہیں لیکن ہمارے شعور نہ ہونے سے لازم نہیں آتا کہ حیوانات اور جمادات کو خدا اور اُس کی صفات کا ادراک نہیں اس میں شک نہیں کہ آدمی کو ایک خاص طرح کی عقل دی گئی ہی جس کے بل بوتے پر انسان نے دنیا میں اپنا تسلط بٹھا رکھا ہی لیکن اس پر بھی جانوروں میں بعض فطری کمالات ہیں جو انسان کو حاصل نہیں اور وہ کمالات عقل کے بدون حاصل نہیں ہو سکتے اور عقل بھی ادنے درجے کی نہیں بلکہ عقل انسانی سے بالاتر شہد کی مکھی اور چیونٹی کی کیا حقیقت ہی مگر ان کا انتظام اور ان کے چھتوں اور گھروں کی بناوٹ دلالت کرتی ہی کہ ان کو ایک خاص سلیقہ عنایت ہوا ہی آدمی بیے کا سا گھونسلا نہیں بنا سکتا کونجوں کی قطاروں میں ایسی ترتیب دیکھی جاتی ہی جو بڑی قواعد داں فوج میں بھی نہیں پائی جاتی اور اسی طرح کی ہزاروں باتیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہی کہ جانور اتنے بدعقل نہیں ہیں جتنا اُن کو انسان نے سمجھ رکھا ہی بلکہ بعض باتوں میں جانوروں کو آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہی ف۳ جملہ وکذٰلک یفعلون کے دونوں محل ہو سکتے ہیں کہ ملکہ سبا کا مقولہ ہو یا خدائے تعالیٰ کا ۱۲

منزل ۵ ع ۲ / ۱۷ / ۱۷



تَفْرَحُونَ ۝ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُم بِجُنُودٍ لَّا قِبَلَ لَهُم بِهَا

خوش ہوتے ہو گے تو (اے سرگروہ ایلچیاں) انہی کے پاس (پھر) لوٹ جا اور (اب) ہم ایسے لشکر لے کر ان پر چڑھائی کریں جن کا ان

وَلَنُخْرِجَنَّهُم مِّنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ

ہم ان کو وہاں سے ذلیل و خوار کر کے نکال باہر کریں گے ... کہا کہ اے اہل دربار کوئی تم میں سے ایسا بھی ہے

يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَن يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ۝ قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ

کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر ہمارے حضور میں حاضر ہوں ملکہ کے تخت کو ہمارے پاس حاضر کرے (اس پر) جنات (کی قسم) میں سے ایک دیو بول اٹھا

الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ

کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے (پہلے) میں تخت کو حضور میں حاضر کر دوں گا اور میں اس (مہم) کے سر کرنے کی طاقت (بھی) رکھتا (ہوں اور)

أَمِينٌ ۝ قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن

امانت دار (بھی) ہوں (ایک شخص) جس کو کتابی علم تھا بولا کہ آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے (پہلے) میں تخت کو

يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ

آپ کے حضور میں حاضر کرتا ہوں تو جب (سلیمان نے) تخت کو اپنے پاس موجود پایا تو بول اٹھے کہ یہ بھی

رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ

میرے پروردگار کا احسان ہے تاکہ مجھ کو آزمائے کہ آیا میں (اس کا) شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں اور کوئی (خدا کا) شکر کرتا ہے تو وہ اپنے (بھلے کے)

وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنظُرْ

اور کوئی ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار (اس کے شکر سے) بے نیاز اور بڑا ہی ... (پھر سلیمان نے) حکم دیا کہ ملکہ (کی عقل آزمانے) کو

أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ

کر (دیکھیں کہ) ایمان کے سیدھے رستے پر آتی ہے یا ان ہی لوگوں میں سے ہے جو اسی طرح راہ پر نہیں آتے پھر جب بلقیس سلیمان کے حضور میں

أَهَٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهَا وَ

کیا آپ کا تخت بھی ایسا ہی ہے وہ بولی یہ تو گویا وہی ہے اور (پھر سلیمان سے مخاطب ہو کر بولی کہ) ہم کو تو اس (واقعے) سے پہلے (آپ کا برگزیدہ خدا ہونا)

كُنَّا مُسْلِمِينَ ۝ وَصَدَّهَا مَا كَانَت تَّعْبُدُ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا

ہم تب ہی آپ کو مان گئے تھے اور (راقع میں) وہ جو خدا کے سوا (آفتاب) کو پوجتی تھی اسی نے (اس کو) سلیمان کے پاس آنے سے روک رکھا تھا کیونکہ وہ

كَانَتْ مِن قَوْمٍ كَافِرِينَ ۝ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ

کافر لوگوں میں سے تھی (پھر) اس سے کہا گیا کہ آپ محل میں تشریف لے چلیے تو جب اس نے محل (میں شیشے کے فرش) کو دیکھا

حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَن سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن

تو اس کو پانی سمجھی اور (وہاں گزرنے کے لیے اس طرح پائینچے اٹھائے کہ) اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں سلیمان نے کہا یہ تو شیشوں کا محل ہے

ع ۳ ۱۸

سلہ اس جگہ محاورے کے لحاظ سے ہم لفظوں سے الگ ہو گئے ورنہ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ آپ کے اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ۱۲



قَوَارِيْرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ

جس کے فرش (ایس (ہی) شیشے (ہی) جڑے ہوئے ہیں (تب اُس کو اپنی غلطی اور کج سامانی پر تنبیہ ہوا اور) لگی (خدا کی بارگاہ میں) عرض کرنے کہ اے پروردگار میں

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا

رب العالمین پر ایمان لائی - اور ہم ہی نے قوم ثمود کی طرف اُن کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ (لوگو!)

اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ

خدا کی عبادت کرو تو صالح کے آتے ہی وہ لوگ (مومن اور منکر) دو فریق ہو گئے (اور) لگے آپس میں جھگڑنے (صالح نے) کہا کہ بھائیو بھلائی سے پہلے برائی

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

کے لیے کیوں جلدی مچاتے ہو ف۱ تم اللہ کی جناب میں (توبہ اور) استغفار کیوں نہیں کرتے کہ شاید تم پر رحم کیا جائے

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ

وہ بولے (صالح!) ہم نے تجھ کو اور اُن لوگوں کو جو تیرے ساتھ ہیں بڑا ہی منحوس پایا ف۲ (صالح نے) کہا تمہاری نحوست (سب) خدا کی طرف سے

قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ

(ہے بلکہ اس طرح کے وسوسوں میں پڑ کر) تم لوگ ہو کہ آسانی سے (شیطان کے) بہکائے میں آجاتے ہو - اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک میں فساد کرتے

فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ

اور (کسی طرح بھی) اصلاح کے درپے نہ ہوتے ف۳ (انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا کہ (آؤ جی) آپس میں خدا کی قسم کھاؤ کہ ہم ضرور (صالح) کو اور اس کے گھر والوں

ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ وَ

پھر (ہم سے پوچھنے کی نوبت آئے گی تو ہم اُس کے وارث سے کہہ دیں گے کہ صالح کے گھر والوں کے مارے جانے کے وقت ہم تو موجود (ہی) نہ تھے اور ہم بالکل سچ

مَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

غرض وہ ایک داؤ چلے اور ہم بھی ایک داؤ چلے اور (ہمارے داؤ کی) اُن کو خبر بھی نہ ہوئی ف۴ تو (اے پیغمبر) دیکھو تو اُن کے داؤ کا کیسا (خراب)

عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ

انجام ہوا کہ ہم نے اُن کو اور اُن کی قوم کو سبھی کو تو ہلاک کر مارا - اب یہ اُن کے گھر ہیں کہ اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے (اُن پر عذاب آیا اور وہ گھر)

خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ۗ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَ

خالی پڑے بھائیں بھائیں کر رہے ہیں اس (واقعے) میں اُن لوگوں کے لیے جو جانتے (اور سمجھتے) ہیں (بڑی) عبرت ہے اور

اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

جو لوگ ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہتے تھے اُن کو ہم نے بچا لیا - اور (اے پیغمبر) لوط (کا واقعہ بھی لوگوں کو یاد دلاؤ کہ) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

کہ کیا تم بے حیائی (کے کام) کے مرتکب ہوتے ہو اور (غضب یہ کہ اُسے چھپاتے تک نہیں بلکہ ایک دوسرے کو) دیکھتے (بھی) جاتے ہو کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر

ف۱ بھلائی سے پہلے برائی کے لیے جلدی مچانے کے معنی یہ ہیں کہ صالح علیہ السلام دوسرے پیغمبروں کی طرح مومنوں کو خوش خبری دیتے تھے اور منکروں کو عذاب سے ڈراتے تھے تو لوگوں کو چاہیئے تھا کہ ایمان لا کر اجر و ثواب کے منتظر رہیں نہ یہ کہ انکار کر کے مونہہ مانگی موت کو بلائیں ۱۲ ف۲ صالح کی قوم نے صالح علیہ السلام اور اُن کے ساتھ والوں کو پایا تو اُس سے منحوس بتایا کہ صالح نے اِن لوگوں میں پھوٹ ڈال دی تھی کہ کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ انکار پر جمے رہے اور دونوں گروہوں میں اختلاف پیدا ہو گیا یا شاید اُن دنوں قوم ثمود پر بڑا سخت قحط پڑا تھا قحط کی مصیبت کو صالح اور اُن کے ساتھ والوں کی نحوست سمجھا ۱۲ ف۳ مطلب یہ ہے کہ وہ بڑے دنگئی اور بدمعاش لوگ تھے اور لوگوں کو ستایا کرتے تھے اور بھلمنساہت کا کوئی کام اُن سے نہیں ہوتا تھا ۱۲ ف۴ اُن کا داؤ یہ تھا کہ صالح علیہ السلام کو راتوں رات چپکے سے بھاگ جائیں اور کسی کو خبر نہ ہو اور تحقیقات کی نوبت پہنچے تو مکر جائیں اور جرم ثابت نہ ہونے دیں اور خدا کی داؤ یہ کہ اپنا منصوبہ عمل میں بھی نہ لانے پائے کہ خدا نے رستے ہی میں ہلاک کر دیا ۱۲

ع ۱۴ ۔ منزل ۵



ف صالح اور لوط علیہما السلام کے حالات کے بعد آیۂ قل الحمد للہ کے واقع ہونے سے لطیف پیرائے میں پیغمبر صاحب کو بشارت دینی منظور ہے کہ جس طرح صالح اور لوط کی قومیں اپنے پیغمبر کی مخالفت کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں

شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ○ فَمَا كَانَ

شہوت رانی کے (ارادے) سے لڑکوں پر گرے پڑتے ہو بات یہ ہے کہ تم (بڑے) بے سمجھ لوگ ہو تو

جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ

لوط کی قوم کا اس کے سوا اور کچھ جواب نہ تھا کہ وہ کہنے لگے کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی سے نکال باہر کرو (کیونکہ) یہ

أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ○ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا

لوگ بڑے پاک صاف بننا چاہتے ہیں تو ہم نے لوط کو اور ان کے خاندان کے لوگوں کو (عذاب سے) بچا لیا مگر ان کی بی بی جس کی تقدیر میں ہم نے

مِنَ الْغَابِرِينَ ○ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ○

کہ وہ بھی پیچھے رہنے والوں میں ہوگی۔ اور (لوط کے پیچھے جو لوگ باقی رہ گئے) ان پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا تو دیکھو کیا ہی برا پتھراؤ ان لوگوں پر برسا

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ

(اے پیغمبر) کہو کہ (نافرمانوں کے ہلاک ہونے پر) خدا کا شکر ہے اور (ان) بندگانِ خدا کو سلام ہے جن کو اس نے برگزیدہ کیا بھلا قدرت اور قدردانی کے

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ

بھلا آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور آسمان سے تم لوگوں کے لیے کس نے پانی برسایا (ہم ہی نے برسایا)

السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن

پھر پانی کے ذریعے سے ہم ہی نے خوشنما باغ اگائے (ورنہ) تمہارے بس کی تو بات نہ تھی کہ تم

تُنبِتُوا شَجَرَهَا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ○ أَمَّن جَعَلَ

ان کے درختوں کو اگا سکو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے (نہیں) مگر یہ بے سمجھ لوگ (ناحق) کج روی کرتے ہیں بھلا کس نے

الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ

زمین کو (آدمیوں اور جانوروں کے) ٹھیرنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ بیچ میں ندی نالے بنائے اور اس (زمین) کے ضبط رکھنے کے لیے پہاڑ

بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

(میٹھے اور کھاری) دو سمندروں میں حد فاصل رکھی کہ ایک دوسرے سے مل نہ جائیں کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے (نہیں) مگر ان لوگوں میں

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ

بھلا کون ہے کہ جب کوئی شخص بے قرار ہو کر اس کو پکارے تو وہ اس بے قرار کی فریاد کو پہنچے اور اس کی مصیبت کو ٹال دے اور (کون) ہے جو

خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ○

زمین میں تم لوگوں کو (اپنا) نائب بناتا ہے ف (کہ تم اس میں مالکانہ تصرف کرتے ہو) کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود (بھی) ہے (نہیں) مگر

أَمَّن يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَن

بھلا کون (ہے جو) تم لوگوں کو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور کون (ہے جو)

مخالفت کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں پیغمبر کی ایذا دہی کے جو منصوبے سوچے تھے سب غلط ہو گئے یہی معاملہ کفار مکہ کے ساتھ ہونا ہے تو مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو تباہ ہوا سمجھو اور خدا کا شکر کرو کہ اس نے تم کو ان کے عذاب سے نجات دی جس طرح صالح اور لوط کو نجات دی تھی اور شکر کے ساتھ برگزیدگان خدا پر درود اور سلام بھی بھیجو کہ خدا شکر گزاری کا مستحق ہے تو برگزیدگان خدا درود و سلام کے ۱۲

ف اس آیۃ میں اور اس کے مابعد کی آیتوں میں خدا کو بت پرستوں اور مشرکوں کے مقابلے میں یہ بات ثابت کرنی منظور ہے کہ ہماری ذات پاک کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں استدلال کا طریقہ یہ اختیار کیا ہے کہ خدا اپنی چند قدرتیں یاد دلا کر پوچھتا ہے کہ یہ بڑے بڑے کام کس نے کیے چونکہ تمام آدمیوں کے دل کی بناوٹ اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ ہر ایک آدمی چار و ناچار تسلیم کرتا ہے کہ بے شک کام خدا کے ہیں اور کسی دوسرے سے نہیں ہو سکتے چنانچہ کئی جگہ یہ مضمون صاف صاف لفظوں میں ہے مثلاً سورۂ عنکبوت میں ہے ولئن سالتہم من خلق السموات والارض و سخر الشمس والقمر لیقولن اللہ ولئن سالتہم من نزل من السماء ماء فاحیا بہ الارض من بعد موتہا لیقولن اللہ تو پہلے بتقاضائے فطرت انسانی یہ بات تسلیم کر کے کہ آسمان و زمین کا پیدا کرنا وغیرہ وغیرہ یہ کام خدا ہی نے کیے ہیں اور کسی اور سے نہیں ہو سکتے دلیل کو اس طرح پر پورا کیا ہے کہ جس نے یہ کام کیے ہوں وہی قابل عبادت ہے نتیجہ یہ نکلا کہ خدا کے سوا کوئی اور قابل عبادت نہیں اس پر بھی جو لوگ شرک و بت پرستی کرتے ہیں۔ براہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں ۱۲

ف۳ خلفاء جمع ہے خلیفہ کی جس کے معنے جانشین اور نائب کے ہیں ہم نے انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے پتے سے نائب ترجمہ کیا ہے اور مطلوب صداقی میں نیابت کی وجہ بھی کھول دی ہے لیکن خلیفہ کے معنے جانشین کے بھی ہیں تو ترجمہ یوں کرنا ہوگا اور (کون) ہے جو زمین میں تم لوگوں کو (پچھلوں کا) جانشین بناتا ہے کہ بڑوں کے مرنے پر چھوٹے ان کے قائم مقام ہوتے ہیں ۱۲

ف مطلب یہ ہے کہ پیدائش کا سلسلہ بند نہیں ہر سال بہار آتی ہے ہر سال خزاں ہوتی ہے اور جیسا پیدائش کا سلسلہ نباتات میں جاری ہے ویسا ہی حیوانات میں اور باوجودیکہ ہم آدمیوں اور جانوروں اور نباتات کو متواتر پیدا ہوتے دیکھتے رہتے ہیں اس پر بھی ہم پیدائش کے راز سے آگاہ نہیں اسی طرح کی پیدائش قیامت میں بھی ہو تو ہم کو اُس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ معقول نہیں ہو سکتی اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا کس طرح مخلوقات کو اوّل بار پیدا کرتا ہے بس اس پر کلام تمام ہو گیا اور آگے دوسری بات شروع ہوئی کہ (جس طرح خدا اوّل بار پیدا کرتا ہے) پھر وہی (قیامت میں) اُن کو دوبارہ بھی پیدا کرے گا ١٢ ف٢ قیامت کے متعلق دو چیزیں ہیں ایک نفس قیامت کا ہونا۔ دوسرے اُس کا وقت سو وقت کی نسبت حدیث نے فرمایا کہ ہم نے کسی بندے کو یہاں تک کہ پیغمبروں اور فرشتوں کو بھی نہیں بتایا کہ قیامت کب آئے گی یعنی قیامت کا وقت داخل غیب ہے جس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا مطلق قیامت کا ہونا اگرچہ یقینی بات ہے اور اُس کے دلائل جا بجا قرآن میں مذکور ہیں مگر چونکہ ابھی تک نہیں آئی اور معلوم نہیں کب آئے گی اس سے بہت لوگ قیامت کا انکار کرنے لگتے ہیں اور ایسے لوگوں کی تین حالتیں ہوتی ہیں بعض کو تو یقین ہے کہ قیامت نہیں آنے کی گویا ان کا یہ یقین غلط اور بے اصل ہے دوسرا درجہ شک کا ہے کہ خبر نہیں آئے گی بھی یا نہ بھی آئے تیسرا درجہ ہے کہ قیامت کے آنے کا تو یقین ہے مگر آدمی آبا و اجداد کی تقلید یا ہٹ دھرمی سے اُس کا انکار کر دیتا ہے یہی تین حالتیں ہیں جن کا ان آیتوں میں مذکور ہے ١٢ ف٣ یعنی یا تو عذاب سے ہلاک ہوئے یا عذاب سے ہلاک نہ بھی ہوئے تو اپنی موت سے مر کر عرض دنیا ہمیشگی کی جگہ نہیں اور حد اسے ڈرتے اور نیکوکار بننے کے لیے اتنا بھی بس کرتا ہے

يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ

اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے آگے (آگے) ہواؤں کو (بارش کی) خوش خبری دینے کے لیے بھیجتا ہے کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟

اللّٰهِ ۭ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ

یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی شان) اُس سے بالاتر ہے۔ بھلا کون ہے جو مخلوقات کو اوّل بار پیدا کرتا ہے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ

پھر اسی طرح کی مخلوقات بار بار پیدا کرتا رہتا ہے ف اور کون (ہے جو) تم لوگوں کو آسمان و زمین سے روزی دیتا ہے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

کیا اللہ کے ساتھ (کوئی اور) معبود (بھی) ہے؟ (نہیں) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ اگر (شرک کے دعوے میں) سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۭ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جتنی مخلوقات آسمانوں میں اور زمین میں ہے اُن میں سے غیب (کی بات) کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ۣ

اور نہ لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ کب (قیامت ہوگی اور دوبارہ) اُٹھا کھڑے کیے جائیں گے بات یہ ہے کہ (یا تو) آخرۃ (کے بارے) میں ان لوگوں کا علم

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۡ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا

(رہا یہ) نہیں (تو ہم) اُس کے بارے میں ان کو شک ہے (یا یہ) نہیں (تو) یہ لوگ (جان بوجھ کر) اُس سے اندھے بنے ہوئے ہیں ف اور جو لوگ منکر ہیں

كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَاۗؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا

ہم اور ہمارے باپ دادا (کل) مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر (زمین سے) نکالے جائیں گے پہلے سے بھی ہمارے اور ہمارے باپ دادوں کے ساتھ ایسے وعدے ہوتے چلے آئے ہیں

مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

ہو نہ ہو یہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ملک میں چلو پھرو

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ

اور دیکھو کہ گنہگاروں کا کیسا انجام ہوا ف اور (اے پیغمبر تم) ان (لوگوں کے حال) پر کچھ افسوس نہ کرو اور

لَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

جیسی جیسی تدبیریں (تمہارے مخالف میں) کر رہے ہیں اُن سے تنگ دل نہ ہو۔ اور (منکر مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بھلا) یہ (عذاب دنیا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ عجب نہیں جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو اُس میں سے کچھ تمہارے پاس آ لگا ہو ف

تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اور (اے پیغمبر) اس میں شک نہیں کہ تمہارا پروردگار لوگوں پر (اپنا) بڑا فضل رکھتا ہے (کہ جلدی عذاب نازل نہیں کرتا) مگر اکثر لوگ

ع منزل ٥

ف٤ عذاب آخرۃ کے علاوہ پیغمبر صاحب اپنے وقت کے کافروں کو دنیا کے عذاب سے بھی ڈراتے تھے کہ تم مسلمانوں کے مقابلے میں مغلوب ہو گے اور تم کو قحط وغیرہ کی مصیبتیں بھی پہنچیں گی خدا الوعد میں ان ہی باتوں کی طرف اشارہ ہے اور یہ تمام باتیں اپنے وقت پر واقع ہو کر رہیں ١٢ ف٥ پارہ ١٩ سورہ فرقان رکوع ٣ دیکھو ١٢



لَا يَشْكُرُونَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝

(اس کا) شکر نہیں کرتے - اور اس میں (بھی) شک نہیں کہ جیسی جیسی باتیں ان لوگوں کے دلوں میں مخفی ہیں اور جو کچھ یہ علانیہ کرتے ہیں تمہارا پروردگار (سب کو جانتا ہے)

وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ

اور آسمانوں اور زمین میں ایسی کوئی مخفی بات نہیں جو کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہو ف۱ بے شک یہ قرآن

يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَإِنَّهُ

بنی اسرائیل کی اکثر باتوں (کی حقیقت واقعی) کو جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ان پر ظاہر کر دیتا ہے اور بے شک یہ (قرآن)

لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهِ وَ

ایمان والوں کے حق میں (سراپا) ہدایت اور رحمت ہے - (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار (قرآن کو نازل کر کے) اپنے حکم سے ان آپس کے جھگڑوں (کا فیصلہ کر دیتا ہے)

هُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ۝ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ۝

وہ زبردست (اور سب کچھ) جانتا ہے - تو (اے پیغمبر تم) اللہ ہی پر بھروسا رکھو کچھ شک نہیں کہ تم صریح حق پر ہو

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝

بے شک تم مردوں کو (اپنی باتیں) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہو (خاص کر) ایسی حالت میں کہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں

وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلَالَتِهِمْ إِنْ تُسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا

اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (روک کر) راہ دکھا سکتے ہو ف۲ تم تو ان ہی کو (اپنی باتیں) سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں

فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ

تو وہ مان بھی جاتے ہیں - اور جب (خدا کا) وعدہ (قیامت) ان لوگوں پر پورا (ہونے کو) ہوگا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکال کھڑا کریں گے

الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝ وَيَوْمَ

کہ وہ ان سے بول دے گا کہ (فلاں فلاں) آدمی ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے ف۳ اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اس دن کی مصیبت یاد دلاؤ

نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝

جب ہم ہر ایک امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے پھر ان کی شکلیں بنائی جائیں گی

حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُمْ بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا عِلْمًا أَمَّا

یہاں تک کہ جب (وہ خدا کے روبرو) حاضر ہوں گے تو (خدا ان سے) پوچھے گا کہ کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلا دیا تھا اور تم نے (اپنے) علم سے ان پر احاطہ تو کیا ہی نہ تھا

ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ۝

(یہ نہیں کیا تو اور) کیا کرتے تھے - اور چونکہ یہ لوگ (دنیا کی زندگی میں) سرکشی کرتے رہے (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) وعدہ (عذاب) ان پر پورا ہو گیا اور یہ لوگ (بول بھی نہ سکیں گے)

أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ فِي

کیا ان لوگوں نے (اس بات) پر نظر نہیں کی کہ ہم نے رات کو (اس غرض سے) تاریک بنایا ہے کہ اس میں آرام کریں اور دن کو روشن (کہ اس میں چیزوں کو دیکھیں)

منزل ٥ ع ١٦ ٦ ٢

ف۱ کتاب مبین ان مشکل الفاظ میں سے ہے جن کا ترجمہ جیسا ہونا چاہیے مختصر اور مطلب خیز اور با محاورہ بن نہیں پڑتا کتاب مبین سے مراد یہ ہے کہ اس میں تمام واقعات جزو کل صاف صاف مندرج ہیں ہم نے مجبوراً واضح ترجمہ کیا ہے اگرچہ ذہن منتقل ہوتا ہے کہ موٹے جلی حروف میں لکھی ہوئی ہے اور یہ لفظ قرآن میں بیسیوں جگہ آیا ہے اس جگہ تبیین لوح محفوظ کی صفت ہے اور جو مراد ہم نے اوپر لکھی ہے وہی اس جگہ مناسب ہے اور دوسرے مقامات میں تبیین قرآن کی صفت بھی آئی ہے اور وہاں ہم نے اس کے یہ معنی لکھے ہیں کہ جس کے مطالب عام فہم اور واضح ہیں لوح محفوظ سے مراد علم الٰہی ہے اور لفظوں پر جاؤ تو وہ ایک تختی ہے جس میں شروع سے لے آخر تک کے تمام واقعات لکھے ہوئے ہیں اور وہ محفوظ ہے کہ کوئی اس میں کسی طرح کا تصرف یا رد و بدل کر نہیں سکتا ۱۲

ف۲ مردوں اور بہروں اور اندھوں سے مراد کفار ہیں کہ جس طرح مردے اور بہرے کچھ نہیں سن سکتے اسی طرح یہ کافر بھی حق بات کو نہیں سنتے اور جس طرح اندھوں کو کچھ دکھائی نہیں دیتا اسی طرح راہ حق ان کفار کو بھی نہیں سوجھتی غرض یہ لوگ راہ حق پر آنے والے نہیں ۱۲

ف۳ آثار قیامت میں ایک یہ بھی ہے کہ کوہ صفا پہاڑ سے ایک جانور نکلے گا اور سلیمان کی مہر اور موسیٰ کا عصا اس کے پاس ہوگا اور وہ ایک نشان خاص سے مسلمانوں اور کافروں کو جدا کرے گا کہ الگ الگ پہچان پڑیں گے یہ ایک ایسی پیشین گوئی ہے کہ اس کی عینی تصدیق اس کے وقوع ہی سے ہو سکتی ہے اور خدا کی قدرت سے کیا تعجب ہے تو کوئی چیز عجیب نہیں ہے خدا کی باتیں خدا ہی جانے مسلمان کا کام یہ ہے کہ جو فرمایا ہے بے چون و چرا تسلیم کر لیا ۱۲

ف۵ پارہ ۱۹ سورہ نمل رکوع ۱۶ کا حاشیہ دیکھو ۱۲

ذالک



ف اس آیت کے ایک معنی تو یہ ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں کہ تری الجبال تحسبها جامدة پہاڑوں کی دنیاوی حالت کا بیان ہے اور تمر مر السحاب پہاڑوں کی وہ حالت ہے جو

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

کہ (روز و شب کے) اس (اختلاف حالت) میں اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں (قدرت خدا کی بہت سی) نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور جس دن

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ○

آسمانوں میں ہیں اور جو (لوگ) زمین میں ہیں سب ہی تو اُس کی آواز سن کر گھبرا جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے (وہ اطمینان سے رہے گا) اور سارے کے سارے

وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۭ صُنْعَ اللّٰهِ

اور (اے مخاطب) تو پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتا ہے کہ (اپنی جگہ) جمے ہوئے ہیں اور ہل نہیں سکتے مگر یہ (قیامت کے دن) بادل کی طرح اڑے اڑے پھریں (گے یہ بھی) اللہ کی کاریگری ہے

الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۭ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ○ مَنْ جَاۗءَ

جس نے ہر چیز کو خوب پختہ طور پر بنایا ہے بے شک جو کچھ بھی تم (لوگ) کرتے ہو وہ اُس سے باخبر ہے ف۱ جو شخص

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىِٕذٍ اٰمِنُوْنَ ○ وَ

عمل نیک لے کر حاضر ہوگا تو اُس کو اُس سے بہتر (بدلہ) ملے گا اور ایسے لوگ اُس دن خوف (و خطر) سے (بھی) امن میں ہوں گے۔ اور

مَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ۭ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

جو بُرے عمل لے کر آئیں گے تو وہ اوندھے مونہہ دوزخ میں دھکیل دیے جائیں گے (اور اُن سے سرزنش کے طور پر کہا جائے گا کہ) یہ تو تم کو اُن ہی

تَعْمَلُوْنَ ○ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا

(کاموں) کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم دنیا میں) کرتے تھے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ) مجھ کو تو بس یہی حکم ملا ہے کہ اس شہر (مکہ) کے مالک (حقیقی) کی عبادت کروں جس نے اس کو عزت دی ہے ف۲

وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ

اور سب کچھ اُسی کا ہے اور (نیز) مجھ کو یہ حکم ملا ہے کہ (اُس کے) فرماں برداروں میں رہوں اور یہ کہ (لوگوں کو) قرآن پڑھ پڑھ کر سناؤں

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا

تو جو راہ پر آگیا تو وہ اپنے ہی بھلے کو راہ پر آتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو تم کہہ دو کہ (میاں خدا نے اور ڈرانے والے پیغمبر بھیجے ہیں) میں بھی

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَ

(اُن) ڈرانے والوں میں سے (ایک ڈرانے والا) ہوں اور بس ف۳ اور کہو کہ خدا کا شکر ہے وہ عنقریب تم کو اپنی نشانیاں دکھائے گا اور (اُس وقت

مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○

جیسے جیسے (بُرے بھلے) کام تم لوگ کر رہے ہو (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار اُن سے غافل نہیں (جو جیسا کرے گا اُس کو ویسا بدلہ دے گا)

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ قصص مکے میں اُتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اُس کی اٹھاسی آیتیں ہیں اور نو رکوع

طٰسٓمّٓ ○ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ○ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى

طٰسٓمّٓ - یہ (سورت بھی) کتاب (یعنی قرآن) کی (چند) آیتیں ہیں جس کے مطالب واضح (اور عام فہم) ہیں۔ (اے پیغمبر) ہم اُن لوگوں کے (فائدے کے) لیے

قیامت کے وقت ہوگی اور لوگوں نے تحسبها جامدة اور تمر مر السحاب دونوں سے یہی قیامت کی حالت مراد لی ہے تو اُن کے موافق یہ ترجمہ ہوگا اور (اے مخاطب) تو پہاڑوں کو (قیامت کے دن) دیکھ کر خیال کرے گا کہ اپنی جگہ جمے ہوئے ہیں مگر وہ واقع میں بادل کی طرح اڑے چلے جا رہے ہیں۔ تو اس صورت میں یہ بات توجیہ کی محتاج رہی کہ پہاڑ دفعتًا اڑتے ہوں گے اور جمے ہوئے دکھائی دیں گے تو اس کے لیے لوگوں نے لکھا ہے کہ بڑی لمبی چوڑی چیز حرکت کرے تو اس کے اجزا کی حرکت محسوس نہیں ہوا کرتی جیسے بادل جو سارے آسمان پر چھایا ہوا ہو چلتا ہوا معلوم نہیں ہوا کرتا اس کے بعد دوسری بات یہ دیکھنے کی ہے کہ اتقن کل شئ کو تمر مر السحاب سے کیا مناسبت ہے بلکہ ظاہر میں دونوں متضاد سے معلوم ہوتے ہیں ہم نے تو یہ سمجھا ہے کہ پہاڑوں کا قیامت میں اُڑے اُڑے پھرنا اس سبب سے ہوگا کہ ان کی بناوٹ میں فتور ہے بلکہ ان کی بناوٹ تو بڑی پختگی کے ساتھ ہے مگر خدا کی صناعی ہے کہ ایک چیز مضبوط اور مستحکم اور پھر ایک ذرا سی کل مروڑ دینے سے بادلوں کی طرح اُڑنے لگے ۱۲ ف۲ عزت دینے سے مراد یہ ہے کہ اس میں خونریزی اور فساد کرنے کی سخت منا ہی ہے اور جو اس میں پناہ لے اُس کی پکڑ نہیں یہاں تک کہ حرم کا تنکا تک توڑنا منع ہے اور جب سے بنا ہے لاکھوں کروڑوں آدمی اُس کا ادب کرتے اور اُس کی زیارت کو جاتے ہیں

ف۳ مطلب یہ ہے کہ جو گمراہی اختیار کرتا ہے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے پیغمبر اُن کا کام صرف لوگوں کو ڈرا دینا ہے وہ کسی کی گمراہی کے جواب دہ نہیں ۱۲ ف۴ پیغمبر صاحب مخالفوں کو دنیا کے عذاب سے بھی ڈراتے تھے کہ تم لوگ مسلمانوں کے مقابلے میں مغلوب ہو گے لڑائیوں میں مارے جاؤ گے ملک میں قحط پڑیں گے چنانچہ اس آیت میں ان ہی باتوں کی طرف اشارہ ہے کہ تم لوگ میرے کہے کا یقین تو نہیں کرتے مگر جب کوئی عذاب آنازل ہوگا اس وقت پہچانو گے کہ ہاں اسی عذاب سے میں تم کو ڈراتا تھا ۱۲

وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ

اور فرعون کے بعض واقعی حالات تم کو سناتے ہیں کہ فرعون ملک (مصر) میں (بہت) بڑھ چڑھ رہا تھا

وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ

اور اس نے وہاں کے لوگوں کے الگ الگ گروہ قرار دیئے تھے ان میں سے ایک گروہ (یعنی بنی اسرائیل) کو (اس قدر) کمزور سمجھ رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں

وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ

اور ان کی عورتوں (یعنی بیٹیوں کو) زندہ رکھتا اس میں شک نہیں کہ وہ (بھی) فسادیوں میں سے (ایک ہی فسادی) تھا اور ہمارا ارادہ یہ تھا کہ

عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ

جو لوگ (اس کے) ملک میں کمزور سمجھے گئے تھے ان پر احسان کریں اور ان (ہی) کو سردار بنائیں اور ان (ہی) کو

الْوٰرِثِيْنَ ○ لا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

(سلطنت کا) وارث ٹھیرائیں - اور ان (ہی) کو ملک میں جمائیں اور فرعون اور ہامان اور

جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ○ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى

اُن کے لشکر کو (بنی اسرائیل کی طرف سے) جس بات کا خطرہ تھا وہ اُن ہی (بنی اسرائیل کے ہاتھ سے) اُن کے آگے لائیں ف۱ اور ہم نے

اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ وَ

کہ ان کو دودھ پلاؤ - پھر جب ان کی نسبت تم کو کسی طرح کا خوف ہو تو ان کو دریا میں ڈال دینا اور (کچھ) خوف نہ کرنا اور

لَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ فَالْتَقَطَهٗٓ

نہ رنج کرنا (کیونکہ) ہم ان کو پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور (آخر کار) ان کو پیغمبروں میں سے (ایک پیغمبر) بنائیں گے (چنانچہ موسیٰ کی والدہ نے

اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

فرعون کے لوگوں نے انہیں (بہتے کو) اٹھا لیا کہ (آخر کار یہی موسیٰ) ان کے دشمن اور (ان کی) پریشانی (کے باعث) ہوں کچھ شک نہیں کہ فرعون اور

جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ○ وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ

ان کے سپاہیوں نے (اپنے حق میں بڑی) غلطی کی ف۲ اور فرعون کی عورت (اپنے شوہر سے) بولی کہ یہ میری اور تمہاری (دونوں کی) آنکھوں

وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

(کی ٹھنڈک ہے تو تم لوگ) اس کو مار نہیں عجب نہیں کہ ہم کو (کوئی) فائدہ پہنچائے یا اس کو اپنا بیٹا ہی بنالیں اور ان لوگوں کو (انجام کی) خبر نہ تھی ف۳

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ

اور (ادھر) موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا (اور) اگر ہم ان کے دل کو مضبوط نہ کیے رہیں تو ان سے کچھ دور نہ تھا کہ موسیٰ (کا حال) کو ظاہر کر

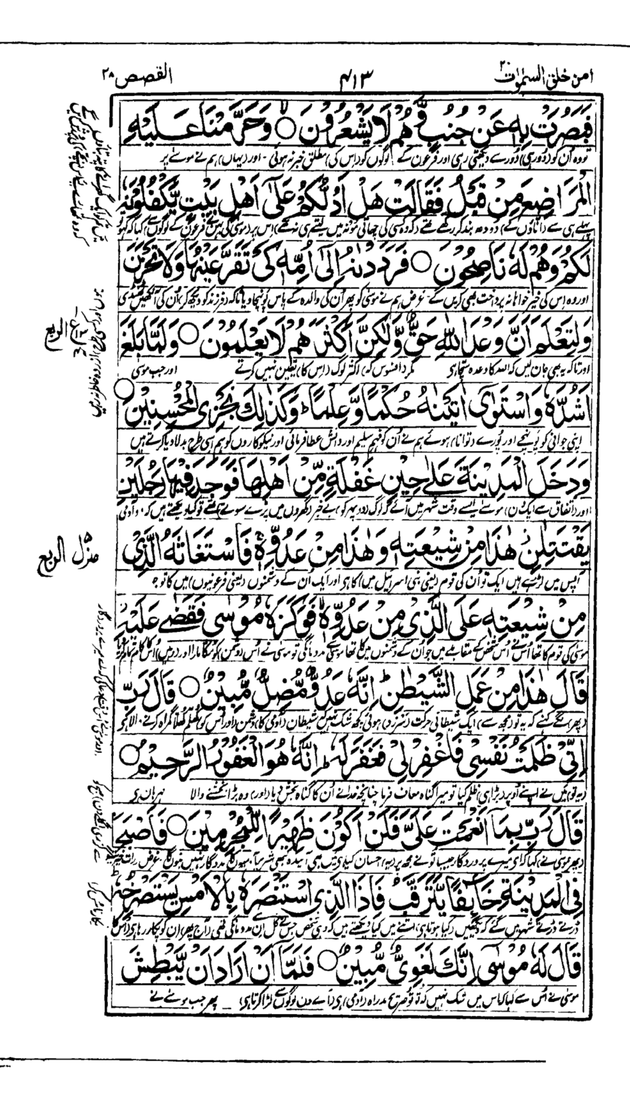
رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ

تاکہ ہمارے وعدے کا یقین کئے بیٹھی رہیں - اور (صندوق کو دریا میں ڈالتے وقت موسیٰ کی والدہ نے) موسیٰ کی بہن سے کہا کہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا

ف۱ خطرہ یہ تھا کہ فرعون کو نجومیوں نے بتا دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا اور وہ بنی اسرائیل کو تمہاری حکومت سے آزاد کرے تمہاری سلطنت کو تہ و بالا کر دے گا فرعون نے اس کی روک اس طرح کی کہ بنی اسرائیل میں جو لڑکا پیدا ہوتا اس کو مروا ڈالتا لیکن خدا نے ارادے کو کون روک سکتا ہے اسی سال میں موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور آخر کار فرعون کی سلطنت کو زیر و زبر کر دیا ۱۲

ف۲ آیت کے دو محل ہو سکتے ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے کہ خدا نے فرعون کی قوم کو اندھا کر دیا اور جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے پیر پر کلھاڑی ماری اور دشمن کو بغل میں پالا دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ از سلسلہ فرعون اور ہامان اور اُن کے اعوان و انصار نافرمان اور گنہگار لوگ تھے خدا نے اُن کی ہلاکت کا سامان اُن ہی کے ہاتھوں مہیا کرا دیا ۱۲ ف۳ یعنی اُن کو معلوم نہ تھا کہ یہی لڑکا جس سے فائدے کی توقع رکھتے ہیں اُن کی بربادی کا موجب ہوگا ۱۲

منزل ۵



فَبَصُرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ

تو وہ اُن کو (دور ہی) دُور سے دیکھتی رہی اور فرعون کے لوگوں کو (اس کی) مطلق خبر نہ ہوئی - اور (یہاں) ہم نے موسیٰ پر

الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ

پہلے ہی سے (انّاؤں کے) دودھ بند کر رکھے تھے (کہ وہ کسی کی چھاتی کو منہ میں لیتے ہی نہ تھے) اس پر (موسیٰ کی بہن فرعون کے لوگوں سے) کہا کہ میں تم کو

لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝ فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ

اور وہ اس کی خیر خواہانہ پرورش بھی کریں گے - غرض ہم نے موسیٰ کو پھر اُن کی والدہ کے پاس پہنچا دیا تاکہ (فرزند کو دیکھ کر) اُن کی آنکھیں ٹھنڈی

ع ٢ الربع

وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَلَمَّا بَلَغَ

اور تاکہ یہ بھی جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے مگر (افسوس کہ) اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں کرتے اور جب موسیٰ

أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

اپنی جوانی کو پہنچے اور پُورے (توانا) ہوگئے ہم نے اُن کو فہم سلیم اور دانش عطا فرمائی اور نیکوکاروں کو ہم اسی طرح بدلا دیا کرتے ہیں

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِنْ أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ

اور (اتفاق سے ایک دن) موسیٰ ایسے وقت شہر میں آئے کہ لوگ (دوپہر کو) بے خبر (گھروں میں) پڑے سو رہے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ دو آدمی

منزل الربع

يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي

آپس میں لڑ رہے ہیں ایک تو اُن کی قوم (یعنی بنی اسرائیل میں) کا ہے اور ایک اُن کے دشمنوں (یعنی فرعونیوں) میں کا تو جو

مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ

موسیٰ کی قوم کا تھا اُس نے اُس شخص کے مقابلے میں جو اُن کے دشمنوں میں کا تھا موسیٰ سے مدد مانگی تو موسیٰ نے اُس (دشمن) کو مُکا مارا اور (وہیں) اُس کا کام تمام کر دیا

قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ ۝ قَالَ رَبِّ

(پھر) کہنے لگے کہ یہ تو (مجھ سے) ایک شیطانی حرکت (سرزد) ہوئی کچھ شک نہیں کہ شیطان (آدمی کا) دشمن اور اُس کو کھلا گمراہ کرنے والا ہے الٰہی

إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

(یہ تو) میں نے اپنے آپ پر (بڑا) ظلم کیا تو میرا گناہ معاف فرما تو خدا نے اُن کا گناہ بخش دیا (اور) وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ۝ فَأَصْبَحَ

(پھر موسیٰ نے) کہا کہ اے میرے پروردگار جیسا تو نے مجھ پر (یہ) احسان کیا ہے تو آئندہ کبھی میں شریروں کا مددگار نہیں ہونگا - غرض (رات تو خیر سے گزری)

فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۚ

ڈرتے ڈرتے شہر میں گئے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے) اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل اُن سے مدد مانگی تھی (آج پھر) اُن کو پکار رہا ہے (اُس)

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ ۝ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ

موسیٰ نے اُس سے کہا کہ اس میں شک نہیں کہ تو صریح گمراہ (آدمی) ہے (روز لوگوں سے لڑتا رہتا ہے) — پھر جب موسیٰ نے

بِالَّذِیْ ھُوَ عَدُوٌّ لَّھُمَا قَالَ یٰمُوْسٰٓی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ کَمَا قَتَلْتَ

اُس (قبطی) کو جو ان کا اور اُس فریاد کرنے والے دونوں کا دشمن تھا پکڑنا چاہا تو (اسرائیلی کو شبہ ہوا کہ مجھ کو پکڑنا چاہتے ہیں اور وہ) چلا اٹھا کہ موسیٰ! کیا

نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِیْدُ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَ

(معلوم ہوتا ہے کہ) بس تو یہ چاہتا ہے کہ ملک میں (زور و ظلم) کرتا پھرے اور

مَا تُرِیْدُ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ۝ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا

بھلا آدمی بن کر نہیں رہنا چاہتا اور شہر کے پرلے سرے سے ایک شخص

الْمَدِیْنَۃِ یَسْعٰی قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ

دوڑتا ہوا آیا (اور) اُس نے خبر دی کہ موسیٰ! بڑے بڑے آدمی تمہارے بارے میں مشورے کر رہے ہیں تاکہ تم کو قتل کر دیں

فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ۝ فَخَرَجَ مِنْھَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ

تو تم (شہر سے) نکل جاؤ میں تمہارے بھلے کی کہتا ہوں۔ چنانچہ (موسیٰ) شہر سے نکل بھاگے (اور) ڈرتے جاتے تھے کہ دیکھیں (کیا ہوتا ہے اور)

قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَلَمَّا تَوَجَّہَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ

دعا (بھی) کی کہ اے میرے پروردگار مجھ کو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے۔ اور جب مدین کی طرف رخ کیا (اور وہاں کا رستہ معلوم نہ تھا)

قَالَ عَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یَّھْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ

تو (آپ ہی آپ) کہا کہ مجھ کو اپنے پروردگار سے امید ہے کہ وہ مجھ کو سیدھا رستہ دکھائے گا اور جب شہر مدین کے کنوئیں پر (جو شہر کے باہر تھا) پہنچے

وَجَدَ عَلَیْہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ۬ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِھِمُ امْرَاَتَیْنِ

تو دیکھا کہ کنوئیں پر لوگوں کی ایک بھیڑ (لگی) ہے (اور وہ اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے ہیں اور (یہ بھی دیکھا) کہ اُن سے الگ دو عورتیں

تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُکُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَ

(اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں (موسیٰ نے اُن سے) پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب ہے وہ بولیں جب تک (دوسرے) چرواہے (اپنے جانوروں کو) پانی پلا کر

اَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ ۝ فَسَقٰی لَھُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ

ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں ف۱ یہ سُن کر (موسیٰ نے) اُن کے لیے (پانی کھینچ کر اُن کی بکریوں کو) پلا دیا پھر (وہاں سے) ہٹ کر (ایک جگہ) سایہ میں جا

لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝ فَجَآءَتْہُ اِحْدٰىھُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ ز

تو (اپنے خوانِ کرم سے) اِس (وقت) جو نعمت بھی مجھ کو بھیج دے میں اُس کا محتاج ہوں ف۲ اتنے میں اُن دو عورتوں میں سے ایک (لڑکی) شرماتی

قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَہٗ وَقَصَّ

اُس کے پاس آئی (اور موسیٰ سے) کہا کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں کہ وہ جو تم نے ہماری خاطر (ہماری بکریوں کو پانی) پلا دیا تھا تم کو اُس کی مزدوری دیں جب موسیٰ اُن (بزرگ)

عَلَیْہِ الْقَصَصَ لا قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ قَالَتْ

اُن سے (اپنا) حال بیان کیا تو (انھوں نے) کہا کہ (اب کسی طرح کا) اندیشہ نہ کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے پھر اُن دو (عورتوں) میں سے ایک نے (اپنے باپ سے) کہا

ف۱ اِن کا مطلب یہ تھا کہ ہمارے گھر میں کوئی مرد نہیں اس ضرورت سے ہم کو بکریوں کے پانی پلانے کے لیے آنا پڑتا ہے ایک باپ ہیں سو بوڑھے ہیں چل پھر نہیں سکتے ۱۲ ف۲ لوگوں کے حال پر شفقت اور باوجود حاجتمند ہونے کے اُن سے مدد نہ مانگنا اس بات کی دلیل ہے کہ موسیٰ ؑ کی طبیعت ہی خدا نے پیغمبری کے مناسب پیدا کی تھی ۱۲

ع ۲ ۵

لہ فرعون کے لوگ قبطی کہلاتے تھے ملکِ مصر کا اصلی نام قبط تھا اور یہ لوگ وہاں کے اصلی باشندے تھے ۱۲

إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝

کہ ابا جان! اِن کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر سے بہتر آدمی جو آپ نوکر رکھنا چاہیں مضبوط (اور) امانت دار ہونا چاہیے (اور یہ شخص بظاہر دونوں

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي

(اس پر اُن بزرگ نے موسیٰ سے) کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی اِن دو بیٹیوں میں سے ایک اِس (شرط) پر تمہارے نکاح میں دوں کہ

ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ

تم آٹھ برس میری نوکری کرو اور اگر تم دس (برس) پورے کر دو تو تمہارا احسان ہے اور مجھکو تم پر (زیادہ محنت) مشقت ڈالنی منظور نہیں

سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ

(اور) تم مجکو ان شاء اللہ (خوش معاملہ) بھلا آدمی پاؤ گے (موسیٰ نے) کہا (بس لو) یہ بات میرے اور آپکے درمیان (طے) ہو چکی

أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝

(مجکو اختیار ہے) دونوں مدتوں میں سے جونسی (مدت چاہوں) پوری کر دوں مجھ پر کسی طرح کا جبر نہیں اور (یہ) جو میرے اور آپکے درمیان میں قول

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ

پھر جب موسیٰ نے (اپنی) مدت (ملازمت) پوری کی اور اپنی بی بی کو لے کر روانہ ہوئے تو (کوہ) طور کی طرف سے اِن کو ایک آگ (سی) دکھائی دی

نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ

(موسیٰ نے) اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ تم لوگ (اسی جگہ) ٹھیرو مجکو (ایک) آگ (سی) دکھائی دی ہے اور میں وہاں جاتا ہوں شاید وہاں سے تمہارے پاس (رستے

أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن

یا (ہو سکے تو) آگ کی ایک چنگاری لیتا آؤں تاکہ تم لوگ تاپو ف پھر جب موسیٰ آگ پاس پہنچے تو (اس)

شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَن يَا مُوسَىٰ

مبارک جگہ میں میدان کے داہنے کنارے (ایک) درخت (تھا۔ اُس میں) سے اُن کو آواز آئی کہ موسےٰ!

إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا

(یہ تو) ہم اللہ ہیں سارے جہان کے پروردگار۔ اور (ساتھ ہی) یہ (بھی آواز آئی) کہ تم اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دو تو جب (موسیٰ نے) لاٹھی کو

جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَا مُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ

(زندہ) سانپ ہی تو پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے کو مُڑ کر بھی نہ دیکھا (ہم نے فرمایا) موسیٰ! آگے آؤ اور (کسی بات کا) خوف نہ کرو تم (ہر طرح سے)

الْآمِنِينَ ۝ اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ

امن میں ہو۔ اپنا ہاتھ اپنے گریبان کے اندر رکھو (اور پھر نکالو تو وہ) بغیر کسی روگ کے (بھلا چنگا) سفید نکلے گا

وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ ۖ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ

اور رفع خوف کے لیے اپنے بازو اپنی طرف سکیڑ لو ف۲ غرض (عصا اور ید بیضا) یہ دونوں معجزے عطیۂ ربانی ہیں (جو تمہاری معرفت)

ف۱ پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ایک کا حاشیہ دیکھو ۱۲ ف۲ سردی کا موسم تھا اور موسیٰ علیہ السلام پر خوف طاری کہ آدمی ڈر کے وقت بول بھی کانپ اٹھتا اور حرارت پیدا کرے کے لیے سمٹ اور سکڑ جاتا ہے بازو اپنی طرف سکیڑ لینے کا یہ مطلب ہے ۱۲

ع ۲

منزل ۵

لہ موسیٰ علیہ السلام کی مضبوطی تو اس سے پہچانی گئی کہ انھوں نے پانی کھینچ دیا اور امانت داری اُن کے برتاؤ سے معلوم ہوئی ۱۲

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف (بھیجے جاتے ہیں) کیونکہ وہ (بڑے) نافرمان لوگ ہیں (موسیٰ نے) عرض کی کہ اے میرے پروردگار میں نے

مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ وَاَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ

ان میں سے ایک آدمی (قبطی) کا خون کر دیا ہے تو مجھے اندیشہ ہے کہ (کہیں) مجھ کو اس کے عوض میں پکڑ کر مار (نہ) ڈالیں اور میرے (بڑے) بھائی ہارون

لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۡ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝

تو ان کو میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ میری تصدیق کریں (کیونکہ) مجھ کو اندیشہ ہے کہ (فرعون کے لوگ) مجھ کو جھٹلائیں (تو ان کو قائل معقول کرنے)

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ

فرمایا (اچھا) ہم تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنائیں گے اور تم دونوں کو ایسا غلبہ دیں گے کہ فرعون کے لوگ تم تک پہنچ بھی نہ سکیں گے

اِلَيْكُمَا ڔ بِاٰيٰتِنَآ ڔ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ

(تو بے تامل) ہمارے معجزے لے کر جاؤ کہ تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کرے (سب) غالب رہو گے تو جب

مُّوْسٰي بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا ھٰذَآ اِلَّا سِحْـرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِھٰذَا

موسیٰ ہمارے کھلے ہوئے معجزے لے کر ان کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ یہ (معجزے) تو ایک قسم کا جادو ہیں (اور یہ) ان کو ناحق (خدا کی طرف منسوب)

فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰي رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَاۗءَ بِالْهُدٰى

اپنے اگلے باپ دادوں میں ایسی باتیں سنیں نہیں اور موسیٰ نے کہا کہ جو شخص

مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

خدا کی طرف سے (دین) حق لے کر آیا ہے اور جس کے لئے آخرت کا انجام نیک ہونا ہے میرا پروردگار (اس کا حال) خوب جانتا ہے۔ بے شک ظالم نجات نہیں پائیں گے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ

اور فرعون نے کہا کہ اے اہل دربار! میں تمہارا اپنے سوا کسی کو خدا نہیں جانتا

فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَي الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ

(اور موسیٰ ایک خدا کا نشان دیتا ہے اور اپنے وزیر کی طرف خطاب کر کے کہا کہ) اے ہامان اچھا تو ہمارے لئے مٹی (کی اینٹوں) کو آگ لگا (یعنی پزاوہ پکوا)

مُوْسٰي ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ

موسیٰ کے خدا کو جھانکیں اور ہم تو اسے جھوٹا ہی سمجھتے ہیں اور فرعون اور اس کے لشکروں نے ناحق (ناروا)

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝ فَاَخَذْنٰهُ

ملک میں بہت سر اٹھایا اور انہوں نے ایسا سمجھا کہ وہ (مرنے کے بعد) ہماری طرف لوٹا کر نہیں لائے جائیں گے۔ تو ہم نے فرعون

وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور اس کے لشکروں کو دھر پکڑا اور ان کو سمندر میں پھینک مارا تو (اے پیغمبر) دیکھو (تو سہی) ظالموں کا کیسا (برا) انجام ہوا

منزل ۵

ــــ جس آدمی کو حضرت موسیٰ نے مار ڈالا تھا اس کا نام فاتون تھا ۱۲ ۔



وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ وَ

اور ہم نے اُن کو سردار (تو) کیا تھا (مگر ایسے بُرے سردار) کہ (جب تک دنیا میں رہے لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے رہے اور قیامت کے

اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝

ہم نے اِس دنیا میں اُن کے پیچھے پھٹکار لگا دی اور قیامت کے دن تو اُن کا بُرا حال ہونا ہی ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ

اور اگلی اُمتوں کے ہلاک کیے پیچھے ہم نے موسیٰ کو (ایسی عمدہ) کتاب (یعنی توراۃ) عنایت کی جس میں لوگوں کی آنکھیں کھلنے کی باتیں

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

اور (اُن کے لیے) ہدایت اور رحمت تھی (اور) اس غرض سے دی گئی تھی کہ لوگ نصیحت پکڑیں اور (اے پیغمبر) جس وقت ہم نے موسیٰ کو رسالت کے

الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

مغربی جانب (جہاں موسیٰ کو رسالت ملی تھی موجود) نہ تھے اور نہ تم (اِس واقعے کے) چشم دید دیکھنے والوں میں تھے

وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ

مگر بات یہ ہے کہ ہم نے بہت سی اُمتیں نکال کھڑی کیں اور اُن پر بہت سے قرن گزر گئے ف اور نہ تم

اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ وَمَا كُنْتَ

مدین کے لوگوں میں رہے کہ تم اُن کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے رہے اور یوں تم کو اُن کے حالات معلوم کرنے کا موقع ملا ہو

بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

بلایا تھا تم طور کے (کسی) طرف موجود تھے (کہ کہتے وہ واقعات چشم دید کیے ہوں) بلکہ (یہ) تمہارے پروردگار کی (ایک) مہربانی ہے تاکہ تم اُن لوگوں

مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ وَلَوْلَاۤ اَنْ

جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ف عجب نہیں (تمہارے ڈرانے سے) یہ لوگ نصیحت پکڑیں اور (تم کو) اُن کی طرف تمام حجت کے لیے

تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ

مبادا اُن کے اپنے ہی کرتوتوں کے بدلے میں اُن پر کوئی مصیبت نازل ہو تو (اُس وقت) کہنے لگیں اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے پاس

اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا

کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا (اگر پیغمبر بھیجتا) تو ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں ہوتے پھر جب

جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِيَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ

ہماری طرف سے (دینِ) حق اُن کے پاس پہنچا تو کہنے لگے کہ جیسے (معجزے) موسیٰ کو ملے تھے ایسے ہی اِس (پیغمبر) کو کیوں نہیں ملے

اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ۙ

کیا جو معجزے پہلے موسیٰ کو ملے تھے لوگ اُن کے منکر نہیں ہوئے کافروں کی کہن تو یہ ہے کہ (موسیٰ اور یہ پیغمبر) دونوں جادوگر ہیں ایک

کو عذاب خدا سے ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ۱۲ ف مددگار سے اُن کی مراد یہ تھی کہ دونوں کی تعلیم ملتی جلتی اور دونوں ایک ہی طرح کے ہیں تو

گویا ایک دوسرے کی تائید کر رہے ہیں ۱۲

وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۝ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى

اور (نیز کھلے خزانے) کہتے ہیں کہ ہم (ان دونوں میں سے) کسی کو بھی نہیں مانتے (اور نہ ان کی کتابوں کو) (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر (قرآن اور

مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو خدا کے ہاں سے کوئی (اور) کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے ہدایت میں بہتر ہو میں اس کی پیروی کرنے کو (موجود) ہوں

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى

کہ (حق کی نہیں بلکہ) صرف اپنی (نفسانی) خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون کہ خدا کی طرف سے تو اس کے پاس ہدایت ہی (نہ ہو)

مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ

بے شک اللہ خود سر لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (اور تورات اور قرآن دونوں کتابیں ہماری اتاری ہوئی ہیں) اور ہم برابر لوگوں پر (اپنے

الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ؕ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ

تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔ جن لوگوں کو قرآن سے پہلے ہم نے کتاب عنایت کی (اور وہ سمجھ دار اور حق پسند بھی ہیں)

هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ

وہ تو اس (قرآن) پر ایمان لے آتے ہیں ف اور جب ان کو قرآن سنایا جاتا ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم کو تو اس کا یقین آگیا کچھ شک

رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ

(اور یہ) ہمارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوا ہے) حقیقت میں ہم تو اس کے اترنے سے پہلے (بھی اس کو) مانتے تھے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان

مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

(کہ ادھر تورات پر ایمان لائے ادھر قرآن پر) اور (عمل ایسے ہیں کہ) نیکی سے بدی کا دفعیہ کرتے ہیں اور ہم نے جو ان کو دیا ہے اس میں سے

يُنْفِقُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا

خرچ کرتے ہیں اور جب (کسی سے) لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور (ایسے لوگوں سے) کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہم کو

وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؗ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؗ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ۝ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ

اور تمہارے عمل تم کو (ہم تو) تمہیں (دور ہی سے) سلام (کرتے ہیں) ہم جاہلوں کے لاگو نہیں (اے پیغمبر) اپنی خواہش کے مطابق تم جس کو چاہو

مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی راہ پر آنے والوں (کے حال) سے خوب واقف ہے

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

اور (اے پیغمبر بعض اہل مکہ تم سے) کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہارے ساتھ دین حق کی پیروی کریں تو ہم اپنی جگہ سے اچک لیے جائیں ف۲ (لیکن) کیا

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ

ان کو حرم (مکہ) میں جہاں (ہر طرح کا) امن و اطمینان ہے جگہ نہیں دی کہ ہر قسم کے پھل یہاں کھنچے چلے آتے ہیں (اور یہ) ہماری طرف سے ان کا رزق (ہے)

ع ۵ — منزل ۵

ف سمجھ دار اور حق پسند ہونے کی شرط جو ہم نے لگائی تو ہم نے چھٹے پارے کی سورہ نساء کی آیت لکن الراسخون فی العلم منہم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک سے لی ہے اور قرآن کا قاعدہ ہے کہ اس کے مطالب بار بار مختلف مقامات میں مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا اور اسی لیے یہ بات ٹھہرگئی ہے القرآن یفسر بعضہ بعضا (قرآن کا ایک مقام دوسرے مقام کی تفسیر ہے) ف۲ یعنی جو مسلمانوں کے مخالف ہیں وہ ہم کو پکڑ کر کسی طرف لے جائیں اور وہاں لے جا کر خدا جانے مار ڈالیں یا غلام بنا کر رکھیں یا کسی کے ہاتھ فروخت کر دیں ۱۲

ف۱ اہلِ عرب اسلام سے پہلے بھی خانۂ کعبہ کا بڑا ادب رکھتے تھے قبیلۂ قریش کے لوگوں کو خانۂ کعبہ کا مجاور سمجھ کر نہ کبھی کوئی اُن پر چڑھ کر آتا اور یہ لوگ ملک میں چلیں پھریں تو کوئی اُن کا مزاحم نہ ہوتا اور کوئی مجرم کعبے میں پناہ پکڑتا تو کوئی اُس کے حال سے متعرض نہ ہوتا یہ تو امن کے سبب ہوئے اور خود مکہ اور اُس کے آس پاس کی زمین پہاڑ اور ریگستان ہے اُس میں غلہ وغیرہ پیدا ہونے کی صلاحیت نہیں باایں ہمہ ضرورت کی جتنی چیزیں ہیں دوسرے ملکوں سے اگرچہ ہمہ وقت کعبے میں مل سکتی ہیں اسی کو فرمایا کہ ہر قسم کے پھل یہاں کھچے چلے آتے ہیں ۱۲

ف۲ اُمہا یعنے اُم القریٰ کا لفظی ترجمہ ہے دیہات کی ماں اور مراد ہے جو دیہات سے آبادی میں زیادہ ہوتا ہے گاؤں گاؤں پیغمبر نہیں آیا کرتے بلکہ خدا کسی بڑی بستی کو منتخب فرما لیتا ہے اور وہاں کے لوگوں کو وقت کا پیغمبر تعلیم کرتا ہے اور رفتہ رفتہ اُس کی تعلیم چھوٹی چھوٹی بستیوں میں رواج پا جاتی ہے جیسا کہ جزیرۂ عرب میں ہمارے پیغمبر صاحب کو مکہ میں مبعوث کیا اور پھر اسلام نہ صرف عرب بلکہ ساری دنیا میں پھیل گیا والحمد للہ علیٰ ذالک قصبے کو اُم القریٰ کہنا ایک طرح کا استعارہ ہے کیونکہ بالعموم قصبے ہی اور چھوٹی چھوٹی بستیاں اُس کے نیچے اکثر یوں ہی ہوتا ہے کہ جب قصبے میں گنجائش باقی نہیں رہتی تو لوگ چھوٹے چھوٹے گاؤں گرد و نواح میں بسا لیتے ہیں تو یہ گاؤں بچے ہوئے جو قصبے کی ماں سے پیدا ہوئے اسی طرح اُم الالسنہ وہ زبان کہلاتی ہے جس سے دوسری زبانیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسے عربی کہ اس سے اُردو فارسی وغیرہ بہت سی زبانیں نکلی ہیں اور فنِ طب میں کھانسی کو اُم الامراض کہتے ہیں کہ اس سے بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں ۱۲

ع ۶ ‏۱۰ ۹ منزل ۵

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا

اکثر (اس نعمت کی قدر) نہیں جانتے ف۱ اور ہم نے بہت سی بستیاں ہلاک کر ڈالیں جو اپنی (افراطِ) معاش (کی حالت) میں (کھا کھا کر) اترا گئی تھیں

فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ○

تو (اب) یہ اُن (ہی) لوگوں کے گھر ہیں جو اُن کے (ہلاک ہوئے) پیچھے آباد (ہی) نہیں ہوئے مگر شاذ و نادر اور آخر کار اُن کے مال و متاع کے ہم ہی

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو

اور (اے پیغمبر) جب تک تمہارا پروردگار کسی قصبے میں پیغمبر نہ بھیجے اور وہ اُن کو ہماری آیتیں پڑھ کر سُنائے اُس (کی شانِ انصاف) سے بعید

عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ○ وَمَا أُوتِيتُمْ

اور ہم بستیوں کو تب ہی ہلاک کرتے ہیں جب وہاں کے لوگ نافرمانی اختیار کر لیتے ہیں ف۲ اور (لوگو!) جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے

مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ

(وہ) دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں اور یہیں کی (زیب و) زینت اور جو (اجر و ثواب) اللہ اُن کے پاس ہے وہ کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَنْ

کیا تم لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے۔ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے (بہشت کا) پسندیدہ وعدہ کر رکھا ہے اور وہ (آخرت میں) اُس کو ملنے والی ہے کیا

مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○

جس کو ہم نے دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے پہنچائے پھر قیامت کے دن وہ اُن لوگوں میں ہو گا جو (جواب دہی کے لیے خدا کے روبرو) حاضر کیے جائیں گے ف۳

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ○

اور جس دن خدا کافروں کو بلا کر پوچھے گا کہ جن لوگوں کو تم ہمارا شریک سمجھتے تھے (وہ) ہمارے شریک کہاں ہیں؟ (چنانچہ وہ شریک بھی حاضر کیے جائیں گے)

قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ

تو یہ شرکا جو (در حقیقت) خدا کے مستوجب ٹھہریں گے ف۴ بول اٹھیں گے کہ اے ہمارے پروردگار (بے شک) یہی لوگ ہیں جن کو ہم نے بہکایا (تھا مگر) جس طرح ہم خود بہکے (تھے)

كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ○ وَقِيلَ ادْعُوا

ہم تیرے حضور میں (ان کی گمراہی کی جواب دہی) سے دست برداری کرتے ہیں یہ لوگ ہم کو نہیں پوجتے تھے ف۵ اور (پھر مشرکین سے) کہا جائے گا

شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ

کہ اپنے (اُن) شریکوں کو جنہیں تم خدا کا شریک سمجھتے تھے اپنی مدد کے لیے بلاؤ چنانچہ یہ لوگ اُن کو بلائیں گے تو وہ اُن کو جواب تک بھی نہ دیں گے اور (یہ) عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے

كَانُوا يَهْتَدُونَ ○ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ○

(دنیا میں) راہِ راست پر ہوتے (تو اس روزِ بد کو نہ دیکھتے) اور جس دن خدا کافروں کو بلا کر پوچھے گا کہ پیغمبروں نے تم کو سمجھایا تو اُن کو تم نے کیا جواب دیا

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ○ فَأَمَّا

تو اس دن اُن کو کوئی بات نہ سوجھ پڑے گی اور وہ آپس میں کچھ بھی نہ پوچھ سکیں گے تو

ف۳ مطلب یہ ہے کہ بہشت اُدھار سہی اور دنیاوی کامیابی نقد سہی درست لیکن وہ ابدی ہے اور یہ فانی تو یہ نقد اُس اُدھار کو نہیں پا سکتا ۱۲ ف۴ نزدہ خدا کے مستوجب ٹھہرنے کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے فرمایا ہے کہ ہم دوزخ کو گنہگاروں سے بھر کر رہیں گے وہ وعدہ اِن کے حق میں پورا ہوگا اور یہ عذاب کے مستوجب ٹھہر لیے جائیں گے ۱۲ ف۵ شرکا سے کہیں بت مراد ہیں کہیں فرشتے کہیں پیغمبر کہیں روسائے قوم کہیں شیاطین کیونکہ جس کو خیال کیا کہ وہ خدائی کا کوئی سا بھی اختیار رکھتا ہے اسی کو شریکِ خدا ٹھہرا لیا اسی طرح جس کی بات کو خدا کے فرمانے پر ترجیح دی اُس کو بھی ایک طرح

می

مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ۝

جس نے (دنیا میں) توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل (بھی) کئے تو اُمید ہے کہ (آخرت میں) ایسا شخص فلاح پانے والوں میں ہو

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ

اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار جیسے لوگ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اُن میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے انتخاب لوگوں کے اختیار میں نہیں

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ

یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ کی ذات اُس سے پاک اور (اُس کی شان) اُس سے بہت بلند ہے ف۱ اور (اے پیغمبر) جو (خیالات) یہ لوگ اپنے (دلوں میں) چھپاتے

وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ

اور وہی اللہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں دنیا اور آخرت (دونوں) میں اسی کی تعریف ہے

وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ

اور اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم لوگوں کو لوٹ کر جانا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر اللہ

الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ۗ اَفَلَا

روز قیامت تک ہمیشہ تم پر رات کئے رہے تو اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے جو تمہارے لئے (دن کا) نور لے آئے کیا

تَسْمَعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى

تم (ایسی معقول بات بھی) نہیں سنتے - (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ روز قیامت تک ہمیشہ تم پر دن کئے رہے

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۗ اَفَلَا

تو اللہ کے سوا کوئی اور خدا ہے جو تمہارے لئے رات کو لا موجود کرے کہ تم اس میں آرام پاؤ کیا

تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا

تم لوگ (خدا کی ایسی صریح نعمت کو بھی) نہیں دیکھتے - اور (اُسی نے) اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن کو بنایا ہے تاکہ تم رات میں آرام کرو

فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

اور تاکہ دن میں اُس کے فضل (یعنی اپنی روزی) کی جستجو میں لگے رہو اور تاکہ تم (اُس کا) شکر کرو - اور جس دن (خدا) مشرکوں کو بلا کر

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ

پوچھے گا کہ جن کو تم (ہمارا شریک) سمجھتے تھے (آج) وہ ہمارے شریک کہاں ہیں (چنانچہ وہ شریک حاضر کئے جائیں گے) اور ہر ایک

اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ

اُمت میں سے ہم ایک گواہ (یعنی پیغمبر) کو الگ کریں گے (اور وہ کافروں کے خلاف گواہی دیں گے) پھر ہم (اُمت کے لوگوں سے) کہیں گے کہ اپنی (برأت کی) دلیل پیش کرو تب وہ جان لیں گے کہ حق بات اللہ کی ہے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى

اور (دنیا میں) جیسی (جیسی جھوٹی) باتیں دل سے بنایا کرتے تھے (اُن سب) اُن کو بھول جائیں گی (شرک کردہ بھی ایک قسم کی ناشکری ہے) قارون موسیٰ کی قوم (یعنی بنی اسرائیل) میں سے تھا

ف۱ کفار مکہ پیغمبر صاحب پر ایک اعتراض یہ بھی کرتے تھے کہ مال اور عہدے کے اعتبار سے دوسرے لوگ رسالت کے ان سے زیادہ اہل ہیں اس کا جواب ہے کہ خدا نے یہ انتخاب اپنے ہاتھ میں رکھا ہے اور دنیاوی جاہ حشمت پر موقوف نہیں بلکہ دل کی پاکیزگی پر منحصر ہے اور اس معاملے میں دخل دینا ایک طرح کا شرک ہے ۱۲

منزل ۵

ع ۱۵

فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۖ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ

پھر وہ اُن پر ظلم کرنے لگا اور ہم نے اُس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ (کئی) زور آور مرد اُس کی کنجیاں بمشکل اٹھاتے

اُولِى الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝

ایک بار اُس کی قوم (کے لوگوں) نے اُس سے کہا کہ اترا مت (کیونکہ) اللہ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

اور (یہ) جو (ساز و سامان دنیا) تجھکو خدا نے دے رکھا ہے اُس میں (سے کچھ) آخرت کے گھر کا (بھی) فکر کر تا رہ اور دنیا سے جو تیرا حصّہ ہے اُس کو فراموش نہ کر ؂۱

وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِى الْاَرْضِ ۖ

اور جس طرح سے اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی (اَوروں کے ساتھ) احسان کر۔ اور ملک میں فساد کا خواہاں نہ ہو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِىْ ۖ

(کیونکہ) اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا (قارون) بولا یہ (مال اور دولت) تو مجھکو اپنی لیاقت سے حاصل ہوئی ہے ؂۲

اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ

کیا (قارون نے) یہ خیال نہ کیا کہ اس سے پہلے خدا (پچھلی) اُمتوں میں سے ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو

اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۖ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

(نوکروں چاکروں کی) اس سے کہیں زیادہ بل بوتا رکھتے تھے اور اُن کے پاس جمع (پونجی) بھی (اس سے) بہت زیادہ تھی اور گنہگاروں سے (سزا دیتے وقت) ؂۳

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ۖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

غرض (ایک دن) قارون اپنے تزک سے اپنی قوم (کے لوگوں) پر نکلا تو جو لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے (اُس کو دیکھ کر) لگے کہنے

يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَقَالَ

کہ جیسا کچھ (ساز و سامان) قارون کو ملا ہے اے کاش ہمارے پاس بھی ہوتا اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا صاحب نصیب ہے۔ اور

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ

جن لوگوں کو (خدا کے ہاں سے) علم کی دولت دی گئی تھی (ان لوگوں سے) بولے کہ تمہارا بُرا ہو جو شخص ایمان لایا اور اُس نے نیک عمل

وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۗ فَمَا

مگر صبر کرنے والوں کے سوا وہ (ثواب) ہر ایک کو نہیں ملا کرتا۔ پھر ہم نے قارون اور اُس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا اور

كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝

خدا کے سوا کوئی جماعت اُس کی مددگو (کھڑی) ہوئی اور نہ (آپ کسی تدبیر سے) اپنے تئیں بچا سکا

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ

اور جو لوگ کل (شام) اُس کی جگہ (رہنے) کی تمنا کرتے تھے وہ (آج) صبح کو لگے کہنے ارے غضب! یہ تو اللہ ہی

؂۱ دنیاوی حصے کے فراموش کرنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ دنیاوی ساز و سامان سب چھوڑ جانے کے لیے ہے اس سے صاحب مال کا حصہ وہی ہے جو اپنے ساتھ زادِ آخرۃ بنا کر لے جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ زادِ آخرۃ جمع کر تا رہ دوسرے معنے یہ ہو سکتے ہیں کہ خدا نے دیا تو برا زاہد بھی نہ بن کھا بھی اور کھلا بھی کسی کے مال میں اگر دوسرے کا حق ہے تو خود اُس کا حق کیونکر نہ ہو اُس کو بھی بقدرِ ضرورت متمتع ہونا چاہیے مگر قارون جیسے بخیل اور ممسک کے حق میں پہلے معنی زیادہ چسپاں ہیں ۱۲

؂۲ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ قارون دنیا میں مال و دولت کو اپنی لیاقت کی طرف منسوب کرتا تھا اور اسی سبب خدا کا احسان نہیں مانتا تھا اور جو اُس کو خدا کی شکر گزاری کے لیے سمجھاتا اُس سے کٹ حجتی کے ساتھ پیش آتا تو خدا نے فرمایا کہ خدا کے آگے یہ کٹ حجتیاں پیش نہیں چلتیں اور نہ مجرموں کو ایسی کٹ حجتی کرنے کا موقع دیا جاتا ہے

؂۳ یہی معنی ہیں اس کے کہ گنہگاروں سے اُن کے گناہوں کی بابت نہیں [illegible]

منزل ۵



يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ

اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور (جس کی روزی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے ف اگر خدا ہم پر (اپنا) کرم نہ کرتا

عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ تِلْكَ الدَّارُ

تو (قارون کی طرح) ہم کو بھی دھنسا دیتا ارے غضب! بات تو یہ ہے کہ ناشکروں کو کبھی فلاح نہیں (دنیا کی نعمتیں ہر کس و ناکس کو مل جاتی ہیں مگر)

الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ

آخرت کا گھر (جس کی نعمتوں) کو ہم نے اُن لوگوں کے لیے (خاص) کر رکھا ہے جو دنیا میں کسی طرح کی شیخی نہیں کرنی چاہتے اور نہ فساد (کرنے کے خواہاں ہیں)

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ

اور انجام (بخیر تو) پرہیزگاروں (ہی) کا ہے۔ جو شخص (قیامت کے دن) عمل نیک لے کر حاضر ہوگا اُس کو اُس سے بہتر (بدلہ ملے گا) اور

مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا

جو بُرے عمل لے کر حاضر ہوگا تو جن لوگوں نے بُرے عمل کئے ہیں اُن کو بس ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسا (دنیا میں) کرتے رہے ہیں

يَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ

(اے پیغمبر) وہ خدا جس نے (احکام) قرآن (کی تعمیل) کو تم پر فرض کیا ہے وہ ضرور تم کو (اصل) ٹھکانے سے لگائے گا ف

قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَمَا كُنْتَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے پروردگار کو خوب معلوم ہے کہ کون (اس کی طرف سے) دین حق لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں (پڑا) ہے اور

تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا

تم کو یہ توقع نہ تھی کہ (خدا کی طرف سے) تم پر کتاب نازل کی جائے گی مگر تمہارے پروردگار کی (تم پر) مہربانی (ہوئی کہ قرآن نازل فرمایا) تو تم (بے لاگ)

لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ

کافروں کی طرفداری نہ کرنا۔ اور ایسا نہ ہو کہ جب احکام الٰہی تم پر نازل ہو چکیں اُس کے بعد یہ لوگ تم کو اُن (کی تعمیل) سے روکیں (اور تم رک جاؤ)

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

اور اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلائے چلے جاؤ اور (خبردار) مشرکین میں ہرگز شامل نہ ہونا اور نہ (کبھی) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکار

اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(کیونکہ) اس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اُس کی ذات کے سوا سب چیزیں فنا ہونے والی ہیں اسی کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم (سب) لوٹ کر جاؤ گے

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَسِتُّوْنَ وَتِسْعٌ وَسَبْعُ رُكُوْعٍ

سورۂ عنکبوت مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے) | انہتر آیتیں ہیں اور سات رکوع

الٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ۝

الٓمّٓ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (زبان سے) اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور اُن کو آزمایا نہ جائے گا

ع ۱۱ — منزل ۵ — ع ۱۲

ف۱ مطلب یہ کہ روزی کی تنگی اور فراخی آدمی کے کرنے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا کے کرنے سے ہوتی ہے اور اگر آدمی اپنے اختیار اور اپنی تدبیر سے اپنی روزی بڑھا لیا کرتا جیسا کہ قارون کہا کرتا تھا تو آج کو وہ اپنی تدبیر سے زمین میں دھنسنے سے بھی بچ جاتا!

ف۲ لفظ "ارے غضب" ہمارے محاورۂ اردو کے مطابق ایسے محل پر بولا جاتا ہے کہ ایک آدمی کو دفعۃً اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور وہ بے اختیار اٹھتا ہے کہ ارے غضب میں کچھ اور ہی سمجھا تھا اور بات کچھ اور نکلی قارون کی ظاہری کامیابی ضرور لوگوں کو دھوکے میں ڈالتی ہوگی لیکن لوگوں نے جب اُس کا انجام دیکھا تو اُن کو اپنی غلطی پر افسوس ہوا

ف۳ مفسرین نے اس آیت کے معنی میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ پیشین گوئی فتح مکہ کی ہے کہ گو اب تم کو کافروں کے زور و ظلم سے مجبور ہو کر ہجرت کرنی پڑی لیکن ایک دن تم اس شہر کی



وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَ

اور ہم نے (تو) اُن لوگوں کو بھی جو ان سے پہلے (ہو چکے ہیں) آزمایا تھا (سو) خدا اُن کو ضرور معلوم کرے گا جو (اپنے ایمان میں) سچے ہیں

لَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ ○ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَن يَسْبِقُونَا

جھوٹوں کو بھی ضرور معلوم کرے گا کیا جو لوگ بُرے عمل کرتے ہیں یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں گے

سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ○ مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ

(ایسا سمجھتے ہیں تو) یہ لوگ کیا ہی بُری تجویزیں کرتے ہیں جس کو (آخرت میں) اللہ سے ملنے کی اُمید ہو تو (اُس کے لئے تیاری کرے کیونکہ) خدا کا

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ وَمَن جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ

اور وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے اور جو (خدا کے لئے) محنت اُٹھاتا ہے تو وہ اپنے ہی (بھلے کے) لئے محنت اُٹھاتا ہے (ورنہ)

اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ○ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ

خدا تو دنیا جہان کے سب لوگوں سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ہم ضرور

عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَوَصَّيْنَا

اُن کے گناہ اُن سے دور کر دیں گے اور (دنیا میں) جو وہ لوگ نیک عمل کرتے رہے ہیں ان کو ان کا بہتر سے بہتر بدلہ دیں گے اور ہم نے

الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ

انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا اور (یہ بھی سمجھا دیا کہ) اگر ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو کسی کو ہمارا شریک

بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○

کوئی منقول دلیل ہی نہیں تو (اس بات میں) اُن کا کہنا نہ ماننا (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو (کچھ بھی) تم (دنیا میں) کرتے تھے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ○ وَمِنَ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (قیامت میں) ہم ضرور اُن کو نیک بندوں میں (رہنے کی جگہ) داخل کریں گے اور

النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو (منہ سے تو) کہہ دیتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اُن کو راہِ خدا میں (کسی طرح کی) تکلیف پہنچ جاتی ہے تو لوگوں کی

كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِن جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ

عذاب خدا کی طرح (ایک ناقابلِ برداشت مصیبت) بنا دیتے ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی مدد آ پہنچے (اور مسلمانوں کی فتح ہو) تو یہی لوگ

أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ○ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ

بھلا جو کچھ دنیا جہان کے لوگوں کے دلوں میں ہے کیا خدا اُس سے بخوبی واقف نہیں اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اللہ اُن کو ضرور معلوم کر کے رہے گا

آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ○ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا

اور منافقوں کو بھی ضرور معلوم کر کے رہے گا اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں

الثلثة

منزل ۵

ف خدا ہر چیز کے متعلق دونوں طرح کا علم رکھتا ہے ہونے سے پہلے اور ہونے کے بعد یہاں اس دوسری قسم کا علم مراد ہے ۱۲ ف معلوم کرنے کا مطلب صفحہ گزشتہ کے حاشیے میں دیکھو ۱۲

لہ ہم اُردو محاورے میں لکھ چکے ہیں کہ ... مشہور معنی ... ہر دو معنی ... ۱۲

جانا ہے ... ۱۲

اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۖ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِينَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِنْ

کہ ہمارے (مذہبی) طریق پر چلو اور (قیامت کو) تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے ف حالانکہ یہ لوگ ذرا بھی تو ان کے گناہ اٹھانے والے نہیں

شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ

کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ مگر ہاں (قیامت کے دن) اپنے (گناہوں کے) بوجھ (بھی) اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی (یعنی اُن

وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا

اور جیسی جیسی افترا پردازیاں یہ لوگ کرتے رہے ہیں قیامت کے دن اُن سے ضرور اُن کی باز پرس ہونی ہے اور ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا

إِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۖ فَأَخَذَهُمُ

تو وہ پچاس برس کم ہزار برس اُن (لوگوں) میں رہے پھر (آخر کار) اُن (کی قوم) کو

الطُّوفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُونَ ۝ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَصْحٰبَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنٰهَا

طوفان نے آلیا اور وہ (بدستور) نافرمانیاں کر رہے تھے تو ہم نے نوح کو اور جو (نوح کے ساتھ) کشتی میں تھے اُن کو (عذاب طوفان سے) نجات دی اور ہم

اٰيَةً لِلْعٰلَمِينَ ۝ وَإِبْرٰهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوهُ ۖ

تمام جہان کے لیے عبرت بنا دیا۔ اور (اے پیغمبر) ابراہیم کے حالات اِن لوگوں سے بیان کرو) جب انھوں نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ خدا کی

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

اگر تم عقل رکھتے ہو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (مگر) تم تو خدا کے سوا بس بتوں کی پرستش کرتے ہو

اللّٰهِ أَوْثٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ

اور جھوٹی جھوٹی باتیں (دل سے) بناتے ہو خدا کے سوا جن (معبودوں) کی تم پرستش کرتے ہو

لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا

تمھیں روزی دینے کا تو (ذرا سا بھی) اختیار نہیں رکھتے تو روزی (بھی) خدا ہی سے مانگو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی (کی نعمتوں) کا

لَهٗ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَإِنْ تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ

(کیونکہ) تم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور اگر تم (مجھ کو) جھوٹا سمجھو تو تم سے پہلے بھی اُمتیں (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکی ہیں

وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ

اور رسول کے ذمے تو (حکم خدا کا) صاف طور پر پہنچا دینا ہے اور بس۔ کیا لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ

اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهٗ ۚ إِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ ۝ قُلْ سِيرُوا فِي

خدا کس طرح مخلوقات کو اوّل بار پیدا کر کے پھر اسی طرح کی مخلوقات بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ اللہ کے نزدیک ایک سہل سی بات ہے ف (اور ہم نے

الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ۚ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْاٰخِرَةَ ۚ

ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ خدا نے کس طرح پر اوّل بار (مخلوق کو) پیدا کیا پھر (اسی طرح وہی) سو لوگوں کو قیامت کے دن آخری اٹھان (بھی) اللہ

اُن

ف اس کہنے سے کافروں کا مدعا یہ تھا کہ ہم تو قوم کو دین کا سیدھا رستہ دکھاتے ہیں اس پر بھی اگر تم کو کسی طرح کا خدشہ ہو تو خدا کے ہاں چل کر ہم تمہاری طرف سے جوابدہی کریں گے اور کو خدانخواستہ کچھ سزا تجویز ہوئی اُس کو ہم بھگت لیں گے ۱۲

ف اسی طرح کی آیت سورہ نمل کے پانچویں رکوع میں بھی آئی ہے اُس کا حاشیہ دیکھو ۱۲



إن الله على كل شيء قدير ۝ يعذب من يشاء ويرحم من يشاء
بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے

وإليه تقلبون ۝ وما أنتم بمعجزين في الأرض ولا في السماء و
اور تم (سب) اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے - اور تم نہ تو زمین میں (خدا کو) عاجز کر سکتے ہو اور نہ آسمان میں (اڑ کر) اور

ما لكم من دون الله من ولي ولا نصير ۝ والذين كفروا بآيات
خدا کے سوا نہ تو کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار اور جو لوگ خدا کی آیتوں کو

الله ولقائه أولئك يئسوا من رحمتي وأولئك لهم عذاب
اور (قیامت کے دن) اُس کے حضور میں حاضر ہونے کو نہیں مانتے یہی لوگ ہماری رحمت سے ناامید ہو گئے ہیں اور یہی ہیں جن کو (آخرت میں) عذاب

أليم ۝ فما كان جواب قومه إلا أن قالوا اقتلوه أو حرقوه
دردناک (ہونا) ہے۔ تو ابراہیم کی قوم کے لوگ (اُن کی باتوں کا) اس کے سوا (اور کوئی) جواب نہ دے سکے کہ (آپس میں) کہنے لگے کہ اسے مار ڈالو یا آگ میں جلا دو

فأنجاه الله من النار إن في ذلك لآيات لقوم يؤمنون ۝
چنانچہ (اُن کو آگ میں پھینک دیا مگر) خدا نے اُن کو آگ سے نجات دی بے شک اس (واقعے) میں (بھی) اُن لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں قدرت

وقال إنما اتخذتم من دون الله أوثانا مودة بينكم في الحياة
اور (ابراہیم نے) اپنی قوم سے یہ بھی کہا (تھا) کہ تم جو خدا کے سوا بتوں کو لے بیٹھے ہو (تو) صرف زندگی دنیا میں باہم دوستی کے لئے (مانتے ہو)

الدنيا ثم يوم القيامة يكفر بعضكم ببعض ويلعن بعضكم
پھر قیامت کے دن (تمہارا یہ حال ہو گا کہ) تم میں سے ایک کو ایک کفر کرے گا اور ایک کو ایک لعنت کرے گا

بعضا ومأواكم النار وما لكم من ناصرين ۝ فآمن له لوط
اور دوزخ تم سب کا (آخری) ٹھکانا ہو گا اور (ان بتوں میں سے) کوئی بھی تمہارا مددگار نہیں ہوگا۔ اس پر (صرف) لوط (ابراہیم) پر ایمان لائے

وقال إني مهاجر إلى ربي إنه هو العزيز الحكيم ۝ ووهبنا له
اور (ابراہیم نے) کہا کہ میں تو دیس چھوڑ کر اپنے پروردگار کی طرف (جہاں کہیں اس کو منظور ہو) نکل جاؤں گا بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

إسحاق ويعقوب وجعلنا في ذريته النبوة والكتاب وآتيناه أجره
(بیٹا) اسحٰق اور (پوتا) یعقوب عنایت فرمایا اور اُن کی نسل میں پیغمبری اور (نزولِ) کتاب (جاری) رکھا اور ہم نے اُن کو دنیا میں (بھی) اُن کا اجر

في الدنيا وإنه في الآخرة لمن الصالحين ۝ ولوطا إذ قال
اور آخرت میں (بھی) وہ بلا شبہ (بہت) نیک بندوں میں ہوں گے اور لوط (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم

لقومه إنكم لتأتون الفاحشة ما سبقكم بها من أحد من
کہ تم (عجب) بے حیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہان کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کیا

ع ۲ / ۹ / ۱۴

منزل ۵

ف۱ مطلب یہ ہے کہ تم نے اپنے بڑوں کو غلط طریقے پر پایا اور اُن کی محبت کی وجہ سے اُن کی پیروی کی اور یوں بھی ہوتا ہے کہ آدمی ایک غلط طریقے پر ہوتا ہے اور باوجودیکہ اُس کو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے پھر بھی رشتے ناطے کے لحاظ سے وہ لازم غلط طریقے پر جما رہتا ہے ۱۲

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ

کیا تم (عورتوں کو چھوڑ کر) لڑکوں پر گرتے اور (مسافروں کی) راہ مارتے ف اور

فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

اپنی مجلسوں میں ناشایستہ حرکتیں کے مرتکب ہوتے ہو تو لوط کی قوم کے پاس اس کے سوا کچھ جواب ہی نہ تھا کہ کہنے لگے کہ

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى

اگر تو سچا ہے تو ہم پر عذاب خدا لا نازل کر (اس پر) لوط نے خدا سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار

الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى

(ان) مفسد لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر۔ اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس (بڑھاپے میں بیٹے کے پیدا ہونے کی) خوشخبری کر آئے

قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۝

تو انھوں نے (ابراہیم سے) کہا کہ ہم (عنقریب لوط کی) اس بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں (کیونکہ) اس بستی کے لوگ (بڑے ہی) شریر ہیں

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڭ لَنُنَجِّيَنَّهٗ

(اس پر) ابراہیم نے کہا کہ اس (بستی) میں تو لوط (بھی) ہیں وہ کہنے لگے کہ جو لوگ اس (بستی) میں ہیں ہم سب کا حال اچھی طرح جانتے ہیں ہم لوط کو

وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ وَلَمَّآ اَنْ جَاۗءَتْ

اور اُن کے (سب) گھر والوں کو (بستی سے نکال لے جا کر) ہم ضرور بچا لیں گے مگر ایک لوط کی بی بی کو وہ (البتہ) پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور جب

رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ

ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو (لوط) اُن (کے آنے) سے ناخوش (اور) تنگ دل ہوئے اور (اپنے) دل میں بہت پیچھے اور فرشتوں نے کہا خوف نہ کیجئے اور نہ رنج کیجئے

اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

ہم (عذاب سے) آپ کو اور آپ کے اہل (و عیال) کو بچا لیں گے مگر آپ کی بی بی کہ وہ تو پیچھے رہنے والوں میں ہوگی

عَلٰٓي اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

اس بستی کے لوگ جیسی بدکاریاں کرتے رہے ہیں اس کی سزا میں ہم ان پر ایک آسمانی آفت نازل کرنے والے ہیں (چنانچہ فرشتوں نے

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَاِلٰى مَدْيَنَ

اور ہم نے اُن لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں اُس (اُلٹی ہوئی) بستی کو (ایک) صریح عبرت بنا چھوڑا اور (ہم نے) مدین (کے رہنے والوں) کی

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ

اُن کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا) تو انھوں نے (اُن سے جا کر) کہا کہ بھائیو! خدا کی عبادت کرو اور روزِ آخرت کا خطر (ملحوظ) رکھو

الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ فَكَذَّبُوْهُ

اور ملک میں فساد پھیلاتے نہ پھرو تو انھوں نے شعیب کو جھٹلایا

ع ۳ / ۱۵

ف بعض مفسرین نے تقطعون کے یہ معنی بھی بیان کیے ہیں کہ توالد و تناسل کی راہ مارتے ہو اور اس صورت میں تاتون الرجال اور تقطعون السبیل منزلہ کا جرم ایک ہی ٹھیرا اور جو معنے رہزنی کے ہم نے اختیار کیے ہیں وہ جرم جداگانہ ہے اور تفسیروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ بے حیائی کے علاوہ راہ مار کرتے تھے ۱۲

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝

پس بھونچال نے ان کو آ لیا اور اپنے گھروں میں بیٹھے (کے بیٹھے) رہ گئے ف۱

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَیَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَیَّنَ

اور (ہم نے قوم) عاد اور ثمود کو (بھی ہلاک کیا) اور (اے اہل مکہ) ملک شام کو آتے جاتے تم کو ان کے (اجڑے ہوئے) گھر (بھی) دکھائی دیتے ہیں ف۲

لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ

شیطان نے انھیں ان کے عملوں کو اچھا کر دکھایا تھا اور (اسی تدبیر سے) ان کو راہ (راست کے اختیار کرنے) سے روک دیا تھا اور (وہ تو سامنے

كَانُوْا مُسْتَبْصِرِیْنَ ۝ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

(ورنہ یوں تو) وہ (بڑی) سوجھ بوجھ کے لوگ تھے اور (ہم نے) قارون اور فرعون اور (فرعون کے وزیر) ہامان کو بھی (ہلاک کیا)

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِالْبَیِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ

اور (رہا وجودیکہ) موسیٰ ان کے پاس کھلے کھلے معجزے (بھی) لے کر آئے تاہم وہ ملک میں اکڑتے (اکڑے) پھرے

وَمَا كَانُوْا سٰبِقِیْنَ ۝ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

اور (کہیں ہم سے) بھاگ کر نہ جا سکے تو ہم نے سب کو ان کے گناہ (کی سزا) میں دھر پکڑا چنانچہ ان میں سے بعض تو

مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ

وہ تھے جن پر ہم نے پتھراؤ برسایا (جیسے قوم عاد) اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو بڑے زور کی آواز نے آ دبایا (جیسے ثمود)

وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ

اور ان میں سے بعض وہ تھے جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا (جیسے قارون) اور بعض ان میں سے وہ تھے جن کو ڈبو دیا (جیسے فرعون)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝

اور خدا تو ان پر کیوں ظلم کرنے لگا تھا مگر وہی لوگ خدا کی نافرمانی کر کے آپ اپنے اوپر ظلم کیا کرتے تھے

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ

جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے (دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں ان کی مثال

الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ

مکڑی کی سی ہے کہ اس نے (بھی اپنے زعم میں) ایک گھر بنایا اور کچھ شک نہیں کہ گھروں میں سب سے بودا

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ

مکڑی کا گھر ہے کاش یہ لوگ (اتنی بات) سمجھتے جن (جن) چیزوں کو خدا کے سوا (یہ لوگ) پکارتے ہیں کچھ شک نہیں

مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وَتِلْكَ

کہ خدا ان (سب کی حقیقت) سے واقف ہے اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے اور ہم یہ

وقف لازم

منزل ۵

ف۱ ایسی عبارت قرآن میں کئی جگہ آئی ہے بیٹھے کے بیٹھے رہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ عذاب نے اتنی مہلت بھی نہ دی کہ کہیں کو نکل بھاگتے یا جگہ سے ہل جاتے جو جس حال میں تھا وہیں مر کر رہ گیا ۱۲

ف۲ یہ لوگ تجارت پیشہ تھے اور تجارت کے لیے ملک شام میں ان کا آنا جانا لگا رہتا تھا ۱۲

الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ خَلَقَ

(چند) مثالیں لوگوں کے سمجھانے کے لیے بیان فرماتے ہیں اور سمجھ دار ہی ان کو سمجھتے ہیں

اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

خدا نے آسمانوں اور زمین کو (کسی غرض و) مصلحت سے پیدا کیا ہے ایمان لانے والوں کے لیے تو اس میں (قدرت خدا کی بڑی) نشانی (موجود) ہے

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ

(اے پیغمبر) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھتے رہو

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ

کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی (کے کاموں) اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی ہے اور یاد خدا البتہ بڑی (چیز) ہے اور

يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ

جو کچھ (بھی) تم لوگ کرتے ہو اللہ جانتا ہے اور (مسلمانو) اہل کتاب کے ساتھ جھگڑا نہ کیا کرو مگر ایسی طرح پر کہ وہ

اَحْسَنُ ۤ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا

نہایت ہی عمدہ (اور شائستہ) ہو ہاں جو لوگ ان میں سے زیادتی کریں (تو ان کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کا مضائقہ نہیں) اور (ان لوگوں سے) کہو کہ جو (کتاب)

وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

اور (جو کتابیں) تم پر نازل ہوئیں ہم تو سبھی کو مانتے ہیں اور ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ

اور (اے پیغمبر) جس طرح ہم نے (اگلے پیغمبروں پر کتابیں اتاری تھیں) اسی طرح ہم نے تم پر (یہ) کتاب اتاری تو جن کو ہم نے (تم سے پہلے) کتاب دی تھی

بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ

(اس قرآن) پر ایمان لاتے ہیں اور ان (مشرکین عرب) میں سے بھی بعض (ایسے سمجھ دار ہیں کہ وہ بھی سچ سمجھ کر) اس پر ایمان لاتے ہیں اور (جو بڑے) ہٹ

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا

اور (اے پیغمبر) قرآن سے پہلے نہ تو تم کوئی کتاب ہی پڑھتے (پڑھاتے) تھے اور نہ تم کو اپنے ہاتھ سے لکھنا ہی آتا تھا کہ ایسا ہوتا

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

تو یہ بے دین خواہی نخواہی شبہہ کرتے ف بلکہ جن لوگوں کو عقل دی گئی ہے ان کے سینے میں تو یہ (قرآن ایسی) کھلی کھلی آیتیں ہیں (کہ کوئی منصف

الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ

اور جو بے انصاف ہیں وہی ہماری آیتوں کو نہیں مانتے۔ اور (بعض لوگ تمہاری نسبت) کہتے ہیں کہ اس (شخص) پر

اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

اس کے پروردگار (کی طرف) سے معجزے کیوں نہیں اترے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ معجزے تو خدا ہی کے پاس (یعنی اسی کے اختیار میں) ہیں اور میں تو

ع ۱۴ ۱۶

منزل ۵

ف۱ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب پڑھے لکھے تو ہے نہیں اس میں بھی بدلنے کی مصلحت تھی کہ اگر پیغمبر صاحب پڑھے لکھے ہوتے تو منکر شبہہ کرتے کہ یہ باتیں جو بعض سمجھا ہوا اس کی دیکھی بھالی ہوئی ہیں اگلی کتابوں میں سے چن چنا کر ایک قرآن بنا لیا مگر پیغمبر صاحب کے اُمّی ہونے کی وجہ سے یہ شبہہ تو ہو ہی نہیں سکتا تھا اس پر بھی جو انکار کریں ان کی نری ہٹ دھرمی ہے ۱۲

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً

(ای پیغمبر) کیا ان لوگوں کے لیے (یہ معجزہ) کافی نہیں کہ ہم نے تم پر قرآن اتارا جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے جو

وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ

لوگ ایمان لانے والے ہیں اُن کے لیے تو اس میں (خدا کی بڑی) مہربانی اور (مہربانی کے علاوہ) نصیحت ہے (ای پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرے اور تمہارے

يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا

(کہ) وہ آسمانوں اور زمین کی (سب) چیزوں کو جانتا ہے اور جو لوگ جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے اور اللہ سے پھرے ہوئے ہیں

بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۞ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ

یہی تو (قیامت کے دن) ٹوٹے میں رہیں گے - اور (ای پیغمبر یہ لوگ) تم سے عذاب (آخرت) کے لیے جلدی مچا رہے ہیں ف۱ اور اگر

اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر (کبھی کا) عذاب آچکا ہوتا اور وہ (ایک نہ ایک دن) دفعتہً ان پر آکر رہے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۞ يَوْمَ

(ای پیغمبر یہ لوگ) تم سے عذاب (آخرت) کے لیے جلدی مچا رہے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ دوزخ کافروں کا احاطہ کیے ہوئے ہے (کوئی اس سے نہیں بچ سکتا) جب کہ

يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا

عذاب ان کے (سر کے) اوپر سے اور ان کے پیروں کے تلے سے ان کو ڈھانکے ہوگا اور (خدا ان سے) فرمائے گا کہ

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِىْ وَاسِعَةٌ

جیسے جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو (اب اُن کا مزہ) چکھو - ہمارے بندو! جو ایمان لائے ہو ہماری زمین فراخ ہے

فَاِيَّاىَ فَاعْبُدُوْنِ ۞ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ

تو وہاں رہ کر تم سے نہ بن پڑے) ہماری ہی عبادت کرو - ہر جاندار (ایک نہ ایک دن) موت (کا مزہ) چکھنے والا ہے پھر (تم سب لوگ) ہماری طرف لوٹائے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا

اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کو ہم بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۞ الَّذِيْنَ

جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (نیک) عمل کرنے والے - جنھوں نے

صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۞ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ

(دنیا میں) صبر کیا اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اُن کا (بھی) کیا ہی اچھا اجر ہے - اور کتنے جانور ہیں جو اپنی روزی (اپنے اوپر) لادے

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۞ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ

اللہ ہی اُن کو روزی پہنچاتا ہے اور تم لوگوں کو (بھی) اور وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا ہے ف۲ اور (ای پیغمبر) اگر ان لوگوں سے پوچھو

ع ۷ — منزل ۵

ف۱ مشرکین عرب قیامت کے تو قائل تھے نہیں جس عذاب سے پیغمبر صاحب اُن کو ڈراتے تھے اس لیے وہ پیغمبر صاحب سے کہا کرتے تھے کہ تم سچے ہو تو قیامت لا موجود کرو اور ہم عذاب کو اپنی آنکھوں دیکھیں ۱۲

ف۲ ابتدائے اسلام میں عرب کے مسلمانوں کا حال یہ تھا کہ ابھی اسلام اچھی طرح پھیلا نہ تھا اور یہ لوگ جا بجا کفار کے نرغے میں تھے اور وہ ان کو خدائے واحد کی عبادت کرنے سے مانع آتے تھے چنانچہ پیغمبر صاحب اور بعض مسلمان تو ہجرت کر کے مدینے میں جا رہے اور بعض مسلمان تعلقات معاش کی وجہ سے ہنوز کفار کے نرغے میں تھے ان کو خدا نے یہ حکم دیا کہ معاش ہی کیا طمع کرتے ہو خدا متکفل رزق ہے کفار کے نرغے میں سے نکل جاؤ طلب خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست ۱۲



السموٰت والارض وسخر الشمس والقمر ليقولن الله فانى يؤفكون ۝

آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور چاند اور سورج کو (اپنے) بس میں کر رکھا ہے تو ضرور (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ نے پھر یہ کہاں بہکے چلے جاتے ہیں

الله يبسط الرزق لمن يشاء من عباده ويقدر له ان الله بكل

اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے بے شک اللہ ہی

شيء عليم ۝ ولئن سالتهم من نزل من السماء ماء فاحيا به

ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم ان (لوگوں) سے پوچھو کہ کون آسمان سے پانی برساتا پھر اس پانی کے ذریعے سے

الارض من بعد موتها ليقولن الله قل الحمد لله بل اكثرهم

زمین کو اس کے مرے (یعنی سوکھ جانے) پیچھے جلا اٹھاتا ہے تو ضرور (یہی) جواب دیں گے کہ اللہ (اے پیغمبر تم) کہو الحمد للہ ف۲ لیکن ان میں سے اکثر

لا يعقلون ۝ وما هذه الحيوة الدنيا الا لهو ولعب وان

عقل سے کام نہیں لیتے اور یہ دنیا کی زندگی تو بس (جی کا) بہلاوا اور کھیل ہے اور

الدار الاخرة لهي الحيوان لو كانوا يعلمون ۝ فاذا ركبوا في

دار آخرۃ (کی زندگی) وہی (اصل) زندگی ہے (اے کاش یہ لوگ (اتنی بات) سمجھتے پھر جب (لوگ)

الفلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجىهم الى البر

کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بڑے خلوص سے خدا کی بندگی کا اظہار کر کے اسی کو پکارتے ہیں پھر جب (خدا) ان کو دریا سے نجات دے کر

اذا هم يشركون ۝ ليكفروا بما اتينهم وليتمتعوا فسوف يعلمون ۝

شرک کرنے لگتے ہیں تاکہ جو نعمتیں ہم نے ان کو عطا فرمائی ہیں ان کی ناشکری کریں اور تاکہ (چند روز دنیا میں اور) رس بس لیں (خیر) آگے چل کر

اولم يروا انا جعلنا حرما امنا ويتخطف الناس من حولهم

کیا کفار مکہ نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے حرم (مکہ) کو امن کی جگہ بنا رکھا ہے اور لوگ (ہیں کہ) ان کے آس پاس سے پکڑے چلے جاتے ہیں

افبالباطل يؤمنون وبنعمة الله يكفرون ۝ ومن اظلم ممن

تو کیا یہ لوگ جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں ف۳ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون؟

افترى على الله كذبا او كذب بالحق لما جاءه اليس في جهنم

جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اس کو پہنچے وہ اس کو جھٹلائے کیا (ایسے) منکروں کا (آخری) ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟

مثوى للكفرين ۝ والذين جاهدوا فينا لنهدينهم سبلنا

اور جن لوگوں نے ہمارے (دین کے) کام میں کوششیں کیں ہم (بھی) ان کو ضرور اپنے رستے دکھائیں گے ف۴

وان الله لمع المحسنين ۝

اور کچھ شک نہیں کہ اللہ ان (لوگوں) کا ساتھی ہے جو (خلوص دل سے) نیک عمل کرتے ہیں

ف۱ بعض جگہ سورج اور چاند کو بھی فرمایا ہے کہ ہم نے آدمیوں کا مطیع فرمان کر رکھا ہے اس اعتبار سے کہ آدمی کے بہتیرے دنیاوی کام سورج اور چاند پر موقوف ہیں جیسے روشنی، موسم کا بدلنا، کھیتی اور پھلوں کا پکنا، معاملات کا حساب کتاب وغیرہ اس جگہ بھی یہی مراد ہو تو عجب نہیں ۱۲

ف۲ یعنی شکر ہے کہ تمہارا نور فطرہ بجھ نہیں گیا ہاں ماند پڑ گیا ہے اور اس کو اکسایا جائے تو بھڑکنے کو موجود ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ عقل کو کام میں نہیں لاتے اور اس نور کو منور نہیں اکساتے ۱۲

ف۳ جب سے خانہ کعبہ بنا ہے اس کا ادب ہمیشہ ہوا کیا ہے اسلام سے پہلے بھی لوگ بے روک ٹوک کعبے کی زیارت کو آتے اور باوجودیکہ تمام جزیرۂ عرب میں بدعملی مار کٹائی لوٹ کھسوٹ ہوا کرتی تھی خانہ کعبہ کی وجہ سے کوئی شخص شہر مکہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا اور مکے کے باہر لوگوں کو اپنے گھر میں بھی امن نہ تھا جس کو چاہو تیغ پا کر پکڑ لے گئے غلام بنا کر رکھا یا بیچ ڈالا ۱۲

ف۴ اپنے رستے سے مراد ہیں اپنی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے طریقے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو اعمال نیک کی توفیق دیں گے ۱۲

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ روم مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم (اور) مہربان (ہے) | ساٹھ آیتیں ہیں اور چھ رکوع

الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ

الٓمٓ۔ قریب کے ملک (یعنی فارس) میں رومی (جو نصاریٰ ہیں۔ اہلِ فارس سے جو آتش پرست ہیں) مغلوب ہو گئے ہیں لیکن یہ لوگ مغلوب ہونے کے پیچھے

سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ

عنقریب چند سال میں (پھر اہلِ فارس پر) غالب آ جائیں گے (اس سے) پہلے بھی (فتح و شکست کا) اختیار اللہ ہی کو تھا اور (اس واقعے کے) بعد بھی

وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ

اور اس دن (جب کہ رومی غالب ہوں گے) مسلمان اللہ کی مدد سے خوش ہو جائیں گے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہ

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

زبردست (اور) رحم والا ہے (یہ) اللہ کا وعدہ (ہے) اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ

نہیں سمجھتے ف (یہ لوگ بس) زندگی دنیا کے ظاہر (حال) کو سمجھتے ہیں اور آخرت سے تو یہ لوگ

هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

بالکل ہی بے خبر ہیں کیا ان لوگوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ

زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان دونوں کے درمیان میں ہیں کسی مصلحت ہی سے اور (ایک) وقتِ مقرر کے لیے پیدا کیا ہے اور بہتیرے آدمی (تو)

النَّاسِ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اپنے پروردگار سے ملنے کو (سرے سے) مانتے ہی نہیں کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے)

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ

تو دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیسا (برا) انجام ہوا وہ لوگ ان سے قوت میں بھی کہیں بڑھ کر تھے

قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ

اور انھوں نے زمینیں بھی جوتیں اور زمین کو جس قدر ان لوگوں نے آباد کیا ہے اس سے بہت زیادہ ان لوگوں نے آباد کیا تھا اور ان پاس (بھی)

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ان کے پیغمبر معجزے لے کر آئے تھے (مگر انھوں نے نہ مانا اور اپنے کیے کی سزا پائی) تو خدا (تو ایسا بے انصاف) نہ تھا کہ ان پر ظلم کرے مگر وہ لوگ

يَظْلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا

ظلم کیا کرتے تھے۔ پھر جن لوگوں نے برا کیا ان کا انجام بھی برا ہی ہوا کیونکہ انھوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا

ف پیغمبر صاحب کے وقت میں مملکتِ روم نصاریٰ کے قبضے میں تھی اور فارس پر آتش پرست مسلط تھے دونوں میں لڑائی ہوئی اگرچہ یہ لڑائی عراقِ عجم پر ہوئی تھی جو عرب سے خارج اور اس کی سرحد پر واقع ہے اور عرب کو اس جنگ سے کچھ تعلق نہ تھا مگر تاہم مسلمان چاہتے تھے کہ رومیوں کا غلبہ ہو کیونکہ وہ اہلِ کتاب ہیں اور مشرکین عرب اہلِ فارس کی خیر مناتے تھے کیونکہ وہ بھی ایک طرح کے بت پرست تھے اتفاق سے اہلِ فارس کی فتح ہوئی تو مشرکین بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں پر لگے آوازے کسنے۔ ان آیتوں میں خدا نے پہلے سے بتا دیا کہ اس وقت رومی مغلوب ہو گئے ہیں مگر چند ۵ سال بعد اہلِ فارس پر فتح پائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ واقعہ تاریخی پیشین گوئی کا بڑا زبردست معجزہ ہے دو زبردست سلطنتوں کے بارے میں برسوں پہلے ایک قطعی فیصلہ وثوق کے ساتھ کر دینا کسی بشر کا کام نہیں اور پیغمبر صاحب کو تو ان دونوں سلطنتوں کی فوجی قوت اور انتظام کے جانچنے کا کبھی موقع ہی نہیں ملا اور بالفرض پیغمبر صاحب کی کوئی ذاتی رائے اس باب میں رہی بھی ہو تو اس کو وحیِ آسمانی قرار دے کر مشتہر کرنا رسالت کی بڑی مستحکم دلیل ہے اور یہ جو آیت کے آخر میں فرمایا کہ اکثر لوگ نہیں سمجھتے اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا عالمِ اسباب ہے اسباب ظاہری دیکھ کر اکثر لوگ سببِ اصلی یعنی خدا سے غافل ہو جاتے ہیں حالانکہ ہر ایک چھوٹے بڑے واقعے کا اصلی سبب خدا کا ارادہ ہوتا ہے لوگ غلط فہمی سے اس کو دوسرے اسباب کی طرف منسوب کرتے اور انھی پر بھروسا کر بیٹھتے ہیں ۱۲

منزل ۵

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

اُن کی ہنسی اڑاتے رہے ۔ اللہ ہی خلقت کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

پھر تم سب لوگ اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار ناامید ہو جائیں گے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ

اور جن کو یہ لوگ شریک خدا بناتے ہیں ان کے ان شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن مومن اور کافر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے ۔ تو جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ باغ بہشت میں خوش حال ہوں گے ۔ اور جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝

اور ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں ڈالے جائیں گے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ

تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو اللہ کی تسبیح کرو ۔ اور آسمانوں اور

الْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

زمین میں اسی کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو اس کی تسبیح و تقدیس کرو ۔ وہی زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ

مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ

اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ

اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کر جا بجا پھیل رہے ہو ۔ اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے کہ

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ

اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف مائل ہو کر آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی ۔ جو لوگ

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

غور کرتے ہیں ان کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں ۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا ۔ اہل علم کے لئے ان باتوں میں بہت سی نشانیاں ہیں

لِلْعٰلَمِيْنَ ○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ

اور تمہارا رات (کا سونا) اور دن کا سونا اور اس کے فضل (یعنی اپنی معاش) کے لیے تمہارا تگ و دو کرنا

مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

(یہ بھی) اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں ہے جو لوگ (گوش دل سے) سنتے ہیں ان کے لیے ان (باتوں) میں (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں

يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ

کہ وہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلیاں دکھاتا ہے ف اور آسمان سے پانی برساتا اور اس (پانی) کے ذریعے سے زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ

اس کے مرنے (یعنی پڑتی پڑے) پیچھے جلا اٹھاتا ہے جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے ان (باتوں) میں (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں

اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ

کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں (اور تم ایک وقت خاص تک زندگی کرکے زمین میں گاڑے جاتے ہو) پھر (قیامت کے دن) جب تم کو ایک

الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ○ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

زمین میں سے بلائے گا تو بس (آواز کے سنتے ہی) تم (سب) نکل پڑو گے۔ اور جو فرشتے آسمانوں (میں ہیں) اور (جو لوگ) زمین میں (ہیں)

كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ

(اور) سب اسی کے (حکم کے) تابع ہیں۔ اور وہی (قادر مطلق) ہے جو مخلوقات کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر (اسی طرح قیامت کے دن) ان کو دوبارہ

اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

اس کے لیے بہت ہی آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اسی کی شان (سب سے) بالاتر ہے اور وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ

زبردست (اور) حکمت والا ہے وہ تمہارے (سمجھنے کے) لیے تم ہی میں کی ایک مثال بیان فرماتا ہے

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ

کہ جن (غلاموں) کے تم مالک ہو ان میں سے اس (روزی) میں جو ہم نے تم کو دے رکھی ہے کوئی (بھی) تمہارے شریک ہیں کہ تم (اور وہ)

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

(اور) تم ان کی (ایسی ہی) پروا کرتے ہو جیسی کہ اپنی پروا کرتے ہو ف۲ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے ہم (اپنی) آیتوں کو اسی طرح کھول

يَّعْقِلُوْنَ ○ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ

مگر جو لوگ (شریک خدا بنا کر) ظلم کرتے ہیں وہ تو بے جانے بوجھے اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتے ہیں تو جس کو

يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ فَاَقِمْ وَجْهَكَ

خدا گمراہ کرے اس کو کون راہ راست پر لا سکتا ہے اور (خدا کے مقابلے میں) ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ تو (اے پیغمبر) تم ایک (طرف کے ہو کر)

الربع

ف بجلی ڈرنے کی چیز بھی ہے کیونکہ جہاں گرتی ہے اس کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے اور امید کی چیز بھی ہے کیونکہ جوں کوندے کی باران رحمت برسے گا ۱۲ ف۲ مطلب ہے کہ جب تم لوگ اپنے غلاموں کو اپنی برابری میں نہیں لیتے حالانکہ وہ تمہارے اتنی ہی بات کے کنوڈے ہیں کہ تم نے انکو مول لیا ہے اس پر بھی نہ تم اپنی جیسی ان کو جورو دیتے نہ اپنی جیسی ان کی عزت کرتے ہو غرض کسی طرح بھی تم ان کو اپنی برابری کے درجے میں نہیں لیتے تو خدا اپنی مخلوقات کو اپنا شریک کیوں پسند کرنے لگا جو اس کے مقابلے میں غلاموں سے بھی گئے گزرے ہیں ۱۲

الربع

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ

(اس) دین کی طرف اپنا رخ کیے رہو (یہ) خدا کی (بنائی ہوئی) سرشت ہے جس پر خدا نے لوگوں کو پیدا کیا، خدا کی (بنائی ہوئی) بناوٹ میں ردوبدل

لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

یہی دین (کا) سیدھا (رستہ) ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف۱

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

(لوگو!) اسی (ایک خدا) کی طرف رجوع ہو کر (دین اسلام پر جمے رہو) اور اسی (ایک خدا) کا ڈر مانو اور نماز پڑھتے رہو اور شرک کرنے والوں میں سے

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ

جنہوں نے اپنے (اصلی پیدائشی) دین میں تفرقہ ڈالا اور (خدا کے سوا دوسرے دوسرے معبود بنا کر) فرقے (فرقے) ہو گئے جو (دین) جس فرقے کے پاس ہے

فَرِحُوْنَ ۝ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

وہ اسی میں مگن ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اسی کو پکارنے لگتے ہیں

ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝

پھر جب وہ ان کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھا دیتا ہے تو بس ان میں سے کچھ لوگ (جھوٹے معبودوں کو) اپنے پروردگار کا شریک بنا لیتے ہیں

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ

تاکہ جو (نعمتیں) ہم نے ان کو دی ہیں ان کی ناشکری کریں ف۲ تو (لوگو! دنیا کے چند روزہ) فائدے اٹھا لو آگے چل کر تم (اپنے کیے کا پھل) جان لو گے کیا ہم نے ان پر کوئی

سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

(سند) اتاری ہے کہ جیسے یہ لوگ خدا کے ساتھ شرک کر رہے ہیں وہ (سند ان کو شرک کرنا) بتا رہی ہے اور جب لوگوں کو ہم (اپنی) رحمت (کا ذائقہ) چکھا دیتے ہیں

رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

تو وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان (کے اعمال بد) کے سبب میں جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں ان پر کسی قسم کا وبال آ جائے

اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

تو بس وہ اس تو ناامید ہو بیٹھتے ہیں کیا لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ (ہی) جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں (بھی قدرت خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں تو رشتہ دار

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

اس کا حق دیتے رہو اور محتاج اور مسافر کو (ان کا حق) جو لوگ خدا کی رضامندی کے طالب ہیں یہ ان کے حق میں بہتر ہے

وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟

اور یہی لوگ (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں اور (دیکھو) جو تم لوگ سود دیتے ہو تاکہ

ف۱ مطلب یہ ہے کہ خدا نے آدمی کا دل ہی ایسا بنایا ہے کہ وہ ذرا متوجہ ہو تو اس کو چار و ناچار خدا کا اقرار کرنا پڑے مگر غفلت آدمی کو سوچنے سمجھنے نہیں دیتی ۱۲

ف۲ خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو دوسرے کی دی ہوئی سمجھنا یہ بھی نعمت کی ناشکری ہے۔ اور ناشکری بھی بڑے درجے کی ۱۲

فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰہِ ۚ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ

لوگوں کے مال میں بڑھوتری ہو تو وہ (سود) خدا کے ہاں (بیوپار) پھلتا نہیں (یعنی اس میں برکت نہیں ہوتی) اور (وہ) جو تم (محض) خدا کی رضا جوئی

وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ

تو جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی (اپنے دیئے ہوئے کو خدا کے ہاں) بڑھا رہے ہیں ف (لوگو) اللہ ہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر

رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ۭ ھَلْ مِنْ شُرَکَآئِکُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ

تم کو روزی دی پھر (وہی) تم کو مارتا ہے پھر (وہی) تم کو جلائے گا بھلا تمہارے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں میں کوئی ہے جو

مِنْ ذٰلِکُمْ مِّنْ شَیْءٍ ۭ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ ظَھَرَ الْفَسَادُ

ان (کاموں) میں سے کچھ بھی کر سکے یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں خدا (کی ذات) اس سے پاک اور بالا تر ہے

فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَھُمْ بَعْضَ الَّذِیْ

خود لوگوں ہی کے کرتوتوں سے (کیا) خشکی (میں) اور (کیا) تری میں (یعنی ہر جگہ ہر طرح کی) خرابیاں ظاہر ہو چلی ہیں (تاکہ) اس کا مزہ کچھ

عَمِلُوْا لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ

تاکہ وہ (ایسی حرکات سے) باز آئیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ روئے زمین پر چلو پھرو اور دیکھو

کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُّشْرِکِیْنَ ۝ فَاَقِمْ

کہ جو لوگ (تم سے) پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیسا (برا) انجام ہوا ان میں کے اکثر مشرک ہی تھے تو (اے پیغمبر)

وَجْھَکَ لِلدِّیْنِ الْقَیِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ

اس سے پہلے کہ خدا کی طرف سے وہ (روز قیامت) آموجود ہو جو (کسی کے ٹالے) نہیں ٹل سکتا دین (کے) سیدھے (رستے) پر (استقلال

اللّٰہِ یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ۝ مَنْ کَفَرَ فَعَلَیْہِ کُفْرُہٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ

اس دن (مومن اور کافر ایک دوسرے سے) جدا ہو جائیں گے۔ جو کفر کرتا ہے تو اسی پر اس کے کفر کا وبال پڑے گا اور جو نیک عمل کرتا ہے

صَالِحًا فَلِاَنْفُسِھِمْ یَمْھَدُوْنَ ۝ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

تو یہ لوگ اپنے ہی لیے (آخرت کا) سامان کر رہے ہیں۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان (قیامت کے دن)

الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِہٖ ۭ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۝ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ

اللہ اپنے فضل (و کرم) سے (ان کے کیے کا) عوض دے کچھ شک نہیں کہ اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے

یُّرْسِلَ الرِّیٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِیُذِیْقَکُمْ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ وَلِتَجْرِیَ الْفُلْکُ

کہ وہ ہواؤں کو (اس غرض سے) بھیجتا ہے کہ (لوگوں کو بارش کی) خوش خبری پہنچا دیں ف اور تاکہ (ہواؤں کی تحریک سے پانی برسا کر) اللہ تم

بِاَمْرِہٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

تاکہ تم (بحری تجارت کے ذریعے سے) اس کا فضل (یعنی اپنی معاش) تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) احسان مانو۔ اور (اے پیغمبر) ہم نے

مِنْ

ف اس آیت کے مطلب کے کئی پیرائے ہو سکتے ہیں ایک تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا اور ظاہر الفاظ سے جلدی سمجھ میں آتا ہے اور ایک پیرایہ مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ زکوٰۃ جو خالصۃً لوجہ اللہ دی جائے ایسے دینے کا ثواب ہے اور اس کا اجر خدا کے ہاں دو چند سہ چند چہار چند وغیرہ ہوتا رہتا ہے گویا وہ ایک درخت ہے جو بڑھتا اور پھولتا پھلتا رہتا ہے لیکن جب دینے میں کسی ذاتی غرض کا شائبہ ہو تو ایسے دینے کا ثواب نہیں جیسے بھاجی اور نیوتہ یا رشتہ داروں کو ان کی اصلی حاجت سے زیادہ محتاجوں کا حق مار کر دینا ایسا اوقات اس طرح کا دینا اس توقع سے ہوتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے وہ اپنے پاس سے کچھ بڑھا کر وقت پر واپس کرے گا اسی اعتبار سے قرآن میں اس کو ربو سے تعبیر کیا ہے جس کے مشہور معنی سود کے ہیں ورنہ حقیقت میں وہ ربو نہیں ۱۲

منزل ۵



مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَانتَقَمْنَا مِنَ

تم سے پہلے (اور پیغمبر بھی) اُن کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ (نشانیاں) کھلے ہوئے لے کر اُن کے پاس آئے سو (اُنہوں نے جھٹلایا) تو جو (لوگ) جھٹلانے کے

الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ اللَّهُ الَّذِي

اور ایمان والوں کو مدد دینا ہم پر لازم تھا (اور ہم نے دی) (اللہ ہی) وہ (قادر مطلق) ہے جو

يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَ

ہواؤں کو بھیجتا ہے تو وہ (ہوائیں) بادلوں کو (اُن کی جگہ سے) اُبھارتی ہیں پھر (خدا) جس طرح چاہتا ہے (کبھی) بادل کو (سارے) آسمان میں پھیلا

يَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۖ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ

(کبھی) اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے تو (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ بادل کے بیچ میں سے مینہ نکلا چلا آتا ہے پھر جب خدا اپنے بندوں میں سے

مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلِ

جس پر چاہتا ہے اُس (مینہ) کو برسا دیتا ہے تو بس وہ لوگ خوشیاں منانے لگتے ہیں باوجودیکہ

أَن يُنَزَّلَ عَلَيْهِم مِّن قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ۝ فَانظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ

باران (رحمت) کے نازل ہونے سے پہلے یہ لوگ (بارش کی طرف سے) شروع ہی سے نا اُمید تھے ف تو (اے مخاطب باران) رحمت الٰہی کے نتیجے

كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ

کو (خدا) زمین کو اُس کے مرے (یعنی پڑتی پڑے) پیچھے کیونکر جلا اُٹھاتا ہے ف کچھ شک نہیں کہ یہی (خدا قیامت کے دن) مُردوں کو (بھی) جلا اٹھانے والا اور

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوا مِن بَعْدِهِ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اگر ہم (ایسی) ہوا چلا دیں (کہ وہ رطوبت کو خشک کر دے) اور یہ لوگ کھیتی کو پیلا پڑا ہوا دیکھیں تو کھیتی کے پیلے پڑنے کے پیچھے

يَكْفُرُونَ ۝ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا

ناشکری کرنے لگیں ف تو (اے پیغمبر) تم نہ تو مُردوں کو سنا سکتے ہو اور نہ بہروں ہی کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہو (خاص کر) اس وقت

وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ۝ وَمَا أَنتَ بِهَادِ الْعُمْيِ عَن ضَلَالَتِهِمْ ۖ إِن تُسْمِعُ إِلَّا مَن

کہ بہرے پیٹھ پھیر کر (تم سے دُور) بھاگیں اور نہ اندھوں کو تم اُلٹے رستے سے سیدھے رستے پر لا سکتے ہو تم تو بس اُن ہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو

يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن ضَعْفٍ ثُمَّ

ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں تو یہ لوگ (تمہارا کہنا) مان (بھی) لیتے ہیں ف اللہ ہی وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تم لوگوں کو کمزوری کی حالت سے

جَعَلَ مِن بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِن بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً ۚ

پھر (طفلی کی) کمزوری کے بعد (جوانی کی) توانائی دی پھر توانائی کے بعد کمزوری اور بیری کی حالت کر دی

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ

(وہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہی (انسان کی سب حالتوں سے) واقف اور (قدرت الٰہی) اور جس دن قیامت برپا ہو گی

ف بادل کی اصل یہ ہے کہ وہ ایک طرح کی بھاپ ہے جو آفتاب کی گرمی کی وجہ سے ہر ایک گیلی اور سیلی چیز اور خصوصاً سمندر سے پیدا ہوتی ہے پھر ہوا بحکم خدا بھاپ کو اڑا لے جاتی ہے پھرتی اور اوپر کی سردی پاکر وہ بھاپ پانی ہو کر برستی ہے بعینہٖ یہی صورت ہے جیسے دیگچی میں پانی گرم کرو اور اوپر سے دیگچی کو ڈھک دو تو گرمی پاکر پانی سے بھاپ اٹھے گی اور چپنی سے لگ کر بوندوں کی شکل میں ٹپکنے لگے گی غرض شروع سے اخیر تک یہ تمام تصرفات خدا ہی کے حکم سے ہوتے ہیں ورنہ سمندر اور سیلے اور دھوپ اور ہوا سبھی چیزیں ہوتی ہیں اور برسات اور بھادوں دونوں موسم سوکھے گزر جاتے ہیں پانی کی بوند بھی نہیں برستی اس لئے کہ خدا بندوں کو ان کی نافرمانی کی سزا دیتا اور باران رحمت کو روک لیتا ہے ف نابود ہو جانا کوئی بیمار ہو زمین ناور و نابولی بیمار ہے ۱۲ ف زمین پڑتی پڑی ہوتی ہے تو نہ اس میں نباتات کی قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی زمین کی اسی حالت کو مرنا فرمایا پھر جب زمین جوتی بوئی گئی اور اس کی پیداوار اگی ہوا سے ہلنے اور لہلہانے زمین کی اس حالت کو اس کی زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے اچھے اچھے ہیں ۱۲ ف انسان کے اس طبعی خاصے کو دوسرے مقام پر زیادہ صاف طور سے ظاہر فرمایا ہے ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجہہ خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ہو الخسران المبین - یعنی لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی عبادت (تو) کرتا ہے لیکن اُکھڑا اُکھڑا اگر اُس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اُس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور اگر اُس پر کوئی مصیبت آ پڑی تو جدھر سے آیا تھا اُلٹا اُدھر ہی کو لوٹ گیا اُس نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی یہی صریح گھاٹا ہے ۱۲ ف غرض یہ ہے کہ کافر مُردے اور بہرے ہیں تو ان میں سننے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں اور نہ سننا سمجھنا چاہتے ہیں ۱۲

المجرمون

الْمُجْرِمُونَ ۵ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ○ وَ

گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھیرے اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے رہے تھے ف۱ اور

قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ

جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ (اُن کو) جواب دیں گے کہ (نہیں) تم تو (جیسا کہ) کتاب اللہ میں (ہے)

إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○

روزِ قیامت تک ٹھیرے رہے اور (آج) یہ روزِ قیامت ہی ہے مگر تم کو (اس کا) یقین (ہی) نہ تھا

فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ○

تو اُس دن ظالم لوگوں کو اُن کی عذر خواہی کچھ فائدہ نہ دے گی اور نہ اُن کو (خدا کے) راضی کرلینے کا موقع دیا جائے گا ف۲

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ

اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی ہیں اور (اے پیغمبر) اگر تم ان (لوگوں) کو کوئی نشانی

بِآيَةٍ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ○ كَذَٰلِكَ

دکھاؤ تو جو منکر ہیں وہ تو یہی کہیں گے کہ تم (مسلمان) نرے فریبی ہو

يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

جو لوگ سمجھ نہیں رکھتے اُن کے دلوں پر اللہ اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے تو (اے پیغمبر) تم صبر کرو (کئے رہو) بے شک اللہ کا وعدہ

حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ○ ف۳

برحق ہے اور ایسا نہ ہو کہ جو لوگ (عقبات کا) یقین نہیں کرتے وہ تم کو چھچھورا بنا دیں ف۳

سُورَةُ لُقْمَانَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ) وَثَلَاثُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

سورہ لقمان مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | چونتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

الٓمٓ ○ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ ○ هُدًى وَرَحْمَةً لِلْمُحْسِنِينَ ○ الَّذِينَ

الٓمٓ - یہ (اسی) کتاب (یعنی قرآن) کی آیتیں ہیں جس میں حکمت (و دانش) کی باتیں ہیں ... نیکو کاروں کے لیے

يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ○

نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ آخرت کا بھی یقین رکھتے ہیں ۔ اُن کے لیے (یہ آیتیں موجب) ہدایت اور رحمت ہیں

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

یہی لوگ اپنے پروردگار کے سیدھے رستے پر ہیں اور یہی لوگ (آخر کار) فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں کوئی (کوئی) ایسا بھی (ہے کہ)

يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا

واہیات (خرافات) قصے (کہانیاں) مول لے لیتا ہے تاکہ (لوگوں کو) بے سمجھے بوجھے راہ خدا سے بھٹکائے اور آیات الٰہی کی ہنسی اڑائے

ف۱ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہ ٹھیرنے کے دو محمل ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آخرت کی ہمیشہ کی ہستی کے مقابلے میں دنیاوی زندگی کو قلیل سمجھیں گے حالانکہ جیتے جی ان کو یہ خیال نہیں آیا اور دنیا کی زندگی پر مغرور ہو کر غفلت میں پڑے رہے یا یہ کہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہ ٹھیرنے کو بطور عذر پیش کریں گے کہ ہم کو مہلت ہی کب ملی چنانچہ اسی طرح کے مضمون کی چند آیتیں سورہ فاطر میں بھی ہیں بہر کیف کوئی سا پیرایہ بھی ہو دونوں کسی صورت میں بھی الزام سے بری نہیں ہو سکتے ۱۲ ف۲ مطلب یہ ہے کہ جس طرح کافر دنیا میں جیلے کیا کرتے تھے اسی طرح قیامت میں بھی یہ غلط عذر کریں گے کہ ہم کو عمل کرنے کے لیے دنیا میں کافی مہلت نہیں ملی ہم دنیا میں بہت سے بہت رہے تو ایک گھڑی تو اس ایک گھڑی میں ہم کیا کر سکتے تھے اہل ایمان ان سے کہیں گے کہ یہ تم غلط کہتے ہو کتاب اللہ کی رو سے تم کو روز قیامت تک کی مہلت ملی تھی سو ملی ۔ اور وہ مہلت بے کافی تھی چنانچہ ایک دوسرے مقام میں اس کی زیادہ صراحت ہے اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ۔ یعنی کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس مہلت میں جس کو سوچنا منظور ہوتا اچھی خاصی طرح سوچ سمجھ لیتا اور اس کے علاوہ تمہارے پاس ڈر سنانے والے پیغمبر بھی آئے ۱۲ ف۳ یعنی کافر لوگ بڑھا بڑھا کے چھیڑ دے کر تم کو جادۂ استقامت سے منحرف کر دیں کہ لگو عذاب کے لیے جلدی مچانے ۱۲

منزل ۵ ع ۶ / ۹

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا وَلَّىٰ مُسْتَكْبِرًا كَأَن

یہی ہیں جن کو (قیامت کے دن) ذلت کی سزا ہونی ہے ف۱ اور جب (ان میں) کسی کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اکڑتا ہوا منہ پھیر کر چل

لَّمْ يَسْمَعْهَا كَأَنَّ فِي أُذُنَيْهِ وَقْرًا ۖ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

اس نے ہماری باتوں کو سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں ٹینٹ ہیں تو (اے پیغمبر) ایسے شخص کو عذاب دردناک کی خوشخبری سنا دو ف۲ بے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ○ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ

اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان کے (رہنے کے) لیے (بڑے) مزے کے باغ (بہشت تیار) ہیں کہ (وہ) ان میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (یہ) خدا کا

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ

زبردست (اور) حکمت والا ہے (اپنا وعدہ پورا کر کے رہے گا) اسی نے آسمانوں کو (جیسا کہ تم لوگ) ان کو دیکھتے ہو بغیر ستون کے بنا کھڑا کیا ہے اور (اسی نے)

رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

لنگر ڈالے کہ کہیں تمھیں (کسی طرف کو) لے کر جھک نہ پڑے ف۳ اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلا دیے اور ہم (ہی) نے آسمان سے پانی برسایا

فَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ○ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ

پھر (اس پانی کے ذریعے سے) زمین میں ہر قسم کی عمدہ چیزیں اگائیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ) یہ تو خدا کی (پیدا کی ہوئی) پیدائش ہوئی اب لوگ

الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ

خدا کے سوا جو (معبود) تم لوگوں نے بنا رکھے ہیں انھوں نے کیا کچھ پیدا کیا ہے بات (یہ) ہے کہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں (پڑے) ہیں۔ اور ہم نے لقمان کو

الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ

دانائی عنایت فرمائی (اور ارشاد کیا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی (بھلے کے) لیے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے

فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ○ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ

تو اللہ (بندوں کے شکر سے) بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (و ثنا) ہے۔ اور ایک وقت (وہ بھی تھا کہ) لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے وقت

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ○ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ

(کسی) کو خدا کا شریک نہ ٹھیرانا اس میں شک نہیں کہ شرک بڑے ہی ظلم کی بات ہے۔ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے حق میں تاکید کی کہ ہر حال میں ان

بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي

کہ اس کی ماں نے جھٹکے پر جھٹکے اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور (پیٹ میں رکھنے کے علاوہ کہیں) دو برس میں (جا کر) اس کا دودھ چھوٹتا ہے (اسی لحاظ

وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ○ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ

اور اپنے والدین کا (بھی) آخر کار ہماری ہی طرف (تم سب کو) لوٹ کر آنا ہے (اس وقت جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے) اور (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ

لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۖ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ

جس کی تیرے پاس کوئی دلیل (بھی) نہیں تو (اس میں) ان کا کہنا نہ ماننا مگر ہاں دنیا میں (دستور کے مطابق) ان کی رفاقت کر اور ان لوگوں کے طریق پر چل

ف۱ مفسرین نے اس آیت کی شان نزول میں لکھا ہے کہ کفار مکہ میں سے ایک شخص تھا نضر بن حارث بن کلدہ وہ فارس کے اخبار لا کر لوگوں کو سناتا اور کہتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو عاد و ثمود کی پرانی خبریں سنایا کرتے ہیں میں ان سے بہتر رستم و اسفندیار کے کارنامے سناتا ہوں تو بعض لوگ اس کی باتوں میں آ جاتے اور اس سے اہل فارس کی کہانیاں سنتے ۱۲ ف۲ عذاب اور خوشخبری اسی کو تہکم بمنزل جراحت یا تسیلن کہتے ہیں ۱۲ ف۳ زمین گول ہے اور اس کا قطب شمالی کی طرف کا سرا اوپر کو اٹھا ہوا ہے اور اسی قدر جنوبی سرا جھکا ہوا اور زمین کی یہ وضع پہاڑوں کے بوجھ سے ہوئی ہے پہاڑ نہ ہوں تو خدا جانے زمین کدھر کو جھکے اور کیا سے کیا ہو جائے ۱۲

من

مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

جو (ہر ایک بات میں) ہماری طرف رجوع (اور ہمارا حکم بجا) لاتے ہیں پھر (آخر کار) تم (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو (جیسے) جیسے عمل تم کرتے

يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي

بیٹا! اگر رائی کے دانے کی قدر بھی کوئی عمل ہو اور (بھی فرض کرو کہ) وہ کسی پتھر کے اندر (رکھا ہوا) یا

السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝ يَا بُنَيَّ

آسمانوں میں (ہو) یا زمین میں ہو تو اس کو بھی قیامت کے دن (عملوں کا حساب لیتے وقت) خدا لا حاضر کرے گا کچھ شک نہیں کہ خدا باریک بین (خبردار) ہے بیٹا

أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ

نماز پڑھا کر اور (لوگوں کو) اچھے کاموں (کے کرنے) کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور جو مصیبت تجھ پر پڑے جھیل

إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ

بے شک یہ (بڑی) ہمت کے کام ہیں اور لوگوں سے بے رخی نہ کر اور

فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ

زمین پر اترا کر نہ چل (کیونکہ) اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا اور اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر

فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ

اور (کسی سے بات کرے تو) نیچی آواز سے بول (کیونکہ) آوازوں میں بری سے بری (آواز)

الْحَمِيرِ ۝ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

گدھوں کی آواز ہے ف۱ کیا تم (لوگوں) نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ نے (ایک اعتبار سے)

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ

اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی (سب طرح کی) نعمتیں پوری کر دی ہیں اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو

فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا

خدا کے بارے میں جھگڑتے ہیں نہ (تو ان کو کچھ) واقفیت علم ہے اور نہ (خدا کی طرف کی) ہدایت اور نہ (ان کے پاس) کوئی کتاب ہے جو ان کو سیدھا رستہ

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ

(قرآن) جو خدا نے اتارا ہے اس پر چلو تو جواب دیتے ہیں کہ نہیں ہم تو اسی (طریق) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو پایا بھلا اگر

الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ

شیطان (ان کے بڑوں کو) دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (تو بھی یہ انہی کی پیروی کریں گے) اور جو شخص خدا کے آگے (اپنا) سر تسلیم خم کرے

وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ

اور وہ نیکوکار (بھی) ہو تو بے شک اس نے مضبوط دستاویز ہاتھ میں لے لی اور (آخر کار) تمام معاملات خدا ہی کے حضور میں پیش ہونے والے ہیں

ع ۲ / ۱۰

ف۱ تو آدمی ہو کر گدھے کی طرح چیخنا چلانا کیا مناسب ہے ۱۲ ف۲ زمین و آسمان میں سب چیزیں جن کو انسان کے بس کی نہیں ہے وقت پر دن ہوتا ہے اور اپنے وقت پر رات اپنے وقت پر چاند سورج اور ستارے نکلتے اور اپنے وقت پر غروب ہوتے ہیں اپنے وقت پر اناج اگتا اور اپنے وقت پر پکتا ہے اور ان میں سے کسی بات میں انسان کو دخل نہیں مگر ہاں انسان تمام واقعات سے فائدہ اٹھاتا اور اپنے کام نکالتا ہے اسی اعتبار سے ان کو انسان کا مطیع فرمایا۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری ۱۲ ف۳ آیت میں لفظ وجہ آیا ہے جس کے معنے منہ کے ہیں فرماں برداری کا اظہار کرنے کے لیے عرب کے محاورے میں منہ کا جھکا دینا بولتے ہیں یہاں اس کا ترجمہ سر جھکا دینا کیا



وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ

اور (اے پیغمبر) جو شخص کفر کرتا ہے تو اُس کے کفر کی وجہ سے تم کو آزردہ خاطر نہ ہونا چاہیے ان (سب) کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے تو جو کچھ یہ (دنیا میں) کرتے

اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ

اللہ تو (لوگوں کے) دلی خیالات تک سے واقف ہے۔ ہم ان کو تھوڑے (دن دنیاوی) فائدے پہنچائے رہیں گے پھر ان کو عذاب سخت کی طرف کھینچ

غَلِيظٍ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ

اور (اے پیغمبر) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ خدا نے (اس پر تم ان سے)

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

کہو کہ الحمد للہ (کہ تم اتنی بات تو سمجھتے ہو) مگر ان میں سے اکثر (اتنا بھی) نہیں جانتے ف۱ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَ

بے شک اللہ بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (وثنا) ہے۔ اور زمین میں جتنے درخت ہیں اگر (اُن سب کے) قلم ہوں اور سمندر (کی سیاہی) اور وہ بھی

الْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

کہ اس کے (ختم ہو چکنے کے) پیچھے (ویسے ہی) سات سمندر (اور) اُس کی مدد کریں (غرض ان تمام قلموں اور ان ساری سیاہیوں سے) خدا کی باتیں لکھی جائیں تو بھی خدا

عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

زبردست (اور) حکمت والا ہے (لوگو) تم سب کا پیدا کرنا اور (مرے پیچھے) تمہارا اُٹھا کھڑا کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا (پیدا کرنا اور جلا اٹھانا) بے

بَصِيرٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

(اور سب کچھ) دیکھتا ہے (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ (ہی) رات (کے ایک جزو کو) دن میں داخل کر دیتا ہے (تو دن بڑا ہو جاتا ہے)

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ

اور (اسی نے) سورج اور چاند کو (اپنا یا ایک اعتبار سے تم لوگوں کا) مطیع کر رکھا ہے کہ ہر ایک (قیامت کے) وقت مقرر تک (اسی طرح) چلتا رہے گا اور (اے مخاطب کیا تو)

خَبِيرٌ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ

(سب) خبر ہے یہ (سب تصرفات) اِس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ ہی (قادر) برحق ہے اور اس کی کہ جن (معبودوں) کو (لوگ) اُس کے سوا پکارتے ہیں (سب) بے اصل ہیں

وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ

اور اس کی کہ اللہ ہی (سب سے) بالا (اور) بڑی شان والا ہے۔ (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے

بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ مِنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

(اور اس نے پانی اور لکڑی میں یہ خاصیتیں اس لیے رکھی ہیں) کہ اپنی (قدرت کی) بعض نشانیاں تم لوگوں کو دکھائے کچھ شک نہیں کہ کشتی کے چلنے میں (بھی) ہر ایک صبر کرنے والے

وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا

اور جب (دریا کی) موجیں (بلند ہو کر) سواران کشتی پر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ خلوص دل سے اللہ ہی کی بندگی کا اظہار کرکے اسی کو

ع ۱۱ ۱۲

ف۱ یعنی وہ ان باتوں میں غور ہی نہیں کرتے غور کریں تو چار و ناچار اُن کو ماننا پڑے کہ خدا ہی نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے ۱۲

ف۲ خدا کی باتوں سے مراد ہے اُس کی قدرت اُس کی عظمت اُس کی شان اُس کی حمد وثنا ۱۲

ف۳ صبار و شاکر سے یہ مراد ہے کہ کشتی کی ایذاؤں پر صبر کرتے کہ اُس میں تنگی ہوتی طوفان آتے کبھی خود کشتی کے کیل پرزے بگڑ جاتے ہیں غرض ان تکلیفوں کو برداشت کرتے ہیں اور جب منزل مقصود کو خیر و عافیت سے پہنچ جاتے ہیں تو خدا کا شکر کرتے ہیں ۱۲

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ

خدا اُن کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو اُن میں بعض تو حدِ اعتدال پر قائم رہتے (یعنی خدا کو یاد رکھتے) ہیں (اور بہت سے خدا کو بھلا دیتے ہیں اور

كَفُوْرٍ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ

اور) ناشکرا ہیں ۔ لوگو! اپنے پروردگار کا خوف رکھو اور اُس دن سے ڈرو کہ نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے

وَّلَدِهٖ ۡوَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

اور نہ کوئی بیٹا کچھ اپنے باپ کے کام آ سکے ۔ خدا کا وعدہ (روزِ قیامت) برحق ہے

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ اللّٰهَ

تو (لوگو!) دنیا کی زندگی کے دھوکے میں نہ آ جانا اور نہ خدا (کے بارے) میں (اُس) فریبی (شیطان) کا دھوکا کھانا ۔ بے شک اللہ ہی ہے

عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ

جس کو قیامت (کے آنے) کا علم ہے اور وہی (ایک وقتِ مقرر پر جس کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا) مینہ برساتا اور (نر و مادہ) جو کچھ (ماؤں کے) پیٹ میں ہے

نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝

کہ (وہ خود) کل کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کس زمین میں مرے گا ۔ بے شک اللہ ہی (سب باتوں کا) جاننے والا (اور) باخبر ہے

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ۔ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکے میں اُتری اور اس کی ۔ (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) ۔ تیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

الٓمّٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

الٓمّٓ ۔ (اے پیغمبر اس میں) کچھ (بھی) شک نہیں کہ قرآن (جو تم پر نازل ہوتا ہے) پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔ کیا (یہ لوگ) کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ

کہ اس (کتاب) کو اس (شخص یعنی تم) نے (اپنے) دل سے بنا لیا ہے (سو یہ پیغمبر اِن کا یہ کہنا سراسر غلط ہے) بلکہ یہ سچی (کتاب ہے اور) تمہارے پروردگار کی طرف

مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا (عذاب سے) ڈراؤ عجب نہیں کہ یہ لوگ راہ پر آ جائیں ۔ اللہ ہی وہ قادرِ مطلق ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

اور اُن چیزوں کو پیدا کیا جو آسمانوں اور زمین کے بیچ میں ہیں پھر عرش (بریں) پر جا براجا ۔ اس کے سوا تم لوگوں کا نہ

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ

کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی سفارشی کیا تم (لوگ اتنی بات بھی) نہیں سوچتے ۔ آسمان سے (لے کر) زمین تک (وہی) ہر ایک امر کا انتظام کرتا ہے

اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ

پھر تم لوگوں کی (دنیاوی) گنتی کے (مطابق) ہزار برس کی مدت کا ایک دن ہوگا اس دن تمام انتظام کا نتیجہ اُس کے حضور (عالی) میں گزرے گا

ف۱ یہ عبارت ہماری سمجھ میں اُس طرز سے ملتی ہوئی ہے جو دنیا کے حاکموں کے پروانوں میں دیکھا جاتا ہے کہ پروانوں کی پیشانی پر بحکم بادشاہ فلاں لکھا ہوتا ہے یہ سورہ بھی حاکمِ حقیقی کا فرمان یا پروانہ ہے اور اُس کے عنوان پر لکھا گیا ہے کہ جنابِ ربّ العالمین یعنی اُس کے حکم سے یہ فرمان صادر ہوا واللہ اعلم ۱۲

ف۲ اِن سے مراد ہیں اہلِ عرب کہ یہ لوگ اسمٰعیل کی اولاد ہیں اور اُن کے بعد سے اِن کی طرف کوئی پیغمبر نہیں آیا سو شروع میں جنابِ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عرب میں محدود تھی پھر رسالت کا دائرہ اس قدر وسیع کر دیا گیا کہ سارے جہان پر محیط ہو گیا چنانچہ فرما دیا انّا ارسلناک کافّۃً للنّاس اور وما ارسلناک الّا رحمۃً للعالمین ۱۲

ف۳ ہم نے تو دنیا کی باتوں پر قیاس کر کے یہ مطلب سمجھا کہ آسمانوں سے لے کر زمین تک سارے جہان کا انتظام خدا کرتا ہے پھر قیامت کے دن سارا کارخانہ اٹھا دیا جائے گا اور جب تک یہ کارخانہ قائم رہا اور جو کچھ واقع ہوا اور جو کچھ پیش آیا سب کا آخر نتیجہ خدا کے روبرو پیش ہوگا اور کل لوگوں کے اعمال اس میں شامل ہیں مسلمانوں کو سمجھنا چاہیے کہ جیسے خدا کسی بات کی جگہ بیٹھا ہوا اجلاس فرما رہا ہو اور کارکنانِ قضا و قدر انتظامِ دنیا کی تمام کیفیت اُس کے حضور میں گزران رہے ہیں ہم نے اس میں لفظ عروج کو بھی کسی قدر نباہ لیا ہے جس کے معنی چڑھنے کے ہیں ۱۲

مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝ ذَٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

یہی (تو خدا) ہے چھپے اور کھلے (سب) باتوں کا جاننے والا زبردست مہربان

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ۝

جس نے جو چیز بنائی خوب ہی بنائی اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ

پھر (مٹی کے) نچوڑ (یعنی منی) سے جو ایک حقیر پانی (ہے) اس کی نسل چلائی۔ پھر اس (کے پتلے) کو درست کیا اور اس میں

مِن رُّوحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا

اپنی (طرف سے) روح پھونکی اور تم لوگوں کے (سننے کے) لیے کان اور (دیکھنے کے لیے) آنکھیں اور (سمجھنے کے لیے) دل بنائے (اس پر بھی) تم کم

مَّا تَشْكُرُونَ ۝ وَقَالُوا أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ

احسان مانتے ہو اور (منکرین قیامت) کہتے ہیں کہ جب ہم مٹی میں رل مل جائیں گے تو کیا ہم (پھر) نئے جنم میں آئیں گے

جَدِيدٍ ۚ بَلْ هُم بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ كَافِرُونَ ۝ قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ

(یہ لوگ دوبارہ پیدا ہونے کو نہیں) بلکہ (اصل میں) اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کو نہیں مانتے ف۱ (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ ملک

الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ

الموت جو تم پر متعینات (ہے وہی) تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے پھر (تم سب) اپنے پروردگار کی طرف لوٹا کر لائے جاتے ہو اور (اے پیغمبر) کاش تم

الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا

مجرموں کو دیکھو کہ (قیامت میں حساب اعمال کے وقت) اپنے پروردگار کے روبرو سر جھکائے کھڑے ہیں (اور عرض کر رہے ہیں کہ) اے ہمارے پروردگار (اب)

فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ

تو ہم کو (ایک بار) پھر (دنیا میں) بھیج کہ ہم نیک عمل کریں (اور اب) ہم کو (عاقبت کا) پورا پورا یقین ہو گیا (خدا فرمائے گا کہ) ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ہر شخص

نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ

(ہی) کو سوجھ عنایت کرتے (کہ وہ سیدھے رستے پر آجاتا) مگر ہماری (وہ) بات (جو ہم روز ازل میں فرما چکے تھے) پوری ہونی ہی تھی اور (پوری ہو کر)

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا إِنَّا

اور آدمی (ان ہی) سب سے ہم دوزخ کو بھر کر رہیں گے۔ تو (گنہگارو!) جیسے تم نے اس دن کے پیش آنے کو بھولے رہے آج اس کا مزہ چکھو کہ ہم نے

نَسِينَاكُمْ ۖ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّمَا يُؤْمِنُ

(بھی) تم کو (دیدہ و دانستہ) بھلا دیا اور جیسے جیسے تم عمل کرتے رہے اس کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کے مزے چکھو ہماری آیتوں پر تو بس

بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ (آیتیں) یاد دلائی جاتی ہیں سجدے میں گر پڑتے اور اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ تسبیح (و تقدیس)

ف۱ مطلب یہ کہ قیامت کا انکار ایک اس وجہ سے ہے کہ مرنے پیچھے جی اٹھنے کو عقل قبول نہیں کرتی دوسرے یہ کہ حساب وکتاب کی جزا و سزا ایسی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو خدا فرماتا ہے کہ منکرین قیامت اصل میں اعمال کی جواب دہی سے گھبراتے ہیں اور اسی سبب قیامت کو نہیں مانتے اگر اعمال کی جواب دہی کا ڈر نہ ہوتا تو یہ ایسے تشدد کے ساتھ قیامت کا انکار نہ کرتے ۱۲

منزل ۵ ع ۱۱

ف۱ عذابِ دنیا سے شاید وہ سات برس کا قحط مراد ہو جو پیغمبر صاحب صلعم کے زمانے میں پڑا تھا کہ دانے دانے مارے بھوک کے مُردار کھانے لگے تھے یا شاید جنگ بدر کی طرف اشارہ ہو کہ اس میں سرداران قریش کام آئے

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ○ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ

اور وہ (کسی طرح کا) تکبر نہیں کرتے۔ (رات کے وقت) ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے (اور عذاب کے) خوف اور (رحمت کی) امید

رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ

سے اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے اور جو کچھ (بھی) ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں تو کوئی شخص بھی نہیں جانتا

مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

کہ لوگوں کے (نیک) عملوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پردۂ غیب میں موجود ہے

أَفَمَن كَانَ مُؤْمِنًا كَمَن كَانَ فَاسِقًا ۚ لَّا يَسْتَوُونَ ○ أَمَّا الَّذِينَ

تو کیا ایمان لانے والا اس کے برابر ہو جائے گا جو نافرمانی کرتا ہے دونوں (ہرگز) برابر نہیں ہو سکتے جو لوگ

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوَىٰ نُزُلًا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے ان کے لئے رہنے کو باغ ہوں گے (یہ) مہمانداری ان کے (نیک) عملوں کا بدلا ہے جو (دنیا میں) کرتے رہے

وَأَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا

اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا جب جب اس سے نکلنا چاہیں گے

أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ

اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جس عذاب (دوزخ) کو تم جھٹلاتے رہے اب اسی کے مزے چکھو

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ

اور (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے ہم ان (کفار مکہ) کو (ایک ایسے) عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے جو (اسی دنیا میں ان پر) عنقریب

يَرْجِعُونَ ○ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا

رجوع کریں ف۱ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون کہ اس کو اس کے پروردگار کی آیتوں (کے ذریعے) سے نصیحت کی جائے اور وہ ان سے منہ پھیرے

مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ○ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي

گنہگاروں سے بدلا لے کر رہیں گے اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب (آسمانی یعنی توریت) دی تھی تو (اے پیغمبر) تم بھی

مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ

(خدا کی طرف سے) کتاب (آسمانی یعنی قرآن) کے ملنے سے شک میں نہ رہو اور ہم نے اس (توریت) کو بنی اسرائیل کے لئے رہنما قرار دیا تھا اور ہم نے بنی

أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ○ إِنَّ رَبَّكَ

(دین کے) پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے (اور یہ منصب ہدایت ان کو اس وقت ملا) جب وہ (کافروں کی ایذاؤں پر) صبر کرتے

هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

اسرائیل جن جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے ہیں تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان (اختلافات) کا فیصلہ کرے گا (اے پیغمبر) کیا (تمہارے وقت کے)

یا عجب نہیں دنیا کی معمولی مصیبتیں مراد ہوں یہاں ایک نکتہ اور ہے اور وہ قرآن کی بلاغت پر دلالت کرتا ہے کہ عذاب دو طرح کے ہیں ایک دنیا کا اور ایک آخرت کا دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں ادنیٰ درجے کا ہے گو آخرت کی نسبت جلد ہونے والا ہے برخلاف اس کے آخرت کا عذاب بڑا سخت ہے مگر دنیا کے عذاب کی نسبت کسی قدر دیر طلب اور یہ آیت تخویف کی ہے تو بول چال میں مقابلہ ادنیٰ یعنی اقرب کا ابعد کے ساتھ ہوتا ہے اور اکبر یعنی اعظم کا اہون یا اصغر کے ساتھ لیکن تخویف کا مطلب پورا پورا تب ہی حاصل ہو کہ دونوں باتوں کا لحاظ ہے چنانچہ آیت میں دنیا کے عذاب کو اقرب فرمایا اور آخرت کے عذاب کو اکبر اگر دنیا کے عذاب کو اہون یا آخرت کے عذاب کو ابعد فرماتے تو تخویف کا مطلب جیسا کہ چاہیے حاصل نہ ہوتا پس دونوں عذابوں کی دو دو صفتوں میں سے جو زیادہ تر موجب تخویف تھی وہ اختیار کی

منزل ۵

ف۲ پیغمبر صاحب اور موسیٰ علیہما السلام کے اکثر حالات بہت ملتے جلتے ہیں اور اسی لئے قرآن میں بار بار حضرت موسیٰ کا ذکر ہے اس جگہ بھی خدا پیغمبر صاحب سے ارشاد فرماتا ہے کہ جس طرح موسیٰ کو توریت ملی اسی طرح تم کو قرآن ملا جس طرح بنی اسرائیل کو توراۃ سے ہدایت ہوئی اسی طرح تمہاری امت کو قرآن سے ہوگی جس طرح بنی اسرائیل میں بہت سے نبی ہوئے اور شریعت موسوی کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرتے رہے اسی طرح تمہارے خلفا اور تمہاری امت کے علما اس قرآن کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرتے رہیں گے ۱۲

ع ۱۱

لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی

كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي

کہ ہم نے اِن سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر ماریں (اور) یہ لوگ اُن ہی کے گھروں میں چلتے پھرتے ہیں اِس میں شک نہیں کہ

ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ

اِس انقلاب میں (لوگوں کے لیے بڑی) عبرتیں ہیں تو کیا یہ لوگ سنتے (سمجھتے) نہیں اور کیا اِنھوں نے اِس (بات) پر نظر نہیں کی کہ ہم افتادہ زمین کی

الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ ۖ أَفَلَا يُبْصِرُونَ ۝

طرف پانی کے ذریعے سے کھیتی کو نکالتے ہیں جس میں سے اِن کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور یہ آپ بھی تو کیا لوگ اِس نمونہ قدرت کو نہیں دیکھتے

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ

اور (کافر) کہتے ہیں (مسلمانو!) اگر تم سچے ہو تو (قیامت کا) یہ (اخیر) فیصلہ (جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو) کب ہوگا (اور ہم دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے) (اے پیغمبر) تم اُن

لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝

سے کہو کہ جو لوگ (دنیا میں) کفر کرتے رہے فیصلے کے دن اُن کا ایمان لانا اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اُن کو مہلت ہی ملے گی

فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ۝

تو (اے پیغمبر) اِن کی (باتوں کی کچھ) پروا نہ کرو اور دیکھو تو سہی (کیا ہوتا ہے آخر) یہ (بھی) دیکھ (ہی) رہے ہیں

سُورَةُ الْأَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ
سورۂ احزاب مدینے میں اُتری اور اِس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم (والا) مہربان (ہے)	تہتر آیتیں ہیں اور نو رکوع

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

اے پیغمبر (خدا ہی) سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں (سے ڈر کر اِن) کے کہنے میں آجانا بے شک اللہ

عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ

(سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے۔ اور تمھارے پروردگار (کی طرف) سے جو کچھ تم پر وحی کیا جاتا ہے اسی پر چلے جاؤ کچھ شک نہیں

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ مَا جَعَلَ

تم لوگ جیسے جیسے عمل کرتے ہو اللہ کو اُس کی سب خبر ہے۔ اور (اے پیغمبر) اللہ پر بھروسا رکھو اور اللہ کارساز بس ہے

اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي

اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور نہ تم لوگوں کی بیبیوں کو جن سے

تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ

تم ظہار کر لیتے ہو تمھاری ماں بنایا اور نہ تمھارے لے پالکوں کو تمھارے بیٹے بنایا یہ

قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝ ادْعُوهُمْ

تمھارے اپنے مُونہ کی کہن ہے اور اللہ تو حق بات فرماتا اور وہی (لوگوں کو سیدھا) رستہ دکھاتا ہے ف لے پالکوں کو

لِآبَائِهِمْ

ف اسلام سے پہلے عرب میں ایک طرح کی طلاق کا رواج تھا جس کو ظہار کہتے ہیں وہ اِس قسم کے الفاظ سے واقع ہوتی تھی کہ مرد نے عورت کو کہہ دیا کہ تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے بس کا مطلب ہوتا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اِتنا کہہ دینے سے عورت مرد سے چھوٹ جاتی تھی اب بھی لوگوں سے اِس قسم کی نادانیاں سرزد ہوتی ہیں مگر اسلام نے اِس کو طلاق نہیں مانا بلکہ اِس کا ایک کفارہ ٹھیرا دیا ہے جس کی صراحت اٹھائیسویں پارے کی سورۂ مجادلہ میں ہے دوسری رسم یہ تھی کہ لے پالک کی بھی اور اب بھی ہے کہ بیٹے کو تمام باتوں میں اصلی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا ہے خدا تعالیٰ نے ان دونوں رسموں کو یہ فرما کر اُٹھا دیا کہ کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں ہوتے جس کا یہ مطلب ہے کہ آدمی کی طرزِ خاص کا میلانِ طبیعت دو طرف نہیں ہو سکتا ہے تو جو میلان آدمی کو اپنی ماں کی طرف ہوتا ہے اُس قسم کا میلان بی بی کی طرف کیوں ہونے لگا پس اگر آدمی بی بی کو کہہ دے کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اِس کہنے سے بی بی ماں کی جگہ نہیں ہو جاتی ماں ماں ہی کی جگہ ہے اور بی بی بی بی ہی کی جگہ۔ اسی طرح غیر کے فرزند کو بیٹا بنا لینے سے وہ اصلی بیٹا نہیں ہو جاتا پس اِس قسم کی باتیں خدا کے نزدیک معتبر نہیں ہم نے اپنی کتاب محصنات کے لوح کے صفحہ پر اِس آیت کا حاصل ترجمہ یوں نظم کر دیا ہے ؎ ہم منعقد دعوے باطل نہیں ہوتے سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتے

الثلثة

ع ۳ / ۸ / ۱۶

منزل ۵

لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

اُن کے (حقیقی) باپوں کے نام سے بلایا کرو یہی بات اللہ کے نزدیک زیادہ ترقرین انصاف ہے پس اگر تم اُن کے باپ معلوم نہ ہوں تو تمہارے

فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۚ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ

اور (نیز) تمہارے (دینی) دوست ہیں (تو اُن ہی کے مناسب حال لفظوں[۱] سے اُن کو بلایا کرو) اور تم سے اس میں بھول چوک ہو جائے تو اس میں تم پر

لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى

مگر ہاں دل سے ارادہ کرکے ایسا کرو (تو البتہ گناہ کی بات ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے پیغمبر

بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۚ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

مسلمانوں پر خود اُن کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں (اور وہ مسلمانوں کے باپ کی جگہ ہیں) ف۱ اور پیغمبر کی بیبیاں (ادب و تعظیم میں) اُن کی

بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ

کتاب اللہ کی رُو سے (تمام) مسلمانوں اور مہاجروں سے بڑھ کر ایک کے حق دار ایک ہیں مگر

اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ۚ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا

یہ کہ تم اپنے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہو (تو وہ بات دوسری ہے) یہی حکم کتاب (لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے ف۳

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ

اور (اے پیغمبر اُس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے (تمام) پیغمبروں سے (تبلیغ رسالت کا) عہد لیا اور (خاص کر) تم سے اور نوح اور ابراہیم

وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ

اور موسیٰ اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور اُن سے عہد (بھی) لیا (وہ) پکا کہ آخرکار (قیامت کے دن خدا) سچوں (یعنی پیغمبروں) سے

عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

اُن کے سچ (یعنی تبلیغ رسالت) کا حال دریافت کرے اور اُس نے نہ ماننے والوں کے لیے اُخراور نہ ماننے والوں کے لئے عذاب دردناک تیار کر رکھا

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ

اُس احسان کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کیا تھا جب لشکر کے لشکر تم پر چڑھ آئے تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور (آندھی کے علاوہ) فرشتوں کی فوج

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ

اور (اُس وقت جنگ کی) جو تدبیریں تم لوگ کر رہے تھے ف۴ اللہ (اُن کو بھی) دیکھ رہا تھا جس وقت کہ (دشمن) تم پر تمہارے اوپر کی طرف سے بھی اتر آئے اور

وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝

اور (مارے خوف کے تمہاری) آنکھیں پھری کی پھری رہ گئیں تھیں اور کلیجے مونہوں کو آگئے تھے ف۶ اور خدا کی نسبت تم (لوگ طرح طرح کے) گمان کرنے لگے

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ

اس موقع پر مسلمانوں (کے استقلال) کی آزمائش کی گئی اور خوب ہی جھڑ جھڑائے گئے اور جب منافق

ف۱ مطلب یہ کہ خبر اپنی جان کا پاس کرنا لیکن پیغمبر کے حکم کا پاس اس سے بھی زیادہ کرنا چاہیے ۱۲ ف۲ جو لوگ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات کی تعظیم کا لحاظ نہیں کرتے اس آیت سے اُن پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۱۲ ف۳ سورہ انفال کی آخری آیت کے متعلق جو فائدہ لکھا ہے اس کو یہاں دیکھ لینا چاہیے ۱۲ ف۴ یعنی مقابلہ کفار کے متعلق جو تدبیریں تم کر رہے تھے جیسے خندق کا کھودنا وغیرہ ۱۲

منزل ۵

ف۵ اگرچہ دشمنوں کا صرف دو طرف سے آنا بیان فرمایا مگر مراد سب طرف سے گھیرے آنا ہے یا شاید اُوپر کی طرف سے مدینے کا پورب رخ مراد ہو کہ وہ اونچا ہے اور نیچے کی طرف سے پچھم کا رخ کذا فی البخاری ۱۲ ف۶ قرآن کے لفظوں کا ترجمہ تو یہ ہے کہ دل گلوں تک پہنچ گئے تھے ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے لفظوں کو چھوڑ دیا ہے ۱۲

[۱] مناسب حال لفظوں کا یہ مطلب ہے کہ مثلاً صاحبزادے یا میاں لڑکے یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ کہہ کر بلانا ۱۲

وَّالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ

اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شک کے) روگ تھے (بے اختیار) بول اٹھے کہ خدا اور اس رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا بس نرا دھوکا (ہی) تھا

طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ

ان میں سے ایک گروہ کہنے لگا کہ مدینے کے لوگو! تم سے (اس جگہ دشمن کے مقابلے میں) نہیں ٹھیرا جائے گا تو (بہتر ہے کہ) لوٹ چلو اور ان میں سے کچھ لوگ

النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝

(او) کہنے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں (بلکہ) ان کا ارادہ تو صرف بھاگنے ہی کا ہے

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا

اور اگر (ایسے ہی لشکر) مدینے کے اطراف (وجوانب) سے ان پر آ گھسیں اور ان سے فساد (برپا کرنے) کو کہا جائے تو (یہ تامل) فساد برپا کر دیں اور دینے

يَسِيْرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

کچھ یوں ہی سا توقف کریں (تو کریں) ف حالانکہ (یہی لوگ) اس سے پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے کہ (ہم دشمن کے مقابلے میں) پیٹھ نہ پھیریں گے اور (ان لوگوں سے)

مَسْئُوْلًا ۝ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا

باز پرس ہو کر رہے گی۔ (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو اگر تم موت یا قتل (کے خوف) سے بھاگتے ہو تو (یہ) بھاگنا تم کو ہرگز کچھ بھی فائدہ نہیں دے گا اور اگر

لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا

(دنیا میں) چند روز اور (رہ) بس لوگے۔ (اے پیغمبر ان سے) کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتھ برائی (کرنی) چاہے تو کون (ایسا شخص) ہے جو تم کو اس کی پکڑ سے بچائے

اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ

یا تم پر (اپنا) فضل کرنا چاہے (تو کون اس کو روک سکتا ہے) اور خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا حمایتی ہی پاویں گے اور نہ کسی کو اپنا مددگار (ہی) پائیں گے مسلمانو! خدا تم میں

الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اَشِحَّةً

جو (دوسروں کو لڑائی میں شریک ہونے سے) روکتے اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں (لڑائی سے الگ ہو کر) ہمارے پاس چلے آؤ اور (وہ خود بھی) لڑائی میں (تمہارا ساتھ دینے میں) بخیلی

عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى

جب (کوئی) خوف (کا موقع) پیش آتا ہے تو ان کو دیکھتے ہو کہ (مایوسانہ) تم کو تکتے ہیں ان کی آنکھیں (ہیں کہ) چاروں طرف گھومی چلی جاتی ہیں جیسے کسی پر

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ

موت کی بے ہوشی طاری ہو پھر جب خوف دور ہو جاتا (اور مسلمانوں کی فتح ہو جاتی) ہے تو مال (غنیمت) پر گرے پڑتے (اور) دل خراش باتیں کر کر کے تم پر طعنے

اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۚ وَكَانَ

یہ لوگ (شروع سے) ایمان لائے ہی نہیں تو اللہ نے ان کے عمل جو کچھ بھی کیے تھے اکارت کر دیے اور اللہ کے نزدیک

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ

یہ (ایک) آسان (سی بات) ہے (باوجودیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اٹھا کر چل بھی دیے ہیں مگر یہ ابھی تک یہی) خیال کر رہے ہیں کہ (یہ) لشکر (ابھی) نہیں

ف۱ غرض یہ ہے کہ منافق جو اپنے گھروں کے غیر محفوظ ہونے کے حیلے کرتے ہیں ان کا اصل مطلب مسلمانوں کے ساتھ سے بھاگ جانا ہے ورنہ اصل میں تو ان کے گھر غیر محفوظ ہیں اور نہ ان کو ان کی حفاظت مقصود ہے کیونکہ اگر دشمن مدینے میں گھس آئیں تو یہ لوگ دوسروں کے لوٹنے کا موقع پائیں اور شہر میں فساد کرتے پھریں اور اپنے گھروں کے پاس جا کر بیٹھیں بھی تو نہیں ۱۲

منزل ۵

ف۲ مطلب یہ ہے کہ جب تک لڑائی رہی مارے نفاق اور بزدلی کے بھاگوں بھاگوں کرتے رہے مسلمانوں کی فتح ہوئی تو مال غنیمت سے حصے لینے کے لیے جلی کٹی باتیں بنانے لگے کہ تم نے ایسا کون سا کار نمایاں کیا ہے جو ہم نے نہیں کیا ہم نہ ہوتے تو تم فتح ہی تو پا لیے جاتے تھے ۱۲

الْأَحْزَابُ يَوَدُّوا لَوْ أَنَّهُم بَادُونَ فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنبَائِكُمْ

لشکر (پھر) آموجود ہوں تو یہ لوگ اسی کی آرزو کریں کہ (اے کاش) دیہات میں کسی طرف کو نکل جائیں (اور) دور بیٹھے تمہارے حالات دریافت کرتے رہیں

وَلَوْ كَانُوا فِيكُم مَّا قَاتَلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

اور اگر (کسی مجبوری سے) ان کو تم میں رہنا پڑے تو (دشمنوں سے) نہ لڑیں مگر (جھوٹا سا) آتا نے کو، تھوڑی دیر کے لیے۔ مسلمانو! تمہارے لیے

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝

(یعنی) اُن لوگوں کے لیے جو اللہ اور روز آخرۃ (کے عذاب) سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے ہیں (پیروی کرنے کو) رسول اللہ کا ایک

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ

اور جب سچے مسلمانوں نے (دشمنوں کے) گروہوں کو دیکھا تو بول اُٹھے کہ یہ تو وہی (موقع) ہے جو خدا اور اُس کے رسول نے ہمیں پہلے سے بتا رکھا تھا

وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ۝ مِّنَ

اور اللہ اور اُس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اُس (موقع کے پیش آنے) سے لوگوں کا ایمان اور شیوۂ فرماں برداری اور بھی زیادہ ہوگیا

الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ

(ان ہی) مسلمانوں میں کچھ لوگ تو ایسے ہیں کہ خدا کے ساتھ جو انھوں نے (جاں نثاری کا) عہد کیا تھا اُس میں سچے اُترے سو (بعض تو) ان میں سے

نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝ لِّيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ

(یعنی شہید ہوگئے) اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو (شہادت کے) منتظر ہیں اور انھوں نے (اپنی بات میں) ذرا سا بھی تو رد و بدل نہیں کیا (الغرض لڑائی

بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِن شَاءَ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

ان کے سچ کا عوض دے اور منافقوں کو چاہے سزا دے یا (چاہے) اُن (کو توبہ کی توفیق دے اور وہ توبہ کریں تو) خدا اُن کی توبہ قبول کرے بے شک

كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا

بخشنے والا مہربان ہے اور خدا نے (اپنی قدرت سے) کافروں کو (میدان سے) ہٹا دیا (اور وہ) اپنے غصے میں (بھرے ہوئے) ہٹ گئے (اور) ان کو (اس مہم سے)

خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۝

کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا اور خدا نے (اپنی مدد سے) مسلمانوں کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور اللہ زبردست (اور) غالب ہے

وَأَنزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِن صَيَاصِيهِمْ

اور اہل کتاب میں سے جو لوگ (یعنی یہودی) مشرکین کے مددگار ہوئے تھے خدا اُن کو اُن کی گڑھیوں سے نیچے اُتار لایا

وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ۝

اور اُن کے دلوں میں (تم مسلمانوں کی ایسی) دھاک بٹھا دی (کہ) تم (بے دھڑک) لگے بعض کو قتل کرنے اور بعض کو قید کرنے

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَئُوهَا ۚ وَكَانَ

اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن کے مالوں کا اور (نیز) اُس زمین (خیبر) کا جس میں تم نے قدم تک نہیں رکھا تھا تم (ہی) کو مالک کر دیا

ف۱ یعنی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس لڑائی میں شریک اور سب سے پیش پیش تھے تو مسلمانوں کو ہچر مچر کرنا کیا مناسب تھا چاہیے تھا کہ بے اگر مگر رسول کا ساتھ دیتے ۱۲

ف۲ سورۂ بقرہ میں یہ آیت گزر چکی ہے ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم الا ان نصر اللہ قریب تک جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کافر تمہارا زور نہ کریں گے اور تم کو چار و ناچار ان

منزل ۵

سے لڑنا پڑے گا اور لڑائی کی تکلیفیں اور مصیبتیں جھیلنی ہوں گی مگر آخر کار خدا تم کو فتح دے گا تو جنگ احزاب میں جو صورت پیش آئی سچے مسلمان سمجھ گئے کہ یہ وہی موقع ہے جس کے لیے خدا نے ہم کو پہلے سے آمادہ رہنے کے لیے ارشاد فرمایا تھا



اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرًا ○ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ

اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف (اے پیغمبر) اپنی بیبیوں سے کہہ دو کہ اگر تم

تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ

دنیا کی زندگی اور اس کے ساز و سامان کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں (کچھ) دے دلا کر

سَرَاحًا جَمِيْلًا ○ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ

خوش اسلوبی سے رخصت کر دوں اور اگر تم خدا اور اس کے رسول اور عاقبت کے گھر کی خواہاں ہو

فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ مَنْ

تو تم میں سے جو نیکوکار ہیں اُن کے لئے خدا نے بڑے (بڑے) اجر تیار کر رکھے ہیں پیغمبر کی بیبیو! تم میں سے

يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ

جو کوئی کسی کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی اُس کو دُوہری سزا دی جائے گی

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ○ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ

اور اللہ کے نزدیک یہ (ایک) سہل (سی بات) ہے اور جو تم میں سے اللہ اور

رَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا

اس کے رسول کی فرماں برداری اور نیک عمل کرے گی اُس کو ہم اُس کا اجر (بھی) دُوہرا دیں گے اور ہم نے (آخرت میں) اُس کے لئے عزت کی روزی

كَرِيْمًا ○ يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

پیغمبر کی بیبیو! تم کچھ عام عورتوں کی طرح تو ہو نہیں (پس) اگر تم کو پرہیزگاری منظور ہے

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا

تو دبی زبان سے کسی کے ساتھ بات نہ کیا کرو (کہ ایسا کرو گی) تو جس کے دل میں کسی طرح کا کھوٹ ہے وہ (خدا جانے تم سے کس طرح کی) توقعات پیدا کرنے لگا

مَّعْرُوْفًا ○ وَقَرْنَ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ

اور اپنے گھروں میں جمی (بیٹھی) رہو اور اگلے زمانۂ جاہلیت کے (سے) بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو

الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اُس کے رسول کی فرماں برداری کرو

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

(اے پیغمبر کے) گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) گندگی کو دُور کرے اور تم کو ایسا پاک صاف بنائے

تَطْهِيْرًا ○ ع وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ

جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور دانائی کی باتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اُن کو یاد رکھو

ف جس لڑائی کا ان پچھلی آیتوں میں مذکور ہے جنگ احزاب اور جنگ خندق کے نام سے مشہور ہے احزاب کے لفظی معنے ہیں گروہ چونکہ اس لڑائی میں مدینے کے آس پاس کے مشرک اور یہودی اور دیہاتی سب مل کر مدینے پر چڑھ آئے تھے اس سے یہ لڑائی جنگ احزاب کہلائی اس لڑائی میں مسلمانوں نے اپنی حفاظت کے لیے مدینے کے گرداگرد خندق کھودی تھی اس سے اس کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں ہجرت کے بعد خاص مدینے میں مسلمانوں کی عملداری ہو گئی تھی لیکن قبیلہ بنی نضیر کے یہودی بھی مدینے میں بستے تھے اور وہ مسلمانوں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے تھے آخر بتقاضائے مصلحت ملکی پیغمبر صاحب نے ان یہودیوں کو مدینے سے نکلوا دیا انھوں نے اطراف مدینہ میں فساد کی آگ لگا دی اور بارہ ہزار آدمیوں نے مدینے کو آ گھیرا اور مسلمان اس وقت صرف تین ہزار تھے اُن میں بھی اکثر بے سامان اور بعض دو دلے یعنی منافق ایک مہینے کے قریب دشمن مدینے کو گھیرے پڑے رہے اور دُور دُور سے کچھ لڑائی بھی ہوتی رہی آخر خدا کی قدرت سے ایک آندھی چلی اور جو لوگ مدینے کا محاصرہ کئے پڑے تھے اُن میں کھلبلی سی پڑ گئی ڈیروں کی طنابیں اُکھڑ گئیں گھوڑوں کی اگاڑیاں پچھاڑیاں ٹوٹ گئیں آخر یہ لوگ محاصرہ اٹھا اپنا سا مونہہ لے کر چل دیے یہ واقعہ ہجرت کے چوتھے برس کا ہے مدینے کے باہر یہود کا ایک اور قبیلہ بستا تھا بنی قریظہ اور باوجودیکہ اُن سے اور مسلمانوں سے صلح تھی مگر وہ لوگ بھی اس گنوار دل میں آ ملے محاصرے کا اٹھنا تھا کہ مسلمانوں نے بنی قریظہ کو جا گھیرا کوئی تین ہفتے تک گھرے رہے آخر گھبرا کر پیام دیا کہ سعد بن معاذ ہمارے حق میں جو تجویز کریں ہم کو منظور ہے چنانچہ سعد بن معاذ نے یہ فیصلہ کیا کہ لڑنے والے قتل کر دیئے جائیں اور باقی قیدیاں کئے دو برس بعد علاقہ خیبر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا وہاں ایک لڑائی ہوئی مگر یہود تاب مقابلہ نہ لا کر خواہان امن ہوئے اور صلح ہو گئی زمین مسلمانوں کی ملکیت قرار پائی مگر یہود بدستور گھروں میں آباد اور زمین کی کاشتکاری کرتے رہے لیکن یہ لوگ نہ آپ کبھی چین سے بیٹھے اور نہ دوسروں کو چین سے بیٹھنے دیا آخر حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں بنی قریظہ کو نکال باہر کیا اور وہ لوگ ملک شام میں آباد ہوئے ۱۲

إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ○ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَ

(کیونکہ) اللہ (سب) رازواں (اور سب کے حال سے) واقف ہے بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور

الْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَ

ایمان والی عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور راست گو مرد اور راست گو عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور

الصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَ

صبر کرنے والی عورتیں اور خاکساری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں

الصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ

روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور کثرت سے خدا کو یاد کرنے

كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ○ وَمَا كَانَ

اور یاد کرنے والی عورتیں ان (سب) کے لیے اللہ نے (ان کے کا صلہ یعنی) گناہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے اور (معافی کے علاوہ) بڑا اجر

لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کو شایاں نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول (ان کے بارے میں) کوئی بات ٹھہرا دیں تو (اپنی رائے کو دخل دیں) اس بات

مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ○ وَإِذْ

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو وہ صریح گمراہی میں پڑ چکا اور

تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ

(اے پیغمبر اس بات کو یاد کرو کہ) جب تم اس شخص کو سمجھاتے تھے (یعنی زید بن حارثہ کو) جس پر اللہ نے (اپنا) احسان کیا (کہ اس کو اسلام کی توفیق دی) اور تم نے بھی اس

اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۖ

اور اس کو چھوڑ نہیں اور تم اس (بات) کو اپنے دل میں چھپاتے تھے ف۲ جس کو (آخر کار) اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم (اس معاملے میں) لوگوں سے ڈرتے تھے اور خدا اس کا زیادہ مستحق ہے

فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ

پھر جب زید اس (عورت) سے بے تعلقی کر چکا (یعنی طلاق دے دی اور عدت کی مدت پوری ہو گئی) تو ہم نے تمہارے ساتھ اس (عورت) کا نکاح کر دیا تاکہ (عام مسلمانوں

فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ○

جب اپنی بیبیوں سے بے تعلق ہو جائیں تو مسلمانوں کے لیے ان (عورتوں) سے نکاح کر لینے میں کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم تو ہو کر ہی رہتا ہے

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا

اللہ نے پیغمبر کے لیے جو بات ٹھہرا دی ہو اس (کے کرنے) میں پیغمبر کے لیے کچھ مضائقہ نہیں (کی بات) انہیں جو پیغمبر پہلے ہو چکے ہیں ان میں (بھی یہی) عادت الٰہی رہی ہے

مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ○ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللَّهِ

اور خدا کے (جتنے کام ہیں ایک امر) تقدیری (ہیں جو روز ازل سے) ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ اگلے پیغمبر (اسی صفت کے تھے کہ) خدا کے پیغام (لوگوں تک) پہنچاتے

ف۱ یعنی پالا پوسا پھر غلامی سے آزاد کیا اور اپنی پھوپھی زاد بہن زینب اُس سے بیاہ دی
ف۲ یعنی زید چھوڑ دے گا تو میں زینب سے نکاح پڑھا دوں گا ۱۲

منزل ۵



وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ○ مَّا كَانَ

اور خوف خدا رکھتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے (تو اے پیغمبر تم کیوں ڈرو) اور حساب (اعمال) کرنے کیلئے اللہ ہی (وہ سب) سمجھ لے گا

مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

(لوگو!) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں (تو زید کے کیوں ہوں) وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کی مُہر (یعنی سب سے پیچھے)

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ○ وَسَبِّحُوهُ

تمام چیزوں (کے حال) سے واقف ہے ف مسلمانو! اللہ کو یاد کرو کثرت سے اور

بُكْرَةً وَأَصِيلًا ○ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم

صبح شام اُس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے (بھی) ف تاکہ خدا تم کو

مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

(کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے جائے اور خدا ایمان والوں (کے حال) پر مہربان ہے جس دن

يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

یہ لوگ خدا سے ملیں گے (اس دن) سلام اُن کی سلامی ہوگی ف اور خدا نے ان کے لئے (اپنے ہاں بڑی) عزت کا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے پیغمبر ہم نے تم کو

شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ○ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ○

گواہی دینے والا اور (نیکوں کو خوشنودی خدا کی) خوش خبری دینے والا اور (بدوں کو اُس کے غضب سے) ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف (لوگوں کو) بلانے والا

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ○ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ

اور ایمان والوں کو اس (بات) کی خوش خبری سنا دو کہ اُن پر اللہ کا بڑا فضل ہے اور (اے پیغمبر) کافروں

وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ○ يَا أَيُّهَا

اور منافقوں کا کہنا نہ مانو اور اُن کی ایذا دہی کی (کچھ) پروا نہ کرو اور خدا پر بھروسا رکھو اور خدا کارساز بس ہے

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن

مسلمانو! جب تم مسلمان عورتوں کو (اپنے) نکاح میں لاؤ پھر اُن کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو

تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ وَ

تو عدت (میں بٹھانے) کا تم کو اُن پر کوئی (حق) نہیں کہ لگو عدت کی (اُن سے) گنتی پوری کرانے تو (ایسی صورت میں) اُن کو کچھ دے دلا کر

سَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ○ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ

خوش اسلوبی کے ساتھ رخصت کر دو اے پیغمبر ہم نے تمہارے لئے تمہاری بیبیاں حلال کر دی ہیں

اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَ

جن کے تم نے مہر دیئے ہیں اور تمہارے ہاتھ کا مال (یعنی لونڈیاں) جو خدا نے تم کو دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت دلوا دی ہیں اور

ف یہ واقعہ پیغمبر صاحب کی زندگی کے بڑے واقعات میں سے ہے بات یہ ہے کہ زینب بنت جحش پیغمبر صاحب صلعم کی پھوپی زاد بہن تھیں اُن کی والدہ کا نام امیمہ اور وہ بیٹی تھیں پیغمبر صاحب صلعم کے جد بزرگوار عبد المطلب کی یہ تو زینب کا حال ہوا دوسری طرف زید بن حارثہ تھے شریف زادے مگر بچپن میں اُن کو لوگ پکڑ کرلے گئے تھے اور اُس وقت دستور تھا اور اب تک بھی ہے کہ بچوں کو زبردستی پکڑلے جاتے اور غلام بنا لیتے ابھی جوان ہوئے تھے کہ زید غلامی کی حالت میں بکے اگر فروخت ہوئے پیغمبر صاحب نے اُن کو اپنا بیٹا کر لیا اُس وقت تک متبنّے کے بارے میں کوئی حکم خدا کی طرف سے صادر نہیں ہوا تھا اور متبنّے متبنّی کے ساتھ اُسی طرح صُلبی بیٹوں کی سی برتاؤ کی جاتی تھی اور اب تک بھی ہندوستان کے مسلمانوں کا قریب قریب یہی حال ہے زید پیغمبر صاحب کو بھی یہاں تک عزیز تھے کہ آپ نے زینب کے ساتھ اُن کا نکاح کر دیا اور زینب اُس وقت بھی اس نکاح سے ناخوش تھیں ... زید اگرچہ پیغمبر صاحب کے متبنّے کہلاتے تھے مگر تھے تو غلام آزاد اور اُس کے علاوہ شادی ہونے کے اعتبار سے بھی زینب کی جوڑ نہ تھے ... بی بی میں نفقت نہ آئی یہاں تک کہ زید زینب کے چھوڑنے پر آمادہ ہوئے پیغمبر صاحب نے اُن کو بہتیرا سمجھایا لیکن جب طبیعتوں میں نا اتفاقی ہوتی ہے تو میاں بی بی کے تعلق میں لطف باقی نہیں رہتا آخر زید نے زینب کو طلاق دے ہی دی اب پیغمبر صاحب کو کئی مشکلیں پیش آئیں سب سے پہلے زینب کی دلجوئی کہ اُن کو پیغمبر صاحب نے زید سے بیاہ دیا تھا اور نکاح اُن کو ناگوار تھا اب اُس پر طلاق کا داغ لگا یہ دوسری ناگواری اور اسی کے ساتھ خدا کو منظور ہوا کہ متبنّے کی رسم بد بھی موقوف کی جائے نہ یہ کہ لوگ بالک بنا لیں بلکہ بالک کو صُلبی بیٹے کی طرح نہ سمجھیں اور نہ صُلبی بیٹے کے سے اُن کے حقوق تسلیم کئے جائیں اور جب ایک شخص کسی رسم کی اصلاح کرنی چاہتا ہے تو سب سے عمدہ تدبیر اُس اصلاح کے جاری کرنے کی یہ ہے کہ خود اُس پر عمل کرکے اپنا نمونہ دوسروں کو دکھائے اب یہ موقع تھا کہ پیغمبر صاحب زینب سے خود نکاح کریں مگر معلوم تھا کہ متبنّے کی بی بی سے نکاح کرنا صُلبی بیٹے کی بی بی سے نکاح کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے اگر پیغمبر صاحب زینب سے نکاح نہ کرتے تو زینب کی دلجوئی نہیں ہو سکتی تھی اور متبنّے کی رسم کی اصلاح ہو سکتی تھی لوگ یہ حجت کرتے کہ خود پیغمبر صاحب کو ایسا موقع ملا اور وہ دوسروں سے کرانا چاہتے تھے آپ کیا اور نکاح کرنے میں یہ قباحت تھی کہ رسم کے مطابق نہایت مکروہ الزام پیغمبر صاحب کے ذمے عائد ہوتا تھا بے شک پیغمبر صاحب بتقاضائے بشری اُس وقت بہت ہی متردد ہوئے ہوں گے مگر آخر کار اصلاح کا پہلو غالب ہا اور آپ نے خود زینب سے نکاح کر لیا اور کرنا چاہئے تھا اور اصلاح کے واسطے پیغمبر صاحب نے خود اپنا نمونہ دکھایا تاکہ جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے متبنّے کے بارے میں فرزند سمجھے اور متبنّی کو صُلبی بیٹا نہ سمجھے ۱۲

ف ۲ بندوں پر خدا کے درود بھیجنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اُن پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتوں کے درود بھیجنے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اُن کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ... بطلق درود بھیجنے کے معنی ہیں تعریف تحسین آفرین ۱۲

والسلامۃ کہ تم کو بیبیوں کے بارے میں اختیار دینے سے تمھاری بیبیاں سمجھ لیں گی کہ دوسروں کی بیبیوں کی طرح پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے کچھ حقوق نہیں ہیں اِس پر بھی پیغمبر صاحب جن جن کے ساتھ التفات کریں اُن کی ذاتی مہربانی ہی ہمارا کچھ دعویٰ نہیں اور دعویٰ نہیں تو شکایت کیوں ہو پیغمبر صاحب کو جو خدا نے اختیار دیا اُس کی وجہ یہ ہوئی کہ پیغمبر صاحب کی بیبیاں فقر و فاقے پر قانع نہ رہ کر اُن کو دق کرنے لگی تھیں اور نیز خدا پیغمبر صاحب کی منصف مزاجی کو جانتا تھا غیر قوموں کے لوگ پیغمبر صاحب پر اُن کی خانہ داری کے معاملات میں بہت مُونہ آتے ہیں حالانکہ انصاف سے دیکھا جائے تو کوئی بات بھی اعتراض کی نہیں اگر پیغمبر صاحب کی خانہ داری قابلِ اعتراض ہوتی تو اُن کی پیغمبری چل ہی نہیں سکتی تھی لیکن اسی خانہ داری کے ساتھ پیغمبری چلی اُس وقت کے لوگوں نے پیغمبر صاحب کو اعلیٰ درجے کا مقدس تسلیم کیا اِسی ایک بات میں اُن تمام اشتباہات کا جواب ہے جو پیغمبر صاحب کی خانہ داری پر ضد اور مخالفت سے وارد کیے جاتے ہیں اہلِ عرب کے حالات جہاں تک رکھوں اور اُس وقت کے اشعار وغیرہ سے ظاہر ہوتے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ سپاہی منش اور بڑے غیور تھے اور اگر پیغمبر صاحب کا طرزِ خانہ داری قابلِ اعتراض ہوتا تو ابوبکر و عمر جیسے غیور اپنی بیٹیاں پیغمبر صاحب کو دینے والے نہیں تھے پیغمبر صاحب کی خانہ داری کے اکثر تعلقات ایسے وقت شروع ہوئے جب اُن کی عمر پچاس سے متجاوز ہو چکی تھی اور اُن کا پہلا تعلق ہوا خدیجۃ الکبریٰ سے جو بیوہ اور پیغمبر صاحب سے پندرہ برس بڑی تھیں اُن کی وفات کے بعد سودہ سے کہ وہ عمر کے اعتبار سے اُن سے بھی گئی گزری تھیں اِن ہی تعلقات سے ثابت ہوتا ہے کہ اِن میں کس قسم کی غرضیں مضمر تھیں بعض سے پیغمبر صاحب پر حقوق تھے اور اُن کا بہتوں سے سوا دفعہ اس کے سوا نہیں ہو سکتا تھا کہ پیغمبر صاحب اُن کو اپنے نکاح میں لیں بعض کی نسبت مروت متقاضی تھی اور بعض کی نسبت اسلامی اغراض مثلاً تالیفِ قلوب اور بعض عورتیں پیغمبر صاحب کا شوہر بننا فخر اور نجات کا موجب سمجھتی تھیں غرض فرداً فرداً ایک ایک اُم المومنین کے حال پر نظر کی جائے اور خود پیغمبر صاحب کی عمر اور اُن کی شب بیداری اور عبادتِ شاقہ اور مشاغلِ تبلیغِ رسالت و جہاد وغیرہ پر نظر کی جائے تو بے اختیار تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ پیغمبر صاحب کے تعلقاتِ خانہ داری خواہشِ نفسانی کی وجہ سے نہ تھے اسی طرح پیغمبر صاحب کی خانہ داری عام خانہ داریوں کی طرح نہ تھی اور نہ ہو سکتی تھی اس پر بھی باوجودیکہ پیغمبر صاحب کو دوسرے لوگوں کی طرح خدا نے بیبیوں کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرنے پر مجبور نہیں کیا تھا تاہم پیغمبر صاحب نے از خود اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا اور اُس کو تادمِ مرگ اِس عمدگی اور خوبی سے نباہا کہ دوسرا کر نہیں سکتا ۱۲ +

بَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ

تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمھارے ماموں کی بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں

هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ

جو تمھارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں اور کوئی سی مسلمان عورت اگر (مفت) اپنے تئیں پیغمبر کو دے دے (یعنی بے مہر نکاح میں آنا چاہے) بشرطیکہ

اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

پیغمبر (بھی) اُس کو نکاح میں لینا چاہیں (یہ بات) خاص تمھارے ہی لیے ہے عام مسلمانوں کے لیے نہیں

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا

ہم نے جو عام مسلمانوں پر اُن کی بیبیوں اور اُن کے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) کا حق (مہر) ٹھیرا دیا ہے ہم کو معلوم ہے (وہ اُن کو دینا)

يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاۗءُ

تم پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (پھر دوسری رعایت یہ ہے کہ) اپنی بیبیوں میں سے جس کو چاہو (اور جتنے دن چاہو) الگ رکھو

مِنْهُنَّ وَتُـــْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا

اور جس کو چاہو (اور جب تک چاہو) اپنے پاس رکھو اور جن کو تم نے (ایک وقتِ خاص تک) الگ کر دیا تھا اُن میں سے کسی کو پھر (اپنے پاس) بلا لو تو اس میں بھی

جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ

تم پر کچھ گناہ نہیں (یہ اختیار تم کو) اس لیے (دیا گیا ہے) کہ غالباً تمھاری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور جو

بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

(کچھ بھی) تم اُن کو دے دو گے اُسی سے کہ سب کی سب راضی رہیں گی اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ اُس کو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا

حَلِيْمًا ○ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاۗءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ

تحمل والا ہے (اے پیغمبر) اس وقت کے بعد سے (دوسری) عورتیں تم کو درست نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ اُن کو بدل کر دوسری بیبیاں کرو

اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي

گو اُن کا حسن (صورت) تم کو (کتنا ہی) اچھا کیوں نہ لگے مگر اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں کا مضائقہ نہیں) اور اللہ

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ

ہر چیز کا نگران (حال) ہے مسلمانو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر

اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ

یہ کہ تم کو کھانے کے لیے (آنے کی) اجازت دی جائے (تو اس صورت میں ایسا وقت تاک کر جاؤ کہ تم کو کھانے کے تیار ہونے کا انتظار نہ کرنا پڑے

فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ

تو عین وقت پر جاؤ اور جب کھا چکو تو اپنی اپنی راہ لو اور باتوں میں نہ لگ جاؤ

ع ۱۲ — ۳

ذالکم

ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۖ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَ

اِس سے پیغمبر کو ایذا ہوتی تھی اور وہ تمہارا لحاظ کرتے تھے اور اللہ تو حق (بات کے کہنے) میں (کسی کا کچھ) لحاظ کرتا نہیں اور

اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۚ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ

جب پیغمبر کی بیبیوں سے تمہیں کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر (کھڑے رہ کر) اُن سے مانگو اِس تمہارے دل (اُن کی طرف سے) خوب پاک (صاف)

لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ

اور (اسی طرح) اُن کے دل (بھی) اور تم کو (کسی طرح) شایاں نہیں کہ رسول خدا کو ایذا دو اور نہ یہ (بات شایاں ہے)

تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝

کہ اُن کے بعد کبھی اُن کی بیبیوں سے نکاح کرو بات ہے خدا کے نزدیک یہ بڑی (بے جا)

اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ

تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اُس کو چھپاؤ اللہ (کو) تو (دونوں باتیں برابر ہیں کیونکہ وہ) سب چیزوں سے واقف ہے

عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ

پیغمبر کی بیبیوں پر اپنے باپوں (کے سامنے ہونے) میں کچھ گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں سے اور نہ اپنے بھائیوں سے اور نہ اپنے بھتیجوں سے

وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ

اور نہ اپنے بھانجوں سے اور نہ اپنی (قسم کی) عورتوں سے اور نہ ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) کے (سامنے ہونے میں اُن پر کچھ گناہ ہے) اور (اے پیغمبر کی

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

اللہ سے ڈرتی رہو بے شک اللہ ہر چیز کا شاہد (حال) ہے اللہ اور اُس کے فرشتے

يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

پیغمبر پر درود بھیجتے رہتے ہیں (تو) مسلمانو! (تم بھی) پیغمبر پر درود اور سلام بھیجتے رہو ف

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کو (کسی طرح کی) ایذا دیتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت (دونوں) میں خدا کی پھٹکار ہے

وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور خدا نے اُن کے لیئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو

بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

بے اِس کے کہ اُنھوں نے قصور کیا ہو (ناحق کی تہمت لگا کر) ایذا دیتے ہیں تو وہ جھوٹ (طوفان) اور صریح گناہ کا بوجھ (اپنی گردن پر) لیتے ہیں

قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ

اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو

ف پیغمبر صلعم پر درود بھیجنے کے معنے پچھلے رکوع کے فائدے میں دیکھو ۱۲

منزل ۵

ع ۶

مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ

کہ اپنی چادروں کے گھونگٹ نکال لیا کریں اس سے غالباً یہ (الگ) پہچان پڑیں گی (کہ نیک بخت ہیں) اور کوئی چھیڑے گا نہیں اور اللہ

غَفُورًا رَحِيمًا ○ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ

بخشنے والا مہربان ہے ف۱ منافق اور وہ لوگ جن کی نیتیں بد ہیں اور جو لوگ مدینے میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں پھیلایا کرتے ہیں ف۲ اگر اپنی حرکا

وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا

تو (اے پیغمبر) ہم تم (ہی) کو (ایک نہ ایک دن) ان پر مسلط کر دیں گے پھر (یہ لوگ) مدینے میں تو تمہارے پڑوس میں ٹھیرنے پائیں گے نہیں

إِلَّا قَلِيلًا ○ مَلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ○ (الربع)

مگر چند روز (عارضی طور پر۔ پھر) ان کا یہ حال ہو گا کہ (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملے پکڑا اور مار کے ٹکڑے اڑا دیئے

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ○

جو لوگ پہلے ہو گزرے ہیں اُن میں (بھی) خدا کا (یہی) دستور رہا ہے اور (اے پیغمبر) تم خدا کے دستور میں ہرگز کسی طرح کا ردّ و بدل نہ

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ

(اے پیغمبر) لوگ تم سے قیامت کا حال دریافت کرتے ہیں تم (ان سے) کہو کہ قیامت کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور (اے پیغمبر) تم کیا جانو

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ○ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ

شاید قیامت قریب ہی آ لگی ہو۔ بے شک اللہ نے کافروں کو پھٹکار دیا ہے اور اُن کے لیے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے

سَعِيرًا ○ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○

اُس میں سدا کو (اور ہمیشہ) ہمیشہ رہیں گے (اور) نہ (کسی کو اپنا) حمایتی (ہی) پائیں گے اور نہ مددگار

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا

(یہ وہ دن ہو گا) جب اِن کے مونہ (سیخ کے کباب کی طرح دوزخ کی) آگ میں اُلٹ پلٹ کیے جائیں گے اور (افسوس کے طور پر) کہیں گے کہ اے کاش

الرَّسُولَا ○ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا

رسول کا کہا مانا ہوتا۔ اور (یہ بھی) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا اور انھوں (ہی) نے ہم کو گمراہ (بھی) کیا

السَّبِيلَا ○ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا

تو اے ہمارے پروردگار اُن کو دوہرا عذاب دے اور اُن پر بڑی (سے بڑی) لعنت کر

كَبِيرًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ

مسلمانو! اُن لوگوں جیسے نہ بنو جنھوں نے موسیٰ کو (ناحق ناروا متہم کر کے) ایذا دی

فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

تو اللہ نے ان کی تہمتوں سے موسیٰ کی براءت ثابت کی اور اللہ کے نزدیک (موسیٰ بڑے) آبرو دار (پیغمبر) تھے ف۳ مسلمانو!

ف۱ پیغمبر صاحب کے عہد میں مدینے کی ایسی حالت تھی جیسے ہمارے ہاں دیہات کی گھروں میں بیت الخلا نہیں تھے شریف زادیاں قضائے حاجت کے لیے جھٹ پٹے کا وقت دیکھ کر آبادی کے باہر چلی جاتی تھیں اور بد وضع لوگ کسی کو آتے جاتے دیکھ پاتے تو اس کو چھیڑ بیٹھتے اور اُن کو اُلاہنا دیا جاتا تو جواب دیتے کہ ہم نے لونڈی سمجھا تھا اِس طرح کی چھیڑ چھاڑ کے انسداد کے لیے شرع میں یہ حکم دیا گیا کہ شریف زادیاں گھونگٹ نکال کر آیا جایا کریں پھر تو اسلام کی ترقی کے ساتھ مدینہ بڑا شہر ہو گیا لوگوں نے گھروں میں بیت الخلا بنائے اور مستورات کو قضائے حاجت کے لیے بستی کے باہر جانے کی ضرورت باقی نہ رہی ۱۲ +

ف۲ جھوٹی افواہیں پھیلانے کی نسبت مفسرین نے لکھا ہے کہ ان سے مُراد وہ لوگ ہیں کہ جب مسلمانوں کا کوئی لشکر یا فوج کا دستہ جہاد کے لیے جاتا تو منزل ۵ کچھ لوگ مدینے میں بُری افواہیں پھیلاتے پھرتے کہ مسلمان ہارے اور بھاگے اور مارے گئے اِن افواہوں کی وجہ مجاہدین کے عزیزوں اور رشتے داروں میں تشویش ہوتی تھی اور یہ آیت اِن ہی افواہ پھیلانے والوں کے حق میں نازل ہوئی ہے مگر اگلی پچھلی آیتوں کی مناسبت سے ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوا تھا کہ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے افک کی طرف اشارہ ہو تو عجب نہیں جس کا بیانِ مفصل سورۂ نور میں گزر چکا ۱۲

ف۳ مفسرین نے اس آیت کے متعلق مختلف حکایتیں لکھی ہیں از انجملہ یہ کہ قارون کو حضرت موسیٰ سے سخت عداوت تھی اُس نے حضرت موسیٰ کو بدنام کرنے کے لیے ایک فاحشہ عورت کو لالچ دے کر آمادہ کیا کہ حضرت موسیٰ کو متہم کرے جب لوگ جمع ہوئے تو اُس پر حضرت موسیٰ کی پاکدامنی اور نیکوکاری کی ہیبت ایسی غالب آئی کہ اُس نے حضرت موسیٰ کو متہم کرنے کے عوض قارون کا سارا راز فاش کر دیا اس قصے کی طرف اس مقام پر اس غرض سے اشارہ کیا گیا کہ لوگوں نے نکاحِ زینب کے بارے میں آنحضرتؐ کی نسبت کچھ گفت و شنید کی ہو گی مسلمانوں کو اس سے روک دیا گیا ۱۲



اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو (تو راہ کی اور) سیدھی (سچی) - ایسا کروگے) تو (خدا) تم کو اعمال صالحہ کی توفیق دے گا اور تمھارے گناہ

ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ إِنَّا

اور جس نے اللہ اور اُس کے رسول کا کہا مانا تو اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی

عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ

ہم نے ذمہ داری کو (جو انسان پر ہی) آسمانوں (پر) اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا (اور یہ بوجھ اُن پر لادنا چاہا) تو انھوں نے (بزبان حال)

يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝

اور اُس سے ڈر گئے اور آدمی نے (گویا ارادۃً بے تامل) اُس کو اُٹھالیا اس میں شک نہیں کہ وہ (اپنے حق میں) بڑا ہی ظالم (تھا اور ظالم ہونے کے

لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ

(اور اُٹھایا تو اُس کا ضروری انجام یہ ہونا ہی تھا کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو (اُن کے کیے کی) سزا دے

اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر (اپنی) مہر کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف

سُورَةُ سَبَإٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورہ سبا مکے میں اُتری اور اس کی (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) چون آیتیں ہیں اور چھ رکوع

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۚ

(دنیا میں بھی) تمام تعریف اُسی اللہ ہی کو (سزاوار) ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے اور آخرت میں (بھی) اُسی

وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

اور وہی حکمت والا (اور) باخبر ہے۔ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا (مثلاً بیج) اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے (مثلاً نباتات) اور

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ۝

جو کچھ آسمان سے اُترتا (مثلاً پانی) اور جو کچھ اُس میں چڑھ کر جاتا ہے (مثلاً بخارات) ف وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور وہی مہربان (اور) بخشنے والا ہے

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ۖ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ

اور منکر کہتے ہیں کہ ہم کو تو قیامت (پیش) آنی نہیں (اے پیغمبر تم اِن لوگوں سے) کہو ہاں ہاں مجھ کو اپنے (اُسی) پروردگار کی قسم ہے جو

عَالِمِ الْغَيْبِ ۖ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ

عالم الغیب ہے (اور) ذرہ بھر (چیز بھی) آسمانوں اور زمین میں اُس سے پوشیدہ نہیں

وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا

اور ذرے سے چھوٹی اور ذرے سے بڑی جتنی چیزیں ہیں سب (اُس کے ہاں) کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں (صاف صاف لکھی ہوئی موجود) ہیں

ف اس آیت میں نہایت عمدہ تمثیل کے طور پر انسان کو اُس کے فرائض انسانی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے مخلوقات میں انسان کی ایک خاص حالت ہے کہ اُس کو عقل دی گئی ہے اور اُس کی طبیعت میں مختلف تقاضے ہیں وہ دنیا میں اکیلا زندگی بسر نہیں کر سکتا ناچار اُس کو اپنے ابنائے جنس میں رہنا پڑتا ہے اور وہ بھی اُسی کی سی طبیعتیں رکھتے ہیں اور خواہی نخواہی لوگوں کے اغراض میں کشمکش واقع ہوتی ہے جس کثرت سے انسان کے تعلقات ہیں اُسی کثرت سے اُس کی ذمہ داریاں بھی ہیں اُس پر حقوق ہیں خدا کے والدین کے رشتے داروں کے اولاد کے میاں بی بی کے ہمسائے کے قوم کے حاکم ملت کے اہل معاملہ کے اگر ان تمام حقوق پر نظر کی جائے تو واقع میں انسان بڑے سخت شکنجے میں کسا ہوا ہے اور چونکہ اُس کو عقل دی گئی ہے اور وہ اپنے دل میں سمجھتا ہے کہ اُس کو ہر ایک حقدار کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور اُس کو نیکی اور بدی دونوں کے کرنے کی قدرت ہے اس وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ انسان نے یہ حالت اپنی خوشی سے اختیار کی ہے انسان کے سوا جتنی مخلوقات ہے اُن کی دوسری حالت ہے اُن کی طبیعتوں میں مختلف تقاضے نہیں اور نہ وہ فاعل مختار ہیں اور اسی وجہ سے اُن پر کسی طرح کی ذمہ داری نہیں اور اس اعتبار سے انسان کے مقابلے میں دوسری مخلوقات بڑے آرام میں ہے ۱۲ ف۲ ہم نے زمین و آسمان میں داخل ہونے اور اُن سے نکلنے والی چیزوں کو مثال کے طور پر ترجمے میں کھول دیا ہے ورنہ اور بہت چیزیں ہیں جو زمین و آسمان میں داخل ہوتی اور اُن سے نکلتی ہیں زمین میں داخل ہونے والی چیز مُردوں کی لاشیں بھی ہیں اور تمام چیزیں جو زمین میں گاڑی جاتی ہیں اور زمین سے نکلنے والی چیزیں نباتات کے علاوہ معدنیات ہیں جو زمین سے کھود کر نکالی جاتی ہیں مُردوں کی لاشیں ہیں جو قیامت کے دن قبروں سے نکلیں گی پانی ہے جو زمین سے نکلتا ہے آسمان سے اُترنے والی چیزیں پانی کے علاوہ فرشتے ہیں کہ زمین میں بحکم خدا آمد و رفت رکھتے ہیں اور آسمان میں چڑھنے والی چیزیں بخارات کے علاوہ فرشتے اور لوگوں کی دعائیں اور اُن کے نیک عمل ہیں تو خیال کرنے سے اور بہت سی مثالیں بتائی جا سکتی ہیں ۱۲

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ وَالَّذِيْنَ

اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے (خدا اُن کو اُن کے کیے کا) بدلہ دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (آخرت میں) گناہوں کی مغفرت اور (بہشت میں)

سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ○

ہماری آیتوں (کے توڑ) میں مخاصمانہ کوشش کرتے رہے یہی ہیں جن کو (قیامت میں) عذاب دردناک کی سزا ہونی ہے

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ

اور (اے پیغمبر) جن لوگوں کو (کتب آسمانی کا) علم دیا گیا ہے (اور وہ منصف مزاج بھی ہیں وہ تو) اس (قرآن) کو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل

وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ

اور اُس (خدا) کا رستہ دکھاتا ہے جو غالب (اور) سزاوار حمد (وثنا) ہے۔ اور جو لوگ منکر ہیں وہ (ایک دوسرے سے تمہاری ہنسی اڑانے کے لئے) کہتے

عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ○

ایسا آدمی بتائیں جو تم کو (اس عجیب بات کی) خبر دے گا کہ جب تم (مر کر) سرتاپا ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو (ایک بار) ضرور تم نئے جنم میں آنا ہوگا

اَفْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

معلوم نہیں اس شخص نے خدا پر جھوٹ (بہتان) باندھا ہے یا اُسے کسی طرح کا جنون ہے (نہ سو نہ تو بہتان باندھا ہے نہ جنون ہے) بلکہ جو لوگ آخرت کا یقین

فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ○ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

(کمبختی) کی مصیبت اور پرلے درجے کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں۔ تو کیا ان لوگوں نے آسمان اور زمین کی طرف جو (ان کو) ان کے آگے اور

مَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ

ان کے پیچھے (یعنی سب طرف سے گھیرے ہوئے) ہیں نظر نہیں کی۔ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا

نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ○

ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں ہر ایک بندہ جو (خدا کی طرف) رجوع رکھتا ہے اُس کے لیے تو اس میں (بڑی) عبرت ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا

اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری دی تھی (چنانچہ ہم نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ) پہاڑو! (تسبیح و تلاوت میں) داؤد کے ساتھ

لَهُ الْحَدِيْدَ ○ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ

داؤد کے لیے ہم نے لوہے کو (بھی) ملائم کر دیا تھا۔ کہ (اس کی) اچھی پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو جوڑنے میں اندازہ (مناسب) کا خیال رکھو

اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ

(اور) جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو میں دیکھ رہا ہوں۔ اور (اسی طرح) ہوا کو سلیمان کا تابع کر دیا تھا اس کی صبح کی منزل ایک مہینے بھر کی راہ ہوتی

رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ

اور (اسی طرح) اُس کی شام کی منزل مہینے بھر کی راہ ہوتی اور ہم نے اُن کے لیے تانبے کو پگھلا کر اس کا ایک چشمہ بہا دیا تھا اور جنات

ف حضرت داؤد بڑے خوش آواز تھے اور ایسے سوز و گداز سے یاد الٰہی کرتے کہ پہاڑ گونج اٹھتے اور پرندوں پر وجد کی حالت طاری ہو جاتی آدمیوں کا تو کیا مذکور ہے ترجمے میں جو لفظ جواب واقع ہوا ہے اس کا مطلب ہے کہ جس طرح داؤد تسبیح و تلاوت کرتے ہیں اسی طرح تم بھی کرو

منزل ۵ ع ۲



ف۱ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ پیغمبروں اور فرشتوں اور جانوروں کی خیالی اور اصلی مورتیں بناتے تھے اور ان کی شریعت میں جائز تھا شریعت اسلام نے بت پرستی کی بیخ کنی کے لیے

يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝

جو ان کے پروردگار کے حکم سے ان کے ہاتھ تلے (طرح طرح کے) کام کرتے تھے اور (ہم نے یہ بھی فرما دیا تھا کہ) ان میں جو کوئی ہمارے حکم سے پھرے

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ

(تو) سلیمان کو جو کچھ (بنوانا منظور ہوتا یہ جنات) ان کے لیے بناتے (جیسے مسجد بیت المقدس کی طرح) اونچی شاندار عمارتیں اور (ڈھلی ہوئی) مورتیں

قُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ۝

(بڑی بھاری) دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی ہیں (اور ہم نے داؤد کی نسل کو حکم دیا کہ) ای نسل داؤد (ان نعمتوں کے بدلے میں) ہمارا شکر کرتے رہو اور ہمارے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ

پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم جاری کیا تو جنات کو (کسی چیز نے) ان کے مرنے کا پتہ نہ بتایا مگر گھن کے کیڑے نے

تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ

کہ وہ سلیمان کے عصا کو کھا تا تھا یعنی جب (عصا جس کے سہارے سے سلیمان مرے پیچھے کھڑے تھے کھوکھلا ہو گیا اور سلیمان) گر پڑے تب جنات نے

مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ

تو (اس) ذلت کی مصیبت میں نہ رہتے ف۲ سبا کے لوگوں کے لیے ان کے اپنے ہی گھروں میں (قدرت خدا کی) البتہ ایک (بڑی) نشانی (موجود) تھی

جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ

(سرزمین کیا تھی کہ بیچ میں سے گزر جانے والے کے لیے) داہنے ہاتھ اور بائیں ہاتھ دو باغ تھے (ہم نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ) اپنے پروردگار کی (دی ہوئی)

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ۝ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ

(دنیا میں رہنے کو اپنا) عمدہ شہر اور (آخرت میں گناہ) بخشنے والا پروردگار (اس پر بھی) انھوں نے (ہمارے حکم کی) کچھ پروا نہ کی تو ہم نے (بھی) بندھ توڑ کر

الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ

اور (سیلاب کے آئے پیچھے) ہم نے ان کے دو باغوں کے بدلے میں دو باغ (تو) دیئے مگر ایسے کہ ان کے پھل بدمزہ تھے اور ان میں (کچھ جھاؤ)

مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ۝ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا

قدر قلیل بیری یہ ہم نے ان کو ان کی ناشکری کا بدلہ دیا اور ہم ناشکروں ہی کو (ایسے) بدلے دیا کرتے ہیں ف۳

الْكَفُورَ ۝ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى

اور ہم نے اہل سبا کی بستیوں اور (ملک شام کے) ان دیہات کے درمیان جن کی پیداوار میں ہم نے برکت دے رکھی تھی (آمد و رفت کے) گاؤں آباد

ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ۝

اور ان گاؤں میں (مسافروں کے) چلنے کی ایک حد باندھ دی تھی ف۴ کہ بے کھٹکے ان میں راتوں اور دنوں چلو پھرو

فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ فَجَعَلْنَاهُمْ

تو وہ لگے کہنے اے ہمارے پروردگار (ایسے پاس پاس کے دیہات میں چلنے سے سفر کا مزہ نہیں آتا تو) ہماری منزلوں کو دور دور کر دے غرض ان لوگوں

تصویر اور مورت کا بنانا مطلق منع کر دیا ۱۲ ف۲ بیت المقدس کی تعمیر شروع تو حضرت داؤد نے کی تھی مگر پوری ہی ساختنے پایا تھا کہ ان کا انتقال ہو گیا اور وہ خدمت خدا کی طرف سے سلیمان کے سپرد ہوئی انھوں نے اس کو ایسی شان و شوکت کا بنوایا کہ روئے زمین پر ویسی عمارت نہ کبھی بنی تھی اور نہ کبھی بنے گی لاکھوں کاریگر اس میں کام کرتے تھے اور ان میں جنات بھی تھے ابھی عمارت کی تکمیل میں کچھ کسر باقی تھی کہ سلیمان علیہ السلام کی مدت حیات پوری ہو گئی اور معلوم تھا کہ سلیمان کے انتقال کر جانے سے بیت المقدس کی تعمیر میں ضرور فتور پڑے گا تو سلیمان نے عصا کے سہارے سے کھڑے کھڑے انتقال فرمایا مدتوں تک جنات سمجھا کیے کہ زندہ کھڑے ہیں بدستور سب کام کرتے رہے یہاں تک کہ جس لکڑی کے سہارے سے کھڑے تھے گھنتے گھنتے کمزور ہو گئی ٹوٹی تو لاش دھڑام سے گر پڑی ۱۲ ف۳ سبا عرب میں ملک یمن کا ایک شہر تھا بڑا شاداب انھوں نے بندھ ڈال کر برسات کے پانی کو روک رکھا تھا جیسے ملک تلنگانہ میں بڑی کثرت سے اس کا رواج ہے کہ برسات کے پانی کو ضائع ہونے نہیں دیتے اور اس کو روک کر آب پاشی کے کام میں لاتے ہیں بہرکیف سبا والوں نے یہی طرز اختیار کیا تھا پھر ان کی شامت آئی تو خدا کو بھول گئے کسی سبب سے بندھ ٹوٹ کر تمام زمین پر پانی پھیل گیا اور زمین از کار رفتہ ہو گئی ۱۲ ف۴ یعنی وہ دیہات علاوہ پاس پاس ہونے کے اس طرح پر بھی واقع ہوئے تھے کہ جیسے جگہ جگہ مناسب فاصلوں پر پڑاؤ بنے ہیں ۱۲

ف۱ پانی ایک طرف کو بہتا ہو اور اس کو روکنے کے لیے ایک دیوار روک دی جائے تو اس کو بند اور بندھ اور باندھ کہتے ہیں ۱۲

أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

افسانے بنا دیئے اور ہم نے اُن کی دھجیاں بکھیر دیں جتنے (بندے) صبر (و) شکر کرنے والے ہیں اُن کے لیے (اس کے) اس (قصے) میں (بڑی)

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور شیطان نے (جو) ان (لوگوں) کے بارے میں اپنی رائے لگائی تھی کہ یہ میرا ساتھ دیں گے حقیقت میں اس نے وہ اپنی رائے سچ کر دکھائی کہ ایک گروہ کے سوا سب اس کے پیچھے ہو لیے

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ

اور شیطان کا اُن پر کچھ زور تو تھا ہی نہیں مگر (ہم نے اس کو ایک حیلہ بنا دیا تھا اور) مقصود (صرف) یہ تھا کہ جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ہم اُن کو اُن لوگوں سے (الگ) معلوم

هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ۝ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ

جو اس کی طرف سے شک میں ہیں اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار ہر (ایک) چیز کا نگران (حال) ہے (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو

زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي

کہ خدا کے سوا جن (فرشتوں) کو تم (ایک طرح پر خدائی میں کچھ دخیل) سمجھتے ہو اُن کو بلاؤ (اور) تحقیق کرو تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ نہ تو آسمانوں ہی میں

الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ۝ وَلَا

زمین میں اور نہ آسمان اور زمین (کے بنانے) میں ان کا کچھ ساجھا اور نہ ان میں کوئی خدا کا مددگار

تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ

خدا کے ہاں (ان میں سے کسی کی) سفارش (بھی کچھ) کام نہیں آتی مگر ہاں اس کے کام آتی ہے جس کی نسبت (خدا سفارش کی) اجازت دے (ان فرشتوں

قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ قُلْ مَنْ

تو (ایک دوسرے سے) پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا (اس پر جو زیادہ مقرب ہیں) کہتے ہیں جو (حکم دیا) بجا ہے تمہارا دیا اور وہ عالی شان

يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ

تم کو آسمانوں اور زمین سے کون روزی پہنچاتا ہے (یہ تو اس کا کیا جواب دیں گے تم ہی ان سے) کہو کہ اللہ اور ہم (سچوں) یا تم (دونوں) میں ایک نہ ایک تو ضرور راہ راست پر

هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝ قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ

اور (دوسرا) کھلی ہوئی گمراہی میں ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ نہ تو ہمارے گناہوں کی تم سے باز پرس ہونی ہے اور نہ

عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ

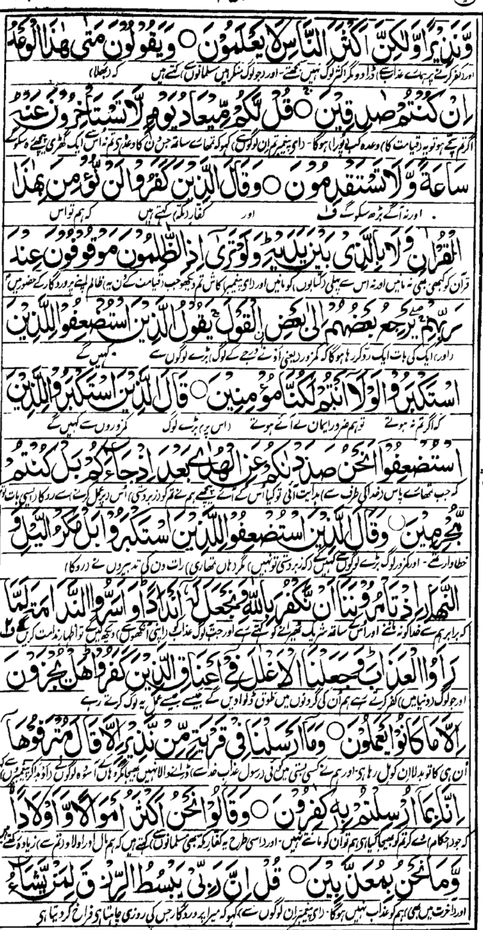
تمہارے عملوں کی ہم سے باز پرس ہونی ہے (اور ان سے یہ بھی) کہو کہ ہمارا پروردگار (قیامت کے دن) ہم (دونوں فریقوں) کو (ایک جگہ) جمع کرے گا

الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ۝ قُلْ أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ

بڑا (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کرنے والا (اور سب کا حال) جانتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جن کو تم شریک (خدائی) بنا کر خدا کے ساتھ ملاتے ہو ذرا ایک نظر مجھ کو بھی

هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا

وہی (ایک) اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے کہ (ان کو) بہشت کی خوشخبری دو



وَّنَذِيرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

اور (کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے) ڈرا دو مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اور (جو لوگ منکر ہیں مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ (بھلا)

إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ○ قُلْ لَّكُمْ مِّيعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ

اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔ (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ تمہارے ساتھ جس دن کا وعدہ ہے نہ اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے

سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُونَ ○ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا

اور نہ آگے بڑھ سکو گے ف اور کفار (مکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اس

الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرٰى إِذِ الظّٰلِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ

قرآن کو کبھی بھی نہ مانیں اور نہ اس سے پہلی (کتابوں) کو مانیں اور (اے پیغمبر) کاش تم دیکھو جب (قیامت کے دن یہ) ظالم اپنے پروردگار کے حضور میں

رَبِّهِمْ ۚ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ الْقَوْلَ ۚ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

(اور) ایک کی بات ایک رد کر رہا ہوگا کہ کمزور (یعنی ادنٰی درجے کے لوگ) بڑے لوگوں سے کہیں گے

اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ○ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ

کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے (اس پر) بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ

کہ جب تمہارے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آئی تو کیا اس کے آئے پیچھے ہم نے تم کو (زبردستی) اس (پر عمل کرنے) سے روک دیا (ایسی بات نہیں) بلکہ تم

مُّجْرِمِينَ ○ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَ

خطاوار تھے۔ اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے (کہ زبردستی تو نہیں) مگر (ہاں تمہاری) رات دن کی تدبیروں نے (روکا)

النَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗ أَنْدَادًا ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا

کہ برابر ہم سے خدا کو نہ ماننے اور اس کے ساتھ شریک ٹھیرانے کو کہتے رہے اور جب لوگ عذاب (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے تو اظہار ندامت کریں گے ف

رَأَوُا الْعَذَابَ ۗ وَجَعَلْنَا الْأَغْلٰلَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۗ هَلْ يُجْزَوْنَ

اور جو لوگ (دنیا میں) کفر کرتے رہے ہم ان کی گردنوں میں طوق ڈلوا دیں گے جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے

إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا

ان ہی کا تو بدلا ان کو مل رہا ہے۔ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی (رسول عذاب خدا سے) ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ لوگوں نے (اُن کو) کہا

إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُونَ ○ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَّأَوْلَادًا

کہ جو احکام (لے کر) تم کو بھیجا گیا ہے ہم تو ان کو مانتے نہیں۔ اور (اسی طرح یہ کفار مکہ بھی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد (میں تم سے) زیادہ ہیں

وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ○ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ

اور (آخرت میں بھی) ہم کو عذاب نہیں ہوگا۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا پروردگار جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

النصف ع ۳ ۹ ۹

ف ظاہر میں تو لوگ قیامت کا وقت پوچھتے تھے اور مقصود ان کا یہ تھا کہ قیامت نہیں ہوگی تو جواب میں خدا نے وقت تو نہیں بتایا مگر ان کے اصلی مقصود یعنی انکار کی اس طرح پر تردید کر دی کہ وقت کا بتانا منظور نہیں مگر قیامت اپنے وقت پر ضرور آکر رہے گی ۱۲
ف پارہ گیارہ رکوع ۹ کا دوسرا فائدہ ملاحظہ ہو ۱۲

وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ

اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے مگر اکثر لوگ (تقسیم رزق کی مصلحتوں) سے واقف نہیں۔ اور (لوگو!) تمہارے مال اور تمہاری اولاد (ہمارے ہاں کچھ)

بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ

ایسی (دولت) نہیں (رکھتے) کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں مگر جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل (بھی) کیے (آخرت میں) ایسے لوگوں کے لیے

لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ

ان کے عمل کا دوہرا عوض ہے اور وہ (بہشت کے) بالاخانوں میں اطمینان سے (بیٹھے) ہوں گے اور جو لوگ مخاصمانہ

فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ

ہماری آیتوں کے توڑ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں وہ عذاب میں رکھے جائیں گے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا پروردگار

يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ

اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور تم لوگ

شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

کچھ بھی (راہ خدا میں) خرچ کرو گے وہ اس کا عوض دے گا اور وہ سب روزی دینے والوں سے بہتر (روزی دینے والا) ہے اور (لوگو!) اس دن کو پیش نظر رکھو

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ قَالُوْا

فرشتوں سے پوچھے گا کہ کیا یہ (آدم زاد) تمہاری ہی پرستش کیا کرتے تھے (اور تم اس سے رضامند تھے) وہ عرض کریں گے

سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

کہ (خدایا) تو پاک ہے تو ہی ہمارا دوست ہے نہ یہ۔ بلکہ یہ جنات کو پوجا کرتے تھے اور اکثر انہی کو مانتے تھے

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ○ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ

انہیں کے معتقد تھے۔ تو (اس روز خدا فرمائے گا کہ) آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع ہی پہنچانے پر قادر ہے اور نہ نقصان پہنچانے پر

وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○

اور ہم سرکش لوگوں سے کہیں گے کہ عذاب دوزخ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب اس کا مزہ) چکھو۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ

اور جب ان (کفار) کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو (ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ یہ شخص (پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے) بس (ہم کو)

يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۭ

جن (معبودوں) کی تمہارے باپ دادا پرستش کرتے تھے تم کو ان (کی پرستش) سے روک دے اور (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ تو بس جھوٹا

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○

اور جو لوگ منکر ہیں جب ان کے پاس حق بات آئی تو وہ اس کی نسبت کہنے لگے کہ یہ تو بس صریح جادو ہے

منزل ۵

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ

اور (اے پیغمبر باوجودیکہ) ہم نے ان کو (آسمانی) کتابیں نہیں دیں کہ اُن کو پڑھتے (پڑھاتے) ہوں اور نہ تم سے پہلے اِن کی طرف کوئی ڈرانے والا

نَّذِيْرٍ ۝ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ

اور اِن سے اگلے لوگوں نے (بھی پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا اور جو کچھ ہم نے اُن لوگوں کو دے رکھا تھا یہ (لوگ تو ابھی) اُس کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے

فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ

غرض اگلے لوگوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا (اور پیغمبروں کا جھٹلانا ہم کو ناگوار گزرا) تو (اے پیغمبر تم نے دیکھ لیا ہوگا کہ) ہماری ناخوشی (اُن کے حق میں) کیسی (زبون) ہوئی

اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ

کہ خدا کے لیے دو دو (مل کر) اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ پھر سوچو (تو تم کو معلوم ہو جائے گا) کہ تمہارے رفیق (یعنی محمد) کو کسی طرح کا (بھی)

جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ قُلْ

جنون نہیں ہے بلکہ (تم پر ایک) عذاب سخت (نازل ہونے والا ہے اور اُس) کے آگے آگے یہ تم کو ڈرانا ہے اور بس۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى

کہ میں نے تم سے (تبلیغ رسالت پر) کچھ مزدوری طلب کی ہو تو وہ تم ہی کو (مبارک رہے) میری مزدوری تو بس اللہ ہی پر ہے اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

ہر چیز کا شاہد (حال) ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میرا پروردگار (غلط بات کے مٹانے کو) حق (کے حربے) چلا رہا ہے (اور وہ) غیب کی باتوں کو خوب جاننے والا ہے

قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (دین) حق آ پہنچا اور (دین) غلط سے نہ تو ابھی کچھ (کشود کار) ہوتا ہے اور نہ آئندہ ہوگا ف۱ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو

اَضِلُّ عَلٰي نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝

میری غلطی (کا وبال) میرے ہی اوپر ہے اور اگر راہِ راست پر ہوں تو (یہ) اس (قرآن) کی برکت سے (ہے) جو میرا پروردگار میری طرف وحی کے ذریعے سے نازل

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا

اور (اے پیغمبر) کاش (وہ حالت) تمہارے پیش نظر ہو جب یہ لوگ (قیامت میں) گھبرائے گھبرائے پھریں گے اور (کسی طرف کو) بھاگ کر نہ جا سکیں گے اور پاس کے

اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ

کہ (اب) ہم رسول پر ایمان لائے اور (اتنے) بلے پرے (ایمان) کیسے اِن کے ہاتھ آ سکتا ہے ف۲ اور (اِن کا حال یہ ہے کہ)

قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

پہلے اُس سے انکار کرتے اور بے دیکھے بھالے دور ہی سے (اٹکل کے) تکے چلاتے رہے اور (اب) ان میں اور ان کی توقعات میں ایک روک کر دی

مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝

کہ ایسا ہی (سلوک) اُن لوگوں کے ساتھ کیا گیا جو اِن کے ہم جنس تھے (اور) اُن سے پہلے (کفر کر چکے تھے) وہ (بھی) اِن ہی کی طرح شک کرنے والے شک میں (پڑے) تھے

ف۱ ما یبدیٔ الباطل وما یعید عربی کا ایک محاورہ ہے اور جن معنوں میں بولا جاتا ہے وہ ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں ۱۲ منزل ۵

ف۲ مطلب یہ ہے کہ اِن کو دنیا میں ایمان لانا چاہیے تھا اب آخرۃ میں ایمان کہاں دھرا ہے کہ اُس کو لپک لیں ۱۲

ع ۵/۹ ۱۱ ع ۹/۶ ۱۲

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ فاطر مکے میں اُتری اور اس کی پینتالیس آیتیں ہیں اور پانچ رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جس نے (محض عدم سے) آسمان اور زمین بنا کھڑے (اور) اُسی نے فرشتوں کو (اپنا) قاصد بنایا

اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں (اپنی مخلوقات کی) بناوٹ میں جو چیز چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے بے شک اللہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ (اپنی) رحمت (کا لنگر) جو لوگوں کے لیے کھولے تو کوئی اُس کا بند کرنے والا نہیں اور

مَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ ۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا

بند کر دے تو اُس کے (بند کیے) پیچھے کوئی اُس کا جاری کرنے والا نہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ

لوگو! اللہ کے احسان جو تم پر ہیں اُن کو یاد کرو بھلا اللہ کے سوا کوئی (اور بھی) پیدا کرنے والا ہے جو

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

آسمان و زمین سے تم کو روزی دے (تو) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم (لوگ) کدھر بہکے چلے جا رہے ہو اور (اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ) تم کو

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا

تو تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے جا چکے ہیں اور (آخر کار) ساری باتیں اللہ ہی کے حضور میں پیش کی جائیں گی ف

النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

لوگو! اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے تو ایسا نہ ہو کہ دنیا کی زندگی تم کو دھوکے میں ڈالے رہے اور ایسا نہ ہو کہ (شیطان) دغاباز خدا کے بارے

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا

(کہ نافرمانیاں کرو اور مغفرت کے اُمیدوار رہو) کچھ شک نہیں کہ شیطان تمہارا (جانی) دشمن ہے تو تم بھی اُس کو (اپنا) دشمن ہی سمجھے رہو وہ تو

يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

اپنے لوگوں کو (اپنی طرف) صرف اِس غرض سے بلاتا ہے کہ وہ لوگ (آخر کار) دوزخیوں میں (جا شامل) ہوں جو لوگ منکر ہیں

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

اُن کو سخت سزا ہونی ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کے لیے (گناہوں کی) بخشش اور (نیک عملوں کا)

اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ

بڑا اجر ہے۔ تو کیا وہ شخص جس کو اُس کا عمل بد (اغوائے شیطانی کی وجہ) اچھا کر دکھایا گیا ف اور وہ (خواہش نفسانی کی پیروی کر کے) اُس کو اچھا سمجھ

ف پیغمبر صاحب کو تسلی دینی مقصود ہے کہ ان لوگوں کا تم کو جھٹلانا کوئی انوکھی بات نہیں تم سے پہلے بھی لوگوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور انھوں نے صبر کیا تم بھی صبر کرو علاوہ بریں آخر کار معاملہ خدا کے ساتھ ہے وہ جھٹلانے والوں سے سمجھ لے گا ۱۲

منزل ۵

ف۲ عمل بد کے اچھا کر دکھانے سے یہ مقصود ہے کہ کام تو برے ہیں مگر شیطان ان کو ان کی نظر میں آراستہ کر دیتا ہے اور وہ ان کو اچھا سمجھتے ہیں تو بُرا لگتا ہے ۱۲

ع ۱۴

يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھاتا ہے تو (اے پیغمبر) ان لوگوں (کے حال) پر افسوس کر کر کے کہیں تمھاری جان جاتی رہے

حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ۝ وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ

(تم صبر کیے بیٹھے رہو کیونکہ) جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اللہ اُن (سب) سے واقف ہے (وقت پر اُن سے سمجھ لے گا) اور اللہ (ہی) وہ (قادر مطلق) ہے جو

فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَىٰ بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

پھر ہوائیں بادل کو اُبھارتی ہیں پھر بادل کو ہم ایسے شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں جو خشکی کی وجہ سے مُردہ (یعنی پڑتی پڑا) ہے پھر ہم مینھ کے ذریعے

كَذَٰلِكَ النُّشُورُ ۝ مَن كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ

اسی طرح (لوگوں کو بھی مرنے کے بعد) جی اُٹھنا ہو گا۔ جو عزت کا خواہاں ہو تو اُس کو چاہیے کہ خدا کی فرماں برداری کرے کیونکہ عزت ساری خدا کی (دین) ہے

يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۚ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ

(اچھی) اچھی باتیں اُسی (کی) جناب تک پہنچتی ہیں اور (وہی) نیک عمل (کرنے والوں کے درجوں) کو بلند کرتا ہے اور (اے پیغمبر) جو لوگ (تمھاری ایذا دہی کے

السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝ وَاللَّهُ

اُن کو سخت سزا ہونی ہے اور اُن کی (سب) تدبیریں وہی (آخر کار) ملیا میٹ ہو جائیں گی ف اور (لوگو!) اللہ ہی نے

خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ

تم کو (پہلے) مٹی سے پیدا کیا پھر نطفے سے پھر (مرد عورت بنا کر) تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور نہ

مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ

کسی عورت کو پیٹ رہتا ہے اور نہ (وہ بچہ) جنتی ہے مگر (یہ سب) خدا ہی کے علم (اور اجازت) سے (ہوتا ہے) اور نہ کسی شخص کی عمر زیادہ اور نہ کسی کی عمر

مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ وَمَا يَسْتَوِي

مگر (یہ سب) کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے (اور) کچھ شک نہیں یہ (سب) اللہ کے نزدیک (ایک) سہل (سی بات) ہے۔ اور

الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَ

(سمندر) دو قسم کے ہوتے ہیں اور وہ دونوں) سمندر ایک طرح کے نہیں ہیں ایک (تو) ایسا ہے کہ اس کا پانی میٹھا خوش ذائقہ خوش گوار اور ایک (ایسا) کہ

مِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ

(باوجود اس اختلاف کے تم (لوگ) دونوں قسم کے دریاؤں میں سے مچھلیاں شکار کر کے اُن کا ترو تازہ گوشت کھاتے اور زیور (یعنی موتی) نکال

وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

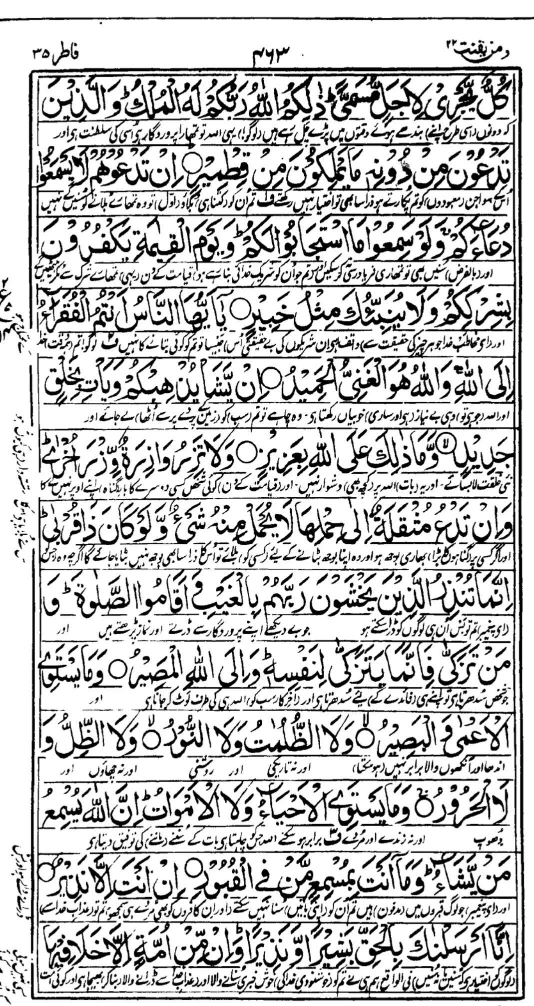
اور (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ کشتیاں دریا میں (پانی کو میٹھا ہو یا کھاری) پھاڑتی چلی جاری ہیں تاکہ تم (لوگ) خدا کا فضل (یعنی تجارت کے ذریعے) ڈھونڈو

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

وہ رات (کے ایک جزو) کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن (کے ایک جزو) کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو (اپنا) مطیع (فرمان) کر

ف اس میں غلبۂ اسلام کی بشارت اور صریح پیشین گوئی ہے ۱۲ ف۲ میٹھے اور کھاری سمندر کی مثال میں اسلام اور کفر کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام خود طبائع ہے اس کو دل قبول کرتا ہے اور کفر سے طبیعت متنفر ہوتی ہے اور پھر جو دونوں سمندروں کی یکساں حالت بیان کر دی ہے اس سے قدرت الٰہی کا ظاہر کرنا مقصود ہے ۱۲

له ملے مجہول کے ساتھ بننے کا حاصل مصدر ۱۲ ک ترجمے میں عورت کو خاص کر دیا ہے مگر لفظ انثیٰ کا ٹھیک ترجمہ مادہ ہے جس میں عورت بھی داخل ہے ۱۲



كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ وَالَّذِيْنَ

کہ دونوں (اسی طرح اپنے) بندھے ہوئے وقتوں میں پڑے چل رہے ہیں (لوگو!) یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے اُسی کی سلطنت ہے اور

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

اُس کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو ذرا سا بھی تو اختیار نہیں رکھتے ف تم اُن کو (کتنا ہی) پکارو (اول) تو وہ تمہارے بلانے کو سنیں گے نہیں

دُعَاۗءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۭ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ

اور (بالفرض) سنیں بھی تو تمہاری فریاد رسی کر سکیں (اور تم جو اُن کو شریک خدائی بنا رہے ہو) قیامت کے دن (یہی) تمہارے شرک سے منکر ہو بیٹھیں گے

بِشِرْكِكُمْ ۭ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ

اور (اے مخاطب خدا جو ہر چیز کی حقیقت سے) واقف ہے اُس کی طرح تجھ کو کوئی بتانے کا نہیں ف لوگو! تم (ہر وقت) اللہ

اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

اور اللہ (جو ہے تو) وہی بے نیاز (ہے اور ساری) خوبیاں رکھتا ہے۔ وہ چاہے تو تم (سب) کو (زمین پر سے) لے جائے اور

جَدِيْدٍ ۝ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ

نئی خلقت لا بسائے۔ اور یہ (بات) اللہ پر (کچھ بھی) دشوار نہیں۔ اور (قیامت کے دن) کوئی شخص کسی دوسرے کا بار گناہ اپنے اوپر نہیں (اٹھانے) کا

وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۭ

اور اگر کسی پر (گناہوں کا بڑا) بھاری بوجھ ہو اور وہ اپنا بوجھ بٹانے کے لیے (کسی کو) بلائے تو اُس کا ذرا سا بھی بوجھ نہیں بٹایا جائے گا اگرچہ وہ (جس

اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَ

(اے پیغمبر! تم تو بس اُن ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اور نماز پڑھتے ہیں اور

مَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي

جو شخص سدھرتا ہے تو اپنے ہی (فائدے کے) لیے سدھرتا ہے اور (آخر کار سب کو) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور

الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۝ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ۝ وَلَا الظِّلُّ وَ

اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں (ہو سکتا) اور نہ تاریکی اور روشنی اور نہ چھاؤں اور

لَا الْحَرُوْرُ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ

دھوپ اور نہ زندے اور مردے ف برابر ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے بات کے سننے (ماننے) کی توفیق دیتا ہے

مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ۝

اور (اے پیغمبر) جو لوگ قبروں میں (مدفون) ہیں تم اُن کو (اپنی باتیں) سنا نہیں سکتے (اور اِن کافروں کو بھی مرے ہی سمجھو) تم تو (عذاب خدا سے

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا

(لوگو! کو اختیار ہے کہ سنیں یا نہ سنیں) فی الواقع ہم ہی نے تم کو (خوشنودی خدا کی) خوشخبری سنانے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا رسول بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت

ف قطمیر اُس جھلی کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی پر ہوتی ہے وہ اکثر گودے میں مل کر ایک ذات ہو جاتی ہے اور جس حصہ کو میں گٹھلی کے گڑھے میں سمایاں بھی ہوتی ہے مگر وہ ایسی پتلی ہوتی ہے کہ بے حقیقت چیز کے لیے محاورہ عرب میں بولا جاتا ہے کہ قطمیر جتنا بھی تو نہیں جیسے ہمارے ہاں اردو میں رائی کی سفیدی اسی لیے ہم نے لفظ قطمیر کا ترجمہ ذرا سا کر دیا ہے جو اصل مقصود تھا ۱۲

ع ٢ الثلثة

منزل ٥

ف لا ینبئک مثل خبیر ایک ضرب المثل ہے جس کو لوگ اپنے قول میں استعمال کیا جاتا ہے کہ ایک شخص نے کوئی بات کہی اور آخر میں مثل کہہ دی جس سے اُس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ مجھ سے بہتر اور کوئی کہنے والا نہیں … اس کلام کے …

نلنو

نَذِيرٌ ۝ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ

ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔ اور اگر (یہ کفار) تم کو جھٹلائیں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی (اپنے وقت میں اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں جو

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۝ ثُمَّ أَخَذْتُ الَّذِينَ

اُن کے پیغمبر اُن کے پاس معجزے اور صحیفے اور ایسی کتابیں لے کر آئے جن میں نور (ہدایت) تھا (مگر اس پر بھی جھٹلایا گیا) پھر (تو) ہم نے (بھی)

كَفَرُوا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

(ان) منکروں کو پکڑ لیا سو (دیکھ لو کہ) ہماری ناخوشی (ان کے حق میں) کیسی (بری) ہوئی۔ (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ ہی نے

فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَ

پھر اس (پانی) کے ذریعے سے ہم نے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور (اسی طرح) پہاڑوں میں مختلف رنگتوں کے کچھ طبقے ہیں (بعض) سفید اور

حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ

(بعض) لال اور (بعض) کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چارپایوں کی رنگتیں بھی کئی کئی طرح کی ہیں خدا سے تو اس کے وہی بندے

وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۗ

و چارپایوں کی رنگتیں بھی کئی کئی طرح کی ہیں خدا سے تو اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (خدا کے آثار قدرت کا) علم رکھتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا

بے شک اللہ غالب (اور) بخشنے والا ہے۔ جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھتے

الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً

اور جو کچھ ہم نے اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے چھپا کر اور کھلے طور پر (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں وہ بے شک اس بیوپار کی آس لگائے بیٹھے ہیں

لَّن تَبُورَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ

جس میں کبھی گھاٹا ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا اُن کو اُن کے اجر پورے پورے بھرے گا اور اپنے فضل سے اُن کو زیادہ بھی دے گا (کیونکہ) وہ بڑا

شَكُورٌ ۝ وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا

بخشنے والا (اور) قدردان ہے۔ اور (اے پیغمبر) یہ کتاب جو ہم نے وحی کے ذریعے سے تم پر نازل کی ہے (بالکل) ٹھیک ہے

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِعِبَادِهِ لَخَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ

(اور) جو (کتابیں) اس سے پہلے کی ہیں (یہ) اُن کی تصدیق (بھی) کرتی ہے بے شک اللہ اپنے بندوں (کے حال) سے خبردار (اور اُن کے اعمال کو) دیکھ

الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۖ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم

اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو (اس) کتاب کا وارث ٹھہرایا جن کو ہم نے (اہل سمجھ کر اس کی خدمت کے لیے) منتخب فرمایا (یعنی مسلمانوں کو) پھر اُن میں

مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ

بیچ کی چال چلتے ہیں اور بعض اُن میں (ایسے بھی) ہیں جو خدا کے حکم سے نیکیوں میں (اوروں سے) آگے بڑھے ہوئے ہیں یہی تو (خدا کا) بڑا فضل ہے

منزل ٥

الكَبِيرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

(اور) اُس کا صلہ ہی ہمیشہ رہنے کے (بہشت کے) باغ (ہیں) جن میں وہ داخل ہونگے (اور) وہاں اُن کو سونے کے کنگن

مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں اُن کا (معمولی) لباس بھی ریشمی ہوگا۔ اور (یہ لوگ نعمتیں پاکر) کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے

الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۝ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا

جس نے (ہر طرح کا) غم ہم سے دُور کر دیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا (اور ایسا) بڑا قدردان ہے کہ اُس نے ہم کو

دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا

اپنے فضل سے ٹھیرنے کے رہنے (ایسے عمدہ) گھر میں لا اتارا کہ یہاں ہم کو نہ تو کسی طرح کی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ یہاں ہم کو کسی طرح کی

لُغُوْبٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا

تکان لاحق (حال) ہوتی ہے۔ اور جو لوگ منکر ہیں اُن کے لئے دوزخ کی آگ (تیار) ہے نہ تو ان کو قضا آئیگی کہ مر ہی

وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ وَهُمْ

اور نہ دوزخ کا عذاب ہی اُن سے ہلکا کیا جائیگا ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسی ہی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور یہ لوگ

يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۭ

دوزخ میں (پڑے) چلاتے ہونگے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو (یہاں سے) نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ۭ فَذُوْقُوْا

کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تو اب مزے چکھو

فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۝ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ بیشک خدا ہی آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے

اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ۭ

وہ تو دلوں کے بھیدوں تک سے واقف ہے۔ وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں (پہلوں کا) جانشین بنایا

فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

تو جس نے کفر کیا اس کے کفر کا ضرر اُسی کو ہے۔ اور کافروں کے حق میں اُن کے کفر سے پروردگار کے ہاں ناخوشی ہی بڑھتی ہے

اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

اور کافروں کو اُن کا کفر نقصان ہی زیادہ کرتا ہے۔ بھلا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا

شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ

جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین سے کونسی چیز پیدا کی ہے

منزل ۵

الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ

زمین بنائی ہی یا آسمانوں (کے بنانے) میں اُن کا (کچھ) ساجھا ہی یا ہم نے اِن (مشرکوں) کو کوئی کتاب دی ہی کہ یہ اُس کی سند رکھتے ہیں (ان)

مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ۝ إِنَّ

بلکہ (یہ) ظالم جو ایک دوسرے سے وعدے کرتے ہیں بس (نری) دھوکے (کی ٹٹیاں) ہیں ف ۱ — بے شک

اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ

اللہ آسمانوں (کو) اور (نیز) زمین کو تھامے ہوئے ہی کہ (کہیں اپنی جگہ سے) ٹل (نہ) جائیں اور (بالفرض) ٹل جائیں تو

أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝

پھر اُس کے سوا کوئی (بھی ایسا) نہیں جو اُن کو تھام سکے بے شک اللہ (بڑا) تحمل والا اور بندوں کے گناہوں کا بخشنے والا ہی

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَاءَهُمْ نَذِيرٌ لَيَكُونُنَّ أَهْدَىٰ

اور (یہ منکر تو) اللہ کی بڑی بڑی کڑی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ اِن کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی ڈرانے والا آئے گا تو (کوئی سی اُمت بھی ہو) وہ مزور

مِنْ إِحْدَى الْأُمَمِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝

ہر ایک اُمت سے زیادہ رُو براہ ہوں گے پھر جب ڈرانے والا اِن کے پاس پونہچا تو (اُس کے آنے سے) اِن کی نفرت کو (اُلٹی) ترقی ہوئی

اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۚ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا

کہ لگے ملک میں سرکشی اور بُری (بُری) تدبیریں کرنے ف ۲ اور بُری تدبیر (الٹی) بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہی تو ہو نہ ہو

بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ

(یہ لوگ) اُسی برتاو کے منتظر ہیں جو اگلے لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہی تو (اے پیغمبر) تم خدا کے قاعدے کو ہرگز

تَبْدِيلًا ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

بدلتا ہوا نہ پاؤگے اور نہ خدا کے قاعدے کو ہرگز ٹلتا ہوا پاؤگے — کیا (یہ لوگ) ملک میں چلے پھرے نہیں

فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ

اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بُوتے میں (وہ لوگ) اِن سے کہیں بڑھ کر تھے

قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ

اور اللہ (کچھ ایسا گیا گزرا) نہیں ہی کہ آسمان اور زمین میں اُس کو — کوئی چیز (بھی) عاجز کر سکے

إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ۝ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا

بے شک وہ (سب کے حال سے) واقف (اور) بڑی قدرت والا ہی - اور اگر خدا لوگوں کو اُن کی بداعمالیوں کی پاداش میں پکڑتا

مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۖ

تو روئے زمین پر ف ۳ کسی جاندار کو (باقی) نہ چھوڑتا مگر (وہ) ایک وقت مقرر (یعنی قیامت) تک لوگوں کو مُہلت دیتا ہی

ف ۱ وعدوں سے مراد وُہ اُمیدیں ہیں جو نجات اور شفاعت اور تقرب اور دنیاوی کامیابیوں کی نسبت مشرکین ایک دوسرے کو دلایا کرتے ہیں مگر واقع میں یہ سب شیطانی دھوکے ہیں اِس واسطے کہ جن کو شریک خدا ٹھیرایا جاتا ہی وہ بے اختیار محض ہیں ۱۲

ف ۲ مشرکین عرب کے پاس کوئی پیغمبر تو آیا نہ تھا تو دوسری اُمتوں کی نافرمانیاں سُن کر کہا کرتے تھے کہ ہمارے منزل ۵ پاس پیغمبر آئے تو ہم اُس کی سب سے زیادہ فرماں برداری کریں لیکن جب واقع میں اُن کے پاس پیغمبر آخر الزماں آئے تو جو دوسری اُمتوں نے کیا تھا اُنھوں نے بھی کیا یعنی سرکشی کی اور رسول کی ایذا دہی میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا ۱۲

ف ۳ لفظ ظہر کے معنی پُشت کے ہیں اور اُس سے مراد ہی زمین کے اوپر کی سطح جس کو ہم اپنے محاورے میں روئے زمین سے تعبیر کرتے ہیں اسی لیے ہم نے اپنا محاورہ اختیار کر لیا ۱۲

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝

پھر جب اُن کا (وہ) وقت آ پہنچے گا تو اللہ اپنے بندوں (کے حال) کو دیکھ رہا ہے (جیسا جس کا عمل ہوگا ویسا اُس کو بدلہ دے گا)

ع ۵ / ۸ / ۱۷

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	ثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ یٰس مکے میں اتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	تراسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ

یٰس قرآن کی قسم جس میں (سر تا سر) دانائی کی باتیں ہیں۔ کہ (اے محمدؐ) کچھ شک نہیں کہ منجملہ (اور) پیغمبروں کے تم بھی (پیغمبر) ہو۔ (اور دین کے)

مُّسْتَقِيْمٍ ۝ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ

سیدھے رستے پر (ہو)۔ یہ قرآن خدائے غالب (اور) مہربان نے اُتارا ہے۔ تاکہ تم ایسے لوگوں کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ

اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ

جن کے باپ (دادا) اُن سے پہلے کسی پیغمبر کی معرفت عذاب خدا سے) نہیں ڈرائے گئے اور (وہ) اسی سبب سے (دین سے) غافل ہیں ف۱ ان میں سے

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ

تو بیشتر کسی طرح ماننے والے نہیں۔ ہم نے اُن کی گردنوں میں (بھاری بھاری) طوق ڈال دیے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پھنسے ہوئے) ہیں

فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ

تو ان کے سر (ایسے) اُلل کر رہ گئے ہیں (کہ ان کو رستہ دکھائی ہی نہیں دیتا)۔ اور ہم نے ایک دیوار (تو) ان کے آگے بنا دی اور ایک دیوار ان کے پیچھے

سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

اور اوپر سے ان کو ڈھانک دیا تو یہ دیکھ ہی نہیں سکتے ف۳ اور (اے پیغمبر) اُن کے لیے یکساں ہے کہ تم ان کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ

یا نہ ڈراؤ یہ تو ایمان لانے والے ہیں نہیں۔ تم تو بس اُسی کو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے

وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

اور بے دیکھے (خدائے) رحمٰن سے ڈرے تو اُس کو (گناہوں کی) معافی اور (اعمال نیک کے بدلے میں) عزت کے اجر کی خوشخبری سنا دو

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ

بے شک ہم ہی مردوں کو جلائیں گے اور جو کچھ وہ آگے بھیج چکے اور (جو) ان کے نشان پیچھے رہ گئے ہم ان کو قلم بند کر لیتے ہیں۔ اور ہر چیز کو

اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ

کتاب واضح (یعنی لوح محفوظ) میں قلم بند کر رکھا ہے ف۴ اور (اے پیغمبر) ان (لوگوں) سے مثال کے طور پر ایک گاؤں والوں کا حال بیان کرو

اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

جب اُن کے پاس پیغمبر آئے۔ یعنی جب ہم نے اُن کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے اُن دونوں کو جھٹلایا

ف۱ کفار مکہ حضرت اسمٰعیل کی اولاد تھے اُن کی طرف حضرت اسمٰعیل کے بعد پیغمبر صاحب تک کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا ۱۲ ف۲ مطلب ہے کہ یہ لوگ خدا کے علم میں عذاب کے مستحق ٹھیر چکے ہیں ۱۲ ف۳ راہِ حق کے نہ سوجھنے کی دو مثالیں بیان فرمائیں کہ گردن میں طوق پھنسا ہو اور سر اُلل کر رہ جائے تو رستہ سوجھے کیا خاک علیٰ ہذا القیاس آگے دیوار پیچھے دیوار اُوپر سے منزل ۵ شلّا پٹی ہوئی چھت تو کیا سوجھ پڑے غرض کفار شیخی اور ناحق کی ضد وغیرہ خیالات میں گھرے ہوئے ہیں اِن کو ایمان کا رستہ دکھائی نہیں دیتا ۱۲ ف۴ لغت میں امام کے معنے پیشوا اور شارعِ عام کے ہیں اور لوح محفوظ پر دونوں باتیں صادق آتی ہیں کہ تمام واقعات گزشتہ اور آئندہ اسی کے مطابق واقع ہوئے اور ہوں گے گویا تمام دنیا وما فیہا اُسی پر چل رہی ہے اور اُس کو واضح اس لیے فرمایا کہ اُس میں سب باتیں وضاحت کے ساتھ لکھی ہوئی ہیں اور مراد علم الٰہی بھی ہو سکتا ہے ۱۲

[illegible]

ع ۱۲ / ۱۸

[illegible]

ف۵ اونچا ہو جانے کو اُلل بولتے ہیں گاڑی کا اگلا حصہ اونچا ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ گاڑی اُلال ہو گئی ۱۲

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ

اس پر ہم نے تیسرے (پیغمبر) سے (ان کی) تائید کی تو ان تینوں نے (ان لوگوں سے) کہا کہ ہم تمہارے پاس (خدا کے) بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ کہنے لگے

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

بس ہماری ہی طرح کے آدمی ہو اور (خدائے) رحمٰن نے تو کوئی چیز (از قسم کتاب وغیرہ کبھی) اُتاری نہیں تم تو نرا

تُكَذِّبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَ

جھوٹ بولتے ہو (پیغمبروں نے) کہا ہمارا پروردگار علیم ہے کہ ہم بے شک (اسی کے) بھیجے ہوئے تمہارے پاس آئے ہیں اور

مَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ

ہمارا کام تو (حکم خدا کا صاف صاف) پہنچا دینا ہے اور بس۔ وہ لگے کہنے کہ ہم نے تو تم کو بڑا ہی منحوس پایا کہ تمہارے آتے ہی قحط

لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالُوْا

اگر تم (اپنے وعظ و نصیحت سے) باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو ضرور سنگسار کر دیں گے اور ضرور تم کو ہم سے (بڑی) سخت تکلیف پہنچے گی (پیغمبروں نے) کہا

طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝

کہ یہ تو تمہاری (ہی) شامت (اعمال) ہے کہیں بھی ہو تمہارے ساتھ ہے کیا (اس کو) کہ تم کو سمجھایا گیا تم لگے الٹا ہم کو ناحق اُلاہنا دینے نہیں بلکہ تم

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ

اور شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا (اور آ کر) لگا کہنے کہ بھائیو

اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

(ان) پیغمبروں کے کہے پر چلو (ضرور) ایسے لوگوں کے کہے پر چلو جو تم سے (کچھ) معاوضہ (بھی) طلب نہیں کرتے اور خود راہِ راست پر بھی ہیں

وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اور مجھے کیا (جنون) ہے کہ جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے اُسی کی عبادت نہ کروں حالانکہ (تم سب مرے پیچھے) اُسی کی طرف کو لوٹائے جاؤ گے

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ

کیا اُس کے سوا دوسروں کو معبود مان لوں اگر (خدائے) رحمٰن مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو ان کی

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

سفارش میرے کچھ بھی کام نہ آئے اور نہ یہ مجھ کو (اس مصیبت سے) چھڑا سکیں (اگر) ایسا کروں تو (بس) میں صریح گمراہی میں جا پڑا

اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ۝ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ

میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا ہوں سو میری (نصیحت) سنو (تاہم لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا بلکہ اُس کو شہید کر ڈالا تو خدا کی طرف سے اُس کو حکم

قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ وَ

کہ یہ جو میرے پروردگار نے مجھ کو بخش دیا اور اپنے نوازے ہوؤں میں مجھ کو (لا) شامل کیا (پکار اٹھا) کاش میری قوم (کے لوگوں) کو یہ حال معلوم ہو - اور

منزل ۵

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ۝

ہم نے اُس کے (مَرنے کے) پیچھے اُس کی قوم (کے لوگوں) پر آسمان سے (فرشتوں کا) کوئی لشکر نہ اُتارا (کہ لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کریں) اور ہم کو (لشکر کے) اُتارنے

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ۝ يٰحَسْرَةً عَلَى

وہ تو بس ایک آواز سخت تھی (کہ کردی گئی) اور وہ اُسی دم (آگ کی طرح) بجھ کر رہ گئے - بندوں کے حال (پر) (بھی بڑا ہی) افسوس ہے

الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا

کبھی اُن کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی اُنھوں نے ہنسی نہ اُڑائی ہو - کیا اِن لوگوں نے (اِس بات پر) نظر نہیں کی

كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ

کہ اِن سے پہلے ہم نے کتنی اُمّتوں کو ہلاک کر مارا اور جن کو ہلاک کر مارا پھر وہ اِن کی طرف لوٹ کر نہیں آتے ہاں جتنے ہیں

كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ

سب ہمارے حضور میں حاضر رکھے گئے ہیں ف اور اِن (لوگوں) کے (سمجھنے کے) لیئے ہماری (قدرت کی) ایک نشانی مری ہوئی (یعنی پڑتی پڑی)

اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ

کہ ہم نے اُس کو (پانی برسا کر) جلا اُٹھایا اور اُس سے اناج نکالا کہ اُسی میں سے (یہ لوگ بھی اپنی قسمت کا) کھاتے ہیں اور زمین میں

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝ لِيَاْكُلُوْا مِنْ

ہم نے کھجوروں کے اور انگوروں کے باغ لگائے اور اُن میں (پانی کے) چشمے بہائے - تاکہ باغ کے پھلوں میں سے (یہ لوگ اپنی اپنی قسمت کا) کھائیں

ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ

اور (معلوم ہے کہ یہ پھل) اِن کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے نہیں تو کیا (یہ لوگ اِس نعمت کا) شکر نہیں کرتے - پاک ہے وہ (ذات) جس نے

الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

زمین کی روئیدگی کی قسم میں سے (اور خود) اِن کی اپنی (یعنی انسان کی) قسم میں سے اور اُن (مخلوقات) کی قسم میں سے جن کو یہ نہیں جانتے ہر طرح

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۝

اور اِن کے (سمجھنے کے) لیئے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی رات ہے کہ ہم اُس میں سے دن کو کھینچ کر نکال لیتے ہیں تو بس لوگ اندھیرے میں رہ

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَ

اور آفتاب (ہے کہ) اپنے ایک ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے یہ اندازہ خدا کا باندھا ہوا ہے جو زبردست (اور ہر چیز سے) آگاہ ہے اور

الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ

چاند (ہے کہ) اُس کے لیئے ہم نے منزلیں ٹھیرا دیں یہاں تک کہ (آخر ماہ میں گھٹتے گھٹتے) پھر (ایسا ٹیڑھا اور پتلا) رہ جاتا ہے جیسے (کھجور کی)

يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

ہی سے بن پڑتا ہے کہ چاند کو جا لے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آسکتی ہے اور (کیا چاند اور کیا سورج) سب (اپنے اپنے) مدار (یعنی گھیرے) میں دورے

ف یہ سارا رکوع ایک گانوں کے حالات میں ہے جس کے نام کی صراحت قرآن میں نہیں اور اُن تین پیغمبروں کے نام بیان فرمائے ہیں جو اُن کی طرف بھیجے گئے تھے اور نہ اُس شخص کا نام ہے جو شہر کی پرلی طرف سے دوڑتا ہوا آیا تھا اور نہ اُس کی شہادت کا تذکرہ ہے لیکن باوجود اس کے قصّے کے بیان کرنے سے جو مقصود ہے وہ بخوبی حاصل ہے ہم نہیں سمجھتے کہ ناموں کی تعیین سے کیا غرض متعلق ہو سکتی ہے لیکن پہلے بھی کچھ لوگ ہوئے ہیں اور اَب تو زیادہ کثرت سے ہیں جو اصلی غرض کو نظر انداز کر کے تاریخی باتوں کی تحقیق کے پیچھے پڑ جاتے ہیں پُرانے وقتوں کی باتیں اور وہ بھی مجمل و مختصر تاریخوں کا کچھ اعتبار نہیں پہلی آسمانی منزل ۵ کتابیں محفوظ نہیں یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ کون سا گانوں تھا مگر مفسّرین نے لکھا ہے کہ وہ گانوں انطاکیہ تھا اور تین رسول حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواری تھے اور وہ شخص جو شہر کے پرلے سرے سے دوڑتا ہوا آیا تھا حبیب نام تھا ذات کا بڑھئی اور وہ کوڑھی بھی تھا حضرت عیسےٰ کے حواریوں نے اُس کو کرامت سے اچھا کر دیا وہ حواریوں کی تائید اور تصدیق کرنے لگا تو انطاکیہ کے لوگوں نے اُس کو مار ڈالا انطاکیہ والوں پر پہلے قحط پڑا اور پھر بجلی گری گانوں مسمار ہو گیا یہ ہیں وہ باتیں جو تفسیروں سے معلوم ہوتی ہیں والعلم عند اللہ تعالیٰ ہم اِس مقام پر ترجمے کے پڑھنے والوں کو یہ بات سمجھانی چاہتے ہیں کہ قرآن کو مورخانہ کاوش کے ساتھ دیکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اِس سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے اور بعض صورتوں میں عقیدہ بھی متزلزل ہو جاتا ہے اور طبیعت کج اُفتاد از روئے مذہب بہت ہی بُری اُفتاد ہے سو ہر ایک مسلمان کو اِس سے پرہیز کرنا چاہیئے ۱۲

(حاشیہ:) کفر و شرک کی نحوست · قیامت · سب حاضر ہوں گے · خدا کی بعض نعمتیں · سب چیزیں جوڑ جوڑ ہیں · رات دن · چاند سورج



يَسْبَحُونَ ○ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ○

تیرتے ہیں۔ اور ان (لوگوں) کے (سمجھنے کے) لئے (ہماری قدرت کی) ایک نشانی یہ ہے کہ ہم ان (آدمیوں) کی نسل کو بھری ہوئی کشتیوں میں سوار

وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ○ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا

اور کشتی کی طرح کی ہم نے ان کے لئے اور چیزیں (از قسم ڈونگی وغیرہ بھی) پیدا کی ہیں جن پر (یہ دریاؤں میں) سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں ان کو

صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ○ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ○

پھر تو کوئی ان کا فریاد رس ہو اور نہ یہ کسی طرح (ڈوبنے کی مصیبت سے) چھڑائے جا سکیں مگر (یہ) ہماری مہربانی (ہے) اور ایک وقت (خاص) تک (ان کو) فائدہ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (آفتیں تم کو) تمہارے آگے اور تمہارے پیچھے (سے گھیرے ہوئی) ہیں ان سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ اس کی مطلق

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ○

اور ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی سی نشانی بھی ان کے پاس آئے تو یہ اس سے منہ موڑے بدون نہیں رہتے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو تم کو رزق دے رکھا ہے اس میں سے کچھ (اس کے رستے میں غرباء پر بھی) خرچ کرتے رہا کرو تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي

کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھلائیں جن کو خدا چاہے تو (تم مسلمانوں کے عقیدے کے موافق) آپ (بہتیرا) کھلا سکتا ہے پھر اب تم جو خدا کی مرضی کے خلاف ان

ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○

صریح گمراہی میں (پڑے) ہو۔ اور (منکر مسلمانوں سے) کہتے ہیں اگر تم سچے ہو تو یہ (قیامت کا) وعدہ کب (پورا) ہوگا

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ○

(بس) یہ اسی کے منتظر ہیں کہ یہ لوگ آپس میں (ایک دوسرے سے معمولی طور پر) لڑتے جھگڑتے ہوں اور ایک دم کی آواز (صور) ان کو (ایک دم سے) آن پکڑے

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ○ وَنُفِخَ

پھر نہ تو وصیت ہی کر سکیں گے اور نہ اپنے بال بچوں میں لوٹ کر جا سکیں گے اور (پھر دوبارہ)

فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ○ قَالُوا

صور پھونکا جائے گا تو ایک دم سے (سب کے سب) قبروں سے نکل نکل اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہوں گے۔ (اور حیران ہو کر ایک دوسرے سے) پوچھیں گے

يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ

کہ ہائے ہماری کم بختی (ہم تو پڑے سوتے تھے) کس نے ہم کو ہماری خوابگاہ سے (جگا) اٹھایا (فرشتے جواب دیں گے کہ) یہی تو وہ (قیامت) ہے جس کا وعدہ

الْمُرْسَلُونَ ○ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا

پیغمبر سچ کہتے تھے (الغرض) قیامت بس ایک زور کی آواز (صور) ہوگی تو ایک دم سے سب لوگ ہمارے حضور میں

ع ۳ ۱۸

ف۱ انسان کی زندگی پر ہزاروں طرح کی آفتیں ہیں بہت طرح کی بیماریاں خود اس کے جسم سے پیدا ہوتی ہیں اور بہت طرح کی آفتیں اس پر باہر سے آسکتی ہیں آدمی کو چاہئے کہ ہمہ وقت خدا کے غضب سے ڈرتا اور پناہ مانگتا رہے دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ جو (عذاب) تم سے پہلے (لوگوں پر آ چکے) ہیں اور جو تمہارے بعد (آئندہ آنے والے) ہیں ان سے ڈرتے رہو ۱۲

مُحْضَرُونَ

مُحْضَرُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

(لا) حاضر کیے جائیں گے - پھر اُس دن کسی شخص پر ذرا سا بھی ظلم نہ ہوگا اور تم لوگوں کو اُسی کا بدلہ دیا جائے گا جو (دُنیا میں)

تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝ هُمْ وَ

کرتے رہے - بے شک جنتی لوگ اُس دن مزے سے (اپنے) جی بہلا رہے ہوں گے وہ اور

اَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ

اُن کی بیبیاں سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے - بہشت میں ان کے لیے میوے (موجود) ہوں گے

وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ وَامْتَازُوا

اور جو طلب کریں گے اُن کے لیے (حاضر) پروردگارِ مہربان اپنی طرف سے سلام کہلا بھیجے گا - اور (ہم گنہگاروں کو حکم دیں گے کہ)

الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا

گنہگارو! آج (ان جنتیوں سے) الگ رہو - اے اولادِ آدم کیا ہم نے تم پر تاکید نہیں کر دی تھی کہ

الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ لا وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ

شیطان کی پرستش نہ کرنا کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ ہماری ہی عبادت کرنا کہ یہی (دین کا)

مُّسْتَقِيْمٌ ۝ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۖ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

سیدھا رستہ ہے اور (باایں ہمہ) اُس نے تم میں سے اکثر لوگوں کو گمراہ کر دیا کیا تم

تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا

عقل نہیں رکھتے تھے (تو آپ) یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اب

الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ

اپنے کفر (و انکار) کے سبب اِس میں داخل ہو آج ہم اِن کے مونہوں پر مُہر لگا دیں گے (اور یہ بات نہیں کر سکیں گے) اور

تُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

جیسے کرتُوت یہ لوگ کرتے تھے اِن کے ہاتھ ہم کو بتا دیں گے اور اِن کے پاؤں (بھی) گواہی دیں گے

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى

اور ہم چاہیں تو اِن کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دیں ف (اور) پھر یہ رستے کی طرف دوڑیں تو کہاں سے

يُبْصِرُوْنَ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا

دیکھ پائیں اور اگر ہم چاہیں تو یہ جہاں ہیں وہیں اِن کو مسخ کر کے (مثلاً پتھر یا) اپاہج بنا دیں پھر نہ تو آگے ہی جا سکیں

مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ۖ اَفَلَا

بن پڑے اور نہ لوٹتے ہی بن پڑے اور ہم جس کی عمر زیادہ کرتے ہیں بناوٹ میں اُس کو اُلٹا گھٹاتے چلے جاتے ہیں ف کیا یہ لوگ

ف جھاڑو پھیرنا اُردو کا محاورہ ہے جس کے معنی مٹا دینے کے ہیں ۱۲ ف بناوٹ میں اُلٹا گھٹانے کے معنی یہ ہیں کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہے تو اُس کی سب ہی چیزوں میں کمی ہو جاتی ہے دماغی قوتوں میں - جسمانی توانائی میں تن توش میں غرض وہ اُس کمزوری کی طرف لوٹتا معلوم ہوتا ہے جو بچپن میں تھی ۱۲-

۲ وقف غفران

منزل ۵

ع ۴ / ۲

يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنۢبَغِي لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

نہیں سمجھتے - اور ہم نے اِن (پیغمبر محمدؐ) کو شاعری نہیں سکھائی اور شاعری اِن (کی شان) کے لائق بھی نہیں یہ (قرآن) تو بس (نری) نصیحت

وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۝ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَي

اور پڑھنے کے لائق ف (اور) عام فہم ہے (اور اس کے نازل کرنے سے مقصود یہ ہے) کہ جو زندہ (دل) ہوں اُن کو (عذابِ خدا سے) ڈرسنائے اور منکر

الْكٰفِرِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا

کیا اِن لوگوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ ہم نے اُن کے لیے چارپائے پیدا کیے کہ وہ بھی ہمارے (ہی) ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں ف

فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ

اور (اب) یہ اُن کے مالک (بنے بیٹھے) ہیں اور ہم نے اُن (چارپایوں) کو اِن کے بس میں کر دیا ہے تو اُن میں (بعض) اِن کی سواریاں ہیں اور بعض

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ وَاتَّخَذُوْا مِنْ

اور اُن (چارپایوں) میں اُن کے لیے (اور بھی بہتیرے) فائدے ہیں اور (خاص کر) پینے کی چیز (یعنی دودھ) تو کیا یہ لوگ اِن نعمتوں کا شکر نہیں کرتے اور

دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود (بھی) اس توقع سے بنا رکھے ہیں کہ اِن کو (اُن سے) مدد ملے - سو وہ اِن کی مدد (تو کچھ بھی) نہیں کر سکتے

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ

بلکہ یہ (اُلٹے) بُت پرستوں کے (طرفدار یعنی باغیوں کا) لشکر قرار پا کر (قیامت کے دن جوابدہی میں) پکڑے ہوں گے - تو اے پیغمبر اِن (لوگوں) کی باتیں تمہاری

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ

جو کچھ چھپا کر کرتے ہیں اور جو ظاہر طور کرتے ہیں ہم (سب کچھ) جانتے ہیں (اور جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا) کیا آدمی کو معلوم نہیں کہ ہم نے اُس کو

نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ

نطفے سے پیدا کیا با ایں ہمہ وہ (ہمارا) کھلم کھلا (مقابل بن کر) لگا جھگڑنے - اور لگا ہماری نسبت باتیں بنانے اور اپنی اصالت کو بھول گیا

قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ

کہنا (کیا) ہے کہ کون (ایسی قدرت رکھتا) ہے کہ (آدمی کی) ہڈیاں گل (کر خاک ہو) گئی ہوں اور وہ اُن کو جِلا کھڑا کرے - (اے پیغمبر) تم اس گستاخ سے کہو کہ جس نے

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ

اوّل بار پیدا کیا تھا وہی اِن کو دوبارہ بھی جِلا (اُٹھا) ئے گا اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے - وہی (قادرِ مطلق) تو ہے کہ

الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَيْسَ

(بعض) ہرے درختوں (کے آپس میں رگڑنے) سے تم لوگوں کے لیے آگ پیدا کرتا ہے پھر تم اُس سے (اور آگ) سُلگا لیتے ہو ف کیا جس خدا نے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ

آسمان و زمین پیدا کیے وہ اِس (بات) پر قادر نہیں کہ (قیامت میں)

ف پڑھنے کے لائق ہونے سے مراد یہ ہے کہ آدمی سمجھ کر اُس کی تلاوت کرتا ہے تو ممکن نہیں کہ انسان کے دل پر اس کا اثر نہ ہو اور قرآن میں کتنی بڑی خوبی ہے کہ اس کے بار بار پڑھنے سے جی نہیں گھبراتا اور ہر مرتبہ ایسا مزہ آتا ہے کہ گویا پہلی بار پڑھا ہے اس سے قرآن کو پڑھنے کے لائق فرمایا ۱۲ ف۲ یعنی تمام مخلوقات کی طرح چارپایوں کو بھی ہم ہی نے محض اپنی ہی قدرتِ کاملہ سے بنایا ہے اس میں کسی کو دخل نہیں ۱۲ ف۳ قرآن کے لفظ تو یہ ہیں کہ ہرے درختوں سے آگ پیدا کرتا ہے سو اس کی کئی صورتیں ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کی ہے دوسرے چیڑ وغیرہ کئی قسم کے درخت ہیں جو ہرے جلتے ہیں اُن میں ایک قسم کا قدرتی تیل ہے تیسرے عموماً سب ہرے درخت خشک ہو کے پیچھے جلائے جاتے ہیں خدا کی قدرت تو بات بات میں عیاں ہے مگر آدمی غیر معمولی باتوں میں اُس کی قدرت کو ڈھونڈھتا ہے اسی مضمون کو عرفی نے کیا خوب ادا کیا ہے ؎ ہر کس نہ شناسندۂ راز ست وگرنہ ٭ اینہا ہمہ راز ست کہ معلومِ عوام است ۱۲

منزل ۵



يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا

ان جیسے (آدمیوں کو دوبارہ) پیدا کرے ہاں (ضرور قادر ہے) اور وہ (تو) بڑا پیدا کرنے والا (اور) ماہر ہے۔ اُس کی تو یہ شان ہے

أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ

کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس وہ اُس سے (اتنا) فرما دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتی ہے۔ پس پاک ہے وہ (ذات) جس کے ہاتھ میں

مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

ہر چیز کا کامل اختیار ہے اور (مرے پیچھے) تم (سب) اُسی کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے

سُورَةُ الصَّافَّاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ | اثْنَانِ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ صافات مکے میں اتری اور اس میں ایک سو | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | بیاسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝ إِنَّ

غازیوں کی اُن لشکروں کی قسم جو (دشمنوں سے لڑنے کے لیے) صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں پھر (اپنے گھوڑوں کو زور سے) ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں پھر

إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ

تم سب کا معبود ایک (خدا) ہے۔ آسمانوں اور زمین اور جو چیزیں آسمان زمین میں ہیں سب کا پروردگار اور (نیز) ان مقامات کا پروردگار

الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ

جہاں جہاں سے (سورج مختلف وقتوں میں) طلوع کرتا ہے ہم ہی نے ورلے آسمان کو (ایک) زینت یعنی ستاروں سے آراستہ کیا۔ اور ہر

شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن

شیطان سرکش سے محفوظ کر رکھا ہے۔ کہ وہ اوپر کے لوگوں (یعنی فرشتوں کی باتوں) کی طرف کان بھی لگانے نہیں پاتے اور دھکے کھانے کے لیے

كُلِّ جَانِبٍ ۝ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ۝ إِلَّا مَنْ خَطِفَ

ہر طرف سے (ان پر شہاب) پھینکے جاتے ہیں اور (یہ) ان کے لیے لازمی عذاب ہے۔ غرض شیاطین فرشتوں کی باتیں سننے نہیں پاتے مگر ہاں

الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم

تو شہاب کا دہکتا ہوا انگارا اُس کے پیچھے لگا ہوتا ہے ف۲ تو (اے پیغمبر) ان (منکرین قیامت) سے پوچھو کہ کیا ان کا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا

مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝ بَلْ عَجِبْتَ وَ

(مذکورہ بالا چیزوں کا) جن کو ہم نے بنایا ہے۔ ان بنی آدم کو تو ہم نے (اسی معمولی) لیس دار مٹی سے پیدا کیا ہے ف۳ (اے پیغمبر) بات یہ ہے کہ تم تو (ان کے انکار پر)

يَسْخَرُونَ ۝ وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً

تعجب کرتے ہو اور یہ تمہاری باتوں پر ہنستے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو (سمجھ کر) نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی (یعنی معجزہ) دیکھتے ہیں

يَسْتَسْخِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ أَإِذَا مِتْنَا

(تو اس کی) ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس صریح جادو ہے کیا (واقعی) جب ہم مر گئے

ف۱ مشرق کو مشرق اسی سے کہتے ہیں کہ سورج اُدھر سے نکلتا ہے اور لفظ مشرق کے معنی پر جاؤ تو مطلق نکلنے کی جگہ نکلنے والا کوئی بھی ہو سورج چاند ستارہ ف۲ پارہ ۱۴ کے دوسرے رکوع میں الا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبين کا فائدہ دیکھو ۱۲ ف۳ جو لوگ حشر کے قائل نہیں ان کو قائل معقول کرنا مقصود ہے ان کو بڑا تعجب اس بات کا تھا کہ آدمی کا توالد و تناسل کے قاعدے سے پیدا ہونا ہے بعد مرگ خلاف قاعدہ آدمی کا زندہ ہونا خلاف قیاس ہے جواب دیا کہ پہلے بھی شروع میں آدمی کو مٹی سے پیدا کیا گیا اسی طرح قیامت میں پھر مٹی سے نکال کھڑا کریں گے جیسا وہ پیدا کرنا آسان تھا ویسا ہی یہ پیدا کرنا آسان ہے اور مطلق اشکال پر نظر کرو تو آسمان و زمین اور فرشتے وغیرہ وغیرہ ان کا پیدا کرنا بظاہر زیادہ مشکل ہے با ایں ہمہ ان چیزوں کو خدا نے محض عدم سے پیدا کر رکھا ہے تو قیامت میں آدمی کا دوبارہ جلا اٹھانا اُس کے لیے ایسی کون سی بڑی مہم ہے ۱۲

منزل ۶



وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ○ اَوَاٰبَاۤؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ○

اور مٹی اور ہڈیاں ہو کر رہ گئے کیا ہم (قیامت میں دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ (دادا) بھی

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ○ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ ہاں (ضرور اٹھا کھڑے کئے جاؤ گے) اور تم (اس وقت بالکل عاجز و) ناتواں ہو گے ف۱ قیامت تو بس ایک للکار ہے اور یہ

یَنْظُرُوْنَ ○ وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ○ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ

لگے دیکھنے۔ اور (جو قیامت کے منکر ہیں وہ اس وقت) بول اٹھیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی یہ تو (روزِ) جزا کا دن (معلوم ہوتا) ہے۔ (ہم فرمائیں گے کہ ہاں)

الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ

وہ فیصلے کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اور ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) جو لوگ (دنیا میں) نافرمانیاں کرتے رہے ہیں اُن کو اور اُن کے ساتھیوں کو ف۲

وَمَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ○ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ○

اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو پوجتے رہے ہیں اُن کو (سب کو ایک جگہ) اکٹھا کر دو (اور) پھر اُن کو دوزخ کے رستے لے چلو

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ○ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ○ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ

اور (ہاں ذرا) اُن کو ٹھیراؤ ان سے (کچھ) پوچھنا ہے کہ (اب) تمہیں کیا ہو گیا کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (یہ کچھ بھی جواب نہیں دیں گے) بلکہ یہ (تو) آج

مُسْتَسْلِمُوْنَ ○ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْا

گردن جھکائے (دست بستہ کھڑے) ہوں گے۔ اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ (اور مخاطب) ہو کر پوچھا پاچھی کریں گے۔ ایک فریق (دوسرے فریق سے) کہے گا

اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ○ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ○

کہ تم ہی ہم پر بل کر آتے (اور بہکاتے) تھے۔ وہ کہیں گے (کہ نہیں) بلکہ تم (آپ) ایمان نہیں لائے

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ○ فَحَقَّ

اور ہمارا تم پر کچھ زور تو تھا ہی نہیں بلکہ تم (خود) سرکش لوگ تھے پس

عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَاۤ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ○ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ○

ہمارے پروردگار کا وعدہ (عذاب) ہمارے (سب کے) حق میں پورا ہوا تو ہم (سب ہی) کو (عذاب کے) مزے چکھنے ہوں گے ہم (آپ) بہکے ہوئے تھے سو تم

فَاِنَّهُمْ یَوْمَىِٕذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

الغرض اُس دن وہ (سب لوگ) شریک عذاب ہوں گے گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی (برتاؤ) کیا کرتے ہیں

بِالْمُجْرِمِیْنَ ○ اِنَّهُمْ كَانُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَكْبِرُوْنَ ○

یہ ایسے (سرکش) تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ اکڑ بیٹھتے تھے

وَیَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا لَتَارِكُوْۤا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ○ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

اور (اے پیغمبر تمہارے زمانے کے منکر) کہتے ہیں کہ بھلا (کہیں) ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کی خاطر چھوڑ دینے والے ہیں

ع ۲۱ ۵ — الربع — منزل ۶

ف۱ یعنی تمہاری ساری اکڑ فوں وہاں نکل جائے گی۔

ف۲ قرآن میں لفظ ازواج واقع ہوا ہے جس کے معنی جفتوں کے ہیں اور ہم جنس کے بھی ... اور اسی ہم جنس میں ساتھی اور ہم نشین سب داخل ہیں مطلب یہ ہے کہ جو اُن کے شریک گمراہی تھے سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے گا۔



وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ○ إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ○ وَمَا تُجْزَوْنَ

اور (لگے) پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔ تم (ان کو جھٹلانے والے) ضرور عذاب دردناک (کا مزہ) چکھو گے اور

إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ○ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

جیسے جیسے عمل کرتے ہو ویسا ہی بدلہ پاؤ گے۔ مگر اللہ کے خاص بندے۔ یہ ایسے (خوش نصیب) ہوں گے کہ (خدا کے ہاں) ان کے لئے

رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ○ فَوَاكِهُ ۖ وَهُم مُّكْرَمُونَ ○ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ○

روزی مقرر ہو گی (اور روزی بھی ایسی ویسی نہیں بلکہ) میوے اور وہ اکرام (و آسائش) کے باغوں میں بڑی عزت سے

عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ○ يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ○

تختوں پر آمنے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔ ان میں صاف (د) سفید شراب کے جام کا دور چل رہا ہو گا

بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ ○ لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ ○

(اور) پینے والوں کو (وہ شراب بڑا) مزہ دے گی۔ نہ تو اس میں خمار ہو گا ف۱ اور نہ اس سے ان کی عقلیں زائل ہوں گی

وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ○ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ○ فَأَقْبَلَ

اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی (اور) بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی ف۲ (ان کی گوری گوری رنگتوں میں ہلکی ہلکی زردی ایسی جھلکتی ہو گی) کہ گویا وہ محفوظ انڈے ہیں ف۳ پھر وہ

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ○ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي

ایک دوسرے کی طرف متوجہ (اور مخاطب) ہو کر آپس میں پوچھا پاچھی کریں گے۔ ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) ایک میرا

قَرِينٌ ○ يَقُولُ أَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ○ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

ساتھی تھا (اور وہ مجھ سے تعجب کی راہ سے) پوچھا کرتا تھا کہ کیا تو (بھی) ان لوگوں میں ہے جو (قیامت کے) قائل ہیں۔ کیا (واقع میں) جب ہم مر جائیں

وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ○ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ○ فَاطَّلَعَ

اور مٹی اور ہڈیاں ہو کر رہ جائیں گے کیا (حقیقت میں) ہم دوبارہ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے اور ہم کو (اپنے کئے کا) بدلہ ملنا ہے (پھر وہ اپنے دوسرے ساتھیوں سے)

فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ○ وَلَوْلَا نِعْمَةُ

تو (اپنے) اس (رفیق) کو دیکھے گا کہ دوزخ کے بیچوں بیچ (پڑا ہے) ف۴ وہ اس کو اس حال میں دیکھ کر بول اٹھے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھے تباہ ہی کرنے کو تھا اور اگر میرے

رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ○ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ○ إِلَّا مَوْتَتَنَا

تو آج میں (بھی) ان ہی لوگوں میں ہوتا جو گرفتار (عذاب) ہیں کیا ہم (جنتیوں کا یہ حال) نہیں کہ پہلی بار مرنا تھا سو مر چکے اب آگے کو ہمیں مرنا نہیں

الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ○ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

اور نہ ہم مبتلائے عذاب ہیں ف۵ بے شک یہ بڑی کامیابی (کی بات) ہے

لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ○ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ

(اور بھائیو) کہ ایسی ہی (کامیابی) حاصل کرنے کے لئے عمل کرنے والے عمل کریں۔ بھلا (خدا کی طرف سے بندوں کی) یہ ضیافت بہتر یا تھوہر کا درخت

ف۱ شراب کا نشہ اُتر نے کو ہوتا ہے تو ایک قسم کا درد سر پیدا ہوتا ہے اُس کو خمار کہتے ہیں ۱۲ ف۲ آنکھیں نیچی کئے رہنا یہ بھی عصمت کی ایک ادا ہے یا یہ مراد ہے کہ شرم و حیا کی وجہ سے وہ آنکھیں نیچی کئے رہیں گی یا پاک دامنی کی وجہ سے اپنے شوہروں کے سوا کسی کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھیں گی ۱۲ ف۳ عرب کے لوگ اس طرح کی رنگت پسند کرتے ہیں جس میں صباحت ہو یعنی سفیدی جس میں خفیف زردی ہو اور شتر مرغ کے انڈے ایسے ہی ہوتے ہیں ۱۲ ف۴ یعنی آؤ سب مل کر دیکھیں تو سہی کہ کس حال میں ہے ۱۲ ف۵ اس آیۃ کا ایک مطلب تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسا دوزخی دنیا میں کہا کرتے تھے کہ بس ایک بار مرنا ہے اس کے بعد قیامت ہے نہ حشر ہے نہ عذاب ہے نہ ثواب ہے کچھ بھی نہیں اب جنتی اپنے رفیق کو جو دوزخ میں ہے قائل کرے گا کہ دیکھ تو سہی تیری بات غلط نکلی یا نہیں کہ مرے پیچھے ایک طرح کی ہستی ہوئی اور عذاب بھی ہوتے ہیں اس صورت میں یہ بات تتمہ ہوئی اُس گفتگو کا جو جنتی دوزخی سے کرتا تھا لیکن چاہو اُس کو دوسری بات سمجھ کر اُس کے مخاطب جنتیوں کو قرار دے لو مگر تتمہ سمجھو یا سخن جداگانہ اصل مطلب میں کوئی بڑا فرق نہیں آتا ۱۲

إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝

کہ ہم نے اس کو (ان) ظالموں (کے ایمان) کی آزمائش قرار دیا ہے ف وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں (سے) اُگتا ہے

طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ

اُس کے پھل (ایسے بدنما ہیں) جیسے سانپ کے پھن تو یہ (دوزخی) اسی میں سے کھائیں گے اور

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ ثُمَّ إِنَّ

اسی سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ وغیرہ سے) ملا کر (پینے کو) دیا جائے گا پھر (یہ کچھ کھا پی کر)

مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ ۝ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ

ان کو جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا (اے پیغمبر) انہوں (نے یعنی کفار مکہ) نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا پس یہ

عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِيْنَ ۝

بے تحاشا اُن ہی کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں۔ اور ان سے پہلے اگلے (لوگوں میں بھی) اکثر گمراہ ہو چکے ہیں

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور ان میں بھی ہم نے ڈر سنانے والے (پیغمبر) بھیجے تھے تو (اے پیغمبر) دیکھو ان لوگوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا جو (پہلے سے)

الْمُنْذَرِيْنَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ

ڈرائے جا چکے تھے (اور انھوں نے نہیں مانا تھا) ہاں (ان میں) جو اللہ کے خالص بندے (تھے وہ عذاب سے محفوظ رہے) اور نوح نے بھی ہم کو (مدد کے لیے) پکارا

فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝

تو (ہم نے اُن کی فریاد سن لی اور) ہم (کیسے) اچھے فریاد رس ہیں کہ نوح اور ان کے گھر والوں کو سخت مصیبت سے بچا لیا ف

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝

اور ان کی نسل کو (ایسا بابرکت) کیا کہ وہی (قیامت تک) باقی رہے اور ان کے بعد آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ۝ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ إِنَّهٗ

کہ سارے جہان میں (ہر طرف سے یہی آواز ہے کہ) نوح پر سلام۔ نیک لوگوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ نوح

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَإِنَّ مِنْ

ہمارے ایمان دار بندوں میں سے ہیں پھر اوروں کو ہم نے غرق کر دیا اور

شِيْعَتِهٖ لَإِبْرٰهِيْمَ ۝ إِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيْهِ

نوح ہی کے طریق پر چلنے والوں میں سے ایک ابراہیم بھی تھے جب صاف دل سے اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوئے (اور) جب انھوں نے اپنے باپ

وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝ أَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ فَمَا

اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ یہ (بت) کیا چیزیں ہیں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ کیا جھوٹ موٹ خدا کے سوا دوسرے معبودوں کے پیچھے پڑے ہو تو

ع ۵۲ — منزل

ف ایمان کے آزمانے سے مطلب ہے کہ دوزخ میں درخت کا ہونا سن کر مسلمانوں نے تو یقین کر لیا کہ خدا کی قدرت سے آگ میں درخت کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ گرم سے گرم ملک میں بھی درخت ہوتے ہیں ریگستان میں بھی درخت ہوتے ہیں ریگستان کے رہنے والوں کو گرم ملک کے درختوں پر تعجب کرنے کا کیا حق ہے اسی طرح اگر دوزخ میں بھی کسی خاص قسم کے درخت ہوں تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے مگر کافر دوزخ اور درخت کا نام سن کر خدا کی قدرت کے منکر ہوتے تھے اور اسی میں ان کے ایمان کی آزمائش تھی ۱۲

ف نوح علیہ السلام کو اپنی قوم سے بڑی بڑی ایذائیں پہنچی تھیں اور ایذا دہی کا سلسلہ ایک زمانہ دراز تک جاری رہا آخر کار خدا نے طوفان کو ان کی نجات کا ذریعہ قرار دیا کہ نوح کو خدا نے پہلے سے طوفان کی خبر کر دی اور خدا ہی کے حکم سے انھوں نے کشتی تیار کر لی اور اپنے خاندان کے لوگوں کو اور جو ایمان لائے تھے اُن کو کشتی میں بٹھا لیا اور ہر قسم کے جانوروں کا ایک ایک جوڑا بھی رکھ لیا آخر وقت موعود پر طوفان آیا جتنے جاندار کشتی میں تھے وہ تو بچے باقی دنیا غرقاب ہو گئی ڈوبنے والوں میں نوح کا بیٹا بھی تھا جو باپ سے پھرا ہوا تھا باپ نے بتقاضائے شفقت پدری اُس کو بلایا وہ نہ آیا نوح سے خدا نے بوعدہ فرمایا تھا کہ تمھارے خاندان کو بھی طوفان سے نجات دیں گے اس وعدہ کی بنا پر نوح نے بیٹے کے لیے دعا کی خدا نے فرمایا کہ تمھارا بیٹا کفر اور نافرمانی کی وجہ سے تمھارے خاندان سے خارج ہے ۱۲

ف استفہامیہ نہیں بلکہ تحقیر کے لیے ہے ۱۲

ظنکم

ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ۝ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ

تم نے (اللہ) رب العالمین کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ پھر (جس طرح نجومی زائچہ دیکھتا ہے اسی طرح) ابراہیم نے ستاروں (کی رفتار) میں نظر کرکے یہ حیلہ کیا کہ میں

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ۝ فَرَاغَ إِلٰى آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝

تو وہ لوگ اُن کو چھوڑ کر چلے گئے ف (ان کا جانا تھا کہ) ابراہیم چپکے سے اُن کے بتوں میں جا گھسے اور (اُن سے ہنسی کے طور پر) کہا کہ (آپ) جو چڑھاوے

مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ۝ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ۝ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ

تمہارا کیا حال ہے کہ تم (تو) بولتے (تک بھی) نہیں پھر تو (ابراہیم) بڑے زور سے اُن کے مارنے پر لگے (اور توڑ پھوڑ اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے) تو (لوگوں کو خبر ہوئی) تو ابراہیم پاس

يَزِفُّونَ ۝ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَ

دوڑے آئے (ابراہیم نے) کہا کیا تم ایسی (بے حقیقت) چیزوں کو پوجتے ہو جن کو تم (آپ) تراشتے ہو حالانکہ تم کو اور جن چیزوں کو تم بناتے ہو سب کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے

مَا تَعْمَلُونَ ۝ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ۝ فَأَرَادُوا

(یہ سن کر) وہ لوگ (آپس میں) لگے کہنے کہ ابراہیم کے لیے (بھٹی کی طرح) ایک عمارت بناؤ (اور اس میں آگ دہکاؤ) اور اس کو دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو غرض اُن لوگوں نے

بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْأَسْفَلِينَ ۝ وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلٰى رَبِّي

ابراہیم کے ساتھ ایک داؤ کرنا چاہا مگر ہم نے (ابراہیم کے مقابلے میں) اُن ہی کو مغلوب کیا۔ اور (جب ابراہیم کو بادشاہ بت پرست کی خاطر سے باپ نے گھر سے نکال دیا)

سَيَهْدِينِ ۝ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ ۝

وہ مجھے (کسی اچھے سی) ٹھکانے لگا دے گا اور (ابراہیم نے یہ بھی دعا مانگی کہ) اے میرے پروردگار مجھ کو نیک روحوں میں سے (ایک نیک روح بطور فرزند) عطا فرما۔ تو ہم نے اُن کو

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ

پھر جب لڑکا (جوان ہوا اور) ابراہیم کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم نے کہا کہ بیٹا! میں خواب میں (کیا) دیکھتا ہوں (جیسے) میں تم کو ذبح کر رہا ہوں

فَانظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ

پس تم (بھی تو اپنی جگہ) سوچو کہ تمہاری کیا رائے ہے بیٹے نے کہا ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے (بے تامل) اس کی تعمیل کیجیے ان شاء اللہ

اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ ۝ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ

آپ مجھ کو (بھی صابر دیکھی) پائیں گے۔ پھر جب دونوں (باپ بیٹے) تعمیل حکم پر آمادہ ہوئے اور باپ نے (حلال کرنے کے لیے) بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا تو ہم نے اُن کو

أَن يٰإِبْرٰهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

کہ ابراہیم! تم نے (اپنے) خواب کو خوب سچ کر دکھایا (اب ہم تم کو بڑے بڑے مراتب دیں گے اور) ہم نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں

إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي

بے شک یہ کھلی ہوئی آزمائش تھی اور ہم نے بڑی قربانی کو اسمٰعیل کا فدیہ دیا ف اور (ابراہیم کے بعد) آنے والی امتوں میں اُن کا ذکر (خیر باقی) رکھا

الْآخِرِينَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ ۝ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا

کہ (سارے جہان میں یہی آواز ہو رہی ہے کہ) ابراہیم پر سلام۔ ہم نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں بے شک ابراہیم (بھی) ہمارے

ف ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگوں میں کوئی عید ہونے کو تھی اُنھوں نے ابراہیم کو ساتھ لے جانا چاہا یہ ایک حیلہ کرکے رہ گئے اور موقع پاکر بت خانے میں جا گھسے باقی قصہ قرآن میں مذکور ہے ستاروں میں نظر کرنے کی مفسرین نے کئی تاویلیں کی ہیں ایک یہ کہ ابراہیم کی قوم کے لوگ نجوم کے بڑے معتقد تھے ابراہیم علیہ السلام نے اُن کو تسکین دلانے کے لیے اُوپری دل سے ستاروں کی چال میں نظر کی یعنی زائچہ دیکھا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو تپ آیا کرتی تھی اُنھوں نے وقت پہچاننے کے لیے ستاروں کو دیکھا اور اُن کا مطلب تھا کہ تپ چڑھنے کا وقت قریب ہے اسی طرح لوگوں کے چلے جانے کی بھی ایک تاویل کرتے ہیں کہ وہ لوگ ابراہیم علیہ السلام کو اس ڈر سے چھوڑ کر چلے گئے کہ کہیں اُن کی بیماری دوسروں کو بھی نہ لگ جائے یا اُن کے حال پر ترس کھایا کہ بیمار کو کیوں تکلیف دی جائے یہ سب باتیں ضمنی ہیں اصل مطلب تو اس قصے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ابراہیم کو بتوں سے سخت نفرت تھی ۱۲

ف مفسرین نے تو بڑی قربانی سے وہ مینڈھا مراد لیا ہے جو اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلے میں خدا نے جنت سے ذبح ہونے کے لیے بھیجا تھا اور ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوا تھا کہ شاید بڑی قربانی سے ہر عید کی قربانی مراد ہو کہ یہی سنت ابراہیمی ہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲

منزل ۶



الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ

ایمان دار بندوں میں ہیں اور ہم نے ابراہیم کو (ایک دوسرے فرزند) اسحٰق (کے پیدا ہونے) کی (بھی) خوشخبری دی تھی (اور کہہ دیا تھا کہ یہ بھی) پیغمبر اور نیک

إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ۝ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ

اسحٰق پر (بھی) برکتیں نازل فرمائیں اور ان دونوں کی نسل میں (بعض) نیکوکار ہیں اور (بعض) نافرمانیاں کر کے اپنی جانوں پر صریح ظلم کرتے ہیں اور ہم نے

مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۝ وَنَصَرْنَاهُمْ

موسیٰ اور ہارون پر (بھی) بہت سے احسانات کیے اور (آخر کار) دونوں (بھائیوں) کو اور ان کی قوم کو بڑی مصیبت (یعنی فرعون کے ظلم) سے نجات دی اور

فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۝ وَهَدَيْنَاهُمَا

تو (آخر کار) یہی لوگ غالب رہے - اور دونوں (بھائیوں) کو کتاب (توراۃ) دی جس میں ہر طرح کے احکام صاف صاف لکھے ہوئے ہیں - اور دونوں کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ

(دین کا) سیدھا رستہ دکھایا اور (ان کے بعد) آنے والی امتوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا - کہ (سارے جہان میں یہی آواز آرہی ہے کہ) موسیٰ اور

وَهَارُونَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ

بے شک ہم نیک بندوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں - اس میں شک نہیں کہ وہ دونوں ہمارے ایمان والے بندوں میں ہیں

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ أَتَدْعُونَ

اور تحقیق الیاس (بھی) البتہ پیغمبروں میں سے ہیں جب انہوں نے اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کیا تم (لوگ خدا سے) نہیں ڈرتے کیا تم

بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ

بعل (بت) کو پوجتے اور اللہ کو چھوڑ بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا اور تمہارا (بھی) پروردگار (ہے) اور تمہارے اگلے باپ دادا کا (بھی) پروردگار ہے

الْأَوَّلِينَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ

تو لوگوں نے الیاس کو جھٹلایا سو یہ لوگ (قیامت میں) ضرور گرفتار (عذاب) ہوں گے - مگر (ہاں) اللہ کے خاص بندے (کہ نہ انہوں نے جھٹلایا اور نہ ان کو عذاب ہوگا)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

اور (الیاس کے بعد) آنے والی امتوں میں ہم نے ان کا ذکر خیر باقی رکھا کہ (سارے جہان میں یہی آواز آرہی ہے کہ) ال یاسین (یعنی الیاس) پر سلام ہو بے شک

الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ

بدلہ دیا کرتے ہیں - اس میں شک نہیں کہ الیاس ہمارے ایمان والے بندوں میں سے ہیں اور کچھ شک نہیں کہ البتہ لوط (بھی) پیغمبروں میں سے ہیں

إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا

کہ ہم نے لوط کو اور ان کے تمام خاندان کو (عذاب سے) بچا لیا مگر (ان کی) ایک بڑھیا (بی بی کہ وہ) پیچھے رہ جانے والوں میں رہ گئی تھی پھر ان کے علاوہ

الْآخَرِينَ ۝ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ۝ وَبِاللَّيْلِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اوروں کو ہلاک کر مارا اور (اے اہل مکہ) تم تو ملک شام کو تجارت کے لئے آتے جاتے کبھی صبح کو اور (کبھی) رات کو ان لوگوں کی بستیوں پر سے ہو کر گزرا ہی کرتے ہو

ف الیاس اور ال یاسین دونوں نام ایسے ہیں یہاں رعایت سجع کے لحاظ سے ال یاسین فرما دیا ۱۲

منزل ۶



وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝

اور بے شک یونس (بھی) البتہ پیغمبروں میں سے ہیں کہ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پونہچے

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝

اور (وہاں اہل کشتی کے ساتھ) قرعہ ڈالا (تو قرعہ) میں اُن کا نام نکلا اس لئے (دریا میں) پھینک دیئے گئے پھر (دریا میں گرے تو) اُن کو مچھلی نے

النصف

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝

تو اگر یونس (اُس وقت خدا کی) تسبیح (و تقدیس) کرنے والوں میں نہ ہوتے تو اُس دن تک جب کہ لوگ اٹھا کر کھڑے کیے جائیں گے (یعنی قیامت تک) مچھلی ہی کے پیٹ میں رہتے

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ۝ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ ۝

تو ہم نے اُن کو مچھلی کے پیٹ سے نکال کر کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ (تھوڑی دیر مچھلی کے پیٹ میں رہنے سے) بہت ہی نڈھال ہو گئے تھے اور (کدو کا)

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝ فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ

اور ان کو (اتنا سمجھا کر) لاکھ آدمی کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا بلکہ (ایک حساب سے وہ لاکھ سے بھی) زیادہ تھے ف تو وہ لوگ (اُن پر) ایمان لائے تو ہم نے اُن کو ایک وقت

حِينٍ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ۝ أَمْ خَلَقْنَا

تو (اے پیغمبر) ان (کفار مکہ) سے پوچھو کہ کیا خدا کے لیے بیٹیاں اور ان کے لیے بیٹے یا ہم نے (واقع میں)

الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شَاهِدُونَ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ۝

فرشتوں کو عورت ذات بنایا اور یہ دیکھ رہے تھے سنو جی! یہ تو اپنے دل سے بنا بنا کر کہتے ہیں

وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ۝

کہ خدا صاحب اولاد ہے اور کچھ شک نہیں کہ یہ لوگ ضرور جھوٹے ہیں کیا (خدا نے) بیٹوں پر (بیٹیوں کو) ترجیح دے کر بیٹیاں (اپنے لیے) پسند کیں

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ۝

تم (لوگوں) کو کیا (ہو گیا ہے) کیسے (بیہودہ) حکم لگاتے ہو۔ کیا تم سوچ کو کام میں نہیں لاتے۔ یا تمہارے پاس کوئی کھلی سند (کتابی) ہے

فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ

تو اپنی کتاب لا پیش کرو اگر سچے ہو اور انہوں نے خدا میں اور جنات میں ناطہ ٹھہرایا ہے

نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

حالانکہ جنات کو (بھی) معلوم ہے کہ وہ (بھی) ضرور حاضر کئے جائیں گے

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ۝ مَا أَنْتُمْ

مگر (وہاں) اللہ کے خالص بندے (کہ نہ خدا کے بارے میں ایسے عقیدے رکھتے ہیں نہ اُن کو عذاب ہوگا) سو (اے کفار مکہ) تم اور (جنات) جن کی تم پرستش کرتے ہو

عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ۝ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

خدا سے فتنہ باندھ کر (کسی کو) بہکا نہیں سکتے مگر اسی کو جو جہنم میں جانے والا ہے اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں سے ہر ایک کا

مقام

مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَّإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝

درجہ مقرر ہے — اور ہم تو ہر وقت خدا کی بندگی میں) صف بستہ (حاضر) ہیں اور ہم تو (ہر وقت اُس کی) تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہتے ہیں

وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ۝ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝

اور یہ (کفارِ مکہ نزولِ قرآن سے پہلے) کہا ہی کرتے تھے کہ اگلے لوگوں کی کوئی کتاب (الٰہی) ہمارے پاس ہوتی

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ فَكَفَرُوا بِهِ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَ

تو ہم بھی خدا کے برگزیدہ بندے ہوتے سو (اب یہ کتاب الٰہی ان کے پاس آئی اور) انھوں نے اس کو نہ مانا تو (عنقریب) آگے چل کر (اپنے انکار کا انجام) معلوم کر لیں گے

لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۝

اپنے (خاص) بندوں (یعنی) پیغمبروں کے حق میں ہمارا پہلے (ہی) ارشاد ہو چکا ہے کہ (ہمارے ہاں) بے شک اُن ہی کی مدد ہوتی ہے

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ

اور بے شک ہمارا لشکر (اسلام) ضرور غالب آ کر رہے گا۔ تو (اے پیغمبر) چند روز (ان منکروں سے) کچھ اعراض نہ کرو اور ان کو دیکھتے رہو

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ۝ فَإِذَا نَزَلَ

آگے چل کر (یہ خود بھی اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے تو کیا (یہ لوگ) ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں سو جب (وہ عذاب)

بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ۝ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝

ان کے (گھروں کے) آنگنوں میں آ نازل ہوگا تو جن لوگوں کو پہلے سے ڈرایا جا چکا تھا (اور انھوں نے نہ مانا) اُن کی (یہ) صبح (بڑی ہی) منحوس (صبح) ہوگی اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیرے رہو

وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝

اور دیکھتے رہو آگے چل کر یہ بھی (اپنا نتیجہ) دیکھ لیں گے۔ (اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں (یہ لوگ خدا کے بارے میں) بناتے ہیں اُن سے تمہارا پروردگار پاک ہے

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

اور پیغمبروں پر (درود اور) سلام اور سب تعریفیں اللہ کو سزاوار ہیں جو سارے جہان کا پروردگار ہے

سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّ ثَمَانُونَ آيَةً وَّخَمْسُ رُكُوعَاتٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ صٓ مکے میں اُتری اور اس کی اٹھاسی آیتیں ہیں اور پانچ رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

صٓ ۚ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝

صٓ ۔ قرآن کی قسم جس میں نصیحت (ہی نصیحت) ہے (کہ یہ قرآن ہمارا نازل کیا ہوا ہے)۔ لیکن جو لوگ منکر ہیں (ناحق کی) ہیکڑی اور مخالفت میں ہیں

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ۝

ہم نے ان سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر ڈالیں تو (نزولِ عذاب کے وقت) چلّا اُٹھے اور (وہ) وقت چھٹکارے کا تھا ہی نہیں

وَعَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝

اور ان لوگوں نے (اس بات سے) تعجب کیا کہ اُن (ہی) میں سے ایک شخص (عذاب خدا سے) ڈرانے والا (خدا کی طرف سے) ان کے پاس آیا اور کافر کہنے لگے

ف مراد تو مطلق یوں ہے جس میں عذاب نازل ہوگا اور صبح کی تخصیص اس سے کی کہ عرب میں لوٹ مار کا وہی وقت تھا اور عذاب بھی اکثر صبح ہی کو نازل ہوتے ہیں کہ وہ غفلت کا وقت ہوتا ہے

ع ۹

اجل



أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ

کیا اس نے (سب) معبودوں کا (ڈھونگ کھڑا کر) ایک ہی معبود رکھا کہ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے اور ان میں کے چند سردار لوگ

مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ۝

یہ کہہ کر (مجلس وعظ سے) چل کھڑے ہوئے کہ چلو جی (اس کی نہ سنو) اور اپنے معبودوں پر جمے رہو یہ بات (جو یہ شخص سمجھاتا ہے) بے شک اس میں (اس کی)

مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝

ہم نے تو یہ (نئی) بات (اپنے) پچھلے مذہب میں (کبھی) سنی نہیں ہو نہ ہو یہ (اس کی اپنی) گھڑت ہے

أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي

کیا ہم میں سے اسی پر کلام الٰہی نازل ہوا ہے بات یہ ہے کہ ان کو (سرے سے) ہمارے کلام (ہی) میں شک ہے (کہ یہ قرآن ہمارا کلام ہی بھی یا نہیں)

بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ

بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) انھوں نے ابھی ہمارے عذاب کے مزے نہیں چکھے (ورنہ ان کی عقل ٹھکانے سے آگئی ہوتی) (بارے پیغمبر) تمہارے پروردگار زبردست

الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا

یا آسمانوں اور زمین اور وہ چیزیں جو آسمان زمین میں ہیں ان (سب) کا اختیار ان ہی کو ہے اگر ہی تو ان کو چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر

فِي الْأَسْبَابِ ۝ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝ كَذَّبَتْ

(آسمان پر) چڑھیں (اور خدا سے لڑیں) بس (یہ) بھیڑ لوگوں کی ایک بھیڑ ہے کہ یہاں تمہاری مخالفت پر آمادہ ہے جہاں اور مخالفان خدا کے گروہ

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ

ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون ف۲ اور ثمود اور

لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ

لوط کی قوم اور بن[1] کے لوگ (یعنی شعیب کی قوم یہ سب) پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں یہی وہ گروہ ہیں (جنھوں نے خدا کے مقابلے میں شکست کھائی) (کہ ان)

الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا

تو ہمارا عذاب نازل ہوا اور یہ (کفار مکہ بھی) بس ایک زور کی آواز (یعنی صور کے اول بار پھونکے جانے) کے منتظر ہیں جو شروع ہوئے پیچھے جب سب فنا

مِن فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝

(بیچ میں دم نہ لے گی) اور (ہنسی کے طور پر) کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار (جو کچھ) ہماری قسمت کا لکھا ہے (وہ) روز حساب (یعنی قیامت) سے پہلے ہم کو (یہیں)

اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝

(اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں یہ لوگ کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو کہ (باوجودیکہ ہر طرح کی) قوت رکھتے تھے (مگر اس پر بھی)

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَ

ہم نے (ایک طور پر) پہاڑوں کو (بھی) ان کا تابع (فرمان) کر رکھا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (رساتھ خدا کی) تسبیح (و تقدیس) کرتے اور

ف مترجم نے ایک نظم میں اس مطلب کو اس طرح پر ادا کیا ہے ۝ خدا نے رسول عرب کو جو بھیجا ۔ لگا کہنے کفار کے سر میں بھیجا ۔ کہ ہم میں سے بعضے بڑے آدمی ہیں ۔ مگر وہ رسالت کے شایاں نہیں ہیں ۔ خدا اگر کسی کو پیمبر بناتا ۔ تو جبرئیل ان میں کسی پاس آتا ۔ جب اس پاس کچھ مال و دولت نہیں ہے ۔ تو اس کی رسالت رسالت نہیں ہے ۔ خدا نے کہا تم شدت سے احمق نہیں تم کو نمید سے بہرہ مطلق ۔ رسالت نہیں ہے کہ فضل باری ۔ یہ انعام ہے محض رحمت ہماری ۔ اسے دیتے ہیں اہل پاتے جن کو ۔ ذرا تم تو درمیان سے دور کھسکو ۱۲ ۔ ف۲ فرعون میخوں والا کے اس سے مشہور ہوا کہ وہ لوگوں کو چو میخا کر کے عذاب دیا کرتا تھا یا اس لیے کہ اس کے لشکر میں گھڑ چڑھے یعنی سوار بہت تھے ۱۲

[1] پارہ ۱۴ رکوع ۵ میں وان کان اصحاب الایکۃ لظلمین کا حاشیہ دیکھو ۱۲

الطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۝ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ

(اسی طرح) پرندوں کو بھی (اُن کا تابع کر رکھا تھا) کہ (وہ بھی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے اُن کے) پاس سمٹ آتے (اور) سب اُن کے جوابی بنتے ف۱ اور ہم نے

الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا

عقل (انتظام) دی تھی اور بحث کے فیصلہ کرنے کا سلیقہ ف۲ اور (اے پیغمبر) بھلا (اُن) دعوے داروں کی (بھی) خبر تم تک پہنچی ہے کہ جب وہ

الْمِحْرَابَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ

حجرہ (خلوت) کی دیوار پھاند کر داؤد کے پاس آئے تو وہ اُن (کے بے وقت اور خلاف عادت آنے) سے ڈر گئے (انھوں نے) عرض کیا کہ آپ ڈریں نہیں ہم دونوں

بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا

کہ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو آپ ہم میں منصفانہ فیصلہ کر دیجیے اور انصاف سے نہ گزریے اور ہم کو

إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝ إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَ

سیدھے رستے لگا دیجیے (رُوداد یہ ہے کہ) یہ (بھی) میرا بھائی ہے (اور) اِس کے (یہاں) ننانوے دُنبیاں ہیں اور

لِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ۝

میرے (یہاں صرف) ایک ہی دُنبی ہے اب یہ کہتا ہے کہ اپنی دُنبی بھی مجھے دے ڈال اور بات چیت میں مجھ پر دبا لیتا ہے

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ

(داؤد نے) کہا کہ یہ جو تیری دُنبی مانگ کر اپنی دُنبیوں میں ملانا چاہتا ہے تو بیشک تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر

الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

شریک کار ایک دوسرے پر زیادتی کرتے رہتے ہیں مگر (ہاں) جو لوگ ایمان رکھتے اور نیک عمل (بھی) کرتے ہیں (وہ زیادتی نہیں کیا کرتے)

وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ

اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور (اب) داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے اُن کو (صرف ایک) جانچا دیا ہے ف۳ تو اُنھوں نے اپنے پروردگار کے آگے (توبہ) استغفار کی

رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ ۝ فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ

سجدے میں گر پڑے اور (خدا کی طرف) رجوع ہوئے تو ہم نے اُن کی وہ (خطا) معاف کر دی اور بیشک ہمارے ہاں اُن کا قُرب اور (اُن کی) اچھی منزلت

مَآبٍ ۝ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ

(ہم نے داؤد سے یہ بھی فرمایا کہ) اے داؤد ہم نے تم کو ملک میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں (کے معاملات) میں

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنَّ

انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو اور (اپنی) نفسانی خواہش پر نہ چلنا (ایسا کرو گے) تو (خواہش نفسانی کی پیروی) تم کو خدا کے رستے سے بھٹکا دے گی

الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا

(اور) جو لوگ خدا کے رستے سے بھٹکتے ہیں اُن کو (بڑی) سخت سزا ملنی ہے اِس لیے کہ وہ

السجدة

ف۱ جوابی کے معنی یہ ہیں کہ جن الفاظ سے حضرت داؤد یاد الٰہی کرتے ویسی ہی آواز پہاڑوں سے آتی اور ویسی ہی آواز میں پرندے کرنے لگتے ۱۲

ف۲ بحث سے مراد وہ بحث ہے جو مقدمے کے فریق آپس میں کیا کرتے ہیں کہ اس منزل میں ایک دوسرے کو خطاب کرنے کی ضرورت واقع ہوتی ہے ۱۲

ف۳ حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیبیاں تھیں اُنھوں نے اُن کی گنتی پوری سو کرنی چاہی ایک ہمسایے کی عورت کو بیبیوں میں شامل

يَوْمَ الْحِسَابِ ○ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا

روزِ حساب (یعنی قیامت) کو بھولے رہے۔ اور ہم نے آسمان زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن کو بیکار نہیں پیدا کیا

ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ○ أَمْ

یہ اُن لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں اور دوزخ (کے عذاب) سے کافروں کے حال پر (بڑا ہی) افسوس ہے ف۱ کیا

نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کو ہم اُن ہی جیسا کر کے رکھیں گے جو ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں

أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ○ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ

یا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر کے رکھیں گے؟ (اے پیغمبر یہ قرآن بڑی) برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمھاری طرف اُتاری ہے

لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ○ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ

تاکہ لوگ اِس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ جو عقل رکھتے ہیں (اس کے مطالب سے) نصیحت پکڑیں اور ہم نے داؤد کو

سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ○ إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ

سلیمان (بیٹا) عنایت فرمایا (سلیمان بھی کیا ہی) اچھے بندے تھے کہ وہ (بات بات میں خدا کی طرف) رجوع (کرتے) تھے کہ ایک بار شام کے وقت

الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ○ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ

خاصے کے اصیل گھوڑے اُن کے رُوبرو پیش کیے گئے ف۲ (تو وہ اُن کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ نمازِ عصر قضا ہو گئی پھر خیال آیا) تو لگے کہنے

رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ○ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا

یہاں تک کہ آفتاب (مغرب کے) پردے میں چھپ گیا۔ (اچھا تو) ان (گھوڑوں) کو میرے پاس لوٹا لاؤ اور آپ (لگے غصّے کے) لگے (تلوار سے گھوڑوں کی)

بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ○ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ

پنڈلیوں اور گردنوں کا صفایا کرنے ف۳ اور ہم نے سلیمان کو (ایک اور طرح پر بھی) آزمایا اور اُن کے تخت پر

جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ○ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي

ایک دھڑ لا ڈالا ف۴ پھر سلیمان نے خدا کی جناب میں) رجوع کیا (اور) دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما اور مجھ کو ایسی سلطنت عنایت

لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ○ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ

کہ میرے پیچھے کسی کو سزاوار نہ ہو بے شک تو بڑا فیاض ہے تو ہم نے ہوا کو اُن کا تابع کر دیا

تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ○ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ

کہ جہاں پہنچنا چاہتے اُن کے حکم کے مطابق (اسی طرف کو) نرمی سے چلتی۔ اور (اسی طرح) جتنے معمار اور غوطے خور تھے سب کو (اُن کا) تابع کر دیا

وَغَوَّاصٍ ○ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ○ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ

(اور اُن کے علاوہ، دوسرے دیووں کو (بھی) اُن کا تابع کر رکھا تھا) جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے (ہم نے سلیمان سے کہا کہ) یہ ہماری بخشش ہے

کہ میں نے اپنے پروردگار کی یاد سے غافل ہو کر مال کی محبت کو ترجیح دی

[illegible] احسان کرو

ع ۱۴ — ۲ — ۱۱

ف۱ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے مصائب پر نظر کی جائے تو کافروں کی حالت سخت قابلِ افسوس ہے کہ وہ کیوں اُس میں جانے سے نہیں ڈرتے ۱۲ ف۲ جیاد کے لفظی معنی عمدہ گھوڑے کے ہیں اور چونکہ شاہی خاصے کے گھوڑے عمدہ ہوتے ہیں اس لیے ہم نے خاصے کے گھوڑے ترجمہ کر دیا اور صافنات کے اصل معنی ہیں وہ گھوڑے جو تھان پر بندھے ہونے کی حالت میں تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پر بوجھ نہ دیں کہ یہ گھوڑے میں اصالت کی بات ہے اسی واسطے اصیل ترجمہ کیا ۱۲ ف۳ یہ آیت نفظاً دستے قرآن کی مشکل آیتوں میں سے ہے مفسرین نے اس کے معنوں میں بہت اختلاف کیا ہے اور لغت اور نحو کے اعتبار سے بھی اس میں بڑی بحث ہے ہم نے جو معنی اختیار کیے ہیں اکثر لوگ اُن ہی کی طرف گئے ہیں ورنہ ہمارا ذہن تو اس طرف بھی منتقل ہوا تھا کہ شاید یہ معنی ہوں کہ حضرت سلیمان کے روبرو گھوڑے پیش ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ میں ان کو اپنے پروردگار کے خیال سے عزیز رکھتا ہوں کہ یہ جہاد میں کام آئیں گے اور پیش غروب آفتاب تک ان کے دیکھنے میں مشغول رہا ایک بار پھر ان کو میرے پاس لوٹا لاؤ اور پھر دوبارہ اُنھوں نے گھوڑوں کو پُچکارا اور پیار کیا اور تھپکا اس بیان میں سلیمان کی اُس بات کا بیان ہے کہ وہ بات بات میں خدا کی طرف رجوع کرتے تھے اُن کو گھوڑے نہ عملی کے سبب سے عزیز تھے بلکہ اس وجہ سے کہ خدا کے کام میں آنے ہیں اور یہی رجوع الی اللہ ہے اور ترجمے کی رُو سے رجوع الی اللہ اس طرح پر ہے کہ نماز کے قضا ہو جانے سے حضرت سلیمان کو اس قدر تشویش ہوا کہ اپنے شوق کی چیز کو ہلاک کر دیا ۱۲ ف۴ مفسرین نے یہ قصہ نقل کیا ہے کہ سلیمان تھے لاولد اور اُن کو اپنے لشکریوں کی دلجمعی کرنی پڑتی تھی تو ایک بار اُن کا نازبے جا دیکھ کر سلیمان نے کہا کہ میری ستر بیبیاں ہیں سب پاس جاؤں تو ستر بیٹے پیدا ہوں مگر ان شاء اللہ کہنا بھول گئے پیغمبر کی اتنی غفلت بھی شانِ پیغمبری کے خلاف ہے چنانچہ ستر کی جگہ ایک بی بی سے بیٹا ہوا وہ بھی کچا ادھورا لوگوں نے لا کر تخت پر اُن کے سامنے رکھ دیا کہ لیجیے یہ آپ کا وارثِ تخت و تاج ہے ۱۲



أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۝

یا (تمام ساز و سامان) اپنے ہی پاس رکھے رہو ۔ اور بے شک سلیمان کو ہمارے ہاں تقرب ہے اور اچھی منزلت

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ

اور (اے پیغمبر) ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو ۔ کہ انھوں نے ایک وقت اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ مجھ کو شیطان نے ایذا

وَعَذَابٍ ۝ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝ وَ

اور تکلیف پہنچا رکھی ہے (ہم نے ان کے حال پر رحم کیا اور فرمایا کہ) اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھکراؤ (دیکھو) چنانچہ ٹھکرایا تو ایک چشمہ نکل آیا (اور ایوب نے فرمایا کہ) یہ

وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

ہم نے ان کو ان کے اہل (و عیال) اور ان کے ساتھ ان کے برابر اور عنایت فرمائے (یہ ہم نے ان پر) اپنی طرف سے مہربانی (کی) اور (مقصود یہ بھی تھا کہ) عقل والوں

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ

اور (ہم نے) کہا کہ سینکوں کا مٹھا اپنے ہاتھ میں لو اور (اپنی بی بی کو) اس سے مارو اور (اپنی) قسم نہ توڑو بے شک ہم نے ان کو (ثابت قدم) صابر پایا

نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَ

(وہ) بھی کیا ہی اچھے بندے تھے کہ وہ (بات بات میں) خدا کی طرف رجوع کرتے تھے ف اور (اے پیغمبر) ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور

يَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ۝ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ

یعقوب کو (بھی) یاد کرو (وہ) ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے ف ۔ اور ہم نے ان کو ایک خاص بات

ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ۝ وَ

(یعنی) یاد آخرت کے لیے منتخب فرمایا تھا اور بے شک وہ (سب) ہمارے ہاں برگزیدہ (اور) نیک بندوں میں ہیں اور

اذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ ۝ هَٰذَا

اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو (بھی) یاد کرو (اور) وہ سب (بھی) نیک بندوں میں ہیں ف یہ (حالات مذکورہ بجائے خود لوگوں کے لیے)

ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۝ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ۝

نصیحت ہیں اور بے شک پرہیزگاروں کے لیے (آخرت میں) اچھا ٹھکانا ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے (بہشت کے) باغ جن کے دروازے ان کے لیے

مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ۝ وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ

(اور وہ) ان میں (جا کر) تکیے لگائے بیٹھیں گے وہاں (خدام بہشت سے) بہت سے میوے اور شراب منگوائیں گے (اور مزے سے کھائیں پئیں گے)

الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا

نظر والی ہمسن ہوں گی ف (اور اس پر طرفہ یہ کہ ان کی) ہم عمر (بھی) ہوں گی (مسلمانو) یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا تم سے روز حساب (یعنی قیامت کے لیے) وعدہ کیا جاتا ہے

مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ ۝ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ۝ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا

کبھی ختم ہی نہیں آئے گی (یہ پرہیزگاروں کا انجام) یہ ہے اور (بے) سرکش (تو) سرکشوں کا برا ٹھکانا ہے ۔ دوزخ کہ اس میں ان کو جانا پڑے گا

ف ۱ ایوب علیہ السلام بڑے خوش حال پیغمبر تھے ان کا صبر آزمانے کو خدا نے ان پر بڑی مصیبتیں نازل کیں مال و متاع اور سامان سب جاکر اکیلے رہ گئے تمام بدن پھوڑے نکلا تھا صرف بی بی خدمت کرتی تھیں ان پر بھی کسی بات پر ناخوش ہو کر قسم کھا بیٹھے تھے کہ اچھا ہو لوں تو تم کو سو تھپیاں ماروں پھر ایوب علیہ السلام نے خدا کی جناب میں زاری کی خدا کی قدرت سے ایک چشمہ نکلا اس میں نہائے دھوئے اور اس کا پانی پیا اور اچھے ہو گئے اور بی بی کے مارنے کی قسم اس طرح پوری کی کہ سو سینکوں کی جھاڑو لے کر ایک بار چھوا دی ۱۲ ف ۲ ہاتھوں والے سے مراد یہ ہے کہ نہ صرف نیکی سے کہتے بلکہ کرتے بھی تھے اور آنکھوں والے سے مراد یہ کہ دنیا میں رہ کر آخرت تک کا حال دیکھتے اور مخلوق سے خالق کو پہچانتے ۱۲ ف ۳ اسمٰعیل علیہ السلام کا حال تو معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم کے فرزند رشید ہیں اور ابوالعرب یعنی سارے عرب ان ہی کی نسل ہیں الیسع اور ذوالکفل دو نام نامانوس ہیں الیسع اور یسع اور الیسع نام متعدد ہیں اور یسع کا اصل ان کے والد کا نام خطوب الیسع حضرت الیاس نبی کے خلیفہ تھے بعد کو پیغمبر ہوئے اور ذوالکفل ترکیبی نام ہے جس کی ترکیب صاف ظاہر کر عربی ہے اس کے لغوی معنی ضامن کے ہیں یہ حضرت یسع یا بشر بن ایوب کے چچازاد بھائی ہیں اور ان کی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ نبی اسرائیل جو کثرت سے اپنے پیغمبروں کو قتل کرتے رہتے تھے انھوں نے سو پیغمبروں کی جان بچائی یا ہر روز سو نمازیں کی قدر نماز پڑھتے تھے ۱۲ ف ۴ نیچی نظر رکھنا اور کم دیکھنا پاک دامنی کی دلیل اور خوبصورتی کی علامت ہے ۱۲

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ○ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ

اور وہ (کیا ہی) بُری جگہ ہے۔ یہ کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح کی اور انواع (واقسام کی چیزیں دوزخیوں کے کھانے پینے کے لیے موجود) ہیں (ان)

أَزْوَاجٌ ○ هٰذَا فَوْجٌ مُقْتَحِمٌ مَعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ○

(پھر جب دوزخیوں کے پیشوا دوزخ میں جانے لگیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تمہارے پیروؤں کی) یہ (ایک) جماعت (ادھر بھی) ہے جو تمہارے ساتھ (دوزخ)

قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ قَالُوا

(میں) داخل ہو رہی ہے ان پر خدا کی مار۔ یہ بھی دوزخ میں جانے والے ہیں۔ (یہ سُن کر پیرو پیشواؤں سے) کہیں گے کہ (کالا مونہ) تمہارا ہی ہو۔ (کیونکہ) تم ہی تو یہ (بلا) ہمارے آگے لائے تو (یہ جہنم کیا ہی) بُری جگہ ہے (پھر)

رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ○ وَقَالُوا مَا لَنَا

کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جو یہ (بلا) ہمارے آگے لایا اُس کو (ہم سے) بڑھ کر دوزخ میں دوہری سزا دے۔ اور (دوزخی آپس میں یہ بھی) کہیں گے

لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْأَشْرَارِ ○ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ

کہ جن لوگوں کو ہم بُرے لوگوں میں گِنا کرتے تھے کیا بات ہے کہ ہم اُن کو (یہاں دوزخ میں) نہیں دیکھتے۔ کیا ہم نے اُن کی ناحق ہنسی بنائی (اور وہ اس قابل نہ تھے) یا (وہ دوزخ میں ہیں اور ہماری)

عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ ○ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ○ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنْذِرٌ

نظریں اُن پر نہیں پڑتیں۔ بیشک یہ دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا (ایک) حق (بات ہے) جو ضرور ہو کر رہے گی۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو میں (تو تم کو) صرف (عذاب الٰہی سے) ڈرانے والا ہوں

وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَ

اور ایک خدا کے سوا کہ (وہ سب پر) غالب ہے (اور) کوئی معبود نہیں (وہی) آسمانوں اور زمین اور

مَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ○ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ○ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ○

اُن چیزوں کا مالک (ہے) جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں (اور وہ) زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ (یہ قرآن) بڑا (ہی کارآمد) واقعہ ہے (جس سے) تم (لوگ) منہ پھیرتے ہو (قرآن کا نازل ہونا بھی)

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلٰى إِذْ يَخْتَصِمُونَ ○ إِنْ يُوحٰى إِلَيَّ

عالم بالا کے رہنے والے (یعنی فرشتے) جب آپس میں بحثنے لگے تو مجھ کو اُن کی (بحث کی) کچھ بھی خبر نہ تھی (اور یہ باتیں مجھ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہوئیں اور وحی) میرے پاس (تو) بس

إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ○ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

صرف اس غرض سے آتی ہے کہ میں (تم کو) صاف طور پر ڈرسنانے والا ہوں (اے پیغمبر فرشتوں کی وہ باہمی بحث یہ تھی) کہ تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے ایک

مِنْ طِينٍ ○ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سٰجِدِينَ ○

آدمی بنانے والا ہوں تو جب میں اس کو پورا کر لوں اور اپنی روح اس میں پھونک دوں ف۲ تو تم اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا

فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ○ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ

چنانچہ سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا مگر (اکیلا) ابلیس نے (نہیں کیا) کہ شیخی میں آ گیا اور

الْكٰفِرِينَ ○ قَالَ يٰإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

نافرمان بن بیٹھا (خدا نے ابلیس سے) پوچھا کہ اے ابلیس جس چیز کو ہم نے

ف۱ لامرحبا کے معنی کالا مونہ کرکے اصل قرآن کے الفاظ سے دور جا پڑے ہیں مگر جو مقصود عربی میں لامرحبا سے ہے وہی مقصود اردو میں کالا مونہ سے ہے کالا مونہ سے اصلی مقصد ادا نہیں ہوتے بلکہ اس سے مراد ہوتی ہے دور ہو دفع ہو پرے ہٹ یہاں کی تیرا اور انہیں یہی مطلب لامرحبا کا ہے ۱۲

منزل ۶

ف۲ اپنی روح سے مراد ہے اپنی پیدا کی ہوئی اور روح انسانی کے مرتبے کے لحاظ سے اس کو اپنی طرف منسوب کیا ۱۲

بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ○ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ

اپنے ہاتھوں بنایا اُس کو سجدہ کرنے سے تجھے کون چیز مانع ہوئی کیا تو شیخی میں آگیا یا تو (فی الواقع) بڑے لوگوں میں سے ہے (وہ) بولا اُس کو کیونکر سجدہ کروں میں

خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ○ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ

مجکو تو نے آگ سے بنایا اور اُس کو تو نے مٹی سے بنایا۔ فرمایا تو یہاں سے نکل (جاہو) کہ تو (ہماری بارگاہ سے)

رَجِيمٌ ○ وَّإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ○ قَالَ رَبِّ

راندہ گیا اور روز جزا تک تجھ پر ہماری پھٹکار (پڑی برسا کرے گی) (وہ) بولا تو اے میرے پروردگار

فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۙ

مجکو اُس دن تک کی مہلت دے جب کہ (سب لوگ دوبارہ) اٹھا کھڑے کیے جائیں گے۔ فرمایا (ہاں) تجکو اُس دن تک کی مہلت ہے

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۙ ○

جس کا وقت (ہم ہی کو) معلوم ہے (وہ) بولا تو (مجھے بھی) تیری (ہی) عزت کی قسم ہے ف

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ○

کہ ان (بنی آدم) میں جو تیرے خالص بندے ہیں اُن کو چھوڑ کر ان سب کو گمراہ کرکے رہوں۔ فرمایا تو سہی (ہم بھی) حق بات (کہے دیتے ہیں) اور ہم

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ○ قُلْ

کہ ہم بھی تجھ سے اور جو لوگ تیری پیروی کریں اُن سے سب سے جہنم کو بھر دیں گے (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ○ إِنْ هُوَ

کہ میں اِس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ معاوضہ تو مانگتا نہیں اور نہ مجکو تکلف کرنا آتا ہے یہ (قرآن جو میں تم کو سناتا ہوں)

إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ○ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ○

دنیا جہان کے لوگوں کے لیے نصیحت ہے اور (بس) اور کچھ دنوں پیچھے تم (لوگوں) کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ | سَبْعُونَ آيَةً وَّثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

سورہ زمر مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | پچھتر آیتیں ہیں اور آٹھ رکوع

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ○ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

(یہ) فرمان تحریری پیشگاہ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور) حکمت والا ہے (اے پیغمبر) کتاب حقیقت میں ہم ہی نے تم پر اُتاری ہے

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۖ ○ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ

تو خالص خدا ہی کی فرماں برداری مدنظر رکھ کر اُسی کی عبادت کیے جاؤ۔ سنو جی! خالص فرماں برداری خدا ہی کے لیے ہے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا

اور جن لوگوں نے خدا کے سوا (دوسرے) حمایتی بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ خدا سے ہم کو نزدیک کر دیں

ف عزت کی قسم یعنی اُن قسموں سے ملتی ہوئی ہے جیسے کہا کرتے ہیں مجکو تمھارے سر کی قسم تمھاری جان کی قسم مجکو [illegible] اپنی جوانی کی قسم ۱۲

۵ ع ۱۴

إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ

تو جن جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں خدا (قیامت کے دن) ان میں ان (باتوں) کا فیصلہ کر دے گا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۝ لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ

بے شک جو شخص جھوٹا (اور) ناشکرا ہو خدا اس کو (نیک) ہدایت نہیں دیا کرتا اگر خدا کسی کو اپنی فرزندی میں لینا چاہتا

وَلَدًا لَاصْطَفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا پسند کرتا (لیکن) اس کی ذات (زن و فرزند کے جھگڑے سے) پاک ہے وہ اکیلا خدا ہے بڑا زبردست

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

اسی نے (کسی) مصلحت سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (وہی) رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور (وہی)

النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُسَمًّى ۗ

دن کو رات پر لپیٹتا ہے ف۱ اور اسی نے سورج اور چاند کو مطیع کر رکھا ہے کہ یہ سب (ایک) وقت مقرر تک (اسی طرح) چلے جائیں گے

أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

سنو وہی (خدا) زبردست (اور) بڑا بخشنے والا ہے اسی نے تم لوگوں کو (آدم کے) تن واحد سے پیدا کیا پھر

مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ

اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لیے آٹھ قسم کے چارپائے (اپنی قدرت سے) اتارے ف۲ وہی تم کو

فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ ذَٰلِكُمُ

تمہاری ماؤں کے پیٹ میں (پہلے) ایک طرح کے بعد دوسری طرح تین اندھیروں میں بناتا ہے ف۳ یہی

اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۝ إِنْ تَكْفُرُوا

خدا تو تمہارا پروردگار ہے اسی کی حکومت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر (اس پر بھی) تم لوگ کدھر کو پھرے چلے جاتے ہو اگر تم (خدا کی) ناشکری

فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِنْ تَشْكُرُوا

کرو گے تو خدا تم سے بے نیاز (مستغنی) ہے اور اپنے بندوں کے لیے ناشکری کو پسند نہیں کرتا ف۴ اور اگر تم (اس کا) شکر کرو

يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ

تو وہ تمہاری اس (بات) کو پسند کرتا ہے اور (قیامت کے دن) کوئی کسی (کے گناہوں) کا بوجھ (اپنی گردن پر) نہیں اٹھائے گا پھر تم (سب) کو اپنے پروردگار

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَ

کی طرف لوٹنا ہے پھر جو جو عمل تم لوگ (دنیا میں) کرتے رہے ہو (ایک ایک کر کے) وہ تم کو بتائے گا وہ تو (لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے واقف ہے اور

إِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً

جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتا ہے پھر جب (خدا) اپنی طرف سے اس کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے

ف۱ لپٹنے سے دن رات کا گھٹنا بڑھنا مراد ہے ۱۲ ف۲ اونٹ گائے بھیڑ بکری نر و مادہ آٹھ ہوئے ۱۲ ف۳ ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے مراد یہ ہے کہ پہلے نطفہ ہوتا ہے پھر لوتھڑا پھر بوٹی۔ پھر اس میں ہڈیاں اور کھال اور بال پیدا ہوتے ہیں اور تین اندھیروں سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علاوہ پیٹ ہوتا ہے اور پیٹ کے اندر بچہ دان جس کو رحم کہتے ہیں رحم کے اندر وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا رہتا ہے اور وہ آنول نال کے ساتھ باہر نکل آتی ہے ۱۲ ف۴ یعنی پسند نہیں کرتا کہ بندے اس کی ناشکری کریں ۱۲



مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوٓا إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ أَنْدَادًا

تو جس (مطلب) کے لیئے اُس نے پہلے (خدا کو) پکارا تھا اُس کو بُھلا دیتا اور خدا کے شریک بنا چلتا ہے تاکہ (اپنا بُرا نمونہ دکھا کر دوسروں کو بھی)

لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِۦ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحٰبِ

خدا کی راہ سے گمراہ کرے (اے پیغمبر ایسے شخص سے) کہو کہ چندے اپنے کفر (کی حالت) میں رس بس لے (آخر تو) تو دوزخیوں میں ہو ہی گا

النَّارِ ۝ أَمَّنْ هُوَ قٰنِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ

بھلا جو شخص رات کے اوقات (تنہائی) میں (خدا کی) بندگی میں لگا ہو کبھی اس کی جناب میں سجدہ کرتا اور کبھی اس کے حضور میں ست بستہ

وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِۦ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ

اور اپنے پروردگار کے فضل کا امیدوار رہے (کہیں) ایسا شخص بندۂ نافرمان کے برابر ہو سکتا ہے۔ اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ کہیں جاننے والے اور

لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبٰبِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِينَ

نہ جاننے والے بھی برابر ہوئے ہیں (مگر ان باتوں سے) وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں (اے پیغمبر) ہماری طرف سے مسلمانوں کو سمجھا دو کہ اے ہمارے بندو جو

اٰمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِى هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَ

ایمان لا چکے ہو اپنے پروردگار سے (یعنی ہم سے) ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں اُن کے لیئے (آخرت میں) بھلائی ہے اور

أَرْضُ اللّٰهِ وٰسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

خدا کی زمین (بڑی) فراخ ہے وہ تو صبر ہی کے بندے ہیں جن کو (قیامت میں) اُن کا اجر بے حساب بھر دیا جائے گا ف

قُلْ إِنِّىٓ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ لِأَنْ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ مجھ کو (تو خدا کے ہاں سے یہی) حکم ملا ہے کہ میں خالص خدا ہی کی فرماں برداری مدنظر رکھ کر اُسی کی عبادت کیا کروں اور (نیز) مجھ کو یہ

أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝ قُلْ إِنِّىٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّى

کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو (اس صورت میں) مجھے بڑے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ قُلِ اللّٰهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِى ۝ فَاعْبُدُوا

سخت دن (یعنی روز قیامت) کے عذاب سے (بہت ہی) ڈر لگتا ہے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو خدا ہی کی فرماں برداری مدنظر رکھ کر اُسی کی عبادت

مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُونِهِۦ ۗ قُلْ إِنَّ الْخٰسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوٓا أَنْفُسَهُمْ

اُس کے سوا جس کو چاہو پوجو (تم ہی کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا) اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دو کہ فی الحقیقت گھاٹے میں وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنا

وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ أَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ لَهُمْ مِّنْ

اور اپنے اہل و عیال کا نقصان کر لیں گے ف۲ سنو جی! یہی تو صریح گھاٹا ہے

فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِۦ

اُن کے اوپر سے آگ ہی کا اُن کا اوڑھنا ہوگا اور اُن کے نیچے (آگ ہی کا) بچھونا ف۳ یہی (تو وہ عذاب) ہے جس سے خدا

ف۱ یعنی "ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست"، مسلمان کو دین کے بارے میں کسی جگہ مجبوری ہو تو وہاں رہے ہی کیوں۔ ف۲ آدمی گمراہ ہونے سے اپنا نقصان کرتا ہے اور اس کے علاوہ اپنے اہل و عیال کا بھی کیونکہ وہ لوگ اُس کا نمونہ بد دیکھ کر اُس کی تقلید کرتے ہیں۔۱۲ ف۳ محاورہ کے لحاظ سے ہم لفظوں سے الگ ہو گئے ہیں ورنہ لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ اُن کے اوپر آگ کے سایبان ہونگے اور اُن کے نیچے بھی (اسی طرح کے) سایبان۔ دوسرے مقام پر یہی مطلب ان لفظوں سے آیا ہے لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش اور اس محاورے سے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے بہت ہی چسپاں ہے۔۱۲

ع ۱ ۱۵ منزل ۶



عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ
اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے ہمارے بندو ہمارا ہی ڈر مانو اور جو لوگ بت پرستی سے بچتے رہے

يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ
اور خدا کی طرف رجوع ہوئے اُن کے لیے (جنت کی) خوش خبری ہے تو (اے پیغمبر) ہمارے اُن بندوں کو خوش خبری سنا دو جو

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ
(ہمارے) کلام کو کان لگا کر سنتے اور اُس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی تو وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے (نیک) ہدایت دی اور

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ
یہی تو عقل (سلیم بھی) رکھتے ہیں (اے پیغمبر) بھلا جو شخص وعید عذاب کا مستحق ہو لیا

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ
کیا تم (اُس) دوزخی کو (دوزخ سے) نکال سکو گے - لیکن جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کے (رہنے کے) لیے (بہشت میں) بالاخانے

مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ
(اور) بالاخانوں کے اوپر (اور) بالاخانے بنے ہوئے (موجود) ہیں جن کے نیچے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (یہ اُن سے) خدا کا وعدہ (ہے)

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً
خدا وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا - (اے مخاطب) کیا تُو نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا

فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ
پھر زمین میں اُس کے چشمے بہائے پھر وہی اُس (پانی) کے ذریعے سے رنگ برنگ کی کھیتی نکالتا ہے

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
پھر وہ زوروں پر آتی ہے پھر (پکنے پیچھے) تو اُس کو دیکھتا ہے کہ زرد پڑ گئی ہے پھر خدا اُس کو چورا چورا کر ڈالتا ہے بے شک کھیتی کی اس (ابتدا و انتہا)

لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ
عقلمندوں کے لیے (بڑی) عبرت ہے کیا وہ شخص جس کا سینہ خدا نے (قبول) اسلام کے لیے کھول دیا ہے

فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ
اور وہ اپنے پروردگار کی (مشعل) ہدایت آگے رکھتا اور اُسی کی روشنی پر (چلتا) ہے (اس کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر کی تاریکیوں میں پڑا ہے) تو افسوس

اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا
یہی لوگ تو صریح گمراہی میں ہیں اللہ نے بہت ہی اچھا کلام (یعنی یہ کتاب) اُتاری

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ
(جس کی باتیں ایک دوسرے سے) ملتی جلتی (ہیں اور وہی باتیں سمجھانے کے لیے) بار بار دہرائی گئی ہیں (اس کتاب کی تاثیر ہے کہ) جو لوگ اپنے

ف قرآن جملۃً واحدۃً تو اترا نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا سالہائے دراز تک نازل ہوتا رہا ہے اگر یہ کسی انسان کا بنایا ہوا ہوتا تو یہی تو کیا بات ہے کہ اتنی مدت تک ہو تو اُس کے خیالات یکساں رہیں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اتفاقی سے کہ بیسیوں تک اُس کے خیالات میں بڑا تغیر و تبدل واقع ہوا ہے پس اگر قرآن کسی انسان کا کلام ہوتا تو ضرور اس میں بھی خیالات مختلف نظر پڑ رہے ہوتے مگر دیکھا جاتا ہے کہ وہ شروع سے آخر تک ایک نسق پر چلا جاتا ہے اور تعلیم و نظر ہے وہ قرآن کی ہر جگہ سے پڑی ٹھیک ہی ہے اور یہ اس کے کلام الٰہی ہونے کی بڑی دلیل ہے



ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ

پھر ان کے جسم اور دل نرم ہو کر یادِ الٰہی کی طرف (رغبت) ہوتے ہیں یہ (قرآن) ہدایت الٰہی ہے

يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ○

جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے سے (دین کا سیدھا) رستہ دکھا دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اس کو ہدایت دینے والا نہیں

أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ

تو کیا وہ شخص قیامت کے دن اپنے منہ کو بدترین سزا (یعنی دوزخ کی آگ) کی سپر بناتا ہے (وہ اس جیسا ہو سکتا ہے جو مزے سے جنت میں بیٹھا ہو) اور

لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ○ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ

نا دانوں سے کہا جائے گا کہ (دنیا میں) جیسا کچھ کرتے رہے ہو (اب) اس کے مزے چکھو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی (پیغمبروں کو)

قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ○ فَأَذَاقَهُمُ

تو ان کو عذاب ایسی طرف سے آیا کہ انہیں اس کی خبر بھی نہ تھی تو ان کو

اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ

(اسی) دنیا کی زندگی میں اللہ نے (ذلت اور) رسوائی کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب (اس سے) کہیں بڑھ کر ہے کاش

كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ

یہ لوگ (اتنی بات) جانتے اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لیے اس قرآن میں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي

سبھی طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں (یہ) قرآن (صاف اور سلیس) عربی (زبان میں) ہے اس میں کسی طرح

عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ

کی کجی نہیں تاکہ (اوّل اہلِ عرب اپنی زبان مادری ہونے کی وجہ سے اس کو بخوبی سمجھیں اور سمجھ کر خدا سے) ڈریں (اب) اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک شخص ہے (غلام) جس میں کئی

مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ

(جو) آپس میں بڑی کشمکش رکھتے (ہیں) اور ایک شخص (وہ بھی غلام ہے) پورا پورا ایک ہی کا کیا ان دونوں (غلاموں) کی حالت یکساں ہو سکتی ہے؟ الحمد

لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ○

للہ مگر (افسوس ہے کہ) ان میں سے اکثر (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے (اے پیغمبر) کچھ شک نہیں کہ تم کو بھی مرنا ہے اور کچھ شک نہیں کہ ان کو بھی مرنا ہے

ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ○

پھر قیامت کے دن تم (دونوں فریق) اپنے پروردگار کے روبرو (اپنے اپنے) جھگڑے (پیش کرو گے (اس وقت حق و باطل کھل جائے گا)

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا پر جھوٹ بولے اور (نیز اس سے کہ) سچی بات اس کو پہنچے اور وہ اس کو جھٹلائے

ف۱ جسم نرم ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان سے اعمالِ عبادت مثلاً رکوع و سجدہ وغیرہ بآسانی سرزد ہونے لگتے ہیں ۱۲ ف۲ منہ کو اس لیے یہاں کہا ہے کہ وہ تمام دوسرے اعضاء کو اس کی سپر بنا تا ہے اور جب منہ سے سپر کا کام لینے لگا تو یہ انتہا درجے کا عذاب ہے اور منہ سے سپر کا کام لینے کی وجہ یہ ہے کہ دوزخی کے ہاتھ پاؤں تو جکڑے ہوئے ہوں گے وہ کمبخت منہ سے سپر کا کام نہ لے تو کیا کرے ف۳ یہ قرآن کا عجب لطف ہے کہ اہلِ عرب پر نازل ہوا جو اس کے نزول کے وقت تمدن اور اخلاق اور معتقدات کے اعتبار سے بلا مبالغہ جیونٹی بھرے ہوئے کباب تھے پھر قرآن کی تعلیم سے وہ ایسے نفیس ہوئے کہ ان سے سارے جہان نے ۳ ہزار برس تک اور ترقی کا سبق لیا ۱۲ ف۴ یہ مثال موحد اور مشرک کی

إِذْ جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝ وَالَّذِي جَاءَ

کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ اور جو

بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ

سچی بات لے کر آیا اور جس نے اُس کو سچ جانا وہی لوگ تو پرہیزگار ہیں ف۱ جو چاہیں گے

عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ۝ لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ

اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لیے (موجود) ہوگا نیکی کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے تاکہ خدا اُن کے اعمال بد کا بوجھ اُن (پر) سے اُتار دے

الَّذِي عَمِلُوا وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور اُن کو اُن کے نیک کاموں کے عوض میں اُن کا اجر عطا فرمائے

أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ وَ

کیا خدا اپنے بندے (محمدؐ) کی حفاظت کے لیے کافی نہیں؟ اور (اے پیغمبر) یہ لوگ تم کو خدا کے سوا (دوسرے) دوسرے معبودوں سے ڈراتے ہیں اور

مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن

جس کو خدا گمراہ کرے تو اُس کو کوئی (بھی) ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جس کو خدا ہدایت دے تو کوئی بھی اُس کو گمراہ کرنے والا نہیں

مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ اللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ ۝ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ

کیا خدا زبردست (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہے؟ اور (اے پیغمبر) اگر تم اِن (لوگوں) سے پوچھو

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ

کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور (یہی) کہیں گے کہ خدا نے (اب) تم (ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو جن کو

مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ

خدا کے سوا (معبودوں) کو تم پکارتے ہو اگر خدا مجھے کوئی تکلیف پہنچانی چاہے تو کیا یہ (معبود) اُس کی (اُس) تکلیف کو دور کرسکتے ہیں

أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ ۚ قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۖ عَلَيْهِ

یا خدا مجھ پر (اپنا) فضل کرنا چاہے تو کیا یہ (معبود) اُس کے فضل کو روک سکتے ہیں؟ (اے پیغمبر) تم کہو کہ مجھے تو خدا ہی کافی ہے

يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ

(اور) بھروسا رکھنے والے اُسی پر بھروسا رکھا کرتے ہیں (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ بھائیو! تم اپنی جگہ عمل کیے جاؤ میں (اپنی جگہ) عمل کرتا ہوں

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ

پھر آگے چل کر تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس پر ایسی آفت آتی ہے جو اُس کو (دنیا میں) رسوا کرے گی اور (آخرت میں) اُس پر

مُّقِيمٌ ۝ إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ

دائمی عذاب نازل ہوگا۔ اے پیغمبر بے شک (یہ) کتاب ہم نے لوگوں کے (فائدے کے) لیے تم پر اُتاری ہے (اور) اس میں (دین)

ف۱ جو سچی بات لے کر آیا وہ پیغمبر صاحب ہیں اور سچی بات قرآن اور دین اسلام اور جس نے اُس کو سچ جانا وہ مسلمان۔

ف۲ اس قسم کی عبارت قرآن میں کئی جگہ آئی ہے سو لفظ بالحق کے ایک تو معنے یہ ہیں جو اِس منزل حکم کے ترجمے میں اختیار کیے ہیں اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ حقیقت میں (واقع میں) ہم ہی اس کتاب کو اُتارا ہے کہیں کہیں ہم نے اس طرح بھی ترجمہ کر دیا ہے ۱۲ +



فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ اَللّٰهُ

وہ خاص اپنے (بھلے کے) لیے ہے (راہ پر آیا) اور جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا وبال (بھی) اسی پر پڑے گا اور تم اُن کے کچھ حوالہ دار تو ہو نہیں ف

يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ

لوگوں کے مرنے کے وقت اللہ اُن کی روحوں کو (اپنے پاس) بلا لیتا ہے اور جو لوگ مرے نہیں (اُن کی روحیں بھی) اُن کے سونے کے وقت (خدا کے ہاں)

الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ

جن کی نسبت (خدا) موت کا حکم صادر فرما چکا ہے اُن کو (تو اپنے ہاں) روک رکھتا ہے اور باقی (روحوں) کو ایک وقت مقرر تک (پھر دنیا میں) بھیج دیتا ہے

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

جو لوگ (دنیوی) فکر کو کام میں لانا چاہتے ہیں کچھ شک نہیں اُن کے لیے اس میں (قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا

شُفَعَاۗءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ لِّلّٰهِ

سفارشی ٹھیرا لیے ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو اگرچہ (تمہارے یہ سفارشی) کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ (کچھ بھی عقل) و شعور رکھتے ہوں کہہ ان

الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

سفارش تو ساری خدا کے اختیار میں ہے آسمانوں اور زمین میں اسی کی حکومت ہے پھر تم (لوگ) اسی کی طرف کو لوٹا کر لائے جاؤ گے

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور جب اکیلے خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اُن کے دل کڑھنے لگتے ہیں

بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

اور جب خدا کے سوا (دوسرے دوسرے معبودوں) کا ذکر کیا جاتا ہے تو بس یہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ

(اے پیغمبر تم) کہو کہ بار خدایا آسمانوں کے اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے اور کھلے کے جاننے والے

تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ

جن باتوں میں (یہ) تیرے بندے آپس میں اختلاف کر رہے ہیں تو ہی اُن کے جھگڑوں کو چکائے گا اور اگر

ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْۗءِ

نافرمانوں کے پاس (روئے) زمین کی ساری کائنات ہو اور اس کے ساتھ اتنی ہی اور (بھی) ہو

الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝

تو قیامت کے دن عذاب سخت کے عوض میں (دینے کو) تامل (نہ) کریں اور (اُس وقت) اُن (لوگوں) کو خدا کی طرف سے ایسا معاملہ پیش آئے گا

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

اور جیسے جیسے عمل (یہ لوگ) کرتے رہے ہیں اُن کی خرابیاں اُن پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس (عذاب) کی ہنسی اُڑاتے رہے ہیں وہ اُن پر نازل ہوگا

ف حوالہ داری بھی داروغگی کی طرح کی ایک خدمت ہے جس میں حوالہ دار اپنے ماتحتوں کے کام کا ذمہ دار بھی ہوتا اور ان پر اختیار بھی رکھتا ہے غرض یہ ہے کہ تم کو اختیار دے کر نہیں بھیجا گیا اور جواب دہی کے ڈر سے لوگوں کو زبردستی مسلمان کرو تمھارا کام ہمارے احکام کا پہنچا دینا ہے اور بس ۱۲

ف اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ عربی کی ایک مشہور مثل ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سونا بھی ایک طرح کا مرنا ہے تو مرنا دو طرح پر ہوا ایک واقعی مرنا اور دوسرا سونا کہ دونوں حالتوں میں روح قبض کی جاتی ہے سو جو قبض روح مرنے کی وجہ سے ہوتا ہے اس روح کو پھر دنیا میں آنا نہیں ملتا اور جو قبض روح سونے کی وجہ سے ہوتا ہے وہ روح خدا کے حکم سے پھر دنیا میں واپس آتی ہے غرض عبرت کے واسطے ہر سونے میں حقیقی موت کو یاد کرنا چاہیے ۱۲

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ

انسان (کی عادت ہے کہ اس) کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو کہنے لگتا ہے

اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

یہ تو مجھکو بس (میری) لیاقت کی وجہ سے ملی ہے (انسان کا ایسا سمجھنا غلط ہے) بلکہ یہ (نعمت) آزمایش ہے ف مگر اکثر لوگ (اس بات سے) واقف نہیں

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○

جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں (وہ بھی) ایسی ہی (باتیں) بکا کرتے تھے تو جو کچھ وہ کرتے رہے (کچھ بھی) اُن کے کام نہ آیا

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

اور اُن کے اعمال (بد) کے بُرے نتیجے اُن کو پہنچے (پر پہنچے) اور ان (کفار مکہ) میں سے جو لوگ نافرمانیاں کرتے ہیں

سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ○ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ

اُن کو (بھی) اُن کے اعمال کے بُرے نتیجے عنقریب پہنچنے والے ہیں اور یہ (لوگ خدا کو تو) ہرا سکتے نہیں کیا ان کو (اتنی بات) معلوم نہیں

اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کرتا ہے اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے کچھ شک نہیں کہ اس (بات) میں

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ قُلْ يٰعِبَادِىَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

ایمان والوں کے لیے (تو قدرت خدا کی بہتیری) نشانیاں (موجود) ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ اے ہمارے بندو جنھوں نے (گناہ کر کے) اپنے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ

اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ رہو کیونکہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے (اور) وہ بے شک

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ

(بڑا) بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو جاؤ اور اس کی فرماں برداری کرو (مگر) اس سے پہلے

اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ

کہ تم پر عذاب آنازل ہو اور اس وقت تم کو (کسی طرف سے) مدد بھی نہ پہنچ سکے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے جو اچھی اچھی (باتیں)

اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ

(دیگر) اس سے پہلے کہ یکایک تم پر عذاب آنازل ہو اور تم کو (اس کے آنے کی)

لَا تَشْعُرُوْنَ ○ۙ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِىْ جَنْۢبِ

خبر (بھی) نہ ہو۔ (کہیں ایسا نہ ہو) کہ (آخر کار تم میں سے) کوئی کہنے لگے کہ ہائے افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے پاس خدا (ملحوظ رکھنے) میں

اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ○ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِىْ

اور میں تو (ان باتوں پر) ہنستا ہی رہا یا کہنے لگے کہ اگر خدا مجھکو (نیک) ہدایت دیتا

ف آزمایش سے اس بات کی آزمائش مراد ہے کہ آدمی نعمت پاکر خدا کا شکر کرتا ہے یا ناشکری جو شخص نعمت کو اپنی لیاقت کا حاصل سمجھے گا وہ خدا کا شکر کیوں کرنے لگا ۱۲

منزل

ع ۵ ۱۱ ۲

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ

تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔ یا جب عذاب (سامنے موجود) ہو اُس کو دیکھ کر کہنے لگے کہ (اے) کاش مجھ کو (دنیا میں) پھر لوٹ جانا نصیب

مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ

نیکوں (کے زمرے) میں رہوں (اُس وقت خدا اُس سے فرمائے گا کہ) ہاں ہمارے احکام تجھ کو پہنچے اور تو نے اُن کو جھٹلایا اور اکڑ بیٹھا اور

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ

منکروں میں سے (ایک منکر تو بھی) تھا (اب تیرے ساتھ کچھ رعایت نہیں ہو گی) اور (اے پیغمبر) قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ جن لوگوں نے خدا پر جھوٹ بولا

(ان کے منہ کالے ہو رہے ہوں گے)

اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ

کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ اور جو لوگ پرہیزگاری کرتے رہے ہیں اُن کو خدا کامیابی کے ساتھ نجات دے گا

لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۙ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ

(اُن کو کسی طرح کی بھی) ایذا نہیں پہنچے گی اور نہ وہ (کسی طور پر) آزردہ خاطر ہوں گے۔ اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر

شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

چیز کا نگران ہے۔ آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں اسی کی ہیں ف۱ اور جو لوگ خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے

اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ

(آخر کار) وہی گھاٹے میں رہیں گے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ اے نادانو! کیا تم مجھے (یہ) صلاح دیتے ہو کہ خدا کے سوا اوروں کی عبادت کرنے لگوں

اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

اور (اے پیغمبر بلاشبہ) تمہاری طرف اور اُن (پیغمبروں) کی طرف جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں (ایک ایک کی طرف) وحی بھیجی جا چکی ہے

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ

کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے (سارے) عمل ضبط ہو جائیں گے اور ضرور تم گھاٹے میں آ جاؤ گے (تو کافروں کا کہنا نہ مانو) بلکہ اللہ ہی کی

فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ

عبادت کرو اور (اُس کے) شکر گزار بندوں (کے زمرے) میں ہو۔ اور ان لوگوں نے تو خدا کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی اُس کی (کچھ بھی) قدر نہ کی

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ

حالانکہ (وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ) قیامت کے دن (یہ) ساری زمین اُس کی ایک مٹھی (میں) ہو گی اور آسمان (مکتوب کی طرح)

بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ

اُس کے داہنے ہاتھ میں ف۲ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں خدا کی ذات اُس سے پاک اور (اُس کی شان) اُس سے بہت بلند ہے اور

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اُن (سب) پر (مرگ کی) بے ہوشی طاری ہو جائے گی مگر جس کو خدا چاہے پھر

ف۱ یعنی وہی اُن کنجیوں اور خزانوں کا مالک ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں ۱۲

منزل ۶ ع ۱۱

ف۲ خدا تعالیٰ نے ہم لوگوں کے سمجھانے کے لیے ہمارے ہی محاورے میں اپنی عظمت اور قدرت کو مٹھی اور ہاتھ میں بیان فرمایا ہے ۱۲

فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ ○ وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ

دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو آپ سب کے سب ایک دم سے (زندہ ہو کر) کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُم

اور (لوگوں کے) نامہ اعمال کی کتاب (لا کر سامنے) رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ لا حاضر کیے جائیں گے اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ (اُن کے) قضا

بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ

اور اُن پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا۔ اور جس نے جیسے عمل کیے ہیں سب کو پورے پورے بھر دیئے جائیں گے اور (لوگ) جو کچھ بھی کرتے ہیں خدا اُس سے خوب واقف ہے

بِمَا يَفْعَلُونَ ○ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا

اور جو لوگ کفر کرتے رہے ہیں جہنم کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب جہنم کے پاس پہنچیں گے تو (اُن کے لیے)

فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ

اُس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کے موکل اُن سے کہیں گے کہ کیا تم (ہی) میں سے رسول تمہارے پاس نہیں آئے کہ

عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ

وہ تمہارے پروردگار کی آیتیں تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور تمہارے اس روز (بد) کے پیش آنے سے تم کو ڈراتے یہ جواب دیں گے کہ ہاں

حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ

(ہم نے اُن کی آیات سنی اور) عذاب کا وعدہ (ہم) کافروں کے حق میں پورا ہو کر رہا۔ پھر (اُن سے) کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو

جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○ وَسِيقَ الَّذِينَ

(اور ہمیشہ) ہمیشہ اس (جہنم) میں رہو غرض (خدا سے) اکڑنے والوں کا (بھی کیا ہی) برا ٹھکانا ہے اور جو لوگ (دنیا میں)

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا

اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے اُن کو (بھی) ٹولیاں بنا بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب (یہ لوگ) بہشت کے پاس پہنچیں گے

وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ○

اور بہشت کے موکل اُن سے سلام علیکم کہیں گے کہ تم (بہت) مزے میں رہے تو بہشت میں ہمیشہ (ہمیشہ) کے لیے داخل ہو

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ

اور (یہ لوگ) کہیں گے خدا کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ ہم کو سچ کر دکھایا اور ہم کو (بہشت کی سر) زمین کا مالک بنایا کہ

مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ○ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ

ہم بہشت میں جہاں چاہیں رہیں تو (نیک) عمل کرنے والوں کا (کیا ہی) اچھا اجر ہے۔ اور (اے پیغمبر) اُس (دن) تم فرشتوں کو دیکھو گے

حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم

کہ عرش کے گرد اگرد حلقہ باندھے (کھڑے) ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (و تقدیس) کر رہے ہیں اور لوگوں کے

منزل ۶

الربع



بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○

اور (سب) کچھ ہو ہوا کر آخر کار ہر طرف سے یہی صدا (بلند) ہوگی کہ سب تعریف خدا کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مومن مکے میں اتری اور اس کی پچاسی آیتیں ہیں اور نو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ

حٰمٓ۔ (یہ) فرمانِ تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور ہر چیز سے) واقف ہے گناہوں کا بخشنے والا اور

قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ

توبہ کا قبول کرنے والا (اور) بروں کو سخت سزا دینے والا (نیکوں کے حال پر) بڑا فضل کرنے والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سب کو)

الْمَصِيْرُ ○ مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ

لوٹ کر جانا ہے۔ خدا کی آیتوں میں صرف وہی لوگ جھگڑے نکالتے ہیں جو منکر ہیں تو (اے پیغمبر) ان لوگوں کا (تجارت وغیرہ کے لیے)

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ○ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ

شہروں میں ادھر ادھر چلنا پھرنا تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے (کہ ان کو ان کفر سے کچھ بھی نقصان نہ پہنچا) ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور ان کے بعد (اور امتوں نے بھی)

بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا

اور ہر امت نے اپنے رسول کے گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور (جھوٹی) جھوٹی باتوں سے (سند پکڑ کر پیغمبروں سے) جھگڑے

بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ○

تاکہ اپنی کٹ حجتی سے حق کو (جگہ سے) اکھاڑ دیں تو (آخر کار) ہم نے ان کو دھر پکڑا تو دیکھا ہم نے ان کو کیسی سزا دی

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○

اور اسی طرح (ان) کافروں پر (بھی) تمہارے پروردگار کا فرمودہ صادق آ چکا ہے کہ یہ دوزخی ہیں

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ

جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو عرش کے گرداگرد (تعینات) ہیں (ہمہ وقت) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اس کی) پاکی بیان کرتے اور اس پر ایمان رکھتے

بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

اور ایمان والوں کے لیے مغفرت (کی دعائیں) مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہے

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○

تو جو لوگ (تیری جناب میں) توبہ کرتے اور تیرے (دین کے) رستے پر چلتے ہیں ان کو بخش دے اور (نیز) ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

اور اے ہمارے پروردگار ان کو (بہشت کے) ہمیشہ کے رہنے کے باغوں میں بھی لے جا داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کے

منزل ۶

اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ

اُن کے باپ (دادوں) اور اُن کی بیبیوں اور اُن کی اولاد میں سے جو نیک ہوں اُن کو (بھی)، بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے اور

السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ

(قیامت کے دن ہر طرح کی) خرابیوں سے محفوظ رکھ اور جس کو تو اُس دن خرابیوں سے بچا رکھے گا تو اُس پر تو نے (اپنا بڑا ہی) فضل کیا اور یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ

بڑی کامیابی ہے۔ جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں (قیامت کے دن) اُن سے باواز بلند کہدیا جائے گا کہ جیسے تم (آج) اپنی جان بیزار ہو اُس سے

مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝

(تم سے) بیزار تھا جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور نہیں مانتے تھے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

(وہ لوگ) عرض کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار تو ہم کو دو بار مردہ اور دو بار زندہ رکھ چکا ف۱ تو (اب) ہم

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ

اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں پھر (اب یہاں) نکلنے کی (بھی) کوئی صورت ہے؟ (خدا فرمائے گا نہیں اور) یہ اس لیے کہ (دنیا میں) جب اکیلے

وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝

(خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم اُس کو) نہیں مانتے تھے اور اگر اُس کے ساتھ شریک ٹھہرائے جاتے تھے تو تم یقین کر لیتے تھے تو (آج) اللہ ہی کی حکومت ہے جو عالی

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ

(لوگو) وہی تو ہے جو تم کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں دکھاتا اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اُتارتا ہے اور (ایسی باتوں کو) وہی سوچتا ہے

اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ

جو (خدا کی طرف) رجوع کرتا ہے۔ تو (مسلمانو!) خالص اللہ ہی کی فرماں برداری مدنظر رکھ کر اُسی کو پکارو اگرچہ

الْكٰفِرُوْنَ ۝ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ

کافروں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے (خدا) بڑا عالی مرتبہ (اور) عرش (بریں) کا مالک (ہے)

عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ

اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے اختیار سے وحی بھیجتا ہے تاکہ (وہ پیغمبر لوگوں کو) روزِ قیامت (کی مصیبتوں) سے ڈرائے ف۲ جب

بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ

(سب) لوگ (خدا کے) سامنے آ موجود ہوں گے (اور) اُن کی کوئی بات خدا سے پوشیدہ نہ ہوگی (خدا کی طرف سے ندا ہوگی کہ) آج کس کی حکومت ہے؟

الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ

اکیلے اللہ ہی کی ہے جو بڑا زبردست ہے۔ آج ہر شخص کو اُس کے کیے کا بدلہ دیا جائے گا اور آج کسی پر مطلق ظلم نہ ہوگا

ف۱ دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے انسان جس جس حالت میں رہا ہو وہ بھی ایک طرح کی موت ہی کیونکہ اُس کو زندگی تو کہہ نہیں سکتے زندگی شروع ہوتی ہی اُس وقت سے جب کہ جسم اور جان میں تعلق ہوتا ہی اور دوسری موت معلوم ہی جو سب کو آتی ہی غرض یہ تو دو موتیں ہوئیں اور دو زندگیوں سے مراد ہی زندگی دنیا و زندگی آخرت ۱۲ +

ف۲ روزِ قیامت کے جہاں اور نام ہیں جیسے یوم الفصل یوم البعث اور یوم التناد وغیرہ اُس کا ایک نام یوم التلاق بھی ہے اور اسی لیے ہم نے روزِ قیامت ہی ترجمہ کیا ہے یوم التلاق کے لفظی معنی روزِ ملاقات کے ہیں اور قیامت کے دن ملاقات یعنی ملنا کئی طرح کا ہوگا روحوں کا بدنوں سے بندوں کا خدا سے جنتیوں اور دوزخیوں کا اپنے اپنے اعمال سے ساکنانِ روئے زمین کا ساکنانِ آسمان یعنی فرشتوں سے رشتے داروں کا رشتے داروں سے جان پہچان والوں کا جان پہچان والوں سے ۱۲

إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى

بے شک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ف اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کو اُس روز (قیامت کی مصیبتوں) سے ڈراؤ جو (سر پر) چلا آرہا ہے جب

الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝ يَعْلَمُ

(لوگوں کے) کلیجے مُونہ کو آجائیں گے ف۲ (اس روز) نافرمانوں کا نہ تو کوئی دلسوز دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے خدا

خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ

آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے ف۳ و (اُن بھیدوں) کو بھی جو (لوگوں کے) سینوں میں پوشیدہ ہیں اور اللہ تو ٹھیک (ٹھیک) حکم دیتا ہے اور اُس کے

مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ أَوَلَمْ يَسِيرُوا

وہ تو ٹھیک بے ٹھیک کسی طرح کا حکم بھی نہیں دے سکتے بے شک اللہ ہی سننے والا دیکھنے والا ہے اور کیا ان لوگوں نے

فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ

ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ کیا

أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ

بل بوتے کے اعتبار سے اور (کیا) ان نشانوں کے اعتبار سے (جو وے) زمین پر چھوڑ گئے ان سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے (مگر جو ہلکا کا فر اور فاسق تھے) تو خدا نے ان

مِن وَاقٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ

کوئی بھی بچانے والا نہ ہوا (اور) یہ اس سبب سے ہوا کہ ان کے پیغمبر معجزے لے لے کر ان کے پاس آتے رہے اس پر (بھی) انھوں نے نہ مانا تو اللہ نے ان کو

قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝

(بڑا) زور آور (اور بڑی) سخت سزا دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں (یعنی معجزے) اور کھلی کھلی دلیلیں دے کر

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَاءَهُم

فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا تو وہ (لوگ موسیٰ کی نسبت) کہنے لگے کہ (یہ) جادوگر (اور) جھوٹا ہے غرض جب موسیٰ

بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا

(دین) حق لے کر اُن لوگوں کے پاس آئے تو انھوں نے (اپنے ماتحتوں کو) حکم دیا کہ جو لوگ موسیٰ کے ساتھ (خدا پر) ایمان لائے ہیں اُن کے بیٹوں کو تو قتل کر ڈالو اور

نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ

اُن میں سے (جو) عورت ذات (ہوں اُن) کو زندہ رہنے دو اور کافروں کی تدبیریں تو (آخر کار سب) غلط ہی ہو جاتی ہیں ف۴ اور فرعون نے (اپنے درباریوں سے) کہا

ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ

کہ مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو اور وہ اپنے پروردگار کو (اپنی مدد کے لیے) بلائے مجھ کو اندیشہ ہے کہ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) تمہارے دین کو الٹ پلٹ کر ڈالے

أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ

یا ملک میں فساد نکال کھڑا کرے اور موسیٰ نے کہا میں تو

ف۱ اس جملے کا تعلق پہلے جملے سے اس طرح ہے کہ مقدمے کو دیر تک لٹکائے رکھنا اہل مقدمہ پر یہ بھی ایک طرح کا ظلم ہے الانتظار اشد من الموت سو قیامت میں خدا کی طرف سے اتنا بھی ظلم نہ ہوگا کیونکہ وہ تو سب کا حساب پلک جھپکنے میں کرے گا ۱۲

ف۲ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ دل گلوں کے پاس آجائیں گے اور لوگ رنج و غم کو ضبط کیے ہوں گے ایسے مواقع پر ہمارے محاورے میں کلیجے کا مُونہ کو آنا دم کا ناکوں میں آجانا بولا جاتا ہے ۱۲ طول ف۳ آنکھوں کی چوری سے مراد ہے نگاہ بد یا آنکھ کے اشارے ۱۲

ف۴ اسی طرح کا حکم تو فرعون نے بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے بھی دے رکھا تھا نجومیوں نے اس کو خبر کر دی تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا اور وہ تیری سلطنت کو تہ و بالا کرے گا فرعون نے اس خطرے سے محفوظ رہنے کے لیے یہ تدبیر کی تھی سو وہ تو پیش رفت نہ گئی اب پھر جو دوبارہ حکم دیا تو اُس کا مطلب یہ تھا کہ بنی اسرائیل کے نزدیک کا بیج ہی مار دیا جائے کہ نہ ان میں مرد ہوں گے اور نہ فرعونیوں کا مقابلہ کر سکیں گے مگر خدا کے سامنے کس کی چل سکتی ہے آخر کار سب کا رروائیاں گا و خورد ہوئیں ۱۲



بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ

اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار (یعنی خدائے واحد) کی پناہ لے چکا ہوں (اور وہ مجھ کو) ہر ایک مغرور کے شر سے محفوظ رکھے گا، جو روز حساب

رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا

فرعون کے لوگوں میں سے ایک مرد ایمان (دار تھا اور) اپنے ایمان کو چھپاتا تھا وہ (یہ ماجرا سن کر) بولا کہ تم (صرف اتنی بات پر) ایک شخص کو قتل

أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُمْ ۖ وَإِن يَكُ

کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے حالانکہ وہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس معجزے لے کر بھی آیا ہے اور اگر (بالفرض) یہ شخص

كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۖ وَإِن يَكُ صَادِقًا يُصِبْكُم بَعْضُ الَّذِي

جھوٹا بھی ہو تو اُس کے جھوٹ کا وبال اُسی پر (پڑے) گا اور اگر سچا ہوا تو بس جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کرتا ہے اُن میں سے کوئی نہ کوئی (تو)

يَعِدُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يَا قَوْمِ

بے شک جو شخص حد سے بڑھا ہوا (اور) جھوٹا ہو خدا اُس کو (نیک) ہدایت نہیں دیا کرتا ۔ بھائیو

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظَاهِرِينَ فِي الْأَرْضِ فَمَن يَنصُرُنَا مِن بَأْسِ

آج تو تمہاری حکومت ہے (اور) ملک میں تمہارا ہی بول بالا ہے لیکن (خدا نخواستہ) اگر عذاب خدا ہمارے سامنے

اللَّهِ إِن جَاءَنَا ۚ قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَىٰ وَمَا أَهْدِيكُمْ

فرعون نے کہا میں تو تم کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو آپ سمجھا ہوں اور وہی راہ دکھاتا ہوں

إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ

جو سیدھی ہے ۔ اور وہ شخص جو (درپردہ) ایمان لا چکا تھا (لوگوں سے) کہنے لگا کہ بھائیو!

عَلَيْكُم مِّثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَأْبِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ

مجھ کو تمہاری نسبت (اور) اُمتوں جیسے روز (بد) کا اندیشہ ہے (یعنی کہیں تمہارا بھی ویسا ہی حال نہ ہو) جیسا نوح کی قوم اور عاد

وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝

اور ثمود اور اُن لوگوں کا حال (ہوا تھا) جو اُن کے بعد ہوئے ہیں اور خدا تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرنا چاہتا

وَيَا قَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ

اور بھائیو! مجھ کو تمہاری نسبت قیامت کے دن کا اندیشہ ہے ۔ جب کہ تم پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہو گے (اس دن) تم کو

مَا لَكُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝

(عذاب) خدا سے کوئی (بھی) بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا گمراہ کرے تو اُس کو کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا

اور (اس سے) پہلے یوسف کھلے کھلے احکام لے کر تمہارے پاس آ چکے ہیں تو جو (احکام) وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے تم اُن میں شک



جَاءَكُمْ بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا ۚ

یہاں تک کہ جب اُن کا انتقال ہوگیا تو تم (اُن کے مرنے پیچھے) لگے کہنے کہ (بس کا جھگڑا تو خدا نے چکا دیا اور اب) اس کے بعد (بھی) اللہ کوئی

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُرْتَابٌ ۝ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ

جو لوگ (حدِ اعتدال سے) بڑھے ہوئے (اور) شک میں پڑے ہوئے ہیں اسی طرح اللہ اُن کو گمراہ کر دیا کرتا ہے

فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۖ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ

کہ کوئی سند تو اُن کے پاس آئی نہیں ہوتی اور وہ خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکال کھڑے کیا کرتے ہیں اللہ کے نزدیک اور

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝

ایمان والوں کے نزدیک (اُن کی) یہ حرکت بہت ہی ناپسند ہے جتنے مغرور (اور) سرکش ہیں اللہ اُن کے دلوں پر اسی طرح مہر لگا دیا کرتا ہے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ ۝

اور فرعون نے (اپنے وزیر ہامان سے) کہا کہ اے ہامان! ہمارے لیے ایک محل بنوا تاکہ جو آسمان (پر چڑھنے) کے رستے ہیں

أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا ۚ

ہم (اُن) رستوں پر جا (کو دیکھیں)، پھر ہم موسیٰ کے خدا تک (آسانی سے) پہنچ جائیں گے اور ہم تو موسیٰ کو (اس بیان میں) جھوٹا ہی سمجھتے ہیں

وَكَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَا كَيْدُ

اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اُس کو بھلی کر دکھائی گئی تھیں اور اُس کو راہِ راست سے روک دیا گیا تھا اور

فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۝ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ

فرعون کی تدبیریں (تو) بس غارت ہونے والی ہی تھیں اور وہ شخص جو (در پردہ) ایمان لایا تھا لگا کہنے کہ بھائیو! میرے کہے پر چلو

سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَ

سیدھا رستہ دکھا دوں گا بھائیو! یہ دنیا کی زندگی (تو) بس (چند روزہ) فائدے ہیں اور

إِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا

آخرت (کا گھر جو ہے تو) وہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جو بُرے کام کرتا ہے تو اُس کو ویسا ہی بدلہ ملے گا

مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ

اور جو نیک کام کرتا ہے مرد ہو یا عورت مگر ہو ایمان دار تو یہ لوگ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَيَا قَوْمِ مَا لِي

بہشت میں داخل ہوں گے (اور) وہاں اُن کو بے حساب روزی ملے گی اور بھائیو! میرا بھی عجیب ماجرا ہے

أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ

کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو (یعنی) تم مجھ کو اسی لیے بلاتے ہو کہ میں

ف۱ مطلب یہ ہو کہ تم یوسف علیہ السلام کی رسالت سے ان کی زندگی بھر انکار کرتے رہے پھر ان کے انتقال کے پیچھے انھوں نے آیندہ کا بھی فیصلہ کر لیا کہ جس طرح خدا نے اب تک کوئی رسول نہیں بھیجا آیندہ بھی نہیں بھیجے گا اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یوسف کے جیتے جی تم ان کی رسالت میں شک کرتے رہے جب ان کا انتقال ہوا اور مصر کی سلطنت میں مخطبے پیش آئیں تو تم کو یوسف کی قدر ہوئی اور سمجھے کہ وہ منزل من اللہ نبی تھے اور آیندہ اُن جیسا کوئی رسول نہ آئے گا غرض کہ کوئی سے سنی بھی لو ان کی غلطی پر متنبہ کرنا منظور ہے کہ یوسف کی رسالت میں شک کیا تو وہ بھی بے جا تھا پھر آگے کو جو حکم لگایا وہ بھی بے جا تھا

ف۲ فرعون خود تو خدا کا قائل تھا ہی نہیں مگر اس نے موسیٰ علیہ السلام سے سنا تھا کہ خدا ہے اور وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے اس کے فرشتے زمین پر آتے جاتے ہیں اس سے فرعون کو خیال ہوا کہ موسیٰ کے کہنے کے مطابق خدا آسمان پر ہے تو میں اونچا محل بنا کر آسمان تک پہنچ سکتا ہوں ۱۲

بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ

اللہ کے ساتھ کفر کروں اور اُس کے ساتھ اُس چیز کو شریک کروں جس (کے شریک خدائی ہونے) کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور میں تم

الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا

(کو) اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ پس کچھ شک نہیں کہ جس چیز کی طرف تم مجھے بلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے

وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ

اور نہ آخرت میں اور کچھ شک نہیں کہ ہم (سب) اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور کچھ شک نہیں جو لوگ (بندگی کی) حد سے بڑھتے ہیں

النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ

دوزخی ہیں سو آگے چل کر (تم میری بات کو) جو میں تم سے کہتا ہوں یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ خدا ہی کے سپرد کرتا ہوں

اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ

بے شک اللہ اپنے بندوں کا نگران حال ہے۔ چنانچہ اُس (ایماندار) کو تو اللہ نے فرعونیوں کی تدبیروں کے شر سے بچا لیا اور

بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ

فرعونیوں (کو) بُری سزا ملی (یعنی دوزخ کی) آگ کہ صبح و شام اُن کو اُس کے سامنے لا کھڑا کیا جاتا ہے (ف)

عَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝

اور جس دن قیامت برپا ہوگی (اُس دن ہم حکم دیں گے کہ) فرعونیوں کو سخت سے سخت عذاب میں (لے جا کر) داخل کرو

وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا

اور ایک وقت (ہوگا کہ دوزخی) ایک دوسرے سے دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے

اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝

کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو (اب) تم تھوڑی سی آگ بھی ہم پر سے ہٹا سکتے ہو؟

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝

بڑے لوگ کہیں گے کہ (اب تو) ہم (تم) سب اسی (آگ) میں (پڑے) ہیں اللہ تو اپنے بندوں کے بارے میں (جو کچھ) حکم (دینا تھا سو) دے چکا

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا

اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ دوزخ کے موکلوں سے درخواست کریں گے کہ (تم ہی) اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ (بھلا) کسی دن (تو ہم) سے

مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ

عذاب ہلکا کر دیا کرے۔ وہ جواب دیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول معجزے لے کر نہیں آتے رہے؟

قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

وہ کہیں گے ہاں (آتے تو رہے) تب دوزخ کے موکل کہیں گے کہ پھر تو تم (آپ ہی) عرض معروض کرو اور (اس دن) کافروں کا عرض معروض کرنا

ف یہ عالم برزخ کا عذاب آخرت کے عذاب کی تمہید ہے خدا سب مسلمانوں کو دونوں عذابوں سے محفوظ رکھے اور سب کے صدقے میں مترجم کو بھی آمین ۱۲

منزل ۶

ع ۵/۱۰

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

ہم دنیا کی زندگی میں بھی اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی کریں گے جب گواہ (یعنی پیغمبر اور فرشتے) کھڑے ہوں گے

يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ

جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ بھی نفع نہ دے گی اور ان پر (خدا کی) پھٹکار ہوگی اور ان کو (بہت ہی) برا گھر (رہنے کو) ملے گا

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ۝ هُدًى

اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت (نامہ یعنی تورات) دی اور بنی اسرائیل کو (اس) کتاب کا وارث بنایا ف۱ جس میں

وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ

عقلمندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ تو (اے پیغمبر کافروں کی ایذا) پر صبر کرو بے شک خدا کا وعدہ برحق ہے اور (خدا سے)

لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ

اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور صبح و شام اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اس کی تسبیح و تقدیس) کرتے رہو جن لوگوں کے پاس

فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم

(خدا کی طرف سے) کوئی سند تو آئی نہیں اور (وہ) ناحق (اور ناروا) خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں بس بڑائی (کی ایک ہوس)

بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ

ہے (اور وہ) اس (مراد) کو بھی پہنچنے والے نہیں تو (اے پیغمبر ان لوگوں کی شرارتوں سے) خدا کی پناہ مانگتے رہو بے شک وہ (سب کی) سنتا (اور)

وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور زمین کا پیدا کرنا آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے کے مقابلے میں بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے ف۳

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتا اور (اسی طرح) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے (وہ)

وَلَا الْمُسِيءُ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ۝ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ

اور بدکار (برابر نہیں ہو سکتے مگر) تم لوگ (بہت ہی) کم غور کرتے ہو قیامت تو ضرور آنی ہی ہے

لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ

اس میں کسی طرح کا شک نہیں مگر اکثر لوگ (اس کا) یقین نہیں کرتے اور (لوگو) تمہارا پروردگار فرماتا ہے

ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي

کہ تم مجھ سے دعائیں مانگتے رہو ہم تمہاری دعا قبول کریں گے جو لوگ (ازراہ غرور کے) ہماری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں

سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ

عنقریب (مرنے پیچھے) ذلیل و خوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے (لوگو) اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تمہارے لئے رات بنائی

ع ۱۰ / ۱۱

منزل ۶

ف۱ بنی اسرائیل کو وارث کتاب بنانے کے یہ معنی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد وہ کتاب اسرائیل میں ہی رہی اور ان کے احبار یعنی علماء حقانی لوگ اس کے مطابق حکم کرتے رہے یہ دو بیان وراثت کا جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں ہوا

ف۲ وہ لوگ مدینہ میں یہودی تھے جو مغرور ہو کر سمجھتے تھے کہ اسلام میں آنے کو اپنی توہین کا موجب سمجھتے ۱۲

ف۳ اس سے ان لوگوں کا حال بتانا منظور ہے جو حشر کے منکر تھے کہ بنظر ظاہر آسمان و زمین اور اتنی بڑی بڑی مخلوقات کا پیدا کرنا زیادہ مشکل معلوم ہوتا ہے جب ان چیزوں کو خدا نے پیدا کر رکھا ہے تو وہی خدا انسان کے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی کہ وہ ایک سہل سی بات ہے کیوں نہ قادر ہو ۱۲

لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

تاکہ تم اُس میں آرام کرو اور دن (بنایا) تاکہ (اپنی روشنی میں تم کو سب چیزیں) دکھائے بے شک اللہ تو لوگوں پر (بڑا ہی) مہربان ہے

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ

لیکن اکثر لوگ (اُس کا) شکر نہیں کرتے (لوگو!) یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے

كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝ كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ

کل چیزوں کا پیدا کرنے والا اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کدھر بہکے چلے جا رہے ہو جو لوگ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں

كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا

وہ اسی طرح بہکتے رہتے ہیں اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ٹھیرنے کی جگہ

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ

اور آسمان کو چھت بنایا اور اُسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں (بھی) بنائیں (تو) اچھی اور عمدہ عمدہ چیزیں تمہیں (کھانے کو) دیں

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَٰهَ إِلَّا

یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے سو اللہ (کی ذات بڑی) بابرکت ہے (کہ وہ) تمام جہان کا پالنے والا (ہے) وہی (ہمیشہ) زندہ ہے اس کے سوا کوئی

هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

تو خالص اُسی کی فرماں برداری مد نظر رکھ کر اُسی کی عبادت کرو سب تعریفیں خدا ہی کو (سزاوار) ہیں جو سارے جہان کا پالنے والا ہے

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَمَّا

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جب میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے (صاف اور صریح) دلیلیں آ چکیں ہیں تو مجھکو اُن (معبودوں) کی پرستش کی

جَاءَنِيَ الْبَيِّنَاتُ مِن رَّبِّي وَأُمِرْتُ أَنْ أُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو اور مجھکو حکم ہوا ہے کہ (اللہ) رب العالمین کا فرماں بردار ہو کر رہوں

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ

(لوگو!) وہ (خدا ہی تو) ہے جس نے تم کو (اول بار) مٹی سے پیدا کیا ف پھر نطفے سے پھر لوتھڑے سے پھر

يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنكُم

تم کو بچہ سا (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر (تم کو اور زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور

مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

کوئی (ان دونوں) وقتوں سے پہلے (بھی) مر جاتا ہے اور (جن کو جوانی یا بڑھاپے تک زندہ رکھا جاتا ہے تو) اس غرض سے زندہ رکھا جاتا ہے کہ تم (لوگ) موت کے وقت

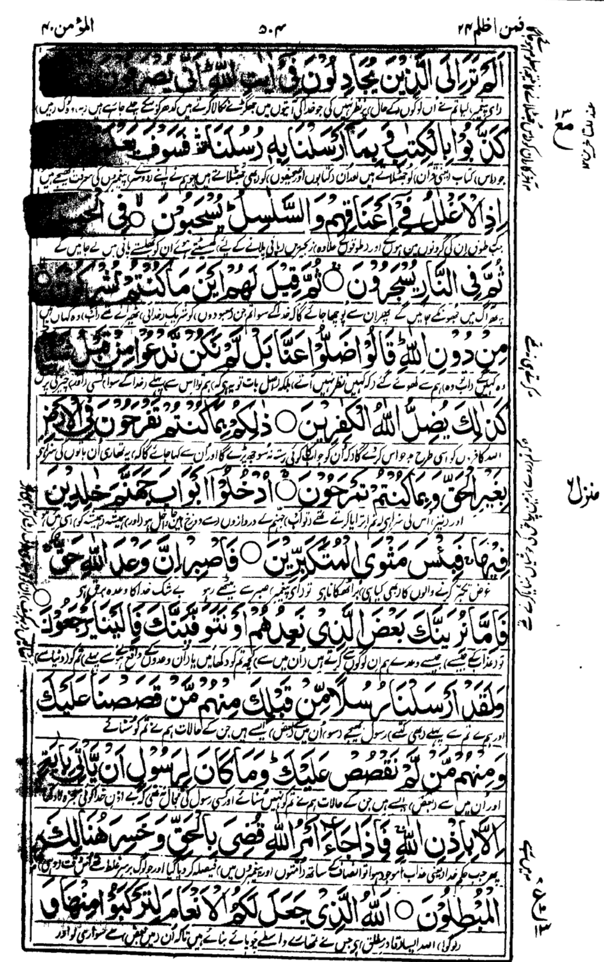
هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝

وہی ہے جو جلاتا اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اُسے کہہ دیتا ہے کہ ہو اور وہ ہو جاتا ہے

وقف لازم

ف آدمی کو اوّل بار مٹی سے پیدا کرنے میں یا تو آدم کی پیدائش کی طرف اشارہ ہوگا کہ وہ پہلے آدمی تھے جو مٹی سے پیدا ہوئے اور اُن کے بعد سے توالد و تناسل کا سلسلہ ٹھیرا جو اب چل رہا ہے یا شاید سارے آدمیوں کا منزل ۶ مٹی سے پیدا ہونا مراد ہو کہ نطفہ غذا سے بنتا ہے اور غذا جو کچھ بھی ہو مٹی سے پیدا ہوتی ہے ۱۲

ع ۷ ۱۲



أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں کدھر کو بھٹکے چلے جا رہے ہیں۔ (وہ لوگ) (جنہوں)

كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ

جو (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو جھٹلاتے ہیں اور اُن (کتابوں اور صحیفوں) کو بھی جھٹلاتے ہیں جو ہم نے اپنے (دوسرے) پیغمبروں کی معرفت بھیجے۔ سو

إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝ فِي الْحَمِيمِ

جب طوق اُن کی گردنوں میں ہوں گے اور (طوقوں کے علاوہ) زنجیریں (بھی پلانے کے لئے) گھسیٹتے ہوئے اُن کو کھولتے پانی میں لے جائیں گے

ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ

پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔ پھر اُن سے پوچھا جائے گا کہ خدا کے سوا تم جن (معبودوں) کو شریک (خدائی) ٹھیراتے تھے (اب) وہ کہاں ہیں

مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُو مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۚ

وہ کہیں گے (اب تو وہ) ہم سے کھوئے گئے (کہ کہیں نظر نہیں آتے)۔ بلکہ (اصل بات تو یہ ہے کہ) ہم تو اس سے پہلے (خدا کے سوا) کسی (اور) چیز کو پکارتے ہی نہ تھے

كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝ ذَٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ

اللہ کافروں کو اسی طرح بدحواس کرے گا (کہ اُن کو جواب کی کوئی راہ نہ سوجھ پڑے گا) اور اُن سے کہا جائے گا کہ یہ تمہاری اُن باتوں کی سزا ہے

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۝ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ

اور (نیز) اس کی سزا ہے کہ تم اترایا کرتے تھے (تو اب) جہنم کے دروازوں (سے دوزخ) میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ (ہمیشہ) کو اسی میں رہو

فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ

غرض تکبر کرنے والوں کا (بھی کیا ہی) برا ٹھکانا ہے۔ تو (اے پیغمبر) صبر سے بیٹھے رہو۔ بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے

فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝

تو (عذاب کے جیسے) جیسے وعدے ہم اِن لوگوں سے کرتے ہیں (اُن میں سے) کچھ تم کو دکھا دیں یا (اُن وعدوں کے واقع ہونے سے پہلے) تم کو (دنیا سے) اٹھا لیں تو ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ

اور ہم نے تم سے پہلے (بھی کئی) رسول بھیجے (سو اُن میں) کچھ تو ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تم کو سنا دیئے

وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ

اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جن کے حالات ہم نے تم کو نہیں سنائے۔ اور کسی رسول کی مجال نہ تھی کہ بے اذن خدا کوئی معجزہ لا دکھائے

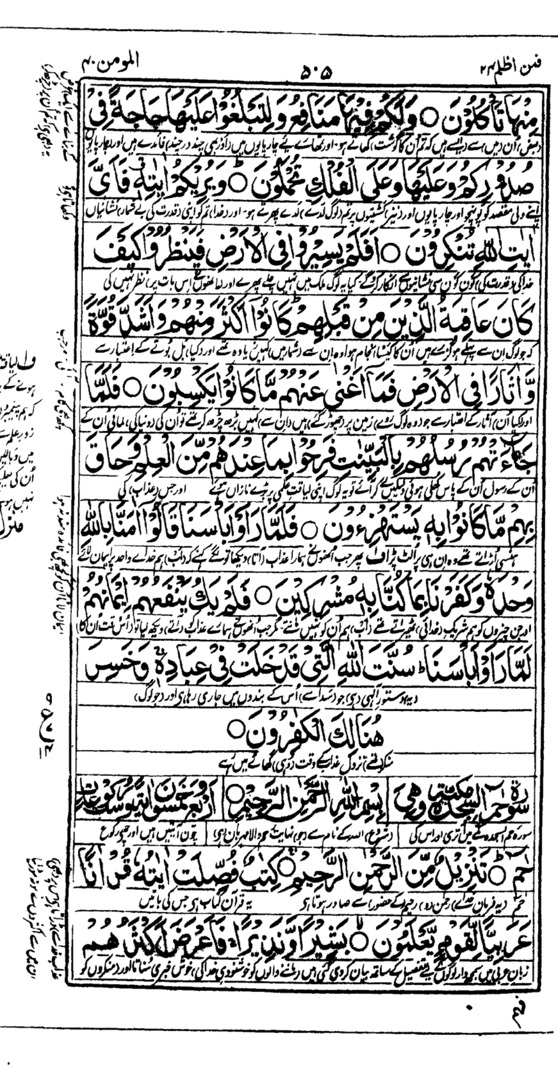
إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ

پھر جب حکم خدا (یعنی عذاب) آ موجود ہوا تو انصاف کے ساتھ (اُمتوں اور پیغمبروں میں) فیصلہ کر دیا گیا اور جو لوگ برسر غلط تھے اُس وقت (وہ) نقصان میں پڑ گئے

الْمُبْطِلُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَ

(لوگو) اللہ ایسا قادرِ مطلق ہے جس نے تمہارے واسطے چوپائے بنائے ہیں تاکہ اُن میں سے بعض پر سواری کرو اور

منزل ٦



مِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي

(بعض) اُن (میں) سے (ایسے) ہیں کہ تم اُن کا گوشت کھاتے ہو۔ اور تمہارے لیے چارپایوں میں (اور بھی) چند در چند فائدے ہیں اور چارپایوں

صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ○ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ

اپنے دلی مقصد کو پہنچو اور چارپایوں اور (نیز) کشتیوں پر تم (لوگ لدے) لدے پھرتے ہو۔ اور (خدا) تم کو اپنی (قدرت کی بے شمار) نشانیاں

آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ ○ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ

خدا کی (قدرت کی) کون کون سی نشانیوں سے انکار کرو گے کیا یہ لوگ ملک میں نہیں چلے پھرے اور (انھوں نے) اس بات پر نظر نہیں کی

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً

کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا وہ اُن سے (شمار میں) کہیں زیادہ تھے اور (کیا) بل بوتے کے اعتبار سے

وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ فَلَمَّا

اور (کیا) اُن آثار کے اعتبار سے جو (وہ لوگ روئے) زمین پر چھوڑ گئے ہیں (اُن سے) کہیں بڑھ چڑھ کر تھے تو اُن کی (دنیاوی) کمائی اُن کے

جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ

اُن کے رسول اُن کے پاس کھلی ہوئی دلیلیں کر آئے تو یہ لوگ اپنی لیاقت علمی پر بڑے نازاں تھے اور جس (عذاب) کی

بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ○ فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ

ہنسی اُڑاتے تھے وہ اُن ہی پر الٹ پڑا پھر جب اُنھوں نے ہمارا عذاب (آتا) دیکھا تو لگے کہنے کہ (اب) ہم خدائے واحد پر ایمان لائے

وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ○ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ

اور جن چیزوں کو ہم شریک (خدائی) ٹھیراتے تھے (اب) ہم اُن کو نہیں مانتے۔ مگر جب اُنھوں نے ہمارے عذاب (آتے) دیکھ لیا تو اُس وقت اُن کا

لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ وَخَسِرَ

(یہ دستور الٰہی (ہے) جو (سدا سے) اُس کے بندوں میں جاری رہا ہے اور (جو لوگ)

هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ○

منکر تھے نزول عذاب کے وقت (گھر) گھاٹے میں رہے

سورۃ حٰم السجدۃ مکیۃ وھی	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	اربع وخمسون آیۃ وستۃ رکوعات
سورۂ حم السجدہ مکے میں اتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت مہربان (اور) رحم والا ہے	چون آیتیں ہیں اور چھ رکوع

حمٓ ○ تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا

حٰم (یہ فرمان خدائے) رحمٰن (و) رحیم کے حضور سے صادر ہوتا ہے یہ قرآن کتاب ہے جس کی باتیں

عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ

زبان عربی میں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی گئی ہیں (ماننے والوں کو) خوشنودی خدا کی خوش خبری سناتا اور (منکروں کو

ف لیاقت علمی پر نازاں ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہم پیغمبروں کو اپنے زور علم سے ساقط میں ڈالیں گے اور اُن کی تعلیم کو تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے ۱۲

منزل ۶

فہم



فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ

اور وہ (اس کو) سنتے ہی نہیں۔ اور (اے پیغمبر یہ لوگ یہ بھی) کہتے ہیں کہ جس بات کی طرف تم ہم کو بلاتے ہو ہمارے دل تو اس سے پردوں میں ہیں (اور ہمارے

وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ۝

اور ہمارے کانوں میں (ایک طرح کی) گرانی ہے کہ تم جو کہتے ہو سنائی نہیں دیتا اور ہم میں اور تم میں (ایک طرح کا) پردہ حائل ہے تو تم (اپنا) کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ

(اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کہ میں (بھی) تم ہی جیسا بشر ہوں (مگر) مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (بس) (وہی) ایک معبود ہے

فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝ الَّذِينَ

پس سیدھے اسی کی طرف (متوجہ ہو کر) چلے جاؤ اور اسی سے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگو اور شرک کرنے والوں پر افسوس۔ جو

لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں البتہ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي

اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے ان کے لئے (آخرت میں) بڑا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں ف (اے پیغمبر تم ان لوگوں سے) کہو کیا تم اس

خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ

جس نے دو دن میں زمین کو پیدا کیا اور تم (دوسروں کو) اس کا ہمسر بناتے ہو یہی (خدا تو) سارے جہان کا پروردگار ہے

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي

اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر سے (بھاری بوجھل) پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں (ہر طرح کی) برکت دی اور اسی میں اس کی پیداوار کا

أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ

(اور یہ سب کچھ) چار دن میں (سب) مانگنے والوں کے لئے برابر ف پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ (اس وقت) دھوئیں کی طرح کا تھا

فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ

تو اس (آسمان) کو اور زمین کو حکم دیا کہ تم دونوں آؤ خوشی سے آؤ یا زبردستی آؤ (اور جو حکم ہم دیتے ہیں اس کو بجا لاؤ) دونوں نے عرض

فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا

اس کے بعد دو دن میں اس (دھوئیں) کے طبقات کر کے سات آسمان بنائے اور ہر ایک آسمان میں (جو انتظام خدا کو منظور تھا وہ) انتظام (کارکنان قضا)

وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ

اور ہم نے نزدیک کے آسمان کو (ستاروں کے) قمقموں سے سجایا اور شیطانوں سے حفاظت کے لئے بھی ف یہ (اندازے) اس (خدائے) زبردست

الْعَلِيمِ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ

(اور) جاننے والے کے ہیں۔ پس اگر اتنے سمجھانے پر بھی کفار سرتابی کریں تو (اے پیغمبر تم ان سے) کہہ دو کہ میں تم کو ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک عاد و ثمود پر آئی تھی



عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ

کہ اُن کے پاس (بھی) اُن کے آگے سے اور اُن کے پیچھے سے (یعنی کثرت سے) پیغمبر آئے

خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً

(اور پیغمبروں نے اُن کو سمجھایا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو وہ کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار (پیغمبر کا بھیجنا) منظور ہوتا تو (آسمان سے) فرشتے

فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي

غرض جو (دین) دے کر تم (لوگ) بھیجے گئے ہو ہم تو اس کو نہیں مانتے سو (وہ جو) عاد (کے لوگ تھے) وہ ناحق (زمین و)

الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ

ملک میں تکبر کرنے لگے اور بولے کہ (بل بوتے) میں ہم سے بڑھ کر اور کون ہے؟ کیا اُن کو اتنا نہ سوجھا کہ جس

اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

اللہ نے اُن کو پیدا کیا وہ (بل بوتے) میں اُن سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے غرض وہ لوگ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ

تو ہم نے (بھی) اُن کی نحوست کے دنوں میں اُن پر بڑے زور کی آندھی چلائی تاکہ دنیا کی زندگی میں اُن کو ذلت (رسوائی) کے عذاب کا

الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝

اور آخرت کا عذاب (اُن کو دنیا کے عذاب سے کہیں) زیادہ رسوا کرنے والا ہوگا اور (اُس وقت) اُن کو کسی طرف سے مدد بھی نہیں پہنچے گی

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَي الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

اور رہے ثمود تو ہم نے اُن کو (سیدھا) رستہ دکھا دیا تھا مگر اُنھوں نے سیدھا رستہ چھوڑ کر گمراہی اختیار کی

صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ

انجام یہ ہوا کہ اُن کی بدکرداریوں کی وجہ سے اُن کو ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَاۗءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ

ایمان لائے اور (ہم سے) ڈرتے تھے اُن کو ہم نے (اُس مصیبت سے) بچا لیا۔ اور جس دن دشمنان خدا (یعنی کافر) دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَاۗءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ

پھر وہ (اول دوزخیوں کے جمع ہونے کے انتظار میں) کھڑے کیے جائیں گے یہاں تک کہ (جب) دوزخ پر آ جمع ہوں گے تو جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں اُن

وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ

اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے (گوشت) پوست اُن کے مقابلے میں (اُن عملوں کی) گواہی دیں گے ف اور یہ لوگ اپنے (گوشت) پوست سے پوچھیں گے

لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ

کہ بھلا تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ہو گی؟ وہ بول اُٹھیں گے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویا کیا اُسی نے ہم کو بھی (اپنی) قدرت سے گویا کیا ف اور

ف قرآن میں لفظ جلود واقع ہے جس کے لغوی معنی پوست کے ہیں اور مراد ہے تمام جسم اسی لیے ہم نے گوشت کا لفظ بڑھا دیا ہے اور بہتیرے ہیں بھی کہ گوشت پوست بولا جاتا ہے ۱۲

ف ہر چیز کو گویا کیا اس کے دو محمل ہیں ایک یہ کہ دنیا میں جو چیزیں گویائی کی صلاحیت رکھتی تھیں خدا ہی نے اُن کو گویا کیا تھا تو جس خدا نے اپنی قدرت سے ہم کو یہاں گویا کر دیا دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ قیامت کے دن تو سب جنس کل چیزیں بول اُٹھیں گی یہاں تک زمین کی نسبت فرمایا ہے یومئذ تحدث اخبارہا بان ربک اوحیٰ لہا۔ تو انسان کے اعضاء و جوارح دوسری چیزوں کی گویائی سے استدلال کریں گے اور کہیں گے ہم آپ نہیں بولے بلکہ ہم کو خدا نے بلوایا جس طرح دنیا میں بولنا ہمارے اختیار کی بات نہ تھی اسی طرح یہاں بولنا ہمارے ارادے سے نہیں غرض ہم سے شکایت عبث ہے ۱۲ فتح

هُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ

اُسی نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اور اب تم لوگ اسی کی طرف لوٹ کر لائے جا رہے ہو۔ اور (گناہ کرتے وقت) تم پردہ داری (بھی) کرتے تھے (تو اس)

أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن

(خیال) کو، تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے (گوشت) پوست تمہارے خلاف گواہی دینے کو کھڑے ہو جائیں گے بلکہ

ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ

تم کو یہ خیال تھا کہ تمہارے بہت سے عملوں سے خدا (بھی) واقف نہیں اور (یہ) بدگمانی

الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝

جو تم نے اپنے پروردگار کے حق میں کی تمہاری اسی بدگمانی نے تو (آج) تم کو تباہ کیا اور تم گھاٹے میں آ گئے

فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ

تو اگر یہ لوگ صبر کر (کے خاموش ہو) رہیں تو بھی ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور اگر معافی چاہیں تو ان کو

الْمُعْتَبِينَ ۝ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

معافی بھی نہیں دی جائے گی ف اور ہم نے ان (کفار) کے ساتھ (برے) ہم نشین ف۲ تعینات کر دیے تھے تو انھوں نے ان کے اگلے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم

اور پچھلے تمام حالات ان کی نظر میں اچھے کر دکھائے اور ان سے پہلے

مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ

جنات کی اور آدمیوں کی (اور) بہت سی (نافرمان) امتیں ہو گزری تھیں ان کے شمول میں (عذاب کا) وعدہ ان کے حق میں بھی پورا ہو کر رہا بے شک

كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝

منکر ہیں وہ (ایک دوسرے سے) کہا کرتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور (سنانے لگیں) (اس کے بیچ بیچ) میں غل مچا دیا کرو شاید (اس طرح سے) تم غالب (رہو)

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ

تو جو لوگ (دین اسلام سے) منکر ہیں ہم ان کو ضرور عذاب سخت (کا مزہ) چکھا کر رہیں گے اور ضرور ان کے (ان) بدترین اعمال کا بدلہ دیں گے

الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا

یہ دوزخ (ہی) دشمنان خدا (یعنی کافروں) کا بدلہ ہے کہ وہ جو

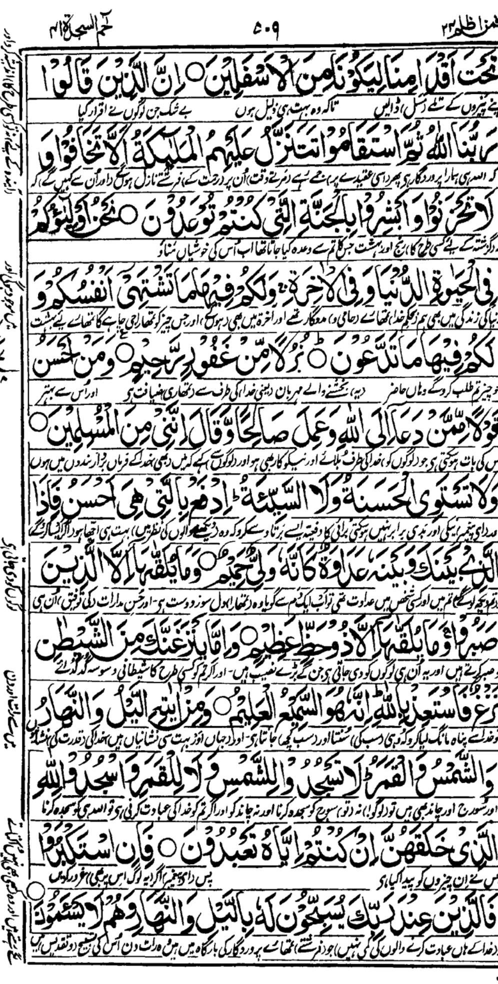
دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ

ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے اس کی سزا میں ان کو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں گھر ملا اور جو لوگ

كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا

منکر ہیں (قیامت میں) کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار شیطان اور آدمی جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ذرا ایک نظر ان کو ہمیں (بھی تو) دکھا کہ ہم ان کو

ف یہ ترجمہ ہم نے مولوی شاہ ولی اللہ صاحب کے ترجمے سے لیا ہے اور یہ لازمی معنی ہیں ورنہ اصل لغت کے اعتبار سے تو ترجمہ یہ ہے کہ اگر وہ چاہیں کہ ان کو راضی اور خوش کر دیا جائے تو ان کو راضی اور خوش بھی نہیں کیا جائے گا ۱۲ ف۲ ہم نشین سے مراد ہیں شیاطین اور جلیس بد۔ ۶ زنہار از جلیس بد زنہار ۱۲



نَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

اپنے پیروں کے تلے (مسل) ڈالیں تاکہ وہ بہت ہی ذلیل ہوں بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ

کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے پھر (اسی عقیدے پر) سیدھے رہے ان پر (رحمت کے) فرشتے نازل ہوں گے (اور ان سے کہیں گے) کہ

لَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ

نہ (گزشتہ کے لیے) کسی طرح کا رنج اور بہشت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا اب اس کی خوشیاں مناؤ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَ

دنیا کی زندگی میں بھی ہم (بحکم خدا) تمہارے (حامی و) مددگار تھے اور آخرت میں بھی (رہیں گے) اور جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا تمہارے لیے بہشت

لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ وَمَنْ اَحْسَنُ

جو چیز تم طلب کرو گے وہاں حاضر (یہ) بخشنے والے مہربان (یعنی خدا) کی طرف سے (تمہاری) ضیافت ہے اور اس سے بہتر

قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور نیک عمل بھی کرے اور (لوگوں سے) کہے کہ میں (بھی) خدا کے فرماں برداروں میں ہوں

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا

اور (اے پیغمبر) نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو کہ وہ (دیکھنے والوں کی نظر میں) بہت ہی اچھا ہو (اگر ایسا کرو گے)

الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ

تو تم دیکھو گے کہ تم میں اور کسی شخص میں عداوت تھی تو اب ایک دم سے گویا وہ (تمہارا) دل سوز دوست ہے۔ اور حسن مدارات (کی توفیق) ان ہی

صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ

جو صبر کرتے ہیں اور یہ ان ہی لوگوں کو دی جاتی ہے جن کے بڑے نصیب ہیں۔ اور اگر تم کو کسی طرح کا شیطانی وسوسہ گدگدائے

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ

تو خدا سے پناہ مانگ لیا کرو وہی (سب کی) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔ اور (جہاں اور) بہت سی نشانیاں ہیں (خدا کی قدرت کی) نشانیوں

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور سورج اور چاند بھی ہیں تو (لوگو!) نہ (تو) سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو اور اگر تم کو خدا کی عبادت کرنی ہے تو اسی کو سجدہ کرنا

الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا

جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے پس (اے پیغمبر) اگر یہ لوگ اس پر بھی غرور کریں

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔمُوْنَ ۝

تو (خدا کے ہاں عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں) جو (فرشتے) تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح (و تقدیس) کرتے

ع ۱۴

منزل ۶

السجدة



وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ

اور (اے پیغمبر) اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم زمین کو دیکھتے ہو کہ (سنسان) بےحس (وحرکت) پڑی ہے پھر جب ہم اس پر

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تو بس لہلہانے لگتی (اور ابھرنے لگتی) ہے جس نے اس (زمین) کو جلایا وہی (خدا از قیامت میں) مُردوں کا بھی جلانے والا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ ہر چیز

قَدِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ

قادر ہے - جو لوگ ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں ہم پر ان کا حال مخفی نہیں ہے ف۱ بھلا

يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا

جو شخص (آخر کار) دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن آئے (اور) اس کو کسی بات کا کھٹکا نہ ہو (دوگا)

شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ

جو چاہو سو کرو جو کچھ بھی تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھ رہا ہے جن لوگوں کے پاس (قرآن جیسی) نصیحت آئی اور انہوں نے اس کو نہ مانا

لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ

(وہ بھی اپنا انجام کار دیکھ لیں گے) اور یہ (قرآن) تو بڑے پائے کی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ تو

بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ مَا يُقَالُ

اس کے آگے (ہی کی طرف) سے اس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے اور نہ اس کے پیچھے (کی طرف) سے (کیونکہ) حکمت والے سزاوار حمد (وثنا یعنی خدا) کی اتاری ہوئی ہے

لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ

جو تم سے پہلے (اور) پیغمبروں سے کہی جا چکی ہیں ف۲ بے شک تمہارا پروردگار (گناہوں کا) معاف کرنے والا بھی ہے

وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ

اور اس کی سزا بھی دردناک ہے۔ اور اگر ہم اس کو عربی کے سوا دوسری زبان کا قرآن بناتے تو (یہ کفار) ضرور کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری

اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ

کیا تعجب کی بات ہے کہ قرآن کی زبان (عجمی یعنی) گونگی اور (رسول) عربی (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے یہ قرآن

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ

اور جو ایمان نہیں رکھتے ان کے کانوں (کے حق) میں گرانی اور وہ ان (کی آنکھوں) کے حق میں نابینائی ہے

اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

یہ لوگ (قرآن) کی طرف سے ایسی بے پروائی ظاہر کرتے ہیں گویا ان کو دور کی جگہ سے پکارے جاتے ہیں کہ (ان کو کچھ سنائی نہیں دیتا) اور ہم نے

الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ

کتاب (یعنی تورات) دی تھی تو اس میں (بھی) اختلاف کیا گیا اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے (قیامت کا) ایک بات پہلے نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ

ف۱ کجی کے پیدا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ کھینچ تان کر اپنی خواہش کے مطابق ایسے معنی کلام الٰہی سے نکالنے چاہتے ہیں جو نہ متبادر ہیں اور نہ مقصود شارع کہ یہ بھی ایک قسم کی تحریف ہے اسی طرح کے الحاد سے اہل کتاب نے پیغمبر صاحب کی پیشین گوئیوں کو معدوم کر دیا ہے ۱۲

ف۲ یا تو یہ مطلب ہے کہ دین ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اسلام کوئی نیا انوکھا دین نہیں ہے کہ لوگ اس سے گھبرائیں اصل دین خدا کو ایک ماننا ہے سارے پیغمبر اسی کی تلقین کرتے آئے بندوں کی حالت کے اختلاف سے شریعت بدلا کی تو شریعت دین کی فرع ہے یا یہ مطلب ہے کہ جو اُمتوں نے اپنے پیغمبروں کے حق میں کہا کہ ان کو ساحر اور جادوگر اور جھوٹا اور مفتری بنایا ویسی ہی باتیں اس امت کے کافر تمہاری نسبت کہتے ہیں تو اگلے پیغمبروں نے صبر کیا تھا تو تم بھی صبر کرو ۱۲

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۞ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا

تو ان میں (ان کے اختلافات کا) فیصلہ (کبھی کا) کر دیا گیا ہوتا اور (ایسا ہی) یہ لوگ قرآن کی نسبت (بھی) شک در شک میں پڑے ہوئے ہیں (جو)

فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۞

تو خاص اپنے (بھلے کے) لیے اور جو بُرا کرتا ہے تو (اس کا وبال) اسی پر (پڑے گا) اور تمہارا پروردگار تو بندوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ

اسی کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے (یعنی وہی جانتا ہے کہ کب ہوگی) اور نہ پھل ہی اپنے گابھوں سے نکلیں

مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ

اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے اور نہ وہ جنے مگر (یہ سب کچھ) اسی (خدا) کے علم (و ارادہ) سے (ہوتا ہے) اور جس

يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ۞ وَضَلَّ

(قیامت کے دن) خدا لوگوں کو پکارے گا (اور پوچھے گا) کہ (جن کو تم) ہمارا شریک ٹھیراتے تھے وہ ہمارے شریک (اب) کہاں ہیں وہ جواب

عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۞

جن معبودوں کو پہلے یہ لوگ بلایا کرتے تھے اب ان (کے پاس سے) ایسے کھوئے جائیں گے (کہ کہیں پتہ نہیں ملے گا) اور یہ لوگ سمجھ لیں گے کہ (اب) ان کے لیے

لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ

آدمی بہتری کی دعا (مانگنے) سے کبھی نہیں اکتاتا اور اگر اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو دل شکستہ (اور)

قَنُوطٌ ۞ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ

بالکل ناامید (ہو جاتا ہے) اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچ جاتی ہے اور تکلیف کے بعد ہم اس کو اپنی مہربانی (کی لذت) چکھاتے ہیں

لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ

تو کہنے لگتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں سمجھتا کہ (کبھی) قیامت برپا ہو اور اگر مجھ کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہوا (بھی)

رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا

تو اس کے ہاں (بھی) میرے لیے اچھا ہی (اچھا) ہے تو جو لوگ (قیامت کے) منکر ہیں جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں (قیامت کے

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۞ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ

اور ان کو عذاب سخت (کا مزہ) چکھائیں گے (رسوا کن) اور جب ہم آدمی پر (اپنا فضل و) کرم کرتے ہیں

أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۞

تو (وہ ہماری طرف سے) منہ پھیر لیتا ہے اور (ہم سے) کنارہ کش ہو جاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو سہی کہ اگر (یہ قرآن) خدا کے ہاں سے (آیا) ہو اور اس پر بھی تم اس سے انکار کرو تو جو (ایسی)

ف فتوحات اسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دوسرے ملک فتح ہوئے اور آخر خود منکروں کا وطن مکہ (فتح ہوا)

ھو



مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي

(اور) کون (ہو سکتا) ہے (سو) عنقریب ہم ان لوگوں کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں (دنیا کے) اطراف میں (بھی) دکھائیں گے اور ان

أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ

اپنے درمیان میں (بھی) ف۱ یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) برحق ہے کہ اس کی پیشین گوئیاں پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَاءِ رَبِّهِمْ

ہر چیز کا شاہد (حال) ہے — سنو جی! یہ (لوگ تو) اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے کی طرف سے ہی شک میں (پڑے) ہیں

أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيطٌ ۝

سنو جی! خدا کا علم اور اس کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ شوریٰ مکے میں اتری اور اس کی ترپن آیتیں ہیں اور پانچ رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حم ۝ عسق ۝ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ

حٰمٓ عٓسٓقٓ — (اے پیغمبر) جس طرح یہ سورت تم پر نازل کی جاتی ہے اسی طرح اللہ جو زبردست (اور) حکمت والا ہے تمہاری طرف اور ان پیغمبروں

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ

کی طرف جو تم سے پہلے ہوئے وحی بھیجتا رہا ہے — اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی (سب سے) بڑا (اور)

الْعَظِيمُ ۝ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ

عالی شان ہے — (کچھ) بعید نہیں کہ آسمان (مارے) اس کی ہیبت کے اپنے اوپر کی طرف سے پھٹ پڑیں اور فرشتے (رات دن) کہ

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ

اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اور جو لوگ زمین میں (رہتے) ہیں ان (کے گناہوں) کی معافی

اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

کہ اللہ ہی (گناہوں کا) معاف کرنے والا (اور) مہربان ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے دوسرے کارساز ٹھیرا رکھے ہیں

اللَّهُ حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا

اللہ ان کا حال دیکھ رہا ہے اور (اے پیغمبر) تم ان پر کچھ تعینات تو ہو نہیں ف۲ — اور اسی طرح

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ

عربی (زبان کا) قرآن ہم نے تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے نازل کیا ہے تاکہ تم مکے کے رہنے والوں کو اور جو لوگ مکے کے آس پاس (بستے

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝ وَ

قیامت (کی مصیبت) سے ڈراؤ جس (کے آنے) میں ذرا بھی شک نہیں ف۴ (اس دن) کچھ لوگ جنت میں ہوں گے اور کچھ دوزخ میں اور

ف۱ فتوحاتِ اسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلے دوسرے ملک فتح ہوئے اور آخر خود منکروں کا وطن مکہ ۱۲

ف۲ یعنی ہم نے تم کو ان پر کچھ تعینات نہیں کیا کہ کفر نہ کرنے پائیں تمہارا کام تو فقط سمجھا دینا ہے ۱۲

ف۳ ام القریٰ کے لفظی معنے ہیں بستیوں کی ماں یا اصل بڑے قصبے یا شہر کو ام القریٰ کہتے ہیں یا تو اس وجہ سے کہ لوگ خرید و فروخت کے لیے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں جیسے بچے ماں کی طرف یا اس لیے کہ جب بڑے قصبے میں آبادی زیادہ ہو جاتی ہے تو وہاں کے لوگ دوسری جگہ جا بستے ہیں منزل گویا وہ بڑا قصبہ ماں ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے اس کے بچے ہیں یہاں ام القریٰ سے مراد مکہ ہے کہ وہ اس وقت بھی بڑا قصبہ تھا مرجع خلائق اور اب بھی بڑا شہر ہے ۱۲

ف۴ روز قیامت کے بہت سے نام ہیں یوم الحشر الساعۃ یوم التلاق وغیرہ ایک نام روز قیامت کا یوم الجمع بھی ہے اس لیے کہ لوگ اس دن حساب اعمال کے لیے جمع کیے جائیں گے ۱۲

لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ

خدا چاہتا تو (مذہب کے اعتبار سے سب) لوگوں کا ایک ہی فرقہ بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے

فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ أَمِ اتَّخَذُوْا

اپنی رحمت میں لے لیتا ہے اور (رہے) نافرمان (تو) اُن کا (اس دن) نہ کوئی حامی ہوگا اور نہ کوئی مددگار کیا ان لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَاءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى

خدا کے سوا (دوسرے دوسرے) کارساز بنا رکھے ہیں سو اللہ ہی کارساز ہے اور وہی (قیامت میں) مُردوں کو جلائے گا ف۱ اور وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ إِلَى اللّٰهِ ؕ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جن جن باتوں میں تم لوگ آپس میں اختلاف رکھتے ہو اُس کا فیصلہ خدا ہی کے حوالے ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ ۝ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ

(لوگو!) یہی اللہ تو میرا پروردگار ہے میں اُسی پر بھروسا رکھتا اور (ہر بات میں) اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (وہی) آسمانوں

وَالْأَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَّمِنَ الْأَنْعَامِ

اور زمین کا پیدا کرنے والا (ہے) اُسی نے تمہارے لیئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے (یعنی بیبیاں) اور (تمہارے جوڑوں کے علاوہ) چارپایوں کے

أَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

جوڑے (اس طرح) تم کو روئے زمین پر پھیلاتا رہتا ہے کوئی چیز (بھی) اُس جیسی نہیں اور وہ (سب کی) سنتا

الْبَصِيْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

(سب کچھ) دیکھتا ہے آسمانوں اور زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں اسی پاس ہیں جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے

لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ ؕ إِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ

اور (جس کی چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے (لوگو!) اُس نے تمہارے لیئے دین کا وہی رستہ ٹھیرایا ہے

مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ إِبْرٰهِيْمَ

جس (پر چلنے) کا اُس نے نوح کو حکم دیا تھا اور (اے پیغمبر) تمہاری طرف (بھی) ہم نے اُسی رستے کی وحی کی ہے اور اسی کا ہم نے ابراہیم

وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى

اور موسیٰ اور عیسےٰ کو (بھی) حکم دیا تھا کہ (اسی) دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا (اے پیغمبر) تم جس (دین) کی طرف

الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَيْهِ ؕ اللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ إِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَهْدِيْٓ

مشرکین کو بلاتے ہو وہ اُن پر بہت ہی شاق گزرتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے انتخاب کر کے اپنی طرف کھینچ بلاتا ہے اور

إِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ

جو (اُس کی طرف) رجوع لاتے ہیں اُن ہی کو (اپنے تک (پہنچنے کا) رستہ دکھا دیتا ہے۔ اور (اہل کتاب جو) جدا جدا فرقے ہوئے تو سمجھ لینے پیچھے

ع ۱ / ۹ / ۲

ف۱ یا شاید اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ مسلمان اس وقت ضعیف ہیں خدا اسلام کی برکت سے ان کو توانائی دے گا اور یہ سلطنت کریں گے ۱۲

منزل ۶

بینھم



بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ

اپنی باہمی ضد سے ہوئے اور (اے پیغمبر) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کا وعدہ پہلے سے نہ ہوا ہوتا تو لوگوں کا قیامت تک

بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ

اور جو لوگ اگلوں کے بعد کتاب (الٰہی) کے وارث ہوئے (یعنی تمہارے زمانے کے یہود و نصاریٰ) وہ دین اسلام کی طرف سے شک و شبہ میں پڑے ہیں

مُرِيبٍ ۝ فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ

تو (اے پیغمبر) تم تو (لوگوں کو) اسی (اصل دین) کی طرف بلاتے رہو اور (خود بھی) جیسا تم سے فرمایا گیا ہے (اس پر) قائم رہو اور ان (یہود و نصاریٰ)

وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ

اور (ان سے صاف) کہہ دو کہ کتاب (کی قسم میں) سے جو کچھ خدا نے اتارا ہے میرا تو سب پر ایمان ہے اور مجھ کو (خدا کے ہاں سے) حکم ملا ہے کہ تمہارے درمیان انصاف کروں

رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ

(تو) ہمارا پروردگار (ہے) اور (وہی) تمہارا پروردگار (ہے) ہمارا کیا ہم کو اور تمہارا کیا تم کو ہم میں اور تم میں کچھ جھگڑا نہیں

اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن

اللہ ہی (قیامت کے دن) ہم کو (اور تم کو ایک جگہ) جمع کرے گا اور اسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے اور جب (بہت سے لوگ اسلام کو) مان گئے

بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَ

تو ان کے پروردگار کے نزدیک اُن کی حجت پھسپھسی اور اُن پر (خدا کا) غضب ہے اور

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ۗ

اُن کو سخت عذاب ہونا ہے ف اللہ ہی تو ہے جس نے (پیغمبروں کی معرفت) کتابیں اتاریں (اور وہ سب) برحق ہیں) اور (وہ بجائے خود) ترازو (اتاری)

وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ۝ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ

اور (اے پیغمبر) تم کیا جان سکتے ہو شاید قیامت قریب (ہی) آ لگی ہو جن کو قیامت کا یقین نہیں وہ تو اس کے لئے جلدی مچا رہے ہیں

لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ

اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں

أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝

کہ قیامت (کا آنا) برحق ہی سنو جی! جو لوگ قیامت (کے بارے) میں جھگڑتے ہیں بے شک وہ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝

اللہ اپنے بندوں کے (حال) سے واقف ہے جس کو (جتنی روزی) چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بڑا زور آور (اور) زبردست ہے

مَن كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَن كَانَ يُرِيدُ

جو کوئی آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کی کھیتی میں اس کے لئے برکت دیں گے اور جو

ف شرع ٹھہرانے سے کہ بیان آیت کا مطلب یہ ہے کہ شروع زمانہ نوح سے لے کر پیغمبر صاحب آخر الزمان تک جتنے پیغمبر آئے وہی ایک دین اسلام لے کر آئے اور انسانوں کو اسی کی تعلیم کا حکم تھا اور اصولوں میں اسی کی تعلیم کسی پیغمبر کا اصل دین کسی پیغمبر کے اصل دین سے کسی بات میں مختلف نہیں اور پیغمبروں میں کسی طرح کا تفرقہ و اختلاف ہے ایک خدا کی پرستش کے لئے سب ہدایت کرتے چلے آئے ہیں سو باوجودیکہ پیغمبروں کے اصل نازل دین میں کسی طرح کا اختلاف نہیں اس پر بھی اُن کی اُمتوں نے کتاب الٰہی نازل ہوئے پیچھے دین میں تفرقہ ڈالا اور یہود و نصاریٰ بن بیٹھے یہ لوگ انبیاء کے بعد وارث کتاب الٰہی ہوئے تھے ان کو چاہیے تھا کہ اصل دین میں پھوٹ نہ ڈالتے مگر انھوں نے شیخی یا ضد یا طمع دنیا کی وجہ سے اصل دین میں شکوک پیدا کر دیئے اسی اصل دین کی طرف مشرکین عرب کو بھی بلایا جاتا ہے اور یہ اس سے بدکتے ہیں ۱۲ ف اہل عرب تھے مشرک اور یہود و نصاریٰ بھی عرب میں بستے تھے اور وہ تھے اہل کتاب جب پیغمبر صاحب کے سمجھانے سے اہل عرب مسلمان ہوتے تو اہل کتاب اُن کے دلوں میں شبہے ڈال ڈال کر اُن کو بہکاتے یہ آیت اُن ہی اہل کتاب کے بارے میں ہے ۱۲

حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ اَمْ لَهُمْ

دنیا کی کھیتی کا طالب ہو تو ہم بقدر مناسب اُس کو دنیا دے دیں گے مگر پھر آخرت میں اُس کا کچھ حصّہ نہیں۔ کیا اِن لوگوں (نے خدا)

شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ

کے شریک (بنا رکھے) ہیں (اور) اُنھوں نے اِن کے لیے دین کا رستہ مقرر کر دیا ہے جس کا خدا نے حکم نہیں دیا اور (خدا کی طرف سے قیامت کا) فیصلے کا وعدہ نہ ہوتا تو

الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ تَرَى

تو اِن میں (اُن کے اختلافات کا) فیصلہ (کبھی کا) کر دیا گیا ہوتا اور جو نافرمان ہیں اُن کو آخرت میں ضرور عذاب دردناک ہوگا (اے پیغمبر تم)

الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(اُس دن اِن) نافرمانوں کو دیکھو گے کہ اُنھوں نے جیسے جیسے عمل (دنیا میں) کیے ہیں اُن (کے وبال) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (چار و ناچار) اُن پر پڑ کر رہے گا اور جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ

اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے وہ باغہائے بہشت کے سبزہ زاروں میں ہوں گے جو کچھ اُن کو درکار ہو گا

رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ

اُن کے پروردگار کے ہاں اُن کے لیے (موجود) ہو گا یہی (تو خدا کا) بڑا فضل ہے (اور) یہی (تو) وہ (نعمت) ہے جس کی خوش خبری خدا

عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ

اپنے اُن بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے (اور ایمان کے علاوہ) اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت کا

اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا

کوئی مزدوری تو مانگتا نہیں مگر رشتے ناطے کی محبت (تو تم کو رکھنی چاہیے) اور جو شخص نیکی کرے گا اس کے لیے ہم اُس (کی نیکی) میں اور زیادہ خوبی پیدا کر دیں گے

حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

(کیونکہ) اللہ (گناہوں کا) بخشنے والا قدردان ہے۔ (اے پیغمبر) کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ اس شخص نے (قرآن کے بارے میں) خدا پر

كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰي قَلْبِكَ ۭ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ

جھوٹ (بہتان) باندھا ہے سو (اِس صورت میں) خدا (تو اس بات پر قادر ہے کہ) اگر چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگا دے اور (تم ایسے کلام کے بنانے کے قابل ہی نہ رہو) اور خدا تو جھوٹ کو مٹاتا ہے اور

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ

حق کو جماتا ہے (اور) وہ (لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے (بھی) واقف ہے اور وہی تو ہے جو

التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّـيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور (اُن کی) خطاؤں سے درگزر کرتا ہے اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اُن سے واقف ہے

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ

اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کی (دعائیں) قبول کرتا اور اپنے فضل سے اُن کو (استحقاق سے) بڑھ کر (ثواب) دیتا ہے

منزل ۶

وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ

اور جو لوگ منکر ہیں اُن کے لیے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے (اُن کی) روزی فراخ کر دے

لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

تو وہ ضرور ملک میں سرکشی کرنے لگیں مگر وہ بقدرِ مناسب (جس کے لیے) جتنی (روزی) چاہتا ہے اُتارتا ہے (کیونکہ) وہ اپنے بندوں (کی ضرورتوں) کو

بَصِيْرٌ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

(اور اُن کے حال کو) جانتا اور دیکھتا ہے۔ اور وہی تو ہے کہ لوگوں (کو بارش کی طرف سے) نااُمیدی ہو جاتی ہے تو وہ اُن کے نااُمید ہونے کے پیچھے مینہ برساتا اور

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ

اپنی رحمت کو عام کر دیتا ہے اور وہ (سب کا) کارساز (اور) سزاوارِ حمد (وثنا) ہے۔ اور اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے آسمانوں (کا) اور

الْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ

زمین کا پیدا کرنا ہے اور (نیز) اُن جانداروں کا جو اُس نے آسمانوں اور زمین میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ جب چاہے گا (یعنی قیامت کے دن) اُن کے

قَدِيْرٌ ۝ وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ

جمع کر لینے پر قادر ہے۔ اور (لوگو!) تم پر جو مصیبت پڑتی ہے تو تمہارے اپنے ہی کرتوت سے

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ

اور خدا (تمہارے) بہت (سے قصوروں) سے درگزر کرتا ہے۔ ورنہ تم (روئے) زمین پر (کسی طرف بھاگ کر خدا کو) ہرا تو سکتے ہی نہیں اور

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ

خدا کے سوا نہ کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ کوئی (حامی و) مددگار۔ اور اُسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (بادبانی) جہاز ہیں جو سمندر میں

كَالْاَعْلَامِ ۝ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰي

پہاڑوں کی طرح (اُونچے اُونچے) دکھائی دیتے ہیں۔ خدا چاہے تو ہوا کو ٹھیرا دے تو جہاز (بھی) سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں

ظَهْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ

جتنے (بندے) صبر و شکر کرنے والے ہیں اُن کے لیے جہازوں کے ہر طرف کو دوڑے دوڑے پھرنے میں (بھی قدرتِ خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں

بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ۝ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ

(تو بعض غرق ہوں) اور بہتیروں (کے قصور) سے درگزر کرے (کہ وہ باوجود جہاز کی تباہی کے کسی طرح بچ بچا جائیں) اور جو لوگ ہماری (قدرت کی) نشانیوں میں

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

(جہاز کی تباہی کے وقت) جان لیں کہ (اب) اُن کو کہیں بھی جائے گریز نہیں (لوگو!) جو کچھ بھی تم کو دیا گیا (وہ) دنیا کی زندگی کا (چند روزہ)

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝

اور جو اجر خدا کے ہاں ہے (وہ اُس سے) کہیں بہتر اور پائیدار ہے (یعنی) اُن لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور (ایمان کی علاوہ) اپنے پروردگار پر (بھی) بھروسا رکھتے ہیں

الربع

واکک جمتی کرنے سے یہ مراد ہے کہ لوگ ہر ایک کام کو اپنی تدبیر کی طرف منسوب کیا کرتے ہیں جہاز تباہی کی حالت میں آئے اور کوئی تدبیر پیش رفت نہ ہو تو سمجھیں کہ سب کچھ خدا عزوجل کے حکم سے ہو رہا ہے اور آدمی عاجز ہے ۱۲

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا

اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں اور جب اُن کو غصہ آجاتا ہے

هُمْ يَغْفِرُونَ ○ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

تو (لوگوں کی خطاؤں سے) درگزر کرتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کا حکم مانتے اور نماز پڑھتے ہیں

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ○ وَالَّذِينَ

اور اُن کے (جتنے) کام (ہیں) آپس کے مشورے (سے ہوتے) ہیں اور ہم نے جو اُن کو دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں) خرچ کرتے ہیں

إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ○ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

کہ جب اُن پر (کسی طرف سے) بے جا زیادتی ہوتی ہے تو وہ (واجبی) بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو ویسی ہی برائی

مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○

(ہے) اس پر (بھی) جو معاف کردے اور صلح کرلے تو اُس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے بے شک وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ○

اور ہاں کسی پر ظلم ہوا ہو اور وہ اُس کے بعد بدلہ لے تو یہ لوگ (معذور ہیں) اِن پر کوئی الزام نہیں ف

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ

الزام (تو) اُن ہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے اور ناحق (ناروا) ملک میں (لوگوں پر) زیادتی کرتے ہیں

بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

یہی لوگ ہیں جن کو عذاب دردناک ہونا ہے۔ اور البتہ جو شخص صبر کرے اور (دوسرے کی خطا) بخش دے

إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ○ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ

تو بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر اُس کا کوئی

وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ

(یار و) مددگار نہیں۔ اور (اے پیغمبر قیامت کے دن) تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب عذاب کو (اپنی آنکھوں) دیکھ لیں گے (تو حسرت سے) کہیں گے

هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ○ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ

کہ بھلا (دنیا میں) پھر لوٹ چلنے کی بھی کوئی سبیل ہے۔ اور تم اِن لوگوں کو دیکھو گے کہ دوزخ کے رُوبرو لائے جائیں گے (اور) ذلت کے

مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا

(اور) کن انکھیوں سے دیکھتے (جاتے) ہوں گے اور (اُس وقت) ایمان والے کہیں گے

إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

کہ حقیقت میں (بڑے) بدنصیب وہ ہیں جنھوں نے (خود گمراہ ہونے سے) آج قیامت کے دن اپنے آپ (بھی) تباہ کیا اور (اپنا) بُرا نمونہ دکھا کے

ف سبیل کے معنے رستے کے ہیں جس کا مرادف یہ ہمارے ہاں صورت طریق اور اس کا مضاف الیہ محذوف مثلاً الزام کی کوئی صورت مؤاخذے کی کوئی صورت بازپرس کی کوئی صورت اور اصل میں مراد ہے مضاف الیہ اس لیے ہم نے لفظ الزام کو مراد سمجھ کر مضاف الیہ کا قائم مقام کرلیا ۱۲

ع ۴ ۵

أَلَا إِنَّ الظَّٰلِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ ۝ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنْ أَوْلِيَاءَ

سنو جی! ظلم کرنے والے ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے اور خدا کے سوا اُن کے کوئی حمایتی نہ ہوں گے

يَنصُرُونَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِن سَبِيلٍ ۝

کہ اُن کی مدد کریں اور جس کو خدا گمراہ کرے تو اُس کے لیے (نجات کا) کوئی رستہ ہی نہیں

اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ

(لوگو!) اُس روز (قیامت) کے آنے سے پہلے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہیں اپنے پروردگار کا کہا مانو

مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ ۝ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا

کہ اُس دن نہ تم کو کہیں پناہ ہوگی اور نہ تم سے گناہوں کا انکار ہی کرتے بن پڑے گا تو (اے پیغمبر) اگر (نصیحت کے سمجھانے پر بھی) یہ لوگ رُوگردانی کریں

أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا

ہم نے تم کو اُن پر کچھ داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں تمہارے ذمے تو (حکم الٰہی کا) پہنچا دینا ہی ہے اور جب ہم

الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ

آدمی کو اپنی رحمت (کی لذت) چکھاتے ہیں تو وہ اُس سے خوش ہو جاتا ہے اور اگر لوگوں کو اُن کے اپنے ہی کرتوت ف۱ کے بدلے میں کوئی مصیبت

أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ۝ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

تو (خدا کی) شکایت کرنے لگتے ہیں اور انسان بڑا ہی احسان فراموش ہے۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (نری) بیٹیاں عنایت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے (نرے) بیٹے عنایت کرتا ہے

أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ

یا بیٹے اور بیٹیاں (ملا کر) اُن کو دونوں قسم کی اولاد دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ایسا (بے نام نشان) کر دیتا ہے کہ اُس کے اولاد ہی نہیں ہوتی

قَدِيرٌ ۝ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ

(اور مرد و زن بنانے پر) قادر ہے۔ اور کسی آدمی کی تاب نہیں کہ خدا اُس سے رُو برو ہو کر کلام کرے مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے

حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ

یا کسی فرشتے کو اُس کے پاس بھیج دیتا ہے اور وہ خدا کے حکم سے جو اُس کو منظور ہوتا ہے (پیغام خدا) پہنچا دیتا ہے بے شک وہ عالی شان

حَكِيمٌ ۝ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ

(اور) حکمت والا ہے۔ اور (اے پیغمبر) اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے (دین کی) جان (یعنی یہ کتاب) تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی ہے ف۲ تم نہ تو

تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ

جانتے تھے کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ (یہ جانتے تھے کہ) ایمان (کس کو کہتے ہیں) لیکن ہم نے قرآن کو ایک نور بنایا ہے

ف۱ ما قدمت ایدیھم کا لفظی ترجمہ تو ہے وہ عمل جو اُن کے ہاتھوں نے آخرت سے پہلے بنا ہیں کیا یا جو زاد آخرت کے سے پہلے بھیجا اور مراد ہے عمل جس کا ترجمہ ہم نے کرتوت کیا عمل کو ہاتھوں کا فعل اس سے کہتے ہیں کہ اکثر اعمال ہاتھوں سے کیے جاتے ہیں ۱۲

ف۲ مفسرین نے روح کے دو معنی لکھے ہیں بعض نے روح القدس یعنی جبرئیل تو اوحینا کے معنی ارسلنا کر کے یہ ہیں کہ ہم نے اپنے حکم سے روح نزل الامین یعنی جبرئیل کو تمہاری طرف بھیجا ہے اور بعض نے روح سے قرآن مُراد لیا ہے کہ وہ دلوں کو زندہ کرتا ہے یا حیات ابدی کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے ہم نے اس معنی کا لحاظ کر کے دین کی جان ترجمہ کیا ہے کہ دین جو لوگوں کے اختلافات اور تصرفات سے گویا مُردہ ہو گیا تھا قرآن نے اس میں از سر نو روح پھونک دی ۱۲

مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اُس کے ذریعے سے (دین کا) رستہ دکھا دیتے ہیں اور (اے پیغمبر) اس میں شک نہیں کہ تم

صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِلَى

(یعنی) اُس خدا کا رستہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (سب) اُسی کا ہے سنو جی!

اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝

خدا ہی سب کاموں کا مرجع (اخیر) ہے ف

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ زخرف مکے میں اتری اور اس کی نواسی آیتیں ہیں اور سات رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

حٰمۗ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حٰمۗ - (اس) کتاب (یعنی قرآن) کی قسم ہے جس کے مطالب صاف اور واضح ہیں کہ ہم نے اس کو (صاف اور سلیس) عربی (زبان کا) قرآن بنایا ہے تاکہ

تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ اَفَنَضْرِبُ

سمجھو (اور تمہارے ذریعے سے دوسرے لوگ) اور یہ (قرآن) ہمارے ہاں اصل کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے اور بڑے پایے کی (اور) حکمت (سے بھرا ہوا)

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

اس وجہ سے کہ تم لوگ حد (عبودیت) سے باہر ہو گئے ہو ہم (تمہاری اصلاح سے) بے تعلق ہو کر نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے اور

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

اگلے لوگوں میں ہم نے بہت سے پیغمبر بھیجے - اور (ان کا بھی یہی حال تھا کہ) جو پیغمبر ان کے پاس آتا (تو) لگا کر اُس کی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ

ہنسی ہی اڑاتے - پھر (آخر کار) ہم نے اُن کو کہ وہ ان (کفار مکہ) سے کہیں زور آور تھے ہلاک کر مارا اور (دنیا میں) اُن اگلے لوگوں کے افسانے چل

الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور (اے پیغمبر) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ (بھلا) آسمانوں (کو) اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے

لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

تو وہ اُن کے پیدا کرنے کو (اُسی خدائے) زبردست دانا (و بینا) کی طرف منسوب کریں گے ف جس نے زمین کو تم لوگوں کے لیے فرش بنایا ہے

مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ

اور تمہارے (چلنے کے) لیے اُس میں رستے نکالے ہیں تاکہ تم (اپنی منزل مقصود کو) پہنچو اور جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ

ایک اندازے کے ساتھ آسمان سے پانی برسایا پھر ہم ہی نے اُس (پانی) کے ذریعے سے مرے ہوئے ملک یعنی پڑتی پڑے ہوئے شہر کو جلا اٹھایا

ف یعنی بندوں کے تمام اعمال نیک و بد اُسی کے حضور میں پیش ہوں گے اور وہی اُن کو جزا یا سزا دے گا یا یہ جتنے واقعات دنیا میں ہوتے ہیں سب کا سبب اخیر خدا ہی اور سلسلہ اسباب اُسی پر جاکر منتہی ہوتا ہے ۱۲

ع ۵ ۱۰ ۶

ف یعنی لوگ آپس میں اُن کے حالات کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں ۱۲

ف یہ مضمون قرآن میں کئی جگہ ہے کہیں صرف آسمان و زمین کے پیدا کرنے کا تذکرہ ہے کہیں آسمان و زمین کے ساتھ آفتاب مہتاب کا بھی اور کہیں پانی برسانے اور کہیں اور ۱۱ ع معقول باتوں کا جو انسان کے اختیار سے خارج ہیں خلاصہ ان مضامین کا یہ ہے کہ اگرچہ انسان کسی قدر خدا سے انکار بھی کرتا ہے لیکن اگر اُس کو وہ واقعات یاد دلائے جائیں جو جنس بشر کی قدرت سے باہر ہیں تو چار و ناچار اُس کو ماننا پڑتا ہے کہ یہ تصرفات خدا کے ہیں چنانچہ اس مقام پر مقصود یہی ہے کہ ان سے آسمان و زمین کی پیدائش کی نسبت سوال کرکے خدا کا اقرار کرایا جائے باقی صفات تفصیلی جو مذکور ہیں منکروں کا مقولہ نہیں ہے بلکہ خود

تُخْرَجُونَ ۝ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ

تم لوگ بھی (قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے ہر قسم کی چیزیں پیدا کی ہیں اور تمہارے لیے

الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ

کشتیاں اور چارپائے بنائے ہیں جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم اُن کی پیٹھ پر (اچھی طرح اطمینان سے) بیٹھ جاؤ پھر

تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي

جب (اطمینان سے) اُن پر بیٹھ جاؤ تو اپنے پروردگار کا احسان یاد کرو اور (اُس کا شکر ادا کرو کہ) پاک ہے وہ (ذات) جس نے

سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ ۝

اِن چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا ہے اور ہم (تو ایسے طاقت ور) نہ تھے کہ اِن کو (زبردستی) قابو میں کر لیتے اور بے شک ہم کو اپنے پروردگار کی طرف

وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا ۚ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ۝

اور لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے (فرشتوں کو) اُس کا لخت (جگر یعنی اولاد) قرار دے رکھا ہے کچھ شک نہیں کہ انسان کھلا ناشکرا ہے

أَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ وَأَصْفَاكُم بِالْبَنِينَ ۝ وَإِذَا بُشِّرَ

کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں سے (آپ تو) بیٹیاں لیں اور تم (لوگوں) کو بیٹے دے کر نوازا اور (حال یہ ہے کہ جب)

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝

ان لوگوں میں سے کسی کو اُس چیز کے ہونے کی خوشخبری دی جائے (یعنی بیٹی کی) جس کی تہمت یہ (خدائے) رحمٰن پر رکھتا ہے تو مارے غصے کے

أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝ وَجَعَلُوا

کیا (بیٹی ذات) جو زیوروں میں نشوونما پائے اور (کوئی) جھگڑا آ پڑے تو جھگڑتے وقت (اچھی طرح) (اظہار مطلب) نہ کر سکے (وہ خدا کی شان کے)

الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا ۚ أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ ۚ سَتُكْتَبُ

فرشتوں کو کہ وہ (بھی اور مخلوقات کی طرح خدائے) رحمٰن کے بندے ہیں عورت ذات قرار دے رکھا ہے کیا جس وقت خدا نے فرشتوں کو پیدا کیا یہ لوگ

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم ۗ

ان کا (یہ) مقولہ قلم بند کیا جا رہا ہے اور (قیامت میں) اس کی (ان سے) باز پرس ہوگی اور کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمٰن چاہتا تو ہم اُن کی پرستش نہ کرتے

مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا

اِن کو معاملہ تقدیر کی کچھ خبر تو ہی نہیں نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ یا اِن کو ہم نے اس کے پہلے سے کوئی کتاب دے رکھی ہے

مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ۝ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا

کہ یہ اُس کی دلیل پکڑتے ہیں (نہیں) بلکہ (یہ تو یوں) کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو

عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ۝ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا

ایک طریقے پر پایا اور اُن ہی کے قدم بہ قدم ہم بھی ٹھیک رستے پر چلے جا رہے ہیں اور (اے پیغمبر) اسی طرح ہم نے

ف۱ جعل لکم الآیۃ
[illegible] لتستووا علیٰ ظهوره تک خدا نے [illegible] احسان عام بیان فرمائے تو ان نعمتوں کا شکر چاہتا ہے اور خدا کی تسبیح و تقدیس کی جائے [illegible] اولاد [illegible] تقدیس [illegible] مذمت اور توہین یعنی شکر کی بجائے ناشکری کرتے ہیں ۱۲

ف۲ عورتوں کو خدا نے ایسا ضعیف القلب پیدا کیا ہے [illegible] عام جلسوں [illegible] نقص [illegible] کا خلقی نقصان ہے چنانچہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے انگریز [illegible] دربار [illegible] بھرتے ہیں [illegible] مارے خوشامد کے اُن [illegible] ہیں اور اُن [illegible] کر لیتے ہیں مگر اُن عورتوں سے کچھ بھی کہتے نہیں پڑتا ہاں اُن کے شوہر اُن کی طرف سے جواب بھی دیتے ہیں شکریہ بھی ادا کرتے ہیں ۱۲

مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا

تم سے پہلے جب کبھی کسی گاؤں میں کوئی (پیغمبر) ڈر سنانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے

آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ۝ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم

باپ دادوں کو ایک طریقے پر پایا اور (اُن ہی کے قدم بقدم ہم (بھی) اُن کی پیروی کر رہے ہیں (اس پر اُن کے پیغمبر نے اُن سے) کہا

بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ

کہ جس (طریقے) پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا اگر میں اُس سے کہیں سیدھا رستہ (یعنی دین حق) لے کر تمہارے پاس آیا ہوں تو بھی (تم اُسی پر چلتے

كَافِرُونَ ۝ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝

ہم تو اُس کو ماننے والے ہیں نہیں۔ آخر کار ہم نے اُن سے (اُن کی سرکشی کا) بدلہ لیا تو (اے پیغمبر) دیکھو کہ (پیغمبروں کے) جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ۝

اور ایک وقت (وہ بھی تھا کہ) ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم (کے لوگوں) سے کہا کہ جن (بتوں) کی تم پرستش کرتے ہو مجھکو تو اُن سے سروکار نہیں

إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً

مگر (ہاں مجھکو اُس خدا سے سروکار ہے) جس نے مجھکو پیدا کیا سو وہی مجھکو راہ راست (بھی) دکھائے گا اور انھوں نے اِس (عقیدۂ توحید) کو وصیت

فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ

اُن کی نسل میں باقی چلی آئی ف (اس سے اُن کی) غرض یہ تھی کہ لوگ (خدائے واحد کی طرف) رجوع رہیں مگر (اہل عرب باوجودیکہ اُن ہی کی نسل

حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا

یہاں تک کہ اب اِن کے پاس (دین) حق آموجود ہوا اور (نیز یہ) پیغمبر (محمدؐ) جو (دین توحید) صاف طور پر (اِن کو) سمجھا رہے ہیں اور جب اُن پاس (دین) حق آیا تو

هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ۝ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ

کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے۔ اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (ان) دو بستیوں (یعنی مکّے اور طائف) سے ف۲ کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن

عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ

کیوں نہ نازل کیا گیا (اے پیغمبر) کیا یہ لوگ تمہارے پروردگار کی رحمت (یعنی پیغمبری) کے تقسیم کرنے والے ہیں

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ

سو اس (دنیا کی) زندگی میں تو اُن کی روزی اِن میں ہم تقسیم کرتے ہیں اور ہم نے (دنیاوی) درجوں کے اعتبار سے اِن میں ایک کو

فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

ایک پر ترجیح دی ہے تاکہ اِن میں ایک کو ایک (اپنا) محکوم بنائے رہے اور جو (مال و متاع) یہ لوگ سمیٹے پھرتے ہیں تمہارے پروردگار کی رحمت (یعنی پیغمبری)

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

(تو وہ بدرجہا اُس سے بہتر ہے) اور اگر یہ بات ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو (ساز و سامانِ دنیا ہمارے ہاں اس قدر حقیر ہے کہ)

ف خطوطِ ہلالی میں ہم نے جو کچھ بھی بڑھایا ہے وہ پہلے پارے کے اخیر رکوع سے لیا ہے جہاں فرمایا ہے ووصّٰی بھا ابراہیم بنیہ ویعقوب یٰبنی ان اللہ اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ۱۲

ف۲ پیغمبر صاحب کے وقت میں مکّہ اور طائف ہی عرب میں دو بڑے شہر متصوّر تھے اور ان شہروں کے باشندے بڑے لائق اور فائق سمجھے جاتے تھے جیسے اب بھی دیہات والے اہل شہر کو سمجھتے ہیں ۱۲

لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ

جو لوگ منکر (خدائے) رحمن ہیں اُن کے لیئے اُن کے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی کر دیتے اور

مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا

(چھتوں کے علاوہ چاندی کے) زینے کہ اُن پر چڑھتے (اُترتے) اور (چاندی ہی کے) اُن کے گھروں کے دروازے (کر دیتے) اور (چاندی ہی کے) تخت

يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ

جن پر تکیے لگا لگا کر بیٹھتے - اور (چاندی ہی نہیں بلکہ) سونے کے (بھی) اور پھر بھی یہ تمام (ساز و سامان) (اِس) دنیا کی زندگی کے (چند روزہ) فائدے ہیں

وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

اور (اے پیغمبر معاد) آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں (ہی) کے لیئے ہے ف اور جو شخص (خدائے) رحمن کی یاد سے اغماض کیا کرتا ہے

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ

ہم اُس پر ایک شیطان تعینات کر دیا کرتے ہیں اور وہ اُس کے ساتھ رہتا ہے - اور باوجودیکہ شیاطین گنہگاروں کو راہِ (خدا) سے روکتے رہتے ہیں

السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ

تاہم گنہگار (اپنے تئیں) خیال کرتے ہیں کہ وہ راہِ راست پر ہیں - یہاں تک کہ جب گنہگار (قیامت کے دن) ہمارے حضور میں حاضر ہوگا تو (وہ)

يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ وَلَنْ

کہے گا کاش مجھ میں اور تجھ میں پورب اور پچھم کا فاصلہ رہا ہوتا تو شیطان بھی آدمی کا کیا ہی بُرا ساتھی ہے اور

يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝

(گنہگارو!) جب کہ تم نے (دنیا میں) نافرمانیاں کی ہیں تو آج یہ بات (بھی) تمہارے کچھ کارآمد نہ ہوگی کہ تم (اور شیاطین) ایک ساتھ عذاب میں ہو ف

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

تو (اے پیغمبر) کیا تم بہروں کو سُنا سکتے ہو یا اندھوں کو اور اُن کو جو صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں راہِ راست پر لا سکتے ہو

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ

تو اگر ہم تم کو (دنیا سے) اُٹھا بھی لیں تو بھی ہم کو ان (کافروں) سے تو ضرور بدلہ لینا ہے - یا (تم کو زندہ رکھیں اور) ان کے ساتھ جو

وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ

(عذاب کا) وعدہ ہے (ان پر نازل کر کے) تم کو لا دکھائیں تو (اس میں بھی کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ) ہم کو ان پر ہر طرح کی قدرت حاصل ہے

اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ

اُس کو خوب مضبوط پکڑے رہو اس میں شک نہیں کہ تم سیدھے رستے پر ہو - اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ (قرآن) ضرور تمہارے اور تمہاری

وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ ۝ وَسْـَٔــلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ

اور آگے چل کر تم (سب) سے (اس کی بابت) باز پرس ہونی ہے - اور (اے پیغمبر) تم سے پہلے جو ہم نے اپنے رسول بھیجے اُن سے پوچھ دیکھو

ف اِس آیت میں دنیاوی ساز و سامان کی بے حقیقتی اِس طرح پر ظاہر کی گئی ہے کہ خدا چاہتا تو کافروں کو یعنی اپنے دشمنوں کو چاندی اور سونے میں مڑھ دیتا اور چاندی سونے کو اُن کا اوڑھنا بچھونا بنا دیتا مگر صرف اس مصلحت سے کہ کہیں لوگ دنیا کی فارغ البالی کو موجب رضامندی خدا نہ سمجھنے لگیں ایسا نہیں کیا ورنہ خدا کی نظر میں ساز و سامان دنیا کی کچھ بھی وقعت نہیں منزل اس کی وقعت کچھ ہے تو اُن احمقوں کی نظروں میں ہے جو خدا کو نہیں مانتے اور فکر عاقبت سے غافل ہیں ۱۲ ف انسان کی طبیعت کا خاصہ ہے کہ وہ کسی کو شریک مصیبت دیکھ کر کسی قدر تسلّی پاتا ہے جیسے کہا کرتے ہیں "مرگِ انبوہ جشنے دارد" دوزخیوں کو یہ تسلّی بھی نصیب نہ ہوگی ۱۲ ف یعنی اُن کے معتقدات جو اُن کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں دیکھ لو اُن کو دیکھنا گویا پیغمبروں سے پوچھنا ہے ۱۲

ع ۱۰ ۹



أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ ○ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا (دوسرے دوسرے) معبود ٹھہرا دیئے تھے کہ اُن کی پرستش کی جائے۔ اور ہم ہی نے

مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ

موسیٰ کو (بھی) اپنے معجزے دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کی طرف بھیجا تھا تو (موسیٰ نے اُن لوگوں سے) کہا کہ میں پروردگار

الْعَالَمِينَ ○ فَلَمَّا جَاءَهُم بِآيَاتِنَا إِذَا هُم مِّنْهَا يَضْحَكُونَ ○ وَ

تو جب (موسیٰ) ہمارے معجزے لے کر اُن پاس آئے تو بس وہ لگے معجزوں کی ہنسی اڑانے　اور

مَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا وَأَخَذْنَاهُم بِالْعَذَابِ

ہم جو معجزہ اُن کو دکھاتے تھے وہ دوسرے معجزے سے (جو اُن کو دکھایا جا چکا تھا) بڑھ کر ہی ہوتا تھا اور ہم نے اُن کو مبتلائے عذاب بھی کیا

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ

کہ (اب بھی) یہ لوگ باز آئیں۔ اور ان لوگوں نے (عذاب آنے پر موسیٰ سے) کہا کہ اے جادوگر تیرے پروردگار نے جو تجھ سے (تیری دعا قبول کرنے کا)

عِندَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ ○ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِذَا هُمْ

(تیری دعا سے عذاب ٹل گیا تو) ہم ضرور راہ پر آ جائیں گے۔ پھر جب ہم نے اُن (لوگوں) پر سے عذاب کو رفع (دفع) کر دیا تو بس وہ لگے

يَنكُثُونَ ○ وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي

(اپنا) عہد توڑنے　اور　فرعون نے اپنے لوگوں میں اس بات کی منادی کرا دی کہ لوگو! کیا

مُلْكُ مِصْرَ وَهَٰذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي أَفَلَا تُبْصِرُونَ ○

ملک مصر ہمارا نہیں؟ اور (تم دیکھ ہی رہے ہو کہ) یہ نہریں ہمارے (ایوان شاہی کے) تلے (نیچے) بہ رہی ہیں تو کیا تم کو (یہ باتیں) نہیں سوجھتیں

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ○ فَلَوْلَا

تو ہم اس (موسیٰ) سے جو ایک ذلیل (آدمی) ہے اور اس سے بات بھی اچھی طرح نہیں کرتے بن پڑتی (بہ درجہا) بہتر ہیں ف (اور اگر موسیٰ ہم سے بہتر

أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ

اُس کے لیے سونے کے کنگن (خدا کے ہاں سے) کیوں نہیں اُترے ف یا فرشتے جمع ہو کر اُس کے ساتھ آئے ہوتے

مُقْتَرِنِينَ ○ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا

غرض (ایسی باتیں بنا کر) فرعون نے اپنے لوگوں کو پھسلا لیا اور وہ اُس کے کہے میں آ گئے اس میں شک نہیں (کہ) وہ کچھ تھے ہی

فَاسِقِينَ ○ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ

نافرمان لوگ۔ پھر جب ان لوگوں نے (اپنی نافرمانیوں سے) ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو ڈبو دیا

فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ○ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ

اور ان کو گیا گزرا کر دیا اور آنے والی نسلوں کے لیے (ان کو) ضرب المثل بنا دیا۔ اور (اے پیغمبر) جب مریم کے بیٹے (مسیح) کی

ع ۱۰　ع ۱۱

ف ۱ چونکہ حضرت موسیٰ کی زبان میں لکنت تھی اور اسی وجہ سے وہ اچھی طرح گفتگو نہیں کر سکتے تھے اور اسی وجہ سے انہوں نے ہارون علیہ السلام کو اپنے ساتھ لیا تھا جیسا کہ دوسرے مقام پر مذکور ہے فرعون نے اسی بات کا اُن کو طعنہ دیا ۱۲

ف ۲ فرعون کے اعتراض کا خلاصہ یہ تھا کہ موسیٰ کی دنیا کی حالت درست کیوں نہیں سونے کے کنگن کا ہونا مالدار ہونے کی دلیل ہے اب بھی تاجدار اور امراء اکثر سونے اور جواہرات کا استعمال کیا کرتے ہیں ۱۲

مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ○ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ

مثال بیان کی گئی تو تمہاری قوم کے لوگ اس (لوگوں) سے کھلکھلا پڑے اور کہنے لگے کہ (اس صورت میں) ہمارے معبود اچھے

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ○ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

ان لوگوں نے عیسیٰ کی جو مثال تمہارے سامنے (بیچ میں) لا ڈالی تو صرف جھگڑنے کے طور پر (لا ڈالی) بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہیں (ہی) جھگڑالو۔ وہ تو

اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ وَلَوْ نَشَآءُ

کہ ہم نے (اُن کو خدمت پیغمبری سے سرفراز فرما کر) اُن پر احسان کیا تھا اور بنی اسرائیل کے لیے اُن کو (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا اور ہم چاہتے

لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِى الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ○ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ

تو تم (لوگوں) میں فرشتے (پیدا) کر دیتے کہ وہ زمین میں تمہاری جگہ آباد ہوتے ف اور البتہ عیسیٰ (بھی) قیامت کی ایک دلیل ہیں ف

لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○

تو (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دو کہ) تم لوگ قیامت (کے آنے) میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو یہی سیدھا رستہ ہے

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ وَلَمَّا جَآءَ

اور ایسا نہ ہو کہ تم کو شیطان (اس رستے سے) روکے کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب

عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ

عیسیٰ معجزے لے کر آئے تو کہنے لگے (لوگو!) میں تمہارے پاس دانائی کی باتیں لے کر آیا ہوں اور (میرے آنے کا ایک) مقصد (یہ بھی) ہے

بَعْضَ الَّذِىْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ○ اِنَّ اللّٰهَ

کہ بعض باتیں جن میں تم لوگ اختلاف کر رہے ہو تم کو سمجھا دوں تو (لوگو!) اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو بے شک اللہ ہی

هُوَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ فَاخْتَلَفَ

میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی (دین کا) سیدھا رستہ ہے تو

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

اُن ہی میں سے (بہت سے) لوگ (آپس میں) اختلاف کرنے لگے تو جو لوگ ستم کرتے ہیں روز قیامت کے عذاب دردناک کے اعتبار سے

اَلِيْمٍ ○ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

کیا یہ لوگ قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ایکا یک ان پر آ جائے اور ان کو

لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

خبر بھی نہ ہو جو لوگ (آپس میں) دوستیاں رکھتے ہیں اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے مگر

الْمُتَّقِيْنَ ○ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۚ ع ۶ ۱۱ ۱۲

پرہیزگار ف (ہم اُن سے کہیں گے کہ) اے ہمارے بندو! آج تم کو نہ (تو کسی طرح کا) خوف ہے اور نہ تم کسی طرح پر آزردہ خاطر ہو گے

ف قرآن میں ایک جگہ مشرکین کو خطاب کر کے فرمایا ہے کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کہ تم اور خدا کے سوا جن چیزوں کو پوجتے ہو وہ سب دوزخ کا ایندھن ہو گے اس پر ایک مشرک بول اٹھا اس سے تو فرشتوں کا اور ان پیغمبروں کا جن کو لوگ پوجتے ہیں اور از انجملہ عیسیٰ کا دوزخی ہونا لازم آیا اور جب بت اور فرشتے اور پیغمبر اس جرم کی پاداش میں دوزخی ہوئے کہ لوگوں نے اُن کی پرستش کی تو فی الحقیقت بت مزے میں ہے کیونکہ پتھر کو آگ میں جھونک دو تو اس کو کیا تکلیف معلوم ہو خدا نے اس کا جواب دیا کہ یہ تمہاری کٹ حجتیاں ہیں اور واقع میں اُن کا کہنا دلیل کٹ حجتی تھا اس لیے کہ فرشتے اور پیغمبر اس آیت میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے کیونکہ لفظ ما ذوی العقول کے واسطے نہیں بولا جاتا یعنی اس آیت سے صرف بت مراد تھے نہ مثلاً عیسیٰ وہ نہ تو مشرکین کی سمجھ کے مطابق بتوں کی طرح کے ہیں اور نہ نصاریٰ کے عقیدے کے موافق خدا یا ابن اللہ ہیں بلکہ وہ بھی ایک بندے ہیں جن کو شرف نبوت اور پیغمبروں کے گروہ سے سرفراز فرمایا تھا اور معمولی توالد و تناسل کے قاعدے سے فرشتوں اور عیسیٰ کا پیدا نہ ہونا خدا کی قدرت کے سامنے کچھ بات نہیں وہ چاہے تو آدمیوں میں سے فرشتے پیدا ہونے لگیں ۱۲ ف یعنی جو خدا عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ قیامت میں مُردوں کو جلا اٹھائے یا یہ مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا قرب قیامت کی دلیل ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے ۱۲ ف یعنی دنیا کی دوستیاں دنیا کے ساتھ تھیں وہ تو گئی گزری ہو گئیں مگر پرہیزگار تو اپنے ہم جنسوں کے ساتھ خدا واسطے کی دوستی رکھتے ہیں ایسی دوستیاں آخرت میں بھی باقی رہیں گی ۱۲

الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ

(یہ وہ لوگ ہیں) جو (دنیا میں) ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور (ہمارے) فرماں بردار رہے (ہم اُن سے فرمادیں گے کہ) تم

وَأَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُونَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ

اور تمہاری بیبیاں عزت (و اکرام) کے ساتھ جنت میں جا داخل ہو۔ اُن پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دَور چلے گا

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اور جس چیز کو (اُن کا) جی چاہے اور جو (اُن کی) نظروں میں بھلی معلوم ہو (بہشت میں اُن کے لیے موجود) ہو گی اور (اُن کو کہا جائے گا کہ)

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ

اور یہ جنت کی میراث جو تم کو ملی ہے تو اُن (نیک اعمال) کے عوض میں (ملی ہے) جو تم (دنیا میں) کرتے تھے وف یہاں تمہارے لیے کثرت سے

كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ

میوے ہیں جن میں سے کھاتے ہو ۔ البتہ گنہگار ۔ ہمیشہ عذاب جہنم میں رہیں گے

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا

جو کبھی اُن پر سے ناغہ نہ ہو گا اور وہ اسی (عذاب) میں ناامید (اور دل شکستہ) رہیں گے۔ اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا بلکہ (ہماری جناب میں)

هُمُ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۖ قَالَ إِنَّكُم

یہی ظلم کرتے رہے ف اور (دوزخی داروغہ جہنم کو) آواز دیں گے کہ اے مالک (تم ہی کوئی ایسی تدبیر کرو کہ) تمہارا پروردگار ہمارا کام تمام کر چکے ف

مَّاكِثُونَ ۝ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ۝

اسی حال میں رہنا ہے (اے کفار مکہ) ہم نے تمہارے پاس (دین) حق بھیجا ہے لیکن تم میں اکثر کا حال یہ ہے کہ وہ حق (بات) سے چڑتے ہیں

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

کیا اِن لوگوں نے کوئی (اور) بات ٹھان رکھی ہے تو (سمجھ رکھیں کہ) ہم نے بھی ٹھان رکھی ہے کیا (یہ لوگ یہ) خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے چھپے بھیدوں کی

نَجْوَاهُم ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝ قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ

اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے ہیں (ہاں) اور (سننے کے علاوہ) ہمارے فرشتے اِن کے پاس (متعینات) ہیں وہ ان کی سب باتیں لکھتے جاتے ہیں (اے پیغمبر اِن سے) کہو کہ اگر (بالفرض) خدا رحمٰن کے

وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

(کوئی) اولاد ہو تو سب سے پہلے (اُس کی) عبادت کرنے کو میں (حاضر) ہوں جیسی جیسی باتیں یہ لوگ (خدا کے بارے میں) بناتے ہیں اُن سے آسمانوں اور زمین کا

رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ

مالک عرش (بریں) کا مالک پاک ہے تو (اے پیغمبر) اِن لوگوں کو بکنے اور کھیل کرنے دو یہاں تک

يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ

کہ جس روز کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی روز قیامت) اُن کے سامنے آموجود ہو (اُس وقت اِن پر ساری حقیقت کھل جائے گی) اور وہی

ف جنت کو میراث کی وجہ سے فرمایا کہ سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام بہشت میں رہے اور وہی اُن کا اصلی گھر تھا ہم سب لوگ آدم کے رشتے سے بہشت کے وارث ہیں بشرطیکہ ایمان رکھتے ہوں اور نیک عمل کریں ۱۲ ف اس جملے کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ خدا پر ظلم کرتے رہے اور حدیث میں آیا بھی ہے ظلمنی عبدی خدا کا شریک ٹھہرانا ہی خدا پر ظلم کرنا ہے دوسرے یہ کہ اپنی بدکرداریوں سے آپ اپنے اوپر ظلم کرتے اور اپنے ہاتھوں منزل ۶ اپنے پیر پر کلہاڑی مارتے ہے ۱۲ ف مالک ایک فرشتے کا نام ہے جو جہنم پر مسلط ہے ۱۲ ف مطلب یہ کہ اگر ان کے دل میں کچھ شرارت کرنے کی ہو مثلاً یہ کہ پیغمبر پر دست درازی کریں یا اُن کو جلاوطن کرنا چاہیں تو ہم نے اس شرارت کا توڑ سوچ رکھا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ پیغمبر صاحب مجبور ہو کر ہجرت کر گئے اور پھر اُن ہی کو خدا نے اہل مکہ پر فتح دی چنانچہ اسی کے ہم معنی ایک آیت دوسری جگہ بھی ہے ام یریدون کیدا فالذین کفروا ہم المکیدون ۱۲

وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ○ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ

اور زمین میں (بھی) اُسی کی بندگی ہو اور وہ حکمت والا اور سب چیزوں کا جاننے والا ہو ۔ اور بڑی بابرکت ہو وہ ذات

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ

کہ آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہو سب وہی مالک ہو اور قیامت کی خبر (بھی) اُسی کو ہو اور تم (سب مرے پیچھے) اُسی کی طرف کو

تُرْجَعُونَ ○ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ

لوٹا کر لائے جاؤ گے ۔ اور خدا کے سوا جن (معبودوں) کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو سفارش (تک) کا (بھی) اختیار نہیں رکھتے

إِلَّا مَن شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ

ہاں جو لوگ سمجھ بوجھ کر حق (بات یعنی کلمۂ توحید) کے قائل ہیں (البتہ اُن کی سفارش فرشتے وغیرہ کریں گے ۔ اور (اے پیغمبر) اگر تم اِن (کفار مکہ) سے پوچھو

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ○ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ

تو چار و ناچار) یہی کہیں گے کہ اللہ پھر (اتنا سمجھنے پر) کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہیں (ہم کو) رسول کے یارب (یارب) کہنے کی قسم ہو کہ یہ بے شک ایسے

لَّا يُؤْمِنُونَ ○ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○

کہ (کبھی) ایمان لانے والے نہیں ف۱ تو (اے پیغمبر اُس وقت تو) تم اِن سے درگزر کرو اور کہو (کہ میرا تو تم کو) سلام ف۲ پھر آگے چل کر (قیامت میں) معلوم

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

سورۂ دخان مکے میں اتری اور اُس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اُنسٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

حمٓ ○ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ○ إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ ۚ إِنَّا

حٰمٓ ۔ (یہ) کتاب جو (احکام الٰہی صاف اور واضح طور پر) بتا رہی ہے (یعنی قرآن) اسی کی قسم ہے ۔ کہ ہم نے (شبِ قدر کی) مبارک رات میں اس کو (پہلے پہل) اتارا

كُنَّا مُنذِرِينَ ○ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ○ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ

(لوگوں کو اپنے عذاب سے) ڈرانا منظور تھا ۔ (دنیا کے) سارے انتظام جو حکمت (اور مصلحت) پر مبنی ہیں اسی رات تصفیہ پاتے ہیں (از انجملہ قرآن بھی تھا جو) ہمارے

إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ○ رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

کیونکہ ہم کو (پیغمبر کا) بھیجنا منظور تھا (اور اے پیغمبر یہ) تمہارے پروردگار کا فضل تھا جو اُس نے اپنے بندوں پر کیا کیونکہ وہ (سب کی) سنتا (اور سب کچھ) جانتا

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ○

آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ آسمان زمین میں ہے (وہی) اُن (سب) کا مالک (ہے) اگر تم لوگوں میں کسی بات کے یقین کرنے کی صلاحیت ہے تو اُس

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ○

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) جلاتا اور (وہی) مارتا ہے (وہی) تمہارا (بھی) پروردگار ہے اور (وہی) تمہارے اگلے باپ دادوں کا (بھی) پروردگار ہے

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ○ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ

مگر یہ لوگ تو شک میں پڑے ہوئے (اِن باتوں کو کھیل سمجھ) رہے ہیں تو (اے پیغمبر) اُس دن کا انتظار کرو کہ (سب کے دیکھتے) آسمان سے ایک صاف

ف۱ مطلب ہو کہ رسول جو یارب یارب کہہ کر خدا سے فریاد و زاری کرتے رہتے ہیں کہ میں اپنی سی بہتیری کچھ کرتا ہوں یہ لوگ نہیں مانتے اور خدا کو رسول کی یہ فریاد و زاری خوش آتی ہو تو خدا اسی فریاد کی قسم کھا کر فرماتا ہو کہ واقع میں یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ۱۲ ف۲ مطلب ہو کہ صلح و آشتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ اور ان کے پیچھے نہ پڑو ۱۲ ف۳ مفسرین نے اس جگہ دو معنی لکھے ہیں ایک یہ کہ شب قدر کی رات پہلی وحی نازل ہوئی اور پھر قرآن وقتاً فوقتاً نازل ہوتا رہا دوسرا یہ کہ ملفوظ شب قدر کی رات سارا قرآن آسمانِ دنیا میں فرشتوں پر نازل ہوا اور پھر جتنا جتنا خدا کو پیغمبر صاحب پر نازل کرنا منظور تھا بتدریج آتا رہا پھر شب قدر کی تعیین میں بڑے اختلافات ہیں قولِ راجح یہ معلوم ہوتا ہو کہ رمضان کے اخیر دہے کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہو غالباً ستائیسویں ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہو کہ لوگوں کے معتقدات مذہبی بالکل خراب ہو گئے تھے رحمتِ الٰہی نے جوش مارا اور اُس نے محض اپنے فضل سے پیغمبر آخر الزماں کو مبعوث کیا اور اُن پر قرآن نازل فرمایا جس نے دنیا میں نورِ ایمان پھیلا دیا ۱۲

مُّبِيْنٍ ۝ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا

ظاہر ہو (اور وہ) سب لوگوں پر چھا جائے ف یہ ہے عذاب درد ناک (جس کو دیکھ کر یہ منکر بھی دعائیں مانگنے لگیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم پر

الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاۗءَهُمْ

اس آفت کو ٹال کہ (اب) ہم (تجھ پر) ایمان لائے ہیں لیکن اس وقت (ان کو کہاں) نصیحت ہوگی ف اور (ان کا حال تو یہ ہے کہ) ان کے

رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝

پیغمبر آیا (اور) اُس نے ہندی کی چندی کر کے (ان کو) سمجھایا اس پر (بھی) یہ لوگ اُس سے بچتے رہے اور یہی کہا کیے کہ یہ تو کسی کا سکھایا پڑھایا (اور) دیوانہ ہے

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ۝ يَوْمَ نَبْطِشُ

(لوگو) حجت تمام کرنے کے لیے ہم (تم پر سے اس) عذاب کو چند روز کے لیے ہٹا دیں گے (مگر) تم پھر (وہی کفر) کرنے لگو گے اور ہم (ان لوگوں کو) جس روز

الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ

بڑی (سخت) پکڑ پکڑیں گے کیونکہ جہاں ہم (رحم کرتے ہیں) بدلہ (بھی) لیا کرتے ہیں ف اور ان سے پہلے ہم فرعون کی قوم کو

فِرْعَوْنَ وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ

(بھی) آزما چکے ہیں اور اُن کے پاس بڑے رتبے کے رسول (موسیٰ) آئے (اور انھوں نے آکر فرعون کے لوگوں سے کہا) کہ (ان) اللہ کے بندوں (یعنی بنی

اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَي اللّٰهِ ۚ اِنِّىْٓ اٰتِيْكُمْ

میں (خدا کا) بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں (اور وحی خدا کا) امانتدار ہوں ف اور یہ (بھی کہا) کہ خدا سے سرکشی نہ کرو میں (اپنے پیغمبر ہونے کی)

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝

ایک صاف دلیل تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں اور اس سے کہ تم مجھ کو سنگسار کرو میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار (یعنی خدائے واحد) کی

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ

اور اگر تم کو میری (بات) کا یقین نہیں تو میرے حال سے کچھ تعرض نہ کرو (مگر اس پر بھی وہ موسیٰ سے چھیڑ چھاڑ لگائے رہے) تب موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دعا کی (کہ الٰہی) یہ

مُّجْرِمُوْنَ ۝ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ وَاتْرُكِ

گنہگار لوگ ہیں (ان سے) نجات دے — تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ ہمارے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ (اور سمجھے رہنا کہ فرعون کی طرف سے) تم لوگوں کا تعاقب ہوگا

الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝

دریا کو (اپنی جگہ) ٹھیرا ہوا چھوڑ کر پار ہو جانا کہ (اس میں) فرعونیوں کا سارا لشکر غرق کر دیا جائے گا یہ لوگ کتنے ہی باغ اور کتنی ہی نہریں

وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۣ وَ

اور کتنی ہی کھیتیاں اور کتنے ہی عمدہ عمدہ مکانات اور کتنے ہی آرام (و آسائش) کے سامان چھوڑ مرے جن میں مزے اڑایا کرتے تھے (الغرض

اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ وَ

ہم نے دوسرے لوگوں کو اس (تمام ساز و سامان) کا وارث بنا دیا — تو ان لوگوں پر آسمان اور زمین (کسی) کو بھی (تو) رقت نہ آئی اور

ف۱ پیغمبر صاحب کے عہد میں کفار مکہ کے کفر کی شامت سے متواتر سات برس قحط پڑا عرب میں یوں بھی پیداوار بہت کم ہوتی ہے اور پانی بھی کم برستا ہے اس پر قحط اور قحط بھی سات برس کا قحط لوگ بلبلا اٹھے جب پانی نہیں برستا اور سخت گرمی پڑتی ہے تو ایسا معلوم ہونے لگتا ہے کہ جیسے آسمان زمین سے دھوئیں اٹھ رہے ہیں یہاں دھوئیں سے وہی دھواں مراد ہے اور بعض مفسر کہتے ہیں اور احادیث میں بھی آیا ہے کہ قیامت کے قریب دنیا میں ایک آگ ظاہر ہوگی اور اس کا دھواں دنیا میں پھیل جائے گا لیکن اگر پہلا دھواں مراد ہو تو وہ پیشین گوئی تھی جو واقع ہو چکی ۱۲ ف۲ یعنی یہ لوگ دھوئیں سے عذاب کے ٹلتے ہی پھر کفر کرنے لگیں گے یا یہ معنی ہوں کہ اب ان کا نصیحت ان کو کیا فائدہ دے سکتا ہے عذاب آئے پیچھے تو یہ کب سند ہو سکتی ہے ۱۲ ف۳ اگر دھوئیں سے قحط مراد ہو تو بڑی پکڑ سے بدر کی پکڑ مراد ہے کہ اس میں کفار قریش کو ایسی شکست فاش ہوئی کہ پھر پنپ نہ سکے اور اگر دھوئیں سے آتش بعد کا دھواں مراد ہو تو قیامت کے قریب ہوگا تو یہ پکڑ قیامت کی پکڑ

منزل ۶

مَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ○ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَاءِيلَ مِنَ الْعَذَابِ

تو اُن کو (توبہ اور ندامت کی) مہلت (ہی) ملی ۔ اور ہم ہی نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب (یعنی فرعون (کے پنجۂ غضب) سے نجات دی

الْمُهِينِ ○ مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ○ وَلَقَدِ

اس میں شک نہیں کہ وہ (بڑا) سرکش (اور) حدِّ (عبودیت) سے باہر ہوگیا تھا ۔ اور

اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ○ وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ

بنی اسرائیل کو ہم نے (دیکھ) بھال کر دنیا کے لوگوں پر فضیلت دی اور اُن کو (من و سلویٰ وغیرہ کے اس کثرت سے) معجزے دیئے جن میں (اُن کی)

بَلَاءٌ مُبِينٌ ○ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ○ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ

صریح آزمائش تھی یہ (کفارِ مکہ) تو (مسلمانوں سے) کہتے ہی ہیں کہ یہ ہمارا پہلی ہی دفعہ کا مرنا ہے اور بس (پھر ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہے)

وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ ○ فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ○

اور ہم (دوبارہ) نہیں اُٹھائے جائیں گے ۔ پس اگر تم (مسلمان اپنے دعویٔ قیامت میں) سچّے ہو تو ہمارے باپ دادا (جلا کر ہمارے سامنے) لا

أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ أَهْلَكْنَاهُمْ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

بھلا (یہ لوگ بل بوتے میں) بڑھ کر ہیں یا (شاہ یمن) تبع کی قوم (کے لوگ) اور (اور لوگ) جو اُن سے پہلے ہو گزرے ہیں ہم نے اُن (سب) کو

مُجْرِمِينَ ○ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ ○

وہ نافرمان تھے ۔ اور ہم نے آسمانوں (کو) اور زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن کو کھیل بنانے کے لئے پیدا نہیں کیا

مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

ہم نے تو آسمان و زمین کو (ایک غرض اور) مصلحت سے پیدا کیا ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے ۔ بے شک فیصلے (یعنی قیامت) کا دن

مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ ○ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ

ان سب (کے دوبارہ زندہ ہونے) کا وقت مقرر ہے ۔ کہ اُس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُن کو (کسی طرف سے)

يُنْصَرُونَ ○ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○ إِنَّ

مدد ملے گی ۔ مگر جس پر خدا رحم کرے (تو اُس کا بیڑا پار ہے) بے شک وہ زبردست (اور) رحم والا ہے ۔ کچھ شک نہیں

شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ○ طَعَامُ الْأَثِيمِ ○ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ○

کہ (آخرت میں) تھوہر کا درخت (زقوم) مجرموں (یعنی کافروں) کا کھانا ہوگا جیسے پگھلا ہوا تانبا (اور وہ) پیٹ میں (ایسا) کھولے گا

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ○ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ○ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ

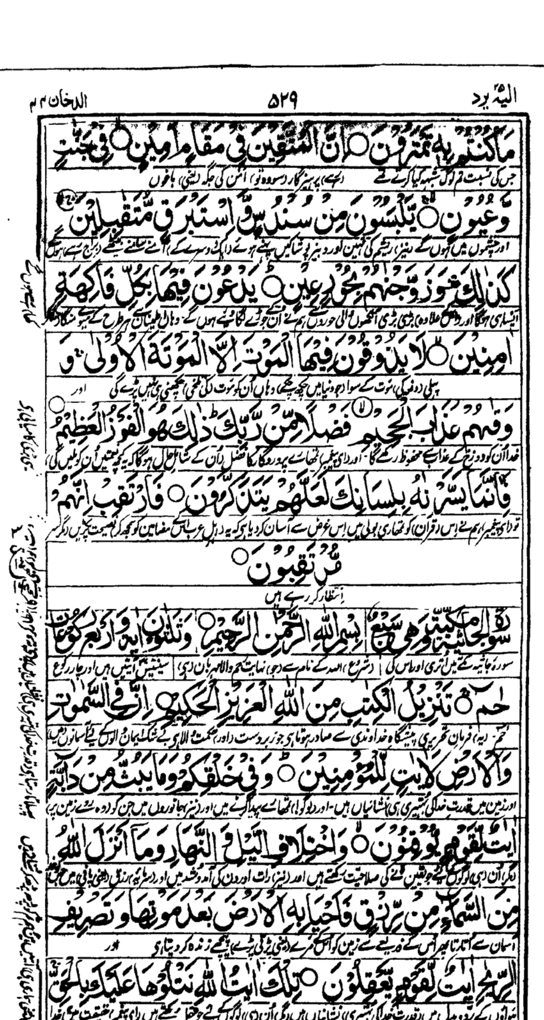
جیسے کھولتا ہوا پانی کھولتا ہے (اس کے علاوہ ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) اس کو پکڑو اور کھینچتے ہوئے جہنم کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے

رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ○ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ○ إِنَّ هَٰذَا

کہ اُس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالو (پھر ہم دوزخی کی مصیبت بڑھانے کو اس سے کہیں گے کہ لے اس عذاب کے مزے) چکھ (تو سمجھتا تھا) ہمارے ہاں تیری بڑی

ف مشرکین مکہ در اصل احیاء موتیٰ کے منکر تھے اور سمجھتے تھے کہ آدمی کا مرنے کے پیچھے دوبارہ زندہ ہونا محال ہے اور اسی لئے مسلمانوں سے کہتے تھے کہ اگر مردوں کا دوبارہ زندہ ہونا ممکن ہے تو وعدۂ قیامت کا کون منتظر بیٹھا ہے اب کسی مرے کو جِلا کر دکھاؤ ۔ تو خدا نے پہلے ان کو قوم تبع کا حال سنا کر ڈرایا پھر جواب دیا کہ خلق آسمان و زمین وغیرہ کا پیدا کرنا لڑکوں کا کھیل تو نہیں ہے اس کا انتظام گواہی دے رہا ہے کہ اس میں کوئی غرض و مصلحت مضمر ہے اور وہ اعمال کی جزا و سزا ہے اور اس کے لئے احیاء موتے ضروری ہے ۱۲

ف تبع بادشاہ یمن کا خطاب تھا جیسے مصر کے بادشاہ کا فرعون ۱۲



مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ

جس کی نسبت تم لوگ شبہ کیا کرتے تھے (بے) پرہیزگار (سو وہ تو) امن کی جگہ (یعنی) باغوں

وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝

اور چشموں میں (ہوں گے) (وہاں وہ) ریشم کی مہین اور دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے (ایک دوسرے کے) آمنے سامنے بیٹھے (ہوں گے)

كَذٰلِكَ ۟ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

ایسا ہی (ہوگا) اور (اس کے علاوہ) بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم نے اُن کے جوڑے لگا دیے ہوں گے۔ وہاں اطمینان سے ہر طرح کے میوے منگائیں گے

اٰمِنِيْنَ ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ

پہلی (دفعہ کی) موت کے سوا (جو دنیا میں چکھ چکے) وہاں اُن کو موت (کی تلخی) چکھنی ہی نہیں پڑے گی اور

وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

خدا اُن کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ اور (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کا فضل (اُن کے شاملِ حال ہوگا) یہ کچھ تھوڑی کامیابی نہیں

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ

تو (اے پیغمبر) ہم نے اِس (قرآن) کو تمہاری بولی میں اس غرض سے آسان کر دیا ہے کہ یہ (اہلِ عرب) اس کے مضامین کو سمجھ کر نصیحت پکڑیں (اگر نہ مانیں تو تم بھی منتظر رہو یہ بھی)

مُّرْتَقِبُوْنَ ۝

انتظار کر رہے ہیں

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ جاثیہ مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | سینتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

حٰم۔ (یہ) فرمانِ تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ بے شک آسمانوں (اور)

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

اور زمین میں قدرتِ خدا کی بہتیری نشانیاں ہیں۔ اور (لوگو!) تمہارے پیدا کرنے میں اور (نیز) جانوروں میں جن کو (وہ روئے زمین پر)

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

(پھیلاتا ہے) اُن لوگوں کے لیے جو یقین لانے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور (نیز) رات اور دن کی آمد و شد میں اور (اس مایۂ) رزق (یعنی پانی) میں جو خدا

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ

آسمان سے اتارتا ہے پھر اُس کے ذریعے سے زمین کو اُس کے مرے (یعنی پڑتی پڑے) پیچھے زندہ کر دیتا ہے اور

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ

ہواؤں کے ردوبدل میں (قدرتِ خدا کی بہتیری) نشانیاں ہیں (مگر اُن) لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں (اے پیغمبر) حقیقت میں خدا

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَیْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

تو (اب) اللہ اور اُس کی آیتوں کے بعد اور کون سی بات ہوگی جسے سُن کر (یہ لوگ) ایمان لائیں گے ۔ ہر ایک جھوٹے بدکار کا

اَثِیْمٍ ۝ یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

کھوجڑا جائے گا کہ (جب) خدا کی آیتیں اُس کے روبرو پڑھی جاتی ہیں (اور وہ) اُن کو سنتا (بھی) ہے پھر (بھی) مارے غرور کے (کفر پر) اس طرح اَڑا رہتا ہے کہ گویا

لَّمْ یَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئَاۨ اتَّخَذَهَا

اُس نے اِن (آیتوں) کو سُنا ہی نہیں تو (اے پیغمبر) ایسے (نالائق) کو عذاب دردناک کی خوشخبری سُنادو اور (کفر پر اَڑنے کے علاوہ) جب ہماری آیتوں کی کچھ بھی

هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا یُغْنِیْ

ہنسی بناتا ہے ایسے ہی لوگوں کے لیے ذلّت کا عذاب ہے کہ آگے (چل کر) اِن کے لیے جہنم ہے اور (دنیا میں)

عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَلَهُمْ

جو کچھ عمل کر گئے نہ تو وہی اِن کے کچھ کام آئیں گے اور نہ (اِن کے معبود) جن کو انھوں نے خدا کے سوا اپنا کارساز بنا رکھا تھا اور اِن کو

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ

بڑا عذاب ہونا ہے یہ (قرآن سراپا) ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں کے منکر ہیں اُن کو بڑے (سخت) عذاب کی

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ

دردناک سزا ہونی ہے (لوگو) اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا ہے تاکہ خدا کے حکم سے اُس میں جہاز چلیں

بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ

اور تاکہ تم لوگ اُس کے فضل (یعنی معاش) کو تلاش کرو ف۱ اور تاکہ تم (اُس کا) شکر کرو اور

مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے (اُسی نے اپنے (کرم سے) اِن سب کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے ف۲ بے شک

ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا

ان (باتوں) میں (قدرت خدا کی) بہتیری ہی نشانیاں ہیں (مگر اُن ہی) لوگوں کے لیے جو (غور و) فکر کو کام میں لاتے ہیں (اے پیغمبر) مسلمانوں سے کہو کہ جو لوگ

لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝

خدا کے کارناموں سے نہیں ڈرتے اُن سے درگزر کریں (اور خدا پر چھوڑے رہیں) تاکہ اللہ (اِن) لوگوں کو اِن کے کیے کا بدلہ دے ف۳

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

جو نیک عمل کرتا ہے تو خاص اپنے (بھلے کے) لیے اور جو بُرا کرتا ہے تو اُس کا وبال اُسی پر پھر (آخرکار تم (سب) کو اپنے پروردگار کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

لوٹ کر جانا ہے اور البتہ ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (توراۃ) اور حکومت اور پیغمبری عنایت فرمائی

ف۱ بحری تجارت مراد ہے ۱۲
ف۲ زمین کی مخلوقات کا آدمی کے بکار آمد ہونا تو ظاہر ہے آسمانی مخلوقات کے بارے میں شیخ سعدی نے عمدہ طور پر لکھا ہے۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند ✣ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری ✣ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار ✣ شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نہ بری ۱۲
ف۳ کارنامہ اور کارنمایاں اُن بڑے واقعات کو کہتے ہیں جو مدتوں یاد رہیں جیسے طوفانِ نوح علیہ السلام اور فرعون کا غرق ہونا اور وہ عذاب جو عاد اور ثمود اور قوم لوط وغیرہ قوموں پر نازل ہوئے ۱۲

ع ۱۱ / ۱۷

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ

اور (من وسلوٰی جیسی) عمدہ عمدہ چیزیں انھیں کھانے کو دیں اور دُنیا جہان کے لوگوں پر اُن کو فوقیت دی۔ اور دین کے کھلے کھلے

مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ

احکام اُن کو (بتا) دیئے سو ان لوگوں نے جو ایک دوسرے سے اختلاف کیا تو آگاہی ہوئے پیچھے آپس کی ضد سے (کیا)۔ اور اے پیغمبر جن (باتوں) میں

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے دن تمھارا پروردگار ان میں اُن (باتوں) کا فیصلہ کر دے گا

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ

پھر (اے پیغمبر) ہم نے تم کو دین کی (ایک) شریعت (یعنی اسلام) سے لگا دیا ہے تو تم اسی (ڈھرے) پر چلے جاؤ اور اُن لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

جن کو (ان باتوں کا) علم نہیں اللہ کے مقابلے میں یہ لوگ تمھارے کچھ بھی کام نہیں آسکتے اور نافرمان لوگ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ

ایک کے ساتھی ایک اور پرہیزگاروں کا ساتھی اللہ یہ (قرآن)

لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا

لوگوں کے لیے (عقل و) دانش کی باتوں کا مجموعہ ہے اور جو لوگ (اس کا) یقین رکھتے ہیں اُن کے لیے سرتاپا ہدایت اور رحمت ہے۔ جو لوگ بدکردار یوں کے مرتکب ہو رہے ہیں

السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً

کیا انھوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم اُن کو ان ہی لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور (ایمان کے علاوہ) اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کہ ان (سب) کا مرنا اور ان (سب) کا جینا ایک ہی طرح کا ہو یہ (لوگ کیا ہی) بُرے حکم لگایا کرتے ہیں اور اللہ نے آسمانوں

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور زمین کو (کسی غرض اور) مصلحت سے پیدا کیا ہے اور مقصود یہ ہے کہ ہر شخص کو اُس کے کیے کا بدلہ دیا جائے (چنانچہ قیامت میں ایسا ہی ہوگا) اور لوگوں پر (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ وَّخَتَمَ

(اے پیغمبر) بھلا تم نے اس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے اپنی خواہش (نفسانی) کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور علم ہوتے ساتے اللہ نے اُس کو گمراہ کر دیا ہے ۲

عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰي بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ

اُس کے کانوں پر اور اُس کے دل پر مُہر لگا دی ہے اور اُس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے تو خدا کے (گمراہ کیے) پیچھے اُس کو کون ہدایت دے سکتا ہے

مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

کیا تم لوگ غور (و فکر) کو کام میں نہیں لاتے اور کہتے ہیں ہماری تو یہی دُنیا کی زندگی ہے اور بس

ف۱ مطلب یہ ہے کہ کارخانۂ دُنیا میں انسان اشرف المخلوقات ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام سازوسامان اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک وقت تک دنیا میں رہتا اور دنیا کی چیزوں سے متمتع ہوتا اور اُن میں تصرفات کرتا ہے اور اسی تمتع اور تصرف کی وجہ سے وہ فاعل مختار ہے اور خدا کے ہاں اپنے افعال کا جواب دہ تو اس صورت میں نیک بد یکساں نہیں ہو سکتے کہ بس ایک معمولی قاعدے کے مطابق ایک ہی طرح پر پیدا ہوئے اور ایک ہی طرح پر مر گئے اور اس کے بعد کچھ نہیں بلکہ دنیا کے بعد ایک اور ہستی ہے اور جو کچھ یہاں کیا ہے وہاں اس کا نتیجہ بھگتنا ہے۔ نیک بہشت میں ہوں گے اور بد دوزخ میں ۱۲

ف۲ یعنی باوجودیکہ جانتا بوجھتا ہے اور پھر اس کی عقل پر پتھر پڑے ہیں کہ انکار کرتا ہے سچ کہا ہے العلم حجاب اکبر خدا کی طرف سے ہدایت نہ ہو تو علم و عقل کیا کام آئے اور مفسرین نے دوسرے معنی یہ بھی لکھے ہیں کہ خدا نے یہ جان کر کہ یہ شخص راہ پر آنے والا نہیں اور اس میں ہدایت پانے کی صلاحیت نہیں اس کو گمراہ کر دیا ۱۲

منزل ۶

ع ۲/۱۰ ۱۸

ف۱ یعنی اشراک کو کہتے ہیں ۱۲

نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ

کہ (یہیں) مرتے ہیں اور (یہیں) جیتے ہیں اور زمانہ ہی ہم کو (ایک وقت خاص تک زندہ رکھ کر) مار دیتا ہے اور ان کو اس کی کچھ تحقیق تو ہے نہیں

اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ○ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ

یہ تو بڑے عقل کے گھوڑے چلاتے ہیں اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو بس

حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ قُلِ

یہی کٹ حجتیاں کیا کرتے ہیں کہ (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعویٰ قیامت میں) سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو (جلا) اٹھا کر ہمارے

اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

کہ اللہ ہی تم کو زندہ رکھتا ہے پھر (وہی) تم کو مارتا (بھی) ہے پھر (اسی طرح) قیامت کے دن جس (کے ہونے) میں کچھ بھی شبہ نہیں تم کو (دوبارہ جلا کر)

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے ف۱ اور آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس دن (قیامت کے) جھٹلانے والے بڑے ہی گھاٹے میں جائیں گے (اس واسطے کہ انہوں نے قیامت کے

جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ

(منتظر فیصلہ مؤدب اور) دو زانو بیٹھی ہوگی ہر ایک امت اپنے نامۂ اعمال (کے دیکھنے کے) لیے بلائی جائے گی (اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ دنیا میں) تم

تَعْمَلُوْنَ ○ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

عوض دیا جائے گا۔ یہ ہماری کتاب (جس میں تمہارے اعمال لکھے ہوئے ہیں) تمہارے مقابلے میں حق حق بول رہی ہے (اور جیسے جیسے تم عمل

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ

تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان کو

رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ

ان کا پروردگار اپنی رحمت میں لے گا یہی صریح کامیابی ہے اور جو لوگ کفر کرتے رہے

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا

(ہم ان سے کہیں گے) کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں (ضرور سنائی جاتی تھیں) مگر تم نے غرور کیا اور تم کچھ تھے ہی

مُّجْرِمِيْنَ ○ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا

نافرمان لوگ اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ خدا کا وعدہ برحق ہے اور قیامت (کے آنے) میں کچھ بھی شبہ نہیں

قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ

تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے؟ ہاں کچھ یوں ہی سا وہم تو ہم کو بھی گزرتا ہے مگر

ع ۵ ۳ / ۱۹

ف۱ اسی طرح کی آیت ابھی تھوڑی دور سورۂ دخان کے دوسرے رکوع میں گزر چکی ہے منکرین قیامت کا جو اعتراض وہاں تھا وہی یہاں بھی ہے مگر وہاں خدا نے آسمان و زمین کو کسی مصلحت کے لیے پیدا کرنے سے جواب دیا تھا اور یہاں یہ جواب دیا کہ وہی اول بار دنیا میں جلاتا اور مارتا ہے تو وہی دوبارہ جلا اٹھائے گا یعنی جو دنیا میں جلانے اور مارنے پر قادر ہے وہی دوبارہ جلا اٹھانے پر بھی قادر ہے اس سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ۱۲

منزل ۶

مستیقنین

بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ○ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا

(جس کو) یقین (رکھتے) ہیں وہ تو ہم کو دیتا نہیں اور جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے (ہیں اب) اُن کی برائیاں اِن پر ظاہر ہو جائیں گی اور

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ

ہنسی اُڑاتے رہے ہیں (اب) وہ اِن پر آنازل ہوگا اور (اِن سے) کہہ دیا جائے گا کہ جس طرح تم نے اپنے اُس دن کے آنے کو بھلائے رکھا

يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ ذٰلِكُمْ

آج ہم بھی تم کو (دیدہ و دانستہ) بھلا دیں گے ف اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی اور کوئی تمہارا مددگار نہیں — یہ اُس کی سزا ہی

بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ

کہ تم نے — خدا کی آیتوں کی ہنسی بنائی — اور دنیا کی زندگی نے — تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا — غرض آج

لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ○ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

نہ تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ اِن کو موقع دیا جائے گا کہ (توبہ و استغفار کرکے خدا کی) رضامند کریں۔ پس اللہ ہی کی تعریف

وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَ

اور زمین کا مالک (ہی) اور دنیا جہان کا مالک (ہی) — اور آسمانوں (میں) اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہی

الْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

اور وہی زبردست (اور) حکمت والا ہی

ف خدا کے بھلا دینے کے یہ معنی ہیں کہ دوزخیوں کی کچھ بھی خبر نہیں لے گا کہ ان پر کیا گزر رہی ہے

ع ۴ — منزل ۶

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ احقاف مکے میں اُتری اور اِس کی — پینتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہی)

حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○

حٰمٓ — (یہ) فرمانِ تحریری — پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہی جو غالب (اور) حکمت والا ہی

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

ہم نے آسمانوں (کو) اور زمین کو اور جو چیزیں آسمان و زمین میں ہیں اُن کو کسی مصلحت ہی سے اور ایک وقتِ خاص تک کے لیے پیدا کیا ہی

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اور کافروں کو جس (چیز) سے ڈرایا جاتا ہی (یعنی قیامت وغیرہ وہ تو) اُس کی پروا (ہی) نہیں کرتے (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ بھلا [illegible]

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

کہ خدا کے سوا جن (معبودوں) کو تم پکارتے ہو (ایک نظر) مجھ کو تو دکھاؤ کہ انھوں نے کون سی زمین پیدا کی ہی یا آسمانوں (کے بنانے) میں اِن کا ساجھا [illegible]

فِى السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ

اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو اِس سے پہلے کی کوئی کتاب یا علمی روایت میرے سامنے پیش کرو

کتم

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ

اور اُس سے بڑھ کر گمراہ کون جو خدا کے سوا ایسے معبودوں کو پکارے

لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ وَاِذَا

جو روزِ قیامت تک اُس کو جواب (تک) نہ دے سکیں اور (جواب دینا تو درکنار) اُن کو (لوگوں) اِن کی دُعا (تک) کی (بھی) خبر نہیں۔ اور جب

حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ○ وَاِذَا

(قیامت کے دن) لوگ (سب کے سب) جمع کیے جائیں گے تو یہ (معبود لوگوں) اِن کے دشمن ہو جائیں گے اور اِن کی پرستش سے انکار کریں گے (سو الگ) اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ

ہماری کھلی کھلی آیتیں اِن (لوگوں) کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں (تو جو لوگ منکر ہیں (قرآن) برحق کے آئے پیچھے اُس کی نسبت کہتے ہیں کہ

هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ

یہ تو صریح جادو ہے ف۱ (اے پیغمبر کیا) یہ لوگ (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ اس کو اس (شخص یعنی تم) نے اپنے دل سے بنا لیا ہے

فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى

(تم اِن لوگوں سے کہو) اگر میں نے اس کو اپنے دل سے بنایا ہوگا تو تم خدا کے مقابلے میں میرے کچھ بھی کام نہیں آسکتے ف۲ جیسی جیسی باتیں تم لوگ بنا رہے ہو وہی اُن کو خوب جانتا ہے

بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ قُلْ مَا كُنْتُ

(اور وہی) میرے اور تمہارے درمیان شاہد بس ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو کہ میں

بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا

پیغمبروں میں کوئی انوکھا پیغمبر تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ (آئندہ) میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (یہ جانتا ہوں کہ) تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا ف۳

مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ

میری طرف جو وحی آتی ہے میں تو صرف اسی پر چلتا ہوں اور میں صاف طور پر ڈر سنانے والا ہوں اور بس (اے پیغمبر اِن لوگوں سے) کہو بھلا دیکھو تو سہی اگر یہ (قرآن)

عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي

خدا کی طرف سے ہو اور تم اُس سے انکار کر بیٹھے اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اسی طرح کی ایک (کتاب کے نازل ہونے) کی گواہی (بھی) دی

مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ع ۱

اور وہ ایمان (بھی) لے آیا اور تم اکڑے ہی رہے (تو اس صورت میں تمہارا کیا انجام ہونا ہے) بے شک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ف۴

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ

اور منکر مسلمانوں کی نسبت کہتے ہیں کہ اگر (دینِ اسلام) بہتر ہوتا تو (یہ عوام الناس) ہم سے پہلے اُس کی طرف نہ دوڑ پڑتے

وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ○ وَمِنْ قَبْلِهٖ

اور جب قرآن کے ذریعے سے اُن کو ہدایت نہ ہوئی تو اب (اس کے سوا اور کیا) کہیں گے کہ یہ (تو ایک) قدیمی جھوٹ ہے ف۵ حالانکہ قرآن سے پہلے

ف۱ جادو سے اُن کی مراد یہ ہے کہ لوگ اُس کی باتوں میں آجاتے ہیں جیسے کسی پر کوئی منتر پڑھ دیا جائے ۱۲

ف۲ یعنی اگر میں نے بنایا ہے تو اس کا وبال بھی میں ہی بھگتوں گا تم مجھے اس وبال سے نہیں بچا لوگے اور اگر خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے جیسا کہ واقع میں ہے تو تم اپنی فکر کرو تمہیں پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو ۱۲

ف۳ یا تو مراد یہ ہے کہ میں غیب نہیں جانتا کہ دنیا میں کسی کو کیا پیش آئے گا یا خوفِ الٰہی کے لحاظ سے کہا کہ میں کسی کا انجامِ کار نہیں جانتا نہ اپنا نہ تمہارا کہ خدا کو کام تو سونپے ہیں میں نے سب لیکن رہتا ہے خوف مجھے اُس کی بے نیازی کا ۱۲

منزل ۶

ف۴ کہتے ہیں کہ اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام صحابی ہیں بہر کیف کوئی ہوں مطلب یہ ہے کہ علمائے یہود میں جو منصف مزاج تھے وہ پیغمبر آخرالزمان کی پیشین گوئیاں توراۃ میں دیکھ کر اُن کے منتظر تھے اُن کی باتیں سن کر ایمان لے آئے ۱۲

ف۵ یعنی جس طرح قدیم سے جھوٹی جھوٹی باتیں بنتی چلی آئی ہیں یہ بھی اُسی قسم کا ایک جھوٹ ہے ۱۲

کتٰب

كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۗ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

موسیٰ کی کتاب (یعنی تورات نازل ہو چکی) ہے کہ وہ سچائی کے خود دین کی پیشوا اور (خدا کی) رحمت (ہی) اور یہ (قرآن بھی اسی طرح کی) کتاب (الٰہی) ہے اور توریت

لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا

تاکہ جو لوگ (بڑے) سرکش ہیں اُن کو (عذاب خدا سے) ڈرائے اور جو لوگ نیکو کار ہیں اُن کو خوشنودی خدا کی خوش خبری (دے) بے شک جن لوگوں نے کہا

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ

کہ ہمارا پروردگار اللہ ہی ہے پھر (آخر تک اسی عقیدہ پر) جمے رہے تو (آخرت میں) نہ تو اُن پر کسی قسم کا خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ (کسی طرح) آزردہ خاطر ہوں گے

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

اہل جنت کہ اُس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے (یہ) اُن کے عملوں کا بدلہ ہے جو (دنیا میں) کرتے رہے اور ہم نے انسان کو

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۖ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهٗ

اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے کہ مشکل سے اس کی ماں نے اُس کو پیٹ میں رکھا اور مشکل ہی سے اس کو جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا

وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۗ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ

اور اُس کے دودھ کا چھوٹنا کم سے کم کہیں تیس مہینے (میں جا کر تمام ہوتا) ہے[1] یہاں تک کہ جب (آدمی) اپنی پوری قوت کو پہنچتا ہے یعنی چالیس برس کی عمر

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى

تو خدا سے دعا کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اس (بات) کی توفیق دے کہ تو نے جو مجھ پر اور میرے ماں باپ پر احسانات کیے ہیں میں تیرے اُن احسانات کا شکریہ

وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ

اور اس (بات) کی (بھی توفیق دے) کہ میں ایسے نیک عمل کروں جن سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں نیک بختی پیدا کر کہ میرے لیے امر جب راحت ہو میں

تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ

(اپنی تمام حاجتوں میں) تیری طرف رجوع لاتا ہوں اور میں تیرے فرماں برداربندوں میں ہوں یہی لوگ ہیں کہ (ان کو جنتیوں کے شمول) میں ہم اُن کے

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۗ وَعْدَ

نیک عملوں کو قبول فرمائیں گے اور اِن کی خطاؤں سے درگزر کریں گے وعادہ

الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ

سچا جو (دنیا میں) ان سے کیا جاتا تھا (یہ اُس کی تعمیل ہے) اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم پر تف ہے

لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِيْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا

کیا تم مجھے بتے[2] دیتے ہو کہ (مرے پیچھے) میں (دوبارہ زندہ کر کے قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے (کتنی) اُمتیں گزر گئیں (اور کسی کو مر کر جیتے نہ دیکھا)

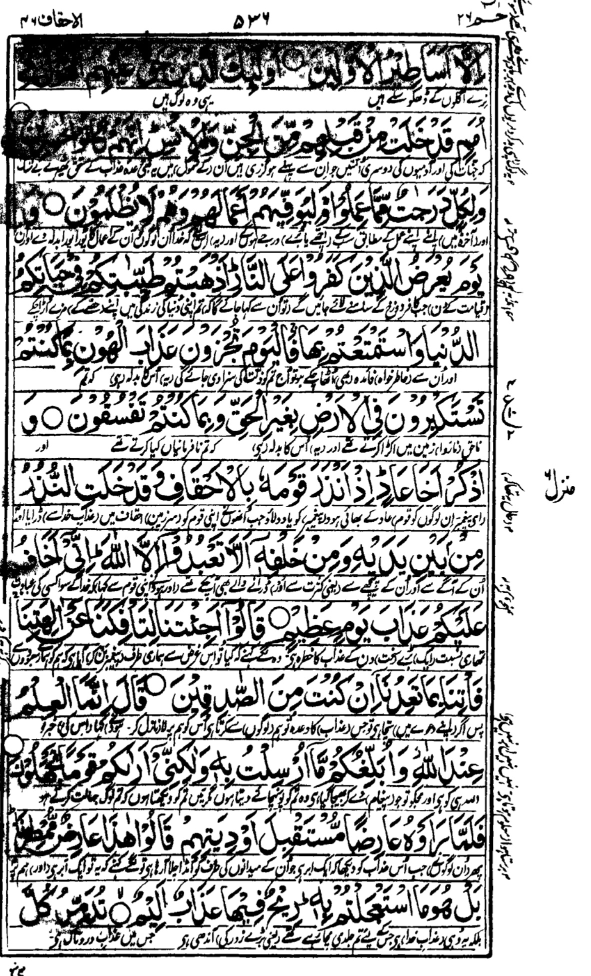
يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ

وہ خدا کی دہائی دیتے ہیں (اور بیٹے سے کہتے ہیں) کم بخت ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے تو (یہ) اُن کو جواب دیتا ہے کہ یہ تو

[1] کم سے کم تیس مہینے اس طرح پر ہوتے ہیں کہ حمل کی اقل مدت چھ مہینے پھر دو برس دودھ پلانے کے ان کا مجموعہ تیس مہینے ہوئے ۱۲

منزل ۶

[2] بُتے دینا جھوٹا وعدہ کرنے کو کہتے ہیں یعنی دھوکا دینا ۱۲



إِلَّآ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ○ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ

نرے اگلوں کے ڈھکوسلے ہیں یہی وہ لوگ ہیں

أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ خَٰسِرِينَ

کہ جنات کی اور آدمیوں کی دوسری اُمتیں جو اِن سے پہلے ہو گزری ہیں ان (کے عمل) ہیں یہ بھی وعدۂ عذاب کے مستحق ہیں بے شک

وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا۟ ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَٰلَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ وَ

اور (آخرت میں) لوگوں نے اپنے عمل کے مطابق سب (اچھے یا برے) درجے ہوں گے اور (یہ) اس لئے کہ خدا ان لوگوں کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور ان

يَوْمَ يُعْرَضُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ عَلَى ٱلنَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَٰتِكُمْ فِى حَيَاتِكُمُ

(قیامت کے دن) جب کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) تم اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے حصے کے مزے اڑا چکے

ٱلدُّنْيَا وَٱسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ بِمَا كُنتُمْ

اور اُن سے (خاطر خواہ) فائدہ (بھی) اٹھا چکے سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی (یہ) اس کا بدلہ (ہے) کہ تم

تَسْتَكْبِرُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ○ وَ

ناحق (ناروا) زمین میں اکڑا کرتے تھے اور (یہ) اس کا بدلہ (ہے) کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے اور

ٱذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُۥ بِٱلْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ ٱلنُّذُرُ

(اے پیغمبر ان لوگوں کو قوم) عاد کے بھائی ہود (پیغمبر) کو یاد دلاؤ جب اُنہوں نے اپنی قوم کو (سرزمین) احقاف میں (عذاب خدا سے) ڈرایا اور

مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦٓ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ إِنِّىٓ أَخَافُ

اُن کے آگے سے اور اُن کے پیچھے سے (یعنی کثرت سے اور) ڈرانے والے بھی آ چکے تھے (اور ہود نے اپنی قوم سے کہا) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ قَالُوٓا۟ أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ ءَالِهَتِنَا

تمہاری نسبت (ایک) بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خطرہ ہے وہ کہنے لگے کیا تو اس غرض سے ہماری طرف (پیغمبر بن کر) آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ○ قَالَ إِنَّمَا ٱلْعِلْمُ

پس اگر (اپنے دعوے میں) سچا ہے تو جس (عذاب) کا وعدہ تو ہم (لوگوں) سے کرتا ہے اس کو ہم پر لا نازل کر۔ (ہود نے) کہا کہ (اس کا) علم تو

عِندَ ٱللَّهِ وَأُبَلِّغُكُم مَّآ أُرْسِلْتُ بِهِۦ وَلَٰكِنِّىٓ أَرَىٰكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ

اللہ ہی کو ہے اور مجھ کو تو جو (پیغام) دے کر بھیجا گیا ہے وہ تم کو پہنچائے دیتا ہوں مگر میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ جہالت کر رہے ہو

فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا۟ هَٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا

پھر (ان لوگوں نے) جب اس عذاب کو دیکھا کہ ایک ابر ہے جو ان کے میدانوں کی طرف گھر کر آ رہا ہے تو کہنے لگے کہ یہ تو ایک ابر ہے (اور) ہم پر

بَلْ هُوَ مَا ٱسْتَعْجَلْتُم بِهِۦ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ تُدَمِّرُ كُلَّ

بلکہ یہ وہی (عذاب خدا) ہے جس کے لئے تم جلدی مچاتے تھے (یعنی بڑے زور کی) آندھی ہے جس میں عذاب دردناک ہے

منزل ۶

شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

کہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تہس نہس کرے دیگی چنانچہ (وہ آندھی آئی اور) یہ لوگ ایسے (تباہ) ہو گئے کہ ان کے گھروں کے سوا اور کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا

الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِن مَّكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا

نافرمان لوگوں کو ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں اور ہم نے اُن کو ایسے ایسے کاموں کا مقدور دیا تھا کہ تم (اہل مکہ) کو (اُن کا عشر عشیر بھی) مقدور نہیں دیا

لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ

اُن کو کان اور آنکھیں اور دل (سب ہی کچھ) دیئے تھے لیکن از بسکہ وہ لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے تو نہ تو اُن کے کان ہی اُن کے کچھ کام آسکے

وَلَا أَفْئِدَتُهُم مِّن شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِم

اور نہ اُن کے دل اور جس (عذاب) کی ہنسی اُڑاتے تھے (آخر کار) اُن ہی پر اُلٹ پڑا

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُم مِّنَ

اور (اے اہل مکہ) ہم نے تمہارے آس پاس کی (کتنی ہی) بستیاں ہلاک کر دیں

الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ

اور ہم نے بدل بدل کر (اپنی قدرت کی) نشانیاں (اور کتنی ہی کچھ) دکھائیں کہ (کسی ڈھب سے) وہ (اپنی حرکات سے) باز آجائیں (مگر انھوں نے ایک نہ سنی)

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ

خدا کے سوا جن چیزوں کو انھوں نے تقرب (خدا حاصل کرنے) کے لئے اپنا معبود بنا رکھا تھا اگر (اُن کو قدرت تھی تو) انھوں نے (نزول عذاب کے وقت)

وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ

اور ان کا جھوٹ اور ان کی بہتان بندیوں کی یہ حقیقت تھی (جو ظاہر ہوئی) اور (اے پیغمبر ان لوگوں کو اس وقت کا حال سناؤ) جب ہم نے جنوں میں سے کئی شخص تمہاری

الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ

کہ وہ قرآن سنیں پھر جب وہ اس (موقع) پر آ حاضر ہوئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے کہ چپ (رہو اور سنو) رہو پھر جب (قرآن کا) پڑھنا تمام ہوا

وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ۝ قَالُوا يَا قَوْمَنَا إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا

تو وہ اپنی برادری کے لوگوں میں واپس گئے کہ ان کو (عذاب خدا سے) ڈرائیں۔ (اور) اُن سے جا کر کہنے لگے کہ بھائیو! ہم ایک کتاب سن آئے ہیں

أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ

جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی ہے اگلی (کتابیں) جو اس کے زمانے میں موجود ہیں اُن کی تصدیق کرتی ہے (دین) حق (بتاتی)

وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ يَا قَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ

اور سیدھا رستہ دکھاتی ہے۔ بھائیو! (یہ پیغمبر) جو خدا کی طرف سے منادی کرتے ہیں ان کی بات مانو اور خدا پر ایمان لاؤ تاکہ خدا

لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ

تمہارے گناہ معاف کرے اور (آخرت کے) عذاب دردناک سے تم کو (اپنی) پناہ میں رکھے اور جو شخص (یہ پیغمبر) جو خدا کی طرف سے منادی کرتے ہیں کوئی

۳ ع ۲

منزل ۶

اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

وہ روئے زمین پر (بھاگ کر خدا کو) عاجز نہیں کر سکتا اور نہ خدا کے سوا (کوئی) اُس کے حمایتی ہیں یہ لوگ

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

صریح گمراہی میں (پڑے) ہیں کیا (جو لوگ قیامت کے منکر ہیں) انہوں نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جس خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا

وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ

اور اُن کے پیدا کرنے میں اُس کو ذرا بھی تکان نہ ہوا وہ مُردوں کے جلا اُٹھانے پر (بھی) قادر ہے (اور) کیوں نہ ہو وہ تو ہر چیز کی

قَدِيْرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ ۭ

قدرت رکھتا ہے۔ اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (اُن سے پوچھا جائے گا کہ) کیا یہ (دوزخ اب بھی) برحق نہیں ہے؟

قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

وہ کہیں گے ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور برحق ہے تو (خدا اُن کو) حکم دے گا کہ اچھا تو اپنے کفر (و انکار) کے بدلے میں (اسی کے) عذاب (کے مزے) چکھو

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ

تو (اے پیغمبر) جس طرح (اور) ہمت والے پیغمبروں نے (کافروں کی ایذاؤں پر) صبر کیا تم بھی صبر کرو اور اُن کے لئے (عذاب کی) جلدی نہ مچاؤ

يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ

جس دن (قیامت کو) دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا دنیا میں) بہت رہے ہوں گے تو (سارے) دن کی

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

سو (اب اس کے بعد) جو لوگ نافرمان ہوں گے وہی ہلاک ہوں گے

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ محمد مدینے میں اُتری اور اُس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے	اڑتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ

جن لوگوں نے (دینِ حق کو) نہ مانا اور اللہ کے رستے سے (لوگوں کو) روکا خدا نے اُن کے عمل گئے گزرے کر دیئے اور جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ

ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے اور (قرآن) جو محمد پر نازل ہوا ہے اس پر (بھی) ایمان لائے اور وہ برحق ہے (اور) اُن کے پروردگار (ہی) کی

كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

خدا نے اُن کے گناہ اُن پر سے اُتار دیئے اور اُن کی (دینی دنیوی) حالت (بھی) درست کر دی۔ یہ (اختلافِ حالت) اس لیے ہے کہ جن لوگوں نے دینِ حق کے

اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ

وہ غلط رستے پر چلے اور جو ایمان لائے وہ اپنے پروردگار کے ٹھیک رستے پر چلے

ع ۹ / ۴

ف مولوی شاہ عبد القادر صاحبؒ لکھتے ہیں کہ حضرت نکلے تھے حج کے دنوں میں شہر مکے سے باہر نماز صبح کی پڑھنے لگے اپنے یاروں کے ساتھ اُس وقت کئی جن سن گئے اور مسلمان ہوئے پھر اپنی قوم کو جا کر سمجھایا اِن جن حضرت سے نہیں ملے پھر بہت لوگ مسلمان ہو کر ایک رات مکے سے باہر آئے حضرت اکیلے باہر تشریف لے گئے سب نے قرآن سیکھا اور دین قبول کیا سورۂ جن میں ان کی باتیں مفصل ہیں اور جب سے حضرت پر وحی آئی تب سے جنوں پر خبر آسمان کی بند ہوئی اِن کو سبب معلوم نہ تھا قرآن جب سُنا تو جانا کہ اس کا نزول ہوتا ہے اس سبب سے خبر بندی ہے ۱۲

يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ

یوں اللہ لوگوں کے (سمجھنے کے) لئے اُن کے حالات بیان فرماتا ہے۔ تو مسلمانو! جب (لڑائی میں) کافروں (کا) تمہاری مُٹھ بھیڑ ہو تو ان کی گردنیں مارو

الرِّقَابِ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَ

یہاں تک کہ جب خوب اچھی طرح اُن کا زور توڑ لو تو (اُن کی) مُشکیں کس لو یعنی قید کرلو، پھر (قید کئے) پیچھے یا تو احسان رکھ کر (چھوڑ دینا)

اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ۫ ذٰلِكَ ۛؕ وَ لَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

یا معاوضہ لے کر یہاں تک کہ (دشمن) لڑائی کے ہتھیار رکھ دیں ف یہ (ہمارا ارشاد) ہے اور اسی کی تعمیل ہونی چاہئے) اور خدا چاہتا

لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

تو لڑنے کی نوبت نہ آتی اور یوں ہی) اُن سے بدلے لیتا مگر (اُس کو تو یہ) منظور ہوا کہ ایک کو ایک سے (لڑوا کر تم سب) آزمائے اور جو لوگ خدا کی راہ

اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝ وَ يُدْخِلُهُمُ

(میں مارے گئے) اُن کے عملوں کو خدا ہرگز رائیگاں نہیں ہونے دے گا (بلکہ) انھیں (منزل) مقصود کو پہنچا دے گا اور اُن کو خوش حال کرے گا یعنی اُن کو جنت میں جا

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ

(داخل کرے گا) جس کا حال اُس نے اُن کو (پہلے سے) بتا رکھا ہے۔ مسلمانو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا

وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ

اور (دشمنوں کے مقابلے میں) تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا اور جو لوگ (دین حق سے) منکر ہیں اُن کے پاؤں اُکھڑ جائیں گے ف اور اُن کا سارا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

(کیا دھرا) اکارت کرے گا۔ یہ اس سبب سے کہ خدا نے جو (دین) اتارا اُس کو انھوں نے پسند نہ کیا تو یہ ہوا کہ خدا نے اُن کے عمل اکارت کر دیے۔ کیا یہ لوگ

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ

ملک میں چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے) تو دیکھتے کہ جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ

کہ خدا نے اُن کو تہس نہس کر دیا اور ایسا ہی کچھ (اِن) کافروں کو بھی پیش آنا ہے۔ یہ اس سبب سے کہ مسلمانوں کا حامی (و مددگار) تو اللہ ہے

اٰمَنُوْا وَ اَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اس سبب سے کہ کافروں کا کوئی حامی (و مددگار) نہیں۔ جو لوگ ایمان لائے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کئے بلاشبہ اُن کو اللہ (بہشت کے ایسے) باغوں میں جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی

يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَ

(دنیا میں بے فکری کے ساتھ رستے بستے اور جس طرح چارپائے کھاتے پیتے ہیں یہ بھی (اناپ شناپ) کھاتے پیتے ہیں اور ان کا (آخری) ٹھکانا

کاین

مع ۱۳

ف لفظی ترجمہ تو یہ تھا کہ لڑائی اپنے ہتھیار ڈال دے یہ عرب کا محاورہ ہے ہمارے ہاں لڑائی کا ہتھیار ڈالنا نہیں بولتے اسی لئے ہم الفاظ سے الگ ہو گئے ہیں مطلب یہ کہ دشمنوں میں لڑنے کی طاقت نہ رہے اور لڑائی موقوف ہو جائے ۱۲

ف تعس کے کئی معنی لکھے ہیں از انجملہ دو مناسب مقام ہیں ایک وہ جو ہم نے ترجمے میں اختیار کئے ہیں اور دوسرے یہ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور تہس نہس جو کہ اردو میں بولا جاتا ہے عجب نہیں کہ تہس یہی تعس ہو ۱۲

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ

اور (اے پیغمبر) تمہاری (یہ) بستی (مکہ) جس (کے لوگوں) نے تم کو (گھر سے) نکال چھوڑا کتنی بستیاں اس سے بھی بل بوتے میں بڑھی چڑھی تھیں

اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ۝ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

کہ ہم نے ان کو ہلاک کر مارا اور کوئی بھی ان کی مدد کو نہ کھڑا ہوا۔ تو کیا جو لوگ اپنے پروردگار کے (سیدھے) کھلے رستے پر ہیں وہ

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

ان کی طرح (ہو سکتے) ہیں جن کی بد کرداریاں ان کو بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور وہ اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتے ہیں جس بہشت کا

الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ

اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں (ایسے) پانی کی نہریں ہیں جس میں بو کا نام نہیں اور (ایسے) دودھ کی نہریں ہیں جن کا ذائقہ (مطلق) نہیں بدلا

طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ڬ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ

اور (ایسی) شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو بہت ہی خوش ذائقہ معلوم ہوگی اور (نیز) صاف (و شفاف) شہد کی نہریں ہیں

وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي

اور ان کے لیے وہاں ہر طرح کے میوے (موجود) ہوں گے اور ان کے پروردگار کی طرف سے گناہوں کی معافی (سو کیا ایسی بہشت ...)

النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ

اور پیاس لگے گی تو ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا اور وہ (لگتے ہی) ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا۔ اور (اے پیغمبر) بعض ان میں ایسے (بھی) ہیں جو

حَتّٰٓي اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ

مگر جب تمہارے پاس سے (اٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو جن لوگوں کو (دینی) معلومات دی گئی ہے ان سے پوچھتے ہیں (کیوں جی) اس شخص نے ابھی (ابھی) کیا کہا

اٰنِفًا ۣ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝

یہی لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر کر دی ہے اور اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۝ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

اور جو لوگ راہ پر ہیں (جب جب قرآن سنتے ہیں) ان کو خدا اس قرآن کی برکت سے اور زیادہ ہدایت دیتا اور (نیز) ان کو پرہیزگاری (کی توفیق)

اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَاۗءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ

بس قیامت ہی کے منتظر ہیں کہ ایکا ایکی ان پر آنازل ہو سو اس کی نشانیاں تو آ ہی چکی ہیں ف

اِذَا جَاۗءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ۝ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ

جب قیامت ان کے سامنے آموجود ہوگی تو (اس وقت) ان کا سمجھنا ان کو کیا مفید ہوگا۔ تو (اے پیغمبر اچھی طرح) جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

(ہم سے) اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہو اور (نیز) ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کے لیے (بھی) معافی مانگتے رہو اور (تمہارے) کام کاج میں

ف اقرب قیامت کی علامتوں میں سے بڑی علامت ہمارے پیغمبر آخر الزمان کا مبعوث ہونا ہے سو ہو چکا اور یوں حدیثوں میں قیامت کی علامتیں بکثرت موجود ہیں منجملہ ان کے گناہ و بدکاری کا شائع ہونا علم دین کا اٹھ جانا وغیرہ وغیرہ ۱۲

مَثْوٰىكُمْ



مَثْوٰىكُمْ ○ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ فَاِذَآ

اور آرام کے لیے گھروں میں آکر ٹھیرنا اللہ کو (سب) معلوم ہے۔ اور سچے مسلمان تو یہ تمنا ظاہر کرتے ہیں کہ کاش (جہاد کے بارے میں) کوئی سورت

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ

کوئی سورت نازل ہو اور اس میں (صاف طور پر جہاد کا حکم اور) لڑائی کا تذکرہ ہو تو اے پیغمبر! جن لوگوں کے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ

دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے تم اُن کو دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف ایسے (خوف زدہ) دیکھ رہے ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو اور اُس

فَاَوْلٰى لَهُمْ ○ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ فَلَوْ

تو خدا ہی اِن کا کھو جا کھوئے (رسول کی) فرماں برداری (چاہیے) اور کچھ پوچھیں تو سیدھی طرح بے لاگ لپیٹ جواب دینا چاہیے اور جب لڑائی

صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ○ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

خدا سے سچے رہیں تو یہ اِن کے حق میں بہتر ہو۔ تو (منافقو!) کیا تم سے کچھ بعید ہے کہ اگر (جہاد کرنے سے) پھر بیٹھو

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ

تو (اس صورت میں بھی) لگو ملک میں فساد کرنے اور اپنے رشتوں ناطوں کو توڑنے ف۱ یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی

اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ○ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى

اور اِن کو (حق بات کے سننے سے) بہرا اور (راہِ راست کے دیکھنے سے) اِن کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے کیا یہ لوگ قرآن (کے مطالب) کو نہیں سمجھتے یا

قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ

دلوں پر تالے (لگے) ہیں بے شک جن لوگوں کو (دین کا) سیدھا رستہ صاف طور پر معلوم ہوا (اور) پھر بھی وہ اپنے اُلٹے پاؤں پھر گئے

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَاَمْلٰى لَهُمْ ○ ذٰلِكَ

شیطان نے اُن کو بہتے دیئے اور اُن کی (آرزوؤں کی) رسیاں دراز کر دی ہیں ف۲ (ادھر) یہ اِن لوگوں کا پھر بیٹھنا

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ

اس سبب سے ہے کہ جو لوگ (قرآن کو) جو خدا نے اُتارا ہے ناپسند کرتے ہیں (مثلاً یہود) یہ (منافق) اُن سے کہا کرتے ہیں کہ بعض باتوں میں ہم تمہاری ہی

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ○ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ

اور اللہ اِن کی سرگوشیوں کو (خوب) جانتا ہے ف۳ پھر اُس وقت اِن کی کیسی (گت) بنے گی جب فرشتے اِن کی روحیں قبض کرتے

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ○ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

اور اِن کے مونہوں پر اور اِن کے چوتڑوں پر مارتے جاتے ہوں گے (اور اِن کی) یہ گت اس لیے (ہوگی) کہ جو چیز خدا کو بری لگتی ہے یہ اسی کے

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ○ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

اُس کی خوشی نہ چاہی تو خدا نے (بھی) اُن کے عمل ملیامیٹ کر دیئے کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے اس خیال میں ہیں

ع ۲/۶

ف۱ مطلب ہے کہ جہاد جو کیے جاتے ہیں ملک میں امن قائم کرنے کے لیے ہیں اور منافق جو جہاد سے جی چراتے ہیں اور جہاد کو مفسدہ پردازی سمجھتے ہیں تو یہ اُن کی حیلہ جوئی ہے اگر جہاد نہ بھی کیا جائے تاہم یہ لوگ خانہ جنگیاں اور لوٹ مار کیا ہی کرتے ہیں اور رشتے ناطے کسی چیز کا پاس ملحوظ نہیں رکھتے اور آیندہ بھی ایسے فسادات سے باز نہیں آئیں گے ۱۲ ف۲

ف۲ اَملیٰ لھم کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ

منزل ۶

اُن کو ڈھیل دے رکھی ہے ہم نے محاورے کے لحاظ سے ڈھیل کو رسی دراز کرنے سے تعبیر کر لیا ہے مطلب ہے کہ شیطان نے اُن کو سمجھا رکھا ہے کہ جہاد نہ کرو گے تو مدتوں جیتے رہو گے ۱۲ ف۳ مطلب ہے کہ منافق کھلم کھلا تو مسلمانوں کی مخالفت کرنے نہ تھے مگر درپردہ یہودیوں سے ملے ہوئے تھے چنانچہ پارہ قد سمع اللہ کی سورۂ حشر میں منافقوں کا مقولہ بیان فرمایا ہے الم تر

ع ۳/۹/۷

أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ○ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُم

کہ خدا اُن کی دلی عداوتوں کو کبھی ظاہر نہیں کرے گا اور (اے پیغمبر) اگر ہم چاہتے تو تمہیں اُن لوگوں کو (ایسی طرح) دکھا دیتے کہ تم اُن کو اُن کی صورت

بِسِيمَاهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ○

اور نشانیوں ہی سے) تم اُن کو (اُن کے) طرزِ کلام سے ضرور پہچان لو گے اور اللہ تم سب کے عملوں کو (خوب) جانتا ہے

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنكُمْ وَالصَّابِرِينَ وَنَبْلُوَ

اور (مسلمانو!) تم (سب) کو ہم ضرور آزمائیں گے تاکہ تم میں جو جہاد کرنے والے اور (لڑائی کی تکلیفوں کو) برداشت کرنے والے ہیں اُن کو ہم (بھی)

أَخْبَارَكُمْ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا

جانچ لیں۔ بے شک جن لوگوں پر (دین کا سیدھا) رستہ صاف ظاہر ہو گیا (اور ظاہر ہوئے) پیچھے انھوں نے انکار کیا اور اللہ کے رستے سے (لوگوں کو)

الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَ

رسول کی مخالفت کی خدا کو تو یہ لوگ کسی طرح کا نقصان پہنچا سکیں گے نہیں بلکہ (وہ)

سَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

اُن ہی کے عملوں کو اکارت کر دے گا مسلمانو! اللہ کے حکم پر چلو اور رسول کے حکم پر چلو

وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ

اور (رسول کی مخالفت کر کے) اپنے عملوں کو ضائع نہ کرو بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) خدا کے رستے سے روکا

ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ○ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا

پھر کافر ہی کی حالت میں مر گئے خدا اُن کو ہرگز نہ بخشے گا۔ تو (مسلمانو!) بودے نہ بنو اور (خود پیام دے کر دشمنوں کو) صلح کی طرف نہ بلاؤ

إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

اور جانے رہو کہ آخر کار تم ہی غالب ہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے عملوں (کے ثواب) میں کسی طرح کی کمی نہیں کرے گا

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ

(یہ) دنیا کی زندگی (جو ہے) تو بس نرا کھیل اور تماشا ہے اور اگر (خدا پر) ایمان رکھو گے اور پرہیزگاری کرتے رہو گے تو وہ تم کو

أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ○ إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا

تمہارے اجر عنایت کرے گا اور (اپنے لیے) تمہارے مال تم سے نہیں طلب کرے گا اور (بالفرض) اگر وہ تم سے (اپنے لیے) تمہارے مال طلب کرے اور تم

وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ○ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ

اور اس سے تمہاری دلی عداوتیں ظاہر ہوں تم لوگ سن رکھو کہ (خدا کو تم کیا دو گے) تم (تو) ایسے (دل کے تنگ) ہو کہ تم کو خدا کے رستے میں (اپنے قومی کام)

اللَّهِ ۚ فَمِنكُم مَّن يَبْخَلُ ۖ وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ

(اس پر بھی) تم میں ایسے (بہتیرے) ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے تو حقیقت میں خود اپنے سے بخل کرتا ہے

ف۱ عداوت سے مراد یا تو وہ عداوت ہے جو عموماً ہر ایک بخیل کو سائل سے ہوتی ہے یا یہاں وہ عداوتیں مراد ہوں جو پہلے مسلمانوں کے ساتھ اُن لوگوں کے دلوں میں تھیں ۱۲

ہجرت کے چھٹے برس پیغمبر صاحب نے خواب میں دیکھا کہ مسلمان مسجدِ حرام میں گئے اور وہاں احرام اتارنے کے لیے کوئی بیٹھا سر منڈوا رہا ہے اور کوئی بال کتروا رہا ہے اور چونکہ پیغمبر کا خواب غلط نہیں ہوا کرتا آپ نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا مکے کے قریب پہنچے تو کفارِ قریش مسلمانوں کی آمد ۵۴۳ سن کر لڑنے مرنے کو مارے باہر نکل آئے آنحضرت نے قریش کی آمادگی دیکھ کر حدیبیہ میں مقام کیا اور ان میں باہمی گفت و شنود ہونے لگی آخر بڑی مشکل سے یہ صلح ٹھہری کہ دس برس تک مسلمانوں میں اور قریش میں لڑائی موقوف اور پیغمبر صاحب اس وقت بے عمرہ کیے لوٹ جائیں اگلے سال عمرہ کریں مگر کوئی مسلمان تلوار میان سے باہر نہ نکالے اور تین دن سے زیادہ مکے میں نہ رہیں اور دورانِ صلح میں اگر کوئی مسلمان کفارِ قریش سے جا ملے تو قریش اس کو واپس نہ دیں اور ان کا کوئی آدمی مسلمانوں کی طرف چلا آئے تو وہ ان کو واپس دیا جائے یہ صلح پیغمبر صاحب نے دب کر کی اور مسلمانوں کی بڑی دل شکنی کا باعث ہوئی اس وقت بعض مسلمانوں کو یہ خیال ہوا کہ پیغمبر صاحب کا یہ کیسا خواب تھا اور بعض منافقین یہ شبہہ کرتے تھے کہ اگر خدا اسلام کا حامی ہوتا تو یوں دب کر صلح نہ کی جاتی اور کچھ لوگ شروع ہی سے پیچھے رہ گئے تھے ان کو یقین تھا کہ اہلِ مکہ ان مسلمانوں کو گھسنے نہیں دیں گے اور ایسا ہی ہوا لیکن

حدیبیہ کی صلح بظاہر دب کر ہوئی تھی مگر حقیقت میں اس میں مسلمانوں کی بڑی جیت تھی کہ ابتدائی حالت میں اس دن کی لڑائی ان کو پہنچنے نہیں دیتی تھی دوسرے معلوم تھا کہ قریش کی طرف سے ضرور بدعہدی ہوگی اور ہوئی بھی کہ بنی خزاعہ اور بنی بکر دو قبیلے تھے بنی خزاعہ مسلمانوں کی طرف اور بنی بکر قریش کی طرف تھے تو صلح کی رو سے ان دونوں قبیلوں پر بھی شرائطِ صلح کی پابندی لازم تھی مگر یہ دونوں لڑے اور قریش نے درپردہ بنی بکر کی مدد کی حدیبیہ کی صلح ٹوٹ گئی مسلمانوں کو حجت ہاتھ آئی اور مکے پر چڑھ دوڑے خدا کا کرنا کہ بے لڑائی مکہ فتح ہوا حدیبیہ سے لوٹتے وقت پیغمبر صاحب سیدھے خیبر پر جا چڑھے اور اس کو فتح کیا اور وہاں مسلمانوں کو بہت سا مالِ غنیمت بھی ہاتھ لگا اس سورۃ میں ان تمام واقعات کا بیان ہے یعنی صلحِ حدیبیہ کا اور فتحِ خیبر کا اور آخر کار فتحِ مکہ کا بلکہ بطور پیشین گوئی کے اشارہ غزواتِ فارس اور روم کا بھی جو خلفائے راشدین کے وقت میں ہوئے اس

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا

اور اللہ تو بے نیاز ہے اور تم (اُس کے) محتاج ہو اور اگر تم (حکمِ خدا سے) روگردانی کرو گے تو (خدا) تمہارے سوا دوسرے لوگوں کو (تمہاری جگہ) لا بسائے گا

غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

اور وہ تم جیسے (تنگ دل بھی) نہیں ہوں گے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ فتح مدینے میں اتری اور اس کی انتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

(اے پیغمبر حدیبیہ کی صلح کیا ہوئی) حقیقت میں ہم نے کھلم کھلا تمہاری فتح کرا دی ہے تاکہ (تم اس فتح کے شکریے میں دین حق کی ترقی کے لیے اور زیادہ کوشش کرو)

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اور) پچھلے گناہ معاف کرے اور تم پر اپنے احسانات پورے کرے اور تم کو (دین کے) سیدھے رستے پر چلا اور کوئی تمہارا مانع و مزاحم نہ ہو)

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ

اور خدا تمہاری زبردست مدد کرے وہ (خدا) ہی تو تھا جس نے

قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

مسلمانوں کے دلوں میں تحمل ڈالا تاکہ ان کے (پہلے) ایمان کے ساتھ اور ایمان زیادہ ہو اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ لِّيُدْخِلَ

آسمانوں اور زمین (کی مخلوقات) کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں اور اللہ (ہر وقت کی مصلحت کا) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

(اور مسلمانوں کے دلوں میں تحمل ڈالنے کی ایک غرض یہ بھی تھی کہ مسلمان اسلام پر ثابت قدم رہیں اور آخر کار خدا ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو بہشت کے

فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

ان باغوں (میں) رہیں گے اور (نیز یہ کہ) ان پر سے ان کے گناہوں کو اتار دے اور اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ

اور (نیز یہ کہ) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے

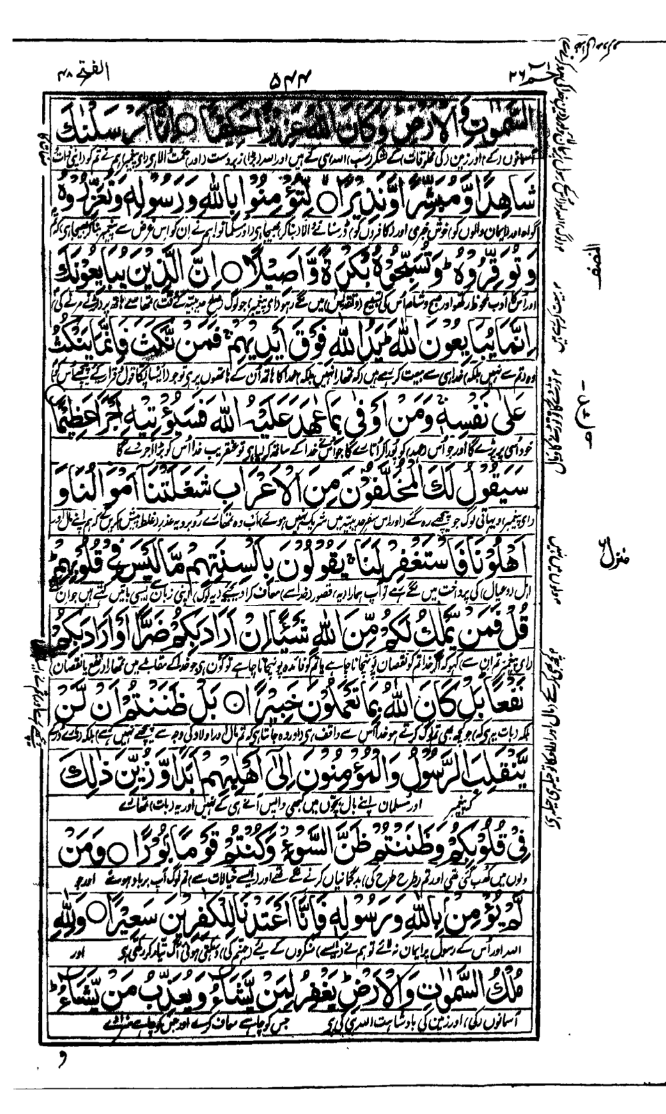
الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ

جو اللہ کے حق میں (طرح طرح کی) بدگمانیاں رکھتے ہیں اب یہی مصیبت کے چکر میں آ گئے اور خدا کا غضب (ان پر آ نازل ہوا)

عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ

اور اس نے ان کو پھٹکار دیا اور اس کے علاوہ اس نے ان کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے اور (وہ بہت ہی) بری جگہ ہے اور

سورۃ میں ان لوگوں پر ملامت ہے جو سفرِ حدیبیہ میں ساتھ نہ تھے مسلمانوں کو طرح طرح پر تسلی دی گئی ہے یعنی ان کو سمجھایا ہے کہ حدیبیہ کی صلح کو مغلوبانہ صلح نہ سمجھو یہ فتحِ مکہ کی تمہید ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا ابھی کبھی ان کو تسلی دی ہے کہ گو تم مکے نہ جا سکے مگر فتحِ خیبر کیا کم ہے اس صلحِ حدیبیہ کے چند واقعات قابلِ تذکرہ ہیں ایک بیعتِ رضوان ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے حضرت عثمان پیامِ صلح لے کر اہلِ مکہ کے پاس گئے تھے ان کے آنے میں دیر ہوئی اور یہاں یہ مشہور ہو گیا کہ حضرت عثمان کو اہلِ مکہ نے مار ڈالا تو اب چارو ناچار لڑائی ٹھہری اس پر پیغمبر صاحب نے مسلمانوں سے لڑنے مرنے کی بیعت لی جو بیعتِ رضوان کے نام سے مشہور ہے اور وہ ایک کیکر کے درخت کے تلے ہوئی تھی اور آخر کار اس درخت کی تعظیم بھی حد سے زیادہ ہونے لگی جو ایک قسم کی پرستش کے قریب پہنچ جاتی تھی چنانچہ حضرت عمر نے اپنے عہدِ خلافت میں اس درخت کو کٹوا ڈالا ایک دوسرا واقعہ تحریرِ صلح نامہ کا ہے کہ اس کے



السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ

آسمانوں (کے) اور زمین (کی مخلوقات) کے لشکر (سب) اللہ ہی کے ہیں اور اللہ (بڑا) زبردست (اور) حکمت والا ہے (اے پیغمبر) ہم نے تم کو (اپنی امت)

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ

گواہ اور (ایمان والوں کو) خوشخبری اور (کافروں کو) ڈر سنانے والا (بنا کر) بھیجا ہے (اور مسلمانو) ہم نے ان کو اس غرض سے بھیجا ہے کہ تم

وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ

اور اس کا ادب ملحوظ رکھو اور صبح و شام اس کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے رہو (اے پیغمبر) جو لوگ (صلح حدیبیہ کے وقت) تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے کی)

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۭ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ

وہ (تم سے نہیں بلکہ) خدا ہی سے بیعت کرتے ہیں (کہ تمہارا نہیں بلکہ) خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے تو جو (ایسا پکا قول قرار) توڑے اس کا

عَلٰي نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝

خود اسی پر پڑے گا اور جو اس (عہد) کو جو اس نے خدا کے ساتھ کیا ہے پورا کرے گا تو عنقریب خدا اس کو بڑا اجر دے گا

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَ

(اے پیغمبر) جو دیہاتی لوگ جو پیچھے رہ گئے (اور اس سفر حدیبیہ میں شریک نہیں ہوئے) اب وہ تمہارے روبرو یہ عذر (غلط) پیش کریں گے کہ ہم اپنے مال اور

اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ

اہل (و عیال) کی پرداخت میں لگے رہے تو آپ ہمارا (یہ) قصور (خدا سے) معاف کرا دیجیے (یہ لوگ) اپنی زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان

قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ

(اے پیغمبر تم ان سے) کہو کہ اگر خدا تم کو نقصان پہنچانا چاہے یا تم کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کون ہے جو خدا کے مقابلے میں تمہارا (نفع یا نقصان)

نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ

بلکہ (بات یہ ہے کہ) جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے (اور وہ جانتا ہے کہ تم مال و اولاد کی وجہ سے پیچھے نہیں رہے) بلکہ (دل میں) تم

يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ

کہ پیغمبر اور مسلمان اپنے بال بچوں میں کبھی واپس آنے ہی کے نہیں اور یہ (بات) تمہارے

فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ وَمَنْ

دلوں میں کھب گئی تھی اور تم (طرح طرح کی) بدگمانیاں کرنے لگے تھے اور (ایسے خیالات سے) تم لوگ آپ برباد ہو گئے اور جو

لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) منکروں کے لیے (جہنم کی) دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

آسمانوں (کی) اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے جس کو چاہے معاف کرے اور جس کو چاہے سزا دے

منزل ٦

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ

اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو!) اب جو تم (خیبر کی) غنیمتوں کے لینے کے لیے جانے لگو گے تو جو لوگ (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے تھے

اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا

کہ ہم کو بھی اپنے ساتھ چلنے دو (اس سے) ان کا مطلب یہ ہے کہ فرمودۂ خدا کو بدل دیں (یعنی نہ ہونے دیں)

كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہہ دو کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چلنے پاؤ گے اللہ نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا ہے ف۱ یہ سن کر (یہ لوگ) کہیں گے کہ (خدا

بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ○ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ

بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم ہم سے حسد رکھتے ہو ف۲ (حسد نہیں) بلکہ یہ لوگ (اصل مطلب) بہت ہی کم سمجھتے ہیں (کہ یہ ان کے سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ جانے کی سزا

مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ

دیہاتی جو (سفر حدیبیہ سے) پیچھے رہے ان سے کہہ دو کہ کوئی دن جاتا ہے کہ تم بڑے لڑنے والوں (یعنی فارس و روم) کے (مقابلے کے) لیے بلائے جاؤ گے کہ تم

اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

یا وہ مسلمان ہی ہو جائیں گے تو اگر (اس وقت) خدا کا حکم مانو گے تو خدا تم کو اچھا اجر دے گا اور اگر (کہیں) تم نے سرتابی کی

كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

جیسے تم پہلے (سفر حدیبیہ میں) سرتابی کر چکے ہو تو وہ تم کو عذاب دردناک کی سزا دے گا ف۳ (کسی) اندھے پر

حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ

سختی نہیں (کہ خواہی نخواہی شریک جہاد ہو) اور نہ (کسی) لنگڑے پر سختی ہے اور نہ (کسی) بیمار پر سختی ہے اور جو

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ

اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے گا (اللہ) اس کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (بڑی) بہ رہی ہوں گی اور جو

يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ○ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ

سرتابی کرے گا وہ اس کو عذاب دردناک کی سزا دے گا (اے پیغمبر) جب مسلمان (ایک کیکر کے) درخت کے تلے تمہارے ہاتھ پر (لڑنے مرنے کی) بیعت کر رہے

يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ

خدا یہ حال دیکھ کر ضرور ان مسلمانوں سے خوش ہوا اور اس نے ان کی دلی عقیدت کو جان لیا اور ان کو اطمینان (قلب) عنایت کیا

عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ○ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ

اور (اس کے) بدلے میں ان کو سردست (خیبر کی) فتح دی اور (فتح کے علاوہ) بہت سی غنیمتیں جن پر ان لوگوں نے جا قبضہ کیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا

اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے (مسلمانو!) اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا ہے کہ تم ان پر قابض ہو گے

ف۱ صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر پیغمبر صاحب خیبر کی طرف متوجہ ہوئے کہ وہاں کے یہودی بھی مسلمانوں کو پریشان کیے رہتے تھے خیبر فتح ہو گیا اور بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا غنیمت خیبر کے بارے میں خدا کا یہ حکم تھا کہ وہی لوگ اس کے مستحق ہیں جو سفر حدیبیہ میں بھی ساتھ تھے منافق جو سفر حدیبیہ سے پیچھے رہ گئے تھے خیبر کی چڑھائی میں اُلٹے مسلمانوں کے ساتھ چلنا چاہا اور ان کا مطلب تھا کہ غنیمت منزل ۷ خیبر سے حصہ لیں مگر پیغمبر صاحب نے اجازت نہ دی یہی ذکر ان آیتوں میں ہے ۱۲

ف۲ یعنی تم ہم کو مارے حسد کے ساتھ نہیں چلنے دیتے کہ کہیں خیبر کی غنیمت میں سے حصہ نہ لیں ۱۲

ف۳ روم فارس کی لڑائیاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی ہیں تو یہ آیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ کی بشارت ہے ۱۲



فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً

تو یہ (خیبر کی غنیمت) تم کو بہر دست دلوادی اور (صلح حدیبیہ کی وجہ سے عرب کے) لوگوں کے دست (تعدی) کو تم سے روک دیا (سوا الگ) اور (ایک) مقصود یہ بھی تھا

لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا

کہ مسلمانوں کے لیے (یہ غنیمت) صداقت کی ایک دلیل ہو اور (نیز) یہ کہ خدا تم کو (اسلام کے) سیدھے رستے پر لے چلے (اور کوئی تمہارا مانع و مزاحم نہ ہو) اور دو

عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ۝ وَلَوْ

جس پر اس وقت تک تم نے قابو نہیں پایا (مگر) وہ خدا کے احاطہ (قدرت) میں ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے وف۔ اور اگر

قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَ

کافر (اس وقت) تم (مسلمانوں) سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر ان کو نہ کوئی حامی ہی ملتا اور

لَا نَصِيرًا ۝ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ

نہ کوئی مددگار (یہ) اللہ کا دستور (ہے) جو پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اور (اے پیغمبر) تم

لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

اللہ کے دستور میں کبھی (تغیر و) تبدل (ہوتا ہوا) نہ پاؤ گے۔ اور (مسلمانو!) وہ (خدا ہی تو) تھا جس نے عین (شہر) مکہ میں تم کو کافروں پر فتح دینے

عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا

(اس وقت) اور ان سے ... جو کچھ بھی تم (لوگ) کرتے تھے اللہ

تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

(سب) دیکھ رہا تھا ف۳ (بیسکنے والے) وہی تو ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام (میں جانے) سے روکا

وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ

اور قربانی کے جانوروں کو بھی (نہ آنے دیا) کہ (وہ جہاں کے تہاں) رکے رہے (اور) اپنی (مقررہ) جگہ تک نہ پہنچنے پائے اور اگر (شہر مکہ میں) کچھ مسلمان مرد

وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم

اور کچھ مسلمان عورتیں نہ ہوتیں کہ تم ان (کے حال) سے واقف نہ تھے (اور لڑائی کی صورت میں) تم ان کو پامال کر ڈالتے اور نادانستہ ان کی طرف

مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا

(تو ابھی معاملہ یکسو کرا دیا جاتا مگر خدا نے صلح حدیبیہ کے وقت اس مصلحت سے لڑائی نہ ہونے دی) کہ خدا اس عرصے میں جس (جس) کو چاہے اپنی رحمت میں

لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ

تو ان (اہل مکہ) میں سے جس (جس) نے کفر کیا سب ہی کو ہم عذاب دردناک کی سزا دیتے (یہ اس وقت کے واقعات ہیں) جب

كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ

کافروں نے اپنے دل میں ضد ٹھان لی (اور ضد بھی زمانہ) جاہلیت کی سی ضد تو اللہ نے

ف۱ یہ فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ف۲ ہاتھوں کے روک دینے سے مراد یہ ہے کہ دست درازی نہ کرنے دی ۱۲ ف۳ اس آیۃ میں مذکور تو ہے صلح حدیبیہ کا اور اس کے بیان کے ضمن میں مسلمانوں کی طرف فتح کو منسوب کرنا ظاہراً خلاف واقعہ معلوم ہوتا ہے مگر حقیقۃ الحال یہ ہے کہ ابھی صلح حدیبیہ کا معاملہ درپیش تھا کہ کفار قریش کے اسی آدمی مسلمانوں پر چھاپہ مارنے کے ارادے سے جبل تنعیم کی راہ اتر آئے مسلمان سامنے ہوئے تو ویسے ہی انھوں نے ان کو گرفتار کر لیا منزل ۷ یہ بھی ایک قسم کی فتح ہے جو اس آیۃ میں مراد ہے لیکن پیغمبر صاحب نے ان کو چھوڑ دیا اور چھوڑ دیتے تو خواہی نخواہی عین شہر مکہ میں تلوار چلتی اور صلح ہوئی بھی تو نہ ہوتی ۱۲ ف۴ مطلب یہ ہے کہ مکے میں بہت سے لوگ کافروں کے ڈر سے چھپے ہوئے مسلمان تھے اور خود مسلمانوں کو بھی ان کا حال معلوم نہ تھا تو اگر لڑائی ہوتی تو کافروں کے ساتھ ان بے چاروں کا گھن بھی پس جاتا اور چونکہ یہ مسلمانوں نے بے سمجھے (بوجھے) مسلمانوں کو ... لازم آتی ... سے تعبیر کیا ہے

ف۵ ... اسلام سے پہلے کا وقت زمانہ جاہلیت کہلاتا ہے ... سمجھا ...



سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ

اپنے رسول اور مسلمانوں کو اپنی طرف سے (تحمل و) اطمینان (قلب) عنایت کیا اور

التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

اُن کو پرہیزگاری کی بات پر جمائے رکھا ف۱ اور وہ اُس کے سزاوار اور لائق بھی تھے اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۖ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

بے شک اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا ہی خواب دکھایا تھا کہ اِن شاءاللہ تم (مسلمان) مسجد حرام میں

إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ

بے خوف (وخطر) باطمینان (تمام) داخل ہوگے (وہاں جاکر تم کچھ تو) اپنا سر منڈواؤگے اور (کچھ فقط) بال ہی کترواؤگے ف۲

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ هُوَ الَّذِي

غرض جس بات کی تم کو خبر نہ تھی خدا کو (پہلے سے) معلوم تھی پھر (اُس خواب کی تعبیر پوری ہونی کو) فتح مکہ سے پہلے ایک سر دست فتح کرادی ف۳ وہ (خدا)

أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ

اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اُس کو تمام دینوں پر غالب رکھے

وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ

اور (دین اسلام کی صداقت کے لیے) خدا گواہ بس کرتا ہے محمد خدا کے بھیجے ہوئے (پیغمبر) ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں کافروں کے حق میں (تو اُن کی

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا

بڑے سخت ہیں مگر آپس میں رحم دل (اے مخاطب) تُو اُن کو دیکھے گا کہ (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (اور کبھی) سجدہ کر رہے ہیں (اور) خدا کے فضل

مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ

اور خوشنودی کی طلبگاری میں لگے ہیں اُن کی شناخت یہ ہے کہ سجدے کے نشان اُن کی پیشانیوں پر ہیں یہی

مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ

اوصاف اُن کے توراۃ میں (بھی مذکور) ہیں اور (یہی) اوصاف اُن کے انجیل میں بھی ہیں (اور وہ روز بروز اس طرح ترقی کرتے جائیں گے) جیسے

فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ

پھر اس نے غذائے نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کر کے اپنی اُس (سوئی) کو قوی کیا چنانچہ وہ (رفتہ رفتہ) موٹی ہوگئی (یہاں تک) آخر کار (کھیتی) اپنی نال پر سیدھی

بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ

(اور خدا نے اِن کو روز افزوں ترقی) اسی لئے دی ہے کہ اِن (کی ترقی) سے ... کافروں کو جلائے اِن میں جو سچے دل سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی)

مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمالیا ہے

ف۱ پرہیزگاری کی بات سے مراد ہے صلح کہ اگر مسلمان تحمل کو کام میں نہ لائیں اور کافروں کی طرح جہالت کریں تو صلح ٹھنڈی ہو گئی ہوتی اور خونریزی کی نوبت پہنچتی یہ مسلمانوں کی پرہیزگاری کی دلیل تھی کہ انھوں نے باوجود ناخواستہ صلح کرلی ۱۲

ف۲ سر منڈوانا اور بال کتروانا بھی جزو خواب تھا کہ پیغمبر صاحب نے مسلمانوں کو ایسا کرتے خواب میں دیکھا اور سر منڈوانا یا بال کتروانا اعمال حج میں سے آخری عمل ہے مطلب یہ ہوا کہ تم باطمینان تمام حج پورا کروگے ۱۲

ف۳ یعنی صلح حدیبیہ کہ یہ بھی ایک طرح کی فتح ہے یا فتح خیبر کہ وہ بھی صلح حدیبیہ کے تھوڑے ہی دن بعد فتح مکہ سے پہلے ہو چکی تھی

ع ۹ — ۳ — ۱۱   منزل ۶   مع ۱۵   ع ۳ — ۱۲

سُورَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمٰنَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حجرات مدینے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اٹھارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بنایا کرو اور (ہمہ وقت) اللہ سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا

(کیونکہ) اللہ (سب کی) سنتا (سب کچھ) جانتا ہے مسلمانو!

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے

بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ○ اِنَّ

تم ایک دوسرے (آپس میں) زور زور سے بولا کرتے ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت ہو جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو جو

الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

لوگ رسول خدا کے روبرو اپنی آوازیں پست کرلیا کرتے ہیں یہی ہیں

امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اِنَّ

جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کے لیے (اچھی طرح) جانچ لیا ہے ان کے لیے (آخرت میں گناہوں کی) معافی اور بڑا اجر ہے

الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○

(اے پیغمبر) جو لوگ تم کو (تمہارے رہنے کے) حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر (تو ایسے ہیں جن) کو (مطلق) عقل نہیں

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

اور اگر یہ (لوگ) اتنا صبر کرتے کہ تم (از خود) حجروں سے نکل کر ان کے پاس آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ

بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو! اگر کوئی بدذات تمہارے پاس کوئی خبر لائے

بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ

تو اچھی طرح (اس کو) تحقیق کرلیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ نادانی سے تم کسی قوم پر جا پڑو پھر اپنے کیے سے

نٰدِمِيْنَ ○ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ

پشیمان ہو۔ اور جانے رہو کہ تم میں رسول خدا (موجود) ہیں (اور) بہتیری باتیں (اس قسم کی ہوتی) ہیں کہ اگر وہ

كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ

ان میں تمہارا کہنا مان لیا کریں تو (الٹی) تم ہی پر مشکل پڑ جائے مگر (بھلے کو) خدا نے تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے اور

ف۱ قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ پیغمبر خدا سے ملنے کو آئے پیغمبر صاحب کو مسجد میں دیکھا تو لگے نام لے لے کر آواز بلند پکارنے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیغمبر صاحب کا ادب تعلیم فرما دیا کہ باواز بلند پکارنا کیسا پیغمبر صاحب کے روبرو پکار کر بولنا بھی بے ادبی ہے ۱۲ + منزل

زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ

اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا ہے اور کفر اور خودسری اور نافرمانی سے تم کو نفرت دلادی

اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

یہی لوگ ہیں جو خدا کے فضل اور کرم سے نیک چلن ہیں اور اللہ جاننے والا (اور)

حَكِيْمٌ ۝ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا

حکمت والا ہے ف۱ اور اگر (تم) مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دو

بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ

پھر اگر ان میں کا ایک (فریق) دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرتا ہے (تم بھی) اُس سے لڑو

حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

یہاں تک کہ وہ حکم خدا کی طرف رجوع لائے پھر جب رجوع لے آئے تو فریقین میں برابری کے ساتھ صلح کرا دو

وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

اور انصاف کو ملحوظ رکھو بےشک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو تاکہ (خدا کی طرف سے) تم پر رحم کیا جائے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا

مسلمانو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب نہیں کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ (خدا کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا

اور نہ عورتیں عورتوں پر (ہنسیں) عجب نہیں کہ (جن پر ہنستی ہیں) وہ ان سے بہتر ہوں اور

تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ

اپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو ایمان لانے کے بعد بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے

بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

اور جو (ان حرکات سے) باز نہ آئیں تو وہی (خدا کے نزدیک) ظالم ہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

مسلمانو! (لوگوں کی نسبت) بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک (داخل) گناہ ہیں

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک ایک کی پیٹھ پیچھے برائی کرے کیا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا

ع ۱۶ / ۱۳ — منزل ۶

ف۱ ولید بن عقبہ بن ابی معیط مسلمان تھا مگر منافق پیغمبر صاحب منافقوں کو جانتے تھے مگر مسلمو اُن کے ساتھ ایسی مدارات کرتے کہ اُن کو کسی طرح کا شبہہ ہو دوسری بات یہ ہے کہ پیغمبر صاحب کے وقت سے لے کر حضرت عثمان رض کی خلافت کے چند روز تک زکوٰۃ بیت المال میں داخل کرائی جاتی تھی اور اپنی زندگی میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد اُن کے خلیفہ اپنی رائے سے اُس کو مسلمان سپاہ کے سازوسامان اور مساکین غربا کی امداد میں خرچ کرتے تھے حضرت عثمان رض کے وقت میں اسلامی سلطنت بہت وسیع ہو گئی تھی اور سلطنت کی آمدنی بھی وافر تھی حضرت عثمان رض نے زکوٰۃ بیت المال میں لینی بند کر دی اور لوگوں کو اجازت دی کہ بطور خود ادا کے زکوٰۃ کر لیا کریں بہرکیف پیغمبر صاحب کے وقت میں یہی قاعدہ تھا کہ ایک عامل دیہات میں جاتا اور زکوٰۃ وصول کر لاتا بنی مصطلق ایک قبیلہ تھا اُن سے زکوٰۃ کے وصول کرنے کو پیغمبر صاحب نے تالیف اور استمالہ کے طور پر ولید کو بھیجا فرمایا ولید کی قوم اور بنی مصطلق میں تھی عداوت ولید پہنچا تو بنی مصطلق کے لوگ اُس کو پیغمبر صاحب کا فرستادہ سمجھ کر استقبال کے لیے باہر آئے ولید عداوت سابقہ کی بنا پر بدگمانی کر کے مدینے واپس آیا اور لوگوں میں مشہور کر دیا کہ بنی مصطلق مرتد ہو گئے اور ادائے زکوٰۃ سے انکار کرتے ہیں پیغمبر صاحب بنی مصطلق کی سزادہی کے لیے کچھ لوگ بھیجنے کو تھے کہ اتنے میں بنی مصطلق کے کچھ لوگ دوڑے آئے اور عرض حال کیا یہ آیتیں اسی واقعے کی شان میں نازل ہوئیں ۱۲

يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہیں (تو غیبت کیوں گوارا ہو کہ یہ بھی ایک قسم کا مردار کھانا ہے) اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا

رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَ

مہربان ہے — لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا اور

جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ

(دیکھو) تمھاری ذاتیں اور برادریاں ٹھیرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو (ورنہ) اللہ کے نزدیک تم میں اشرف وہی ہے جو تم میں بڑا

اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۭ قُلْ

پرہیزگار ہے — بےشک اللہ جاننے والا باخبر ہے — عرب کے دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے (اے پیغمبر ان سے) کہو

لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ

کہ تم ایمان نہیں لائے ہاں (یوں) کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے اور ایمان کا تو ہنوز تمھارے دلوں میں گزر تک بھی نہیں ہوا ف٢

قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ

اور اگر تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر چلو تو اللہ تمھارے عملوں (کے اجر) میں سے کسی طرح کی کانٹ چھانٹ نہیں کرنے کا

شَيْــــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بےشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے — بس (سچے) مسلمان تو وہ ہیں

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر کسی طرح کا شک (و شبہہ) نہیں کیا اور اللہ کے رستے میں اپنے جان و مال سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ

کوشش کی (حقیقت میں) یہی سچے (مسلمان) ہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتاتے ہو؟

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

حالانکہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ (تو سب ہی کچھ) جانتا ہے اور اللہ ہر چیز (کے حال) سے واقف ہے

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۭ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ

(اے پیغمبر یہ لوگ) تم پر اپنے اسلام لانے کا احسان رکھتے ہیں تم (ان سے) کہو کہ مجھ پر اپنے اسلام (لانے) کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ

يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ

تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کا رستہ دکھایا — بشرطیکہ تم (دعوے اسلام میں) سچے ہو ف٣ — بےشک

اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

اللہ آسمانوں اور زمین کی غیب (کی باتوں) کو جانتا ہے اور تم لوگ جیسے جیسے عمل کر رہے ہو اللہ ان کو دیکھ رہا ہے

ف١ اس آیت میں غیبت کو مُردہ بھائی کے گوشت کھانے سے تشبیہ دی ہے اور وجوہ تشبیہ یہ ہیں اول بے خبری کہ جیسے مُردے کو اپنی بوٹیوں کے نوچے جانے کی خبر نہیں ہوتی اسی طرح اس شخص کو جسے پیٹھ پیچھے بُرا کہا جاتا ہے غیبت کی خبر نہیں ہوتی دوسرے جس طرح گوشت خوار نے لاش کی بوٹیاں نوچ نوچ کر کھائیں اسی طرح غیبت کرنے والے نے اپنے بھائی کی عزت کا خون کر دیا یا یوں کہو کہ اس کی عزت کا خون پی لیا فارسی میں غیبت کو ذریعہ مردم افتادن کہتے ہیں محاورہ اس تشبیہ سے بہت ہی ملتا ہوا ہے ف٢ ایمان دل سے علاقہ رکھتا ہے اور خدا کے سوا دوسرے کو اس کی خبر نہیں ہو سکتی اور اسلام افعال ظاہر سے تعلق رکھتا ہے ایک شخص مسلمانوں کی سی صبح رکھتا اور مسلمانوں کے ساتھ کھاتا پیتا اور اپنے تئیں مسلمان کہتا ہو شرع جو ظاہر پر حکم کرتی ہے اس کی رو سے وہ مسلمان سمجھا جائے گا مگر ممکن ہے کہ اس کے دل میں ایمان نہ ہو اس آیت میں ایمان اور اسلام کا فرق جتانا مقصود ہے سخت افسوس ہے کہ آج کل مسلمانوں میں یہ فساد کثرت سے شائع ہو گیا ہے کہ بات بات میں مسلمانوں کو کافر بنا دیتے ہیں حالانکہ شریعت کی رو سے کسی کو حق نہیں کہ مسلمان بھائی کو گروہ اسلام سے خارج کرے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساری عمر مسلمانوں کے گروہ کے بڑھانے کی تدبیروں میں لگے رہے اور وہ مسلمانوں کے گروہ میں داخل کرنے کے لیے حیلے ڈھونڈتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اُباہی بکم الامم کہ تمام پیغمبروں میں میں ایسا پیغمبر ہوں جس کی اُمت آخرت میں سب اُمتوں سے زیادہ ہوگی اس کے برخلاف اب مسلمانوں کو گروہ مسلمانوں سے خارج کرنے کے لیے حیلے ڈھونڈے جاتے ہیں ع بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ف٣ شیخ سعدیؒ نے اسی مضمون کو اس شعر میں ادا کیا ہے ع منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم + منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت +

ع ٨ — ١٤ — منزل ٧

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ قٓ مکّے میں اُتری اور اس کی ۔ (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) ۔ پینتالیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

قٓ (اے پیغمبر) قرآن مجید کی قسم (کہ تم ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر ہو) مگر ان کافروں (اس بات) سے تعجب ہے کہ ان ہی میں کا ایک ڈرسنانے والا ان کے پاس (پیغمبر بن کر) آیا

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ

تو (یہ) کافر لگے کہنے کہ یہ تو (ایک) عجیب بات ہے۔ بھلا جب ہم مر جائیں گے اور (گل سڑ کر) مٹی ہو جائیں گے (تو ہم کو قیامت میں دوبارہ جلایا اٹھایا جائے گا؟) یہ

رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ

بالکل بعید (از قیاس) ہے۔ مُردوں کے جن اجزا کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے ہم کو تو معلوم ہی ہیں (پھر جب چاہیں گے ان کو جمع کر لیں گے) اور ہمارے پاس کتاب

حَفِيْظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝

(لوح) محفوظ (بھی موجود) ہے (اور اس میں ذرہ ذرہ لکھا ہوا ہے) مگر ان لوگوں کو ایک حق بات پہنچی اور (پہنچنے کے ساتھ ضد سے بے سوچے سمجھے) اس کو جھٹلا دیا

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا

کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف (نظر بھر کر) نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا بنایا اور (ستاروں سے) اس کو سجایا اور اس میں

مِنْ فُرُوْجٍ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا

کہیں درز (کا نام) نہیں ۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ۔ اور اس کے اندر بھاری بوجھل پہاڑ رکھ دیئے اور

فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝

سب طرح کی خوشنما چیزیں اس میں اُگائیں۔ تاکہ جتنے بندے (ہماری طرف) رجوع لانے والے ہیں (وہ ہماری قدرت کا تماشا دیکھیں اور)

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝

اور ہم نے آسمان سے برکت کا پانی اُتارا اور (اپنے) بندوں کو روزی دینے کے لیے اس (پانی) کے ذریعے سے باغ اُگائے اور کھیتی کا اناج

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ

اور لمبی لمبی کھجوریں ۔ جن کی گابھیں خوب گتھی ہوئی ہیں ۔ اور (نیز) ہم نے مینہ کے ذریعے سے

بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ

مری ہوئی (یعنی پڑتی پڑی ہوئی) بستی کو جلا اُٹھایا اسی طرح (قیامت کے دن لوگوں کو قبروں سے) نکلنا ہوگا۔ ان (لوگوں) سے پہلے نوح کی قوم نے اور

الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ

خندق والوں نے اور ثمود نے ۔ اور عاد نے اور فرعون نے ۔ اور قوم لوط نے ۔ اور بن کے بسنے والوں نے

وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۚ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ

اور تبع کے لوگوں نے (سب ہی نے تو (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہمارا وعدہ (عذاب ان کے حق میں) پورا ہوا ۔ کیا ہم (دنیا کو) اوّل (بار) پیدا کر کے

ف۱ یعنی پیغمبر صاحب کو کبھی شاعر بتاتے ہیں کبھی جادوگر کبھی مجنوں کبھی کچھ کبھی کچھ اور کبھی قیامت کو بعید از قیاس سمجھتے ہیں غرض ان کی بات کو قرار نہیں ۱۲

ف۲ خندق والوں کا ذکر اخیر پارے کی سورۂ بروج میں ہے بن والے شعیب کی قوم ہیں اور تبع یمن کا بادشاہ تھا پیغمبروں کے جھٹلانے کا ایک محل تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک تمام پیغمبروں کا دین ایک رہا ہے شریعتیں مصالح عباد کے لحاظ سے بدلتی رہی ہیں تو ایک پیغمبر کی تکذیب کل پیغمبروں کی تکذیب ہے

الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

(کہ قیامت میں دوبارہ نہیں پیدا کر سکیں گے؟ نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ لوگ (خلافِ عادت) از سرِ نو پیدا کرنے کی طرف سے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں

وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝

اور ہم اُس کے دلی خیالات (تک) سے واقف ہیں اور ہم (اُس کی) شہ رگ سے بھی زیادہ اُس سے قریب ہیں مگر اُس کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہے

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ ۝ مَا یَلْفِظُ

کہ دو ضبط کرنے والے (یعنی کراماً کاتبین فرشتے) اُس کی باتیں ضبط (یعنی قلم بند) کرتے جاتے ہیں (ایک) داہنی طرف بیٹھا ہے اور (ایک) بائیں طرف

مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۝ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

مگر ایک چوکیدار اُس کے پاس (لکھنے کو) تیار (رہتا) ہے۔ اور موت کی بیہوشی تو ضرور آ کر رہے گی (اور ہم اُس وقت آدمی کو جتا دیں گے کہ)

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ ۝ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ

یہی تو وہ (حالت) ہے جس سے تو گریز کرتا تھا اور (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا یہی وہ دن ہوگا جس سے (لوگوں کو)

الْوَعِیْدِ ۝ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِیْدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ

ڈرایا جاتا ہے اور ہر شخص (اعمال کی جواب دہی کے لیے) حاضر ہوگا (ایک فرشتہ تو) اُس کے ساتھ ہانکنے والا ہوگا اور (ایک فرشتہ اُس کا نامۂ اعمال لیے)

فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝

(اس دن) سے بے خبر رہا تو (جو پردہ تیری آنکھوں پر پڑا تھا اب) ہم نے تیرے (اُس) پردے کو تجھ پر سے ہٹا دیا تو آج تیری نگاہ بڑی تیز (معلوم ہوتی) ہے

وَقَالَ قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ۝ اَلْقِیَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ

اور اُس کا ساتھی (جو گواہی دینے آیا ہے) عرض کرے گا کہ (اِس کا نامۂ اعمال) جو میرے پاس (لکھا موجود) ہے وہ تو یہ (حاضر) ہے۔ (اس پر ہم اپنے دو چوبداروں)

عَنِیْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبٍ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

سرکش۔ نیکی سے روکنے والے حدِّ (عبودیت) سے بڑھے ہوئے (دین میں) شکوک پیدا کرنے والے ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ دوسرے (دوسرا) معبود

اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ۝ قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَیْتُهٗ

اب (سب سے جاکر) جہنم میں جھونک دو اور اس (کو بھی) سخت عذاب میں (لے جاکر) ڈال دو (پھر) اُس کا ساتھی (شیطان) عرض کرے گا

وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ

بلکہ یہ (از خود) پرلے درجے کی گمراہی میں (پڑا) تھا (اس پر خدا) فرمائے گا کہ ہمارے حضور میں (ایسے رگڑے) جھگڑے (کی باتیں) نہ کرو اور ہم تو تم

اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ۝ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۝

ڈر سنوا چکے تھے۔ ہمارے ہاں (جو ایک) بات (قرار پا چکتی) ہے پھر انہیں بدلا جایا کرتی اور ہم تو بندوں پر ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں کرتے

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ۝ وَاُزْلِفَتِ

اُس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ تو (دوزخیوں سے) بھر چکی؟ (یا نہیں) وہ عرض کرے گی کہ کچھ اور بھی ہے؟ اور

منزل ۷

لہ ہر ایک آدمی کے ساتھ دو فرشتے تعینات ہیں ایک اُس کے اعمالِ نیک لکھتا رہتا ہے دوسرا اعمالِ بد کراماً کاتبین اُن فرشتوں کی صفت ہو کر معززیں اور اعمال صادقہ لکھنے مگر اب کراماً کاتبین اُن فرشتوں کا نام پڑ گیا ہے ۱۲ منہ

ٱلْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ

بہشت (اس قدر) پرہیزگاروں سے قریب کر دی جائے گی کہ (کچھ بھی) فاصلہ نہ ہوگا یہی تو وہ (بہشت) ہے جس کا تم (میں) سے ہر ایک (خدا کی) طرف رجوع

حَفِيظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ ٱلرَّحْمَٰنَ بِٱلْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝

(حقوق کی) حفاظت کرنے والے کے لیے وعدہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص بے دیکھے (خدائے) رحمٰن سے ڈرتا رہا اور دل گرویدہ لے کر حاضر ہوا

ٱدْخُلُوهَا بِسَلَٰمٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلْخُلُودِ ۝ لَهُم مَّا يَشَآءُونَ فِيهَا وَ

(ہم ایسے لوگوں سے فرمائیں گے) کہ سلامتی کے ساتھ اس (بہشت) میں داخل ہو جاؤ یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے وہاں جو چاہیں گے ان کو ملے گا اور

لَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم

ہماری سرکار میں (تو اس سے بھی) کہیں زیادہ (موجود) ہے اور ان (کفار مکہ) سے پہلے ہم نے کتنی ہی اُمتیں ہلاک کر دیں وہ ان سے بل (و قوت) میں کہیں بڑھ کر

بَطْشًا فَنَقَّبُوا۟ فِى ٱلْبِلَٰدِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ۝ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ

تو جب ان پر عذاب نازل ہوا تو انہوں نے تمام شہروں کو چھان مارا کہ کہیں بھاگنے کا ٹھکانا بھی ہے؟

لِمَن كَانَ لَهُۥ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى ٱلسَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

جو صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے (رب کو) سنتا ہے اس کے لیے ان باتوں میں کافی نصیحت ہے اور ہم نے

ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن

آسمانوں اور زمین کو اور جو (چیزیں) ان (آسمان و زمین) میں ہیں ان سب کو چھ دن میں بنا دیا اور ہم کو ذرا بھی تکان نہیں ہوئی

لُّغُوبٍ ۝ فَٱصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ ٱلشَّمْسِ

تو (اے پیغمبر) جیسی جیسی باتیں یہ (منکر) کہتے ہیں ان پر صبر کرو اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے

وَقَبْلَ ٱلْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ ٱلَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَٰرَ ٱلسُّجُودِ ۝ وَٱسْتَمِعْ

اور (اس کے) غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اس کی) تسبیح (و تقدیس) کیا کرو اور رات میں بھی تھوڑی دیر اس کی

يَوْمَ يُنَادِ ٱلْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ۝ يَوْمَ يَسْمَعُونَ ٱلصَّيْحَةَ

جس دن (مردوں کو) پکارنے والا (فرشتہ اسرافیل) پاس سے (سب کو) آواز دے گا (اس کو) سنو جس دن (لوگ) چیخ کو سن لیں گے

بِٱلْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ ٱلْخُرُوجِ ۝ إِنَّا نَحْنُ نُحْىِۦ وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا ٱلْمَصِيرُ ۝

وہ دن (لوگوں کے) قبروں سے نکلنے کا ہوگا بے شک ہم ہی جلاتے اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے

يَوْمَ تَشَقَّقُ ٱلْأَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝

جس دن (مردوں کی لاشوں پر) سے زمین پھٹ جائے گی (اور وہ زندہ ہو کر) جلدی جلدی (نکل کھڑے ہوں گے) یہ جمع کرنا ہمیں آسان ہے

نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَآ أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ

(اے پیغمبر) یہ لوگ جو (جو باتیں تمہاری نسبت) کہتے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور تم ان پر (حاکم) جابر (تو) ہو نہیں (ان کو زبردستی مسلمان کرو) تمہارا کام تو

منزل ۷

بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

ہمارے عذاب سے ڈرتا ہی اُس کو قرآن سنا سنا کر سمجھاتے رہو

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ذاریات مکے میں اتری اور اس کی ساٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہی)

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ فَالْمُقَسِّمٰتِ

(ہواؤں) جو (بادلوں کو) اُڑائے اُڑائے لیے پھرتی - پھر (مینہ کا) بوجھ اٹھاتی پھر آہستہ آہستہ چلتی پھر ایک (بڑی) ضروری چیز (یعنی بارش) کو (روئے زمین)

اَمْرًا ۝ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَآءِ

کہ تم لوگوں سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جاتا ہی بالکل سچ ہی - اور (اعمال کی) جزا (سزا) ضرور ہونی ہی — آسمان کی قسم

ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝

جس میں (ستاروں کی گردش کے) رستے پڑے ہوئے ہیں کہ تم لوگ (ایک ایسی) بے ٹھکانے بات میں (پڑے) ہو جس کی وجہ وہی گمراہ ہوتا ہی جو گمراہ

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ

(ہی) اٹکل کے تکے چلانے والوں کا ناس جائے - جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں (اور) پوچھتے ہیں کہ

اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا

روز جزا کب ہوگا (ان سے کہنا چاہیے کہ اُس دن (ہوگا) جب یہ لوگ (کباب کی طرح) آگ پر سینکے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ اب)

فِتْنَتَكُمْ ۚ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

چکھو وہ (عذاب) ہی جس کے لیے تم جلدی مچایا کرتے تھے — بے شک پرہیزگار

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ

(بہشت کے) باغوں میں ہوں گے اور چشموں میں — خدا نے اور بندہ دے **ف۳** — یہ لوگ اس سے پہلے

ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَ

نیکوکار تھے (عبادت میں مشغول رہنے کے سبب) رات کو — بہت ہی کم سوتے تھے — اور

بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَ

صبح سویرے (اپنے گناہوں کی) معافی مانگا کرتے تھے - اور اُن کے مالوں میں حصہ تھا اُس کا جو (منہ پھوڑ کر) مانگے اور جو

الْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۚ

صورت سوال ہو - اور (لوگو!) یقین لانے والوں کے لیے زمین میں (قدرت خدا کی بہتیری ہی) نشانیاں ہیں - اور خود تم میں (بھی)

اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ

تو کیا تم کو سوجھ نہیں پڑتا اور تمہاری روزی اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہی (وہ سب) آسمان میں ہی **ف۳** — تو

ع ۱۶ / ۱۷

ف۱ مطلب یہ ہی کہ قرآن کے بارے میں تم لوگ بے ٹھکانے باتیں کیا کرتے ہو کبھی کہتے ہو کہ یہ ایک قسم کا جادو ہی کبھی کہتے ہو کہ پیغمبر نے اپنے دل سے بنا لیا ہی کبھی کہتے ہو کہ کوئی دوسرا آدمی اس کو بنا دیتا ہی تو تمہاری ان باتوں سے وہی بہکتا ہی جو گمراہ ازلی ہی ۱۲ **ف۲** ترجمہ لفظوں سے کسی قدر الگ ہو گیا ہی مگر اردو کا ٹھیٹھ محاورہ اختیار کر لیا گیا ہی اور اصلی منزل ترجمہ یہ ہی کہ جو کچھ ان کو ان کے پروردگار نے دیا ہی اس کو لپک لپک کر لے رہے ہوں گے ۱۲ **ف۳** روزی کا آسمان میں ہونا اس طرح پر ہی کہ رزق کا سبب یعنی پانی آسمان کی طرف سے برستا ہی اور وعدے سے مراد وعدہ جنت ہی اور وہ بھی آسمان میں ہی یا یہ معنی ہوں کہ تمہاری روزی اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا جاتا ہی یعنی عذاب و ثواب وغیرہ سب خدا کے اختیار میں ہی جو آسمان میں ہی ۱۲

السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ○ هَلْ

آسمان و زمین کے پروردگار کی قسم کہ یہ (قرآن) برحق (کلام الٰہی) ہے جس طرح کہ تم کلام کرتے ہو ف۱ (اے پیغمبر)

أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ○ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ

ابراہیم کے معزز مہمانوں (یعنی فرشتوں) کی حکایت بھی تم تک پہنچی ہے؟ کہ جب (یہ لوگ) اُن کے پاس آئے

فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ○ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ

تو (آتے ہی) سلام علیک کی ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور دل میں کہا کہ یہ لوگ (تو کچھ) اجنبی (سے معلوم) ہوتے ہیں۔ پھر جلدی سے اپنے گھر جا

فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ○ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ○ فَأَوْجَسَ

(ایک) موٹا تازہ بچھڑا (یعنی اس کا گوشت بھنوا کر مہمانوں کے لیے) لائے اور اُن کے سامنے رکھا تو انہوں نے تامل کیا۔ ابراہیم نے پوچھا آپ لوگ کھاتے کیوں

مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ○ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ

اُن سے جی ہی جی میں ڈرے انہوں نے (ان کی حالت دیکھ کر) کہا کہ آپ (کسی طرح کا) اندیشہ نہ کریں اور اُن کو ایک لائق فرزند (یعنی اسحٰق) کے پیدا ہونے کی

فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ○ قَالُوا كَذَٰلِكِ

(خوش) خبری (سنائی) تو (ابراہیم کی بیوی) چلاتی ہوئی آئے آگے بڑھی ہوئیں اور اپنا مونہ پیٹ لیا اور لگیں کہنے کہ (اول تو) بڑھیا (دوسرے) بانجھ (مجھ سے بچہ) ہوچکا۔ فرشتے بولے

قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ○

تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے (اور) کچھ شک نہیں کہ وہ حکمت والا (اور ہر چیز سے) واقف ہے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ○ قَالُوا إِنَّا

(اس کے بعد ابراہیم نے فرشتوں سے) پوچھا کہ اے فرستادگان (بارگاہ خداوندی) پھر (یہاں آنے سے) تمہارا کیا مطلب ہے وہ بولے کہ ہم کو

أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ○ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ○

گنہگار لوگوں (یعنی قوم لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے کہ اُن پر کھنگروں کا پتھراؤ برسائیں

مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ○ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا

کہ یہ (کھنگر) تمہارے پروردگار کے یہاں اُن لوگوں کے لیے نامزد ہو چکے ہیں جو (حد فطرت سے) بڑھ گئے ہیں ف۲ غرض (انجام یہ ہوا کہ) اس بستی میں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ○

(پہلے سے) نکال دیا اور ہم نے اس (بستی) میں مسلمانوں کا ایک گھر کے سوا (کہ وہ خاندان لوط کے لوگ تھے مسلمانوں کا کوئی اور گھر) پایا ہی نہیں

وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً لِّلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○ وَفِي

اور (پتھراؤ کر کے) چھوڑ گئے ہم نے اس (بستی) میں اُن لوگوں کے لیے جو عذاب دردناک سے ڈرتے ہیں (عبرت کی) نشانی باقی رکھی اور (اسی طرح) موسیٰ کے قصے

مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○ فَتَوَلَّىٰ

(موسیٰ کے حالات) میں بھی خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں) جب ہم نے اُن کو صریح معجزے دے کر فرعون کی طرف بھیجا تو اس نے اپنے

ف۱ یعنی جس طرح تم اپنے کلام کو اپنا کلام سمجھتے ہو اسی طرح بلا شبہ قرآن کو کلام الٰہی سمجھو گو تم کلام الٰہی کی ماہیت معلوم نہیں کر سکتے ہو اور ہماری طرح سے نطق اس کے کلام سے ظاہر نہیں ہوتا ہو

ف۲ [illegible] سجیل کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی طرف راغب ہوتے ہیں اور یہی مقتضائے فطرت ہے اس کے علاوہ جتنے طریقے شہوت رانی کے ہیں وہ سب خلاف وضع فطرت ہیں اُن میں سے بکثرت [illegible] کے لوگ تھے جس کے سبب سے اُن پر عذاب آیا ۱۲


بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۝ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ

اور (موسیٰ کی نسبت) کہا کہ (یہ تو) جادوگر یا دیوانہ ہے۔ تو ہم نے اُس کو اور اُس کے لشکروں کو (عذاب میں) دھر پکڑا اور اُن کو دریا میں بے جا پھینکا

فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ وَفِي عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ

اور اُس نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ جو ... کرے اور قوم عاد کے (ہلاک ہونے) میں بھی (قدرت خدا کی تنبیہی نشانیاں ہیں) جب ہم نے

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ۝ وَفِي ثَمُودَ

جس چیز پر سے (ہوکر) گزرتی اُس کو بوسیدہ ہڈی کی طرح (چورا) کیے بدون نہ چھوڑتی اور (قوم) ثمود کے (ہلاک ہونے) میں بھی (قدرت خدا کی نشانی ہے)

إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ

کہ جب اُن سے کہہ دیا گیا تھا کہ ایک وقت خاص تک (دنیا میں) رسو بسو۔ مگر اُنھوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی

فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝ فَمَا اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا

تو اُن کو اُن کے دیکھتے دیکھتے ایک زور کی کڑک نے آلیا تو (عذاب کے مقابلے میں) نہ ٹھیر سکے (بلکہ مر کر رہ گئے) اور نہ (ہم سے)

مُنْتَصِرِينَ ۝ وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۝ وَالسَّمَاءَ

بدلہ ہی لے سکے اور (اِن سے) پہلے (ہم) قوم نوح کو (ہلاک کر چکے تھے) اس میں شک نہیں کہ وہ (بھی بڑے ہی) نافرمان لوگ تھے اور ہم نے آسمان

بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ۝ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ۝ وَ

اپنے ہاتھ (بل) سے بنایا اور ہم (بڑی) وسیع قدرت رکھتے ہیں اور ہم ہی نے زمین کو بچھایا تو (ہم کیسے) اچھے بچھانے والے ہیں اور

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُمْ

تمام چیزیں ہم نے دو قسم کی بنائیں تاکہ تم لوگ (انتظام دنیا میں) غور کرو۔ تو (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دو کہ) اللہ ہی کی طرف بھاگو (یعنی اسی کی پناہ لو)

مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۖ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ

تم کو (اس کے عذاب سے) صاف طور پر ڈراتا ہوں اور خدا کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ ٹھیراؤ میں اُس کی طرف سے تم کو (اس کے عذاب سے) صاف طور پر ڈراتا ہوں

مُبِينٌ ۝ كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ

اسی طرح جو لوگ اِن سے پہلے ہو گزرے ہیں جب جب اُن کے پاس کوئی پیغمبر آیا اُنھوں نے (اُس کو) جادوگر

أَوْ مَجْنُونٌ ۝ أَتَوَاصَوْا بِهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

یا دیوانہ ہی بتایا ہے۔ کیا لوگ ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ خود ہی سرکش لوگ ہیں تو (اے پیغمبر) ...

فَمَا أَنْتَ بِمَلُومٍ ۝ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَ

کیونکہ (اِن کے کفر و انکار کا) تم پر کچھ الزام نہیں۔ ہاں سمجھاتے رہو کہ سمجھانا ایمان والوں کو فائدہ بخشتا ہے اور

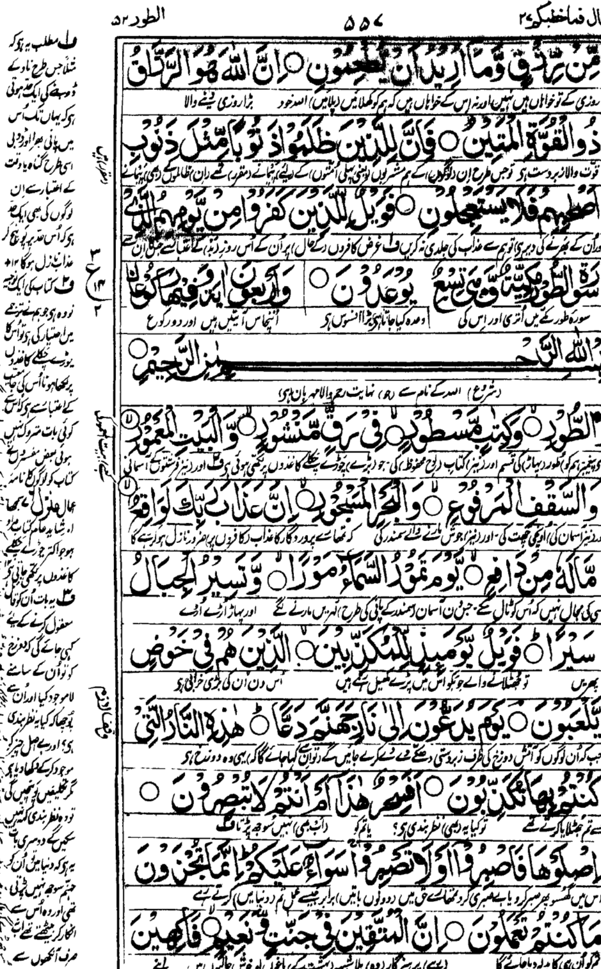
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ

ہم نے جنوں اور آدمیوں کو اسی غرض سے پیدا کیا ہے کہ ہماری عبادت کریں ہم اُن سے

ع ۲

ف۱ عقیم کے اصلی معنی عورت ہو تو بانجھ کے ہیں اور مرد ہو تو لاولد کے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو اس جگہ مراد ایسی آندھی جس سے سوائے بربادی کے اور کچھ حاصل نہ تھا ہم نے اختصار کے لئے منحوس ترجمہ کیا ہے ۱۲

ف۲ جانداروں میں تو دو قسمیں اکثر نر و مادہ ہیں اور بے جان چیزوں میں اعلیٰ ادنیٰ یا اختلاف حالت کے اعتبار سے کسی اور طرح پر دو قسمیں نکل سکتی ہیں جیسے کالی گوری چھوٹی بڑی ہلکی بھاری سفید سفر وغیرہ ۱۲



مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ

روزی کے تو خواہاں ہیں نہیں اور نہ اس کے خواہاں ہیں کہ ہم کو کھلائیں (پلائیں) اللہ خود بڑا روزی دینے والا

ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِّثْلَ ذَنُوبِ

قوت والا زبردست ہے تو جس طرح اِن (لوگوں) کے ہم مشربوں (یعنی پہلی امتوں) کے لیے پیمانہ (مقرر) تھا (اِن) ظالموں کے (بھی) پیمانے

أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن يَوْمِهِمُ الَّذِي

(اور اُن کے بھرنے کی دیر ہے) تو ہم سے عذاب کی جلدی نہ کریں ف غرض کافروں (کے حال) پر اُن کے اس روز (آنے) کے عذاب سے جس کا ان سے

يُوعَدُونَ ۝ | سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّأَرْبَعُونَ آيَةً وَّفِيهَا رُكُوعَانِ

وعدہ کیا جاتا ہے بڑا افسوس ہے | سورۂ طور مکے میں اُتری اور اس کی انچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

وَالطُّورِ ۝ وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ ۝ فِي رَقٍّ مَّنشُورٍ ۝ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ

(اے پیغمبر ہم کو) طور (پہاڑ) کی قسم اور (نیز) کتاب (لوح محفوظ) کی۔ جو (بڑے) چوڑے پنّے کاغذوں پر لکھی ہوئی ہے ف۲ اور (نیز) فرشتوں کے آسمانی

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ۝ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ۝ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ

اور (نیز) آسمان کی اونچی چھت کی۔ اور (نیز) جوش مارنے والے سمندر کی کہ تمہارے پروردگار کا عذاب (کافروں پر) ضرور نازل ہو کر رہے گا

مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ۝ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ

کسی کی مجال نہیں کہ اس کو ٹال سکے۔ جس دن آسمان (سمندر کے پانی کی طرح) لہریں مارنے لگے اور پہاڑ اُڑے اُڑے

سَيْرًا ۝ فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ

پھریں تو جھٹلانے والے جو کہ اس میں پڑے کھیل رہے ہیں اس دن ان کی بڑی خرابی ہے

يَلْعَبُونَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي

جب کہ ان لوگوں کو آتش دوزخ کی طرف زبردستی دھکے دے دے کر لے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا کہ) یہی وہ دوزخ ہے

كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ۝ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ۝

جسے تم جھٹلایا کرتے تھے تو کیا یہ (بھی) نظر بندی ہے؟ یا تم کو (اب بھی) نہیں سوجھ پڑتا ف۳

اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ

اس میں گھسو پھر صبر کرو یا بے صبری کرو تمہارے حق میں (دونوں باتیں) برابر ہیں۔ جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے

مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ۝ فَاكِهِينَ

تم کو ان ہی کا بدلہ دیا جائے گا (بے شک) پرہیزگار (وہ) بلا شبہ (بہشت کے) باغوں اور خوش حالیوں میں ہیں اپنے

ف۱ مطلب یہ ہے کہ مثلاً جس طرح ناؤ کے ڈوبنے کی ایک حد ہوتی ہے کہ یہاں تک اس میں پانی بھرا اور ڈوب گئی اسی طرح گناہ یا وقت کے اعتبار سے ان لوگوں کی بھی ایک حد ہے کہ اس حد پر پہنچ کر عذاب نازل ہوگا ۱۲

ف۲ کتاب کی ایک توجیہ تو وہ ہے جو ہم نے ترجمے میں اختیار کی ہے تو اس کا یوں بڑے چوڑے پنّے کاغذوں پر لکھا ہونا اس کی جامعیت کے اعتبار سے ہے کہ اس سے کوئی بات متروک نہیں ہوئی بعض مفسرین نے کتاب کو لوگوں کا نامۂ اعمال ٹھہرایا ہے اور شاید عام کتاب مراد ہو جو اکثر چوڑے پنّے کاغذوں پر لکھی جاتی ہے

ف۳ یہ بات اُن کو قائل کرنے کے لیے کہی جائے گی کہ دوزخ کو تو اُن کے سامنے لا موجود کیا اور اُن سے پوچھا کہ کیا یہ نظر بندی ہے؟ اور یہ اصل چیز موجود کر کے دکھا دیا ہے مگر تکلیفیں پہنچیں گی تو وہ نظر بندی کہہ نہیں سکیں گے دوسری بات یہ ہے کہ دنیا میں ان کو جنت سوجھ نہیں پڑتی تھی اور وہ اس سے انکار کر بیٹھے تھے اب صرف آنکھوں سے

بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ○ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

پروردگار کی دی ہوئی (نعمتوں) کے سبب خوشحال ہوں گے اور اُن کا پروردگار اُن کو عذاب دوزخ سے (بھی) بال بال بچالے رکھے گا (اور اُن کو کہا جائے گا)

هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ

جو تم نیک عمل کرتے رہے اُس کے صلے میں (آرام سے) تختوں پر جو برابر بچھائے گئے ہیں تکیے لگا کر (بیٹھو اور) کھاؤ پیو (اور ہم) ان کو بیچ بیچ

زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ○ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

(ان باتوں کے علاوہ) ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اُن کی زوجیت میں دیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور اُن کی اولاد ایمان ساتھ (نیک عملوں

بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ

رکو عمل میں اُن سے کسی قدر قصور بھی ہوا ہو۔ تاہم جنتیوں کے پاس خاطر سے) اُن کی اولاد کو (بھی جنت میں) اُن کے ساتھ لے جا شامل کریں گے اور جنتیوں کے

كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ○ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا

(اور) ہر شخص اپنے عمل کے بدلے میں گروی ہے ف اور جس میوے اور گوشت کو جنتیوں کا جی چاہے گا ہم اُن کے لیے اُس کی

يَشْتَهُوْنَ ○ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ○

ریل پیل کر دیں گے (مذاق کے طور پر) وہ آپس میں ہاں جام (شراب) کی چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس (کے نشے) میں نہ تو اُن کو بکواس لگے گی اور

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ○ وَاَقْبَلَ

اور (ایسے خوبصورت) لڑکے (اُن کی خدمت کے لیے) اُن کے پاس آمد و شد کریں گے کہ گویا وہ احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ہیں اور

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ○

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں باتیں کریں گے (بعض) کہیں گے کہ (بھائی) ہم (اس سے) پہلے اپنے گھر (انجام کار سے) بہت ہی ڈرا کرتے تھے

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ○ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ۭ

تو خدا نے ہم پر (بڑا ہی) فضل کیا اور ہم کو (دوزخ کی) لُو کے عذاب سے بچا لیا (اس سے) پہلے ہم اُس سے دعائیں مانگا کرتے تھے

اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ ○ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ

بے شک وہ (بڑا) محسن (اور) مہربان ہے تو (اے پیغمبر) تم (ان لوگوں کو) نصیحت کرتے جاؤ کہ اپنے پروردگار کے فضل سے تم نہ تو کاہن ہو اور نہ

لَا مَجْنُوْنٍ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ○

نہ مجنون ہو۔ کیا یہ لوگ تمہاری نسبت کہتے ہیں کہ (یہ) شاعر ہے (اور) ہم اس کے بارے میں زمانے کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں

قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ○ اَمْ تَاْمُرُهُمْ

(تم ان سے) کہو کہ (بہت اچھا) تم (بھی) انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں کیا ان کی عقلیں ان کو

اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ○ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ

یہ (باتیں) سکھاتی ہیں یا یہ لوگ (ہی) شریر ہیں؟ کیا (کافر) کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے قرآن از خود بنا لیا ہے (یہ تو ان کے ماننے کی کہتے ہیں)

ف عمل کے بدلے میں گروی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نجات اعمال نیک پر موقوف ہے نیک عمل کرے تو نجات پائے ١٢

منزل ٧

ع ٣٨ / ٢

بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○

بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ ایمان ہی نہیں لانا چاہتے سو اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہیں تو اسی طرح کا کلام (بنا کر) لے آئیں

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ○ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ

کیا یہ کسی کے پیدا کیے بغیر (یہ آپ) پیدا ہو گئے ہیں یا یہی (مخلوقات کو) پیدا کیا کرتے ہیں؟ یا انھوں نے آسمانوں کو

وَالْاَرْضَ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ○ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ

اور زمین کو پیدا کیا ہے (اُن کا تو کیا مقدور تھا) مگر (یوں دیکھو کہ یہ لوگ خدا پر) یقین ہی نہیں لانا چاہتے؟ (اے پیغمبر) کیا تمھارے پروردگار (کی رحمت) کے خزانے

الْمُصَيْطِرُوْنَ ○ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ

ان کے ہاتھ میں ہیں یا یہ (کہیں کے) حاکم ہیں؟ یا اِن کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اُس پر چڑھ کر آسمان کی باتیں سن آیا کرتے ہیں سو اگر اِن میں سے کوئی (آسمان کی باتیں)

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ○ اَمْ تَسْئَلُهُمْ

سن آتا ہے تو وہ کوئی (صاف و) صریح سند پیش کرے۔ کیا خدا کے لیے بیٹیاں اور تم لوگوں کے لیے بیٹے۔ یا (اے پیغمبر) تم اِن سے (تبلیغ رسالت کی)

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ○ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ○

کچھ مزدوری طلب کرتے ہو؟ کہ یہ (اُس) چٹّی (کے بوجھ) سے دبے جاتے ہیں یا اِن کے پاس (علمِ) غیب ہے؟ (کہ اُن سے کہا جائے) تو یہ (اُس کو) لکھ لیتے ہیں

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ○ اَمْ لَهُمْ

یا اِن کا ارادہ کچھ دھوکا دینے کا ہے تو (یہ) کافر آپ ہی دھوکے میں ہیں یا

اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا

خدا کے سوا اِن کا کوئی (اَور) معبود ہے؟ (تو) اللہ (کی ذات) اِن کے شرک سے پاک ہے اور اگر کوئی

مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ○ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا

آسمانی ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں (تب بھی خدا کے عذاب سے نہ ڈریں بلکہ) کہنے لگیں (کیا ہوا یہ بھی ایک قسم کا) بادل ہے جم کر سخت ہو گیا ہے تو (اے پیغمبر)

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ○ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ

وہ دن اِن کے سامنے آموجود ہو جب کہ (اُس کے صدمے سے) اِن کو غش آجائے (اور) اُس دن اِن کے مکر (و فریب) اِن کے

شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ

کچھ بھی کام نہ آئیں اور نہ کہیں سے اِن کو مدد ملے۔ اور (اِن) ظالموں کو عذاب قیامت کے علاوہ (دنیا میں اَور بھی) عذاب (ہونے والا) ہے

ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ

مگر اِن میں سے اکثر کو معلوم نہیں اور (اے پیغمبر) اپنے پروردگار کے حکم کے (انتظار میں) صبر سے بیٹھے رہو کہ تم

بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ○ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ

ہماری نگرانی (اور حفاظت) میں ہو اور جس وقت (سو کر) اٹھا کرو اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (و تقدیس) کیا کرو اور رات کے

ف جب کسی آدمی کو کسی بات کا وثوق ہوتا ہے تو وہ اُس کے لکھ دینے کو تیار ہو جاتا ہے جیسے روم و فارس کی لڑائی میں پیغمبر صاحب کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اہل روم اس وقت مغلوب ہو گئے ہیں مگر وہ چند سال منزل ۷ بعد پھر غالب آئیں گے اور چونکہ پیغمبر صاحب کو وحی پر اعتماد تھا انھوں نے اُسی وحی کو بے کم و کاست قرآن میں لکھوا دیا اور چار دانگ عالم میں اس کی منادی کرا دی ۱۲

وَالنُّجُوْمِ

اور ستاروں کے (غروب ہونے کے) پیچھے بھی ف

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ نجم مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | باسٹھ آیتیں ہیں اور تین رکوع

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

(لوگو) ہم کو شہاب (ستارے) کی قسم جب وہ (آسمان سے) ٹوٹتا ہے کہ تمہارے رفیق (محمد) نہ تو (راہِ راست سے) بھٹکے اور نہ بہکے اور نہ اپنی خواہش نفسانی سے

الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ

بناتے ہیں (بلکہ) یہ (قرآن جو پڑھ کر سناتے ہیں) وحی (آسمانی) ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے (اور) ان کو (جبرئیل) فرشتہ تعلیم کرتا ہے جس کی (رسولی) طا[قت]

مِرَّةٍ ۭ فَاسْتَوٰى ۝ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ

(اور) اس کی (جسمانی) قوت (بھی بڑی) زبردست ہے کہ جس وقت وہ (آسمان کی) ایک کنارے اونچی جگہ میں (اپنی اصلی صورت میں) سامنے کا سارا افق گھیرے

قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

اور (اتنا) ان کی طرف کو جھکا کہ (دونوں میں) دو کمان کی قدر فاصلہ رہ گیا بلکہ (اس سے بھی) کم اُس وقت خدا نے اپنے بندے (محمد) کی طرف (جبرئیل)

مَا رَاٰى ۝ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝

پیغمبر جو (جبرئیل کو) دیکھا کرتے ہیں تو کیا تم لوگ اُن سے اس بات پر جھگڑتے ہو حالانکہ (جھگڑنے کی کوئی بات نہیں کیونکہ) انہوں نے تو

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ

(معراج کے وقت) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس جہاں نیک بندوں کے رہنے کی جگہ بہشت ہے جبرئیل کو ایک دفعہ اور بھی (اصلی صورت میں) دیکھا ہے جب

مَا يَغْشٰى ۝ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝

جو چھا رہا تھا (یعنی نور) (اس وقت بھی پیغمبر کی) نظر نہ (کسی طرف کو) ہٹی اور نہ (جگہ سے) بہکی ف ٢ کچھ شک نہیں کہ پیغمبر نے (اس موقع پر) اپنے

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝ اَلَكُمُ

(مشرکو) بھلا تم نے لات اور عزّیٰ اور وہ جو ایک تیسری (دیوی) اور ہے منات ان (بتوں کے حال) پر بھی نظر کی (کہ ان میں کچھ بھی قدرت ہے ف ٣)

الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ۝ اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ

(کیوں جی!) کیا تم لوگوں کے لئے بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں؟ اگر ایسا ہو تو یہ بڑی نامنصفانہ تقسیم ہے۔ یہ بت تو نرے نام ہی (نام) ہیں

سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ۭ اِنْ

جو تم نے اور تمہارے بڑوں نے (اپنی طرف سے) رکھ لئے ہیں خدا نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی سند اتاری نہیں

يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ

لوگ تو بس اٹکل اور (اپنی) نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں اور (لطف) یہ ہے کہ

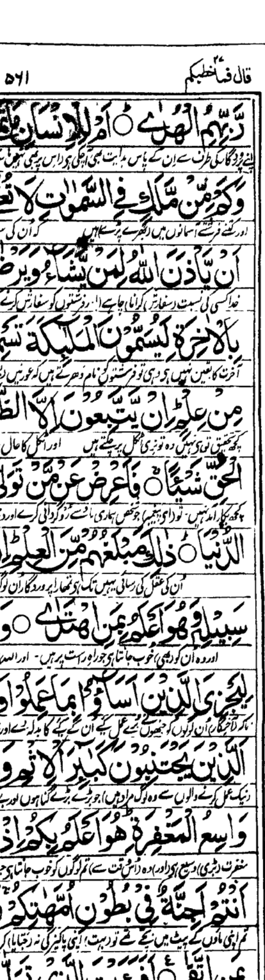
ف ١ اس آیۃ میں صرف شہاب کا مذکور ہے اور چونکہ رات کا وقت سونے اور آرام کرنے کا ہے اور سکوت اور سناٹا بھی ہوتا ہے کہ وہ حضور قلب کے لئے ضروری ہے اس وجہ سے رات کی عبادت دن کی عبادت پر فضیلت رکھتی ہے سو کر اٹھنے کے پیچھے نماز تہجد ہے اور رات کے ایک حصے میں غروب ستارہ داخل ہیں اور ستاروں کے غروب ہونے کے پیچھے نماز صبح ١٢

ف ٢ سدرہ عربی میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور سدرۃ المنتہیٰ وہ بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر ہے اور جبرئیل جیسے مقرب فرشتے کی وہیں تک رسائی ہوتی ہے اور یہ ساری باتیں اصل اسرار الٰہی ہیں فہم بشر سے خارج ١٢

ف ٣ لات اور عزّیٰ اور مناۃ اہل عرب کے بتوں کے نام ہیں جن کو وہ اسلام سے پہلے دیوتا اور دیوی سمجھ کر پوجا کرتے تھے ١٢

منزل ٧

ع ٢ / ٢١



رَّبِّهِمُ الْهُدٰىؕ ۝ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ۝

اپنے پروردگار کی طرف سے ان کے پاس ہدایت بھی آچکی ہے (اس پر بھی نہیں مانتے) کیا جس چیز کی انسان آرزو کرتا ہے وہ اسے ضرور ملتی ہے؟ سو آخرت اور دنیا (سب کچھ) اللہ

وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

اور کتنے فرشتے آسمانوں میں ہیں (اللہ ہی کا ہے) کہ ان کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آتی مگر جب

اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَرْضٰى ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

خدا کسی کی نسبت (سفارش کرانا) چاہے (اور فرشتوں کو سفارش کرنے کی) اجازت دے اور (فرشتوں کی سفارش کو) پسند فرمائے جن لوگوں کو

بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓىِٕكَةَ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰى ۝ وَ مَا لَهُمْ بِهٖ

آخرت کا یقین نہیں ہے وہی تو فرشتوں کو (خدا کی) لڑکیوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں (یعنی خدا کی بیٹیاں) ہیں حالانکہ ان کو اس کی

مِنْ عِلْمٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ

کچھ تحقیق تو ہے نہیں وہ تو بس اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل کا حال یہ ہے کہ وہ حق (بات) کے سامنے

الْحَقِّ شَیْـًٔا ۝ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ

کچھ بکار آمد نہیں۔ تو (اے پیغمبر) جو ہماری یاد سے رو گردانی کرے اور دنیا کی زندگی کے سوا اس کو کسی اور بات سے غرض (و مطلب) نہ ہو تم

الدُّنْیَا ۝ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

ان کی عقل کی رسائی یہیں تک ہے تمہارا پروردگار اس کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے رستے سے بھٹک گیا

سَبِیْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ۙ

اور اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر چلا۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے (اور اس نے خلقت کو اسی لئے پیدا کیا ہے)

لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۝

تاکہ جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو ان کے اعمال کا (برا) بدلہ دے اور جنہوں نے نیکیاں کیں ان کو نیک بدلہ دے

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ

جو صغیرہ گناہوں کے سوا بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔ بےشک تمہارا پروردگار بڑی

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ

بخشش والا ہے۔ وہ تم کو خوب جانتا ہے۔ جب اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا اور جب

اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔ تو اپنے آپ کو پاک صاف نہ جتاؤ۔ جو پرہیزگار ہے وہ اس سے خوب واقف ہے

بِمَنِ اتَّقٰى ۝ اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰى ۝ وَ اَعْطٰى قَلِیْلًا وَّ اَكْدٰى ۝

بھلا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے منہ پھیر لیا۔ اور تھوڑا سا دیا (پھر) ہاتھ روک لیا

الربع

ف ۱ مطلب یہ کہ بت پرستی بھی کئے جاؤ اور خدا سے دنیا و دین کی فلاح کے بھی امیدوار ہو۔ این خیال ست و محال ست و جنون۔ دین و دنیا کی فلاح تو خدا ہی کے پاس ہے تو اسی کی عبادت کرو ۱۲

منزل ۷

الربع



أَعِندَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَىٰ ○ أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ ○

کیا اس کے پاس علم غیب ہے کہ اُس کو (اپنا انجام) دکھائی دے رہا ہے وف کیا اُس کو اُن (باتوں) کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں (لکھی) ہیں

وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ ○ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ○ وَأَن

اور (نیز) ابراہیم کے (صحیفوں میں) جنھوں نے (اپنی زندگی میں حق بندگی) پورا پورا ادا کیا یہ کہ کوئی شخص دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ

لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ○ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ○ ثُمَّ

انسان کو وہی ملتا ہے جس کی اُس نے کوشش کی۔ اور یہ کہ اُس کی کوشش آگے چل کر (قیامت کے دن) دیکھی جائے گی پھر

يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ○ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ ○ وَأَنَّهُ هُوَ

اُس کو اُس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ کہ (آخر کار سب کو) خدا تک پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی

أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ ○ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا ○ وَأَنَّهُ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ

ہنساتا اور رُلاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا اور جلاتا ہے اور یہ کہ جب

الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ○ مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ ○ وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ

نطفہ (رحم مادہ میں) ٹپکایا جاتا ہے تو (خدا) اس سے نر و مادہ دو قسم (کے جاندار) پیدا کر دیتا ہے اور یہ کہ دوبارہ (جلا اٹھانا) اُس نے اپنے ذمہ لازم کیا ہے

الْأُخْرَىٰ ○ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ○ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ ○

اور یہ کہ وہی (لوگوں کو) مالدار اور صاحب سرمایہ کر دیتا ہے اور یہ کہ وہی شعریٰ (ستارے) کا مالک ہے وف

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ ○ وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ ○ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن

اور یہ کہ اُسی نے عاد اول (قوم) کو ہلاک کیا تھا وف اور (علی ہذا القیاس) ثمود کو بھی (اُن میں سے کسی کو) باقی نہ چھوڑا اور اُن سے پہلے قوم نوح

قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ○ وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ ○

کو بھی۔ اس میں شک نہیں کہ وہ لوگ بڑے ہی ظالم اور بڑے سرکش تھے اور (قوم لوط کی) الٹی ہوئی بستیوں کو دے پٹکا تھا

فَغَشَّاهَا مَا غَشَّىٰ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ ○ هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ

تو اُن (بستیوں) پر چھا گیا جو چھا گیا تو اے انسان تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرے گا یہ (محمد ﷺ) بھی ڈر سنانے والوں میں سے

النُّذُرِ الْأُولَىٰ ○ أَزِفَتِ الْآزِفَةُ ○ لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ اللَّهِ كَاشِفَةٌ ○

(ایک) ڈر سنانے والے ہیں آنے والی (یعنی قیامت) قریب آ پہنچی۔ اللہ کے سوا کوئی اس (دن کی مصیبت) کو دور کرنے والا نہیں

أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ ○ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ○ وَأَنتُمْ

کیا تم اس کلام سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں اور تم

سَامِدُونَ ○ فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ○

غافل ہو تو خدا کے آگے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو

وف یعنی جو شخص ہوچکا ہو اس کو اپنی نجات کے لیے کافی سمجھتا ہے اور تھوڑا سا دینے پر نازاں ہے ۱۲ وف عرب کے بعض قبیلے ستارہ شعریٰ کی بھی پرستش کرتے تھے اس وجہ سے خاص کر اُس کا تذکرہ فرمایا ۱۲ وف عاد اولیٰ حضرت ہود کی قوم ہے جو آندھی سے ہلاک ہوئی اور عاد ثانیہ عاد ارم کہلاتے ہیں جن کا ذکر پارہ ۳۰ کی سورہ فجر میں ہے ۱۲ وف موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفوں کے مضامین کا خلاصہ اوپر بیان ہوا ان میں نعمتوں کا بھی ذکر ہے اور عذابوں کا بھی سو نعمتیں تو نعمتیں ہی ہیں اور عذاب بھی ایک اعتبار سے نعمتیں ہیں کہ خدا نے ایمان داروں کو محفوظ رکھا اور ان کے دشمنوں یعنی کافروں مفسدوں کو ہلاک کر کے زمین میں نیکی اور امن کو قائم کیا علاوہ بریں اُن صحیفوں کا نزول بجائے خود ایک بڑی نعمت ہے ۱۲



سورۃ القمر مکیۃ وھی خمس وخمسون اٰیۃ وثلٰث رکوعات ۝ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

سورۂ قمر مکے میں اتری اور اس کی پچپن آیتیں ہیں اور تین رکوع (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

اقتربت الساعۃ وانشق القمر ۝ وان یروا اٰیۃ یعرضوا

قیامت پاس آ گئی اور (پیغمبر کے معجزے سے) چاند شق ہو گیا (کہ قرب قیامت کی یہ بھی ایک نشانی ہے) ف اور (یہ لوگ) اگر کوئی سا معجزہ (بھی) دیکھیں

ویقولوا سحر مستمر ۝ وکذبوا واتبعوا اھواءھم وکل

اور کہیں کہ (یہ بھی ایک قسم کا) جادو ہے جو سدا سے ہوتا چلا آیا ہے۔ اور ان لوگوں نے (پیغمبر کو) جھٹلایا اور اپنی (نفسانی) خواہشوں کی پیروی کی اور ہر ایک

امر مستقر ۝ ولقد جاءھم من الانباء ما فیہ مزدجر ۝

کام (کا ایک وقت) ٹھیرا ہوا ہے (الغرض ان کی سزا کا بھی) اور ان کو تو (اگلی امتوں کے) اتنے حالات پہنچ چکے ہیں کہ جن میں (کافی) تنبیہ تھی

حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر ۝ فتول عنھم یوم یدع

(اور کافی تنبیہ کے علاوہ) سر تا سر دانائی (کی باتیں بھی) تھیں، مگر (ان لوگوں کو) ڈرانا (بھی) کچھ فائدہ نہیں دیتا تو (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کنارہ کش

الداع الی شیء نکر ۝ خشعا ابصارھم یخرجون من الاجداث

ایسی چیز کی طرف بلائے گا جس سے (ان کے ذہن بھی) آشنا نہیں اور پشیمانی کی وجہ سے ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (اور اس دن) قبروں میں سے (اس طرح

کانھم جراد منتشر ۝ مھطعین الی الداع یقول الکفرون

گویا یہ ٹڈیاں ہیں (کہ چاروں طرف) پھیلی پڑی ہیں۔ اور بلانے والے کی طرف بھاگے ہوئے چلے جا رہے ہوں گے (اور) کافر کہتے (جاتے) ہوں گے

ھذا یوم عسر ۝ کذبت قبلھم قوم نوح فکذبوا عبدنا وقالوا

کہ یہ (تو بڑا ہی) کٹھن دن ہے۔ ان لوگوں سے پہلے نوح کی قوم نے (بھی مطلق رسالت کا انکار کر کے تمام پیغمبروں کی) جھٹلایا (از انجملہ) ہمارے بندے (نوح کو)

مجنون وازدجر ۝ فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر ۝ ففتحنا

(یہ) دیوانہ ہے اور ان کو جھڑکیاں دی گئیں (سو آخر) تو انھوں نے اپنے پروردگار سے فریاد کی کہ میں (ان کے ہاتھ سے) عاجز ہوں تو آپ (ہی ان سے) بدلہ لے۔ تو ہم نے

ابواب السماء بماء منھمر ۝ وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء

موسلا دھار پانی سے آسمان کے پٹ کھول دیئے اور زمین کی سوتیں بہا دیں

علی امر قد قدر ۝ وحملنہ علی ذات الواح ودسر ۝ تجری

تو اندازۂ مقررہ پر (زمین کا اور آسمان کا) پانی (مل کر) ایک ہو گیا۔ اور نوح کو ہم نے (لکڑی کے) تختوں اور کیلوں سے بنائی ہوئی (کشتی) پر سوار کر لیا (اور وہ)

باعیننا جزاء لمن کان کفر ۝ ولقد ترکنھا اٰیۃ فھل من

ہماری نگرانی میں بڑی تیزی (سے چلی) (یہ) اس شخص (یعنی نوح) کا بدلہ (تھا) جس کی قدر نہیں کی گئی تھی اور ہم نے اس (واقعے) کو ایک نمونۂ (عبرت) بنا چھوڑا

مدکر ۝ فکیف کان عذابی ونذر ۝ ولقد یسرنا القراٰن للذکر

نصیحت پکڑے۔ پس ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا دیکھا اس کا انجام کیسا ہوا اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لئے آسان کر دیا ہے

ف مولوی شاہ عبد القادر صاحب نے اس مقام پر فائدہ لکھا ہے کہ حج کے دنوں میں آدھی رات کو کافر جمع تھے حضرت ان کو سمجھاتے تھے انھوں نے مانگی کچھ نشانی حضرت نے فرمایا دیکھو آسمان کی طرف چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ان میں سے مشرق کو آیا ایک مغرب کو جب تک خوب طرح دیکھ لیا پھر آپس میں مل گئے یہ نشانی تھی قیامت کی کہ آگے سب کچھ یوں ہی پھٹے گا اور جیسا مولوی شاہ عبد القادر صاحب نے لکھا منزل ۷ ہے تمام مفسروں کا اسی پر اجماع ہے اور معجزۂ شق القمر کا وقوع احادیث صحیحہ سے ثابت بعض فلسفیانہ خیالات کے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ شق القمر جس کا یہاں مذکور ہے قیامت میں واقع ہو گا تو وہ یوں ترجمہ کریں گے کہ قیامت پاس آ گئی اور (یوں سمجھو) کہ چاند پھٹ گیا بے شک شق القمر ایک عجیب واقعہ ہے جو سمجھ میں نہیں آتا اور اسی لئے معجزہ ہے لیکن قیامت اس سے زیادہ عجیب ہے تو تعجب ہے کہ فلسفی مسلمان قیامت کو تسلیم کریں جو زیادہ عجیب ہے اور معجزے



فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝

تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے (قوم) عاد نے (بھی پیغمبروں کو) جھٹلایا تو ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ۝ تَنْزِعُ

کہ ہم نے ایک منحوس دن میں جس کی نحوست (کسی طرح ٹالے) نہیں ٹلتی تھی اُن پر ایک ناٹے کی آندھی چلائی (اور وہ)

النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ۝ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝

لوگوں کو (جگہ سے ایسا) اکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے بوتے ہیں تو ہمارا عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے (قوم) ثمود نے (بھی)

بِالنُّذُرِ ۝ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَّسُعُرٍ ۝

ڈر سنانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا (اور اپنے پیغمبر صالح کو بھی) اور (ان کی نسبت) کہا کہ کیا ہم ایسے شخص کی پیروی کریں کہ وہ بھی ہم ہی میں سے ایک ہے ...

ءَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ۝ سَيَعْلَمُونَ

کیا ہم میں سے اسی پر وحی نازل ہوئی ہے؟ (نہیں) ہو نہ ہو یہ شخص جھوٹا لپاٹیا (اور) ڈینگیا ہے (تو ہم نے صالح سے فرمایا کہ) عنقریب ان کو کل (پرسوں ہی میں) معلوم

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ۝ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

ہو جائے گا کہ کون جھوٹا لپاٹیا اور ڈینگیا ہے ف ہم ان کے آزمانے کے لیے ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں تو تم

فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ

ان کا انتظار کرو (کہ یہ اُس کی کیسی مدارات کرتے ہیں) اور صبر سے بیٹھے رہو اور ان کو جتا دو کہ ان میں (اور اونٹنی میں) پانی بانٹ دیا گیا ہے تو ہر ایک

شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ۝ فَكَيْفَ كَانَ

(پانی پینے کے لیے) حاضر (ہوا) کرے تو اُنھوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا تو اُس نے (اونٹنی پر) ہاتھ ڈالا اور (اُس کی) کونچیں کاٹ دیں ف تو ہمارا

عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوا

عذاب اور ہمارا ڈرانا (دیکھا اُس کا انجام) کیسا ہوا کہ ہم نے اُن پر ایک ہی چیخ کا عذاب نازل کر دیا

كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

تو باڑ والے کی رُوندی ہوئی باڑ کی طرح (پامال) ہو (کر رہ) گئے ف اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لیے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے (قوم)

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا

لوط کی قوم نے (بھی) ڈر سنانے والوں (یعنی پیغمبروں) کو جھٹلایا تو ہم نے اُن پر پتھراؤ برسا دیا مگر

آلَ لُوطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ

خاندانِ لوط کے لوگ کہ ہم اُن کو اپنے فضل (و کرم) سے صبح ہوتے ہوتے (عذاب کی جگہ سے) نکال لے گئے (اور ہم) جو (ہمارا) شکر کیا کرتا ہے ہم اُس کو

ف چونکہ عذاب کا وعدہ قریب لگا تھا اس سبب سے کل سے تعبیر کیا جیسے فردائے قیامت کہا جاتا ہے ۱۲ ف باتوں کے پٹھوں کو کونچیں کہتے ہیں عرب میں دستور تھا کہ اونٹ کو حلال کرنا ہوتا تو اُس کی کونچیں کاٹ دیتے تا کہ بھاگ نہ سکے اور یوں بھی کونچیں کاٹ کر چھوڑ دو تو جانور پڑے پڑے ہلاک ہو جائیگا مطلب یہ ہوا کہ قدار نے اونٹنی کو مار ڈالا ۱۲ ف قاعدہ ہے کہ کھیت کے گرد اصطبل کے گرد اُس کی حفاظت کے لیے کانٹوں اور تیلوں اور پتلی پتلی لکڑیوں کی ایک باڑ بنا لیتے ہیں پھر خشک ہو کر اُس کا چورا سا ہو جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہ باڑ آخر کار رُوندن میں آ جاتی ہے یہ لوگ بھی تباہ و برباد و پامال ہو گئے ملک عرب میں کھیتی کم ہے تو وہ مویشی کے تھان کو اسی طرح محفوظ کرتے ہیں اور بعض جگہ یہاں بھی کرتے ہیں ۱۲

ل درخت کا وہ حصہ جو شاخوں کے نیچے ہوتا ہے اُس کو فارسی میں تنہ کہتے ہیں اور ہمارے ہاں بوتہ ۱۲

شُكَّرَ ○ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ○ وَلَقَدْ

اور لوط نے اُن لوگوں کو ہماری پکڑ سے ڈرا بھی دیا تھا مگر وہ (اُن کے) ڈراوں میں لگے حجتیں نکالنے - اور

رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ○

اُن کے مہمانوں (یعنی فرشتوں) کو بھی اُن کے پاس سے اُڑا لے جانے کے درپے ہوئے تو ہم نے اُن کی آنکھوں پر جھاڑو پھیر دی ف (اور کہا لو)

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ○ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ○

اور حقیقت میں صبح سویرے اُن کو عذاب نے آ ہی لیا جو کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتا تھا اور ہم نے فرمایا کہ لو اَب ہمارے عذاب اور ہمارے ڈرانے کے مزے چکھو

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ○ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ

اور البتہ ہم نے قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت پکڑنے کے لیئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے اور تحقیق

فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ○ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ

فرعون کے لوگوں کے پاس (بھی بہتیرے ہی) ڈراوے آئے - سو اُنھوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو اُنسا (سخت) پکڑا جیسا زبردست

مُقْتَدِرٍ ○ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ○

صاحب قدرت پکڑا کرتا ہے (ای اہل مکہ) کیا تم میں سے جو منکر ہیں وہ ان لوگوں سے کچھ بڑھ کر ہیں یا تمھارے پاس تحریریں ہیں اُن تحریروں میں تمھاری معافی لکھی ہے

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ○ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ○

یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری بڑی قوی جماعت ہے سو کوئی دن جاتا ہے کہ (ان کا) گروہ شکست کھائے گا اور (مسلمانوں کے مقابلے میں) پیٹھ پھیر کر

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ○ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ

بلکہ (اصل) وعدہ تو اِن کے ساتھ قیامت کا ہے اور قیامت بڑی آفت اور بڑی کھیر ہے ف بے شک گنہگار (لوگ)

فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ○ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا

گمراہی میں (پڑے) ہیں اور (آخر کار) جہنم میں (جائیں گے) جس دن اُن کو اُن کے مونھ کے بل (دوزخ کی) آگ میں گھسیٹا جائے گا (اور اُن

مَسَّ سَقَرَ ○ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ○ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ

ہم نے تمام چیزوں کو ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے (از انجملہ قیامت کا بھی ایک وقت مقرر ہے) اور ہمارا کام تو بس ایک بات کی ہے

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ○ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ○ وَ

جیسے آنکھ کا جھپکانا ف اور (ای کفار مکہ) ہم تمھارے (کتنے) ہم مشربوں کو ہلاک کر ہی چکے ہیں تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے اور

كُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ○ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ○ إِنَّ

یہ لوگ جو کچھ بھی کر چکے ہیں (ان کے) اعمال ناموں میں (لکھا ہوا موجود) ہے اور (کوئی کام بھی ہو) چھوٹا اور بڑا سب لکھا ہوا ہے (جو لوگ)

الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ○ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ○

پرہیز گار ہیں وہ (بہشت کے) باغوں اور نہروں میں سچی (عزت کی) جگہ بادشاہ (دو جہاں) قادر (مطلق) کے مقرب ہوں گے

ع ۲ ۱۴ ۹

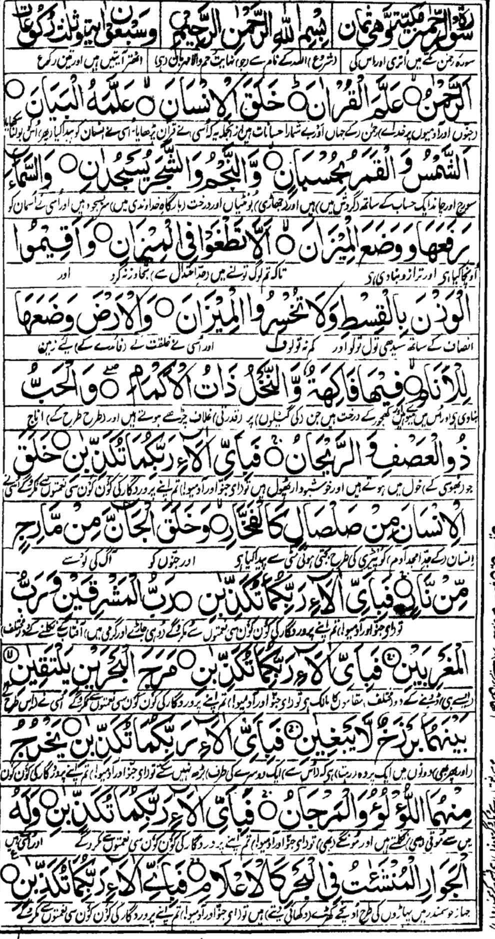
ع ۳ ۱۵ ۱۰

ف لوط علیہ السلام کا قصہ قرآن میں کئی جگہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے اور وہاں عذاب کے فرشتوں کا خوبصورت لڑکوں کی شکل بنا کر آنا اور لوط علیہ السلام کے گھر مہمان رہنا بیان کیا گیا ہے اس جگہ مختصر طور پر صرف فرشتوں کا مہمان ہونا مذکور ہے اور باقی قصے سے سکوت ۱۲ ف طمس کے اصلی معنی تو مٹنے کے ہیں ہم نے اپنے محاورے کے لحاظ سے جھاڑو پھیرنا ترجمہ کر دیا ہے ۱۲

منزل ۷

ف ٹیڑھی کھیر اردو کا ایک محاورہ ہے جس سے مراد ہے سخت اہل عرب اپنے محاورے میں اس کو تلخ سے تعبیر کرتے ہیں جو امر کا لفظی ترجمہ ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ جیسے آسانی اور جلدی سے آدمی آنکھ جھپکا لیتا ہے اسی طرح خدا کے کام ہوتے رہتے ہیں نہ اس کو سامان درکار ہوتا ہے اور نہ اس کو غور کرنے کی ضرورت ہے ادھر کہا اُدھر ہو گیا اور عجب نہیں کہ اس میں قیامت کی طرف اشارہ ہو کہ وہ بھی یکایک آنکھ جھپکانے میں آ موجود ہوگی ۱۲

سورة



سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ رحمٰن مکے میں اتری اور اس کی اٹھتر آیتیں ہیں اور تین رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○

(جنوں اور آدمیوں پر خدائے) رحمٰن (کے جہاں اور بے شمار احسانات ہیں از انجملہ یہ کہ اسی) نے قرآن پڑھایا، اسی نے انسان کو پیدا کیا (پھر) اس کو بولنا سکھایا

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ○ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند ایک حساب کے ساتھ (گردش میں) ہیں اور (جھاڑی) بوٹیاں اور درخت (بارگاہ خداوندی میں) سربسجود ہیں اور اسی نے آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ○ وَاَقِيْمُوا

اونچا کیا ہے اور ترازو بنادی ہے تاکہ تم لوگ تولنے میں (حد اعتدال سے) تجاوز نہ کرو اور

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

انصاف کے ساتھ سیدھی تول تولو اور کم نہ تولو ف۱ اور اسی نے خلقت کے (فائدے کے) لیے زمین

لِلْاَنَامِ ۙ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۙ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۖ ○ وَالْحَبُّ

بچھادی ہے اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن (کی گپھوں) پر (قدرتی) غلاف چڑھے ہوتے ہیں اور (طرح طرح کے) اناج

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ خَلَقَ

جو (بھوسی کے) خول میں ہوتے ہیں اور خوشبودار پھول ہیں تو (اے) جنو اور آدمیو! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اسی نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ○ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ

انسان (کے جد امجد آدم) کو ٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا ہے اور جنوں کو آگ کی لو سے

مِّنْ نَّارٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

تو (اے) جنو اور آدمیو! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے (وہی) جاڑے اور گرمی (میں) آفتاب کے نکلنے کے دو مختلف

الْمَغْرِبَيْنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ

(ایسے ہی) ڈوبنے کے دو مختلف مقاموں کا مالک ہے تو (اے) جنو اور آدمیو! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اسی نے اس طرح

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يَخْرُجُ

(اور پھر بھی) دونوں میں ایک پردہ (رہتا) ہے کہ (اس سے) ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے تو (اے) جنو اور آدمیو! تم اپنے پروردگار کی کون کون

مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ وَلَهُ

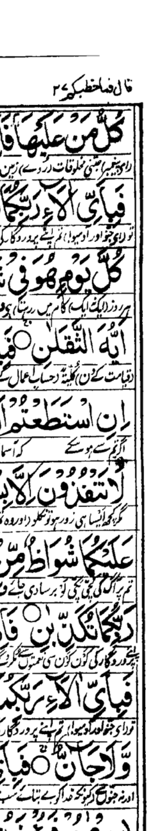
ان میں سے موتی (بھی) نکلتے ہیں اور مونگے (بھی) تو (اے) جنو اور آدمیو! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے اور اسی کے ہیں

الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے (دکھائی دیتے) ہیں تو (اے) جنو اور آدمیو! تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے

ف۱ یعنی تول کا معاملہ نہایت ضروری معاملہ ہے کوئی فرد بشر اس سے بے نیاز نہیں یا ناپ تول کر دیتا ہے یا لیتا ہے اور شرع میں اس کا بڑا اہتمام منزل ہے کہ ناپ تول میں ہرگز کمی اور فریب دخل نہ دیا جائے اور اسی لیے اس مضمون کو ایک ہی مطلب کو کئی پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے کہ افسوس ہے کہ ناپ تول میں لوگوں میں جیسی چاہیے اب بھی ٹھیک نہیں الا ماشاء اللہ ۱۲

النصف — ع ۱ / ۲۵



كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○

(اے پیغمبر) جتنی مخلوقات (روئے) زمین پر ہیں سب فنا ہو جانے والی ہیں اور (صرف) تمھارے پروردگار کی ذات باقی رہ جائے گی جو (بڑی) عظمت والی اور بزرگ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے جتنی مخلوقات آسمانوں (میں) اور زمین میں ہیں (جو) اُن کو درکار ہے مانگتی

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ سَنَفْرُغُ لَكُمْ

ہر روز (ایک نہ ایک) کام میں رہتا ہے ف۱ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے (اے جنو اور آدمیو!) ہم عنقریب

اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

(قیامت کے دن) کُلّیۃً (حساب اعمال کے لیے) تمھاری طرف متوجہ ہونے والے ہیں تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے (ہو کر کہیں کو) نکل بھاگو تو نکل دیکھو

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يُرْسَلُ

مگر کچھ ایسا ہی زور ہو تو نکلو (اور وہ تم میں ہے اور نہ ہو) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے (اگر تم آسمان و زمین

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

تم پر آگ کی نِری لپٹ برسا دی جائے ف۲ کہ تم (اُس کو) دفع نہ کر سکو گے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ○

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے۔ پھر جب (قیامت کے دن) آسمان پھٹے اور تیل کی طرح (اُس کی رنگت) لال ہو جائے (دو آخری فیصلے

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ

تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے تو اُس دن نہ تو آدمیوں سے اُن کے گناہوں کی بابت پوچھا جائے گا

وَّلَا جَآنٌّ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

اور نہ جنوں سے کیونکہ خدا کو بے بتائے سب معلوم ہے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے (اُس دن) گنہگاروں کو

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○

پہچان لیا جائے گا پھر (اُن کے) چونٹے اور پاؤں پکڑے جائیں گے (اور اس طرح کشاں کشاں اُن کو جہنم میں لے جائیں گے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ

یہ ہے وہ جہنم جس کو گنہگار لوگ جھٹلاتے ہیں (اور قیامت کے دن) اُس میں اور

حَمِيْمٍ اٰنٍ ○ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ

کھولتے ہوئے پانی میں لوٹے ترلے پھریں گے۔ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر وگے اور جو شخص (اعمال کی) جواب دہی

ف۱ مدعا یہ ہے کہ جیسے بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ خدا دنیا کو پیدا کر کے بے کار بیٹھا ہے یہ اُن کی غلطی ہے وہ ہر وقت دنیا کے کاموں میں تصرف کرتا رہتا ہے وہ دنیا کے انتظام سے ایک لمحے کو بھی دست بردار ہو تو دنیا کا کام کس طرح چلے ۱۲

ف۲ نحاس کا یعنی ترجمہ ہے یعنی دھواں اور نری شواظ کا یعنی لپٹ ۱۲

منزل ۷

وقف لازم

ع ۲ / ۱۲



جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ۝ فَبِأَيِّ

اُس کو (بہشت کے) دو باغ (ملیں گے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (وہ دونوں باغ بہت سی) ٹہنیوں والے

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے - دونوں میں دو چشمے (بڑے) بہ رہے ہوں گے - تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے - دونوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی ف۱ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (جنتی) اُن میں ایسے عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے کہ اُن کے استر اطلس کے ہوں گے

وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ

اور دونوں باغوں کے پھل (اتنے) نیچے (جھکے) ہوں گے (کہ چاہو تو تازہ بتازہ درختوں پر سے ہی توڑ کھالیں) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں

الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتیں ف۲ اور جنتیوں سے پہلے نہ تو کسی انسان نے اُن پر ہاتھ ڈالا ہوگا اور نہ کسی جن نے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے - (اُن کی رنگتیں ایسی لال بھبوکا ہوں گی کہ) گویا وہ یاقوت اور مرجان (کی ہی ہوتی) ہیں تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝ فَبِأَيِّ

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے - بھلا نیکی کے سوا نیکی کا بدلہ کچھ اور بھی ہو سکتا ہے؟ تو (اے جنو اور آدمیو!) تم

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے - اور اِن دو (باغوں) کے علاوہ (جنتیوں کے لیے) دو باغ اور ہوں گے تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُدْهَامَّتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (وہ) دونوں (باغ خوب) گہرے سبز (ہوں گے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں

فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِمَا

اُن (دونوں باغوں) میں دو چشمے (بڑے) اُبل رہے ہوں گے - تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اُن (دونوں) میں

فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ فِيهِنَّ

میوے (ہوں گے) اور کھجوریں (ہوں گی) اور انار (ہوں گے) تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اُن میں

خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ

نیک سیرت (اور) خوبصورت (عورتیں) ہوں گی تو (اے جنو اور آدمیو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (وہ) حوریں (ہوں گی جو) خیموں

ف۱ دو قسمیں کئی اعتبار سے ہو سکتی ہیں مثلاً رنگت مزہ بو وغیرہ اور یہ جنتیوں کے حق میں مزید نعمت ہے کیونکہ آدمی کی طبیعت ایسی جدت پسند واقع ہوئی ہے کہ وہ ایک ہی طرح کی چیز کھاتے کھاتے اکتا جاتا ہے ۱۲

ف۲ قاصرات الطرف کے معنی دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو ہم ترجمے میں اختیار کئے ہیں دوسرے یہ کہ نیچی اور جھکی ہوئی نگاہ بھی اہلِ حسن کی ادا ہے شاعر اسی کو چشمِ نیم باز اور چشمِ نیم خواب کہتے ہیں ۱۲

فِي الْخِيَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ

خیموں میں بند (ہیں) (کہ ان کو باہر کی ہوا بھی نہیں لگتی) تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکر جاؤ گے جنتیوں

وَلَا جَانٌّ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ

سے پہلے اور نہ کسی جن نے تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے جنتی وہاں سبز قالینوں

خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝

اور عمدہ عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ تو (اے جنو اور آدمیو) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں سے مکرو گے

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ ف۱

(اے پیغمبر) تمہارے پروردگار کا نام بڑا بابرکت (نام) ہے (وہ) جو بڑی عظمت والا اور (لوگوں پر) احسان کرنے والا ہے

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَتِسْعُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

سورۂ واقعہ مکے میں اتری اور اس کی چھیانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ

جب (قیامت جو ضرور) ہونے والی (ہے) واقع ہوگی (اور) اس کے واقع ہونے میں کچھ بھی خلاف نہیں (اس وقت لوگوں کا فرق مراتب ظاہر ہوگا) بعضوں کو

إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَاءً

(پست کرے گی اور بعضوں کو بلند) اور واقع ہوگی (اس وقت) جب زمین بڑے زور سے ہلنے لگے گی اور پہاڑ (ٹکرا کر ایسے) ریزہ ریزہ ہو جائیں گے کہ (جیسے) ذرے پڑے اڑ رہے ہیں

مُنْبَثًّا ۝ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ

اور (اس وقت) تم لوگوں کی (بھی) تین قسمیں ہوں گی (ایک) تو داہنے ہاتھ والے (سو) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے

الْمَيْمَنَةِ ۝ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ وَالسَّابِقُونَ

اور (ایک) بائیں ہاتھ والے (سو) بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی برا حال ہے۔ اور (تیسرے) جو (سب سے)

السَّابِقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ثُلَّةٌ مِنَ

آگے (سامنے بٹھائے گئے) ہیں (سو) یہ آگے ہی (بٹھانے کے قابل) ہیں (کہ) یہ بارگاہ خداوندی کے مقرب ہیں (ان کو بہشت کے) آرام

الْأَوَّلِينَ ۝ وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ ۝ عَلَىٰ سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ ۝

(کے باغوں میں جگہ ملے گی) اگلے لوگوں میں سے (بہت سے ہوں گے) اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے (بھی) جڑاؤ تختوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے

مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ ۝ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ ۝

تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ غلمان (بہشت) جو ہمیشہ (لڑکے ہی بنے) رہیں گے ان کے پاس (شربت وغیرہ پینے کے لیے)

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ ۝ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا

آبخورے اور ٹنٹیاں[1] اور (ایسی) شراب صاف کے جام لئے اور لیے جاتے ہوں گے۔ جس (کے پینے) سے نہ تو ان کو درد سر ہو (جو خمار[2] میں ہوتا ہے)

ف۱ اس سورت میں بار بار خدا نے جنوں اور آدمیوں پر اپنی نعمتیں جتائی ہیں سو کہیں تو واقعی نعمتیں گنوا کر جتایا ہے اور کہیں عذاب اور سزا کا مذکور ہے اور اس کے ساتھ بھی نعمت جتائی ہے سو حقیقت میں غور سے دیکھا جائے تو دوزخ کی مصیبتوں کا بندوں کو بتا دینا یہ بھی بجائے خود ایک نعمت ہے تاکہ بندے ڈر کر نیکو کاری اختیار کریں اور جب خدا کی نعمتیں بے حد و بے شمار ہیں تو بار بار جتانے سے یہ مطلب ہے کہ بار بار اس کا شکر کیا جائے ع شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو ۱۲

[1] ٹونٹی دار لٹیا کو ٹنٹی کہتے ہیں ۱۲ [2] نشہ اترنے کو ہوتا ہے تو درد سر بھی ضرور ہوتا ہے اسی حالت کا نام ہے خمار ۱۲



وَلَا يُنزِفُونَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۝ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝

اور نہ ان کو اس سے ... اور (نیز) جس قسم کا میوہ پسند کریں اور جس قسم کے پرندوں کے گوشت کو اُن کا جی چاہے (وہی گوشت)

وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور (ان نعمتوں کے علاوہ احتیاط سے) تہوں میں رکھے ہوئے موتیوں کی طرح (خوش رنگ) بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ملیں گی (یہ) بدلہ

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا ۝ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۝ وَ

وہاں نہ تو کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ خلافِ تہذیب فـا بس (ہر طرف سے) سلام (ہی) سلام کی آوازیں (چلی آرہی ہوں گی) اور

أَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَطَلْحٍ

داہنے ہاتھ والے (سو ان) داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے (وہ) بے کانٹے کی بیریوں اور لدے ہوئے کیلوں

مَّنضُودٍ ۝ وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَفَاكِهَةٍ

اور لمبی لمبی چھاؤں اور پانی کے جھرنوں اور افراط کے میووں میں

كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝

جو (بارہ مہینے) بلا ناغہ بے روک ٹوک ان کو ملا کریں گے۔ اور اونچے اونچے فرشوں (کی آسائش) میں (مزے کر رہے) ہوں گے

إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۝ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا ۝ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝

(اور ان کو بھی حوریں ملیں گی اور) ان (حوروں) کو ہم نے (ان کے لئے ایک قسم سے) بالکل ایک پیدا کیا ہے اور ان کو (انسا) بنایا کہ وہ کنواریاں (اور)

لِّأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

(اس گروہ میں) کثرت سے اگلے لوگ (رہیں گے) اور کثرت (ہی) سے پچھلے (بھی)

وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ۝ فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ۝ وَظِلٍّ مِّن

اور بائیں ہاتھ والے (سو ان) بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی برا حال ہے (آتش دوزخ کی) سینک میں ہوں گے اور کھولتے پانی میں اور کالے سیاہ

يَحْمُومٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝

(دھوئیں کے سائے میں) جو نہ تو اس میں خنکی (ہی) ہو اور نہ عزت کی جگہ - یہ لوگ اس سے پہلے (دنیا میں بڑے) آسودہ تھے

وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ۝ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا

اور (آسودگی کے غرّے میں) بڑے گناہ (یعنی شرک) پر اصرار کرتے رہتے تھے اور (قیامت کی نسبت) کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝

اور (مرے پیچھے) مٹی ہو جائیں گے اور (ہماری صرف) ہڈیاں (رہ جائیں گی) کیا (اسی حالت میں) ہم (دوبارہ) اٹھا کھڑے کئے جائیں گے اور کیا ہمارے

قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ

(اے پیغمبر تم اپنے زمانے کے منکرین قیامت سے) کہو کہ بے شک اگلے اور پچھلے (سب) روزِ مقرر کے وقت پر ضرور اکٹھے کئے جائیں گے

ع ۱۴

فـا اصل لفظ تاثیم کے معنوں میں گناہ واصل ہے یعنی ایسی بات جس کا بولنا گناہ ہو جیسے مسلمان بھائی کی حقارت کرنا یا جس کو سن کر سننے والا گناہ میں آجائے اور کوئی گناہ کر بیٹھے یہ مضمون ایک لفظ میں تو آسکتا نہیں مفسرین نے بہت سے لازم معنی اختیار کیے ہیں ہم نے بھی ایک لازم معنی اختیار کیے ہیں ۱۲

معلوم

مَّعْلُومٍ ۝ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝ لَآكِلُونَ مِن

پھر اے گمراہو (اور قیامت کے) جھٹلانے والو! تم کو (دوزخ میں)

شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ۝ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ

تھوہر کا درخت کھانا ہوگا اور اسی سے پیٹ بھرنا پڑے گا پھر اوپر سے کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا

مِنَ الْحَمِيمِ ۝ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ۝ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝

اور پینا (بھی) ہوگا (ٹوٹ کر) پیاسے اونٹوں کا سا پینا قیامت کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ۝

(لوگو اب بھی) ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ہی تو تم (قیامت میں ہمارے دوبارہ پیدا کرنے کو) سچ کیوں نہیں سمجھتے۔ بھلا دیکھو تو (سہی) کہ (یہ) منی جو

أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ

کیا اس (منی) کا آدمی تم بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں ہم ہی نے تم لوگوں میں موت کا قرار داد کر دیا ہی

وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي

اور ہم اس سے عاجز نہیں کہ تمہاری (جیسی) شکلیں بدل دیں اور ایک اور ہستی میں

مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝

جس کو تم نہیں جانتے تم کو بنا کھڑا کریں اور تم تو (ہمارے) پہلے بنانے کو جان ہی چکے ہو تو (اب) کیوں نہیں سوچتے (کہ اسی طرح قیامت میں

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۝

بھلا دیکھو تو (سہی) کہ تم لوگ جو کھیتی کرتے ہو کیا اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝

ہم چاہیں تو (کوئی آفت بھیج کر پکنے سے پہلے) اس کو چورا چورا کر دیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ (کہ ہم تو تاوان میں آ گئے

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝

بلکہ ہمارے تو نصیب پھوٹ گئے بھلا دیکھو تو (یہ) پانی جو تم پیتے ہو

أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ۝ لَوْ نَشَاءُ

کیا بادل سے اس کو تم نے برسایا ہی یا ہم برساتے ہیں ہم چاہیں

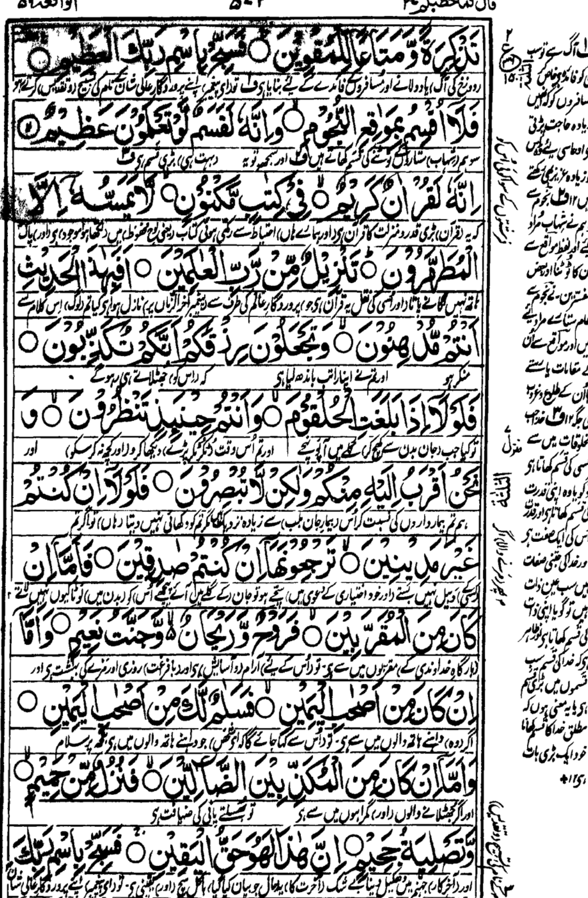
جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝

تو اس کو (ایسا) کھاری کر دیں (کہ زبان پر بھی نہ رکھا جائے) تو تم کیوں نہیں شکر کرتے۔ بھلا دیکھو تو (سہی) یہ آگ جو تم سلگاتے ہو

أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ۝ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا

اس کے درخت کو (جس کی لکڑیاں اس میں جلائی جاتی ہیں) تم نے پیدا کیا ہی یا ہم پیدا کرتے ہیں ف۱ ہم نے آگ کو

ف۱ آگ کے درخت سے یا تو عموماً کل درخت مراد ہیں کہ ان کی لکڑیاں آگ میں جلائی جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہی یا شاید وہ خاص درخت مراد ہوں جو ہرے جلتے ہیں جیسے چیڑ اور بانس صنوبر کے جنگلوں میں تو باہم کے آپس میں رگڑنے سے آگ پیدا ہو جاتی ہی اور سارا نیستان بھڑک اٹھتا ہی غرض ہر حال میں قدرت خدا ظاہر ہی ۱۲+



تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

(دوزخ کی) آگ کا یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا ہے ف تو (اے پیغمبر) اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کرتے رہو

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝

سو ہم (شہاب) ستاروں کے ٹوٹنے کی جگہ کی قسم کھاتے ہیں ف اور سمجھو تو یہ (بہت ہی) بڑی قسم ہے ف

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا

کہ یہ (قرآن) بڑی قدر و منزلت کا قرآن ہے (اور ہمارے ہاں) احتیاط سے رکھی ہوئی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا موجود) ہے اور پاک

الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ

ہاتھ نہیں لگاتے پاتا اور کسی کی نقل یہ قرآن (جو) پروردگار عالم کی طرف سے (پیغمبر آخر الزماں پر) نازل ہوا ہے کیا تم (لوگ) اس کلام سے

اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ۝ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ۝

منکر ہو — اور تم نے اپنا راتب باندھ لیا ہے — کہ (اس کو) جھٹلاتے ہی رہو گے

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَ

تو کیا جب (جان بدن سے نکل کر) گلے میں آ پہنچے — اور تم اس وقت (کی حالت) دیکھا کرو (اور کچھ نہ کر سکو) — اور

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ

ہم تم بیمار داروں کی نسبت کہ اس (بیمار جان بلب) سے زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو دکھائی نہیں دیتا (وہاں) تو اگر تم

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاَمَّآ اِنْ

(کسی کے) وسیل نہیں بستے (اور خود اختیاری کے دعوی ہیں) سچے ہو تو جان (رکے گلے میں آئے) پیچھے اس کو (بدن میں) لوٹا کیوں نہیں لیتے

كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۥ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَاَمَّآ

(بارگاہ خداوندی کے) مقربوں میں سے ہے تو (اس کے لئے) آرام (و آسائش) ہے اور (بافراغت) روزی اور نعمت کے بہشت ہے اور

اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝

اگر (وہ) داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو (اس سے کہا جائے گا کہ) جو داہنے ہاتھ والوں میں ہے تجھ پر سلام

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝

اور اگر وہ جھٹلانے والوں (اور) گمراہوں میں سے ہے — تو (اس کے لئے) کھولتے پانی کی ضیافت ہے

وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ

اور (آخر کار) جہنم میں داخل کیا جانا یہ (داخل ہونا) یقیناً صحیح (یعنی حق الیقین ہے) تو تم اپنے پروردگار عالی شان

سورۃ الحدید مدنیۃ وھی تسع	الْعَظِيْمِ ۝	عشرون آیۃ واربع رکوعات
سورہ حدید مدینے میں اتری اور اس کی	کرتے رہو	انتیس آیتیں ہیں اور چار رکوع

ف آگ سے تو سب ہی کو فائدہ پہنچتا ہے لیکن مسافروں کو کہ انہیں زیادہ حاجت پڑتی ہے اس واسطے ان کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں ۱۲ ف نجوم سے تو ہم نے شہاب مراد لئے اور لفظ مواقع سے ان کا ٹوٹنا اور بعض مفسرین نے نجوم سے عام ستارے مراد لئے ہیں اور مواقع سے ان کے مقامات یا رستے یا ان کے طلوع و غروب کی جگہ ۱۲ ف خدا جب مخلوقات میں سے کسی کی قسم کھاتا ہے تو گویا وہ اپنی قدرت کی قسم کھاتا ہے اور قدرت اس کی ایک صفت ہے اور خدا کی جتنی صفات ہیں سب عین ذات ہیں تو گویا اپنی ذات کی قسم کھاتا ہے تو ظاہر ہے کہ خدا کی قسم سب قسموں میں بڑی قسم ہے یا یہ معنی ہوں کہ مطلق خدا کا قسم کھانا خود ایک بڑی بات ہے ۱۲

منزل ۷ — ع ۲ — ع ۲۲ — ۱۶

بسم الله الرحمن الرحيم ○

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

سبح لله ما في السموت والارض وهو العزيز الحكيم ○ له

جو (مخلوقات) آسمانوں (میں) اور زمین میں ہیں (سب) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے

ملك السموت والارض يحي ويميت وهو على كل شيء قدير ○

آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے (وہی) جلاتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم ○

وہی شروع سے ہو اور وہی آخر تک رہے گا اور وہ (قدرتوں سے) ظاہر اور (ذات و صفات سے) پوشیدہ ہے ف۱ اور وہ ہر چیز سے واقف

هو الذي خلق السموت والارض في ستة ايام ثم استوى

وہی (نفاذ مطلق) ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں (کو) اور زمین کو پیدا کیا پھر

على العرش يعلم ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل

عرش (پر) پر جا براجا جو چیز زمین میں داخل ہوتی (جیسے پانی اور بیج اور مُردے وغیرہ) اور جو چیز زمین سے باہر آتی (جیسے درخت وغیرہ)

من السماء وما يعرج فيها وهو معكم اين ما كنتم والله بما

آسمان سے اُترتی (جیسے مینہ وغیرہ) اور جو چیز آسمان کی طرف چڑھتی (جیسے بخارات اور اعمال نیک) (غرض وہ سب کچھ) جانتا ہے اور تم لوگ کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے

تعملون بصير ○ له ملك السموت والارض والى الله ترجع

تم کیا کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور اللہ ہی پر سب کاموں کا

الامور ○ يولج اليل في النهار ويولج النهار في اليل وهو

مدار ہے (وہی موسم گرما میں) رات کو (گھٹا کر) دن میں داخل کرتا اور (وہی موسم سرما میں) دن کو (گھٹا کر) رات میں داخل کرتا ہے اور وہ

عليم بذات الصدور ○ امنوا بالله ورسوله وانفقوا مما جعلكم

(لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے واقف ہے (لوگو!) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس (مال) میں سے جس کا تم کو (اگلوں کا)

مستخلفين فيه فالذين امنوا منكم وانفقوا لهم اجر كبير ○

(راہ خدا میں بھی) خرچ کرو تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور انھوں نے (راہ خدا میں) خرچ (بھی) کیا اُن کو آخرت میں بڑا اجر ملے گا

وما لكم لا تؤمنون بالله والرسول يدعوكم لتؤمنوا بربكم و

اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ خدا پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تم کو تمہارے ہی پروردگار پر ایمان لانے کے لیے بلا رہے ہیں اور

قد اخذ ميثاقكم ان كنتم مؤمنين ○ هو الذي ينزل على

اگر تم کو یقین آئے تو خدا (خود) تم سے (ایمان کا) عہد لے چکا ہے ف۲ وہی (خدائے مہربان تو) ہے جو

ف۱ پوشیدہ ہونے کے معنی اس شعر سے ظاہر ہوتے ہیں ؎ ای برتر از خیال و قیاس گمان و وہم ٭ وز ہر چہ دیدہ ایم شنیدیم و خواندہ ایم ۔ ذات کا پوشیدہ ہونا تو ظاہر بات ہے رہیں صفات مثلاً سمیع خدا کو کہتے ہیں کہ سمیع ہے اور سب کی سنتا ہے مطلق سننا تو معلوم مگر یہ نہیں معلوم کہ وہ کیونکر سنتا ہے علیٰ ہذا القیاس دوسری صفات ۱۲ ف۲ عہد الست کی طرف اشارہ ہے کہ خدا نے آدمی کے دل کو ایسا ہی بنا دیا ہے کہ وہ از خود خدا کا قائل ہوتا ہے ۱۲

عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ

اپنے بندے (محمدؐ) پر (قرآن کی) کھلی کھلی آیتیں نازل فرماتا ہے تاکہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائے اور بے شک اللہ

بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ

تم (لوگوں کے حال) پر بڑی شفقت رکھتا (اور) مہربان ہے اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ (اپنا مال) راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

آسمانوں اور زمین (سب) کا وارث خدا ہی ہے تم (مسلمانوں) میں سے جن لوگوں نے فتح (مکہ) سے پہلے (راہ خدا میں مال) خرچ کیے

الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ

اور (دشمنوں سے) لڑے وہ (دوسرے مسلمانوں کے) برابر نہیں ہو سکتے یہ لوگ درجے میں اُن (مسلمانوں) سے بڑھ کر ہیں جنہوں نے (فتح مکہ کے) پیچھے (مال)

وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ مَنْ

اور لڑے اور دونوں (فریق) سے حسن سلوک کا وعدہ (تو) اللہ نے سب ہی سے کر رکھا ہے اور جیسے جیسے عمل تم لوگ کرتے ہو اللہ کو اُن (سب) کی خبر ہے

ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝

جو اللہ کو خوش دلی سے اُدھار دے اور وہ اُس کو دونا اُس کو ادا کرے اور اُس کو بڑا عمدہ اجر (دے سو علاوہ) ف۲

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

(اے پیغمبر) تم اُس دن مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا (ایمان کا) نور (اور عمل) ان کے آگے آگے

وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

اور ان کے داہنی طرف چل رہا ہو گا (اور فرشتے اُن سے کہتے جاتے ہوں گے کہ) آج تم لوگوں کے لیے (بڑی) خوشی (کی بات) ہے (کہ بہشت کے) باغ ہیں

فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ

یہی (جس کو) بڑی کامیابی (کہنا چاہیے) اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاۗءَكُمْ

مسلمانوں سے کہیں گے کہ (ذرا تو) ہمارا انتظار کرو کہ تمہارے (اس) نور کی روشنی سے ہم (بھی) فائدہ اٹھائیں (تو اُن سے) کہا جائے گا کہ (پیچھے)

فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۭ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۭ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ

اور (کوئی اور) نور (روشنی) تلاش کر لو اس کے بعد ان دونوں فریقوں کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی (اور) اُس میں ایک دروازہ ہو گا (جس کی) درونی سطح

وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا

اور اُس کی (دوسری) بیرونی طرف (جدھر منافق ہیں) اُدھر عذاب (الٰہی) ہو گا (منافق) مسلمانوں سے پکار پکار کر کہیں گے کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے

بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ

تھے تو سہی مگر تم نے آپ اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور اس بات کے منتظر رہے کہ مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو اور اسلام کی طرف سے شک میں (پڑے) رہے اور

ف۱ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبری سے سرفراز ہونے کے بعد تیرہ برس تک مکہ میں لوگوں کو ہدایت فرماتے رہے پھر مخالفوں کی مخالفت اور سخت ایذا دہی سے تنگ آکر لاچار مدینے تشریف لے گئے اسی مدینے تشریف لے جانے کا نام ہجرت ہے ہجرت کے نویں برس مکہ فتح ہوا فتح مکہ سے پہلے کا زمانہ اسلام کے ضعف کا زمانہ تھا اور بعد کا غلبے کا اسی پر تفرع ہے اس وقت کے مسلمانوں کا فرق حسب نزول مراتب ف۲ لفظ حسن کے لغوی معنے تو ہیں اچھا ہم نے خوش دلی سے ترجمہ کر لیا ہے اور حسن کی جگہ خالص ہو تو اچھا ہو گیا ہے جو بلا سود قرض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے خدا کو قرض دینے کے معنی ہیں ثواب کی امید سے راہ خدا میں خرچ کرنا ۱۲

حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ
یہاں تک کہ حکم خدا آ پہنچا (یعنی موت) اور (شیطان) دغاباز اللہ کے بارے میں تم کو دھوکہ دیتا رہا تو آج نہ تو تم (ہی) سے کچھ معاوضہ قبول کیا جائے گا

فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ
اور نہ اُن لوگوں سے جو (صریح) انکار کرتے تھے تم سب کا ٹھکانا ہی دوزخ (ہے) وہی تمہاری رفیق ہے اور (وہ) کیا ہی بُرا

الْمَصِيْرُ ۝ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ
ٹھکانا ہے کیا مسلمانوں کے لیے ابھی تک اس کا وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور تلاوت قرآن کے لیے

مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ
جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اُن کے دل گداز ہوں اور اُن لوگوں کی طرح (پڑھ پتھر) نہ ہو جائیں جن کو (اُن سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں

فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝
پھر (اسی طرح) ان پر ایک مدت دراز گزر گئی اور (رفتہ رفتہ) ان کے دل سخت ہو گئے اور (اب) ان کا حال یہ ہے کہ ان میں اکثر نافرمان ہیں

منزل ۷

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
(لوگو!) جانے رہو کہ اللہ زمین کو اُس کے مرے (یعنی افتادہ ہوئے) پیچھے (بارش سے) جلا اٹھاتا ہے ہم نے اپنی (قدرت کی) نشانیاں تم سے کھول کھول کر بیان

تَعْقِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا
سمجھو ف بے شک خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور (جو لوگ) خدا کو خوش دلی سے قرض دیتے ہیں

حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ
(قیامت کے دن) اُن کو (اُن کے قرضے کا) دُونا ادا کر دیا جائے گا اور اُن کو (بڑی) عزت کا اجر ملے گا (سو علاوہ) اور جو لوگ اللہ اور اُس کے پیغمبروں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ
یہی لوگ اپنے پروردگار کے ہاں صدیقوں اور شہیدوں کے درجے میں ہوں گے ان کو اُن (ہی) کے سے اجر (ملیں گے) اور

نُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ (۴)
اُن (ہی) کا سا نور (ایمان اُن کے ساتھ ہوگا) ف۲ اور جو لوگ ہماری آیتوں سے انکار رکھتے اور اُن کو جھٹلایا کرتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں

ع ۹ — ۱۸

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ
(لوگو!) جانے رہو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنا

وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ
اور ایک دوسرے سے بڑھ کر مال اور اولاد کا خواستگار ہونا (بس یہی کچھ) ہے (دنیا کی زندگی کی مثال) مینہ کی سی مثال ہے کہ (زمین پر) برستا ہے

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
پھر (کھیتی) خشک ہو جاتی ہے تو (اے مخاطب) تو اُس کو دیکھتا ہے کہ (پک کر) پیلی پڑ گئی ہے پھر (آخر کار) روندن میں آ جاتی ہے غرض دنیا کی زندگی چند روزہ

ف یعنی ملک عرب کفر اور بت پرستی کی شامت سے نیم جان یعنی مردے کی حالت کو پہنچ گیا ہے اب خدا اس کو اسلام کی برکت سے پھر زندہ کرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اسلام کی بدولت ملک عرب کی کایا پلٹ گئی اور ایسے زندہ ہوئے کہ انھوں نے تمام دنیا میں نئی روح پھونک دی ۱۲

ف۲ قریب قریب اسی مضمون کی آیت سورۂ نساء پارہ والمحصنٰت میں بھی آچکی ہے وہاں کا حاشیہ دیکھ لینا چاہیے ۱۲

لہ جو آدمی پڑھ لکھ کر سنگدل ہو جائے اُس کو پڑھ پتھر کہتے ہیں اور اسی کے قریب یہ پڑھا ہو جن ۱۲

شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا

سخت (عذاب) اور (بعض کو) خدا کی طرف سے (گناہوں کی) معافی اور خوشنودی اور دنیا کی زندگی تو بس

مَتَاعُ الْغُرُورِ ۝ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

دھوکے کی ٹٹی ہے ف۱ (لوگو) اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف لپکو اور (نیز) بہشت کی (طرف لپکو) جس کا پھیلاؤ (ایسا) ہے

كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ

جیسے آسمان و زمین (ملا کر دونوں) کا پھیلاؤ (اور وہ) اُن لوگوں کے لئے تیار کرائی گئی ہے جو خدا اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں یہ

فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ مَا أَصَابَ

خدا کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے (لوگو)

مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ

جتنی مصیبتیں (روئے) زمین پر نازل ہوتی ہیں اور جو (خود) تم پر نازل ہوتی ہیں (وہ سب) اُن کے پیدا کرنے سے پہلے ہم نے کتاب

أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

(اور) بے شک یہ اللہ کے نزدیک (ایک) سہل (سی بات) ہے (اور یہ ہم نے تم کو) اس لئے (جتا دیا) ہے کہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو اس کا رنج نہ کرو

وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ الَّذِينَ

اور کوئی نعمت خدا تم کو عطا کرے تو اس پر اترا نہ جاؤ ف۲ اور اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا کہ یہ (ایک تو آپ)

يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ

بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بخل کی ترغیب دیتے ہیں اور جو شخص (ان نصیحتوں سے) روگردانی کرے تو کچھ شک نہیں کہ اللہ

الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ

بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (و ثنا) ہے تحقیق ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے معجزے دے کر بھیجا اور ان کی معرفت کتابیں اتاریں

الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ

اور (نیز) ہم نے ترازو (کا رواج دیا) تاکہ لوگ (دینی و دنیاوی دونوں طرح کے معاملات میں) انصاف پر قائم رہیں اور لوہا پیدا کیا کہ (دیکھو) اس میں

بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ

بڑا خطرہ ہے اور (اس میں) لوگوں کے (کثیر) فائدے (بھی) ہیں اور (اس خطرناک لوہے کے پیدا کرنے سے) ایک غرض یہ بھی ہے کہ اللہ (دیکھ لے) کون

بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ

بے شک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے اور تحقیق ہم ہی نے نوح اور ابراہیم کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا

وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ

اور ان کی نسلوں میں پیغمبری اور کتاب (یعنی وحی آسمانی) کو (جاری) رکھا (پھر) ان میں سے بعض) تو ان میں سے راہ راست پر ہیں اور بہتیرے

ف۱ دھوکے کی ٹٹی ترجمہ کرنا تھا مگر محاورے کے لحاظ سے ہم نے دھوکے کی ٹٹی ترجمہ کر دیا ہے ۱۲ ف۲ یعنی کوئی چیز جاتی رہی تو وہ بھی ایک تقدیری بات ہے اور اگر کوئی نعمت حاصل ہو گئی تو بے استحقاق سابق محض خدا کی دین ہے نہ نتیجہ سعی و کوشش تو پھر اترانے کا کیا محل ہے ۱۲

منزل ۷

ع ۳ / ۱۹

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى

ان میں سے نافرمان ہیں۔ پھر (ان کے) پیچھے ان ہی کے قدم بقدم ہم نے اپنے (اور) رسول بھیجے اور (ان کے) پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا

ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

اور ان کو انجیل عنایت فرمائی اور جو لوگ ان کے پیرو ہوئے ان کے دلوں میں

رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا

ترس اور رحم ڈال دیا اور (لذت) دنیا کا چھوڑ بیٹھنا جس کو انہوں نے از خود ایجاد کیا تھا ہم نے وہ (طریق) ان پر فرض نہیں کیا تھا مگر

ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(انہوں نے) اس کو خدا (ہی) کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (ایجاد کیا تھا) لیکن جیسا اس کو نباہنا چاہیے تھا نہ نباہ سکے تو جو لوگ ان

مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا

میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کے اجر عنایت فرمائے اور ان میں سے بہتیرے تو نافرمان ہیں — مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو

اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا

اور (سچے دل سے) اس کے پیغمبر (محمدؐ) پر ایمان لاؤ کہ خدا اپنی رحمت میں سے تم کو دوہرا حصہ دے اور تم کو ایسا نور عنایت کرے

تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ

جس (کی روشنی) میں چلو اور تمہارے گناہ معاف فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے (اور یہ تم سے اس لیے کہا جاتا ہے) کہ اہل کتاب سمجھیں

الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

کہ مسلمانوں کو خدا کے فضل پر کچھ بھی دسترس نہیں اور (نیز) اس لیے (کہا جاتا ہے) کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل (بہت) بڑا ہے

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مجادلہ مدینے میں اتری اور اس کی بائیس آیتیں ہیں اور تین رکوع — شروع اللہ کا نام لے کر جو نہایت رحم والا مہربان ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ

(اے پیغمبر) اللہ نے اس عورت (خولہ بنت ثعلبہ) کی بات سن لی جو اپنے شوہر (اوس بن صامت) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور خدا سے

اِلَى اللّٰهِ ڰ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَّذِيْنَ

(شکایت کرتی تھی) اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے — مسلمانو! جو لوگ

يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا

تم میں سے اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کر بیٹھتے ہیں ف وہ (کچھ) ان کی مائیں (تو ہو) نہیں (جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں

منزل ۷

ف اسلام سے پہلے اہل عرب میں عورتوں کی بڑی سخت حالت تھی اور قرآن میں کئی جگہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے احکام موجود ہیں از انجملہ یہ ظہار کا مسئلہ ہے کہ یہ بھی ایک قسم کی طلاق تھی اوس بن صامت کی طرح وہ غصے میں آ کر بی بی سے کہہ دیتا تھا کہ تو میری ماں کی جگہ ہے اتنا کہہ دینے سے میاں بی بی میں جدائی ہو جاتی تھی اسی کو اصطلاح شرع میں ظہار کہتے ہیں اور لفظ ظہار ظہر سے نکلا ہے جس کے معنی پیٹھ کے ہیں اسلام نے ظہار کا طلاق ہونا تسلیم نہیں کیا مگر ہاں ایسی لغو بات کے انسداد کے لیے کفارہ ٹھہرا دیا ہے ۱۲

الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ۚ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۚ وَاِنَّ

جنھوں نے اُن کو جنا ہی (دگر) ہاں (بی بی کو ماں کہہ بیٹھنے سے) اُنھوں نے ایک بیہودہ اور جھوٹی بات کہی اور بے شک

اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝ وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ

اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہی - اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کر بیٹھے ہیں پھر لوٹ کر وہی (کام) کرنا چاہتے ہیں

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ

جس کو کہہ چکے ہیں (کہ نہیں کریں گے) تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (مرد کو) ایک بردہ آزاد کرنا چاہیے مسلمانو! اس کا تم کو یہ نصیحت کی جاتی ہی (تا کہ تم)

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ

اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہی - پھر جس کو (بردہ) میسر نہ ہو تو ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے (مرد) لگاتار دو مہینے

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؕ

اور جس سے نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ

یہ (حکم) اس لیے (دیا جاتا ہی) کہ تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول پر (پورا پورا) ایمان لے آؤ ف اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا

عذاب دردناک (ہونا) ہی - جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول کے (حکم کے) برخلاف کرتے ہیں (وہ آخر کار ایسے ہی) ذلیل ہوں گے جیسے اِن

كُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِیْنَ

اگلے (نافرمان) ذلیل ہوئے اور ہم تو اپنے کھلے کھلے احکام اُتار ہی چکے اور منکروں کو

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ

ذلت کا عذاب (ہونا) ہی اور یہ عذاب اُس دن ہوگا جب اللہ ان سب (جلا) اُٹھائے گا پھر جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر گئے ہیں ان کو بتا دے گا

اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا

اور یہ (خود کر کے) اُن کو بھول گئے اور اللہ سب چیزوں کا نگران (حال) ہی (اے پیغمبر) کیا تم نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَا یَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ

آسمانوں میں ہی اور جو کچھ زمین میں ہی اللہ سب (کے حال) سے واقف ہی جب تین (آدمی) کا (صلاح و) مشورہ ہوتا ہی تو ضرور

رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ

اُن کا چوتھا وہ ہوتا ہی اور پانچ کا (صلاح و مشورہ) ہوتا ہی تو ضرور اُن کا چھٹا وہ ہوتا ہی اور اس سے کم ہوں یا زیادہ (اور) کہیں بھی ہوں

اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وہ ضرور اُن کے ساتھ ہوتا ہی پھر جیسے جیسے عمل یہ (دنیا میں) کرتے رہے ہیں قیامت کے دن وہ ان کو بتا دے گا (کیونکہ) اللہ ضرور

ف ایمان تو اصل میں عقیدے کا نام ہی مگر اُس کی تکمیل عمل سے ہوتی ہی اگر کوئی شخص رسول پر ایمان رکھتا ہو اور پابند شرع نہیں اُس منزل کو پورا مسلمان نہیں کہتے ۱۲



بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ

ہر چیز سے واقف ہے (اے پیغمبر) کیا تم نے اُن لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن کو کانا پھوسی کرنے سے منع کر دیا تھا پھر

لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ

جس سے اُن کو منع کر دیا گیا تھا لوٹ کر وہی (بات) کرتے ہیں اور کانا پھوسی (بھی) کرتے ہیں (تو) گناہ کی اور (لوگوں پر) زیادتی کرنے کی اور

وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو جن لفظوں سے خدا نے تم پر سلام نہیں بھیجا ایسے لفظوں سے تم کو سلام کرتے ہیں ف اور اپنے جی میں کہتے ہیں

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ

کہ (اگر یہ سچا پیغمبر ہے تو) ہماری اس کہنی پر خدا ہم کو سزا کیوں نہیں دیتا (بس) ان کے لیے جہنم (کی سزا) کافی ہے کہ اُس میں گھسیں گے تو (ان کو)

الْمَصِيرُ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ

ٹھکانا ہے مسلمانو! جب تم ایک دوسرے کے کان میں بات کرو تو گناہ کی

وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا

اور (لوگوں پر) زیادتی کرنے کی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں ایک دوسرے کے کان میں نہ کیا کرو ہاں (کسی مصلحت سے) نیکی اور پرہیزگاری کی

اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ

اللہ سے ڈرتے رہو جس کے حضور میں (تم سب اعمال کا) حساب دینے کے لیے جمع کیے جاؤ گے۔ کانا پھوسی تو بس ایک شیطانی حرکت ہے تاکہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

مسلمان اس کی وجہ سے آزردہ خاطر ہوں حالانکہ بے اذن خدا (کسی کی کانا پھوسی) ان کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا

مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں ف مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھل کھل کر بیٹھو

فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انشُزُوا فَانشُزُوا يَرْفَعِ

تو کھل بیٹھا کرو کہ خدا (بہشت میں) تم کو بافراغت جگہ دے گا اور جب (تم سے) کہا جائے کہ (اپنی جگہ سے) اُٹھ کھڑے ہو (اور دوسری جگہ

اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا

تم لوگوں میں سے جو (پورا پورا) ایمان لائے ہیں اور جن کو علم (مجلس) دیا گیا ہے (اور وہ آداب مجلس کو ملحوظ بھی رکھتے ہیں) اللہ اُن کے درجے بلند کرے گا

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا

تم کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے مسلمانو! جب تم پیغمبر کے کان میں کوئی بات کہنی ہو تو

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا

کان میں عرض مطلب کرنے سے پہلے کچھ خیرات لاکر آگے رکھ دیا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور (دلوں کی) صفائی میں (لا کس) کو اگر

ف یہود پیغمبر صاحب کے السلام علیک کی جگہ السام علیک کہتے تھے سلام دعا ہے جس کے معنی ہیں سلامتی اور سام بد دعا ہے جس کے معنی ہیں موت اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ ف کانا پھوسی جس کی ممانعت ان آیتوں میں ہے وہ کانا پھوسی ہے جو مجالس نبوی میں منافق کیا کرتے تھے مسلمانوں کو ذرا سے کھیل کر کچھ نہ کہتے مگر کانا پھوسی یا اشاروں سے کام لیتے اسی کانا پھوسی کی مذمت اور ممانعت پانچویں پارے کے چودھویں رکوع میں بھی ہے۔ ف ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ بلا ضرورت بھی پیغمبر صاحب کے ساتھ تخلیہ کیا کرتے تھے اور چونکہ رسالت قائم رکھنے کے لیے ضرور تھا کہ جہاں تک ہو سکے اس کا انسداد کیا جائے چنانچہ حکم صادر ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ تخلیہ کرو تو کچھ صدقہ بھی حاضر خدمت کیا کرو اول تو اس مد کی آمدنی سے بہت سے قومی کام نکلیں گے دوم تم مسلمانوں کے دل ایک دوسرے کی جانب صاف رہیں گے اب جو ہر شخص خلوت کرنے لگتا ہے تو دوسرے مسلمانوں کو بدگمانی نہ بھی ہوتی ہو تاہم خیال آتا ہو گا کہ فلاں شخص پیغمبر صاحب کے بہت منہ لگا ہے خدا جانے اس کے ساتھ کیا مشورے ہوتے ہیں صدقہ کے جانا پڑے گا تو آپ ہی کم جائیں گے اور بضرورت جائیں گے بھی تو دوسرے مسلمان سمجھ لیں گے کہ کوئی دینی غرض ہے گئے چنانچہ واقع میں اس تدبیر سے لوگوں نے آنا کم کر دیا اور کم کر دیا تو حکم صدقہ سے جو غرض تھی حاصل ہوگئی اور یہ غرض حاصل ہوگئی تو وہ حکم بھی منسوخ کر دیا گیا ۱۲

فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ءَأَشْفَقْتُمْ أَن تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے (مسلمانو!) کیا تم (یہ حکم سن کر) ڈر گئے کہ (رسول کے) کان میں بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات لا کر آگے رکھ دیا کرو

نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ ۚ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

تو جس صورت میں تم (اس حکم کی) تعمیل نہ کر سکے اور خدا نے تمہارا (یہ قصور) معاف بھی کر دیا تو (اب اسلام کے ضروری احکام کی تعمیل میں کوتاہی نہ کرو)

وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اس کی (سب) خبر ہے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَ

(اے پیغمبر) کیا تم نے اُن (منافقوں کے حال) پر نظر نہیں کی جنھوں نے ایسے لوگوں سے دوستی جا لگائی جن پر خدا کا غضب ہے (تو آپ) یہ لوگ نہ تم ہی

لَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ

میں سے ہیں نہ اُن ہی میں ف۱ اور باوجودیکہ وہ جانتے (بوجھتے) ہیں (پھر بھی) جھوٹی (جھوٹی) باتوں پر قسمیں کھاتے ہیں۔ ان کے لیے خدا نے

عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ

عذاب سخت تیار کر رکھا ہے اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ (بہت ہی) بُرا کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے

جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ لَّن تُغْنِيَ

اور (لوگوں کو) راہِ خدا سے روکتے رہتے ہیں تو ان کو ذلت کا عذاب (ہونا) ہے ف۲

عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اللہ کے ہاں نہ (تو) ان کے مال (ہی) ان کے کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد (ہی) ان کے کچھ کام آئے گی۔ یہ دوزخی لوگ ہیں

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ

کہ ہمیشہ (ہمیشہ) دوزخ ہی میں رہیں گے۔ جس دن اللہ ان سب کو (جلا) اٹھائے گا تو یہ اس کے آگے (بھی) قسمیں کھائیں گے

كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝

جیسے تم مسلمانوں کے آگے قسمیں کھایا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خوب کر رہے ہیں ف۳ سنو جی! یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں

اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ

شیطان ان پر غالب آگیا ہے اور اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی ہے یہ (ایک) شیطانی گروہ ہے

الشَّيْطَانِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

سنو جی! شیطانی گروہ ہی (آخرکار) برباد ہوگا جو لوگ

يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝ كَتَبَ اللَّهُ

اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں (آخرکار) وہی ذلیل ترین لوگوں میں ہوں گے خدا تو لکھ چکا ہے

ع ۲ ۲

ف۱ یعنی نہ ادھر کے ہیں نہ اُدھر کے ہیں از یں سو راندہ و ازاں سو درماندہ ۱۲ ف۲ مطلب ہے کہ در پردہ اسلام کی بیخ کنی میں لگے رہتے ہیں اور مسلمانوں کے آگے جھوٹی جھوٹی قسمیں کھا لیتے ہیں تاکہ اُن کے مواخذے سے محفوظ رہیں ۱۲ ف۳ اس جگہ ترجمے میں ہم نے بالکل محاورہ اختیار کر لیا ہے ہم یوں ترجمہ کرنے کو تھے "اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں" مگر سوائے ایک لفظ بڑھ کے پھر بھی لفظوں سے الگ ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا

لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ لَا تَجِدُ قَوْمًا

کہ ہم اور ہمارے پیغمبر ضرور (کافروں پر) غالب آکر رہیں گے بے شک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے (اے پیغمبر) جو لوگ

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

اللہ اور روز آخرت کا یقین رکھتے ہیں اُن کو تم نہ دیکھو گے کہ خدا اور اُس کے رسول کے مخالفوں کے ساتھ دوستی پیدا کریں

وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ

گو وہ اُن کے باپ یا اُن کے بیٹے یا اُن کے بھائی یا اُن کے کنبے ہی کے (کیوں نہ) ہوں یہی (وہ سچے مسلمان) ہیں

كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ

جن کے دلوں کے اندر خدا نے ایمان کا نقش کر دیا ہے اور اپنے فیضان غیبی سے اُن کی تائید کی ہے اور وہ اُن کو

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

(بہشت کے) ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی (اور وہ) ہمیشہ اُن ہی میں رہیں گے

وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اور وہ خدا سے خوش یہ خدائی گروہ ہے سنو جی! خدائی گروہ ہی (آخر کار) فلاح پانے کا

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ حشر مدینے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | چوبیس آیتیں ہیں اور تین رکوع

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

جتنی مخلوقات آسمانوں میں ہیں اور جتنی مخلوقات زمین میں ہیں (سب ہی تو) خدا کی تسبیح (و تقدیس) میں لگی ہے اور وہ زبردست (اور)

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ

وہ (خدا) ہی تو تھا جس نے کفار اہل کتاب کو اُن کے گھروں سے نکال باہر کیا ف

لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ

(اور یہ اُن کی تقدیر کا) پہلا حشر (تھا) جس کے لیے نکالے گئے ف (مسلمانو!) تم کو (تو یہ) گمان (بھی) نہ تھا کہ (یہ اپنے گھر چھوڑ کر) نکلیں

مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ

خدا (کی پکڑ) سے بچا لیں گے تو جدھر سے اُن کو گمان بھی نہ تھا خدا (کے لشکر) نے اُن کو آ لیا اور اُن کے دلوں میں (مسلمانوں کی) دھاک ڈال دی

الرُّعْبَ ۚ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا

کہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں اُجاڑنے لگے تو

يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ

اے لوگو جن کو (خدا نے) بصیرت کی آنکھیں دی ہیں اس واقعے سے عبرت پکڑو اور اگر خدا نے جلاوطن ہونا ان کی تقدیر میں نہ لکھ دیا ہوتا تو خدا ان کو (دوسری طرح)

ع ۳ ۹ ۳

ف مدینے سے چار پانچ کوس کے فاصلے پر یہودیوں کی ایک قوم آباد تھی اور وہ بنی نضیر کہلاتے تھے مسلمانوں سے اُن کی صلح تھی مگر وہ لوگ درپردہ کفار مکہ سے سازش رکھتے تھے اور ایک بار اُنھوں نے پیغمبر صاحب کے مار ڈالنے کا بھی ارادہ کیا تھا آپ ایک دیوار کے تلے بیٹھے باتیں کر رہے تھے تاک کر اوپر سے چکی گرانی چاہی یہاں تک نوبت پہنچی تو پیغمبر صاحب نے انھیں جا گھیرا وہ بہت سٹ پٹائے اور آخر یہ بات ٹھہری کہ یہ لوگ گھر بار چھوڑ کر ملک شام میں چلے جائیں چنانچہ مال و متاع کواڑ تختے وغیرہ جو کچھ لے جاتے بن پڑا لے گئے اسی موقع پر ان لوگوں کے کچھ کھجور کے درخت بھی کٹوا دیئے گئے تھے تاکہ یہ لوگ جلد فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں ان آیتوں میں اسی واقعے کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ف مطلب ہے کہ دوسرا حشر ان کا قیامت میں ہوگا یا شاید یہ پیشین گوئی ہو کہ دوبارہ بھی جلاوطن ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں تمام یہودیوں کو اُن کے فسادوں کی وجہ سے جزیرۂ عرب سے

منزل ۷

فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا

دنیا میں سزا دیتا اور آخرت میں (تو) اِن کو دوزخ کا عذاب (ہونا ہی) ہے (اور) یہ اِس سبب سے کہ انھوں نے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَن يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کی اور جو خدا کی مخالفت کرے تو خدا کی مار (بڑی ہی) سخت ہے

مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ

(مسلمانو) اِن کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو (ہاتھ تک نہ لگایا اور بدستور) اُن کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا تو (بے سبب کچھ) خدا ہی کے حکم سے تھا

وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ

اور خدا کو منظور تھا کہ نافرمانوں کو رسوا کرے اور جو (مال) خدا نے اپنے رسول کو (بے لڑے) مفت میں اُن سے دلوا دیا تو (مسلمانو) تم نے اُس کے لئے کچھ دوڑ دھوپ (نہ کی)

عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَن

(نہ) گھوڑوں سے اور نہ اونٹوں سے مگر اللہ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہے قابض کر دے

يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ

اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ف جو (مال) اللہ اپنے رسول کو

أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ

(ان) بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوائے تو (وہ) اللہ کا (حق) ہے اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا

وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ ۚ وَمَا

اور (بے) توشہ مسافروں کا (یہ حکم) اس لئے (دیا گیا) کہ جو لوگ تم میں مالدار ہیں یہ (مال) اُن (ہی) میں چلتا پھرتا نہ رہے ف اور

آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ

(مسلمانو) جو چیز پیغمبر تم کو (ہاتھ اٹھا کر) دے دیا کریں وہ تو لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو منع کریں (اُس سے) دست کش ہو اور خدا سے (ڈرتے رہو)

إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا

کیونکہ خدا کی مار بڑی سخت ہے (وہ مال جو بے لڑے مفت میں ہاتھ لگا ہے خصوصاً اور حق داروں کے) محتاج مہاجرین کا (بھی حق) ہے جو (کافروں کے ظلم سے)

مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَ

اپنے گھر اور مال سے بے دخل کر دیے گئے (اور اب وہ) خدا کے فضل اور (اُس کی) خوشنودی کی طلبگاری میں لگے ہیں اور

يَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا

خدا اور اُس کے رسول کی مدد کو کمر بستہ ہو چلتے ہیں یہی تو سچے (مسلمان) ہیں اور (یہ مال جو بے لڑے ہاتھ آیا ہے اُن کا بھی حق) ہے کہ

الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ

(مہاجرین نے ابھی ہجرت نہیں کی تھی اور وہ) اُن سے پہلے مدینے میں رہتے اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں جو اُن کی طرف ہجرت کر کے آتا ہے اُس سے محبت کرتے ہیں

ف لوٹ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو کافروں سے لڑ کر ہاتھ آئے اُس کو غنیمت کہتے ہیں اور ایک وہ جو بے لڑے ہاتھ لگے جیسا کہ بنی نضیر یہودیوں سے ملا تھا اس کو اصطلاح شرع میں فی کہتے ہیں جس کا ترجمہ ہم نے مفت کیا ۱۲ ف مال داروں ہی میں مال کے چلتے پھرتے رہنے کے یہ معنی ہیں کہ اُن کے گروہ ہی سے اور حق داروں کو نہ پہنچے جیسا اہل جاہلیت کا دستور تھا ۱۲

منزل ۷

فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

اپنے دل میں (اس کی) کوئی طلب نہیں پاتے ف١ اور اپنے اُوپر تنگی ہی کیوں نہ ہو (مُہاجرین بھائیوں کو) اپنے سے مقدم رکھتے ہیں او

بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(بخل تو سب ہی کی طبیعتوں میں ہوتا ہی مگر) جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے تو ایسے ہی لوگ فلاح پائیں گے

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا

اور (وہاں جو مال بے لڑے ہاتھ آیا ہی) اُن کا (بھی حق) ہی جو مہاجرین اوّلین کے بعد (ہجرت کرکے) آئے (کہ یہ بھی اگلے مسلمانوں کے خیرخواہ ہیں اور) دعائیں

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور آئندہ اگر جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اُن کی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے پائے

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ

اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت رکھنے والا مہربان ہی (اے پیغمبر) کیا تم نے منافقوں (کے حال) پر نظر نہیں کی جو

لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ

اپنے (ہم جنس) بھائیوں (یعنی) کفار اہل کتاب سے کہا کرتے ہیں کہ اگر تم (گھروں سے) نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے

مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَ

اور تمہارے بارے میں ہم کبھی کسی کی ماننے ہی کے نہیں اور اگر تم سے (اور مسلمانوں سے) لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ

(مسلمانو!) اللہ (تم کو) بتائے دیتا ہی کہ یہ بالکل جھوٹے ہیں اگر اہل کتاب نکالے جائیں گے تو یہ اُن کے ساتھ نہیں نکلیں گے

وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ

اور اگر اہل کتاب سے (اور مسلمانوں سے) لڑائی ہو پڑے گی تو یہ (منافق) اہل کتاب کی مدد نہیں کریں گے اور اگر اُن کی مدد کریں گے (بھی) تو ضرور

ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ

پھر کسی طرف سے ان کو کمک بھی تو نہیں پہنچے گی (مسلمانو!) تمہاری ہیبت تو ان کے دلوں میں اللہ سے (بھی) بڑھ کر ہی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ

(اور) یہ اس سبب سے ہی کہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں یہ سب مل کر (بھی) تم سے نہیں لڑ سکتے مگر ہاں

قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ۭ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ۭ

محفوظ بستیوں میں ف٣ یا دیواروں کی آڑ میں آپس میں ان کی بڑی دھاک (بیٹھی ہوئی) ہی

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

(اور اے مخاطب) تو (ان کے ظاہر حال کو دیکھے تو) ان کو سمجھے کہ سب ایک ہیں حالانکہ ان کے دل (ایک دوسرے سے) پھٹے ہوئے ہیں یہ اس سبب سے

الربع

ف١ یعنی مہاجرین کو ملتا ہوا دیکھ کر ان کے دل میں یہ خواہش نہیں پیدا ہوئی کہ یہ جو ان کو ملا ہی ہم کو ملے بات یہ ہی کہ پیغمبر صاحب کے وقت کے مسلمان دو طرح کے تھے ایک کہ جب پیغمبر صاحب کفار مکہ کی ایذاؤں سے عاجز آ کر مدینے تشریف لے گئے اور اسی کو ہجرت کہتے ہیں تو جو مسلمان جہاں کہیں کافروں کے نرغے میں تھے پیغمبر صاحب کا مدینے تشریف لے آنا سن کر آگے پیچھے سب مدینے سمٹ آئے اور مہاجر کہلائے دوسرے خود مدینے کے لوگ جنھوں نے پیغمبر صاحب کو اور مہاجر مسلمانوں کو پناہ دی اور اُن کی مدد کی وہ انصار کہلائے ہجرت کا قاعدہ فتح مکہ تک تھا مکہ فتح ہوا تو خدا نے اسلام کو غلبہ دیا اور ہجرت کی ضرورت باقی نہ رہی جو مسلمان جہاں تھا اپنی جگہ مطمئن تھا کوئی اس کو ستا نہیں سکتا تھا ١٢

ف٢ لفظی معنے تو یہ ہیں کہ پیٹھ پھیر دیں گے مگر ہم نے محاورۂ اردو کا لحاظ کیا ہی ١٢

ف٣ محفوظ بستیوں سے مراد وہ بستیاں ہیں جن کے گرداگرد فصیل یا خندق ہو اور اُس کی حفاظت کا ایسا سامان کیا گیا ہو کہ اگر کوئی دشمن چڑھ آئے تو اُس کو ہٹا سکیں ١٢

منزل ٧

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ

(ان لوگوں کی مثال) اُن لوگوں کی سی مثال ہی جو ابھی ان سے (تھوڑے دن) پہلے (مسلمانوں سے جنگ بدر میں لڑ کر) اپنی شامت اعمال کا مزہ

أَلِيمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ

دردناک (ہونا) ہی (سو لگ) (منافقوں کی مثال) شیطان کی سی مثال ہی کہ وہ آدمی کو کفر کی تعلیم و تلقین کرتا ہی پھر جب وہ کفر کر بیٹھتا ہی (اور کفر کا

إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا

مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں ہی تو اللہ رب العالمین (کے غضب) سے ڈرتا ہوں پھر ان دونوں کا انجام یہی ہونا ہی

أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ۝ يَا أَيُّهَا

کہ دونوں دوزخ ہیں (دھکیل دیے) جائیں گے (اور) اُسی میں ان کو ہمیشہ (ہمیشہ) رہنا ہوگا اور (تمام) سرکشوں کی یہی سزا ہی

الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ

مسلمانو! خدا (کے غضب) سے ڈرتے رہو اور ہر شخص (اس بات پر) نظر کرتا رہے کہ کل (قیامت) کے لیے اُس نے کیا (زاد آخرت) بھیجا ہی اور خدا

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ

(کیونکہ) جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہی۔ اور اُن لوگوں جیسے نہ بنو جنھوں نے خدا کو بھلا دیا

فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ

تو خدا نے اُن کی ایسی مت ماری کہ اپنے آپ کو بھی بھول گئے یہی لوگ (تو بڑے) نافرمان ہیں ف دوزخی

النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ لَوْ أَنزَلْنَا

اور جنتی برابر نہیں (ہو سکتے کہ) جنتی (جو ہیں تو) وہ کامیاب لوگ ہیں (اے پیغمبر) اگر ہم نے

هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ

یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتارا ہوتا (اور آدمی کی طرح اُس کو شعور بھی ہوتا) تو تم اُس کو دیکھ لیتے کہ خدا کے ڈر کے مارے جھک گیا (ہوتا) اور پھٹ

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي

اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں (سمجھیں) وہ اللہ (ایسا پاک ذات) ہی

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ

کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر (سب) کا جاننے والا وہی بڑا مہربان (اور) رحم والا ہی وہ اللہ

الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

(ایسا پاک ذات) ہی کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں (تمام جہان کا) بادشاہ ہی پاک ذات ہی (تمام) عیبوں سے بری ہی امن دینے والا نگہبان

الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ

زبردست ہی بڑا دباؤ والا ہی بڑی عظمت رکھتا ہی یہ لوگ جیسے جیسے شرک کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اُس سے پاک ہی وہی اللہ (ہر چیز کا) خالق

ف اپنے آپ کو بھولنے سے یہ مراد ہی کہ غفلت کا ایسا پردہ پڑا ہے نفع و نقصان کی بھی خبر نہ رکھی ۱۲

ع ۲ ۵

منزل ۷

الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ

(ہر چیز کا) موجد (اور مخلوقات کی طرح طرح کی) صورتیں بنانے والا ہے (اس کی اچھی اچھی صفتیں ہیں اور اسی سبب) اس کے اچھے اچھے

الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

زمین میں ہے (سب) اسی کی تسبیح (و تقدیس) کرتے ہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے

سُورَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ | عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ ممتحنہ مدینے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | تیرہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ

(مسلمانو!) اگر تم ہماری راہ میں جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈھونڈنے کی غرض سے (اپنے وطن چھوڑ کر) نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنوں کو دوست

إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ

ان کی طرف دوستی (کے نامہ و پیام) بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس وجہ سے کہ تم اپنے

وَإِيَّاكُمْ ۙ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي

تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں

سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ۚ تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ

اور تم چھپ چھپ کر ان کی طرف دوستی (کے پیغام) بھیجتے ہو اور

بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ

جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو (وہ) اور جو ظاہر کرتے ہو (وہ) ہم (سب) خوب جانتے ہیں اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا تو سمجھ لو کہ وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا

السَّبِيلِ ۝ إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ

(یہ کافر) اگر تم پر قدرت حاصل کر لیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور

أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

ہاتھ اور زبان (دونوں) سے تمہارے ساتھ برائی کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم (بھی) کافر ہو جاؤ

أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ

نہ تمہارے رشتے دار ہی تمہارے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد ہی (کچھ کام آئے گی) اس روز وہی تم میں فیصلہ کرے گا اور

بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَ

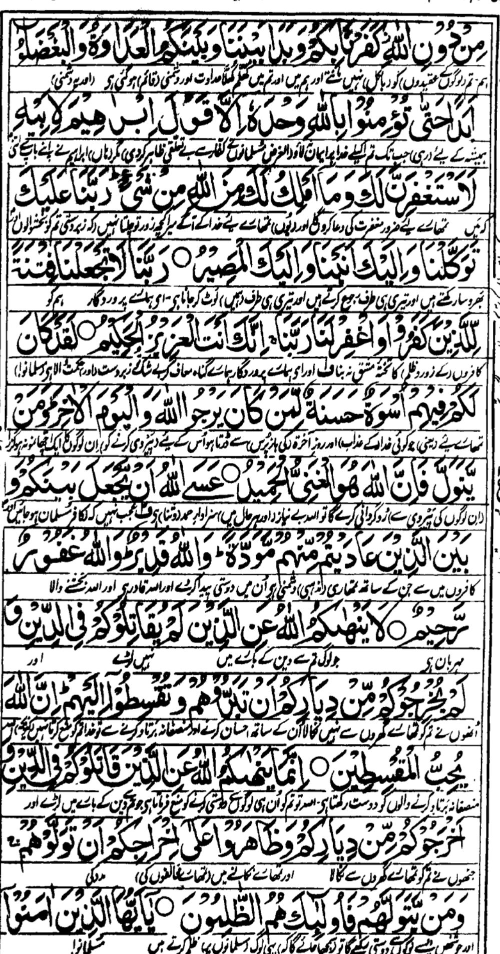
کچھ تم کرتے ہو خدا اس کو دیکھتا ہے (مسلمانو!) ابراہیم اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے تمہیں ان کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے

الَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ

جب انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اور ان (بتوں) سے جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو بےتعلق ہیں

ف پیغمبر صاحب نے مکے پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور اس کو مصلحتاً خفیہ رکھا لیکن حاطب بن ابی بلتعہ ایک صحابی تھے جن کے اہل و عیال مکے میں تھے ان کی پرورش کے لئے اہل مکہ کے ساتھ ساز رکھنے کے لئے جب ان کو پیغمبر صاحب کا ارادہ معلوم ہوا تو مسلمانوں کی برائی یا مخالفوں کی بھلائی کے لئے نہیں بلکہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کے لئے انھوں نے اہل مکہ کو حال لکھ بھیجا پیغمبر صاحب کو خدا نے بتا دیا آپ نے وہ خط راستے سے پکڑ وا منگوایا اور ان سے پوچھا انھوں نے جو بات تھی سچ سچ کہہ دی ان آیات میں اسی قصے کی طرف اشارہ ہے۔

منزل ۷



مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ

ہم - تم (لوگوں کے عقیدوں) کو (بالکل) نہیں مانتے اور ہم میں اور تم میں کھلم کھلا عداوت اور دشمنی (قائم) ہو گئی ہے (اور یہ دشمنی)

أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ

ہمیشہ کے لیے (رہی) جب تک تم اکیلے خدا پر ایمان لاؤ (الغرض مسلمانوں نے کفار سے بے تعلقی ظاہر کردی) مگر (ہاں) ابراہیم نے اپنے باپ سے کہی

لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ

کہ میں تمہارے لیے ضرور مغفرت کی دعا کروں گا اور (یوں) تمہارے لیے خدا کے آگے میرا کچھ زور چلتا نہیں (کہ زبردستی تم کو بخشوا لوں) اے

تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

بھروسا رکھتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹ کر جانا ہے - اے ہمارے پروردگار ہم کو

لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ لَقَدْ كَانَ

کافروں (کے زور ظلم) کا تختۂ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر بے شک تو زبردست (اور) حکمت والا ہے (مسلمانو!)

لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن

تمہارے لیے (یعنی) جو کوئی خدا (کے عذاب) اور روز آخرۃ (کی بازپرس) سے ڈرتا ہو اس کے لیے (پیروی کرنے کو) ان لوگوں کا ایک اچھا نمونہ ہو گزرا اور جو

يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○ عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ

(ان لوگوں کی پیروی سے) رُو گردانی کرے گا تو اللہ بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوار حمد (و ثنا) ہے ف۲ عجب نہیں کہ (کافر مسلمان ہو جائیں اور)

بَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِنْهُم مَوَدَّةً ۚ وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ

کافروں میں سے جن کے ساتھ تمہاری (آج کل) دشمنی ہے ان میں دوستی پیدا کردے اور اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ ○ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

مہربان ہے جو لوگ تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور

لَمْ يُخْرِجُوكُم مِن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

انھوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا ان کے ساتھ احسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے تو خدا تم کو منع کرتا (نہیں کیونکہ) اللہ

يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ○ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَ

منصفانہ برتاؤ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے - اللہ تو تم کو ان ہی لوگوں سے دوستی کرنے کو منع فرماتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے اور

أَخْرَجُوكُم مِن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ

جنھوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی

وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور جو شخص ویسے لوگوں سے دوستی رکھے گا تو (سمجھا جائے گا کہ) یہی لوگ (مسلمانوں پر) ظلم کرتے ہیں مسلمانو!

ف۱ لفظی معنے تو یہ تھے "ہم کو کافروں کی آزمائش کا محل نہ بنا" کہ کافر ہم پر ظلم کریں اور وہ اس کی سزا پائیں۔ مگر چونکہ اس سے اچھی طرح مطلب سمجھ میں نہیں آتا تھا اس لیے ہم نے محاورے کے لحاظ سے لازم معنے اختیار کیے ہیں۔

ف۲ یعنی اسلام کی گاڑی کچھ تمہارے بل بوتے سے نہیں چلتی۔ خدا تمہارا بھی مددگار بے نیاز ہے اگر وہ تم اپنے کافر رشتہ داروں کے ساتھ تعلق رکھنے کا حکم دیتا ہے تو تم کو تنگ دل ہونے کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اس پر بھی تم کو اس کا شکرگزار ہونا چاہیے اور ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو شخص ابراہیم اور ان کے ہمراہیوں کا نمونہ دیکھ کر پیچھے کافروں سے دوستی رکھے گا تو اللہ (اس کی) اس دوستی کی کچھ پروا نہیں کرتا کیونکہ وہ بے نیاز الخ ۱۲

منزل ۷

إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ

جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں ہجرت کرکے آیا کریں تو تم اُن کے ایمان کی جانچ کر لیا کرو (یوں تو) اُن کے ایمان کو اللہ (ہی) خوب جانتا ہے (تاہم)

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ

تو اگر (جانچنے سے) تم اُن کو سمجھو کہ مسلمان ہیں تو اُن کو کافروں کی طرف واپس کرو نہ (تو) یہ (عورتیں) کافروں کو حلال

لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اور نہ کافر اِن (عورتوں) کو حلال اور جو کچھ کافروں نے (اِن پر) خرچ کیا ہو وہ اُن (کافروں) کو ادا کر دو اور (اس میں بھی) تم پر کچھ گناہ نہیں

أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

کہ اُن عورتوں کو اُن کے مہر دے کر تم (خود) اُن سے نکاح کر لو اور (اُن) کافر عورتوں کی ناموس پر قبضہ نہ رکھو (جو تمہارے نکاح میں ہوں)

وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

اور جو تم نے (اُن پر) خرچ کیا ہو وہ (کافروں سے) مانگ لو اور جو اُنھوں نے (اپنی عورتوں پر) خرچ کیا ہو وہ (اپنا خرچ کیا ہوا تم سے) مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِن فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ

منزل ۷

اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی (عورت) تم سے چھوٹ کر کافروں میں جا ملے

فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا

(اور وہ تم کو تمہارا خرچہ نہ ادا کریں اور) پھر (کافروں کو دینے کی) تمہاری نوبت آئے تو جن (مسلمانوں) کی بیبیاں (کافروں میں) چلی گئی ہیں جتنا خرچ

اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

اللہ سے جس پر تم ایمان لا چکے ہو ڈرتے رہو ف اے پیغمبر جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں آئیں

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ

(اور) تم سے اس پر بیعت کرنی چاہیں کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی

وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ

اور نہ دختر کشی کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان بنا گھڑا کریں گی ف

وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

اور نہ نیک کاموں میں (جن کے کرنے کا تم حکم دو) تمہاری حکم عدولی کریں گی تو (اِن شرطوں پر) تم اُن سے بیعت لے لیا کرو اور

لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا

خدا کی جناب میں اُن کی مغفرت کی دعا کرو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو! اُن لوگوں سے

قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ

جن پر خدا کا غضب ہے (یعنی یہود سے) دوستی نہ لگاؤ کیونکہ یہ لوگ (ثواب) آخرت کی طرف سے ایسے ناامید ہیں جیسے کافر (یعنی مشرکین)

ف آگے آئے تو مطلب یہ کہ جان بوجھ کر کوئی بہتان گھڑا کریں اور اُن کے ہاتھ پاؤں دیکھ رہے ہوں کہ جھوٹ بنا رہی ہیں ۱۲

ف یہ اُن وقتوں کے احکام ہیں جب اسلام نیا نیا جاری ہوا تھا اور کافر اور مسلمان کچھ ہی تھے مرد مسلمان عورت کافر اور عورت مسلمان مرد کافر تو خدا نے یہ فیصلہ ٹھہرا دیا کہ کافروں میں سے کوئی عورت مسلمانوں میں چلی آئے تو مسلمان اُس سے پہلے شوہر کو وہ مہر ادا کر دیں جو اُس نے اُس عورت کو دیا تھا اور یہی حکم اُن عورتوں کے لیے تھا جن کو مسلمانوں نے بسبب کفر کے چھوڑ دیا اور وہ لوٹ کر کافروں میں جا ملیں لیکن ایسا بھی ہوتا تھا کہ کسی مسلمان کی عورت کافروں میں جا ملی اور کافر مسلمانوں کو اُس کا مہر نہیں ادا کرتے تو مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ تم کو بھی اس طرح کی رقمیں کافروں کو دینی پڑیں تو اُس میں سے اپنا پانا مجرا کر لیا کرو یعنی کافروں کی طرف سے مسلمانوں کو اُن کی بیبیوں کے مہر ادا کر دیا کرو ایک صورت یہ بھی ہے کہ کافروں سے لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو اُن سے لوٹ ہاتھ لگی تو اُس لوٹ میں سے مسلمانوں کی وہ رقمیں ادا کر دی جائیں جو اُن کو اپنی مرتد بیبیوں کے مہر کی بابت پانی ہیں اور کافر نے ادا نہیں کیں مفسرین نے یہ دونوں معنے لکھے ہیں اور اختلاف لفظ عاقبتم کے معنوں سے پیدا ہوا کہ اُس کے ایک معنی یہ ہیں کہ جب تمہارے لینے کی باری آئے اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ جب تم کو کافروں سے لوٹ ہاتھ لگے ۱۲ ف یہ عرب کا ایک محاورہ معلوم ہوتا ہے جیسے ہمارے ہاں آنکھوں دیکھے جس کا مطلب ہے جان بوجھ کر یا جیسے بددعا میں کہتے ہیں کہ تیرے دیدوں اور گھٹنوں کے آگے



مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝

قبر والوں (یعنی مُردوں) کی طرف سے نااُمید ہیں ف۱

سُوْرَۃُ الصَّفِّ مَدَنِیَّۃٌ وَّهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّفِیْهَا رُکُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

سورۂ صف مدینے میں اتری اور اس کی چودہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ یٰۤاَیُّهَا

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی تو) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ

مسلمانو! ایسی بات کیوں کہہ بیٹھا کرتے ہو جو تم کرکے نہیں دکھاتے (یہ بات) اللہ کو سخت ناپسند ہے

تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ

کہ کہو (سب کچھ) اور کرو (کچھ) نہیں ف۲ بے شک خدا (تو) اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اُس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں

صَفًّا کَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ

(اور جگہ سے نہیں ٹلتے اور اس حالت میں) وہ گویا ایک دیوار ہیں جس میں سیسہ پلا دیا گیا ہے اور (اے پیغمبر لوگوں کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب موسیٰ نے اپنی

لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا

مجھے کیوں ستاتے ہو اور (دل میں تو) تم کو (بھی) یقین ہو گیا ہے کہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں تو جب یہ لوگ ٹیڑھی چال چلے

اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ

خدا نے اُن کی سمجھ بھی ٹیڑھی کر دی اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا اور (اے پیغمبر لوگوں کو وہ وقت بھی یاد دلاؤ) جب

عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا

مریم کے بیٹے عیسیٰ نے (بنی اسرائیل سے) کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (آیا) ہوں

لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ

(یہ کتاب) توراۃ جو مجھ سے پہلے (نازل ہو چکی ہے) اس کی تصدیق کرتا اور (ایک اور) پیغمبر کی (تم کو) خوش خبری سناتا (ہوں) جو میرے

اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ

احمد پھر جب وہ (احمد جن کا دوسرا نام محمد ہے) بنی اسرائیل کے پاس کھلے کھلے معجزے لے کر آئے وہ لگے کہنے کہ یہ تو صریح جادو ہے اور اُس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْکَذِبَ وَهُوَ یُدْعٰۤی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی

کہ اُس کو اسلام کی طرف بلایا جائے اور وہ (الٹا) خدا پر جھوٹ بہتان باندھے اور اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ف۳

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

(یہ لوگ) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ

ف۱ مفسرین نے اس آیت کی بہت توجیہیں کی ہیں از انجملہ ایک یہ کہ جس طرح کافر اپنے مُردوں سے نااُمید ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ جو مر ا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اُن سے چھٹا کیونکہ اُن کو قیامت کا یقین نہیں اسی طرح اُس وقت کے یہود ثواب آخرت سے نااُمید تھے کہ جان بوجھ کر پیغمبر خدا کی رسالت سے انکار کرتے اور حق کو چھپاتے اور رشوتیں لیتے اور احکام شریعت کے جاری کرنے میں امیر و غریب میں فرق کرتے تو اُن کو یقین تھا کہ آخرت میں اس کا نتیجہ اُن کو بھگتنا پڑے گا اور جب اُنھوں نے جی میں یہ بات ٹھان لی تھی تو وہ جو کہتے ہیں کہ مرتا کیا نہ کرتا اسلام کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھتے تھے ایسوں کے ساتھ دوستی رکھنا اسلام کے حق میں سخت مضر تھا دوسری توجیہ یہ ہے کہ جس طرح کفار منکرین قیامت آخرۃ کی طرف سے نااُمید ہیں ایسی ہی حالت ان یہود کی بھی ہے کہ گو منزل قیامت کے منکر نہیں مگر اسلام کے ساتھ ایسی عداوت رکھتے ہیں لہٰذا ان کا انجام بھی ویسا ہی ہونا ہے جیسا منکرین قیامت کا جو مر چکے ہیں ۱۲ ف۲ مفسرین نے اس کی شان نزول یوں بیان کی ہے کہ ایک بار کچھ مسلمان آپس میں بیٹھے تذکرہ کر رہے تھے کہ اگر ہم کو معلوم ہو کہ فلاں عمل خدا کو زیادہ پسند ہے تو ہم اُس کے کرنے میں جان و مال سے بھی دریغ نہ کریں اس پر آیۃ ان اللہ یحب الذین الخ نازل ہوئی مسلمانوں کے اس کہنے میں ایک طرح کا دعویٰ اور اپنے نفس پر اعتماد پایا جاتا تھا جو شان بندگی کے خلاف ہے اور آخر یہی ہوا کہ جو بڑھ چڑھ کر دعویٰ کرتے تھے جنگ اُحد میں بھاگ کھڑے ہوئے تو خدا نے ادب بندگی تعلیم فرمایا کہ لم تقولون ما لا تفعلون ؎ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش ✤ عذر بدرگاہ خدا آورد ✤ ورنہ سزاوار خداوندیش ✤ کس نتواند کہ بجا آورد ۱۲ ف۳ یہ آیت اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ اُن کو اسلام کی طرف بلایا جاتا تھا اور اسلام اور پیغمبر آخر الزماں کی پیشین گوئی اُن کی کتابوں میں موجود ہے چاہیے تھا کہ کان دبا کر اسلام میں آ شامل ہوتے مگر اُلٹے خدا پر اُلٹی بہتان بندیاں کیں اسلام کی پیشین گوئیوں کو اپنی کتابوں میں سے نکال ڈالا یا کچھ کا کچھ کر دیا یا اُن کے معنی بدل دیے کہ یہ بھی خدا پر بہتان باندھنا ہے ۱۲

مم

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى

اپنے نور کو (کامل طور پر) پھیلا کر رہے گا گو کافروں کو بُرا ہی کیوں نہ لگے وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت

وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا

اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اُس (دین) کو (اور) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو بُرا ہی کیوں نہ لگے (اے پیغمبر مسلمانوں سے کہو کہ)

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝

مسلمانو! (دکھو تو) میں تم کو ایسی سوداگری بتاؤں؟ جو تم کو (آخرت کے) عذابِ دردناک سے بچالے

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ

(وہ یہ ہے کہ) خدا اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خدا کی راہ میں اپنے مال

وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

اور اپنی جانیں لڑا دو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو (ایسا کرو گے تو) خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا

وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ

اور تم کو (بہشت کے ایسے) باغوں میں جا داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی اور (نیز عمدہ) عمدہ مکانات میں

جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ

(کہ وہ مکانات ہمیشہ) ہمیشہ (رہنے) کے باغوں میں (رہوگے) یہ (بہت) بڑی کامیابی ہے۔ اور (ان نعمتوں کے سوا) ایک اَور (نعمت بھی) ہے جس کو تم

وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا

اور (تم) عنقریب (ملک فتح کر لوگے) اور (اے پیغمبر) مسلمانوں کو (اس کی) خوش خبری سنا دو مسلمانو!

اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى

اللہ کے (دین کے) مددگار رہو جیسا کہ مریم کے بیٹے عیسےٰ نے (اپنے) حواریوں (یعنی اصحاب) سے کہا تھا کہ (ایسے) کون ہیں جو

اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ

(اس پر) حواری بولے کہ ہم خدا کے (رسول کے) مددگار ہیں (چنانچہ حواریوں نے دینِ عیسوی کے رواج دینے میں کوشش کی) تو

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي

بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لایا اور ایک گروہ کافر رہا تو جو لوگ ایمان لائے تھے ہم نے اُن کے دشمنوں کے مقابلے میں اُن کی تائید کی

عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

اور (آخر کار) وہی غالب رہے

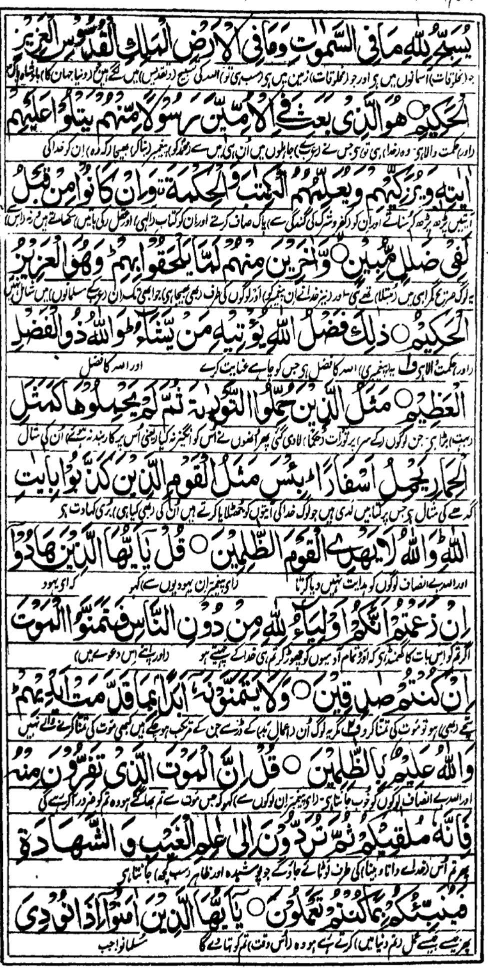
سورۃ الجمعۃ مدنیۃ وھی احدیٰ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝	عشرۃ اٰیۃ وفیھا رکوعان
سورۂ جمعہ مدینے میں نازل ہوئی اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے	گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

ع ۱ / ۹ / ۹

ع ۲ / ۵ / ۱۰

منزل ۷

ف عیسےٰ علیہ السلام کے اصحاب حواری کہلاتے ہیں لفظ حواری نکلا حور سے جس کے معنی سفیدی کے ہیں تو حواری اس سے حواری کہلائے کہ پہلے دھوبی عیسےٰ پر ایمان لائے عیسےٰ ایک دریا کے گھاٹ پر سے ہو کر گزرے دیکھا کہ دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں اُنھوں نے دھوبیوں سے کہا کہ آؤ میں تم کو دھو دوں یعنی کفر کا میل کچیل تم سے چھڑا دوں چنانچہ دھوبی ایمان لے آئے یہ حواری اس سے حواری کہلائے کہ عیسائی کرتے وقت غسل دیتے یا پانی چھڑک دیتے ہیں اُس کا نام ہے اصطباغ عیسےٰ کے حواری بارہ تھے اور اب تو دلی دوست کو حواری کہتے ہیں ۱۲ ف



يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی تو) اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں جو (دونوں جہان کا) بادشاہ (اور)

الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

(اور) حکمت والا ہے۔ وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے (عرب کے) جاہلوں میں ان ہی میں سے (محمد کو) پیغمبر (بنا کر بھیجا کہ وہ) ان کو خدا کی

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اور ان کو (کفر و شرک کی گندگی سے) پاک صاف کرتے اور ان کو کتاب (الٰہی) اور عقل (کی باتیں) سکھلاتے ہیں ورنہ (اس سے پہلے)

لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

یہ لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) تھے ہی اور (نیز خدا نے ان پیغمبر کو) اور لوگوں کی طرف (بھی بھیجا ہے) جو ابھی تک ان (عرب کے مسلمانوں) میں شامل نہیں ہوئے ف۱

الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

(اور) حکمت والا ہے ف۲ یہ (پیغمبری) اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے اور اللہ کا فضل

الْعَظِيْمِ ۝ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ

(بہت) بڑا ہے۔ جن لوگوں (کے سر) پر تورات (کا بوجھا) لادی گئی پھر انھوں نے اس کو انگیز نہ کیا (یعنی اس پر کاربند نہ ہوئے) ان کی مثال

الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۗ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

گدھے کی مثال ہے جس پر کتابیں لدی ہیں جو لوگ خدا کی آیتوں کو جھٹلایا کرتے ہیں ان کی (بھی) کیا ہی بری کہاوت ہے

اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا

اور اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا (اے پیغمبر ان یہودیوں سے) کہو کہ اے یہود

اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

اگر تم کو اس بات کا گھمنڈ ہے کہ اور تمام آدمیوں کو چھوڑ کر تم ہی خدا کے چہیتے ہو (اور اپنے اس دعوے میں)

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

سچے (بھی) ہو تو موت کی تمنا کرو ف۳ مگر یہ لوگ ان (اعمال بد) کے ڈر سے جن کے مرتکب ہو چکے ہیں کبھی موت کی تمنا کرنے والے نہیں

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ

اور اللہ بے انصاف لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم کو ضرور آکر رہے گی

فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

پھر تم اس (خدائے دانا و بینا) کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر (سب کچھ) جانتا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ

پھر جیسے جیسے عمل (تم دنیا میں) کرتے رہے ہو وہ (اس وقت) تم کو بتا دے گا مسلمانو! جب

ف۱ اس سے مراد ہیں اہل فارس اور دوسرے اہل عجم یعنی عرب کے سوا ساری دنیا کے لوگ۔
ف۲ یعنی تاکہ دنیا کی مصیبتوں سے نجات پاکر جلد خدا سے جا ملو اور بہشت کے مزے اڑاؤ۔

ع ۱ ۸

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ

جمعے کے دن نماز جمعہ کے لیے اذان دی جائے تو یادِ الٰہی (یعنی نماز) کی طرف لپکو اور (اس وقت) بیچنا (کھوچنا) چھوڑ دو

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ

یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو پھر جب نماز ہو چکے

فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

تو تم کو اختیار ہے کہ اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل (یعنی معاش) کی جستجو میں لگ جاؤ اور (جہاں رہو) کثرت سے خدا کی یاد کرتے رہو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ

تاکہ تم فلاح پاؤ اور (اے پیغمبر) جب یہ لوگ سودا (بکتا) یا تماشا (ہوتا) دیکھیں (تمہارے پاس سے) چھٹک کر اسی کی طرف چل دیں اور تمہیں (خطبہ میں)

قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○

کھڑا چھوڑ جائیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جو (ثواب عبادت) اللہ کے ہاں ہے (وہ) تماشے اور سودے سے بہت بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے

عشرة آية وفيها ركوعان	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	سورة المنفقون مدنية وهي احدى
گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	سورۂ منافقون مدینے میں اتری اور اس کی

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

(اے پیغمبر) جب تمہارے پاس منافق آتے ہیں تو (تمہیں خوش کرنے کے لیے) کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ بے شک رسول خدا ہیں اور

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ○ اِتَّخَذُوْا

کہ تم بے شک اس کے رسول ہو مگر اللہ (تم کو یہ بھی) جتائے دیتا ہے کہ (یہ) منافق جھوٹ بولتے ہیں (کیونکہ سچے دل سے نہیں کہتے) ان لوگوں نے

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○

اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے تو (اس کی آڑ میں لوگوں کو) راہ خدا سے روکتے ہیں ف۲ (کیا ہی) برے کام ہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ○

اس لیے کہ یہ (لوگ پہلے مسلمانوں کے دکھانے کو) ایمان لائے پھر (منکروں میں مل کر) اسلام سے پھر گئے یہاں تک کہ ان کے دلوں پر مہر لگا دی

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ف۳

اور (اے پیغمبر) تم ان (کے ظاہر حال) کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہاری نظروں میں کھب جائیں اور بات کریں تو تم ان کی بات کو توجہ سے سنو

كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ

(تمہارے سامنے) اس طرح ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں کہ گویا وہ لکڑیوں کے کندے ہیں جو دیواروں کے سہارے کھڑے کیے گئے ہیں ہر ایک زور کی آواز

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

(اے پیغمبر) یہی (لوگ تمہارے جانی) دشمن ہیں تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدھر بہکے چلے جاتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے

ف۱ [illegible] ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ آپ جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ملک شام کا [illegible] تجارت کا [illegible] آیا [illegible] لوگ [illegible] خطبہ [illegible]

ف۲ [illegible] منافق [illegible] جھوٹی قسموں [illegible] مسلمانوں کو دھوکا دیا اور ظاہری [illegible]

ف۳ مطلب یہ [illegible] ان کی زبانی خوب [illegible]

منزل ۷

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ

کہ آؤ رسولِ خدا (کی خدمت میں چلیں کہ وہ) تمہارے لئے مغفرت کی دعا کریں تو وہ (سنتے ہی) اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور (اے پیغمبر) تم اُن کو دیکھو

وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ ۝ سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

ایسے مغرور ہوتے ہیں کہ (تمہاری طرف) رُخ بھی نہیں کرتے۔ ان لوگوں کے لئے تم دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو اُن کے حق میں (دونوں) یکساں

لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ ۝

خدا تو ان کے گناہ معاف کرنے والا ہی نہیں بے شک خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا

هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰى

یہی تو ہیں جو (لوگوں کو) بہکایا کرتے ہیں کہ جو لوگ رسولِ خدا کے پاس (اکٹھے ہوئے) ہیں (اپنا پیسہ) اُن پر نہ خرچ کرو کہ (عاجز آکر) آخر کار آپ

يَنْفَضُّوا ۗ وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِينَ

آسمانوں میں اور زمین میں جتنے خزانے ہیں (سب) اللہ ہی کے ہیں مگر منافقوں کو

لَا يَفْقَهُونَ ۝ يَقُولُونَ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ

(اتنی) سمجھ نہیں۔ (یہ منافق) کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے لوٹ کر گئے تو عزت والا ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا؎

مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ

حالانکہ (اصلی) عزت اللہ کی اور اُس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ہے مگر

الْمُنٰفِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ

منافق (اس بات سے) واقف نہیں مسلمانو! تم کو تمہارے مال

وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ

یادِ خدا سے غافل نہ کرنے پائیں اور نہ تمہاری اولاد اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ

الْخٰسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ

(آخر کار) گھاٹے میں رہیں گے۔ اور ہم نے تم کو جو کچھ دے رکھا ہے اُس میں سے (راہِ خدا میں بھی) کچھ خرچ کرتے رہا کرو (مگر) اس سے پہلے (ہی خرچ)

أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ

کہ تم میں سے کسی کی موت آموجود ہو اور وہ (اُس وقت) لگے کہنے کہ اے میرے پروردگار کاش تو مجھ کو تھوڑے دنوں کی اور مہلت دیتا تو میں خیرات کرتا

فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِينَ ۝ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ

اور (دوسرے) نیک بندوں میں سے ایک نیک بندہ میں (بھی) ہوتا اور جب کسی کی موت آموجود ہوتی ہے تو خدا بھی اُس کو مہلت نہیں دیا کرتا

أَجَلُهَا ۚ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

اور جو کچھ بھی تم (لوگ) کرتے ہو اللہ کو اُس کی (سب) خبر ہے

؎ یہ غزوہ بنی مُصطلق کا ذکر ہے کہ بعض مسلمانوں سے منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبی ابن سلول کی کسی بات میں تکرار ہو گئی منافق اپنے نزدیک مسلمانوں کو اپنے مقابلے میں کمزور اور ذلیل تو سمجھتے ہی تھے لگے کہنے کہ لوٹ کر مدینے پہنچے اور ہم نے ان کو نکال باہر کیا کہ نہ یہ رہیں گے اور نہ فساد ہوگا ۱۲

منزل ۷ ع ۸/۱۲ ع ۲/۱۴



سورۃ التغابن مدنیۃ وھی ثمان عشرۃ آیۃ وفیھا رکوعان — بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۂ تغابن مدینے میں اتری اور اس کی اٹھارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان ہے

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

جو (مخلوقات) آسمانوں میں ہے اور جو (مخلوقات) زمین میں ہے (سب ہی) تو اللہ کی تسبیح (و تقدیس) میں لگے ہیں اُسی کی سلطنت ہے اور اُسی

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (لوگو!) وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا اس پر بھی تم میں بعض کافر ہیں اور بعض

مُؤْمِنٌ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ

مؤمن اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ اسی نے کسی مصلحت سے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا ہے

وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ○ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اور اُسی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتیں (بھی بنائیں تو) اچھی بنائیں ف اور اُسی کی طرف (سب کو) لوٹ کر جانا ہے جو کچھ آسمانوں (میں)

وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ

اور جو کچھ تم لوگ چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ ظاہر طور پر کرتے ہو اُس کو (بھی) جانتا ہے اور اللہ (تو لوگوں کے) دلی خیالات (تک) سے

الصُّدُورِ ○ أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا

واقف ہے کیا تم کو اُن لوگوں کا حال نہیں پہنچا جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا پھر انہوں نے (دنیا میں)

وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ ذٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ

اپنے اعمال (بد) کی شامت کا مزہ بھی چکھا اور (آخرت میں) اُن کو عذاب دردناک ہونا ہے (سو الگ) یہ اس لیے کہ اُن کے پاس

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَّ

اُن کے رسول کھلے کھلے معجزے لے لے کر آتے رہے اور یہ (لوگ یہی) کہتے رہے کہ کیا (ہم جیسے) بشر ہم کو راہ بتانے آئے ہیں غرض انہوں

اسْتَغْنَى اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ○ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا

خدا نے (بھی) اُن کی کچھ پروا نہ کی اور اللہ بے نیاز (اور ہر حال میں) سزاوارِ حمد (و ثنا) ہے۔ کافر بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ ہرگز ان کو دوبارہ

قُلْ بَلٰى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

(اے پیغمبر تم) ان لوگوں سے کہو کہ ہاں ہاں مجھے اپنے پروردگار کی قسم ہے کہ تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کچھ بھی تم نے (دنیا میں) کیا ہے ضرور (اُس سے) تم کو

يَسِيرٌ ○ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا

(ایک سہل (سی) بات ہے۔ تو لوگو! اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (نیز) نور (ہدایت یعنی قرآن) پر جس کو ہم نے اتارا ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کو

تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ

اُس کی (سب) خبر ہے (اور اس کا نتیجہ تم کو اُس دن معلوم ہوگا) جب حشر کے دن تم (سب) کو جمع کرے گا یہی ہار جیت کا دن ہوگا

ف دوسرے جانداروں کے مقابلے میں انسان کی صورت و شکل اور بناوٹ عموماً خوش نما ہے اور جانور کوئی زمین پر پڑے رینگتے ہیں کوئی سیدھے کھڑے رہ نہیں سکتے اور اکثر کو زمین پر منہ جھکا کر کھانا چننا پڑتا ہے اور بعد ازیں اُن کی صورتوں سے ظاہر ہے غرض انسان کی مجموعی شکل کو کوئی جاندار نہیں پہنچتا اُس کا سیدھا قد دلالت کرتا ہے کہ وہ حکمرانی کے لیے پیدا کیا گیا ہے ۱۲



وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ

اور جو شخص (دنیا میں) خدا پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہو (قیامت میں) خدا اُس کے گناہ اُس (پر) سے دُور کرے گا

سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور اُس کو (بہشت کے) باغوں میں (رے جا) داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (بہ) رہی ہوں گی

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ

(اور وہ لوگ) اُن (ہی) باغوں (ہی) میں (سدا) سدا کو (اور ہمیشہ) ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی (اصل میں) یہی ہے اور جن لوگوں نے

كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ

کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے یہی لوگ دوزخی ہوں گے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ

کہ ہمیشہ دوزخ (ہی) میں رہیں گے اور وہ بہت ہی بُری جگہ ہے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

بے اذنِ خدا کوئی آفت (بھی) نہیں آیا کرتی اور جو شخص خدا پر یقین رکھے گا (مصیبت میں) خدا اُس کے دل کو ٹھکانے سے لگائے رکھے گا

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا

اور (لوگو!) اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اگر تم رُوگردانی کرو تو ہمارے رسول کے ذمے

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

صاف طور پر (ہمارے حکموں کا) پہنچا دینا ہے اور بس اللہ (ہی) ہے کہ اُس کے سوا کوئی (اور) معبود نہیں اور ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ

مسلمانو! تمہاری بیبیوں اور تمہاری اولاد میں سے (بعض) تمہارے (دین کے) دشمن ہیں

فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تو اُن سے احتیاط کرتے رہو اور اگر تم (ان کے قصوروں کو) معاف کر دو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ بھی بخشنے والا مہربان ہے

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا

تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تو) بڑی آزمائش ہیں اور اللہ کے ہاں (ان بکھیڑوں میں پھنس کر ثابت قدم رہنے والوں کے لیے) بڑا اجر ہے تو

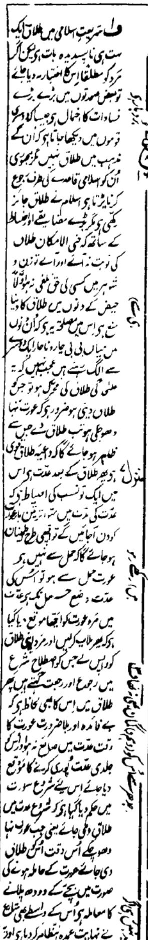
اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ

جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور (اس کے احکام کو) سنو اور مانو اور (اس کی راہ میں) خرچ کرتے رہو (یہ) تمہارے لیے بہتر ہے

يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ

جو شخص اپنے بخل طبعی سے محفوظ رکھا جائے تو (آخرت میں) ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اگر تم اللہ کو

ف۱ بخل کو طبعی اس لئے فرمایا کہ شح وابستہ بخل کو ہر ایک طبیعت میں ہوتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا و احضرت الانفس الشح



قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝

خوش دلی سے قرض دو تو (آخرت میں) وہ تم کو اس کا دُونا (ادا) کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا (سوا الگ) اور اللہ بڑا قدر دان (اور)

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

پوشیدہ اور ظاہر (سب کا) جاننے والا زبردست (اور) حکمت والا

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طلاق مدینے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہی) | بارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے پیغمبر (مسلمانوں سے کہہ کہ) جب تم (اپنی) بیبیوں کو طلاق دینی چاہو تو اُن کو اُن کی عدّت کے شروع میں طلاق دو اور (طلاق کے بعد)

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

عدت گنتے رہو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو ف (عدت میں) اُن کو اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور وہ (خود بھی) نہ نکلیں

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۗ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ

مگر یہ کہ کھلم کھلا (کوئی) بے حیائی (کا کام) کر بیٹھیں (تو اُن کو نکال دینے کا مضائقہ نہیں) اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور جس شخص نے

يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۗ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ

اللہ کی باندھی ہوئی حدوں سے قدم باہر رکھا تو اُس نے آپ ہی اپنے اوپر ظلم کیا ف (اے شخص جو بی بی کو طلاق دیتا ہے) تو نہیں جانتا شاید اللہ

بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ

طلاق کے بعد (ملاپ کی) کوئی صورت پیدا کر دے پھر جب عورتیں اپنی عدت پوری کرنے پر آئیں تو (یا تو رجوع کر کے) سیدھی طرح اُن کو (اپنی) زوجیت

اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا

یا سیدھی طرح اُن کو رخصت کر دو اور (جو کچھ بھی کرو) اپنے (لوگوں) میں دو معتبر (آدمیوں) کو گواہ کر لو اور (گواہو اگر گواہی کی ضرورت آپڑے تو)

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۗ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ

اللہ کا پاس کر کے ٹھیک ٹھیک گواہی دینا یہ نصیحت کی باتیں اُن لوگوں کو سمجھائی جاتی ہیں جن کو اللہ اور روزِ آخرت کا یقین ہے

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ

اور جو شخص خدا سے ڈرتا ہے گا خدا اُس کے لیے (آپس کی لڑائی جھگڑے سے) نجات کی شکل نکال دے گا اور اُس کو وہاں سے رزق پہنچائے گا

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۗ قَدْ جَعَلَ

اور جو شخص اللہ پر بھروسا رکھے گا تو خدا اُس (کی مشکلات کے حل کرنے) کو کافی ہے بے شک جو خدا کو منظور ہوتا ہے وہ اُس کو پورا کر کے رہتا ہے (اور)

اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ

اللہ نے تو ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھیرا ہی رکھا ہے ف اور (مسلمانو!) تمہاری (طلاقی) بیبیوں میں سے جن کو (پیرانہ سالی کی وجہ سے) حیض کے آنے کی

کے ساتھ مذکور ہیں ۱۲ ف یعنی خدا نے جو قاعدے ٹھیرائے ہیں وہ بندوں کی مصلحت کے لیے ٹھیرائے ہیں اور جب کوئی خلاف قاعدہ کرتا ہے تو وہ مصلحت فوت ہو جاتی ہے اور اُس پر اُس کا نقصان اُس شخص کی طرف عائد ہوتا ہے جو اُس قاعدے کو توڑتا ہے اور وہ خدا کے ہاں گنہگار ٹھیرتا ہے سوا الگ اپنے اُوپر ظلم کرنے کے یہ معنی ہیں ۱۲ ف اس میں اِس بات کا اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ مرد یہ نہ سمجھے کہ میں اِس عورت کو چھوڑ دوں گا تو اِس کو کہیں روٹی کپڑا نہ ملے گا ۱۲ ف از انجملہ عدت کا اور اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں ۱۲۔

(رابعتم)



ارتبتم فعدتهن ثلثة اشهر والّٰئي لم يحضن واولات الاحمال

تم کو شبہ ہو ف تو اُن کی عدت حیض سے نہیں بلکہ دنوں کے حساب سے تین مہینے اور (علیٰ ہذا القیاس) جن عورتوں کو حیض آنے کی نوبت نہیں آئی (اُن کی بھی)

اجلهن ان يضعن حملهن ومن يتق الله يجعل له من امره

(سو) اُن کی عدت اُن کے بچے جننے تک ہے اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا خدا اُس کے کام آسان کر دے گا

يسرا ۝ ذلك امر الله انزله اليكم ومن يتق الله يكفر عنه سياته

(مسلمانو) یہ (احکام جو اوپر مذکور ہوئے) فرمودہ خدا ہیں جو اُس نے تمہاری طرف بھیجے ہیں اور جو خدا سے ڈرتا رہے گا (آخرت میں) خدا اُس کے گناہوں کو

ويعظم له اجرا ۝ اسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم

اور اُس کو بڑے اجر دے گا (سوا الگ) طلاقی عورتوں کو (عدت کے دنوں میں) اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہو

ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن وان كن اولات حمل فانفقوا

اور اُن پر تنگی کرنے کے لیے اُن کو ایذا نہ دو اور اگر حاملہ ہوں تو

عليهن حتى يضعن حملهن فان ارضعن لكم فاتوهن اجورهن

بچہ جننے تک اُن کا خرچ اٹھاتے رہو پھر (بچہ جننے کے پیچھے) اگر وہ (بچے کو) تمہارے لیے دودھ پلائیں تو اُن کو اُن کی دودھ پلائی دو

وأتمروا بينكم بمعروف وان تعاسرتم فسترضع له اخرى ۝

اور آپس کی صلاح سے دستور کے مطابق (اُجرت وغیرہ کا) ٹھیراؤ کر لو اور آپس میں کشمکش کرو گے تو (مرد کو کوئی) اور (عورت میسر آ جائے گی اور وہ)

لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر عليه رزقه فلينفق مما

جس کو گنجائش ہو اُس کو چاہیے کہ وہ اپنی گنجائش کے قدر خرچ کرے اور جس کی آمدنی تلی ہو وہ جتنا اُس کو خدا نے دیا ہے اسی سے خرچ کرے

اتىه الله لا يكلف الله نفسا الا ما اتىها سيجعل الله بعد عسر يسرا ۝

خدا نے جس کو جتنا دے رکھا ہے اس سے بڑھ کر کسی کو تکلیف نہیں دیتا (گھبرانے کی بات نہیں) خدا تنگی کے بعد جلد فراغت دینے والا ہے

وكاين من قرية عتت عن امر ربها ورسله فحاسبنها حسابا

اور بہت سی بستیاں ہو گزری ہیں جن (کے رہنے والوں) نے اپنے پروردگار اور اُس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے بڑی سختی سے

شديدا وعذبنها عذابا نكرا ۝ فذاقت وبال امرها وكان عاقبة

اور اُن کو بڑی (بُری) سزا دی تو انہوں نے اپنے اعمال (کی سزا) کا مزہ چکھا اور اُن کا انجام کار

امرها خسرا ۝ اعد الله لهم عذابا شديدا فاتقوا الله يا اولي

گھاٹا (ہی گھاٹا) ہوا۔ ان لوگوں کے لیے خدا نے (قیامت کا) عذاب سخت (اور بھی) تیار کر رکھا ہے تو اے عقل والو

الالباب ۝ الذين امنوا قد انزل الله اليكم ذكرا ۝ رسولا

جو ایمان لا چکے ہو اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو خدا نے (تم کو) آگاہ کرنے کے لیے ایک پیغمبر (محمد) کو تمہاری طرف بھیج دیا ہے

منزل ۷

ف شبہ سے مراد یہ ہو کہ عدت کا حساب حیض سے ہوتا ہے اور جس کو حیض ہی نہ آتا ہو تو کیسے کیا کریں فرمایا کہ ایسی عورتوں کا حساب دنوں سے کر لیا کرو ۱۲

يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ

جو تم کو خدا کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اُن کو

الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ

(کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لائیں اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا خدا اُس کو (بہشت کے) ایسے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ

باغوں میں (لے جا) داخل کرے گا جن کے تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہوں گی (اور وہ) اُن میں سدا کو (اور ہمیشہ) ہمیشہ رہیں گے اللہ نے (بہ)

لَهُ رِزْقًا ۝ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ

روزی دی ۔ اللہ ہی تو ہے جس نے (تہ بر تہ) سات آسمان پیدا کیے اور اُن ہی کی طرح کی زمین

يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ

آسمان و زمین کے (انتظامی) احکام (وقتاً فوقتاً) نازل ہوتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگوں کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور (نیز) یہ کہ

اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

اللہ کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے

سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

سورۂ تحریم مدینے میں اتری اور اس کی بارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ وَ

اے پیغمبر جو چیزیں خدا نے تمہارے لیے حلال کی ہیں تم اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (اپنے اوپر) کیوں حرام کرتے ہو اور

اللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف تم مسلمانوں کے لیے خدا نے تمہاری قسموں کے توڑ ڈالنے کا (دھب) ٹھیرا دیا ہے ف اور اللہ ہی تمہارا مددگار ہے

وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا

اور وہ (سب کے حال سے) واقف (اور) حکمت والا ہے اور جب پیغمبر نے اپنی بیبیوں میں سے کسی ایک سے چپکے سے کوئی (اتفاقی) بات کہی

فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۖ

جب اُنھوں نے اُس کی خبر کر دی اور خدا نے پیغمبر پر اس کو ظاہر کر دیا تو پیغمبر نے کچھ (تو اُن بی بی کو) جتایا اور کچھ ٹال دیا

فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝

پس جب پیغمبر نے جس قدر جتانا منظور تھا اُن (بی بی) کو جتایا تو اُن بی بی نے (حیران ہو کر پیغمبر سے) پوچھا کہ آپ کو یہ (سب) خبر کس نے دی پیغمبر نے

إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ

(سو) پیغمبر کی دونوں بیبیو اس حرکت سے خدا کی جناب میں توبہ کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے کیونکہ تم دونوں کے دل کج (رائی اختیار کر گئے) ہیں اور اگر پیغمبر کے خلاف ایک دوسری کی [illegible]

ف پیغمبر صاحب کی کئی بیبیاں تھیں اور کئی بی بی والے کو جو مشکلیں پیش آتی ہیں وہ اُن کو بھی پیش آتی تھیں پیغمبر صاحب کو بیبیوں کے ساتھ دوہرے دوہرے تعلقات تھے ایک تعلق زناشوئی جو عام میاں بی بی میں ہوا کرتا ہے اور وہ درجہ نازونیاز کا ہے دوسرا تعلق اسلامی تھا کہ پیغمبر صاحب پیغمبر تھے اور بیبیاں اہلِ اُمت پیغمبر صاحب کو کئی بیبیوں کا سنبھالنا تھا اُن کے ساتھ نجبانی کا برتاو کرنا تھا اور تقاضائے بشریت بھی ساتھ لگا تھا اُن پر باوجود بی بی ہونے کے ادب پیغمبری بھی قائم رکھنا تھا اور پیغمبر صاحب نے جو کئی بیبیاں کر لی تھیں وہ اُن سے نکاح کرنے پر مجبور ہو گئے تھے ہر ایک کے کچھ حقوق پیغمبر صاحب کے ذمے عاید تھے اور وہ سوا نکاح کر لینے کے اُن حقوق کو ادا نہیں کر سکتے تھے پھر پیغمبر صاحب کی بیبیاں دوسرے مسلمانوں سے نکاح نہیں کر سکتی تھیں اور حقیقی ماں کی طرح اُن پر حرام تھیں پھر ایک حد پر پہنچ کر پیغمبر صاحب کو دوسری بیبیوں کی ممانعت تھی اِن چند در چند مشکلات میں پیغمبر صاحب نے جس طرح زندگی بسر کی وہ اُن ہی سے ہو سکتی تھی اِس سورت میں پیغمبر صاحب کے دو خانگی معاملوں کا مذکور ہے اور مبہم ہے مفسرین نے بہت اختلاف کیے ہیں سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ خدا اور رسول جس بات کی صراحت کرنی نہ چاہیں اور وہ رسول کا خاص خانگی معاملہ ہو تو ہم مسلمانوں کو اُس کی تفتیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اِتنا سمجھ لینا بس کرتا ہے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیوں سے بھی کبھی ایسی باتیں ہوئی ہیں جو خدا اور رسول کو بُری لگیں اور اُن کو تنبیہ کی گئی یہ جو حلال چیز کے حرام کر لینے کا مجمل بیان ہے عجب نہیں کہ برآوردہ حصول ... خاطر سے اپنے کسی بی بی کی طرف بے التفاتی کرنی چاہی ہو جو عدل اور مساوات اور انصاف کے خلاف تھی دوسری بات وہ ایک راز ہے جو پیغمبر صاحب نے کسی ایک بی بی سے کہا اور اُنھوں نے دوسری سے کہہ دیا قرآن کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی اہم بات تھی اور اُس کے ظاہر ہونے سے انتظام سلطنت اسلامی میں خلل پڑنے کا اندیشہ تھا اور اسی واسطے عتاب میں سختی کی گئی ۱۲ ف ٹھیرا دیا سے مراد وہی کفارہ ہے جو ساتویں پارے کی ابتدا میں مذکور ہے ۱۲

هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ

اُن کا (حامی) مددگار اللہ ہی اور جبرئیل اور (دیگر) نیک مسلمان اور ان کے علاوہ (دوسرے) فرشتے (بھی) پیغمبر کے

ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

(حامی و) مددگار ہیں اگر پیغمبر تم (عورتوں) کو طلاق دے دیں تو عجب نہیں کہ اُن کا پروردگار اُن کے لیئے تمہارے بدلے تم سے بہتر بیبیاں ہم پہنچادے

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝

فرماں بردار باایمان نمازی (خدا کی جناب میں) توبہ کرنے والیاں عبادت گزار روزہ دار دُہاجنیں اور کنواریاں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ

مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل (و عیال) کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن ہوں گے آدمی

وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

اور پتھر اُس پر فرشتے (تعینات) ہیں تند خو سخت مزاج خدا جو اُن کو حکم دے اُس کی نافرمانی نہیں کرتے

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ

اور جو اُن کو حکم دیا جاتا ہی (بے کم و کاست) اُس کی تعمیل کرتے ہیں (قیامت کے دن جب دوزخ سب کے سامنے لا حاضر کی جائے گی ہم کافروں سے کہیں گے)

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

جیسے عمل تم (دنیا میں) کرتے رہے ہو (آج) اُن ہی کا بدلہ پاؤ گے مسلمانو! اللہ کی جناب میں

تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ

خالص (دل سے) توبہ کرو عجب نہیں کہ تمہارا پروردگار (آخرت میں) تمہارے گناہ تم سے دُور کر دے اور تم کو (بہشت کے ایسے)

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ

باغوں میں (لے جا) داخل کرے جن کے تلے نہریں (پڑی) بہہ رہی ہوں گی (یہ وہ دن ہوگا) جب کہ اللہ پیغمبر کو اور اُن لوگوں کو

اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

جو اُن کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا اُن کے ایمان کی روشنی اُن کے آگے آگے اور اُن کے داہنی طرف (اُن کے ساتھ ساتھ)

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

ہماری (اِس) روشنی کو ہمارے لیئے اخیر تک قائم رکھ ف۱ اور ہمارے گناہ معاف فرما بے شک تو ہر چیز پر قادر ہی اے پیغمبر

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ

کافروں کے ساتھ (ہاتھ سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرتے رہو ف۲ اور اُن پر سختی رکھو اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہی اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ

وہ (بہت ہی) بُری جگہ ہی کافروں (کے عبرت پکڑنے) کے لیئے خدا نوح کی بی بی اور لوط کی بی بی کی مثال دیتا ہی

ف۱ سورۂ حدید میں یہ بیان گزر چکا ہی کہ مسلمانوں کے آگے آگے اور اُن کے داہنی طرف اُن کا نورِ ایمان چل رہا ہوگا اور منافق اُس سے فائدہ اُٹھانا چاہیں گے قرآن میں اور مسلمانوں کے نور میں ایک آڑ کر دی جاوے گی اور منافق اندھیرے میں ہٹ رہ جائیں گے منافقوں کا یہ حال دیکھ کر مسلمان دعا کریں گے کہ الٰہی! یہ نور ہمارے ساتھ آخر تک رہے ۱۲ ۔

ف۲ ہاتھ اور زبان کی قید ہم نے ترجمے میں اس سے زیادہ کی کہ پیغمبر صاحب منافقوں کو جانتے پہچانتے تھے باایں ہمہ پیغمبر صاحب نے یا اُن کے خلفاء نے منافقوں پر جہاد متعارف نہیں کیا ۱۲ ۔

امْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

کہ یہ (دونوں عورتیں) ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں نے اُن کو دغا دی (کہ اپنے شوہروں کے خلاف

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○

تو دونوں کے شوہر (باوجودیکہ پیغمبر تھے) اللہ کے مقابلے میں اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے اور (ان دونوں عورتوں کو) حکم دیا گیا کہ جہاں اور لوگ (جہنم میں)

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ

اور (دیکھو) مسلمانوں (کی تسلی) کے لئے خدا (ایک) تو فرعون کی بی بی (آسیہ) کی مثال بیان کی کہ اُن بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے لئے

عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ

بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھکو فرعون اور اُس کے کردار (بد) سے نجات دے اور (نیز) مجھکو (ان) ظالم لوگوں سے نجات دے

الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ

اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم کی جنہوں نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا تو ہم نے اُن کے پیٹ میں

مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ○

اپنی (قدرت سے ایک) رُوح پھونک دی اور وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کرتی رہیں اور وہ (ہمارے) فرماں بردار

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ ملک مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | تیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ○

(بڑا) بابرکت ہے وہ (خدا باختیار) جس کے ہاتھ میں (دونیا جہان کی) سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تم لوگوں کو آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور وہ زبردست

الْغَفُوْرُ ○ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

(اور) بخشنے والا ہے ف جس نے تہ بر تہ سات آسمان بنائے (اے دیکھنے والے) بھلا تجھکو (خدائے) رحمٰن کی (اس) صنعت میں

مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ○ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ

کوئی کور کسر دکھائی دیتی ہے؟ (اور ایک بار دیکھنے سے نہ دکھائی دے) تو دوبارہ نظر کر (اور پھر دیکھ) کہ تجھکو کسی جگہ کوئی دراڑ دکھائی دیتی ہے؟

كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ○ وَلَقَدْ زَيَّنَّا

(نتیجہ یہی ہوگا کہ) تیری نظر کھسیانی ہو کر تھکی ہاری تیری طرف اُلٹی لوٹ آئے گی (اور تجھکو آسمان میں کوئی نقص نہیں دکھائی دے گا) اور ہم نے

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ

ورلے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ہم نے (ان چراغوں) کو شیاطین کے لئے (ایک طرح کی) ہنڈ بنایا ہے اور (آخرت میں) ہم

ف موت اور زندگی سے آزمانے کے یہ معنی ہیں کہ اگر زندگی نہ ہو تو عمل کس حالت میں کیا جائے اور مرنا نہ ہو تو آدمی خدا سے ڈرے ہی کیوں۔ للمترجم ؎ گر موت سے ابن آدم ہو عاجز / وگرنہ نہ تھا کسی کے کبھی بس کا ۱۲ +

وقف لازم

منزل ۷

الجزء التاسع والعشرون ۲۹

ع ۲ / ۲۰



عذاب السعير ۝ وللذين كفروا بربهم عذاب جهنم وبئس

دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے (سوا الگ) ف اور جو لوگ اپنے پروردگار کو نہیں مانتے اُن کے لیئے (بھی) دوزخ کا عذاب ہے اور (وہ بہت ہی)

المصير ۝ إذا ألقوا فيها سمعوا لها شهيقا وهي تفور ۝ تكاد تميز

بُری جگہ ہے۔ جب (یہ لوگ) اُس میں ڈالے جائیں گے تو دور ہی سے اُس کی بڑے زور کی سائیں سائیں اِن کو سنائی دے گی اور وہ (ایسی)

من الغيظ كلما ألقي فيها فوج سألهم خزنتها ألم يأتكم نذير ۝

جب جب اُس میں (کافروں کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو جو (فرشتے) اُس پر تعینات ہیں اُن سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس (عذاب خدا سے)

قالوا بلى قد جاءنا نذير فكذبنا وقلنا ما نزل الله من شيء

وہ کہیں گے ہاں ڈرانے والا تو ہمارے پاس آیا تھا مگر ہم نے (اُس کو) جھٹلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو (کتاب وغیرہ) کوئی چیز اُتاری نہیں

إن أنتم إلا في ضلال كبير ۝ وقالوا لو كنا نسمع أو نعقل ما كنا

تم ہو اور تمہارے پیرو (سب کے سب) بڑی غلطی میں ہو اور (یہ لوگ دوزخ کے فرشتوں سے یہ بھی) کہیں گے کہ اگر ہم نے (پیغمبر کے کہنے کو) سنا

في أصحاب السعير ۝ فاعترفوا بذنبهم فسحقا لأصحاب السعير ۝

دوزخیوں میں نہ ہوتے غرض کہ (اُس وقت دوزخی) اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے سو دوزخیوں کا کالا منہ ف

إن الذين يخشون ربهم بالغيب لهم مغفرة وأجر كبير ۝ و

جو لوگ بے دیکھے اپنے پروردگار سے ڈرتے اُن کے لیئے (آخرت میں) بخشش ہے اور بخشش کے علاوہ بڑے سے بڑا اجر اور

أسروا قولكم أو اجهروا به إنه عليم بذات الصدور ۝ ألا

(لوگو!) تم اپنی بات چپکے سے کہو یا پکار کر کہو خدا تو (تمہارے) دلی خیالات (تک) سے واقف ہے بھلا (ہو سکتا ہے کہ خدا)

يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير ۝ هو الذي جعل لكم الأرض

جو پیدا کرے (وہی) اپنی مخلوقات کے حال سے ناواقف ہو حالانکہ وہ (بڑا) باریک بین (اور) باخبر ہے (لوگو!) وہی (خدا) تو ہے جس نے زمین کو

ذلولا فامشوا في مناكبها وكلوا من رزقه وإليه النشور ۝

نرم (و ہموار) کر دیا ہے تو اُس کے اطراف و جوانب میں (جدھر چاہو) چلو پھرو اور (نیز) خدا کی (دی ہوئی) روزی (جو زمین سے پیدا ہوتی ہو) ...

ءأمنتم من في السماء أن يخسف بكم الأرض فإذا هي تمور ۝ أم أمنتم

(خدا) جو آسمان میں ہے کیا تم اُس (کے غضب) سے نہیں ڈرتے کہ (کہیں) زمین کو دلدل بنا کر اُس میں تم کو دھنسا دے اور وہ (لرزنے لگے)

من في السماء أن يرسل عليكم حاصبا فستعلمون كيف نذير ۝ ولقد

آسمان میں ہے تم اُس (کے غضب) سے نہیں ڈرتے کہ (کہیں) تم پر پتھراؤ برسا دے تو (ذرا صبر کرو عنقریب) تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا ڈرانا

كذب الذين من قبلهم فكيف كان نكير ۝ أولم يروا إلى الطير فوقهم صافات

اور اُن سے پہلے ہو گزرے ہیں اُنھوں نے بھی (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا تو (دیکھو) میری ناخوشی (اُن کے حق میں) کیسی (زبردست) ہوئی

... پر وہ کبھی اپنے پر پھیلا دیتے ہیں۔

ف رجوم سے یہ مراد ہے کہ شیاطین آسمانی خبروں کی ٹوہ لگانے کے لیئے اُوپر چڑھتے ہیں ...



وَيَقْبِضْنَ ۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمٰنُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ○ أَمَّنْ هٰذَا الَّذِي

اور (کبھی) سکیڑ لیتے ہیں (دونوں حالتوں میں خدائے) رحمٰن ہی اُن کو تھامے رہتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہی ہر چیز کا نگران حال ہے (بھلا)

هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمٰنِ ۚ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ○ أَمَّنْ

جو تمہارا (لاؤ) لشکر بن کر تمہاری مدد کرے (بے شک) کافر تو نرے دھوکے (ہی دھوکے) میں ہیں (اور)

هٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ○ أَفَمَن يَمْشِي

اگر خدا اپنا رزق روک لے تو بھلا ایسا کون ہے جو تم کو روزی پہنچائے مگر کافر تو سرکشی اور (حق سے) گریز کرنے پر اڑے بیٹھے ہیں تو کیا جو شخص

مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّن يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ○ قُلْ هُوَ

اپنا مُنہ اوندھائے ہوئے چلے وہ زیادہ رُہ راہ (ہو سکتا) ہے یا وہ شخص جو سیدھا (تنا ہوا) راہ راست پر چلا جا رہا ہو ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا

جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے لئے (سننے کو) کان اور (دیکھنے کو) آنکھیں اور (سمجھنے کو) دل بنائے (لیکن) تم لوگ بہت ہی کم

مَّا تَشْكُرُونَ ○ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○

(اُس کا) شکر کرتے ہو۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ وہ (خدا) ہی تو ہے جس نے تم کو (روئے) زمین میں (ہر طرف) پھیلا رکھا ہے اور (قیامت کے دن)

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ

اور کافر (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو یہ وعدہ (قیامت) کب (پورا) ہوگا (اے پیغمبر ان لوگوں کو) جواب دو کہ اس کا علم

عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ

خدا ہی کو ہے اور میں تو (لوگوں کو) صاف طور پر (عذاب آخرت سے) ڈرانے والا ہوں۔ پھر جب اُس (روز قیامت) کو دیکھیں گے کہ پاس آ موجود

وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَدَّعُونَ ○

کافروں کی شکلیں بگڑ جائیں گی اور (ان سے) کہا جائے گا کہ یہی وہ (عذاب) ہے جس کا تم تقاضا کیا کرتے تھے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَن مَّعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَن يُجِيرُ

(اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو (سہی) اگر اللہ مجھ کو اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں اُن کو ہلاک کر ڈالے یا ہم لوگوں کے حال پر رحم فرمائے تو کوئی ہے

الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ

جو کافروں کو (آخرت کے) عذاب دردناک سے پناہ دے سکے ف (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ وہی (خدا) رحم کرنے والا ہے ہم اسی پر ایمان لائے ہیں

فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ

تو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ (ہم دونوں فریقوں میں) کون صریح گمراہی میں تھا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ بھلا دیکھو تو (سہی) کہ یہ

مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَاءٍ مَّعِينٍ ○

تمہارا پانی (جو تم پیتے ہو) اگر (زمین کے اندر) اتر جائے تو کون تمہارے لئے پانی کی سوتیں بہا نکالے گا

وقف لازم

وقف منزل

وقف غفران

ف مُنہ اوندھائے چلنا اور سیدھا تنا ہوا راہ راست پر چلنا یہ دو مثالیں کافر اور مومن کی ہیں کہ منزل ہستی کو دونوں طے کر رہے ہیں مگر کافر مُنہ اوندھا کر چلتا ہے اس لئے اُس کو رستہ نہیں سوجھتا اور مومن سیدھا سر اٹھا کر چلتا ہے اور اُس کو رستہ سوجھ پڑتا ہے ۱۲ ف مطلب یہ ہے کہ تم مسلمانوں کے بُرے بھلے کو تم کافروں کے انجام میں کیا دخل ہو سکتا ہے ہم بُرے ہیں تو اپنے لئے اور بھلے ہیں تو اپنے لئے تم کو اپنی نجات کی فکر کرنی چاہیئے ۱۲

منزل ۷

ع ۲

سُوْرَۃُ الْقَلَمِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ قلم مکے میں اتری اور اس کی باون آیتیں ہیں اور دو رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ ○ وَاِنَّ

نٓ۔ (اے پیغمبر) قلم کی قسم اور (لوگ) جو کچھ لکھتے ہیں (اس کی) قسم [ف۱] کہ تم اپنے پروردگار کے فضل سے (ہرگز) دیوانے نہیں ہو (جیسا کہ کافر کہتے ہیں) اور بلاشبہ

لَکَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ○ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○ فَسَتُبْصِرُ وَ

(تبلیغ رسالت کے صلے میں) تم کو (ایسا) اجر ملنے والا ہے جس کا سلسلہ کبھی ٹوٹنا ہی نہیں اور بے شک تمہارے اخلاق البتہ بڑے (اعلیٰ درجے کے)

یُبْصِرُوْنَ ○ بِاَیِّکُمُ الْمَفْتُوْنُ ○ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

(یہ کافر بھی) دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو خبط ہے — (اے پیغمبر) بے شک تمہارا پروردگار ہی اُن لوگوں کو خوب جانتا ہے جو

ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ○ فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ ○

اُس کے رستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہی اُن کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں تو (اے پیغمبر کہیں) جھٹلانے والوں کے کہنے میں آجانا

وَدُّوْا لَوْ تُدْھِنُ فَیُدْھِنُوْنَ ○ وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّھِیْنٍ ○

یہ تو یہی چاہتے ہیں کہ تم ملائم پڑو تو یہ بھی ملائم پڑیں [ف۲] اور تم کسی ایسے نابکار کے کہے میں (بھی) نہ آجانا جو بہت قسمیں کھاتا ہے (اور) آبرو باختہ ہے

ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِیْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ○ عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِکَ

(لوگوں پر) آوازے کستا پھرتا ہے (اِدھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر) چغلیاں لگاتا پھرتا ہے اچھے کاموں سے (لوگوں کو) روکتا رہتا ہے [ف۳] حد (بندگی) سے بڑھ گیا ہے

زَنِیْمٍ ○ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ○ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ

بداصل بھی ہے۔ جب ہماری آیتیں اُس کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو اس (برتے) پر کہ مال اور (بہت سے) بیٹے رکھتا ہے بول اٹھتا ہے کہ یہ

الْاَوَّلِیْنَ ○ سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ○ اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ

اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (خیر صبر کرو) ہم عنقریب اُس کے ناک پر داغ لگائیں گے [ف۴] (اے پیغمبر) جس طرح ہم نے (ایک) باغ والوں کو آزمایا تھا

الْجَنَّۃِ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّھَا مُصْبِحِیْنَ ○ وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ○ فَطَافَ

کہ اُن باغ والوں نے قسمیں کھا کھا کر کہا کہ صبح ہوتے ہی ہم اس کے پھل ضرور توڑ لیں گے اور (اُن کو ایسا یقین تھا کہ) اِن شاء اللہ بھی نہ کہا تو یہ

عَلَیْھَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّکَ وَھُمْ نَآئِمُوْنَ ○ فَاَصْبَحَتْ کَالصَّرِیْمِ ○

سوتے کے سوتے ہی رہے کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بلا (ناگہانی نازل ہوئی اور اس قہر سے اس سرے تک) باغ پر پھر گئی اور

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِیْنَ ○ اَنِ اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ○

اور (ادھر) اُن لوگوں نے صبح ہوتے ہوتے ایک دوسرے کو آواز دی کہ اگر تم کو پھل توڑنے ہیں تو سویرے سے اپنے باغ میں جا پہنچو [ف۵]

فَانْطَلَقُوْا وَھُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ○ اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّھَا الْیَوْمَ عَلَیْکُمْ

چنانچہ (وہ سب لوگ) روانہ ہوئے اور آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے جاتے تھے کہ (دیکھنا) آج کوئی محتاج تم تک باغ کے اندر نہ آنے پائے

[ف۱] آدمی کا قاعدہ ہے کہ وہ معمولی روزمرہ کی باتوں میں مطلق غور نہیں کرتا ورنہ قلم اور کتابت ایسی عجیب اور مفید ایجاد ہے کہ آج تک کوئی ایسی عمدہ ایجاد نہیں ہوئی اور جس کو خدا نے کتابت کا طریقہ اول بار سکھایا ہو گا حقیقت میں اُس نے ایسا کام لیا جس پر دین و دنیا سب کا مدار ہے اس صورت میں قلم اور قلم کا لکھا دونوں بڑی قدر و عظمت کی چیزیں ہیں اور اسی لیے خدا نے اُن کی قسم کھائی ۱۲

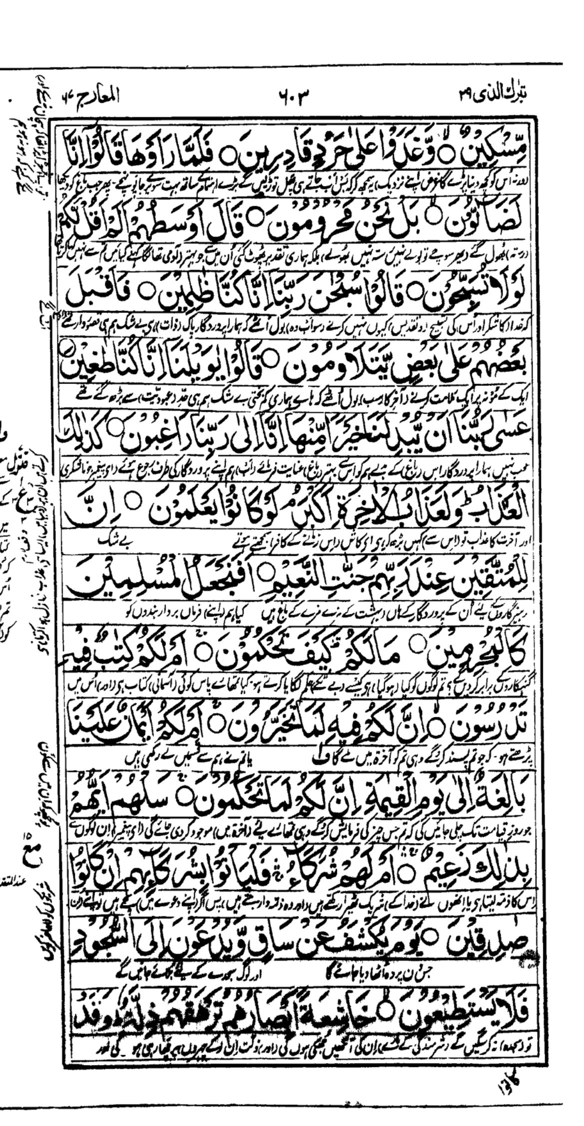
[ف۲] یعنی کفار چاہتے ہیں کہ تم بت پرستی کو برا نہ کہو تو وہ بھی تمہارے دین کی اس قدر مخالفت نہ کریں ۱۲

[ف۳] مناع للخیر کے ایک معنی تو وہ ہیں جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیے ہیں اور دوسرے یہ بھی ہوتے ہیں کہ خیر سے مراد ہو مال اور مناع کے معنی روکنے والا تو مناع للخیر مال کا روکنے والا ہوا یعنی کنجوس جو راہ خدا میں نہ دے ۱۲

[ف۴] یہ آیتیں ایک کافر ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں کہ وہ بڑا ہی خبیث اور موذی تھا اور جن باتوں کے لیے خدا نے اُس پر ملامت کی ہے آدمی کو چاہیے کہ اُن سے بچتا رہے اور خرطوم کے لغوی معنی سونڈ کے ہیں یہاں حقارت کے لیے آدمی کے حق میں استعمال کیا گیا ہے تو اس کو ناک سے تعبیر کر سکتے ہیں جیسا ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے اور واقع میں بھی جنگ بدر میں ولید کی ناک پر زخم لگا اور اس کے حق میں یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی ۱۲

[ف۵] ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یمن میں شہر صنعا سے کوئی تین کوس پرے سر راہ باغ تھا اور اُس کا نام تھا ضروان باغ کا مالک پیداوار باغ سے حق اللہ دیتا رہتا تھا اُس کے بعد باغ کے وارث ہوئے اُس کے بیٹے انھوں نے مارے بخل کے حق اللہ بند کر دیا باغ پر کوئی سماوی آفت آئی اُس کو تباہ کر گئی ۱۲

[ف۶] قرآن میں لفظ حرث واقع ہے جس کے لغوی معنے کھیتی کے ہیں تو یا تو باغ کو کھیتی فرما دیا ہے کہ اُن لوگوں کی کھیتی بھی باغات تھے یا باغ کے اندر اندر کھیتی



مِّسْكِينٌ ۝ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا

(دوسرا) اُس کو کچھ دینا پڑے گا غرض اپنے نزدیک (یہ سمجھ کر کہ بس اب جاتے ہی پھل توڑ لیں گے بڑے اہتمام کے ساتھ بہت سویرے جا پہنچے۔ پھر جب باغ کو دیکھا

لَضَالُّونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ

(رستہ) بھول گئے (پھر سوچے تو بولے نہیں رستہ نہیں بھولے) بلکہ ہماری تقدیر پھوٹ گئی اُن میں سے جو بہتر (آدمی) تھا کہنے لگا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا

لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَأَقْبَلَ

کہ خدا کا شکر اور اُس کی تسبیح (و تقدیس) کیوں نہیں کرتے (سو اب وہ) بول اٹھے کہ ہمارا پروردگار پاک (ذات) ہے بے شک ہم ہی قصوروار تھے

بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۝ قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝

ایک کے منہ پر ایک ملامت کرنے (آخر کار سب) بول اٹھے کہ ہائے ہماری کم بختی بے شک ہم ہی حد (عبودیت) سے بڑھ گئے تھے

عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ۝ كَذَٰلِكَ

عجب نہیں ہمارا پروردگار اس (باغ) کے بدلے ہم کو اس سے بہتر (باغ) عنایت فرمائے (اب) ہم اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہوئے (اے پیغمبر) نا شکری

الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ إِنَّ

اور آخرت کا عذاب تو (اس سے) کہیں بڑھ کر ہے ای کاش (اس زمانے کے کافر) سمجھتے ہوتے — بے شک

لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ

پرہیزگاروں کے لیے اُن کے پروردگار کے ہاں (بہشت کے) نعمت کے باغ ہیں — کیا ہم (اپنے) فرماں بردار بندوں کو

كَالْمُجْرِمِينَ ۝ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ

گنہگاروں کے برابر کر دیں گے؟ تم لوگوں کو کیا (ہو گیا) ہے کیسے (بے تکے) حکم لگایا کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے (اور) اس میں

تَدْرُسُونَ ۝ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝ أَمْ لَكُمْ أَيْمَانٌ عَلَيْنَا

پڑھتے ہو۔ کہ جو تم پسند کرو گے وہی تم کو آخرۃ میں ملے گا ف — یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں

بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝ سَلْهُمْ أَيُّهُم

جو روز قیامت تک چلی جائیں گی کہ تم جس چیز کی فرمائش کرو گے وہی تمہارے لیے (آخرۃ میں) موجود کر دی جائے گی (اے پیغمبر) ان لوگوں سے

بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِن كَانُوا

اس کا ذمہ لیتا ہے یا (انہوں نے خدا کے) شریک مقرر کر رکھے ہیں (اور وہ ذمہ دار بنتے ہیں) پس اگر (اپنے دعوے میں) سچے ہیں تو اپنے (ان)

صَادِقِينَ ۝ يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ

جس دن پردہ اٹھا دیا جائے گا — اور لوگ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ

تو (سجدہ) نہ کر سکیں گے (شرمندگی سے) اُن کی آنکھیں جھکی ہوں گی (اور) ذلت اُن کے چہروں پر چھا رہی ہو گی اور

ف: فیہ میں ضمیر کا مرجع قتل معاد لیا جائے جو عند ربہم سے سمجھا جاتا ہے تو اس آیۃ کے وہی معنے ہیں جو ترجمے میں اختیار کیے اور اگر مرجع کتاب ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ جس میں پڑھتے ہو (اور) اس میں لکھا ہوا ہے کہ جو تم پسند کرو گے (وہی) تم کو (آخرت میں) ملے گا ۱۲

مع ۱۵ — عند المتقدمین ۱۲



كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ۝ فَذَرْنِي وَمَنْ

(دنیا میں) ان کو سجدے کی طرف بلایا جاتا تھا اور اس وقت یہ لوگ بھلے چنگے بھی تھے (مگر شرارت سے سجدہ نہیں کرتے تھے) تو (اے پیغمبر) ہم کو

يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(رہنے دے) اس کلام کو جھٹلاتے ہیں (رہنے اپنے) حال پر چھوڑ دو (ہم ان سے نبٹ لیں گے) کہ ہم ایسی طرح پر کہ ان کو خبر بھی نہ ہوگی آہستہ آہستہ ان

وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ

اور ان کو ڈھیل دیتے چلے جاتے ہیں بے شک ہمارا داؤ (بڑا) پکا داؤ ہے (کہ اس کا توڑ ہی نہیں ہو سکتا)۔ اے پیغمبر کیا تم ان سے (تبلیغ رسالت پر) کچھ

مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ۝ أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝ فَاصْبِرْ

(اس) ٹیکس (کے بوجھ) سے دبے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب (کی خبریں آتی) ہیں اور یہ (ان کو) لکھ لیا کرتے ہیں تو (اے پیغمبر)

لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ لَوْلَا أَنْ

اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کئے (بیٹھے) رہو اور ذوالنون (یعنی یونس) کی طرح (ٹھڑ دلے) نہ ہو کہ انھوں نے تنگ دل ہو کر (خدا کو) پکارا

تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِنْ رَبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ

اُن کے پروردگار کا فضل اُن کی دستگیری نہ کرتا تو بُرے حالوں چٹیل میدان میں پھینکے پڑے رہتے لیکن اُن کے پروردگار نے اُن کو نوازا

فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ

اور ان کو (اپنے) نیک بندوں میں (پھر شامل) کیا اور (اے پیغمبر) کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ (تم کو) گھور گھور کر (خدا کے رستے سے)

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝

اور کہتے ہیں کہ یہ (شخص) تو (ایک) دیوانہ ہے۔ حالانکہ یہ (قرآن جو تم ان کو سناتے ہو) دنیا جہان (کے لوگوں) کے لئے نصیحت ہے اور بس

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ الحاقہ مکے میں اتری اور اس کی باون آیتیں ہیں اور دو رکوع | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

الْحَاقَّةُ ۝ مَا الْحَاقَّةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

شدنی (اور) شدنی ہی کیا چیز؟ اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ شدنی ہے کیا چیز؟ (وہ ایک حادثہ ہے جو سب کو گھڑ گھڑ اڈالے گا یعنی قیامت)۔ ثمود

وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝ وَأَمَّا عَادٌ

اور عاد (دونوں) نے (اس) گھڑ گھڑا ڈالنے والی (آفت) کو جھٹلایا۔ سو ثمود تو (ایک بڑے زور کی) کڑک (کے صدمے) سے ہلاک کر دیئے گئے اور رہے عاد

فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَ

سو وہ (بھی) بڑے زناٹے کی سخت آندھی سے ہلاک کر دیئے گئے کہ برابر سات رات اور

ثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ

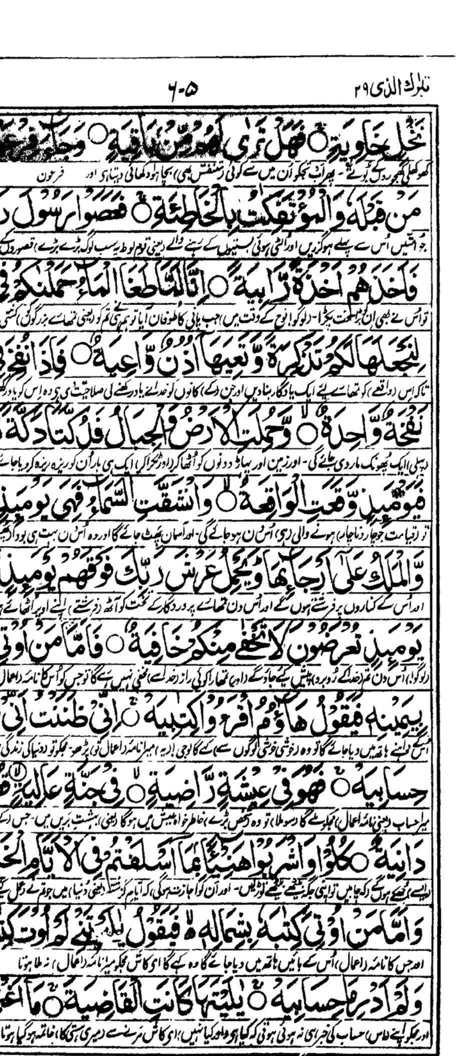
آٹھ دن وہ (ہوا خدا نے) اُن پر چلائے رکھی تو (اے مخاطب) تو (ان) لوگوں کو اُس (آندھی) میں اس طرح ڈھیئے پڑے دیکھتا جیسے

ف۱ یوم یکشف عن ساق کے لفظی معنے ہیں جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور یہ ایک عرب کا محاورہ ہے اور پنڈلی کھولنے سے سختی اور مصیبت کا پیش آنا مراد ہوتا ہے کیونکہ کوئی بڑا مشکل کام کرنا پڑتا ہے تو آدمی پاجامہ یا تہبند اونچا کر کے اُس کے کرنے پر آمادہ ہوتا ہے یا دریا اترنا ہوتا ہے تو خواہی نخواہی کپڑا اُٹھانا پڑتا ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ مراد ہے حقیقت کا کھل جانا ہم نے اسی کے مطابق ترجمہ کیا ہے کہ پردہ اٹھا دیا جائے گا اور جو فرمایا ہے کہ سجدہ نہ کر سکیں گے تو ایک حدیث میں آیا ہے کہ کافروں کی کمریں تختہ ہو جائیں گی اور ان سے جھکتے نہ بن پڑے گا ۱۲

ف۲ صاحب الحوت اور ذوالنون دونوں کے معنے ایک ہی ہیں مچھلی والا مگر وہ لفظ اچھا نہیں اور اس سے مچھلی کا بیچنے والا بھی سمجھا جاتا ہے حالانکہ ذوالنون حضرت یونس کا نام پڑ گیا ہے اس لئے کہ ان کو مچھلی نے نگل لیا تھا ۱۲

ف۳ اسی کے قریب ہمارے ہاں کا یہ محاورہ ہے کہ فلاں شخص اس کو ایسی بُری طرح گھورتا ہے جیسے کھا جائے گا ۱۲

الربع



نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ۝ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ

کھوکھلی کھجوروں کے تنے۔ پھر اب تمکو ان میں سے کوئی (متنفس بھی) بچا ہوا دکھائی دیتا ہے؟ اور فرعون اور

وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝ فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ

جو اُمتیں اس سے پہلے ہو گزریں اور الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے (یعنی قوم لوط) یہ سب لوگ بڑے بڑے قصوروں کے مرتکب ہوئے تو

فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ

تو اس نے بھی ان کو سخت پکڑا۔ (لوگو!) نوح کے وقت میں) جب پانی کا طوفان آیا تو ہم نے تم کو (یعنی تمہارے بزرگوں کو) کشتی میں سوار کر لیا تھا

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ۝ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ

تاکہ اس (واقعے) کو تمہارے لئے ایک یادگار بنا دیں اور جن (کے) کانوں کو خدا نے یاد رکھنے کی صلاحیت دی ہے وہ اس کو یاد رکھیں پھر جب صور میں

نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً

(پہلی) ایک پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑ دونوں کو اٹھا کر (اور) ٹکرا کر ایک ہی بار ان کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا

فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ

تو (قیامت) جو (ناچار) ہونے والی (ہے) اس دن ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ اس دن بہت ہی بودا (پھسپھسا) ہو گا

وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ

اور اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور اس دن تمہارے پروردگار کے تخت کو آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوں گے ف

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ خَافِيَةٌ ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

(لوگو!) اس دن تم (خدا کے) روبرو پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہارا کوئی راز (خدا سے) مخفی نہیں رہے گا تو جس کو اس کا نامہ (اعمال)

بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ۝ إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ

اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ (خوشی سے لوگوں سے) کہے گا کہ لیجیے میرا نامہ (اعمال) پڑھیے۔ مجھکو تو (دنیا کی زندگی میں) یقین تھا کہ

حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوفُهَا

میرا حساب (یعنی نامہ اعمال) مجھکو ملے گا (سو ملا) تو وہ شخص بڑے خاطر خواہ عیش میں ہوگا (یعنی) بہشت بریں میں۔ جس (کے) باغوں (کے) میوے

دَانِيَةٌ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ

(ایسے) جھکے ہوں گے (کہ) چاہیں تو اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے توڑ لیں۔ اور ان کو (اجازت ہوگی کہ) ایام گزشتہ (یعنی دنیا) میں جو تم نے عمل کئے ہیں اور ان کو پہلے

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ

اور جس کا نامہ (اعمال) اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا اے کاش مجھکو میرا نامہ (اعمال) نہ ملتا

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنِّي

اور مجھکو اپنے (اس) حساب کی خبر ہی نہ ہوتی کہ کیا ہے۔ اے کاش مرنے سے (میری ہستی کا) خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ میرا مال میرے

ف آٹھ کی تعیین وغیرہ خدا ہی اور اس کی مصلحتوں کو وہی خوب جانتا ہے ہم کو اس میں کاوش اور تفتیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

منزل ۷

۱؎ درخت کے تنے کو تو کہتے ہیں ۱۲



مَالِيَهْ ○ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ○ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ○ ثُمَّ الْجَحِيْمَ

مجھ سے میری بادشاہت لٹ گئی ف۱ (پھر ہم اس کی نسبت حکم دیں گے کہ) اس کو پکڑو اور اس کے گلے میں طوق ڈالو پھر دوزخ میں اس کو داخل کرو

صَلُّوْهُ ○ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ○

دھکیل دو۔ پھر زنجیر سے جس کی ناپ گزوں میں ستر گز ہوگی ف۲ اس کو خوب جکڑ دو

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○

(کیونکہ) یہ خدائے بزرگ پر ایمان نہیں لایا تھا اور (آپ کھلانا تو درکنار اوروں کو بھی) مسکین کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ○ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ○

تو آج یہاں اس کا کوئی بھی دوستدار نہیں اور زخموں کے دھوون کے سوا اس کے لئے کچھ (اور) کھانے کو بھی نہیں

لَّا يَأْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ○ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ○ وَمَا لَا

(اور) یہ کھانا بس گنہگار ہی کھائیں گے۔ تو (لوگو) جو چیزیں تم کو دکھائی دیتی ہیں اور جو چیزیں تم کو نہیں دکھائی دیتیں (جیسے جنات فرشتے وغیرہ) ہم تو سب ہی کی

تُبْصِرُوْنَ ○ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ○ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

کہ یہ (قرآن) بلاشبہ کلام (الٰہی) ہے ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا ف۳ اور یہ کسی شاعر کی (بنائی ہوئی) بات نہیں ہے

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ○ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ○

(مگر) تم لوگ بہت ہی کم یقین کرتے ہو اور نہ (یہ کسی حاضراتی) عامل کے تکے ہیں (مگر) تم لوگ بہت ہی کم غور کرتے ہو

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ○

(یہ) پروردگار عالم کا اتارا ہوا (کلام) ہے اور اگر (پیغمبر زبردستی) کوئی بات ہمارے سر چپکیا

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ○ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ○ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ

تو ہم نے (خونیوں کی طرح) اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی گردن اڑا دی ہوتی ف۴ اور تم میں سے کوئی بھی ہم کو اس سے

حٰجِزِيْنَ ○ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ○

روک نہ سکتا۔ اور کچھ شک نہیں کہ یہ (قرآن) پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ تم میں سے (بعض) اس کے جھٹلانے

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ○ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○

اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کافروں کے لئے (موجب) حسرت ہے ف۵ اور اس میں بھی شک نہیں کہ یقیناً برحق ہے تو (اے پیغمبر) تم اپنے پروردگار عالی شان

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ معارج مکے میں اتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم (والا) مہربان (ہے)	چوالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ○ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ○ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ○

(اے پیغمبر) ایک مانگنے والے نے عذاب (کی درخواست) کی جو (کافروں پر) واقع ہو کر رہے گا۔ کافروں کے لئے (ہے) اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا (وہ) خدا کی طرف سے (ہے) جو سیڑھیوں کا مالک ہے (جن پر) فرشتے اور روح الامین اس کی طرف چڑھتے ہیں ف۱ اس کا حکم سے قیامت کے دن جس کا اندازہ پچاس

ف۱ لفظی معنے تو یہ ہیں کہ میری بادشاہت مجھ سے ہلاک ہو گئی ہم نے اُردو کا محاورہ لے لیا ہے اور آیت میں سلطان سے دُور ہمارے محاورے میں بادشاہت سے اصلی بادشاہت مراد نہیں بلکہ ہر ایک شخص کے اپنے اختیار مراد ہیں عورتوں کو اکثر روتے سنا ہے کہ ہائے میں لٹ گئی یہ بسا ہی لکھنا یہاں مراد ہے ف۲ یا تو ستر کی تخصیص کسی وجہ خاص سے ہے جو ہم پر ظاہر نہیں کی گئی اور یا مطلق درازی مراد ہے کیونکہ محاورۂ عرب میں مطلق بہت کے لئے بھی ستر بولا جاتا ہے ف۳ جو لوگ زبان عربی سے خوب واقف نہیں اُن کو ظاہر عبارت سے شبہہ گزرے گا کہ لا نافیہ ہے اور اس کے معنے نہیں کے ہیں جو ترجمے سے چھوٹ گئے ہیں بے شک لا نافیہ ہے مگر زائد بھی ہے

منزل ۷

اور محاورۂ عرب میں قسم کے ساتھ تاکید کے لئے بولا جاتا ہے ہمارے ہاں بھی قسم کے لئے تو نہیں مگر دوسرے موقع پر تاکید کے لئے زیادہ آتا ہے کہا کرتے ہیں آؤ بیٹھو یا آ بیٹھو نا میں او بیٹھو سے زیادہ تاکید ہے ف۴ اس مقام پر رسول کریم کا لفظ واقع ہوا ہے اور یہی لفظ اخیر پارے کی سورۂ کورت میں بھی ہے اور وہاں رسول کریم سے جبرئیل ہی مراد ہو سکتے ہیں اور نیز اس کی رعایت سے وہی ترجمہ یہاں بھی اختیار کیا گیا ہے ف۵ وتین ایک رگ ہے جو گردن میں ہو کر گزرتی ہے اور رگ سر اور دل کے درمیان ایک رابطہ ہے اگر اُس کو کاٹ دیا جائے تو جان نکل جاتی ہے اس آیت کے لفظی معنے تو یہی ہیں کہ ہم نے اس کی رگ دل ... ہم نے محاورے کے لحاظ سے لازم معنے اختیار کر لئے ہیں

ع ۵

ع ۵

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝

کافروں کو عذاب ہونا ہے (اُنکو) کوئی اُس کو ٹال نہیں سکتا (ایک نا عاقبت اندیش) درخواست کرنے والے نے درخواست کی کہ وہ عذاب ابھی نازل ہو

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ

تو (اے پیغمبر) تم (اِن لوگوں کی چھیڑ خانی پر) اچھی طرح صبر کیے (بیٹھے) رہو۔ یہ لوگ تو روزِ قیامت کو بعید از قیاس (یعنی محال) سمجھتے ہیں اور ہمارے

قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝

قریب (الوقوع) ہے | اُس دن آسمان (ٹولیسا لال) ہو جائے گا | جیسا پگھلا ہوا تانبا

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝

اور پہاڑ (ایسے اُڑتے) ہوں گے جیسے رنگ برنگ کی اُون اور باوجودیکہ لوگ ایک دوسرے کو دکھائے بھی جائیں گے تاہم کوئی اپنا کسی (دوسرے اپنے)

يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ

گنہگار | تمنا کرے گا | کہ اے کاش

يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝ وَ

اپنے بیٹوں | اور اپنی جورو | اور اپنے بھائی | اور

فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اپنے کنبے کو جو (وقت پڑے پر) اِس کو پناہ دیا کرتا تھا۔ اور (روئے) زمین کے تمام آدمیوں کو اس کے عذاب کے بدلے میں دے ڈالے اور یہ

ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ

(معاوضہ) اُس کو بچا لے سو یہ تو ہونا نہیں دوزخ کی آگ (تو اِس بلا کی) لپٹ ہے کہ سر تک کی کھال اُدھیڑ کر دھر دے گی (اور) جو (دنیا میں حق

وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ اِذَا مَسَّهُ

اور سرتابی کرتے رہے اور (ساری عمر) مال جمع کر کے (اُس کو راہِ خدا میں خرچ نہ کیا اور) سینت سینت کر رکھتے رہے اِن (سب) کو (اپنی طرف کھینچ)

الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝

(کسی طرح کا) نقصان پہنچتا ہے تو گھبرا اُٹھتا ہے اور جب اُس کو (کسی طرح کا) فائدہ پہنچتا ہے تو بخل کرنے لگتا ہے مگر (اِن لوگوں کا ہرگز ایسا حال نہیں) جو نماز گزار ہیں

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

(اور) وہ اپنی نماز کو کبھی | ناغہ نہیں ہونے دیتے | اور جن کے مالوں میں

مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝

(مُونہہ پھوڑ کر) مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا ایک حصہ معین (مقرر) ہے اور جو | روزِ جزا کا یقین رکھتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ

اور وہ جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں | بے شک اُن کے پروردگار کا عذاب

ف۱ ان آیتوں کے ترجمے میں بہت تقدیم و تاخیر ہے اور بعض جگہ ترجمہ اصل کے لفظوں سے علیحدہ ہو گیا ہے مگر بے اس کے عبارت مطلب خیز نہیں ہوتی تھی ۱۲۔

منزل ۷

ع

غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ

نڈر ہونے کی چیز نہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کو بچائے رہتے ہیں مگر اپنی بیبیوں

أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ

اور اپنے ہاتھ کے مال (یعنی لونڈیوں) سے کہ (ان کے ساتھ معروف ہونے میں) ان پر کچھ الزام نہیں۔ ہاں جو لوگ ان کے علاوہ (اور کے) طلبگار

ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ

تو ان کو سمجھو کہ وہ حد (فطرت) سے بڑھ گئے ہیں اور وہ جو اپنی (تحویل کی) امانتوں کا اور اپنے عہد کا

رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ

پاس کرتے اور وہ جو اپنی گواہیوں پر ثابت (قدم) رہتے اور وہ جو

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ۝ فَمَالِ الَّذِينَ

(یعنی) نماز کی خبر رکھتے ہیں یہ لوگ (ہیں جو) عزت سے (بہشت کے) باغوں میں ہوں گے تو (اے پیغمبر) ان

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ۝ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ۝ أَيَطْمَعُ

کافروں کو کیا (ہو گیا) ہے کہ ٹولیاں ٹولیاں بن بن کر داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے تمہاری طرف دوڑے چلے آتے ہیں۔ کیا

كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۝ كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا

ان میں سے ہر شخص (اس بات کا) آرزومند ہے کہ نعمت کی بہشت میں داخل کیا جائے گا سو یہ تو ہونا نہیں ہم نے ان کو اسی (گندی) چیز سے پیدا کیا ہے جسے

يَعْلَمُونَ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ ۝

ان کو معلوم ہے ف۱ تو ہم کو مشرقوں اور مغربوں کے مالک (یعنی اپنی ذات پاک) کی قسم ہے ف۲ کہ ہم اس بات پر بھی قادر ہیں

عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ فَذَرْهُمْ

کہ (دنیا میں) ان سے بہتر (مخلوق) ان کے بدلے لا بسائیں اور (ایسا کرنا چاہیں) تو کوئی ہمارے حکم سے باہر نہیں ہو سکتا۔ تو (اے پیغمبر) ان کو

يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ يَوْمَ

بیہودہ باتیں بنانے اور کھیل کرنے دو یہاں تک کہ (آخر کار) وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ان کے سامنے آموجود ہو (یعنی وہ دن) جب

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۝

یہ قبروں سے نکل پڑیں گے (اور میدان حشر کی طرف) اس طرح دوڑتے ہوں گے گویا کسی پالے کی طرف دوڑتے چلے جاتے ہیں ف۳

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ ع

(رنج اور ندامت کے مارے) ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ذلت ان کے چہروں پر چھا رہی ہو گی یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ نوح مکے میں اتری اور اس کی اٹھائیس آیتیں ہیں اور دو رکوع (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے)

ف۱ کافر گروہ کے گروہ پیغمبر صاحب کے پاس آتے تھے مگر حسن عقیدت کے ساتھ نہیں بلکہ ان کو دین کی ہنسی اڑانی منظور ہوتی اور یہاں آتے تو غریب مسلمانوں کو نظر حقارت سے دیکھتے اور آپس میں کہتے کہ اگر ایسے ذلیل بہشت میں جائیں گے تو ہم ان سے پہلے داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے ان کے خیال کی تردید کر دی کہ تم کو ان مسلمانوں پر کیا فوقیت ہے اور تم کو خود معلوم ہے کہ کیسی گندی حقیر چیز سے تمہاری پیدائش ہے اور جو چیز انسان کے لئے موجب فوقیت ہے اور جس چیز کی وجہ سے وہ جنت میں جانے کی توقع کر سکتا ہے وہ پیدائشی شرافت نہیں ہے بلکہ ایمانی شرافت ہے جو ایمان والوں کو حاصل ہے اور تم کافر اس سے بے نصیب ہو ۱۲

ف۲ موسم کے ساتھ سورج اور چاند اور ستاروں کی طلوع اور غروب ہونے کی جگہ بدلتی رہتی ہے اس لحاظ سے مشارق اور مغارب جمع کے صیغے فرمائے ۱۲

ف۳ پالا ایک نشان ہے جس کی طرف لڑکے اپنے کھیلوں میں دوڑتے ہیں ۱۲

ف لفظ اور بیبیوں کی حد وطی سے بڑھ کر صحبت رانی سے دوسرے سب ناجائز طریقے داخل ہیں ۱۲

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَهُمْ

ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا کہ قبل اس کے کہ تمہاری قوم کے لوگوں پر

عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ○ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

عذاب دردناک آنازل ہو ان کو (اس سے) ڈراؤ (چنانچہ) انھوں نے ان سے کہا کہ بھائیو! میں تم کو کھلے طور پر ڈر سناتے آیا ہوں (اور تم کو

وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ○ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

اور اس (کے غضب) سے ڈرتے رہو اور میرا کہا مانو (ایسا کرو گے) تو وہ تمھارے گناہ معاف کرے گا اور (موت کے) وقت مقرر تک تم کو (دنیا میں)

إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ○ قَالَ رَبِّ إِنِّي

جب خدا کا ٹھیرایا ہوا (وہ) وقت آموجود ہوتا ہے تو وہ (کسی کے ٹالے ذرا سی دیر کے لیے بھی) نہیں ٹل سکتا۔ اگر کاش تم (اتنی بات) سمجھتے ہوتے (جب)

دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ○ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ○

اپنی قوم کے لوگوں کو رات کے وقت بھی بلایا اور دن کے وقت بھی (بلایا) تو میرے بلانے کا اُن پر یہی اثر ہوا کہ (جتنا زیادہ بلایا) اتنا ہی زیادہ بھاگے

وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَ

اور جب جب میں نے اِن کو بلایا کہ (یہ تیری طرف رجوع ہوں اور) تو ان کے گناہ معاف فرمائے انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس ٹھونس لیں (کہ ان کان میں)

اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○ ثُمَّ إِنِّي

(اوپر سے) اپنے کپڑے اوڑھ اوڑھ لیے (کہ کہیں میری صورت اِن کو نہ دکھائی دے) اور ضد کی اور سخت شیخی میں آکر اکڑ بیٹھے پھر میں نے

دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○ ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ○

اِن کو پکار کر بلایا اور اِن کو ظاہر بھی سمجھایا اور اِن کو پوشیدہ بھی سمجھایا

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ○ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم

(اور بار بار اِن سے) کہا کہ اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو کہ وہ بڑا بخشنے والا ہے (تمہارے قصور بھی معاف کر دے گا) اور تم پر (آسمان سے)

مِّدْرَارًا ○ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل

موسلا دھار مینہ برسائے گا اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ اگائے گا اور

لَّكُمْ أَنْهَارًا ○ مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ○ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا

تمہارے لیے نہریں (جاری) کرے گا (سو الگ) تمہیں کیا (ہو گیا) ہے کہ تم نے (بالکل) خدا کا ڈر (دل سے) اُٹھا دیا۔ حالانکہ اسی نے تم کو طرح طرح

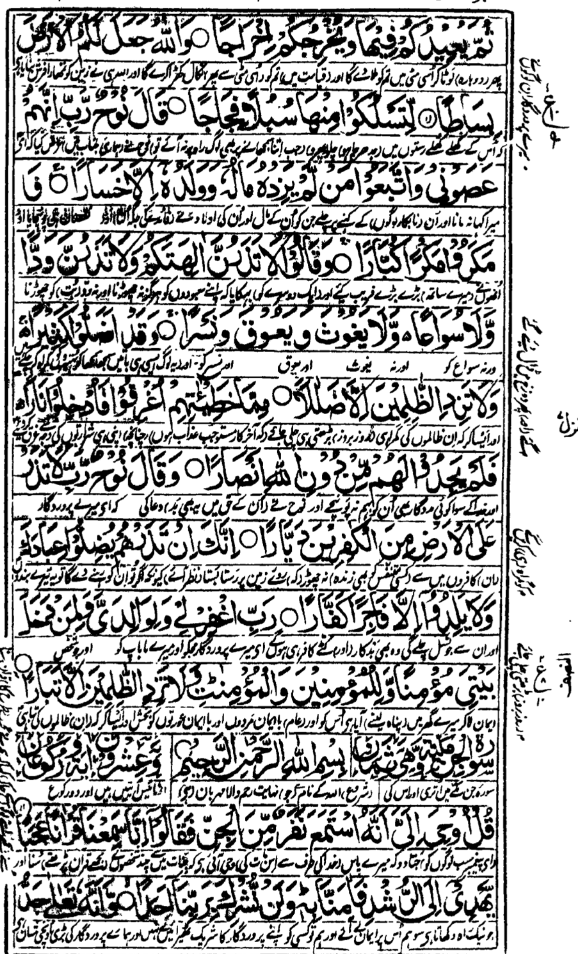
أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ○ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے کیسے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے ہیں۔ اور اُن میں چاند کو (بھی) بنایا ہے (کہ وہ ایک)

نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ○ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ○

نور (ہے) اور سورج کو بنایا ہے (کہ وہ ایک روشن) چراغ (ہے) اور اللہ ہی نے تم کو (ایک طرح پر) زمین سے اگایا ف۱

ف۱ ایک طرح پر زمین سے اگانے کے یہ معنی ہیں کہ آدمی زمین کی روئیدگی کو کھاتا ہے اس سے نشوونما پاتا اور اسی سے نطفہ بنتا ہے جس سے آگے کو آدمی کی نسل چلتی ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ابوالبشر آدم کے پیدا ہونے کی طرف اشارہ ہو کہ وہ ابتداً مٹی سے بنائے گئے تھے پھر ان کے بعد توالد و تناسل کا دستور چلا جاتا ہے ۱۲



ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ○ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

پھر (دوبارہ) تم کو اُسی میں لوٹا کر لے جائے گا اور (قیامت میں) اُس (مٹی) سے تم کو پھر نکال کھڑا کرے گا اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارا فرش بنایا

بِسَاطًا ○ لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ○ قَالَ نُوحٌ رَبِّ إِنَّهُمْ

تاکہ اس کے کھلے کھلے رستوں میں (جدھر چاہو) چلو پھرو (جب اتنا سمجھانے پر بھی لوگ راہ پر نہ آئے تو) نوح نے (جناب باری میں) عرض کیا کہ اے

عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ○ وَ

میرا کہنا نہ مانا اور اُن (نابکار لوگوں) کے کہنے پر چلے جن کو اُن کے مال اور اُن کی اولاد نے (قیامت میں) کچھ نفع دینے کے بدلے الٹا نقصان ہی پہنچایا اور

مَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ○ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا

اُنہوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے فریب کیے اور ایک دوسرے کو بہکایا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ود (بت) کو چھوڑنا

وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ○ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا

ورنہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو۔ اور یہ لوگ اُسی ہی باتیں بنا کر بہتیروں کو گمراہ کر چکے

وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ○ مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا

اور (اے) اللہ ان ظالموں کی گمراہی (کو روز بروز) بڑھاتے ہی چلے جائیے (کہ آخر کار مستوجب عذاب ہوں) (چنانچہ) اپنی ہی شرارتوں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے

فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ○ وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ

اور خدا کے سوا کوئی مددگار بھی اُن کو بہم نہ پہنچے اور نوح نے (اُن کے حق میں یہ بھی بد) دعا کی کہ اے میرے پروردگار

عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ

(ان) کافروں میں سے (کسی متنفس کو بھی زندہ) نہ چھوڑ (کہ روئے) زمین پر بستا بستا (نظر آئے) کیونکہ اگر تو اُن کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں

وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ○ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ

اور ان سے جو نسل چلے گی وہ بھی بدکار (اور) کٹے کافر ہی ہوگی اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص

بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ○

ایمان لا کر میرے گھر میں (پناہ لینے) آیا ہو اُس کو اور (عام) با ایمان مردوں اور با ایمان عورتوں کو بخش دے اور (ان) ظالموں کی تباہی

سُورَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ جن مکے میں اتری اور اس کی اٹھائیس آیتیں ہیں اور دو رکوع — (شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے)

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ○

(اے پیغمبر سب لوگوں کو) جتا دو کہ میرے پاس (خدا کی طرف سے اس بات کی) وحی آئی ہے کہ جنات میں سے چند شخصوں نے (مجھ کو قرآن پڑھتے) سنا اور

يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ○ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ

جو نیک راہ دکھاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم تو کسی کو اپنے پروردگار کا شریک ٹھہرائیں گے نہیں اور ہمارے پروردگار کی بڑی اونچی شان ہے

منزل ۷

رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ

اُس نے نہ تو کسی کو اپنی جورو بنایا اور نہ کسی کو بیٹا بیٹی اور ہم میں (کچھ) احمق (ایسے بھی ہو گزرے ہیں جو) خدا کی نسبت

شَطَطًا ۝ وَّأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝

بڑھ بڑھ کر باتیں بنایا کرتے تھے ف اور ہم تو ایسا سمجھتے تھے کہ (کیا) آدمی اور (کیا) جن (کوئی بھی) خدا پر جھوٹ نہیں بول سکتا

وَّأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ

اور آدمیوں میں سے کچھ لوگ جنات میں سے بعض لوگوں کی پناہ پکڑا کرتے تھے تو (اس سے) ان (آدمیوں) نے جنات کو اور بھی زیادہ

رَهَقًا ۝ وَّأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝ وَّأَنَّا لَمَسْنَا

مغرور کر دیا اور جس طرح تم (جنات) کو خیال تھا اسی طرح آدم کو بھی خیال ہوا کہ (گزشتہ زمانے میں) خدا نے کسی کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا اور ہم نے (بھی)

السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّأَنَّا كُنَّا

آسمان کو (بھی) ٹٹولا تو پایا کہ بڑی مضبوط چوکیوں اور شہابوں (کے انگاروں) سے بھر رہا ہے اور پہلے تو

نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا

آسمان میں بہت سے ٹھکانے تھے جہاں ہم سننے کے لیے (جا) بیٹھا کرتے تھے (لیکن) اب کوئی سننے کا قصد کرے تو ایک شہاب

رَّصَدًا ۝ وَّأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ

تاک لگائے (تیار) پائے اور ہم نہیں جانتے کہ (اس انتظام سے) زمین کے رہنے والوں کو کچھ نقصان پہنچانا مقصود ہے یا

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا

اُن کے پروردگار کا ارادہ اُن کے حق میں بھلائی کرنے کا ہے اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک ہیں اور کچھ اور طرح کے ہیں (غرض) ہمارے (بھی)

طَرَائِقَ قِدَدًا ۝ وَّأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَ

مختلف فرقے ہیں۔ اور (اب) ہم نے سمجھ لیا کہ ہم نہ تو زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرا سکتے ہیں اور

لَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ۝ وَّأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن

نہ کسی طرف بھاگ کر اُس کو ہرا سکتے ہیں اور جب ہم نے راہ کی بات سنی تو ہم اُس کو مان گئے پس جو شخص

بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝ وَّأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَ

اپنے پروردگار پر ایمان لائے گا اُس کو نہ کسی نقصان کا ڈر ہوگا اور نہ کسی طرح کے ظلم کا اور یہ کہ ہم میں بعض فرماں بردار ہیں اور

مِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝ وَأَمَّا

بعض (حکم سے) سرتابی کرنے والے ہیں تو جو فرماں بردار ہوئے وہ سیدھے رستے پر چلے اور جو

الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وَّأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى

سرتابی کی وہ دوزخ کے کندے بن گئے اور (اے پیغمبر) یہ (بھی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر

ف بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے سے وہ باتیں مراد ہیں جو عقل اور شرع کے خلاف خدا کی ذات اور صفات کی نسبت ایسی باتیں ہوں جو محض انکار ہیں اور انکار قیامت وغیرہ۔

ملاحظہ: مراد یہ ہے کہ تو بھی ہوں کے کہ خدا اِنسانات تک بھی کسی کو (مر کر) نہیں جِلا اٹھائے گا ۱۲

الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ۝ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن

تو ہم اُن کو پانی کی ریل پیل سے سیراب کرتے تاکہ اسکی نعمت میں اُن (کی شکرگزاری) کا امتحان کریں ف۱ اور جو شخص

يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ

اپنے پروردگار کی یاد سے رُوگردانی کرے گا تو وہ اُس کو عذاب سخت میں داخل کرے گا اور مسجدیں تو

لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ

خدا ہی (کی عبادت) کے لئے ہیں تو (لوگو! ان میں) خدا کے ساتھ کسی (اور) کو نہ پکارو اور جب بندۂ خدا (یعنی محمدؐ) خدا کی عبادت کرنے کو کھڑے ہوئے

كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ

تو (لوگ) اُن کے گرد اگرد گھیرے آتے ہیں اور قریب ہیں کہ (اُن کو) چمٹ جائیں ف۲ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت

بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَن

کرتا ہوں اور کسی کو اُس کا شریک نہیں گردانتا (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ تمہارا نقصان یا فائدہ (کچھ بھی) میرے اختیار میں نہیں (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو

يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝ إِلَّا بَلَاغًا

کہ خدا (کے غضب) سے کوئی بھی مجھکو پناہ نہیں دے سکتا اور نہ اُس کے سوا کہیں مجھکو ٹھکانا مل سکتا ہے۔ میرا بچاؤ تو اسی میں ہے

مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ

کہ خدا کی طرف سے (جو حکم آیا ہے لوگوں کو) پہنچا دوں اور اُس کے پیغام (سب کو) سنا دوں اور جو شخص اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ

جس میں وہ لوگ ابد الآباد (اور ہمیشہ ہمیشہ) رہیں گے (مگر کافر تو اُس وقت تک ان باتوں کو ماننے والے نہیں) جب تک اُس عذاب کو نہ دیکھ لیں جس کا اُن

مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۝ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ

کر کس کے مددگار بودے ہیں اور (کس کا) جتھا (شمار میں) کم (ہے)۔ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں

مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ

یا میرا پروردگار ایک خاص وقت تک اُس کو ملتوی رکھے گا اُسی کو غیب کی خبر ہے تو وہ

عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ

اپنی غیب کی باتیں کسی پر ظاہر نہیں کیا کرتا مگر (ہاں اپنے) برگزیدہ پیغمبروں پر مصلحۃً کوئی بات ظاہر کرنی چاہتا ہے تو وہ بھی (اس کی حفاظت کے لئے)

مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ

اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے (فرشتوں کا) پہرہ (اُن کے ساتھ) رکھتا ہے۔ تاکہ دیکھے کہ پیغمبروں نے اپنے پروردگار کے پیغام (لوگوں کو) ٹھیک

رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝

اور اُن کے سارے معاملات اُسی کے احاطہ (علم) میں ہیں اور تمام چیزوں کی گنتی ٹھیک ٹھیک اُس نے اپنی طرح گِن رکھی ہے

ع ۱۹ / ۱۱

ف۱ پیغمبر صاحب نے نئی نئی دعوتِ اسلام شروع کی تھی کہ اہلِ مکہ نے بڑی سختی سے مخالفت کی اور مسلسل سات برس جزیرۂ عرب میں قحط رہا اس آیۃ میں اُسی خدائی قحط کی طرف اشارہ ہے کہ اگر یہ لوگ دینِ حق کی مخالفت نہ کرتے تو قحط نہ پڑتا اور خوب سیر ہوتے

ف۲ مطلب معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب جو نئی طرح کی نماز پڑھتے تھے اور لوگ اُس سے آشنا نہ تھے تو عجیب چیز سمجھ کر تماشا دیکھنے کے لئے آ گھیرتے تھے خدا نے پیغمبر صاحب کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو اپنی عبادت کا اصلی مطلب و رسالت کی حقیقت سمجھا دو ۱۲

ع ۹ / ۱۲

سورۃ المزمل مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | عشرون آیۃ وفیہا رکوعان

سورۂ مزمل مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | بیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ

اے (پیغمبر) تم (جو وحی کی ہیبت سے) چادر لپیٹے پڑے ہو۔ رات (کے وقت نماز) میں کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات، (یعنی) آدھی رات یا اس سے کچھ کم

قَلِیْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ اِنَّا سَنُلْقِیْ

تھوڑا سا کم کر لیا کرو یا کچھ اس سے (کچھ) بڑھا دیا کرو اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ ہم عنقریب

عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ

تم پر ایک بڑے بھاری حکم (یعنی تبلیغ رسالت) کا بوجھ ڈالنے کو ہیں (تو اپنے تئیں ریاضت کا خوگر کرو)۔ بے شک رات کا اٹھنا (نفس) کو خوب زیر

قِیْلًا ۝ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

کرتا ہے اور (دن کے وقت تو تم کو (وعظ و نصیحت میں) بڑا شغل رہا کرے گا۔ اور اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور

تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

(سب سے) ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔ (اور چونکہ وہ) مشرق اور مغرب (یعنی تمام جہان کا) مالک ہے (اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں

فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝

تو اسی کو (اپنا) کارساز بناؤ۔ اور جو جو (دل آزار) باتیں یہ لوگ کہتے ہیں ان کو سہتے رہو اور اچھے طریق سے ان سے کنارہ کش رہو

وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ۝ اِنَّ لَدَیْنَآ

اور مجھے ان جھٹلانے والوں سے جو دولتمند ہیں سمجھ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو۔ کچھ شک نہیں کہ ہمارے پاس

اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ۝ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ۝ یَوْمَ

بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے اور گلوگیر کھانا ہے اور درد دینے والا عذاب (بھی) ہے جس دن

تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ۝ اِنَّآ

زمین اور پہاڑ کانپنے لگیں اور پہاڑ ایسے بھر بھرے (گویا) ریت کے ٹیلے ہو جائیں۔ (اے اہل مکہ) ہم نے

اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۵ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰی فِرْعَوْنَ

تمہارے پاس (اسی طرح) ایک رسول بھیجا ہے جو تمہارے مقابلے میں گواہ ہو گا جس طرح فرعون کے پاس (موسیٰ کو) رسول (بنا کر) بھیجا تھا

رَسُوْلًا ۝ فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ۝ فَكَیْفَ

سو فرعون نے (ہمارے) پیغمبر کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو بڑے وبال میں پکڑ لیا۔ اگر تم بھی (ان پیغمبروں کو) نہ مانو گے تو اس دن سے کیونکر

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ۝ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ

بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ (اور) جس سے آسمان پھٹ جائے گا

ف۱ نزول وحی پیغمبر صاحب پر سخت گزرا کرتا تھا تفصیلی کیفیت تو معلوم نہیں مگر اس کے جاڑے میں پسینے پسینے ہو ہو جاتے تھے رنگت فق ہو جاتی تھی اور جسم بھاری پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ کبھی آپ اونٹنی پر سوار ہوتے تھے تو نزول وحی کے وقت اونٹنی مارے بوجھ کے بیٹھ جاتی تھی اور شروع شروع میں تو پیغمبر صاحب کو بہت ڈر لگتا تھا چنانچہ یہ سورۃ اور اس سے اگلی دونوں وحی ابتدائی ہیں کہ پیغمبر صاحب مارے خوف کے کپڑا اوڑھ کر لیٹ گئے تھے اسی سبب سے ایک جگہ مزمل فرمایا اور دوسری جگہ مدثر اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں ۱۲

ف۲ گواہی دینے سے یہ مراد ہے کہ مسلمانوں اور کافروں کا حال بتائیں گے کہ انہوں نے مانا اور انہوں نے نہیں مانا ۱۲

كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ

(یہ) خدا کا وعدہ (پورا) ہو کر رہے گا یہ نصیحت (کی باتیں) ہیں تو جو چاہے

إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ

اپنے پروردگار تک (پہنچنے) کا رستہ اختیار کرے (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ تم اور چند لوگ جو تمہارے ساتھ ہیں (کبھی) دو تہائی رات کے قریب

اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ

اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہو اور

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا

رات اور دن کا (ٹھیک ٹھیک) اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے اس کو معلوم ہے کہ تم وقت کا حفظ نہیں کر سکتے ف۱ تو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا اور جتنا

تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ

قرآن آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو اس کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعض (آدمی) بیمار پڑیں گے اور بعض

يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ

خدا کے فضل (یعنی معاش) کی تلاش میں (اودھر اُدھر) ملک میں سفر کرتے ہوں گے اور بعض خدا کی راہ میں

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا

(دشمنوں سے) لڑتے ہوں گے تو (بہر کیف) جتنا قرآن (تہجد میں) آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو اور نماز (پنجگانہ) پڑھتے رہو اور

الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ

زکوٰۃ دیتے رہو اور (زکوٰۃ کے علاوہ) اللہ کو خوش دلی سے قرض (دیتے) دیا کرو ف۲ اور جو نیکی (عمل) تم اپنے لئے پہلے سے (زادِ آخرت بنا کر)

خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ

بھیجو گے اس کو اللہ کے ہاں (عمل کر) پاؤ گے کہ وہ (تمہارے حق میں دنیوی فائدہ سے) بہت بہتر ہے ف۳ اور اس کا اجر بھی بہت بڑا ہے اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۴

سورۃ المدثر مکیۃ ۔ آیاتہا ۵۶ ۔ رکوعاتہا ۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ مدثر مکے میں اتری اور اس کی چھپن آیتیں ہیں اور دو رکوع

(شروع) اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝

اے (محمد) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو اٹھو اور (لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو ف۵

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا

اور (تبلیغ رسالت کے کارہائے نمایاں کر کے لوگوں پر احسان نہ رکھو ف۶ اور تبلیغ رسالت میں تکلیفیں آئیں تو اپنے پروردگار کی رضا کے لئے صبر کرو

ف۱ حفظ وقت سے مراد یہ ہے کہ اس کی نگہداشت یعنی تم ٹھیک نہیں جان سکتے کہ کتنی رات آئی اور کتنی گئی یہ ان وقتوں کا ذکر ہے جب گھڑی ایجاد نہیں ہوئی تھی اور رات کے وقت نصف یا دو تہائی کے ان میں اٹکل کرنا مشکل تھا۔ ف۲ قرض سے مراد دوسرے صدقات ہیں یا شاید زکوٰۃ کی رغبت دلانے کے لئے اس کو قرض سے تعبیر کر دیا ہو تو اس صورت میں واقرضوا اللہ کی واو کے معنی یعنی ہوں گے۔ ف۳ خیر کا ترجمہ ہم نے نیکی کیا ہے اور بعض نے خیر سے مال مراد لیا ہے اور قرآن میں کئی جگہ مال کو خیر فرمایا بھی ہے جیسے انہ لحب الخیر لشدید اور ان ترک خیرا الوصیۃ تو اس صورت میں معنی ہوں گے کہ جو مال راہ خدا میں خرچ کر کے اپنا زاد آخرت بنا کر بھیج دو گے۔ ف۴ ابتدائے اسلام میں نماز شب کا حکم ہوا تھا ایک برس تک اس حکم کی تعمیل ہوتی رہی مگر رات کی نماز سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی نماز شب نفل کر دی گئی اور نماز پنجگانہ فرض قرار پائی اس سورت میں نماز نفل اور نماز فرض دونوں کا ذکر ہے۔ ف۵ ظاہر الطہارت کی تاکید ہے اور بعض مفسر کہتے ہیں کہ گندگی سے شرک اور بت پرستی اور اخلاق ذمیمہ مراد ہیں اور انہوں نے ثیابک کے معنی کپڑے کے لئے جانے کو اور اس سے مراد دل یا اپنا آپ ہے۔ ف۶ تبلیغ رسالت کے کار نمایاں ہیں اور اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ رسالت پیغمبر صاحب کو خدائے تعالیٰ اعلان کو تعلیم فرماتا ہے کہ تبلیغ رسالت کے کار نمایاں کئے ہیں لوگوں پر اس کا احسان نہ رکھو یا یہ ترجمہ ہو کہ کسی کے ساتھ اس غرض سے سلوک نہ کرو کہ اس سلوک سے زیادہ معاوضہ چاہو۔

ع ۱۹ / ۱۳ — منزل ۷

نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ

صور پھونکا جائے گا — تو وہ کافروں کے حق میں ایسا مشکل دن ہوگا — کہ اُس میں

غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا

(مطلق) آسانی نہیں ہوگی (اے پیغمبر) ہم کو اور اُس (نابکار) کو (اپنے اپنے حال پر) رہنے دو کہ ہم اُس سے بھگت لیں گے جسے ہم نے اکیلا (یعنی بے

مَمْدُودًا ۝ وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝ ثُمَّ يَطْمَعُ

عنایت کیا اور (مال کے علاوہ) بیٹے (جو اُس کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے کو) موجود ہیں اور ہر طرح کا سامان (دنیا) اُس کے لیے مہیا کر دیا اس پر بھی وہ یہ

أَنْ أَزِيدَ ۝ كَلَّا إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۝

کہ ہم (آخرت میں) اُس کو کچھ (اور زیادہ) دیں گے سو یہ تو ہونا نہیں (کیونکہ) وہ ہماری آیتوں کا مخالف تھا ہم عنقریب اُس کو عذاب سخت میں مبتلا کریں گے ف

إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ

(دیکھو) جب اُس سے قرآن کی نسبت پوچھا گیا تو اُس نے سوچا اور اٹکل دوڑائی تو اُس کو (خدا کی) مار (دیکھو تو) کیسی اٹکل دوڑائی ۔ پھر اُس کو (خدا کی) مار

نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝ فَقَالَ إِنْ هَٰذَا

(دوبارہ) غور کیا ۔ پھر تیوری چڑھائی اور بُرا سا منہ بنایا ۔ پھر پیٹھ پھیر کر چلتا بنا اور شیخی میں آ گیا — اور لگا کہنے کہ یہ (قرآن) تو

إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۝

بس ایک قسم کا جادو ہے جو اگلوں سے چلا آتا ہے یہ (قرآن) تو بس کسی بشر کا کہا ہوا ہے ف سو عنقریب ہم اُس کو (سیدھا) دوزخ میں جھونک دیں گے

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا

اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ دوزخ ہی کیا چیز ؟ وہ (ایسی) نہ لگا رکھے اور نہ بھسم کیے بدون) نہ چھوڑے (اور آدمی کے تن) بدن کو (مارے) جھلس دے اُس پر

تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا

اُنیس (پاسبان تعینات) ہیں — اور ہم نے دوزخ کے پاسبان (آدمی نہیں بلکہ) فرشتے ہی بنائے ہیں اور

عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَ

اُن کی (اُنیس کی) گنتی (بھی) اس غرض سے ٹھیرائی ہے کہ جو لوگ (قیامت کے) منکر ہیں اُن کو (ان باتوں سے) اور زیادہ پریشانی ہو اور

يَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ

جو مسلمان ہیں (ان باتوں سے) اُن کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہل کتاب اور مسلمان ان باتوں میں کسی طرح کا شبہ نہ لائیں

وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا

اور جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور جو (کھلم کھلا) کافر ہیں (سن کر) بول اُٹھیں کہ ایسی باتوں کے کہنے سے خدا کی کیا غرض ہے ف

مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ

(اے پیغمبر) یوں ہی (تو) خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے — اور جس کو چاہتا ہے راہ راست دکھاتا ہے — اور

ف حدیث میں آیا ہے کہ دوزخ میں منجملہ اَور عذابوں کے ایک عذاب یہ بھی ہوگا کہ دوزخیوں کو صعود نام ایک پہاڑی پر چڑھنا پڑے گا ستر برس تک بمشکل اُس کی چوٹی پر پہنچیں گے اور پھر وہاں سے پھسل پڑیں گے اور پھر چڑھیں گے اور پھر پھسلیں گے بعض مفسرین نے اس آیت کے یہی معنے کیے ہیں کہ اُن کو صعود پہاڑ کی چڑھائی پر مجبور کریں گے ۱۲

ف یہ آیتیں ایک منکر ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل ہوئیں جس نے قرآن کی نسبت گستاخانہ کلام کیا تھا ۱۲

ف کافروں کو اُنیس فرشتوں کی تعیین سُن کر حیرت ہوئی کہ اُنیس ہی کی تخصیص کیا ؟ حالانکہ یہ اسرار الٰہی میں سے ہے اُس میں زیادہ کاوش کرنی لاحاصل ہے کچھ مصلحت ہوگی جس کا ظاہر کرنا بندوں کے حق میں مناسب نہیں سمجھا گیا سو اہل کتاب تو اس طرح کی باتوں کے تسلیم کرنے میں تردد کر نہیں سکتے کیونکہ اُن کی کتابوں میں ایسی بہت سی باتیں ہیں جن کو وہ فرمودۂ خدا سمجھتے اور اُن کا یقین رکھتے ہیں اور علیٰ ہذا القیاس مسلمان کہ اُن کو اپنے پیغمبر کے کہنے کا یقین ہے تردد کریں تو منافق اور کافر تو یہ اُن کی اپنی غلطی ہے کہ تمام اسرار الٰہی معلوم کرنے چاہتے ہیں ۱۲



جنود ربك الا هو وما هي الا ذكرى للبشر ○ كلا والقمر ○ واليل

تمہارے پروردگار (کی مخلوقات) کے لشکروں کا حال اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اِن باتوں لوگوں کو نصیحت کرنی مقصود ہے اور بس ف۱ سچ تو یہ ہے کہ

اذ ادبر ○ والصبح اذا اسفر ○ انها لاحدى الكبر ○ نذيرا للبشر ○

جب جانے لگے اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ قیامت کی بڑی (بڑی) مصیبتوں میں سے یہ (دوزخ بھی) ایک (بڑی) مصیبت ہے (یعنی سب سے بڑی)

لمن شاء منكم ان يتقدم او يتاخر ○ كل نفس بما كسبت

(مگر) کسی کو جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا (چاہے) ف۲ ۔ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں

رهينة ○ الا اصحب اليمين ○ في جنت يتساءلون ○ عن المجرمين ○

گروی ہے ف۳ مگر جن کے نامۂ اعمال اُن کے داہنے ہاتھ میں دیئے گئے ہوں گے (وہ گروی سے چھوٹ کر بہشت کے) باغوں میں (رہیں گے اور)

ما سلككم في سقر ○ قالوا لم نك من المصلين ○

کہ کون چیز تم کو دوزخ میں لے آئی ۔ وہ کہیں گے ۔ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے

ولم نك نطعم المسكين ○ وكنا نخوض مع الخائضين ○ وكنا

اور نہ ہم (کسی) محتاج کو کھانا کھلایا کرتے تھے اور (دین کی باتوں کے بارے میں) جو لوگ (بیہودہ) بکواس کیا کرتے تھے اُن کے ساتھ ہم بھی بکواس کیا

نكذب بيوم الدين ○ حتى اتنا اليقين ○ فما تنفعهم شفاعة

(کرتے) تھے اور روزِ جزا (ہی) کو نہیں مانتے تھے۔ یہاں تک کہ (مرنے پیچھے آنکھ سے دیکھا تو) ہم کو یقین آیا تو (اُس وقت) کسی سفارشی کی سفارش

الشافعين ○ فما لهم عن التذكرة معرضين ○ كانهم حمر

اِن کے کام نہیں آئے گی (مگر) اب اِن لوگوں کو کیا (ہو) گیا ہے کہ نصیحت (اِس طرح) روگردانی کرتے ہیں۔ کہ گویا وہ (جنگلی) گدھے ہیں

مستنفرة ○ فرت من قسورة ○ بل يريد كل امرئ منهم

(اور) شیر (کی صورت) سے بدک کر بھاگتے ہیں ۔ بلکہ اِن کے تو یہ حوصلے ہیں کہ اِن میں سے ہر شخص کو

ان يؤتى صحفا منشرة ○ كلا بل لا يخافون الاخرة ○ كلا

کھلے ہوئے (آسمانی) صحیفے دیئے جائیں ف۴ سو یہ تو ہونا نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) یہ لوگ آخرت ہی سے نہیں ڈرتے (اور) سچ ہے قرآن نہیں چاہئے

انه تذكرة ○ فمن شاء ذكره ○ وما يذكرون الا ان يشاء

کیونکہ قرآن (تو سراسر) نصیحت ہی تو جو چاہے اِس کو سوچے (سمجھے) اور بے مشیّتِ الٰہی تو (یہ لوگ) سوچنے (سمجھنے) والے ہیں نہیں

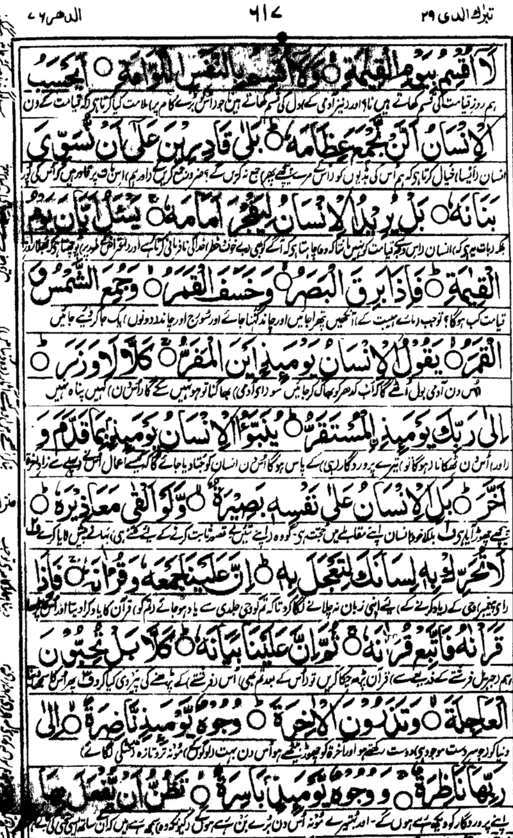
الله هو اهل التقوى واهل المغفرة ○

اُس کی شان (قہاری تو) یہ ہے کہ (بندوں کو) اُس سے ڈرنا ہی چاہئے اور اُس کی شان (رحیمی) یہ ہے کہ (وہ بندوں کے گناہ) معاف فرماتا ہے ف۵

سورة القيمة مكية وهي اربعون	بسم الله الرحمن الرحيم ○	اية فيها ركوعان
سورۂ قیامہ مکے میں اُتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	چالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

ع ۱۵ ۔ ف۱ نصیحت سے یہاں مراد ہے کہ لوگ دوزخ کے حالات سن کر عبرت پکڑیں نہ یہ کہ فرشتوں کی گنتی میں شک پیدا کرکے کٹ حجتیاں کریں ف۲ مطلب یہ ہے کہ اُس کے دل میں جنبش ہو اگر وہ اُس ہر اور جگہ سے ہٹنا ہی نہیں چاہتا تو اُس کو قرآن کا اثر نہ اثر نا برابر ۱۲ ف۳ مطلب ہے کہ جس طرح مال روپے کے بدلے میں گروی ہوا کرتا ہے کہ جب تک روپیہ ادا نہ ہو وہ چھوٹ نہیں سکتا اسی طرح ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے تو اعمال سے مراد ہیں اعمالِ نیک یعنی عملِ نیک بندوں کے ذمے خدا کا قرض ہے جب تک وہ ادا نہ ہو نجات ممکن نہیں ۱۲ ف۴ دوسرے مقامات پر نظر کرنے سے اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں یا تو ہر ایک پیغمبر بننا چاہتا تھا یا یہ چاہتے تھے کہ ہر ایک کے پاس آسمان سے لکھی لکھائی کتاب اُترے ۱۲ ف۵ یہی مطلب ہے جو دوسرے مقام پر صاف لفظوں میں آیا ہے کہ ان ربک لشدید العقاب انہ لغفور رحیم ۱۲

ع ۱۶ ۔ ع ۲



لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ أَيَحْسَبُ

ہم روزِ قیامت کی قسم کھاتے ہیں ۝ اور (نیز) آدمی کے دل کی قسم کھاتے ہیں جو (اُس کو بُرے کاموں پر) ملامت کیا کرتا ہے (کہ قیامت کے دن

الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى أَنْ نُّسَوِّيَ

انسان (ایسا) خیال کرتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیوں کو (اس کے مرنے کے بعد) جمع نہ کریں گے؟ ضرور (جمع کریں گے اور ہم) اس بات پر قادر ہیں کہ اُس کی پور

بَنَانَهُ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ يَسْـَٔلُ أَيَّانَ يَوْمُ

بلکہ (بات یہ ہے کہ) انسان (اس وجہ سے قیامت کو نہیں مانتا کہ وہ) چاہتا ہے کہ آگے کو بھی (بے خوف خطر) خدا کی نافرمانی کرتا جائے اور (تمسخر کے طور پر) پوچھتا ہے کہ بھلا

الْقِيٰمَةِ ۝ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ

قیامت کب ہوگا؟ تو جب (مارے ہیبت کے) آنکھیں پتھرا جائیں اور چاند گہنا جائے اور سورج اور چاند (دونوں) ایک جا کر دیئے جائیں

وَالْقَمَرُ ۝ يَقُوْلُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝

اُس دن آدمی بول اُٹھے گا کہ اب کدھر کو بھاگ کر جاؤں سو (اے آدمی) بھاگ تو نہیں سکے گا (اُس دن) کہیں پناہ نہیں

إِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ

(اور) اُس دن ٹھکانا (ہوگا تو) تیرے پروردگار (ہی) کے پاس ہوگا اُس دن انسان کو جتا دیا جائے گا کہ کیسے اعمال اُس نے (پہلے سے) [illegible]

أَخَّرَ ۝ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهِ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ أَلْقٰى مَعَاذِيْرَهُ ۝

پیچھے چھوڑ آیا ہے ف بلکہ خود انسان اپنے مقابلے میں حجت ہے گو وہ (اپنے تئیں بے قصور ثابت کرنے کے لئے کتنے ہی) بہانے پیش لایا کرے ف

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ ۝ فَإِذَا

(اے پیغمبر) (وحی کے) (یاد کرنے کے) لئے اپنی زبان نہ چلانے لگا کرو تاکہ تم کو وحی جلدی سے یاد ہو جائے (تم کو) قرآن کا یاد کرا دینا اور [illegible]

قَرَأْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ۝ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

ہم (جبریل فرشتے کے ذریعے سے) قرآن پڑھ چکا کریں تو اُس کے بعد (تم بھی) اُس (فرشتے) کے پڑھنے کی پیروی کیا کرو ف پھر اُس کا سمجھانا [illegible]

الْعَاجِلَةَ ۝ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ إِلٰى

دنیا کو (جو سرِ دست موجود ہے) دوست رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو اُس دن بہت (لوگوں) کے مُنہ تر و تازہ (چمکتے) (ہوں گے)

رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۝ تَظُنُّ أَنْ يُّفْعَلَ بِهَا

اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے۔ اور بہتیرے مُنہ اُس دن بُرے بنے ہوں گے (کیونکہ وہ) سمجھ رہے ہیں کہ آج اُن کے ساتھ ایسی ہی کی جائے

فَاقِرَةٌ ۝ كَلَّآ إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ ۝ وَّظَنَّ أَنَّهُ

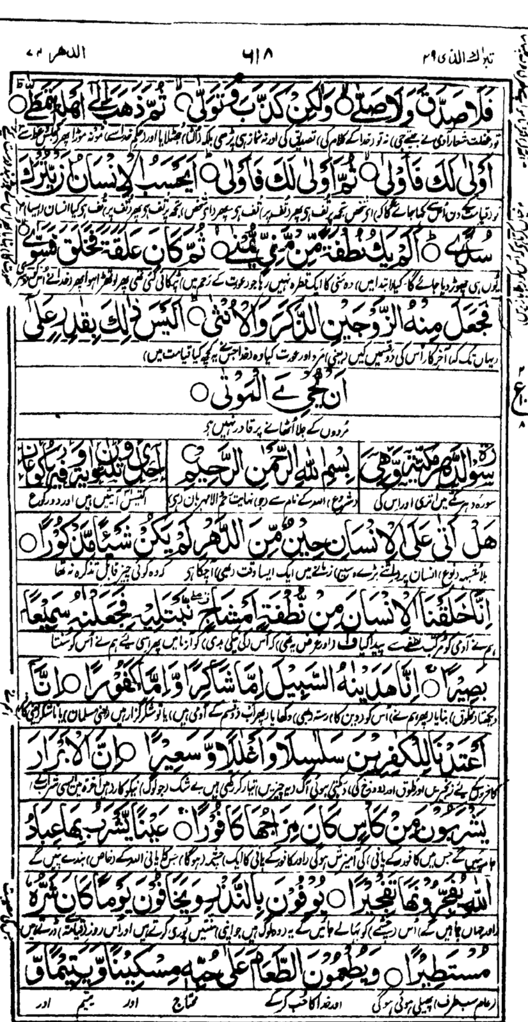
(اُن کی) کمر توڑ دینے کی سوجھی (جب (جان بدن سے کھنچ کر گلے کی) ہنسلی تک آ پہنچے گی اور (مرنے والے کے بیماردار) پکار اُٹھیں کہ (ارے) کوئی جھاڑنے (والا)

الْفِرَاقُ ۝ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ إِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ ۝

کہ (اب) یہ (دنیا سے) مفارقت (کا وقت) ہے اور (جان کنی کی) تکلیف سے ایک پاؤں کی پنڈلی (دوسرے پاؤں کی) پنڈلی سے لپٹا لپٹ جائے گی

منزل ۷ — رکوع

ف دنیا سے گئے پیچھے کچھ آثار بُرے یا بھلے آدمی کی یادگار رہ جاتے ہیں اُن ہی کی طرف اشارہ ہے یا شاید مطلق تقدیم و تاخیر مراد ہو کہ کس کام کو جلدی سے دفع کیا اور کس میں دیر لگائی ۱۲ ف مطلب یہ ہو کہ خدا نے انسان کے دل کو اسی طرح کا بنایا ہے کہ وہ نیک و بد میں تمیز کرتا ہے چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے فالہمہا فجورہا وتقوٰیہا اگر وہ بدی کی طرف راغب ہوتا ہے تو یہ اُس کے اپنے ارادے کی کمزوری ہے اور وہ الزام سے بری نہیں ہو سکتا اپنے مقابلے میں حجت ہونے کے یہ معنی ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اُس کے اعضاء اُس کے مقابلے میں گواہی دیں گے گو وہ کتنے ہی بہانے بنایا کرے ۱۲ ف یعنی جس طرح جبریل نے تم کو پڑھ کر سنایا ہے اسی طرح تم بھی اُس کو دہرایا کرو ۱۲



فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ○ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ○ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ○

تو (غفلت شعار آدمی نے جیتے جی) نہ تو (خدا کے کلام کی) تصدیق کی اور نہ نماز ہی پڑھی بلکہ (اُلٹا) جھٹلایا اور (حکم خدا سے) مُونہ موڑا پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ○ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ○ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ

تو (قیامت کے دن اُس سے کہا جائے گا کہ) اے شخص تجھ پر تف ہی پھر (تف پر) تف ہی پھر (اے شخص) تجھ پر تف ہی پھر (تف پر) تف ہی کیا انسان (ایسا ہی)

سُدًى ○ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ○ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ○

یُوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا (ابتدا میں) وہ مَنی کا ایک قطرہ نہیں رہا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکائی گئی تھی پھر لوتھڑا ہوا پھر (خدا نے) اُس کو درست کیا

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ○ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى

(یہاں تک کہ) آخر کار اُس کی دو قسمیں کیں (یعنی) مرد اور عورت کیا وہ (خدا جس نے یہ کچھ کیا قیامت میں)

اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ○

مُردوں کے جلا اُٹھانے پر قادر نہیں ہے

سُورَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورہ دہر مکے میں اتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اکتیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ○

بلاشبہ (نوع) انسان پر (اِتنے بڑے وسیع) زمانے میں ایک ایسا وقت (بھی) آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا

ہم نے آدمی کو مرکب نطفے سے پیدا کیا ف (اور غرض یہ تھی) کہ اُس (کی نیکی بدی) کو آزمائیں پھر اسی لیے ہم نے اُس کو سنتا

بَصِيْرًا ○ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ اِنَّآ

دیکھتا (مخلوق) بنایا (پھر ہم نے) اُس کو (دین کا) رستہ (بھی) دکھا دیا (پھر اب دو قسم کے آدمی ہیں) یا تو شکر گزار ہیں (یعنی مسلمان) یا ناشکرے (یعنی کافر)

اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ○ اِنَّ الْاَبْرَارَ

کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ (یہ چیزیں) تیار کر رکھی ہیں بے شک (جو لوگ) نیکوکار (ہیں آخرت میں) ایسی شراب کے

يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ

جام پیئیں گے جس میں کافور کے پانی کی آمیزش ہوگی (اور کافور کے پانی کا) ایک چشمہ (ہوگا) جس کا پانی اللہ کے (خاص) بندے پیئیں گے

اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ○ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ

اور جہاں چاہیں گے اُس (چشمے) کو بہالے جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اُس روز (قیامت) سے ڈرتے ہیں

مُسْتَطِيْرًا ○ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّ

(عالم میں ہر) طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور خدا کی محبت کرکے محتاج اور یتیم اور

ف نطفے کو مرکب اس واسطے فرمایا کہ مرد و عورت دونوں کے نطفوں کے ملنے سے انسان پیدا ہوتا ہے یا اس اعتبار سے کہ نطفہ تمام اعضائے جسم کا نچوڑ ہوتا ہو تو گو نطفہ ایک چیز ہو در حقیقت مرکب ہے ہر عضو کے نچوڑ سے ۱۲

ع ۲ / ۱۰ / ۸

منزل ۷

اسیرا

أَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا

قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ف (اور اُن کو جتا بھی دیتے ہیں کہ) ہم تو تم کو صرف خدا کا مونہ کرکے کھلاتے ہیں ہم کو تم سے (نہ کچھ) بدلہ درکار

شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ

نہ شکر گزاری۔ ہم کو اپنے پروردگار سے اُس دن کا ڈر لگ رہا ہے جب لوگ (مارے رنج کے) مونہ بنائے تیوری چڑھائے ہوں گے

اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا

تو خدا نے (بھی) اُس دن کی مصیبت سے اُن کو بچا لیا اور اُن کو تازہ روئی اور خوش دلی سے لا ملایا اور جیسا انھوں نے (دنیا میں) صبر کیا تھا اس کے

جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا

بہشت اور پہننے کو ریشمی پوشاک عنایت کی۔ بہشت میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے (موسم ایسے معتدل ہوں گے کہ) وہاں ان کو

وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝

اور نہ (جاڑے کی) شدت۔ اور درختوں کے سایے (ہیں کہ) اُن پر جھکے پڑتے ہیں اور میوے (ہیں ہمہ وقت) اُن کے اختیار میں ہیں (کہ جس طرح

وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ قَوَارِيرَ

اور اُن پر چاندی کے باسنوں اور آبخوروں کا دور چل رہا ہوگا (اور وہ ایسے شفاف) ہوں گے (جیسے) شیشے (مگر) شیشے (بھی کانچ کے نہیں بلکہ

مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چاندی کے کہ کارکنان قضا و قدر نے اُن کو ٹھیک (جنتیوں کی ضرورت کے) اندازے کے مطابق بنایا ہے اور (اس کے علاوہ) وہاں اُن کو ایسی

زَنجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

سونٹھ (کے پانی) کی آمیزش ہوگی (اور) بہشت میں (سونٹھ کے پانی کا) ایک چشمہ ہوگا جس کا نام ہوگا سلسبیل اور (بہشتیوں) کے پاس (خدمت کے لیے) آتے جاتے ہوں گے

مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ

لڑکے کہ وہ ہمیشہ (لڑکے ہی) رہیں گے (اور ایسے خوبصورت ہوں گے کہ اے مخاطب) تو اُن کو (چلتے پھرتے) دیکھے تو (ایسا) خیال کرے (جیسے) موتی بکھرے ہوئے ہیں

رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ

(ہر طرح کی) نعمت اور بڑی سلطنت (کا ساز و سامان) دکھائی دے جنتیوں پر کپڑے ہوں گے سبز ریشمی باریک اور دبیز

وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ۝ إِنَّ هَٰذَا

اور اُن کو چاندی کے کڑے پہنائے جائیں گے اور اُن کا پروردگار اُن کو پاکیزہ شراب پلوائے گا (جنتیو!) یہ ہی

كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ۝ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

تمہارا بدلہ اور تمہاری (دنیاوی) کوشش (آج) مقبول ہوئی (اے پیغمبر) بے شک ہم ہی نے تم پر

الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ۝

قرآن وقتاً فوقتاً اُتارا ہے۔ پس اپنے پروردگار کے حکم کے انتظار میں صبر کیے بیٹھے رہو اور لوگوں میں سے کسی بدکار یا ناحسان شناس کے کہنے میں نہ آنا

ف یُبّہٖ کی ضمیر کا مرجع ہم نے خدا کو ٹھیرایا ہے اور بعض طعام کو ٹھیراتے ہیں کہ اُن کے نزدیک ترجمہ یوں ہوگا کہ ''باوجودیکہ خود اُن کو کھانے کی ضرورت ہے محتاج اور یتیم اور قیدی کو کھلاتے ہیں'' ۱۲

منزل ۷

ع ۲۲ / ۱۹



وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا

اور صبح و شام اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور رات کے (بڑے) حصے میں خدا کے آگے سجدہ کرو اور اُس کی تسبیح (و تقدیس) کرو

طَوِيلًا ۝ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا

یہ (بے دین لوگ) تو دنیا ہی کو چاہتے ہیں جو سر دست موجود ہے اور (قیامت کے) روز سخت کو اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے

ثَقِيلًا ۝ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ أَمْثَالَهُمْ

ہم ہی نے اِن کو پیدا کیا اور ہم ہی نے اِن کے جوڑ بند مضبوط کیے اور ہم جب چاہیں ان کے بدلے اِن ہی جیسے (آدمی اور) لا بسائیں

تَبْدِيلًا ۝ إِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهِ سَبِيلًا ۝

یہ (آیتیں) نصیحت (کی) ہیں تو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف (پہنچنے کا) رستہ اختیار کرے

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَنْ يَشَآءَ اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ يُدْخِلُ

اور (بے مشیت الٰہی) تم لوگ (کوئی بات) چاہ نہیں سکتے بے شک اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے

مَنْ يَشَآءُ فِي رَحْمَتِهِ وَالظّٰلِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور سرکش لوگوں کے لیے اُس نے عذاب دردناک تیار کر رکھا ہے

سُورَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ | خَمْسُونَ اٰيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ مرسلات مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | پچاس آیتیں ہیں اور دو رکوع

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝

اُن (ہواؤں) کی قسم جو (ابتدا میں) معمولی رفتار سے چلائی جاتی ہیں پھر زور پکڑ کر تیز ہو جاتی ہیں اور (بادلوں کو) ابھار کر چاروں طرف پھیلا دیتی ہیں

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝ عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ۝ إِنَّمَا

پھر (اُن کو) پھاڑ کر ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہیں پھر (اس سب سے) کہ یہ ہو کہ لوگوں کے دلوں میں خدا کا خیال ڈالتی ہیں تاکہ حجت تمام ہو اور

تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ۝ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝

کہ تم (لوگوں) سے جو (قیامت کا) وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہو کر رہے گی یعنی جب ستارے ماند پڑ جائیں اور جب آسمان پھٹ جائے

وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ۝ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ۝

اور جب پہاڑ اُڑے اُڑے پھریں اور جب پیغمبر (اپنی اپنی اُمت کے حساب کے لیے) وقت مقرر پر حاضر کیے جائیں (اُس وقت سمجھو کہ قیامت ہو گئی)

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝

(سو ملتوی ہیں) فیصلے کے دن کے لیے اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ اُس دن (قیامت کے) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِينَ ۝ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ

کیا ہم نے پہلے (نافرمان) اُمتوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر (اسی طرح) ہم ان پچھلی (نافرمان) اُمتوں کو بھی ان ہی کے پیچھے چلتا کریں گے گنہگاروں

ع ۲ / ۹ / ۲۰ — منزل ۷

ف ہوا اثر طراوت و زندگی ہے اور باران رحمت برساتی ہے لیکن جیسا کہ مولانا روم نے کہا ہے: لطف حق با تو مواساہا کند ٭ چونکہ از حد بگذرد رسوا کند ٭ یہی ہوا ہے جس نے قوم عاد کو ہلاک بھی کیا تھا اور لوگوں کو بھی آندھیوں سے تھپیڑے نقصان ہوتے رہتے ہیں تو مطلب یہ ہے کہ ہواؤں میں دونوں باتیں ہیں کبھی وہ رحمت ہیں تو خدا اُن کے ذریعے سے اپنے بندوں پر اپنی حجت تمام کرتا ہے اور کبھی وہ عذاب اور زحمت ہیں تو خدا اُن کے ذریعے سے بندوں کو ڈراتا ہے ۱۲



بِالْمُجْرِمِينَ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّآءٍ

(یہی قیامت سو) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (لوگو!) کیا ہم نے تم کو حقیر پانی (یعنی منی) سے نہیں پیدا کیا

مَّهِينٍ ○ فَجَعَلْنَٰهُ فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ○ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ○ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ

(کہ ابتدا میں تم نطفہ تھے) پھر ہم نے اُس کو ایک وقت مقرر تک ایک محفوظ جگہ (یعنی عورت کے پیٹ) میں رکھا پھر ہم نے (اُس کا ایک) اندازہ

الْقَٰدِرُونَ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ

اندازہ ٹھیرانے والے ہیں ف۱ (تو) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے کیا ہم نے زمین کو

كِفَاتًا ○ أَحْيَآءً وَأَمْوَٰتًا ○ وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَٰسِىَ شَٰمِخَٰتٍ وَأَسْقَيْنَٰكُم

جیتوں اور مُردوں کی سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (بنایا) اور (اس کے علاوہ) اُس میں اونچے اونچے اٹل پہاڑ بنا دیئے اور تم لوگوں کو

مَّآءً فُرَاتًا ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ انطَلِقُوٓا۟ إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِۦ

میٹھا پانی پلایا (سو) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (منکروں کو اُس دن حکم دیا جائے گا کہ) جس (دوزخ) کو تم جھٹلایا کرتے تھے

تُكَذِّبُونَ ○ انطَلِقُوٓا۟ إِلَىٰ ظِلٍّ ذِى ثَلَٰثِ شُعَبٍ ○ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا

(یعنی دھوئیں کے) سایبان کی طرف چلو جس کے تین حصے ہیں ف۲ (مگر) اُس (کے سایئے) میں ٹھنڈک نہیں اور نہ

يُغْنِى مِنَ اللَّهَبِ ○ إِنَّهَا تَرْمِى بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ○ كَأَنَّهُۥ جِمَٰلَتٌ صُفْرٌ ○

اُس میں (آگ کی) گرمی سے بچاؤ ہے۔ اُس سایبان میں انگارے پڑے برس رہے ہیں ایسے بڑے جیسے محل وہ (انگارے) دور سے ایسے دکھائی دیں گے

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ○ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ

(غرض) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ یہی وہ دن ہوگا کہ (گنہگار مارے ہیبت کے) بات نہ کر سکیں گے اور نہ اُن کو اجازت دی

فَيَعْتَذِرُونَ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

کہ (کسی طرح کا) عذر (پیش) کریں (غرض) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (اُس دن ہم اُن سے کہیں گے کہ) یہی فیصلے کا دن ہے

جَمَعْنَٰكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ○ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ○ وَيْلٌ

(کہ) ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو (حساب اعمال کے لیئے) جمع کیا ہے تو اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو ہم پر (اپنا) داؤ کر چلو (غرض)

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِى ظِلَٰلٍ وَعُيُونٍ ○ وَفَوَٰكِهَ

قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے بے شک پرہیزگار (بہشت کے باغوں کی) چھاؤں اور چشموں اور میووں میں

مِمَّا يَشْتَهُونَ ○ كُلُوا۟ وَاشْرَبُوا۟ هَنِيٓـًٔۢا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِنَّا كَذَٰلِكَ

جو اُن کو بھاتے ہوں (عیش کرتے) ہوں گے (اور ہم اُن کو اجازت دیں گے) کہ (دنیا میں) تم جیسے جیسے (نیک) عمل کرتے رہے ہو اُن

نَجْزِى الْمُحْسِنِينَ ○ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ○ كُلُوا۟ وَتَمَتَّعُوا۟

(نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں (مگر) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (دین حق سے انکار کرنے والو! تم بھی دنیا میں) چند

ف۱ اندازے میں سب باتیں آگئیں جوڑ بند۔ صورت شکل۔ عمر۔ نیکی۔ بدی۔ روزی وغیرہ ۱۲ ف۲ ترجمے میں جو ہے سایے کو دھوئیں کا سایہ قرار دیا تو ستائیسویں پارے کی سورہ واقعہ سے لیا گیا ہاں فرمایا ہے وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ سایبان کی تین شاخیں یا تین حصے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ سایہ دور دراز تک متصل نہیں ہوتا تو اُس میں سے دھوپ چھنتی ہے ۱۲

منزل ۷

قلیلا



قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ

(مگر) تم بے شک گنہگار (اور جھٹلانے والے) ہو (اور) قیامت کے دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ

ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ

(نماز میں خدا کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے (غرض) اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے اب اس قدر (ہدایت و نصیحت) کے بعد (یہ) کسی (اور) کن

يُؤْمِنُونَ ۝ | سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

یہ لوگ ایمان لائیں گے | سورۃ نبا مکے میں اتری (اور اس کی) چالیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي هُمْ فِيهِ

یہ لوگ ایک دوسرے سے کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں (کیا قیامت کے) اس بڑے حادثے کا جس (کے بارے) میں یہ

مُخْتَلِفُونَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ أَلَمْ نَجْعَلِ

مختلف (رائیں رکھتے) ہیں؟ (تو) خیر عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا پھر (ہم مکرر فرماتے ہیں) خیر عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا ف۱ (لوگو) کیا ہم

الْأَرْضَ مِهَادًا ۝ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۝ وَ

زمین کو (تمہارا) فرش اور پہاڑوں کو (زمین کی) میخیں نہیں بنایا اور (اس کے علاوہ) ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد و عورت) پیدا کیا اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ

ہم ہی نے تمہاری نیند کو (موجب) راحت بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ (پوش) بنایا اور ہم ہی نے دن کو

مَعَاشًا ۝ وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا

روزی کے (دھندوں کا وقت) بنایا اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنا کھڑے کئے اور ہم ہی نے (آفتاب کی) خوب روشن

وَهَّاجًا ۝ وَأَنزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَ

مشعل بنائی۔ اور ہم ہی نے بادلوں سے زور کا پانی برسایا تاکہ ہم اس کے ذریعے سے غلہ اور

نَبَاتًا ۝ وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا ۝ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝ يَوْمَ

ہر طرح کی روئیدگی اور گھنے گھنے باغ (زمین سے) نکالیں بے شک فیصلے کے دن کا ایک وقت مقرر ہے کہ اُس دن

يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝

صور پھونکا جائے گا ف۲ اور تم لوگ گروہ گروہ حاضر ہو گے اور آسمان پھٹ کر (اس میں) دروازے دروازے ہو جائیں گے

وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝

اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں گے اور وہ غبار ہو کر رہ جائیں گے ف۳ بے شک دوزخ گھات میں لگی ہے

ف۱ گو اس کا ترجمہ ہم نے خیر کیا ہے دھمکانے کا لفظ ہے اور خیر بھی کبھی دھمکی کے طور پر بولا جاتا ہے اور یہاں اس سے دھمکی ہی مراد ہے۔

ف۲ لغت میں تو صور کے معنی سینگ کے لکھے ہیں جو پھونک کر بجایا جاتا ہے اب سینگ کی جگہ نرسنگھا یا بگل کام میں لاتے ہیں مگر مسلمانوں میں خود لفظ صور مشہور ہے اسی لئے ہم نے ترجمے میں اصل لفظ رہنے دیا۔

ف۳ یعنی پہاڑوں کا یہ حال ہوگا کہ وہ بکھر کر اپنی جگہ سے ہل کر غبار بن کر اڑتے اڑتے پھریں گے۔

منزل ۷

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ۝ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا

(اور وہی) سرکشوں کا ٹھکانا ہے کہ اُسی میں قرنوں (پڑے) رہیں گے وہاں نہ (تو کسی طرح کی) ٹھنڈک (کا مزہ) چکھیں گے

وَّلَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور گرم پانی اور پیپ کے سوا اُن کو کچھ پینے کو بھی نہیں ملے گا (یہ اُن کے اعمال کا) پورا بدلہ (ہے) کہ (یہ) لوگ

لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

حساب (آخرت) سے (مطلق) نہیں ڈرتے تھے اور ہماری آیتوں کو بڑی بے باکی سے جھٹلایا کرتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو

كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝

قلم بند کر رکھا ہے (اور ان کے اعمال کو بھی) تو (ہم ان لوگوں سے کہیں گے کہ اب اپنے کیے کا) مزہ چکھو اور ہم تو (روز بروز) تمہارے لیے عذاب ہی بڑھا

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ

(یعنی پینے کی) باغ اور (کھانے کو) انگور اور (دل بہلانے کو) نوجوان عورتیں ہم عمر اور (پینے کو شراب طہور کے) چھلکتے ہوئے جام وہاں لوگ نہ تو کسی نہ

فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ

بیہودہ بات سنیں گے اور نہ ردّ و کد۔ (اے پیغمبر یہ) اُن کے اعمال کا) کافی انعام (ہے جو) اُن کے اعمال کے بدلے میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (اُن کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝

آسمانوں کا اور زمین کا اور جتنی مخلوقات اِن دونوں میں ہے سب کا مالک (ہے) بڑا مہربان قیامت کے دن (لوگ مارے ہیبت کے اُس سے

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

جب کہ جبریل اور (اور) فرشتے (اُس کے حضور میں) صف بستہ کھڑے ہوں گے کسی کے مونہ سے بات تو نکلنے ہی کی نہیں مگر جس کو (خدائے)

الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى

رحمٰن اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے ف۱ یہ (وہ) دن (ہے جس کا ہونا) برحق ہے تو جو چاہے

رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

اپنے پروردگار کے پاس (اپنا) ٹھکانا بنا رکھے ف۲ (لوگو!) ہم نے تم کو (قیامت کے) عذاب سے ڈرا دیا ہے جو عنقریب (آنے والا) ہے کہ اُس دن آدمی اُن

يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

اور (اُس دن) کافر چلا اُٹھے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا ف۳

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورہ نازعات مکے میں اتری اور اس میں	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	چھیالیس آیتیں اور دو رکوع

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ

اُن (فرشتوں) کی قسم جو (کافر کے بدن میں) کونے کونے گھس گھس کر (اُن کی جان) سختی سے نکالتے ہیں اور اُن (فرشتوں) کی جو (اہل ایمان) کی

ف۱ مشرکین عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور قیامت کے دن اُن کی شفاعت کریں گے یہاں اُن کی تردید مقصود ہے کہ وہ بے اذن خدا کسی کی شفاعت کے لیے لب تک تو کھولنے ہی کے نہیں اور اجازت ہوئے پیچھے بھی معقول بات کہیں گے یعنی اُسی کی سفارش کریں گے جو معتقد توحید اور مستحق شفاعت ہے ۱۲

ف۲ یعنی ایسے اعمال کرے جن کے ذریعے سے خدا کے ہاں اس کو امن کی جگہ ملے ۱۲

ف۳ یعنی مٹی کی طرح بے حس و حرکت ہوتا اور بُرے عمل کرنے کی مجھ کو قدرت ہی نہ ہوتی جن کے وبال میں آج گرفتار ہوں یا یہ کہ مٹی ہوتا اور دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا اور مجھ سے کسی طرح کی باز پرس ہوتی ۱۲

منزل ۷



سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝

(اُس کے سننے کو لپکتے ہیں پھر جیسا حکم ہوتا ہے (اُس کے مطابق دنیا کا) انتظام کرتے ہیں (غرض ہم کو ان فرشتوں کی قسم کہ روز قیامت ضرور آنے والا ہے) جس دن

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا

اُس دن (بہت سے لوگوں کے) دل دھڑک رہے ہوں گے (اور مارے رنج و ہیبت کے) اُن کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی (منکرین قیامت) کہتے ہیں کیا ہم

لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝ قَالُوْا تِلْكَ

(مرے پیچھے پھر) اُلٹے پاؤں (زندگی کی طرف) لوٹائے جائیں گے (اور کیا) (وہ بھی ایسی حالت میں) جب (گل سڑ کر) ہم کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے کہتے

اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝

لوٹنا (بڑے) نقصان کی بات ہے ف سو قیامت (ان لوگوں کے نزدیک کچھ مشکل کام ہوگا ہمارے نزدیک) تو (اُس کی) بس (اتنی حقیقت) ہے (کہ)

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝

(اے پیغمبر) موسیٰ کا قصہ بھی تم کو پہنچا ہے جب کہ اُن کو طویٰ کے میدان پاک میں (جس میں کوہ طور واقع ہے) اُن کے پروردگار نے پکار کر فرمایا

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝

کہ (موسیٰ) فرعون کے پاس (چلے) جاؤ کہ اُس نے بہت سر اُٹھا رکھا ہے اور (اُس سے جا کر) کہو کہ بھلا تجھ کو اس کا بھی کچھ فکر ہے کہ تو (کفر کی گندگی سے) پاک ہو

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ فَكَذَّبَ وَ

اور میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف (کا) رستہ دکھاؤں اور تو (اُس سے) ڈرے۔ چنانچہ موسیٰ نے (جا کر) اُس کو عصا کا بڑا معجزہ دکھایا تو اُس نے

عَصٰى ۝ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۝ فَحَشَرَ فَنَادٰى ۝ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۝

نافرمانی کی پھر (اپنی جگہ کو) لوٹ گیا اور لگا (موسیٰ کے خلاف) تدبیریں کرنے یعنی (لوگوں کو) جمع کیا اور (اُن میں یوں) منادی کرا دی (اور) بلند آواز

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ

تو اُس کو خدا نے آخرت اور دنیا (دونوں) کے عذاب (میں دھر) پکڑا بے شک جو شخص (خدا سے) ڈرتا ہے اُس کے لیے اس (قصے) میں (بڑی) عبرت ہے

يَّخْشٰى ۝ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝

(لوگو!) بھلا تمہارا (قیامت میں دوبارہ) پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا (بنانا؟) کہ اس کو خدا نے بنایا اُس کی چھت کو بلند کیا پھر اس کو ہموار کیا

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝

اور اُس کی رات کو تاریک بنایا اور اُس کی دھوپ نکالی ف اور اس کے علاوہ زمین کو بچھایا

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ

(کہ) اس میں سے اُس کا پانی اور اُس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو (اُس میں) گاڑ (کر جما) دیا (یہ سب) تمہارے

وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کے لیے۔ تو جب (قیامت کا) بڑا ہنگامہ آ موجود ہوگا (اور) جو کچھ آدمی نے (دنیا میں) کیا ہے اُس دن اُس کو

وقف لازم

وقف لازم

ف نقصان یہ کہ دوبارہ زندہ کیا جانا اعمال کی باز پرس کے لیے ہوگا جس کے واسطے ہم نے کچھ تیاری نہیں کی لوگوں کا یہ کہنا تمسخر اور انکار کے طور پر ہے ۱۲

ف معماروں کی اصطلاح میں چھت کی اونچائی کو سمک بولتے ہیں ۱۲

ف رات اور دھوپ کو آسمان کی طرف اس لیے منسوب کیا گیا کہ دونوں آفتاب سے پیدا ہوتی ہیں اور آفتاب آسمان میں ہے اور مقصود ہے رات اور دن ۱۲

منزل ۷

ع ۱

مَا سَعٰى ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ

اور دوزخ سب دیکھنے والوں کے سامنے باہر نکال رکھی جائے گی تو جس نے (دنیا میں) سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت پر) مقدم رکھا

الدُّنْيَا ۝ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ

تو اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے حضور میں (جوابدہی کے لئے) کھڑے ہونے سے ڈرا اور

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ

(اپنے) نفس کو خواہشوں سے روکتا رہا تو اُس کا ٹھکانا بہشت ہے (اے پیغمبر یہ لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں

اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۝ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ۝ اِنَّمَا

کہ اُس کا کہیں ٹھل بیڑا بھی ہو (سو اے پیغمبر) تم اُس کا وقت بتانے کی طرف سے کہاں الجھے گیں پڑے ف۱ (اُس کے وقت کی تعیین) آخرکار

اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ۝ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ۝

(رہے تم سو) جو شخص قیامت سے ڈرنا چاہتا ہے تم اُس کو آگاہ کر دینے والے ہو اور یہ لوگ جس دن قیامت کو دیکھیں گے تو (اُن کو ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَاحِدٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ عبس مکے میں اُتری اور اِس کی بیالیس | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | آیتیں ہیں اور ایک رکوع لو اسی طرح آخر تک

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ۝

(محمدؐ) اتنی بات پر چیں بجبیں ہوئے اور مُنہ موڑ بیٹھے کہ (ایک) نابینا اُن کے پاس آیا ف۳ اور (اے پیغمبر) تم کیا جانو عجب نہیں کہ تمہاری تعلیم سے

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝

یا نصیحت (کی باتیں) سنے اور اُس کو نصیحت سود مند ہو تو جو شخص (دین کی طرف سے) بے پروائی کرتا ہے اُس کی طرف تو تم خوب توجہ کرتے ہو

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ

حالانکہ (اگر) وہ ٹھیک ہو تو تم پر کچھ (الزام) نہیں اور جو (خدا سے) ڈر کر تمہارے پاس دوڑتا ہوا آئے تو تم

عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝

اُس سے بے اعتنائی کرتے ہو سنو جی! قرآن تو سرتاسر نصیحت ہی پس جو چاہے اس کو سوچے سمجھے (اور ہمارے ہاں وہ لوح محفوظ کے) اوراق

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ قُتِلَ الْاِنْسَانُ

(اور وہ) اُونچی جگہ ف۴ رکھے ہوئے ہیں (اور) پاک (ہیں) - اور ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے ہیں) جو بزرگ (اور) نیکوکار

مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ ۝ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝

وہ کس قدر ناشکرا ہے (خدا نے) اُس کو کس چیز سے پیدا کیا (سو پیدا کیا) نطفے سے (کہ پہلے) اُس کو بنایا پھر اُس (کی ہر ایک چیز) کا ایک اندازہ باندھ دیا

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝

پھر (نیکی اور بدی کا) رستہ (اُس پر) آسان کر دیا پھر (ایک وقت خاص تک زندہ رکھ کر) اُس کو مار دیا پھر اُس کو قبر میں (دے جا) داخل کیا پھر جب چاہے گا

ف۱ لوگ جو بار بار پیغمبر صاحب سے قیامت کا وقت پوچھتے تھے تو بتقاضائے بشریت آپ کو ایک طرح کی بے چینی ہوتی ہوگی کہ مجھکو پتہ ملتا تو میں ان کو بتا دیتا خدا نے فرمایا کہ یہ عقدہ تم کبھی حل نہ کرسکوگے تم اس فکر میں نہ پڑو ۱۲ ف۲ یعنی جس سے پوچھو واللہ اعلم کرکے رہ جائیگا ۱۲

ف۳ رؤسائے قریش پیغمبر صاحب کے پاس جمع تھے اور پیغمبر صاحب اُن کو سمجھا رہے تھے اتنے میں عبداللہ بن اُم مکتوم صحابی نابینا آئے اور اُنھوں نے پیغمبر صاحب کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا پیغمبر صاحب کو اُن کا قطع کلام ناگوار گزرا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں ۱۲

ف۴ اونچی جگہ رکھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ کسی کا ہاتھ اُن تک نہیں پہنچتا کہ اُن میں تصرف کرسکے اور تعظیماً اُن کو اونچی جگہ رکھا گیا ہے ۱۲

ع ۲ ۲۰ ۴ منزل ۷

وقف لازم



كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ ۝ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ أَنَّا صَبَبْنَا

حق تو یہ ہے کہ خدا نے جو کچھ حکم دیا اُس سے اُس کی تعمیل ہی نہیں کی تو آدمی کو چاہیے کہ (ذرا) نہیں تو اپنے کھانے (ہی) کی طرف نظر کرے کہ ہم

الْمَاءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝

پانی برسایا پھر ہم (ہی) نے (بیج کو ایسی طاقت دی کہ اس نے) زمین کو پھاڑا ف۱ پھر ہم (ہی) نے (ایک) زمین میں (یہ سب کچھ) اگایا (یعنی) غلہ

وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ وَحَدَائِقَ غُلْبًا ۝ وَفَاكِهَةً

اور انگور اور ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گھنے باغ اور میوے

وَأَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَّةُ ۝ يَوْمَ

اور چارا (یہ سب) اِس لئے کہ تم لوگوں کو اور تمہارے چارپایوں کو فائدہ پہنچے تو جس وقت شور (قیامت) برپا ہوگا جس کے سننے سے کان بہرے

يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ۝ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ

(ایسی نفسی نفسی پڑے گی کہ) آدمی اپنے بھائی اور (نیز) ماں اور اپنے باپ اور اپنی جورو اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا اُن (رشتہ داروں) میں ہر شخص کو

شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ۝ وَوُجُوهٌ

(اپنی) اپنی نجات کا فکر لگا ہوگا کہ وہ اُس کو بس کرتا ہے کتنے (لوگوں کے) مونہہ اُس دن چمکتے ہوں گے ہشاش بشاش اور کتنے (لوگوں کے) مونہہ

يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۝ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝

اُس دن (ایسے) ہوں گے کہ اُن پر گرد پڑی ہوگی (اور گرد کے علاوہ) اُن پر کلونس بھی چھا رہی ہوگی یہی (وہ لوگ) ہیں جو (دنیا میں) کافر (اور) بدکار تھے

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ تکویر مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | انتیس آیتیں ہیں

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ۝ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝

جس وقت آفتاب (کے نور) کی چادر کو لپیٹ لیا جائے اور جس وقت تارے جھڑ پڑیں اور جس وقت پہاڑ (اپنی جگہ سے) چلائے جائیں

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝

اور جس وقت دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں ف۲ (اور کوئی اُن کا روک تھام کرنے والا نہ ہو) اور جس وقت وحشی جانور (ایسے ڈر کے مارے)

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝

اور جس وقت روحوں کو (اُن کے جسموں سے) ملا دیا جائے اور جس وقت لڑکی سے جو زندہ درگور کر دی گئی تھی پوچھا جائے کہ کس گناہ پر مار ڈالی گئی

وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝

اور جس وقت (لوگوں کے) نامۂ اعمال کھولے جائیں اور جس وقت آسمان کی کھال کھینچی جائے ف اور جس وقت دوزخ دہکائی جائے

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ

اور جس وقت بہشت قریب لائی جائے (اس وقت) ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا (زادِ آخرت) حاضر لایا ہے تو ہم کو اُن (ستاروں) کی قسم جو (ایک طرف)

ف۱ لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ ہم (ہی) نے زمین کو پھاڑا اگرچہ زمین کے پھاڑنے کی دو صورتیں ہیں ایک تو ہل جوتنا دوسرے بیج کا پھوٹنا سو چونکہ دونوں کام خدا کے حکم سے ہوتے ہیں اس واسطے خدا نے فرمایا کہ ہم نے پھاڑا ۱۲

ف۲ عرب کے لوگ دس مہینے کی گابھن اونٹنی کو بہت عزیز رکھتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب بچہ دینے والی ہوتی ہے ۱۲ ف۳ جنگلی جانور کو جب کوئی خطر پیش آتا ہے تو بستیوں میں پناہ لیتے ہیں قیامت کے زلزلے میں یہی صورت پیش آئے گی

ف۴ پاٹنے سے مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ زمین کو جب قیامت کا سخت بھونچال آئے گا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں گے دریاؤں کا پانی اچھل کر کسی طرف کو بہ جائے گا زمین کے نشیب و فراز سب یکساں ہو جائیں گے دریاؤں میں اِدھر اُدھر کا ملبہ آ بھرے گا جس سے وہ پٹ جائیں گے

ف۵ عرب کے لوگ دختر کشی کیا کرتے تھے دنیا کے مقدمات کے قیاس پر مقدمہ دختر کشی کا آغاز معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مقتولہ لڑکی جو مدعیہ ہے اُس کا اظہار لیا جائے گا بس اس جگہ اتنا ہی بیان ہے ۱۲

ف۶ آسمان کی کھال کھینچنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت آسمان نیلا نیلا دکھائی دیتا ہے قیامت کے دن اس کی تہیں اُتر جائیں گی اُس کی رنگت لال لال نکل آئے گی جیسے کھال کھینچی ہوئی بکری ۱۲



الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝ إِنَّهُ لَقَوْلُ

(اور) دکھائی دیتے دیتے چھپ جاتے ہیں ف اور (ہم کو) رات کی قسم جب وقت (اس کی سیاہی) چھٹنے لگی اور (ہم کو) صبح کی قسم جب وقت اس کی

رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ

معزز فرشتے (یعنی جبرئیل) کا (زبانی پہنچایا ہوا) پیام ہے جو (وحی کے بار گراں کے اٹھانے کی) طاقت رکھتا ہے اور مالک عرش (رب یعنی خدا) کی جناب میں اس کا

أَمِينٍ ۝ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ

امانت دار بھی اور (اے اہل مکہ) تمہارے رفیق (محمد) دیوانے نہیں اور بے شک انہوں نے جبرئیل کو (آسمان کے) مطلع صاف میں دیکھا (بھی) ہے اور

عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ

یہ غیب (کی باتوں) پر بخل کرنے والے بھی نہیں ف اور یہ (قرآن) شیطان مردود کی (بنائی ہوئی) باتیں (بھی) نہیں پھر تم (لوگ) کدھر (کو بہکے)

تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن

چلے جا رہے ہو۔ یہ قرآن تو دنیا جہان کے لوگوں کے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے (مگر) اسی کو (مفید ہے) جو تم میں سے

يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

سیدھے رستے پر چلنا چاہے اور تم (کچھ بھی) نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے (جو) تمام جہان کا پروردگار (ہے) ف

سُورَةُ الِانفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ انفطار مکے میں اتری اور (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اس کی انیس آیتیں ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝

جب کہ آسمان پھٹ جائے۔ اور جب ستارے جھڑ پڑیں۔ اور جب دریاؤں کو (ان کی اصلی جگہ سے اچھال کر دوسری طرف کو) بہا دیا جائے ف

وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝ يَا أَيُّهَا

اور جب قبریں اکھاڑ دی جائیں ف (اس وقت) ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیسے عمل پہلے سے زاد آخرت بنا کر بھیجے ہیں اور کیسے آثار دنیا میں (چھوڑے)

الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ۝

آدم زاد تجھ کو کس چیز نے اپنے پروردگار کریم کی جناب میں گستاخ کر دیا ہے جس نے تجھ کو بنایا اور (بنایا بھی تو) بہت درست بنایا اور تیرے جوڑ بند

فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝

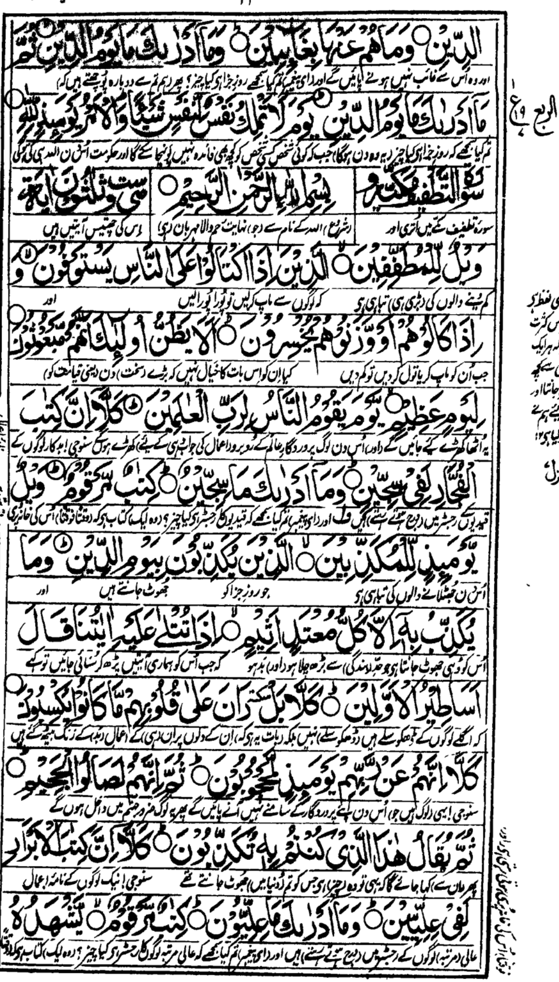
(پھر) جس قطع سے چاہا تیرا (یعنی تیرے اعضا کا) پیوند ملا دیا مگر بات یہ ہے کہ تم (بنی آدم روز) جزا کو نہیں مانتے

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝

حالانکہ تم پر (ہمارے) چوکیدار (تعینات) ہیں (یعنی) کراماً کاتبین (فرشتے) ف کہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو ان کو معلوم رہتا ہے

إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ

بے شک نیکوکار (لوگ) البتہ مزے (کی بہشت) میں ہوں گے اور بے شک بدکار (لوگ) البتہ دوزخ میں ہوں گے اور جزا کے دن (یعنی قیامت)



الدِّينِ ۝ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ ثُمَّ

اور وہ اس سے غائب نہیں ہونے پائیں گے اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے روز جزا کیا چیز ہے؟ پھر (ہم تم سے دوبارہ پوچھتے ہیں کہ)

مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ۝

تم کیا سمجھے کہ روز جزا کیا چیز ہے؟ (یہ وہ دن ہے) جب کوئی شخص کسی شخص کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا اور حکومت اس دن اللہ ہی کی ہوگی

الربع ع ۱

سورة التطفيف مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	هي ست وثلثون آية
سورۂ تطفیف مکے میں اتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اس کی چھتیس آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَ

کم دینے والوں کی (خرابی ہے) تباہی ہے کہ لوگوں سے ماپ کر لیں تو پورا پورا لیں اور

إِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ ۝

جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں کیا ان کو اس بات کا خیال نہیں کہ بڑے (سخت) دن (یعنی قیامت کو)

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ

یہ اٹھا کھڑے کیے جائیں گے (اور) اس دن لوگ پروردگار عالم کے روبرو (اعمال کی جوابدہی کے لیے) کھڑے ہوں گے سن رکھو! بدکار لوگوں کے

الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ

قیدیوں کے رجسٹر میں (درج کیے جاتے) ہیں ف اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ قیدیوں کا رجسٹر کیا چیز ہے؟ (وہ ایک) کتاب ہے کہ (حقیقتاً) اس کی خانہ پری

يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَمَا

اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے جو روز جزا کو جھوٹ جانتے ہیں اور

يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ

اس کو جھوٹ وہی جانتا ہے جو حد (بندگی) سے بڑھ جانے والا (اور) بد ہو کہ جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جائیں تو کہے

أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

کہ اگلے لوگوں کے ڈھکوسلے ہیں (ڈھکوسلے) نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان (ہی) کے (اعمال (بد) کے زنگ بیٹھ گئے ہیں

كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝

سن رکھو! یہی (لوگ ہیں جو) اس دن اپنے پروردگار کے سامنے نہیں آنے پائیں گے پھر یہ لوگ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ

پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہی تو وہ (چیز) ہے جس کو تم (دنیا میں) جھوٹ جانتے تھے سن رکھو! نیک لوگوں کے نامۂ اعمال

لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝ كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝ يَشْهَدُهُ

عالی (مرتبہ) لوگوں کے رجسٹر میں (درج کیے جاتے) ہیں اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ عالی مرتبہ لوگوں کا رجسٹر کیا چیز ہے؟ (وہ ایک) کتاب ہے لکھا ہوا

ف رجسٹر انگریزی لفظ ہے مگر اس ملک میں اس کثرت سے شائع ہو گیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو کچہری سے کچھ بھی تعلق ہے اس کو جانتا اور سمجھتا ہے اور اسی لیے ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے۔

منزل ۷

الْمُقَرَّبُونَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝

مقرب (فرشتے) اُس پر تعینات ہیں بے شک نیک (لوگ قیامت کے دن بڑے) آرام میں ہوں گے تختوں پر (بیٹھے بہشت کی سیر) دیکھ

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ۝ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ ۝

(اے مخاطب) تو (اُن کو دیکھے تو) خوش حالی کی تازگی اُن کے چہروں ہی سے (صاف) پہچان لے اُن کو شراب خالص سربند پلائی جائے گی

خِتَامُهُ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۝ وَمِزَاجُهُ

جس کی (بوتل کی) مہر مشک کی ہوگی اور ریس کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی کی ریس کریں اور اس (شراب) میں

مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا

تسنیم (کے پانی) کی ملونی ہوگی (تسنیم بہشت کا) ایک چشمہ ہے جس میں سے (خاص کر) مقرب (لوگ) پئیں گے بے شک مجرم (دنیا میں)

كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝

ایمان والوں کے ساتھ ہنسی کیا کرتے تھے اور جب اُن کے پاس سے ہو کر گزرتے (اُن پر) سینیں چلاتے

وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا

اور جب (مسلمانوں کے پاس سے) لوٹ کر اپنے گھر جاتے تو لوٹ کر (ان ہی کے) تذکرے کا مشغلہ بناتے اور جب ان کو دیکھتے تو بے تامل

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ فَالْيَوْمَ

کہہ دیتے کہ یہی تو وہ لوگ ہیں جو گمراہ (ہو گئے) ہیں حالانکہ ان کو مسلمانوں پر داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں گیا تو آج

الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ۝

(آخرت میں) مسلمان کافروں پر ہنس رہے ہیں (اور) تختوں پر (بیٹھے بہشت کی سیر) دیکھتے ہوں گے

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

اب تو کافروں نے اپنے کیے کا بدلہ پایا

منزل ۷

سُورَةُ الانشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — هِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ انشقاق مکے میں اتری اور — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اس کی پچیس آیتیں ہیں

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝

جب آسمان (خدا کے حکم سے) پھٹ جائے اور اپنے پروردگار کے (اس) حکم کی تعمیل کرے اور (کیوں نہ کرے کہ) اس کا فرض ہی ہے اور جب (خدا کے حکم سے)

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ

(اور) زمین پھیلا دی جائے اور جو کچھ بھی اس میں ہے (سب) باہر ڈال دے اور خالی ہو (کر رہ) جائے اور اپنے پروردگار کے (ان) احکام کی تعمیل کرے اور کیوں نہ

إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ

تو (اسی طرح) گھسٹ گھسٹ کر اپنے پروردگار کی طرف چلا جا رہا ہے پھر (ایک نہ ایک دن) تو اس سے جا ملے گا تو (اس دن) جس کو اس کا نامۂ (اعمال)

لہ سین آنکھ مارنے کو کہتے ہیں عربی میں اس کا مقابل غمزہ ہے ۱۲



بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ

اُس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا تو اُس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا اور (وہ حساب سے فارغ ہو کر) خوش خوش اپنے اہل (وعیال)

مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ يَدْعُو

واپس آئے گا اور جس کو اُس کا نامۂ (اعمال) اُس کی پیٹھ کے پیچھے (سے) دیا جائے گا تو وہ موت کو پکارے گا

ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ

مانگے گا۔ اور جہنم میں جا داخل ہوگا یہ (وہ شخص ہے جو) اپنے اہل (وعیال کے ساتھ دنیا) میں مگن (رہا کرتا) تھا اور اس غم میں تھا کہ اُس کی

أَنْ لَنْ يَحُورَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ

کسی طرح کا تنزل نہیں ہوگا (مگر تنزل تو) ہونا تھا (اور ہوا) اُس کا پروردگار اُس کو (بدکرداریاں کرتے ہوئے) دیکھ رہا تھا ہم کو شفق کی قسم

وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ۝ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝

اور رات کی اور جن چیزوں پر رات چھا جاتی ہے اُن کی اور چاند کی جب پورا ہو کہ تم لوگ (اسی طرح) درجہ بدرجہ منزل ہستی کو طے کرو گے

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ۩

تو اِن لکافروں) کو کیا (مار) ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب اِن کے رُوبرو قرآن پڑھا جائے تو (خدا کے آگے) سجدہ نہیں کرتے

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ۝ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ

بلکہ (یہ) کافر (لوگ) جھٹلاتے ہیں اور جیسے جیسے خیالات (فاسدہ یہ لوگ اپنے) دلوں میں رکھتے ہیں خدا کو خوب معلوم ہیں تو (اے پیغمبر) ان کو

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝

عذاب دردناک کی خوش خبری سنا دو مگر (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیے اُن کے لیے اجر ہے بے انتہا

سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ بروج کے میں اتری ہے اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | بائیس آیتیں ہیں

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝

آسمان کی قسم جس میں برج ہیں ف اور اُس دن کی (قسم) جس کا وعدہ ہے (یعنی روز قیامت) اور گواہ کی (قسم) اور جس کے مقابلے میں گواہی دیتا

قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ ۝ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝

کہ کافر انجام کار ہلاک ہوں گے جس طرح وہ) خندقوں والے ہلاک ہوئے (اور وہ خندقیں) آگ (کی تھیں) جس میں (اُس وقت کے مسلمانوں کے جلانے کے لیے ایندھن

وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ

اور جو ظلم و ستم مسلمانوں پر کر رہے تھے وہ (اُس کا تماشا) دیکھ رہے تھے اور وہ مسلمانوں کی اِسی بات سے چڑتے کہ

يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

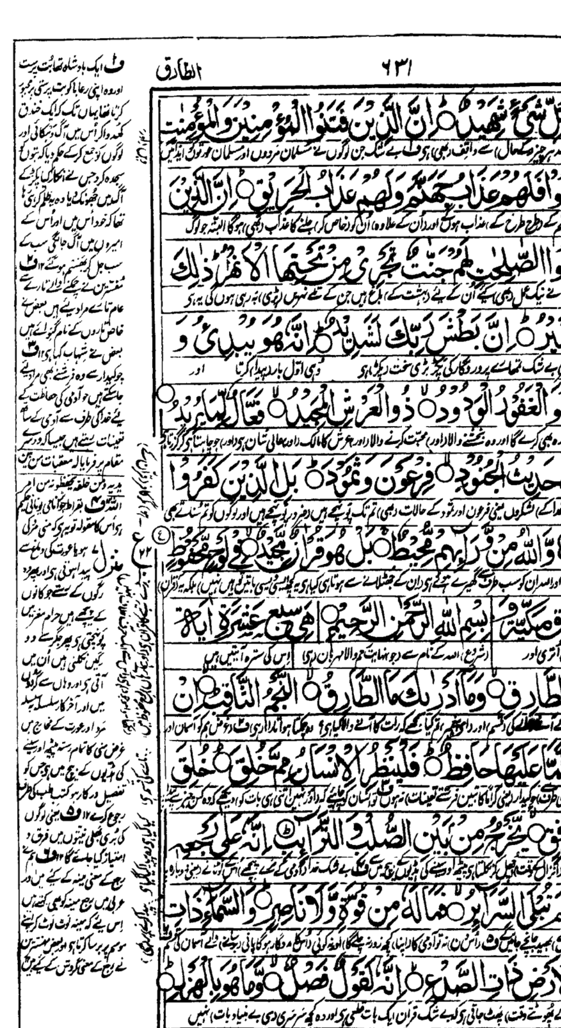
وہ اللہ پر ایمان لائے جو زبردست (اور) سزاوارِ حمد (وثنا) ہے (اور وہ) ایسا قادرِ مطلق ہے کہ آسمانوں (کی) اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے

ف۱ غروب آفتاب کے بعد جو سُرخی آسمان میں نمودار ہوتی ہے اُس کو شفق کہتے ہیں ۱۲

ف۲ یعنی انسان کی کئی طرح کی ہستی ہے ایک وقت وہ مٹی تھا پھر وہ نباتات کے پیرایہ میں آیا اور آدمی کی غذا ہوا پھر نطفہ ہو کر ماں کے پیٹ میں رہا پھر آدمی کی صورت میں پیدا ہوا بچے سے جوان ہوا بوڑھا ہوا مر گیا ایک وقت تک عالم برزخ میں رہا پھر قیامت میں اُس کی زندگی کا اخیر فیصلہ ہو گیا کہ جنتی ہے یا دوزخی غرض ابتدائے آفرینش سے موت تک اور موت سے فیصلہ اخیر تک آدمی کو بہت سے مدارج طے کرنے پڑتے ہیں ۱۲

ف۳ بُرجوں سے گنبد مراد نہیں ہیں بلکہ علمِ ہیئت والوں نے ستاروں کی رفتار اور اُن کے مقام سمجھنے کے لیے آسمان کے بارہ حصے کر رکھے ہیں اور ہر ایک حصے میں علاوہ جو ستارے واقع ہیں اُن کی کوئی شکل بیل وغیرہ اُس کے مناسب گھڑ گھڑا کر اُس حصے کا وہی نام رکھ دیا ہے اُس کو برج کہتے ہیں مثلاً برج ثور سے مراد ہے آسمان کا وہ حصہ جس میں چند ستارے مل کر بیل کی شکل میں واقع ہیں اسی طرح برج میزان (ترازو) برج عقرب (بچھو) برج دلو (ڈول) برج حوت (مچھلی) وغیرہ خدا نے بھی اسی لحاظ سے آسمان کو ذات البروج کہا ۱۲

ف۴ لفظ شاہد و مشہود کے معنوں میں مفسرین نے بہت اختلاف کیا ہے بعض نے جمعے کے دن کو شاہد اور عرفے کو مشہود کہا ہے بعض نے دونوں کو مشہود کہا ہے اور لوگوں کو شاہد بعض نے انسان کے اعضا کو شاہد سمجھا کر وہ لوگوں کے اعمال کی گواہی دیں گے اور لوگوں کو مشہود بعض نے شاہد سے پیغمبر مراد لیے ہیں جو اپنی اُمت کے مقابلے میں گواہی دیں گے اور مشہود سے اُن کی اُمت جن کے مقابلے میں گواہی دی جائے گی ۱۲



وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور (اس کے علاوہ) اللہ ہر چیز (کے حال) سے واقف (بھی) ہے ف بے شک جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایذا دیں

ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ

پھر توبہ نہ کی تو اُن کو جہنم کے (طرح طرح کے) عذاب ہونگے اور (اُن کے علاوہ) اُن کو (خاص کر) جلنے کا عذاب (بھی) ہوگا البتہ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ

ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک عمل (بھی) کیئے اُن کے لیئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے تلے نہریں (پڑی) بہ رہی ہوں گی یہ ہی

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۝ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَ

بڑی کامیابی (اے پیغمبر) بے شک تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت (پکڑ) ہے وہی اوّل بار (پیدا) کرتا اور

یُعِیْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝

(وہی قیامت میں) دوبارہ بھی کرے گا اور وہ بخشنے والا (اور) محبت کرنے والا (اور) عرش کا مالک (اور عالی شان ہے (اور) جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

(اے پیغمبر) بھلا (دشمنانِ خدا کے) لشکروں یعنی فرعون اور ثمود کے حالات (بھی) تم تک پہونچے ہیں (مگر) در پہونچے ہیں اور لوگوں کو تم سناتے بھی

فِیْ تَكْذِیْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ ٤

جھٹلانے میں لگے ہیں اور اللہ ان کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے (اِن کے جھٹلانے سے ہوتا ہی کیا ہے یہ کچھ ایسی ویسی باتیں تو ہیں نہیں) بلکہ یہ (قرآن)

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | هِیَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰیَةً

سورہ طارق مکے میں اُتری اور | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اِس کی سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ اِنْ

آسمان کی قسم اور رات کے آنے والے کی (قسم) اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ رات کا آنے والا کیا ہے؟ وہ چمکتا ہوا تارا ہے ف ۲ غرض ہم کو آسمان اور

كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ ۝ فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ

کوئی شخص نہیں جس پر (ہماری طرف سے) چوکیدار (یعنی کراماً کاتبین فرشتے تعینات) نہ ہوں ف ۳ تو انسان کو چاہیئے کہ (اور نہیں اتنی ہی بات کو) دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا

مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ یَّخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ

پانی (یعنی قطرۂ منی) سے جو (اُتر ال کے وقت) اُچھل کر نکلتا ہے پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں سے ف ۴ بے شک خدا (آدمی کے مرے پیچھے) اس کو (اُس کے) دوبارہ

لَقَادِرٌ ۝ یَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ

قادر ہے جس دن لوگوں کے دلوں کے بھید جانچے جائیں گے ف ۵ (اُس دن) نہ تو آدمی کا (اپنا) کچھ زور چلے گا اور نہ کوئی (اُس کا) مددگار ہوگا پانی (برسانے) والے آسمان کی قسم

الرَّجْعِ ۝ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝

اور زمین کی قسم (جو بیج کے پھوٹتے وقت) پھٹ جاتی ہے کہ بے شک قرآن ایک بات فیصلے کی ہے اور وہ کچھ سرسری (سی) بے بنیاد بات نہیں

ف ۱ ایک بادشاہ تھا بُت پرست اور وہ اپنی رعایا کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا یہاں تک کہ ایک خندق کھدوا کر اُس میں آگ دہکائی اور لوگوں کو جمع کر کے حکم دیا کہ بتوں کو سجدہ کرو جس نے انکار کیا پکڑ کے آگ میں جھونک دیا وہ یہ ظلم کر رہا تھا کہ خود اُس میں اور اُس کے امیروں میں آگ جا لگی سب کے سب جل کر بھسم ہو گئے ۱۲ ف ۲ مفسّرین نے چمکنے والے تارے سے عام تارے مراد لیئے ہیں بعض نے خاص تاروں کے نام گنوائے ہیں بعض نے شہاب کہا ہے ۱۲ ف ۳ جو کہ چوکیدار سے وہ فرشتے بھی مراد لیئے جا سکتے ہیں جو آدمی کی حفاظت کے لیئے خدا کی طرف سے آدمی کے ساتھ تعینات رہتے ہیں جیسا کہ دوسرے مقام پر فرمایا له معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ ف ۴ بقراط جو نامی یونانی حکیم ہے اُس کا مقولہ تو یہ ہے کہ منی مرد کی ہو یا عورت کی دماغ سے پیدا ہوتی ہے اور پھر دو رگوں کے رستے جو کانوں کے پیچھے ہیں حرام مغز میں پونہچتی ہے پھر جگر سے دو رگیں نکلی ہیں اُن میں آتی ہے اور وہاں سے گردوں میں اور آخر کار سلسلہ بسلسلہ مرد اور عورت کے مخارج میں غرض منی کا تمام رستہ پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے بیچ میں ہے جس کو تفصیل درکار ہو کتب طب کی طرف رجوع کرے ۱۲ ف ۵ یعنی لوگوں کی بُری بھلی نیتوں میں فرق و امتیاز کیا جائے گا ۱۲ ف ۶ ہم نے رجع کے معنی مینہ کے کیئے ہیں اور عربی میں رجع مینہ کو بھی کہتے ہیں اس لیئے کہ مینہ لوٹ لوٹ کر اپنے موسم پر برسا کرتا ہے اور بعض مفسّرین نے رجع کے معنی گردش کے کیئے ہیں ۱۲

منزل ۷ — ع ۲۲



إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَأَكِيدُ كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝

بے شک یہ (کافر تو اپنے) داؤ کر رہے ہیں اور ہم (اپنے) داؤ کر رہے ہیں ف۱ تو (اے پیغمبر ان) کافروں کو مہلت دو (اور زیادہ نہیں بلکہ) اِن کو تھوڑی ہی

سُورَةُ الْأَعْلَىٰ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ اعلےٰ مکے میں اتری اور	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اِس کی اُنیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو جس نے (تمام مخلوقات کو) بنایا اور (بہت) درست بنایا اور جس نے (ہر ایک چیز کی) غرض و غایت

وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝ فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝

اور جس نے (ہرا خوش نما) چارا (زمین سے) نکالا پھر اُس کو (آخر کار) کالا کالا (بدنما) کوڑا کر دیا (اے پیغمبر) ہم تم کو (قرآن ایسی اچھی طرح) پڑھا دیں گے کہ تم اُس

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَىٰ ۝ فَذَكِّرْ

مگر کسی آیت کو خدا (ہی) بھلا دینا چاہے (تو وہ دوسری بات ہے) بے شک خدا پکار کر پڑھنے کو بھی جانتا ہے اور آہستہ پڑھنے کو بھی (جانتا) ہے ف۲ اور

إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝

پس جہاں تک (سمجھو کہ) سمجھانا مفید ہے (لوگوں کو) سمجھاتے رہو جو (خدا سے) ڈرتا ہے وہ تو جلد سمجھ جائے گا مگر بدبخت (ازلی) تو اُس سے گریز ہی کرتا رہے گا

الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ قَدْ أَفْلَحَ

جو آخر کار بڑی (سخت) آگ (یعنی دوزخ) میں پڑے گا پھر وہاں اُس کو نہ تو موت ہی آئے گی اور نہ (چین سے) جینا ہی ملے گا تحقیق جو (کفر و

مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝

پاک صاف رہا اور اپنے پروردگار کا نام لیتا اور نماز پڑھتا رہا وہ (من مانی) مراد کو پہنچ گیا مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝

حالانکہ آخرت (دنیا سے) کہیں بہتر اور زیادہ پایدار ہے۔ یہی بات تو اگلے صحیفوں (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی ہے

سُورَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سِتٌّ وَعِشْرُونَ آيَةً
سورۂ غاشیہ مکے میں اتری اور اس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	چھبیس آیتیں ہیں

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ

(اے پیغمبر) تم کو اُس (آفت یعنی قیامت) کا حال (بھی) پہنچا ہے جو (سارے جہان پر) چھا جائے گی؟ کتنے (لوگوں کے) مونہہ اُس روز اترے ہوئے ہوں گے

نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلَىٰ نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقَىٰ مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ ۝ لَّيْسَ لَهُمْ

(اور مارے مشقت کے) تھک (کر چور) ہو رہے ہوں گے (یہ لوگ دوزخ کی) دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے (اور) اِن کو ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی

طَعَامٌ إِلَّا مِن ضَرِيعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ۝ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

اور کوئی کھانا اُن کو نصیب نہیں ف۵ جز (کانٹے دار) (گھاس) کے کہ نہ تو بدن ہی موٹا ہو اور نہ بھوک ہی بند ہو (اور) کتنے (لوگوں کے) مونہہ اُس روز

ف۱ مطلب یہ ہے کہ اسلام کی مخالفت میں کوششیں کر رہے ہیں اور ہم اُن کی تدبیروں کو توڑتے اور غلط کرتے چلے جاتے ہیں چنانچہ دوسری جگہ فرمایا ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ۱۲ ف۲ یعنی اِن کے لئے عذاب کی جلدی نہ کرو ۱۲ ف۳ مولوی روم کا یہ شعر گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے
سے ہر کسے را بہر کارے ساختند
میل آن اندر دلش انداختند ۱۲
ف۴ یہ مضمون اور جگہ بھی آ چکا ہے کہ جبرئیل وحی لاتے تو پیغمبر صاحب شوق اور احتیاط کے مارے جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے اور اس سے وحی میں گول مال ہونے کا احتمال تھا خدا نے پیغمبر صاحب کو تاکید فرمائی کہ تم غل نہ مچاؤ کہ سنتے رہا کرو اور وحی کا یاد رکھنا تمہارا کام نہیں ہم اُس کو ایسا تمہارے ذہن نشین کر دیں گے کہ تم اُس کو بھولو ہی گے نہیں ۱۲ ف۵ ضریع ایک قسم کی گھانس ہے جو پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے جب تک ہری رہتی ہے اُس کو شبرق کہتے ہیں اور اونٹ اُس کو چر بھی لیتا ہے اور جب سوکھ جاتی ہے تو کانٹے کانٹے سے رہ جاتے ہیں اور زہریلی بھی ہو جاتی ہے کوئی جانور اُس کو مونہہ تک نہیں لگاتا اُس وقت اُس کا نام ہوتا ہے ضریع یہ تو دنیا کی ضریع کا حال ہے اور دوزخ کی ضریع سے خدا پناہ میں رکھے ۱۲

ع ۱۱ — النصف — منزل ۷ — ع ۱۹

ف بات کا سلسلہ یوں ہے کہ اُونٹ اور آسمان اور پہاڑ وغیرہ ان سے قدرت خدا ظاہر ہوتی ہے اور خدا کی قدرتوں میں سے ایک قیامت ہے اور اُس کا ہونا حساب اعمال کے لیے ہے اور حساب اعمال کا یہ نتیجہ ہے کہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اور ان دونوں کا حال سورت کے شروع میں مذکور ہے ۱۲ ف دس راتوں سے بقرعید کی دس راتیں مراد ہیں یا محرم کی یا عشرۂ اخیر رمضان کی جس میں شب قدر ہوتی ہے ۱۲ ف قرآن میں خدا نے مختلف مقامات پر مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں اور اپنی اپنی جگہ سب ہی قسمیں بھاری ہیں کیونکہ ان قسموں سے خدا کی ہستی اُس کی وحدانیت اُس کی قدرت اُس کے وعدے کے وقوع اور قیامت کے ہونے اور اسی طرح کی دوسری باتوں پر استدلال کیا جا سکتا ہے سو بعض مواقع میں فرما دیا ہے کہ یہ بھاری قسم ہے اور بعض جگہ نہیں فرمایا چنانچہ یہ قسمیں بھی بجائے خود بھاری ہیں کیونکہ صبح کا وقت دنیا میں ایک انقلاب عظیم کا وقت ہے اس کو نمونہ قیامت کہا جا سکتا ہے کہ رات کے وقت یا تو سارا عالم مرا پڑا تھا یا ایک دم سے سب میں جان سی پڑ گئی اور لگے چلنے پھرنے علیٰ ہذا القیاس دس راتیں بقرعید کی ہوں یا محرم کی حج کے واسطے میدان عرفات میں ہر سال لاکھوں آدمیوں کا جمع ہونا بھی ایک نمونہ حشر ہے محرم کے عشرۂ اول میں بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی وہ بھی بنی اسرائیل کے حق میں ایک طرح کا حشر تھا طاق اور جفت میں بھی قیامت کی طرف اشارہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک کی روح کو اُس کے جسم سے پیوند دیا جائے گا رہا آخر شب وہ بھی تمہید صبح ہے اور بڑی برکت کا وقت ہوتا ہے غرض سوچنے سے بہت سی باتیں نکل سکتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بہت بھاری قسمیں ہیں ۱۲ ف عاد حضرت نوح کی پانچویں پشت کے پوتے کا نام ہے اس طرح ہے کہ عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح پھر عاد کی نسل کے سب لوگ عاد کہلانے لگے ان ہی کی طرف حضرت ہود علیہ السلام پیغمبر بھیجے گئے تھے ان لوگوں نے ہود علیہ السلام کی نافرمانی کی اور آندھی سے ہلاک ہوئے اور جو ہود پر ایمان لائے تھے اور عذاب سے محفوظ رہے تھے کہ اُن کی نسل چلی اور وہ بھی عاد ہی کہلائے مگر امتیاز کے لیے جو لوگ عذاب سے ہلاک ہوئے تھے وہ عاد اُولیٰ یعنی اگلے عاد اور جو عذاب کے بعد ہوئے وہ عاد ثانیہ یعنی دوسرے عاد کہے جاتے ہیں عاد اُولیٰ کا ایک نام عاد ارم بھی ہے کیونکہ ارم اُن کا دادا تھا علاوہ ازیں ارم ایک شہر کا بھی نام تھا جس کو لوگوں نے بسا کر اپنے دادا کے نام پر اُس کا نام ارم رکھ دیا تھا پس قوم ہود علیہ السلام وہی عاد اُولیٰ ہے اور وہی عاد ارم اب رہی یہ بات کہ لفظ عاد ارم میں کیسی ترکیب نحوی ہے سو یہاں دو قراءتیں ہیں ایک تو بعاد ارم دال کی تنوین کے ساتھ دوسری عاد ارم دال کے زیر کے ساتھ بعاد ارم کی قراءت لو تو ارم بحذف مضاف عاد کا عطف بیان ہوگا اور تقدیر عبارت اس طرح ہوگی کیف فعل ربک بقوم عاد یعنی کلمہ ارم یعنی عاد جو ارم کی اولاد تھے اور اگر عاد ارم دال کی زیر والی قراءت لو تو عاد ارم کی اضافت ظرفی ہوگی یعنی وہ عاد جو شہر ارم میں بستے تھے اب رہا ذات العماد تو قوم عاد کی صفت بھی ہو سکتا ہے اور شہر ارم کی بھی صفت ہو سکتا ہے وہ لوگ بڑے قد آور تھے اس لیے اُن کو ذات العماد فرمایا تھا یعنی ستونوں والے اور اگر شہر ارم کی صفت ہو تو مراد یہ ہے کہ وہ شہر کثرت سے تھے اس لیے عمدہ ستونوں والا فرمایا ۱۲ ف میخوں سے مراد یا تو یہ ہے کہ اُس کے پاس کھونٹوں کے مانند بہت سی سونے چاندی کی میخیں تھیں یا وہ لوگوں کو چومیخا کر کے عذاب دیا کرتا تھا ۱۲

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝

ہشاش بشاش ہونگے دُنیا میں جو نیک کوشش کرتے تھے اُسی (کوشش کے نتیجے) سے (مطمئن) خوش بہشت بریں میں ہونگے وہاں کوئی (لغو بات نہ سنیں گے)

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَنَمَارِقُ

اُس میں چشمے جاری ہونگے اُس میں اُونچے اُونچے تخت (بچھے) اور آبخورے رکھے اور گاؤ تکیے

مَصْفُوفَةٌ ۝ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ

ایک قطار میں لگے ہونگے اور عمدہ چاندنیاں تنی ہونگی تو کیا لوگ اُونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے (عجیب)

خُلِقَتْ ۝ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَإِلَى

پیدا کیئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا اُونچا بنایا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ کیسے کھڑے کیے گئے ہیں اور

الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝ إِلَّا

زمین کی طرف کہ کیسی بچھائی گئی ہے ف تو (اے پیغمبر تم لوگوں کو) سمجھاؤ (اور) تم تو (خالی) سمجھانے والے ہو (ورنہ) تم اُن پر کچھ داروغہ (کی طرح)

مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝ فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ۝

جو روگردانی اور انکار کرے تو خدا اُس کو (آخرت میں) بڑا عذاب دے گا بے شک اُن (سب) کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر اُن سے حساب لینا ہمارا کام ہے

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ هِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً

سورۂ فجر مکے میں اُتری اور (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اس کی تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ۝ هَلْ

صبح کی قسم اور دس راتوں کی (قسم) ف اور جفت اور طاق کی (قسم) اور رات کی (قسم) جب گزرنے لگے

فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۝ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ إِرَمَ ذَاتِ

عقلمندوں کے نزدیک تو ان چیزوں میں بڑی بھاری قسمیں ہیں ف (کہ) ضرور حساب اعمال ہوگا اے پیغمبر کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد ارم ستونوں والوں کے ساتھ کیا کیا

الْعِمَادِ ۝ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ

ایسے بڑے قد آور تھے کہ (قوت جسمانی کے اعتبار سے) دنیا کے شہروں میں کوئی (مخلوق بھی) اُن جیسی پیدا نہیں کی گئی ف اور (نیز قوم) ثمود کے ساتھ جنہوں نے پتھروں کو تراشا تھا

بِالْوَادِ ۝ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ۝ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ فَأَكْثَرُوا

اور (نیز) فرعون کے ساتھ کیسا سلوک کیا جو میخیں گاڑتا تھا ف یہ لوگ تھے جنہوں نے شہروں میں بڑا سر اٹھا رکھا تھا اور اُن میں بہت

فِيهَا الْفَسَادَ ۝ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝

فساد پھیلا رکھا تھا تو (اے پیغمبر) تمہارے پروردگار نے اُن (سب) پر عذاب کا کوڑا پھٹکارا بے شک تمہارا پروردگار نافرمانوں کی تاک میں لگا رہتا ہے

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي

لیکن انسان (کا حال یہ ہے) کہ جب اُس کا پروردگار (اس طرح پر) اُس (کے ایمان) کو آزماتا ہے کہ اُس کو عزت و نعمت بخشتا ہے تو وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھے عزت دی

وقف لازم

ع ۶ - النصف ۱۴



أَكْرَمَنِ ۝ وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ ۥ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ۝

میری تعظیم و اکرام کرتا ہے اور جب وہ اُس دُوسرے (انسان) کو (اس طرح پر) آزماتا ہے کہ اس کی روزی اُس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ تنگ دل ہو کر کہتا ہے کہ میرا (پروردگار) مجھے ذلیل کرتا ہے

كَلَّا ۖ بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ وَ

(اے لوگو) یہ خیال غلط ہے بلکہ تم (خود ایسے بخیل ہو کہ) یتیم کی خاطرداری نہیں کرتے ف اور ایک دوسرے کو محتاج کے کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے اور

تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ كَلَّا إِذَا

(مال کے ایسے حریص ہو کہ) مُردوں کا ترکہ سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو اور تم کو عبرت نہیں ہوتی اور مال کو بہت ہی عزیز رکھتے ہو مگر جس دن

دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ وَجِيءَ

زمین مارے دھکوں کے ٹکڑا چورا ہو جائے گی اور (اے پیغمبر) تمہارا پروردگار رونق افروز ہوگا اور فرشتے صف بستہ (اس کے جلوس میں ہوں گے) اور

يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ۝

اس دن جہنم (سب کے روبرو) لا حاضر کی جائے گی اُس دن انسان چیتے گا مگر (اس وقت) اُس کے چیتنے سے کیا فائدہ

يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ۝ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ ۥ أَحَدٌ ۝

(یعنی انسان) کہے گا کاش میں اپنی (اس آخرت کی) زندگی کے لئے پہلے سے (اعمالِ نیک کا) کچھ (زاد) بنا رکھتا تو اس دن (خدا گنہگاروں کو)

وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ ۥ أَحَدٌ ۝ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِي

اور (ان کو) اس طرح جکڑے گا کہ ویسا کسی نے نہ جکڑا ہوگا (اور جس روح کو خدا کی طرف اطمینان و تسلی ہے اس سے کہا جائے گا کہ) اے روح مطمئن

إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝

اپنے پروردگار کی طرف چل تو اس سے راضی (اور) وہ تجھ سے راضی پھر (خدا اس کو حکم دے گا کہ) ہمارے (خاص) بندوں میں مل جا اور ہماری بہشت میں (داخل ہو)

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ بلد مکے میں اُتری اور اس کی بیس آیتیں ہیں — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)

لَا أُقْسِمُ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنتَ حِلٌّ بِهَٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۝

(اے پیغمبر) ہم اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتے ہیں اور (اس شہر کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ) تم اس شہر میں ٹھیرے ہوئے ہو ف اور (نیز) باپ اور اُس کی اولاد

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝

کہ ہم نے آدمی کو (ایسا مخلوق) بنایا ہے کہ ساری عمر مصیبت میں رہے تو اس کو غرور کیا کرنا چاہئے کیا وہ اس خیال میں ہے کہ اُس پر کسی کا بس

يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ ۥ أَحَدٌ ۝ أَلَمْ نَجْعَل

(نہیں چلے گا) (شیخی میں آکر) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑا دیا کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو (فضول دولت اڑاتے ہوئے) کسی نے نہیں دیکھا کیا ہم نے

لَّهُ ۥ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ فَلَا اقْتَحَمَ

اس کو (ایک چھوڑ دو) دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے بے شک دیئے ف اور اس کو (نیکی اور بدی کے) دونوں رستے (بھی) بتا دیئے

ف مطلب یہ ہے کہ تمہاری طبیعتیں حریص اور طامع واقع ہوئی ہیں کہ روزی کی کشادگی اور تنگی کو عزت اور ذلت کا مدار سمجھتے ہو اور ایسے بخیل ہو کہ یتیم اور مسکین تک کی پروا نہیں کرتے ۱۲ ف ترجمے کے وقت ہمارا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ عربی کا دُکّ وہی ہمارے ہاں کا دھکا ہو تو عجب نہیں اب رہی یہ بات کہ قیامت میں زمین کو کیسے دھکے پہنچیں گے سو یہ دھکے پہاڑ مل کے آپس میں ٹکرانے کے ہوں گے یا زمین دوسرے اجرام فلکی کے ساتھ ٹکرائے گی جیسا کہ ہم نے کسی فائدے میں لکھا ہو ۱۲ ف شہر مکہ یوں بھی خانۂ خدا ہونے کی وجہ سے متبرک رہا ہی پیغمبر صاحب کے پیدا ہونے اور قیام فرمانے سے اور زیادہ متبرک ہو گیا اس سے خدا نے اس کی یعنی پیغمبر صاحب کے وطن اور مقام کی قسم کھائی ۱۲ ف زبان کے ساتھ ہونٹوں کا ذکر خاص کر اس وجہ سے ہے کہ اگر ہونٹ نہ ہوں تو زبان اپنا کام نہ دے سکے ۱۲

وقف لازم

منزل ۷ — ربع ع ۱۴



الْعَقَبَةَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ

گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا فل اور (اے پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ گھاٹی (سے ہماری) کیا (مراد) ہے (گھاٹی سے مراد ہے کسی کی) گردن کا (غلامی یا قرض کے پھندے

ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ

بھوک کے دن یتیم (کو خاص کر جب وہ اپنا) رشتہ دار (بھی ہو) یا محتاج خاک نشین کو (کھانا) کھلانا (تو جو نا حق کی شیخی مارتا ہے چاہیے تھا کہ اس گھاٹی

كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝

اُن لوگوں (کے زمرے) میں ہوتا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو صبر کی ہدایت کرتے رہے اور (نیز) ایک دوسرے کو خلق (خدا پر) رحم کرنے کی ہدایت کرتے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ

یہی لوگ (آخرۃ میں) مبارک (خوش نصیب) ہوں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا وہی منحوس (بد نصیب) ہوں گے فل

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ۝

کہ اُن کو دوزخ کی آگ میں ڈال کر (سب طرف سے) گھیر دیے جائیں گے

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ شمس مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | پندرہ ۱۵ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ۝

آفتاب کی اور اُس کی دھوپ کی قسم اور (آفتاب کے غروب ہو چکنے کے) پیچھے جب چاند نکلتا ہے اُس کی قسم اور دن کی (قسم) جب وہ آفتاب کو نمایاں کرے

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ۝ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ۝

اور رات کی (قسم) جب وہ آفتاب کو چھپا لے اور آسمان کی اور (اُس ذات کی) قسم جس نے اُس کو بنایا ہے اور زمین کی اور (اُس ذات کی قسم) جس نے

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ۝ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ۝

اور انسان کی اور (اُس ذات کی) قسم جس نے اُس کو (ایسا) درست بنایا پھر اُس کی بدکاری اور پرہیزگاری (دونوں باتیں) اُس کو سمجھا دیں فلہ (ضرور

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۝ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ۝

اور جس نے اُس کو دبا دیا (وہ) ضرور گھاٹے میں رہا فک (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (اپنے پیغمبر صالح کو) جھٹلایا جب کہ اُن میں کا بڑا بدبخت اُٹھ کھڑا ہوا

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۝ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا

اُس پر پیغمبر خدا (صالح) نے اُن سے کہا کہ (دیکھو) خدا کی اُونٹنی (کو ہاتھ نہ لگانا) اور (نہ) اُس کا پانی (بند کرنا) اس پر بھی اُن لوگوں نے صالح کو جھٹلایا اور اُونٹنی کو مار ڈالا

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۝

تو اُن کے پروردگار نے اُن کے گناہ کے بدلے اُن پر ہلاکت نازل کی اور سب (کو) برابر کر دیا اور اُس نے اُن کے (اس) انجام کی (ذرا بھی تو) پروا نہ کی

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | إِحْدَىٰ وَعِشْرُونَ آيَةً

سورۂ لیل مکے میں اُتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اکیس آیتیں ہیں

فل گھاٹی راہ دشوار گزار کو کہتے ہیں اور چونکہ دین کے اعتبار سے کسی کی گردن کا چھڑا دینا یا یتیم یا محتاج کو کھانا کھلانا مشکل مرحلے ہیں اس لیے ان اعمال کو گھاٹی فرمایا ۱۲ فلہ اصحاب المیمنہ اور اصحاب الیمین اور اصحاب المشئمہ اور اصحاب الشمال یہ دو دو لفظ ہم معنی ہیں اور قرآن میں کئی جگہ آئے ہیں چنانچہ پارہ قال فما خطبکم کی سورۂ واقعہ میں ان کی زیادہ صراحت ہے جو ترجمہ ہم نے وہاں کیا ہے یہاں بھی ہو سکتا ہے فلہ یعنی انسان نیکی بدی نہ جانے تو نہ سہی ورنہ خدا نے اُس کا دل ہی اس طرح کا منصف بنا دیا ہے کہ وہ از خود نیکی اور بدی میں فرق کرتا ہے ۱۲ فک دبا دینے سے مراد یہ کہ اُس کے عیوب کی اصلاح کی نہیں بلکہ اُس کی گندگی پر خاک ڈال دی تاکہ کسی کی سمجھ ظاہر نہ ہو ۱۲ فہ خدا نے معجزے کے طور پر ایک اُونٹنی پہاڑ میں سے نکال دی تھی اور لوگوں کو کہہ دیا تھا کہ اس کا ادب کریں کسی طرح کی اُس کو ایذا نہ دیں اور اُس کے چرنے اور پانی پینے میں کسی طرح مزاحم نہ ہوں مگر اُن میں سے ایک شخص نے جس کا نام قدار تھا اُس اُونٹنی کو مار دیا ایک اُونٹنی کے بدلے قوم کی قوم عذاب میں پکڑی گئی ۱۲



وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝

رات کی قسم جب (دن کو) چھپا لے اور دن کی قسم جب چمک اٹھے اور اُس (ذات) کی قسم جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝

کہ بے شک تم لوگوں کی کوشش البتہ مختلف (طور کی) ہے تو جس نے (راہِ خدا میں) دیا اور پرہیزگاری کا شیوہ اختیار کیا اور اچھی بات (یعنی دین اسلام) کو سچ

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝

تو ہم آسانی کی جگہ (یعنی بہشت میں) اُس کے پہنچنے کا رستہ آسان کر دیں گے۔ اور جس نے (راہِ خدا میں دینے سے) مضایقہ کیا اور (آخرت کی) پرواہ نہ کی اور

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِىْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝

تو ہم مشکل کی جگہ (یعنی دوزخ میں) پہنچنے کا رستہ اُس کے لیے آسان کر دیں گے **ف۱** اور جب جہنم میں گرے گا تو اُس کا مال اُس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا ہمارا کام تو

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ لَا يَصْلٰىهَآ

اور آخرت اور دُنیا (دونوں) ہمارے ہی اختیار میں ہیں **ف۲** تو (لوگو!) ہم نے تم کو (دوزخ کی) بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا دیا ہے کہ اُس میں

اِلَّا الْاَشْقَى ۝ الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِىْ

وہی بدبخت داخل ہوگا جو دنیا میں حق کو جھٹلاتا اور (اُس سے) رُوگردانی کرتا رہا اور جو بڑا پرہیزگار ہے وہ اُس (آگ) سے دُور ہی رکھا جائے گا

يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ

ایسا (دل کا سخی ہے) کہ اپنا مال (راہِ خدا میں) دیتا ہے تاکہ (اُس کا نفس بخل کے عیب سے) پاک ہو اور کسی کا اُس پر کوئی احسان نہیں کہ (اِس دینے سے) اُس کو

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

اپنے پروردگار عالی شان کی رضا جوئی منظور ہے اور بس اور خدا اُس سے ضرور راضی بھی ہو گا

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ الضحٰی مکے میں اتری اور اِس کی	(شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے)	گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ

(اے پیغمبر!) ہم کو چاشت (کے وقت) کی قسم اور رات کی قسم جب (سب چیزوں کو) ڈھانپ لے کہ تمہارے پروردگار نے تم سے دست بردار ہوا اور نہ (کسی طرح

خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝

تمہارے لیے (اِس) دُنیا سے کہیں بہتر ہے اور تمہارا پروردگار آگے چل کر تم کو اتنا کچھ دے گا کہ تم (بھی) خوش ہو جاؤ گے

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ

کیا تم کو اُس نے یتیم نہیں پایا (یعنی پایا) پھر جگہ دی **ف۵** اور تم کو دیکھا کہ (راہِ حق کی تلاش میں) بھٹکے (پھر رہے) ہو تو تم کو دین اسلام کا

عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا

مفلس پایا تو اُس نے غنی کر دیا **ف۶** تو (ان نعمتوں کے شکر یے میں) یتیم پر (کسی طرح کا) ظلم نہ کرنا اور نہ سائل کو

ف۱ مطلب یہ ہے کہ نیک اور بد اپنی اپنی جگہ عمل تو دونوں کرتے ہیں نیک کا انجام ہے جنت اور بد کا دوزخ جس کی تقدیر میں جنت ہے وہ آسانی کے ساتھ نیک عمل کرتا رہتا ہے اور جس کی تقدیر میں دوزخ ہے وہ آسانی کے ساتھ بُرے عمل کرتا رہتا ہے اور اسی طرح دیکھا بھی جاتا ہے کہ نیک لوگوں کو بُرے اعمال کا ارتکاب ایک مصیبت گزرتا ہے اور نیک اعمال بڑی خوش دلی سے کرتے ہیں۔ اور بُرے لوگ اِس کے برعکس غرض جنتی اور دوزخی کی ظاہری علامت بھلے بُرے عمل ہیں ۱۲

ف۲ تو جو آدمی دنیا کا خواہاں ہوگا اُس کو دُنیا دیں گے اور جو آخرت کا خواہاں ہوگا اُس کو آخرت دیں گے اور جو دونوں کا خواہاں ہوگا اُس کو دونوں دیں گے ۱۲

ف۳ وحی کے آنے میں چند روز کی دیر ہوگئی تھی کافروں نے چھیڑنا شروع کیا کہ محمد کو اُس کے خدا نے چھوڑ دیا ایک عورت نے بھی چھیڑ خانی کی جواب ہے ۱۲ **ف۴** یعنی پہلے دادا عبدالمطلب اور پھر چچا ابوطالب کے کنارِ عاطفت میں اور یہ اِس طرح ہوا کہ پیغمبر صاحب ابھی بطنِ مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد عبداللہ کا انتقال ہوگیا تو آپ کے دادا نے پرورش کیا بعد دادا کے مرنے کے پیچھے چچا نے ۱۲

ف۵ ولادت سے پہلے والد کے انتقال کر جانے سے پیغمبر صاحب یتیم رہ گئے دادا اور چچا نے پرورش کیا تو وہ بھی اُن کا احسان تھا پیغمبر صاحب کی تونگری جس کی منت خدا اُن پر رکھتا ہے اِس طرح پر شروع ہوئی کہ خدیجۃ الکبریٰ بڑی مال دار بی بی تھیں بیوہ اور ملکِ شام میں اُن کی تجارت ہوا کرتی تھی شدہ شدہ پیغمبر صاحب کی راستی اور دیانت داری کا شہرہ سُنا اور اُن کو سرِ قافلہ بنا کر شام کو بھیجا تجارت میں خدا نے برکت دی اور خدیجۃ الکبریٰ نے پیغمبر صاحب سے نکاح کر لیا اور پیغمبر صاحب کی پہلی سی بے سرو سامانی دُور ہوگئی یہی اُن کی تونگری تھی ۱۲

تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

جھڑکنا اور (لوگوں سے) اپنے پروردگار کے احسانات کا تذکرہ کرتے رہنا (کہ یہ بھی شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے)

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ انشراح مکے میں اتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْۤ اَنْقَضَ

(اے پیغمبر) کیا ہم نے تمہارا حوصلہ فراخ نہیں کیا (یعنی کیا) ف۱ اور (اس کے علاوہ) بوجھ جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی تم پر سے اتار دیا

ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ

اور تمہارے ذکر (خیر) کا آوازہ بلند کیا — سو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے — بے شک

الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

مشکل کے ساتھ آسانی ہے تو اب کہ تم (ان ترددات سے) کسی قدر فارغ ہوئے تو (عبادت کی) ریاضت کرو اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — وَهِيَ ثَمَانُ اٰيَاتٍ

سورۂ تین مکے میں اتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝

انجیر (میوے) اور زیتون (درخت) اور کوہ سینین (پہاڑ) اور اس شہر (مکہ) کی قسم جس میں (ہر طرح کا) امن ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

کہ ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت کا پیدا کیا پھر ہم اس کو (بوڑھا کر کے) کمتر سے کمتر مخلوق کے درجے میں لوٹا لائے

سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ

مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام (بھی) کیے (ان کو منزل پیری سے تنگ دل نہ ہونا چاہیے کیونکہ) ان کے لیے (آخرت میں) اجر ہے

مَمْنُوْنٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝

بے انتہا۔ تو (اے پیغمبر اب) کون ہے جو ان سب باتوں کے معلوم کیے پیچھے (روز) جزا کے بارے میں تم کو جھوٹا سمجھے کیا خدا سب حاکموں سے بڑا حاکم (نہیں ہے)

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ علق مکے میں اتری اور اس کی | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | انیس ۱۹ آیتیں ہیں

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ

(اے پیغمبر قرآن جو وقتاً فوقتاً تم پر نازل ہوگا اس کو) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھا کرو جس نے (مخلوقات کو) پیدا کیا (جس نے) آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے بنایا

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

(قرآن) پڑھا کرو اور خدا پر بھروسا رکھو کہ تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے (آدمی کو) قلم کے ذریعے سے علم سکھایا (اسی نے وحی کے ذریعے سے بھی) انسان کو

ف۱ حوصلہ فراخ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ تبلیغ رسالت کوئی آسان کام نہ تھا پیغمبر صاحب نے اپنا کام ایسے لوگوں میں شروع کیا جو اس زمانے میں بڑے جاہل اور اکھڑ اور درشت خو اور جنگجو اور تہذیب و شائستگی کے اعتبار سے بڑی پست حالت میں تھے ایسے لوگوں کو راہ پر لانا گویا پہاڑ سے جوئے شیر کا لانا تھا جس نے اسلام کی ابتدائی تاریخ پڑھی ہو وہی ان مشکلات کا کسی قدر اندازہ کر سکتا ہے جو پیغمبر صاحب کو اسلام کے رواج دینے میں پیش آئیں دھمکیاں الگ دی جاتی تھیں اور لالچ الگ دکھائے جاتے تھے جان سے مار ڈالنے تک کی تدبیریں کی جاتی تھیں پیغمبر صاحب ہی کا حوصلہ تھا کہ اپنے ارادے پر ثابت قدم رہے اور اپنی زندگی میں تمام جزیرۂ عرب کو مسلمان کر لیا۔ اس سورت میں ان ہی باتوں کی طرف اشارہ ہے ۱۲ منزل

ف۲ مطلب یہ ہے کہ آدمی کی بناوٹ تمام مخلوقات کی بناوٹ سے عمدہ اور خوش نما ہے لیکن بوڑھا ہو کر اس کی تمام خوبی رفت و گزشت ہو جاتی ہے تو یہ تغیر جو انسان کی حالت میں واقع ہوتا ہے خدا کے حکم سے ہوتا ہے اور جو خدا اس تغیر کے کرنے پر قادر ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ قیامت میں انسان کو دوبارہ جلا کر اس کے اعمال کا بدلہ دے اور انسان کو اس میں انکار کی کچھ گنجائش نہیں ضعف اور پیری کا تغیر اگرچہ نیک و بد سب کو پیش آتا ہے پھر بھی نیک بندوں کے لیے یہ تسلی ہے کہ آخرت میں ان کو عمل نیک کا اجر ملے گا منکر خدا اس تسلی سے بھی محروم ہے خسر الدنیا والآخرۃ اور حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص یہ سورت پڑھے آخر میں یہ بھی پڑھے بلٰی وانا علٰی ذٰلک من الشاھدین یعنی بے شک (وہ ضرور) احکم الحاکمین ہے اور میں اس بات کا گواہ ہوں ۱۲

ف۳ شروع سورت سے یہاں تک کی پانچ آیتیں سب سے پہلی وحی ہے جو پیغمبر صاحب پر غار حرا میں نازل ہوئی جہاں پیغمبر صاحب نبوت سے پہلے الگ بیٹھ کر عبادت الٰہی کیا کرتے تھے آخری آیت میں خدائے تعالیٰ نے تعلیم کے دو ذریعے فرمائے ہیں ایک تعلیم کتابی جو قلم کے ذریعے سے ہوتی ہے دوسری تعلیم لدنی جسے وحی کہتے ہیں اور وہ ہمیشہ پیغمبر پر نازل ہوتی ہے اور انبیاء پیغمبر کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کو معلوم ہوتی ہے تو مطلب یہ ہے کہ قرآن کا پیغمبر پر نازل ہونا تعلیم کتابی نہیں ہے بلکہ تعلیم لدنی ہے ۱۲



كَلَّآ إِنَّ ٱلْإِنسَٰنَ لَيَطْغَىٰٓ ۝ أَن رَّءَاهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ ۝ إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ

مگر انسان (کا حال یہ ہے کہ وہ) اپنے تئیں بے نیاز دیکھ کر (شکر کرنے کے بجائے) سرکشی کرتا ہے ف۱ (ای پیغمبر) بے شک (ان سب کو) تمہارے پروردگار کی

ٱلرُّجْعَىٰٓ ۝ أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يَنْهَىٰ ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ۝ أَرَءَيْتَ إِن

طرف لوٹ کر جانا ہے (ای پیغمبر) تم نے اس شخص کے حال پر (بھی) نظر کی کہ جب (ہمارا ایک) بندہ نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اسے منع کرتا ہے بھلا دیکھو تو اگر

كَانَ عَلَى ٱلْهُدَىٰٓ ۝ أَوْ أَمَرَ بِٱلتَّقْوَىٰٓ ۝ أَرَءَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰٓ ۝

یہ شخص (خود) راہ راست پر ہو یا (لوگوں کو) پرہیزگاری سکھاتا ہو (جیسا کہ وہ سمجھتا ہے) بھلا دیکھو تو (سہی) اگر یہ شخص کلام الٰہی کو جھٹلاتا اور (دین حق سے) منہ موڑتا

أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ ٱللَّهَ يَرَىٰ ۝ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًۢا بِٱلنَّاصِيَةِ ۝ نَاصِيَةٍ

(بہر حال) کیا اس کو (اس) بات کی خبر نہیں کہ (دونوں صورتوں میں) خدا (اس کے حال کو) دیکھ رہا ہے دیکھو اگر وہ (اپنی حرکت سے) باز نہیں

كَٰذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُۥ ۝ سَنَدْعُ ٱلزَّبَانِيَةَ ۝ كَلَّا لَا

اس جھوٹے خطاکار کے پٹھے پکڑ کر گھسیٹیں گے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے ہمنشینوں کو بلا لے ہم بھی اپنے موکلان دوزخ کو بلا لیں گے دیکھو

تُطِعْهُ وَٱسْجُدْ وَٱقْتَرِب ۝

اس کا کہنا نہ ماننا اور (بے تامل خدا کی جناب میں) سجدے کرنا (یعنی نماز پڑھنا) اور قرب (خدا) حاصل کرنا ف۲

سُورَةُ ٱلْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ	وَهِيَ خَمْسُ ءَايَٰتٍ
سورۂ قدر مکے میں اتری	(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا ف۳ اور (ای پیغمبر) تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا چیز ہے؟ شب

ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم

قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لیے اپنے پروردگار کے حکم سے

مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝

اترتے ہیں یہ (رات) طلوع صبح تک (امان اور) سلامتی ہے ف۴

سُورَةُ ٱلْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ	وَهِيَ ثَمَانِ ءَايَٰتٍ
سورۂ بینہ مدینے میں اتری	(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان (ہے)	اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

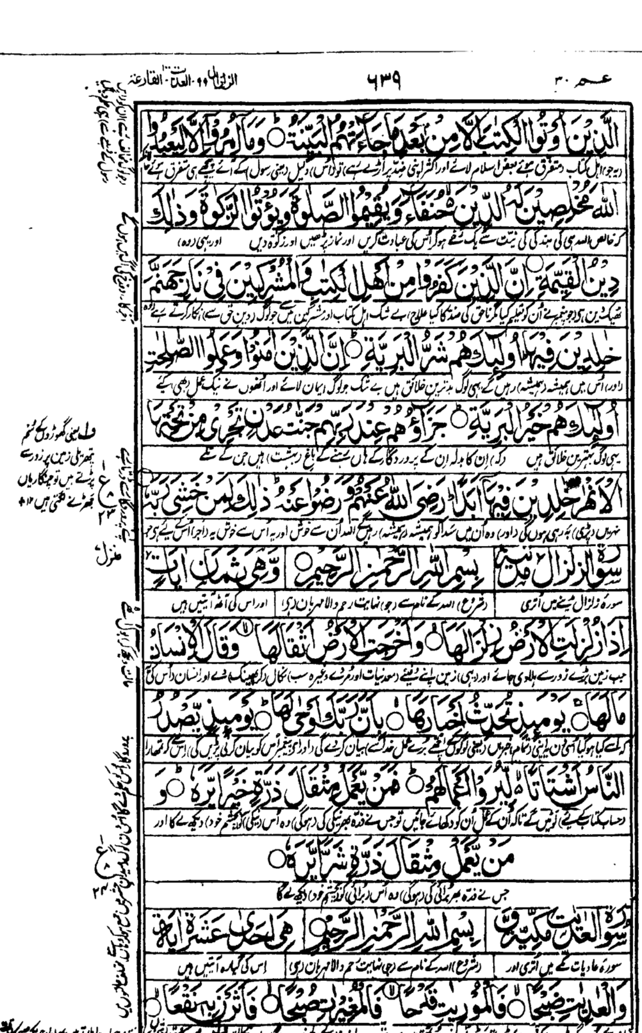
لَمْ يَكُنِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنْ أَهْلِ ٱلْكِتَٰبِ وَٱلْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ

جو لوگ کافر ہیں (یعنی) اہل کتاب اور مشرک وہ (کفر سے) باز رہنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کوئی

ٱلْبَيِّنَةُ ۝ رَسُولٌ مِّنَ ٱللَّهِ يَتْلُوا۟ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ

کھلی دلیل نہ آتی ف۵ (یعنی) خدا کے پیغمبر جو پاک اوراق پڑھتے ہیں جن میں (مستحکم) آیتیں لکھی ہوئی ہیں

ف۱ مطلب یہ ہے کہ وحی کے ذریعے سے خدا جو اپنا منشا بنی آدم پر ظاہر کرتا ہے تو اگرچہ وحی صرف پیغمبر پر نازل ہوتی ہے لیکن وحی تمام بنی آدم کے حق میں ایک نعمت عام ہے کہ خدا کا شکر گزار ہونا چاہیئے لیکن شکر گزاری کی جگہ بہت سے آدمی نافرمانیاں کرتے ہیں اس آیت میں وہی لوگ مراد ہیں ۱۲ ف۲ أرأيت الذي سے لے کر آخر سورت تک ابو جہل کی طرف اشارہ ہے کہ وہ تھا تو پیغمبر صاحب کے رشتے کا چچا لیکن آپ کو نماز پڑھنے سے مانع ہوتا اور دھمکایا کرتا تھا کہ اگر اس نئے طریقے پر عبادت کرو گے تو میں اپنے ساتھیوں کو چڑھا لاؤں گا انجام یہ ہوا کہ وہ بدر کی لڑائی میں مارا گیا اور اس کی لاش گھسیٹ کر دوسرے مقتولوں کے ساتھ ایک گڑھے میں ڈال دی گئی اور اس کے حق میں قرآن کی پیشین گوئی پوری ہوئی ۱۲ ف۳ اس کے دو محل ہو سکتے ہیں ایک تو جو ہم نے ترجمے میں اختیار کیا ہے دوسرے یہ کہ اس رات کو قرآن جملۃً واحدۃً لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا پھر وہاں سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا ۱۲ ف۴ شب قدر کے متعلق پارہ (۲۵) سورۂ دخان میں ہم فائدہ لکھ چکے ہیں وہاں دیکھنا چاہیئے ۱۲ ف۵ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر آخر الزماں کے بھیجنے کی ضرورت یوں واقع ہوئی کہ اہل کتاب اور مشرکین کو قرآن کی تعلیموں پر آگاہ کرنا تھا کیونکہ وہ بے رسول کے کہے اور کسی تدبیر سے راہ راست پر نہیں آ سکتے تھے ۱۲



الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا

(یہ جو) اہل کتاب (متفرق ہوئے تو بعض اسلام لائے اور اکثر اپنی ضد پر اڑے رہے) تو (اُس) دلیل (یعنی رسول) کے آنے کے پیچھے ہی متفرق ہوئے ہیں

اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

کہ خالص اللہ ہی کی بندگی کی نیت سے یک سُو ہو کر اُس کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی (وہ)

دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

ٹھیک دین ہے (جو پیغمبر نے اُن کو تعلیم کیا مگر ناحق کی ضد کا کیا علاج) بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ (دین حق سے) انکار کرتے ہے (وہ)

خٰلِدِينَ فِيهَا أُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

(اور) اُس میں ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے یہی لوگ بدترین خلائق ہیں بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل (بھی) کیے

أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

یہی لوگ بہترین خلائق ہیں (ع) اُن کا بدلہ اُن کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ (بہشت) ہیں جن کے تلے

الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ

نہریں (بہ رہی) ہیں (اور) وہ اُن میں سدا (اور) ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے اللہ اُن سے خوش اور یہ اس سے خوش یہ (اجر) اُس کے لیے ہے جو

سُورَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ۹۹ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۂ زلزال مدینے میں اتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اور اس کی آٹھ آیتیں ہیں

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْإِنْسَانُ

جب زمین بڑے زور سے ہلا دی جائے اور (بھی) زمین اپنے (اندر کے) بوجھ (معدنیات اور مردے وغیرہ سب) نکال (کر باہر پھینک) دے اور انسان (اس کی حالت دیکھ کر)

مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۝ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ

کہنے لگے کہ اس کو کیا ہوا ہے اس دن وہ اپنے حالات بیان کر دے گی (یعنی لوگوں کے اچھے برے عمل ظاہر کر دے گی) کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو حکم بھیجا ہوگا اس دن لوگ

النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَ

(حساب کتاب کے لیے) گروہ گروہ ہو کر آئیں گے تاکہ اُن کو اُن کے عمل دکھائے جائیں تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی (ہوگی) وہ اُس (نیکی) کو (بچشم خود) دیکھ لے گا اور

مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

جس نے ذرہ بھر برائی کی (ہوگی) وہ اُس (برائی) کو (بچشم خود) دیکھ لے گا

ع ۲۴

سُورَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۱۰۰ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ إِحْدٰى عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ عادیات مکے میں اتری اور | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اس کی گیارہ آیتیں ہیں

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُورِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرٰتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝

(ان سرپٹ دوڑنے والے) گھوڑوں کی قسم جو ہانپ اٹھتے ہیں پھر (پتھروں پر نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں

ف ۱ یعنی گھوڑوں کے سُم پتھریلی زمین پر زور سے پڑتے ہیں تو چنگاریاں جھڑنے لگتی ہیں ۱۲

ف ۲ چھاپہ مارتے ہیں ... ہوتا ہے تاہم وہ اُس وقت اپنی دوڑ دھوپ سے غبار بلند کرتے ہیں۔

منزل ۷

نصف



فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ ۝ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝

پھر اُسی وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں (غرض) آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ اس سے (بھی) واقف ہے

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي

اور وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے تو کیا اس کو (اتنی بات) معلوم نہیں کہ وہ لوگ جو قبروں میں (مدفون) ہیں جب (جلا کر) اٹھائے جائیں گے اور

الصُّدُورِ ۝ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ ۝

لوگوں کے دلوں میں جو باتیں (مخفی) ہیں وہ (سب) ظاہر کر دی جائیں گی اس دن ان کا پروردگار ان کے حال سے خوب واقف ہوگا

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ · بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ · هِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ قارعہ مکے میں نازل ہوئی اور · (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) · اس کی گیارہ آیتیں ہیں

الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝

کھڑکھڑانے والی (کیا ہے) کھڑکھڑانے والی (حادثہ) اور تم کیا جانو کہ کھڑکھڑانے والی (حادثہ) کیا ہے (وہ قیامت ہے) جس دن لوگ ایسے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے پتنگے

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝

اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگ برنگ کی اون تو جس کے (اعمال نیک) کے وزن بھاری نکلیں گے وہ دل پسند عیش میں ہوگا

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝

اور جس کے (اعمال نیک) کے وزن ہلکے نکلیں گے اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے اور تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے (وہ) دہکتی ہوئی آگ ہے

سُورَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ · بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ · هِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکے میں نازل ہوئی اور · (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) · اس کی آٹھ آیتیں ہیں

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

(لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا پھر دیکھو تمہیں عنقریب

تَعْلَمُونَ ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

معلوم ہو جائے گا دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے) تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین

الْيَقِينِ ۝ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

الیقین (آ جائے گا) پھر اس روز تم سے (شکرِ) نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ · بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ · وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورۂ عصر مکے میں نازل ہوئی · (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) · اور اس کی تین آیتیں ہیں

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے

کاموں کے نتیجے کا وقت ہوتا ہے اور بعض کے لیے ہوا خوری اور تفریح کا ۔ نماز عصر کی بڑی فضیلت ہے اور بڑی تاکید ہے اور فرشتے جو دنیا کے انتظام اور اس کی حفاظت کے لیے مقرر ہیں رات دن میں دو بار ان کی بدلی ہوا کرتی ہے ایک صبح کے وقت اور ایک عصر کے وقت اور ایک بات یہ بھی ہے کہ عصر کا وقت ایک بڑے انقلاب کی تمہید ہے جو دنیا میں ہوا کرتا ہے یعنی دن کا رخصت ہونا اور رات کا آنا



[illegible]

اور ایک دوسرے کو (دین) حق کی پیروی کی ہدایت کرتے رہے اور (تیرا) ایک دوسرے کو مصیبت میں صبر کرنے کی ہدایت کرتے رہے (وہ البتہ فائدے میں)

[illegible]

سورۂ ہمزہ مکے میں اتری — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اور اس کی نو آیتیں ہیں

[illegible]

ہر شخص جو (لوگوں کی) عیب چینی کرتا (اور ان پر) آوازے کستا ہے اس کی (ایسی بڑی) تباہی ہے کہ وہ بس خیال ہی مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا رہا

[illegible]

کہ وہ مال کی بدولت ہمیشہ زندہ رہے گا ف۱ سو یہ تو ہونا نہیں (بلکہ وہ ایک نہ ایک دن مرے گا اور کوئی دم میں) ضرور حطمہ میں پھینکا جائیگا اور (اے پیغمبر) تم کو

[illegible]

بھڑکائی ہوئی آگ جو (تلووں سے لگ کر) دلوں تک کی جا خبر لیگی (اور) وہ (ڈیک لگے کے بڑے) ستونوں

[illegible]

(کی شکل) میں دوزخیوں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوگی۔

[illegible]

سورۂ فیل مکے میں اتری — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

[illegible]

(اے پیغمبر) کیا تم نے (اس بات پر) نظر نہیں کی کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کیساتھ کیسا (برتاؤ) کیا کیا اس نے ان کے (تمام) داؤ

[illegible]

غلط نہیں کر دیے ف۲ (کر دیئے) اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان پر کنکر کی پتھریاں (اور سے) پھینکتے تھے

[illegible]

یہاں تک کہ ان کو کھائی ہوئی بھوسی کی طرح (تباہ) کر دیا ف

[illegible]

سورۂ قریش مکے میں اتری — (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) — اور اس کی چار آیتیں ہیں

[illegible]

چونکہ (خدا نے) قریش کو جاڑے اور گرمی کے سفروں کی عادت لگا دی ہے کو ان کو جانے کی عادت کے لگا دینے کی وجہ سے

[illegible]

اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں (بے جوڑے ہوئے) کھانے کو دیا اور (ادنیٰ کھسوٹ کے) خوف سے ان کو امن میں

یہ نعمتیں قریش کو جتا کر سمجھایا کہ ان نعمتوں کا شکر یہ چاہتا ہے کہ جس گھر کے طفیل میں تم کو یہ نعمتیں حاصل ہیں اس گھر کے مالک یعنی خدا کا احسان مانو، ورنہ کب، و بت پرستی چھوڑ کر خالص اُسی کی عبادت کرو ۱۲ شہ ویگ بچانے معروف آگ کی بڑی اونچی لڑکو کہتے ہیں ۔۔ سہ جو کہ چنے جب تک کھیت میں ہیں اور پکے ورکاتے ملیں کھسو یہ بولے جاتے ہیں، و ربا کبھی ایک کھیت میں بیل وغیرہ اُس پڑ نے ہیں کو کچھ کھاگے اور کچھ پامال کر دیتے ہیں ۱۲

ف۱ یعنی جب جب بیمار پڑے گا دوا اور پرہیز کر کے موت سے بچ جائیگا ف۲ لفظ حطمہ نکلا ہے حطم سے جس کے معنے توڑنے کے ہیں سو دوزخ بھی دوزخیوں کو جلا کر بھسم اور توڑ پھاڑ کر چکنا چور کر دیگی اس واسطے اس کا ایک نام حطمہ ہوا ۱۲

ف۳ یمن کا ایک بادشاہ تھا ابرہہ وہ خانہ کعبہ کی طرف خلقت کا رجوع دیکھ کر حسد کرتا تھا یہانتک کہ خانہ کعبہ کے گرا دینے کے ارادے سے لشکر چڑھا لایا اور اس کے ساتھ بہت سے ہاتھی تھے حرم کی حد میں آیا تو خدا نے پرندے ساتھ کیے ان پرندوں کی چونچ میں اور پنجوں میں عذاب کی کنکریاں تھیں جس پر ایک کنکری لگتی وہیں رہ جاتا۔ یہانتک کہ اسی طرح اس کا سارا لشکر تباہ ہو گیا اور خدا نے اپنے گھر کو دشمن سے بچا لیا اور لفظ سجیل کو کہتے ہیں کہ اصل میں فارسی سنگ و گل تھا جس کو عرب والوں نے سجیل بنا لیا ہے معنی یہ ہیں کہ مٹی جو پتھر کی طرح سخت ہو جائے اور اسی کو ہم کنکر کہتے ہیں جو سڑکوں پر بچھایا جاتا ہے ف۴ مکے کی سرزمین میں کچھ پیداوار نہیں ہوتی اور خدا کی شان ہے کہ سب طرح کا غلہ اور میوہ دوسرے شہروں سے وہاں جاتا ہے اور ضرورت کی سب چیزیں میسر آتی ہیں قریش عرب کے ایک قبیلے کا نام ہے جن میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے یہ لوگ خانہ کعبہ کے مجاور تھے اور تمام جزیرہ عرب ان کا بڑا ادب کرتا تھا ملک میں چاروں طرف لوٹ مار رہتی مگر خانہ کعبہ کے ادب کی وجہ سے مکے میں ہر طرح کا امن رہتا اور قریش کے لوگ جاڑے میں یمن کی طرف اور گرمی میں شام کی طرف تجارت کے لیے سفر کو جاتے اور کوئی ان کا مانع و مزاحم نہ ہوتا بلکہ مجاور بیت اللہ سمجھ کر ان کی خدمتیں کرتے جیسا کہ اب بھی عرب والوں کے ساتھ کیا جاتا ہے اس سورت میں خدا نے اپنی



سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورہ ماعون مکے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی سات آیتیں ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ○ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ○ وَ

(اے پیغمبر) بھلا تم نے اُس شخص (کے حال) پر (بھی) نظر کی جو (روز) جزا کو جھوٹ سمجھتا ہے اور (اسی سبب سے) یہ شخص (ایسا سنگدل ہو گیا) ہے کہ یتیم کو دھکے دیدیتا ہے اور

لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ○ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ

مسکین (کو آپ) کھانا کھلانا تو درکنار لوگوں کو بھی اُس (کے کھلانے) کی ترغیب نہیں دیتا تو اُن منافق نمازیوں کی (بڑی) تباہی ہے جو

صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ○ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ○

اپنی نماز کی طرف سے غفلت کرتے ہیں (اور) وہ جو (کوئی نیک عمل کرتے بھی ہیں تو) ریا کرتے ہیں اور (دل کے ایسے تنگ ہیں کہ) روزمرہ کے برتنے کی م

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورہ کوثر مکے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی تین آیتیں ہیں

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

(اے پیغمبر) ہم نے تم کو (بڑی) خیر و برکت دی ہے تو (اس شکریے میں) اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور (اسی کے نام کی) قربانی کرو جو تمہارا بدخواہ ہے وہی بے نام و نشان رہے گا

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورہ کافرون مکے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی چھ آیتیں ہیں

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ وَ

(اے پیغمبر) ان کافروں سے کہو کہ اے کافرو (نہ) تو (اس وقت) میں (تمہارے) اُن (معبودوں) کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو اور جس (خدا) کی میں پرستش

لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ○ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ○ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ○

(آئندہ بھی) نہ تو میں (تمہارے) اُن (معبودوں) کی پرستش کروں گا جن کی تم پرستش کرتے ہو اور نہ تم (ہی سے توقع ہے کہ) اُس (خدا) کی پرستش کرو گے جس

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورہ نصر مدینے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی تین آیتیں ہیں

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ○ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

اے پیغمبر! جب خدا کی مدد آ پہونچی اور (مکہ) فتح (ہو گیا) اور تم نے لوگوں کو (بچشم خود) دیکھ لیا کہ دین خدا (یعنی اسلام) میں جوق جوق داخل ہو رہے ہیں

اَفْوَاجًا ○ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ○

تو اپنے پروردگار کی حمد (و ثنا) کے ساتھ (اُس کی) تسبیح (و تقدیس) میں مشغول ہو جاؤ، اور اُس سے گناہوں کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا قبول کرنے والا ہے

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورہ لہب مکے میں اتری (شروع) اللہ کے نام سے (جو نہایت رحم والا مہربان (ہے) اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

ف۱ اس سورت میں کسی منافق بخیل کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۱۲

ف۲ چونکہ پیغمبر صاحب کے کوئی بیٹا نہ تھا کافر کہتے تھے کہ یہ دین و مذہب کے سارے جھگڑے اس شخص کے جیتے جی کے ہیں پھر آگے کو اس کی نسل منقطع ہے تو یہ جھگڑے اس کے ساتھ ہو چکیں گے اس سورت میں خدا نے کافروں کا جواب دیا اور پیغمبر صاحب کی تسلی فرمائی کہ گو تمہارے بیٹا نہیں ہے مگر سارے مسلمان جو روز قیامت تک ہوں گے وہ سب تمہارے ہی فرزند ہیں بلکہ فرزندوں سے زیادہ جو اطاعت گزار ہو مطلب اصلی فرزندی ہوتا ہے وہ اُمت کے لوگوں سے باحسن وجوہ حاصل ہوتا ہے۔ بیٹا نہ ہوا نہ سہی تمہاری دینی نسل قیامت تک منقطع ہونے والی نہیں کوثر ایک نہر بہشت کا بھی نام ہے جس سے آخرت میں اُمت محمدیہ سیراب ہوگی مگر ہم نے لفظ پر نظر کر کے عام ترجمہ کر دیا ہے جو اس نہر کو بھی شامل ہے

ع ۷/۳۲ ع ۳/۳۳ منزل ۷

ف۳ کافروں نے دیکھا کہ اسلام بڑھتا ہی چلا جاتا ہے تو عاجز آ کر پیغمبر صاحب سے درخواست کی کہ آؤ ہم تم بازی باندھ لیں ایک سال ہم تمہارے خدا کی پرستش کر لیا کریں ایک سال تم ہمارے بتوں کی پرستش کر لیا کرنا اُس کے جواب میں سورت نازل ہوئی کہ ہم میں اور تم میں تو ابھی موافقت ہے اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے توحید اور شرک کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔ گویہ تمہاری درخواست محض بیہودہ درخواست ہے ۱۲

ع ۱/۳۴

ف۴ اس سورت میں خدا نے پیغمبر صاحب کو ایما فرمایا کہ مکے کا فتح ہونا لوگوں کا جوق جوق اسلام لانا اس بات کا نشان ہے کہ تم نے اپنا فرض رسالت پورا کیا تو اب آخرت کی طرف تیاری کرو ۱۲

ع ۲/۳۵



تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰى

(لوٹ گئے) ابولہب (ہی) کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (آپ ہی) ہلاک ہو گیا اس کا مال ہی اس کے کچھ کام

نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

اور (اُس کے ساتھ) اُس کی جورو (بھی) جو لگائی بجھائی کرتی پھرتی ہے کہ اُس کی گردن میں بھا مونج کی رسی ہوگی

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِىَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکے میں اُتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اور اس کی چار آیتیں ہیں

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

(اے پیغمبر یہ لوگ جو تم سے خدا کا حال پوچھتے ہیں تو تم ان سے) کہو کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اس کی برابر کا

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِىَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورہ فلق مدینہ میں اُتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت رحم والا مہربان (ہے) | اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لیے یوں) دعا مانگا کرو کہ میں تمام مخلوقات کے شر سے صبح کے مالک (یعنی خدا) کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات کے شر سے جب

اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں (یعنی جادوگرنیوں) کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے

سُوْرَةُ النَّاسِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِىَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مدینے میں اُتری | (شروع) اللہ کے نام سے (جو) نہایت مہربان مہربان (ہے) | اور اس کی چھ آیتیں ہیں

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ

(اے پیغمبر اپنی حفاظت کے لیے یوں) دُعا مانگا کرو کہ (شیطان) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا (اور خود) نظر نہیں آتا

الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(اور) جنات اور آدمی (دونوں ہی اس قسم کے) وسوسہ انداز (ہوتے ہیں) اُن کے شر سے میں لوگوں کے پروردگار لوگوں کے (حقیقی) بادشاہ لوگوں کے معبود (برحق یعنی خدا)

تمت بالخیر

دعائے ختم قرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِىْ فِىْ قَبْرِىْ ۝ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِىْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً

اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِىْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِىْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَارْزُقْنِىْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ اللَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِىْ حُجَّةً يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

سلہ بنی ہوئی بلدار ۱۲

رموز اوقاف قرآن مجید

قرآن مجید کی عبارت بات چیت کے طور پر واقع ہوئی ہے۔ بات چیت میں کہیں کم کہیں زیادہ ٹھیرنا بھی پڑتا ہے جس کے لیئے خاص علامتیں مقرر ہیں اور وہ رموز اوقاف کہلاتی ہیں ہر ایک رمز کی کیفیت ذیل کی تفصیل سے معلوم ہوگی۔

○ علامت جملہ کی تمام ہونے کی ہے کہ بات پوری ہو گئی تو اس جگہ پونہچ کر ٹھیرنا چاہیے لیکن اگر اس نقطہ پر لا بھی لکھا ہو تو اختلاف ہے بعض کہتے ہیں ٹھیرے اور بعض کہتے ہیں نہ ٹھیرے مطلب دونوں صورتوں میں سمجھا جاتا ہے۔ گفتگو میں کبھی سلسلہ سخن دراز ہو کر کسی غرض خاص کی توضیح و تاکید وغیرہ کے لیئے ایک ہی قسم کی کئی باتیں یکے بعد دیگرے کہنی ہوتی ہیں ایسی ہی دو باتوں کے بیچ میں آیۃ ہوتی ہے اور آیۃ کے اوپر لا کہ دونوں باتوں کو ملا کر کہو تو ایک بات نہیں بلکہ دو جدا ایک بات سخن جدگانہ ہوگی۔ لفظ لا کے معنے عربی میں نہیں کے ہیں جس سے مراد یہ ہے کہ یہاں ویسا ٹھہرنا نہیں ہے جیسا ○ پر بلکہ اختیاری بات ہے۔

م۔ لفظ لازم کا مختصر ہے۔ اور جہاں ایسا نشان ہو وہاں ٹھیرنا ضرور ہے ورنہ مطلب بگڑتا ہے بلکہ بعض جگہ تو خلاف مراد قائل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض جگہ کفر کا بھی خوف ہے۔

ط۔ لفظ مطلق کا مخفف ہے اور مراد یہ ہے کہ بات تو پوری ہے مگر مطلب تمام نہیں۔ قائل کو ابھی کچھ اور بھی کہنا ہے۔

ج۔ علامت جائز کی ہے یعنی ٹھیرنا بہتر اور نہ ٹھیرنا جائز ہے۔

ز۔ لفظ تجاوز سے لیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں سے گزر جانا چاہیئے

ص۔ علامت وقف مرخص کی ہے یعنی چاہیئے تو ملا کر پڑھنا پر اگر تھک کر ٹھر جائے تو رخصت ہے وقف ص میں بہ نسبت ز کے وصل کو زیادہ ترجیح ہے۔

صلے۔ الوصل اولیٰ کا خلاصہ ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

ق۔ علامت قیل علیہ الوقف کی ہے یعنی قول مرجح یہ بھی ہے کہ ٹھیر جائے پر یہاں ٹھیرنا نہ چاہیئے۔

صل۔ علامت قد یوصل کی ہے یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھرتا بھی ہے اور کبھی نہیں بھی ٹھرتا۔ یہاں ترک وصل اولی ہے۔

قف۔ صیغہ امر ہے یعنی ٹھر جا۔ لیکن اگر نہ ٹھرے تو مطلب نہیں بگڑتا۔

کذ۔ علامت کذلک کی ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں بھی سمجھو۔

س۔ علامت سکتہ کی ہے۔ یہاں تھوڑا ٹھر جائے۔ سانس نہ توڑے۔

وقفہ۔ علامت سکتہ طویلہ کی ہے۔ یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں اس سے کم ٹھرے سکتہ اور وقفہ میں فرق یہ ہے کہ سکتہ اقرب بوصل ہے اور وقفہ اقرب بوقف۔ صرف لا بغیر اس ○ علامت کے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں ٹھیرنا جائز نہیں جہاں دو علامتیں لکھی ہوں اوپر کی علامت کا اعتبار ہے۔

∴ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ اس کو اور اس کے بعد جہاں یہ نشان ہے اس کو دونوں کو ملا کر پڑھو جس جگہ نشان ∴ ہوگا اسی کے قریب یا کچھ فاصلے سے اسی طرح کا دوسرا نشان بھی ضرور ہوگا سامنے حاشیے پر جو مع ہے یہ معانقہ کا مختصر ہے اور یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں یعنی جہاں کہیں یہ ∴ نشان ہوگا وہیں حاشیہ پر مع بھی ضرور ہوگا۔

۵ یہ نشان اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ قراء کوفہ یہاں گول آیت کی طرح ٹھیرنا واجب بتاتے ہیں بخلاف بصریوں کے کہ وہ یہاں ٹھرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

ع۔ یہ رکوع کا مختصر ہے اور رکوع کو رکوع اس سے کہتے ہیں کہ وہ مقدار رکعت نماز ہے ایک ہندسہ اس کے اوپر ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع سورت سے یہاں تک اتنے رکوع ہوئے۔ ایک عین کے بیچ میں ہوتا ہے جو رکوع کی آئتیں بتاتا ہے کہ اس رکوع میں اسقدر آئتیں ہیں۔ ایک ہندسہ نیچے ہوتا ہے جو شروع پارہ سے لیکر یہاں تک تعداد رکوع گنواتا ہے مثلاً سورہ بقر کے ختم پر لکھا ہے ع اس کا یہ مطلب ہے کہ سورہ بقرہ سے یہاں تک چالیس رکوع ہوئے اور اس رکوع کی تین آئتیں ہیں اور شروع پارہ سے یہاں تک ۸ رکوع ہوئے ہیں۔

تمام شد